کسی نظر کو تیرا انتظار آج بھی ہے

آن فاطمہ

سورج مکمل جوبن پہ پہ آگ برسا رہا تھا۔ ہسپتال کی عمارت پہ پڑتی دھوپ کی کرنیں اس کا سایہ زمین پہ بنانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ ہسپتال کی پارکنگ میں کھڑی اکا دکا گاڑیاں اور چہل قدمی کرتے لوگ موجود تھے۔اس کے ساتھ ہی چند ایک کچھ فاصلے پہ زمین پہ چادر بچھائے ڈیرہ جمائے ہوئے تھے۔ ہسپتال کا داخلی دروازہ عبور کرتے ہی ہسپتال کی لابی میں چند ایک لوگ موبائل میں محو تھے جبکہ کچھ دوائیوں کو لیتے یہاں وہاں بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔ اسی جانب سامنے بینچ پہ بیٹھی لڑکی کبھی آپریشن تھیٹر کے بند دروازے کو دیکھتی تو کبھی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیتی۔ مسلسل تین گھنٹے سے وہ ایک ہی زاویے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ بیٹھ بیٹھ کر تو اب کمر بھی اکڑ گئی تھی۔ اضطرابی کیفیت میں بائیں ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔ اس وقت اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی ماہا عالم ہے جس کے چہرے پہ ہمہ وقت ایک سختی سی ہوتی تھی۔ آنکھوں میں اور چہرے پہ اکیلے پن کا خوف اسے ہولا رہا تھا۔ وہ تو سکول سے پڑھا کر لوٹی تھی کہ صحن میں قدم رکھتے ہی زمین پہ گری اپنی ماں کو دیکھ وہ حواس باختہ سی محلے کے عدیل بھائی کو لیتے انہیں ہسپتال لائی تھی اور یہاں لاتے ساتھ ہی ڈاکٹرز نے انہیں اپینڈیکس کا آپریشن بتایا تھا۔ ماہا نے بنا کسی تاخیر کے حامی بھر لی کیونکہ اس نے پہلے بھی سن رکھا تھا کہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپینڈیکس کا زہر اگر پورے وجود میں پھیل جائے تو موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔وہ یک ٹک آپریشن تھیٹر کے بند دروازے کو دیکھتے جیسے کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

"محترمہ آپ نے رقم جمع نہیں کروائی اگر ایسا ہی رہا تو ان کا علاج شروع نہیں ہو سکے گا۔"

یہ وہی نرس تھی جو اس وقت سے کوئی تیسری سے چوتھی بار اس کے پاس آچکی تھی۔ماہا نے کھردری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کس قسم کے بے حس لوگ ہیں آپ۔وہ اندر تکلیف سے تڑپ رہی ہیں اور تم لوگ ان کا علاج شروع نہیں" کر رہے۔رقم میں کروادوں گی کچھ وقت میں جمع۔مجھے کچھ انتظام تو کرنے دو۔"

وہ سختی سے مٹھیاں بھینچتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔جانتی تھی کہ ابھی کمزور پڑی تو یہ ہسپتال کا عملہ اس کی مجبوری کا فائدہ بھی اٹھا سکتا تھا اور جیسے بھی گورنمنٹ ہسپتال میں یہی سب تو تھا۔

بی بی زیادہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری ماں اور تمہیں ابھی ہسپتال سے باہر کر دیں گے۔آئی بڑی تھوڑا" وقت ہی ہے تمہارے پاس۔پیسے کروا سکتی ہو تو کرواؤ نہیں تو اپنی ماں کو لو اور کسی کلینک میں لے جاؤ۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ماہا ان کے جاتے ہی دونوں ہاتھوں میں اپنا دکھتا سر تھامتے وہی ڈھے سی گئی۔سمجھ سے باہر تھا کہ کیا کریں اگر سکول جاتی میڈیم کے پاس تو وہ پھر بھی اتنی بڑی رقم اسے دینے کو قطعی تیار نا ہوتی اور ان کے علاوہ تو اس دنیا میں اس کا کوئی تھا ہی نہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس نے لبوں کو بھینچتے سوچا۔ آنکھوں میں نمی اترنے سے قبل ہی وہ پی گئی۔ ایکدم کسی فیصلے پہ پہنچتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھی۔ تن تنہا تو وہ پہلے بھی سفر نہیں کرتی تھی مگر اب تو مجبوری تھی نا۔ باہر نکلتے ہی اس نے لوگوں کی نگاہوں سے خود کو چھپاتے رکشہ کروایا اور انہیں مطلوبہ جگہ کا بتاتے سکول کا رخ کیا۔ اگلے پندرہ منٹ میں وہ سکول کے گیٹ کے عین باہر تھی۔ چوکیدار نے اسے دیکھ حیرت کا اظہار کیا کیونکہ وہ پہلے کبھی بھی اکیلے سفر کرتے اتنی دور نہیں آئی تھی۔ ماہا ان کی نگاہوں سے خائف ہوتے اندر کی جانب بڑھی اور میڈیم کے آفس کے باہر رکتے ہی اس نے گہرا سانس بھرتے اپنے اعصابوں پہ قابو پایا۔ دروازہ ہولے سے کھٹکھٹاتے جوں ہی اندر داخل ہوئی اندر بیٹھی میڈیم شازیہ کی جانب بڑھی۔

"ارے ماہا آپ یہاں۔"

"جی میم وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی پلیز میری سن لیں۔"

ان کے اثبات میں سر ہلاتے ہی ماہا نے پوری بات تفصیل سے ان کے گوش گزار دی۔ شازیہ نے بغور اس کی جانب دیکھا جو عجلت میں لگ رہی تھی۔

لیکن ماہا ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ ایک بہت بڑی رقم ہے اور آپ کو ابھی یہاں جاب کرتے وقت ہی کتنا ہوا ہے۔"

وہ اسے پیسے دینے پہ انکاری تھی۔ ماہا نے سرد نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ ان کا لہجہ کس قدر عجیب ہو گیا تھا اس بات پہ ویسے ان سے میٹھا لہجہ اس پورے سکول میں کسی کا نہیں تھا بس مفاد ہی مفاد تھا ان کا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ان کی بات سوچتے ایکدم تلخی سے ہنسی اور تیزی سے وہاں سے نکلی جانتی تھی یہاں کھڑے ہونا مطلب سراسر وقت کا ضیاع ہے۔ دوبارہ ہسپتال پہنچتے ہی وہ سیدھا ڈاکٹر کے کیبن کی جانب بڑھی۔

پلیز میری ماما کا آپریشن شروع کر دیں میں یقین دہانی کرواتی ہوں آپ کو کہ ایک ایک پائی چکا دوں گی۔ ان کی" "حالت بہت بری ہے۔ میرا اس دنیا میں ان کے سوا کوئی نہیں ہے میں ان کے بغیر تنہا کیسے جیوں گی۔

اس کی حالت واقع اس لمحے انہیں بے تحاشہ قابل رحم لگی تبھی کچھ سوچتے اثبات میں سر ہلا گئی۔ اسی دوران وہی نرس عجلت میں کمرے کا دروازہ واں کرتے اندر داخل ہوئی تو ان دونوں نے بیک وقت اس کی جانب دیکھا۔

"وہ اندر جو پیشنٹ ہے وہ تمہیں بلا رہی ہیں۔"

اس کی بات سن جیسے اس کے مردہ جسم میں جان سی آ گئی۔ اس سے قبل کہ وہاں سے بھاگتی پاؤں میں اٹھتی ٹیس کی بدولت وہ کرسی کو تھام گئی۔ واپسی پہ پاؤں پہ پتھر لگنے کی بدولت ناخن بری طرح اکھڑ گیا تھا جہاں سے خون رس رہا تھا۔ وہ بمشکل مسکراتی اپنے پاؤں میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے باہر کی جانب بھاگی۔ فلحال سب سے اوپر اس کی ماں تھی۔ وہ بڑی دقتوں سے چلتے اندر آئی تو سامنے ہی بیڈ پہ مشینوں میں جکڑی اپنی ماں کو دیکھ اس کا شدت سے جی چاہا ضبط کے تمام بندھن توڑتے پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ دل تو خون کے آنسو رو ہی رہا تھا۔ ان کی حالت کس قدر بری ہو گئی تھی ان گزرے دنوں میں۔ آنکھوں کے نیچے حلقے وہ اتنے عرصے کی کمزور دکھائی دے رہی تھی۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے نزدیک آئی۔ آہٹ پہ رابعہ نے ذرا سی آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا اور نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جیسے بہت مشکلوں سے خود پہ ضبط کیا ہو۔ رابعہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نے اپنا دایاں ہاتھ اس کی جانب پھیلایا تو وہ ان کے بازوؤں میں آسمائی۔اس کے آنسو رابعہ کی قمیض کو بگھور ہے تھے۔وہ حیران رہ گئی ان کی یہ بیٹی کو بڑے سے بڑے حالات میں مضبوط اور ثابت قدم رہتی تھی۔

"میری بیٹی تو بہت بہادر ہے۔"

"آپ کے معاملے میں نہیں ماما۔آپ کیوں کر رہی ہیں ایسا۔میرا آپ کے سوا کون ہے۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔لہجہ شکایتی تھا۔

روکیوں رہا ہے میرا بچہ اب تو میں بلکل ٹھیک ہوں نا۔دیکھو۔باتیں کر رہی ہوں ہنس رہی ہوں اور کیا" چاہیے۔"

"آپ مجھے دوبارہ گھر میں چاہیے جہاں آپ اور میں ہو بس یہاں نہیں رہنا یہ جگہ بہت بری ہے۔"

وہ مسلسل اس کے بالوں کو سہلا رہی تھی اور ماما سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھنے میں محو تھی۔

"ایسا کیا دیکھ رہی ہیں۔"

وہ ڈوبتے دل سمیت بولی جن کا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔ماما یکدم گھبراتے ان کے چہرے پہ جھکی تو انہوں نے پلکیں جھپکی۔اس کی جان میں جان آئی۔

"کیوں ڈرا رہی ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کسی بھی وقت یونہی میری جان نکل جائے گی۔میں چاہتی ہوں کہ میری بیٹی ہر قسم کے حالات میں مضبوط رہے۔اسی لیے یہ سبق پڑھانا چاہتی ہوں۔"

وہ اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ماہانے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جو ایسی بات بول کر بھی مسکرا رہی تھی۔

اچھا میرا بیٹا میرا بیگ لے کر آؤ۔میرے پرس میں ایک کارڈ ہو گا وہ لے کر آؤ۔اس میں رافع داؤد لکھا ہو گا۔"

وہ نرمی سے گویا ہوئی۔

"کک۔کیا کرنا اس کارڈ کا آپ نے۔"

"میں بول رہی ہوں نا لے کر آؤ میری جان۔"

ان کی بات پہ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ان کے بیگ میں سے وہ کارڈ تلاش کرنے لگی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ کارڈ ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئی اور ان کی جانب بڑھایا۔رابعہ نے اس کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔

"اس نمبر پہ فون کرو اور انہیں یہاں آنے کا کہو۔حوالہ اپنے بابا کا دے دینا۔"

وہ اسے پچکارنے والے انداز میں بولی۔ماہانے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کک۔کون ہے یہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تمہارے بابا کے دوست ہیں بلاؤ انہیں۔ پچھلے دنوں ان سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے ضرورت کے وقتوں کیلیے یہ کارڈ مجھے تھمایا تھا۔ اب دیکھو میرا کیا پتہ ہے کب جان نکل جائے۔ میں اپنی بیٹی کو حفاظت بھرے ہاتھوں میں سونپنا چاہتی ہوں۔"

وہ اسے تفصیل بتاتے ہوئے بولی۔ ماہا نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا اور ان کے دونوں ہاتھ تھامتے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا مت کہیں ماما میرا سوچیں۔ آپ کو خود سے بھی پہلے میرا سوچتی تھی نا تو پھر یہ کیوں۔"

"ابھی بھی تو آپ کا ہی سوچ رہی ہوں کہ میری بیٹی محفوظ ہاتھوں میں چلی جائے وہ بھی میری نگاہوں کے سامنے۔"

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولی۔ ماہا نے انہیں گہرا سانس بھرتے دیکھ کپکپاتے ہاتھوں سے ان کا نمبر ملایا۔ بیل مسلسل جارہی تھی لیکن کوئی فون نہیں اٹھارہا تھا۔ تقریباً چوتھی بیل پہ جاکر کسی نے فون اٹھایا تو ماہا نے رابعہ کو دیکھ پلکیں جھپکائی۔ یہ چھوٹا سا فون بھی اس نے ہی ضرورت کے خاطر رابعہ کو دلوا کر دیا تھا تاکہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو وہ اس کی دوست کے فون پہ اطلاع دے دیں جو سکول میں ہمہ وقت اس کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔

"مجھے رافع داؤد سے بات کرنی ہے۔"

وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔ دوسری جانب سے پہلے تو کوئی نسوانی آواز ابھری جو اس سے اس کے متعلق استسفار کررہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تم کون بول رہی ہو لڑکی۔"

ماہانے مٹھیاں بھینچتے خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے۔

"مم۔میں حسن علی کی بیٹی بات کر رہی ہوں۔"

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔اگلے ہی لمحے فون سے ابھرنے والی بھاری مردانہ آواز پہ اس نے آنکھیں موندتے گہرا سانس بھرا۔

"میں رافع داؤد بول رہا ہوں۔سب خیریت ہے نا۔"

ان کی آواز سن اس کی سسکی نکل گئی۔انہوں نے تشویش سے اس کی آواز سنی۔

"کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے نا رو کیوں رہی ہو تم۔"

وہ پریشان کن لہجے میں گویا ہوئے۔ماہا نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔

وہ انکل ماما کی طبیعت بہت خراب ہے۔یہ ان کے کہنے پہ ہی میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ڈاکٹر زان کی حالت "بہت تشویشناک بتا رہے ہیں۔"

وہ نم لہجے میں بولی۔رافع سن کھڑے اس کی بات سن رہے تھے۔اگلے ہی لمحے اس کی سسکیوں پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹے اور اپنے سر کے بالوں پہ ہاتھ پھیرا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کونسے ہسپتال میں ہیں کب سے ہیں۔میں ابھی پہنچتا ہوں آپ نے پریشان نہیں ہونا میں ابھی آتا ہوں"

"بیٹا۔اگر ڈاکٹرز کچھ بھی کہے تو بلا جھجک مجھے باپ کی جگہ پہ رکھ کر فون کر دینا۔

انہوں نے اسے تاکید کرتے ساتھ ہی فون کاٹ دیا اور ماہا وہ خالی ہاتھ فون کو دیکھتے رہ گئی۔انہوں نے وعدہ تو کر لیا تھا مگر کیا وہ سچ میں آنے والے تھے۔بھلا ایسا بھی کیا رشتہ تھا ان کا ان سے جو وہ بھاگے بھاگے یہاں آرہے تھے۔اس نے فون بیگ میں رکھتے ایک بار پھر ان کی جانب دیکھا جن کا چہرہ اب کسی حد تک پر سکون تھا۔

"کیا بول رہے تھے وہ۔"

"وہ آرہے ہیں امی۔مگر کون ہیں وہ آپ نے پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا ان کے بارے میں۔"

بہت قریبی ہیں میری جان۔پہلے پہل مراسم ذرا الجھ گئے تھے ان کے ساتھ مگر اب قدرے بہتر ہے اور وہ"

"اپنی غلطی کا مداوا بھی چاہتے تھے آپ کے بابا سے شاید اسی لیے۔

انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا تو ماہا کو بھی کچھ تسلی ہو گئی۔زیادہ بات کو طوالت وہ پہلے بھی نہیں بخشتی تھی ابھی بھی وہ ان کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گئی۔بات کو اس نے یونہی سمیٹ دیا تھا۔رابعہ نے آنکھیں موندتے اس کے حق میں بہتر ہونے کی شدت سے دعا کی جو ان کی زندگی کا اکلوتا اور قیمتی سرمایہ تھی۔

* * * * * * * * * * * * * * * *

"کہاں جا رہے ہیں آپ اور یہ کس کا فون تھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرن انہیں یوں نک سک ساتیار دیکھ حیرانگی سے بولی جو نہایت عجلت میں دکھائی دے رہے تھے۔رافع نے ان کی بات کا کوئی جواب نا دیا بس بیگ میں کچھ ضروری سامان رکھتے رہے۔وہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"میں آپ سے مخاطب ہوں رافع۔"

"مگر میں آپ سے مخاطب نہیں ہونا چاہتا بیگم اسی لیے بہتر یہی ہے کہ راستہ چھوڑ دیں۔"

وہ غصیلے لہجے میں بولے۔کرن نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے ان سے اس لہجے میں مخاطب تھے جس لہجے میں انہوں نے اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بات نہیں کی تھی۔

"میں آپ کو کہی جانے نہیں دوں گی۔کہی آپ نے دوسری شادی تو نہیں کر لی۔"

وہ مشکوک لب ولہجے میں بولتے انہیں کوفت سے آنکھیں گھمانے پہ مجبور کر گئی۔ان کی اسی بات سے تو وہ حد سے زیادہ نالاں تھے۔انہوں نے سختی سے ان کا بازو جکڑتے ایک جانب دھکیلا اور خود لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر کی جانب بڑھے۔باہر سے گزرتی انجم نے ان معمول کے جھگڑوں پہ تمسخر سے آنکھیں گھمائی۔یہ روز کا ہی تو معمول تھا آئے روز ان دونوں کی لڑائی گھر کا ماحول خراب کیے رکھتی تھی۔اس گھر کا کوئی بھی باسی اس کے نزدیک ٹھیک نہیں تھا ابھی بھی رافع کے لاؤنج میں پہنچتے ہی وہ مسکراتے ہوئے ان کی جانب بڑھی۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ ڈیڈی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک وہ اور مزمل ہی تھے جن سے وہ کبھی کبھی ہنس کر بات کر لیا کرتی تھی کیونکہ وہ بھی ڈھنگ سے ان سے مخاطب ہوتے تھے باقیوں کو تو اپنی پارٹیز اور من موجیوں سے فرصت ہی نہیں تھی۔

"کسی ضروری کام سے جارہا ہوں بیٹا۔ دعا کرنا اس میں کامیاب ہو جاؤں۔"

وہ اس کے بالوں کو سنوارتے محبت سے بولے۔ انجم نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا معاً ان کے عقب سے آتی تن تن کرتی کرن کو دیکھ اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے اور ہیڈ فونز کانوں پہ لگاتے صوفے پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ جانتی تھی جنگ ایک بار پھر چھڑنے والی ہے۔

"میں نہیں جانے دوں گی آپ کو رافع۔ وہ کسی لڑکی یا عورت کا فون تھا۔ کون ہے وہ مجھے بتائیں۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے حلق کے بل دھاڑی۔ رافع نے سرد نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

یہاں پہ بچے بھی موجود ہے اسی لیے بہتر ہے کہ اپنی واحیات زبان کو لگام دیں کرن۔ کیا کر سکتے ہیں آپ کی" "ذہنیت ہی گندی ہے اور اس کا اندازہ مجھے اب ہو رہا ہے آپ کی ذہنیت سن اور دیکھ۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولے۔ کرن نے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو کبھی اس سے عشق کے دعویدار تھے اور آج انہیں گھٹیا بول رہے تھے۔ انجم کا دھیان تو سراسر کانوں پہ لگے ہیڈ فونز کی جانب تھا۔

"میں آپ کو نہیں روکوں گی بس مجھے یہ بتائیں کہ وہ کون تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ابھی بھی اپنے ہی موقف پہ قائم تھی۔ان کی بار ان کا بلند لہجہ سن راحم اور مزمل بھی اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے۔ان دونوں کی چلتی زبانوں کو وہی بریک لگی۔

"کم آن مام ڈیڈ کم از کم آج کے دن تو یہ سب مت کریں۔میں نے یہ چھٹی آپ سب کی باتیں سننے کیلیے بلکل نہیں کی۔اس گھر میں دو گھڑی سکون کی میسر نہیں ہے نا جانے کس چڑیا گھر کے پیدا ہو گیا ہوں۔"

ارحام ان دونوں کو لڑتا دیکھ تڑخ کر بولا۔اس نے آج سر درد کی بدولت یونی سے چھٹی کی تھی کہ رات کو بھی وہ پارٹی سے تاخیر سے لوٹا تھا اب یونی جانے کی ہمت نہیں تھی کہ لمبی تان کر سوؤں گا مگر یہاں تو کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔اس کے اندر غصے کے ابال اٹھ رہے تھے۔

"تمیز سے بات کرو راحم۔"

رافع کی گرجدار آواز پہ ارحام نے انہیں جن نگاہوں سے دیکھا وہ ضبط کے گھونٹ بھرتے رہ گئے۔

"اوہ لائک سیریسلی تمیز ڈیڈ۔ہمیں یہاں تمیز کس نے سکھائی ہے۔یہاں اس گھر میں صرف ایک چیز ہے جو بہت اچھے سے سیکھی ہے ہم سب نے زبان چلانا اونچا اونچا چلانا اور بدتمیزی کرنا۔"

وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتے میز پہ ٹانگیں رکھ کر بیٹھ گیا۔رافع نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب ریکھا۔مزمل جو سنجیدگی سے اس ساری صورتحال کا معائنہ کرنے میں محو تھا سنجیدگی سے ان کی جانب بڑھا۔

"کیا ہوا ڈیڈ ایوری تھنگ از اوکے؟"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ رافع نے چونک کر اپنے سب سے بڑے سپوت کو دیکھا اور گہرا سانس بھرتے نفی میں سر ہلا گئے اور بات کو ٹال مٹول کرتے اسے بتا دی۔ مزمل نے پرسوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"ممی۔ آپ ڈیڈ کو جانے دیں واپسی پہ جو پوچھنا ہوا پوچھ لیجیے گا کوئی ضروری کام ہو گا ان کو۔"

اس نے سمجھداری سے کام لینے کی کوشش کی۔ کرن نے تمسخرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ ارحام کھل کر ہنس دیا۔ اس گھر کے مسئلے کبھی ختم نا ہونے والے تھے۔ مزمل کی بات کے بعد کرن نے کوئی مزاحمت نا کی اور ملازمہ کو چائے کی آواز دیتے صوفے پہ بیٹھ گئی اور پاس رکھا اپنا لیپ ٹاپ کھول لیا۔ وہ شہر کی معروف فیشن ڈیزائنر تھی۔ ابھی بھی بوتیک جانے سے پہلے وہ ایک بار کل کی ساری لسٹ چیک کرنا چاہتی تھی تبھی انہیں مکمل۔ طور پہ نظر انداز کرتے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"چلو اٹھو تم میرے ساتھ چلو۔"

رافع نے کچھ سوچ کر اسے مخاطب کیا مگر وہ سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔

میں تو کبھی نا جاؤں آپ کے ساتھ۔ یہ چھٹی آپ کی خدمات سرانجام دینے کی خاطر نہیں کی تھی میں" نے۔ سونے جا رہا ہوں میں اب مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے۔ لڑنا ہو تو باہر جا کر لڑ لیجیے گا۔ دماغ کھپا کر رکھ دیا ہے "ان گھر والوں نے میرا عجیب لوگ بستے ہیں یہاں پہ۔

وہ بدتمیزی کے تمام ریکارڈ توڑتے سر جھٹکتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ رافع نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔ اس میں بھی کہی نا کہی انہی کی لاپرواہی تھی جو ان کی اولاد اس قسم کی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مزمل تم۔"

"جی ڈیڈ میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ۔ میں بس دو منٹ میں آیا۔"

وہ نرمی سے بولتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ رافع نے تشکرانہ انداز میں اس کی چوڑی پشت کو تکا جو ان کا سب سے نرم خو بیٹا تھا۔ دولت کی ریل پیل ہونے کے باوجود اس میں انا اور غرور نا ہونے کے برابر تھی مگر راحم اس کے مکمل برعکس تھا۔ اس امیری نے اس کے اندر کے شیطان کو بری طرح جگا دیا تھا۔ کرن کی چھوٹ کی بدولت ان کی کوئی سنتا بھی نہیں تھا۔ ابھی بھی وہ پریشانی سے انہی سب سوچوں میں غلطاں تھے کہ انجم کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"اوکے مام میں جا رہی ہوں اب تیار ہونے۔ میری فرینڈ کے گھر پارٹی ہے ہو سکتا ہے لیٹ نائٹ لوٹوں۔ آپ کو پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں اور فون کر کے بار بار ڈسٹرب مت کیجیے گا۔"

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی۔ انہوں نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جس کی عمر ابھی فقط انیس سال تھی مگر وہ کہیں سے بھی اتنی چھوٹی نہیں لگتی تھی۔ کرن کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ انہیں خود پہ بے تحاشہ غصہ آیا۔

"انجم اتنی رات کو لڑکیوں کا گھر ٹھہرنا۔"

"آ پلیز کم آن ڈیڈ۔ اٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔ ویسے بھی ممی نے اجازت دے دی ہے مجھے۔ آئی نو آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں مگر میں اپنی آسائشوں اپنی عیش و عشرت سے منہ نہیں موڑ سکتی۔ لو یو ڈیڈ۔ کل ملتے ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسکراتے ہوئے بولی اور بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی۔ وہ کرن کو بولنا تو چاہتے تھے مگر ابھی بات چھیڑنا مطلب بحث کو طوالت بخشنا تھا تبھی جی کڑا کر رہ گئے۔ کچھ ہی دیر میں مزمل انہیں باہر آنے کی تاکید کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ بھی سب سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے گاڑی کی جانب بڑھے۔ صد شکر تھا کہ وہ اسی شہر میں تھی سفر زیادہ لمبا نہیں تھا مگر پھر بھی یہ ایک ایک لمحہ انہیں صدیوں پہ مقید لگ رہا تھا۔ مزمل کو ایڈریس سمجھاتے انہوں نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ مزمل دل ہونے کے باوجود ان سے کچھ ناپوچھ سکا۔ اس وقت وہ ویسے ہی پریشان تھے وہ اپنے سوالوں کے ذریعے انہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی گاڑی کی رفتار بڑھادی۔

****

"بی بی کیا چاہتی ہو تمہاری ماں مر جائے گا کیا۔"

نرس کی بات سن اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔ اس کا سر سرعت سے نفی میں ہلا۔ آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ کیوں آنکھیں بار بار دھندلی ہو رہی ہیں ماں کے غم کی وجہ سے یا پھر کسی بھی سہارے کے ناہونے کی وجہ سے۔ نرس کے جاتے ہی وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔

"السلام وعلیکم۔ مس رابعہ حسن کا کمرہ کونسا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کسی مرد کی پریشان کن آواز سن ماہا نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے اس کی جانب دیکھا جو نرس سے مخاطب تھے۔ چہرے پہ زمانے کی تھکن آسمائی تھی۔ ساتھ ایک خوش شکل کا لڑکا بھی موجود تھا جو مسلسل انہیں تسلی دے رہا تھا۔ اس نرس نے مڑ کر ماہا کی جانب اشارہ کیا تو وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھے۔

"تت۔ تم ماہا ہو۔"

انہوں نے بھاری لہجے میں استفسار کیا۔ ماہا کا دل مزید بوجھل ہو گیا۔ شاید یہ وہی تھے جن کو اس نے فون کیا تھا۔ اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تو رافع نے اسے سینے میں بھینچ لیا۔ ماہا بھی کسی کا سہارہ پاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ مزمل نے تعجب سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو نا جانے ایک دوسرے سے کونسا رشتہ نبھا رہے تھے جو اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ مزمل نے بغور اس کی جانب دیکھا جو اب ان کا حصار توڑتے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔ چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو چکا تھا۔ دکھنے میں شاید وہ انجم جتنی ہی لگی اسے مگر پھر بھی کس قدر مضبوط تھی۔

بس بیٹا ایسے نہیں روتے۔ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ جاؤ مزمل جو مطلوبہ رقم ہے آپریشن کیلیے وہ جمع کروا دو ان کیلیے۔"

انہوں نے مزمل کو منظر سے ہٹایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ماہا نے تشکرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا اور انہیں لیتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ماہا کے ساتھ اندر آتی شخصیت کو دیکھ رابعہ تھکا تھکا سا مسکرائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"اتنی طبیعت خراب تھی کچھ دیر کیلیے تو ناراضگی بھلا دیتی۔"

وہ ڈھیلے ڈھالے لہجے میں گویا ہوئے۔

میں شاید آپ کو ابھی بھی نا بلاتی بھائی مگر اب شاید ضروری ہو گیا تھا یہ کرنا۔ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں "ہے بھائی میں کب یہاں ہوں کب نہیں۔

ماہا نے تڑپ کر ان کا ہاتھ تھام لیا۔ مزمل کو ان کا چہرہ کچھ جانا پہچانا سا تو لگا مگر وہ سر جھٹک گیا۔ ماہا روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو جاؤ گی رابعہ۔ میں نے رقم جمع کروادی ہے علاج شروع ہو جائے گا تمہارا۔"

رابعہ نے ان کی بات پہ نفی میں سر ہلایا اور گہرا سانس بھرتے ماہا کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ میری بیٹی تنہا ہو جائے گی میرے جانے کے بعد۔ نا سر پہ باپ کا سایہ نا" بھائی جیسا سائباں ماں کی پرچھائی بھی اب چھن جائے گی کیونکہ میں جانتی ہوں میری جان نکل رہی ہے بھائی۔ ساری زندگی کچھ نہیں مانگا آپ سے نہ میں نے اور نہ ہی حسن نے ایک گزارش ہے بس میری بیٹی کو اپنے گھر میں تھوڑی سی جگہ دے دیجیے گا اور صرف جگہ ہی نہیں تھوڑی سی محبت بھی۔ وہ خود کو تنہا کبھی نا محسوس "کرے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ خالی خالی لہجے میں بولتے ان کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑ گئی۔ رافع نے اسی تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔ مزمل ابھی تک ان کی باتوں کا مقصد سمجھنے کی کوششوں میں تھا۔ اس نے چونک کر اس لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ رہا تھا۔ شاید اس کا دل آنے والے لمحات کیلیے تیار ہو رہا تھا۔

"تم کیوں فکر کر رہی ہو رابعہ میں اسے ساتھ لے کر جاؤں گا میری بیٹی ہے ماہا۔ میں اپنے ساتھ رکھوں گا اسے۔"

وہ ماہا کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولے مگر وہ سن کھڑی ہوئی تھی جیسے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں مفلوج ہو چکی ہو۔

"میں پریشان کیوں ہوں یہ بات آپ بخوبی جانتے ہیں بھائی۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔ رافع نگاہیں چرا گئے۔ ان کا اشارہ جس جانب تھا وہ سمجھ چکے تھے۔ ان سب باتوں کو ایک جانب رکھتے رافع اسے لیتے باہر کی جانب بڑھے کیونکہ آپریشن کی تیاری شروع ہو چکی تھی۔ باہر آتے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے آنکھیں موند گئی۔ بائیں ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔

"ڈیڈی یہ کون۔"

"میں گھر جا کر سب بتاؤں گا مزمل۔ فلحال تم کچھ کھانے کو لے آؤ بچی کیلیے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولتے اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئے اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا جو اسے حوصلہ رکھنے کی تقلین کر رہے تھے۔ تقریباً گھنٹے بعد وہی نرس ہانپتی ہانپتی باہر آئی تو ماہا سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مما کیسی ہیں میری۔"

"شی از ان ڈینجر۔ اب دعا ہی انہیں ٹھیک کر سکتی ہے۔"

وہ عجلت میں بولتے ڈاکٹر کے کمرے کی جانب بڑھی۔ ماہا بغیر کسی کی سنے تیزی سے اندر کی جانب بھاگی مگر ان کی حالت دیکھ ماہا کا سانس تھمنے لگا۔ چہرے پہ ماسک لگا ہوا تھا۔ وہ اپنا سر مسلسل دائیں بائیں ہلا رہی تھی۔

"ماما کیا ہو رہا ہے آپکو۔"

مم۔ ماہا یہ تمہیں جہاں بھی لے جائے چلی جانا یہاں تنہا مت رہنا۔ ادھر اب تمہارا کوئی نہیں ہے اب جہاں بھی" جاؤ گی وہاں اپنی جگہ خود بنانی ہے مگر اپنی ماما کی ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ کبھی بھی کمزور مت پڑھنا۔ ماں باپ چاہے جتنا بھی دور چلیں جائیں مگر اپنی اولاد کے پاس ہی ہوتے ہیں۔ میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی مگر آپ "کو مضبوط رہنا ہے۔ کوئی غلط بات کہے تو چپ نہیں رہنا۔ اپنے حق کیلیے آواز اٹھانی ہے۔

وہ مسلسل اسے تلقین کر رہی تھی۔ ان کا ہاتھ سر دپڑ رہا تھا جو کہ اس کی گرفت میں تھا۔ ماتھے پہ پسینے کی ننھی منھی بوندیں ماہا نے بھیگی نگاہوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔ اگلے ہی لمحے ان کا ہاتھ اس کی گرفت سے نکلتے ایک جانب لڑھک گیا۔ ان کی آنکھیں اسی کو دیکھ رہی تھی۔ ماہا کی رنگت فق ہو گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ماما اٹھیں ماما۔ پلیز ماہا کو دیکھیں اپنی۔ ڈاکٹر۔"

وہ روتے روتے چلائی۔ رافع نے آگے ہوتے رابعہ کی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کیا تو اس کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے ان کے گال پہ بہہ گیا۔ ڈاکٹر کے آتے ہی ماہا ان کی جانب جھپٹی۔

اٹھائیں میری ماما کو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے آپ کو انہیں بچانا چاہیے تھا کیا آپ نہیں جانتے کہ ان کے علاوہ میرا" اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میں جان لے لوں گی آپکی۔ اٹھائیں انہیں پلیز اٹھائیں۔ انہیں کہیں کوئی نہیں ہوتا ماں باپ کے سوا اولاد کا دنیا میں۔ بیٹیاں رل جاتی ہیں ان کی ماہا بھی رل جائے گی۔

وہ اس کے شرٹ کے کالر کو مٹھیوں میں بھینچتے درشتی سے بولی۔ رافع نے بروقت اسے تھامتے سہارہ دیا جو اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے سب کا عکس دھندلا پڑا اور وہ ان کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔ رافع اس کی حالت دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔ کون ذمہدار تھا اس بچی کی اس حالت کا کون ذمہدار تھا سامنے آنکھیں موندے لیٹی اس عورت کی حالت کا۔

"ڈیڈی پلیز حوصلہ کریں۔"

مزمل نے آگے بڑھتے انہیں سہارہ دیا جن کی حالت غیر تھی۔ اس لڑکی کو دیکھ اسے حقیقتاً افسوس ہوا تھا۔ ایکدم ہسپتال کے اس کمرے میں کہرام مچ چکا تھا۔ کیا اب وہ لڑکی ان کے ساتھ جائے گی اور اگر جائے گی تو گھر والوں کا ردعمل کیسا ہوگا۔ اس کا دل یہ سب سوچتے ڈوب کر ابھرا۔ اس نے سختی سے لب بھینچ لیے۔

"مزمل تیاری کرو رابعہ کی آخری رسومات اس کے گھر میں ادا کرتے ہی ماہا ہمارے ساتھ جائے گی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مگر ڈیڈی ممی۔"

"یہ میرا حکم ہے مزمل۔ جاؤ اب۔ بحث مت کرو۔"

وہ اس کی بات درمیان میں اچکتے پتھریلے لہجے میں بولتے اسے لب بھینچنے پہ مجبور کر گئے۔ آنے والے لمحات کا سوچتے اسے جھرجھری سی آئی۔ کرن نا جانے اب کونسا قہر ڈھائے گی۔

****

وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے کھڑکی کے پاس بیٹھی آسمان کو تکنے میں بری طرح غرق تھی۔ ہوا کے زور سے بال چہرے پہ اٹھکیلیاں کرنے میں مصروف تھے۔ ابھی کچھ دیر قبل ہی وہ سب لوگ رابعہ کو دفنا کر آئے تھے اور اس کے جاتے ہی جیسے اس کا وجود بھی مردہ ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ رافع کے بے حد اصرار کے باوجود اس نے ایک نوالہ بھی حلق میں نہیں اتارا تھا۔ آنکھوں سے آنسو رو رو کر خشک ہو چکے تھے مگر چہرہ چٹانوں سی سختی لیے ہوئے تھا۔ ایکدم تیز ہوا کی بدولت اس کا ڈوپٹہ سر سے پھسلتے شانوں پہ جا گرا۔ اس نے سرعت سے ہوش کی دنیا میں لوٹتے ڈوپٹہ سر پہ جمایا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سیاہ رنگ کی چپل پیروں میں اڑستے وہ کمرے سے باہر نکلی تو سب سے پہلے سامنا رافع اور اس کے ساتھ بیٹھے مزمل سے ہوا۔ وہ تو ان دونوں کی آمد کو شاید بھلا بیٹھی تھی۔ اب ایکدم انہیں سامنے دیکھ وہ شرمندگی کے زیر اثر چہرہ جھکاتے انگلیاں مسلنے لگی۔ جو بھی تھا اسے اپنے گھر میں انہیں یوں تنہا نہیں رکھنا چاہیے تھا۔

"اب کیسی طبیعت ہے بیٹا آپکی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رافع اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ماہانے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا اور پر اعتمادی سے چلتے ان کے سامنے ہی رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی۔مزمل نے ایک سرسری سی نگاہ اس کے سپاٹ چہرے پہ ڈالتے پھیر لی کیونکہ اس کا سر مسلسل جھکا ہوا تھا شاید اسی کی موجودگی کی وجہ سے۔

انکل بہت شکریہ آپکا اس مشکل وقت میں میری مدد کرنے کا۔شاید نہیں یقیناً آج آپ نا ہوتے تو میں یوں ہی" دربدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہوتی مگر اب میں بلکل ٹھیک ہوں اس سچائی کو تسلیم بھی کر چکی ہوں کہ میرے ماں "باپ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔اگر آپ جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں۔

وہ ان کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے نرم لہجے میں بولی۔آنکھیں ہنوز جھکی ہوئی تھی ان کے احترام میں۔مزمل نے اس کی بات پہ چونک کر رافع کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔

مگر بیٹا آپ کی ماما سے کیے وعدے کے مطابق مجھے آپ کو بھی ساتھ لے کر جانا ہے۔میں اس بھیڑ میں آپ کو" تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔تلخ ہی سہی مگر یہ حقیقت تو ہے کہ ایک لڑکی کا تنہا اس معاشرے میں قیام ممکن نہیں "ہے۔کڑوی ضرور ہے بات مگر سچائی یہی ہے۔

انہوں نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا۔وہ اسے یہ نا کہہ سکے کہ ان کا انکل کہنا انہیں شدید تکلیف سے دوچار کر گیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آپ کی بات بجا ہے انکل مگر میں یوں کسی بھی غیر کے گھر جا کر قیام تھوڑی نا کر سکتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہی کسی ہوسٹل وغیرہ میں چلی جاؤں۔ اس گھر کو میں ہمیشہ کیلیے بند نہیں کر سکتی میرے ماما پاپا کی یادیں وابستہ ہیں اس گھر سے۔"

وہ ڈوبتے دل سمیت بولی۔ ان کی بات پہ جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔ مزمل جہاں اس کی خودداری سے قائل ہوا وہی اس لڑکی کی عقلمندی نے اسے جی جان سے اپنی جانب متوجہ کیا تھا تبھی مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ڈیڈی میرے خیال میں وہ ہمارے ساتھ جانے میں کمفرٹیبل نہیں ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر کوئی چاچو یا ماموں وغیرہ ہیں تو ہم ان کے گھر تک تو ڈراپ کر ہی سکتے ہیں۔"

مزمل نے اپنی جانب سے حل تلاشا مگر اپنی بات کے جواب میں ماہا کے چہرے پہ پھیلتے گھمبیر تاثرات اسے جی جان سے چوکنا کر گئے۔ اس نے نا سمجھی سے رافع کی جانب دیکھا۔

"بہت شکریہ آپ کے اس مشورے کا مگر مجھے ان بے وجہ مشوروں کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ نا میرے کوئی چاچو ہیں اور نا ہی کوئی ماموں۔ چاچو ہوتے تو شاید ان کے ہاں چلی بھی جاتی مگر ماموں ان کے ہاں میں مر کر بھی نا جاؤں اس قدر نفرت ہے مجھے ان سے۔"

وہ ان سے شدید متنفر تھی۔ رافع کے چہرے پہ ایک سایہ سا گزر گیا۔ ماتھے پہ پسینے کی ننھی منھی بوندیں نمودار ہوئی۔ آنکھوں کے سامنے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کیوں متنفر ہوا پنے ماموں سے۔"

ایم سوری۔ انکل پلیز آپ جاسکتے ہیں یقین کریں اگر مجھے ذرا بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو میں آپ کو ضرور" بتاؤں گی۔ میری ماما نے بہت یقین سے آپ کو یہاں بلایا ہے۔ حیرت ہے اپنوں سے اچھے تو غیر ہیں جو ایک فون "پہ دوڑے چلے آئے۔

وہ دھیما سا ہنستے ہوئے بولی۔ اس کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔ مزمل کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی ہی رہ گئی۔ رافع نے خود کو مضبوط کرتے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اتنی سی دیر میں اسے سمجھ گئے تھے کہ یہ لڑکی بہت ہٹ دھرم ہے۔ اب اسے منانے کیلیے انہیں تھوڑی سی سختی تو کرنی ہی تھی۔

ایم سوری بیٹا مگر آپ ہمارے ساتھ چل رہی ہیں۔ بہت دیر سے میں آپ کی باتیں سن رہا ہوں۔ میں آپ کو یہ" گھر چھوڑنے کا نہیں بول رہا مگر وقتی آپکو یہاں سے جانا ہو گا۔ جو ضروری سامان آپ رکھنا چاہے وہ رکھ سکتی "ہیں۔ آپ کی ماما کا کہا میں نہیں ٹال سکتا۔ اس طرح آپ مجھے صرف گنہگار کر رہی ہیں۔

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولے۔ ماہا نے چونک کر ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ سرخی چھائی ہوئی تھی۔ اب بحث کا فائدہ بلکل نہیں تھا تبھی اپنی جگہ سے اٹھی اور ایک نظر رخ پھیرے کھڑے رافع پہ ڈالی۔ انہوں نے بھی اسی لمحے اس کی جانب دیکھا تو وہ ایک سنجیدہ گہری نگاہ ان پہ ڈالتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اگلے بیس منٹ میں اس نے اپنا کچھ کچھ سامان بیگ پہ افراتفری میں ڈالا اور ڈوپٹہ ٹھیک سے سیٹ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرتے جوں ہی باہر آئی وہ مزمل سے کوئی بات کرنے میں محو تھے۔اس کے آتے ہی وہ سب اٹھے اور باہر کی جانب بڑھے۔

"میں ایک منٹ میں آئی۔"

وہ جاتے جاتے اپنی دوست سے ملنا چاہتی تھی جس نے اس کے ساتھ کافی اچھا وقت گزارا تھا۔اس کے گھر میں قدم رکھتے ہی اندر سے آتی باتوں کی آواز پہ اسے اندازہ ہوا کہ شاید اس کا شوہر گھر ہی ہے تبھی واپسی کیلیے مڑی مگر اندر سے انے والی نسوانی آواز پہ اس کے باہر کی جانب بڑھتے قدم وہی تھم گئے۔

تھوڑا حوصلہ کرلو کروادوں گی تمہاری شادی میں ماہا سے۔مگر میری شرط یاد ہے نا جیسے ہی بچہ ہو گا تمہیں اس سے" طلاق لینی ہو گی۔"

ماہا اس کی بات پہ سپید پڑتی لڑکھڑائی۔کانوں میں کسی نے صور پھونک دیا تھا۔یہ تو اس کی دوست کی آواز تھی۔اس کے نزدیک اس کی سب سے بہترین دوست۔

"کبھی کیوں نہیں۔اب انتظار نہیں ہوتا۔"

بڑے ہی کوئی بے شرم ہو۔اس کی ماں ابھی مری ہے اسی موقع کے تو انتظار میں تھے ہم۔کل پرسوں جانا تم اس کے ہاں اس کے بعد کیا ہو گا واویلا ذرا سا پھر آگے کا کام خود ہی آسان ہو جائے گا۔

"ماما۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کے لبوں سے سسکی نکلی۔اس نے بمشکل اپنے لبوں پہ ہاتھ جماتے اپنی ہچکیوں کا گلہ گھونٹا۔یہ دنیا کس قدر سیاہ تھی۔یہاں بسنے والے لوگ تو سانپ سے بھی براڈ ستے تھے۔اس نے اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔اب تو اس جگہ پہ کبھی واپس نہیں آنے والی تھی۔

"ماما۔یہ دنیا بہت ظالم ہے ماما۔"

آنسو ایک بار پھر بہہ نکلے تھے۔

"ماہا۔"

بھاری مردانہ آواز پہ اس نے تیزی سے آنسو پونچھتے قدم ان کی جانب بڑھائے۔اب اسے کسی بھی طرح کسی بھی حال میں یہاں سے جانا تھا۔وہ دونوں اس کا رویا رویا چہرہ دیکھ جی جان سے ٹھٹھکے۔

"آپ روئی ہیں کیا۔"

"جی وہ بس دوست سے ملی ہوں نا تو رونا آگیا۔اب ہمیں چلنا چاہیے انکل۔"

اس نے دھیمے لہجے میں گزارش کی تو انہوں نے اس کا سر تھپتھپاتے گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ خاموشی سے اندر بیٹھ گئی۔مزمل اب گھر کو لاک کر رہا تھا۔اس نے تڑپ کر گھر کے بند دروازے کو دیکھا اور ہچکیوں سے رو دی۔نا جانے قسمت اب کونسا رخ لینے والی تھی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کیاہوا نیند نہیں پوری ہوئی کیا جانی۔"

ارسلان کی آواز پہ اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی اور اپنے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتے نفی میں سر ہلا گیا۔ آنکھوں میں کوفت کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

"اس گھر میں بستے مکینوں کی زندگیوں میں نا سکون ہے اور نا ہی سکون کی نیند۔ اکتا گیا ہوں ان لوگوں سے۔"

وہ سر جھٹکتے ناگواری سے گویا ہوا۔ ارسلان نے ہولے سے اسکا شانہ تھپتھپایا۔ اس وقت وہ ارسلان کے گھر ہی موجود تھا گھر میں ہو رہے شور شرابے کی بدولت اس نے اس کے گھر آنا ہی ٹھیک سمجھا تھا۔ ابھی بھی وہ بیڈ پہ نیم دراز ٹانگیں ہلانے میں محو تھا۔ آنکھیں ابھی بھی بند تھی۔ ارسلان کی آنکھیں کچھ سوچ کر چمک اٹھی۔ وہ ایکدم سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"کیا خیال ہے وہاں چلیں۔"

اس نے اسے ٹھوکا مارتے استفسار کیا۔ اس کے متوجہ ہونے پہ وہ بائیں آنکھ دبا گیا۔ ارحام نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نا سمجھی دیکھ اس نے اپنا بایاں ہاتھ اس کے شانے پہ مارا۔

"یہاں قدم قدم پہ لاکھوں حسینائیں ہیں۔"

وہ سرعت سے اپنے بیڈ سے چھلانگ مار کر اترا اور ڈریسنگ کے آگے کھڑے ہوتے خود پہ پرفیوم سپرے کرنے لگا۔ اسکی بات کا معنی سمجھتے ہی ارحام بھی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور ہوڈی پہنتے اس کے پیچھے لپکا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آج تو میں تین سے چار پیگ لگاؤں گا۔"

ارحام اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا۔ ارسلان اس کی بات پہ قہقہہ لگا اٹھا۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے تیزی سے گاڑی کلب کی جانب دوڑائی۔ راستے میں ہی وہ وقار کو فون کر کے آنے کی تلقین کر چکے تھے۔ تقریباً پچیس منٹ بعد ان کی گاڑی ایک نہایت ہی بڑے کلب کے سامنے رکی تھی۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ خباثت سے آنکھ دبائی۔

"آج تو بہت قسم کا مال دیکھنے کو ملے گا آخر کو اتنے عرصے بعد یہاں آئے ہیں۔"

وہ ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولے۔ گاڑی پارک کرتے ہی وہ دونوں ایک ساتھ اندر کی جانب بڑھے۔ اندر کی چکا چوبند کو دیکھ ان دونوں کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔ اندر سے کلب کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ وہ مہینہ بعد تو آئے تھے بس۔ میوزک تیز آواز میں چل رہا تھا اور لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے میں گم نازیبا حرکات کرنے میں بری طرح غرق تھے۔ وہ ان سب کو دیکھتے تمسخر سے ہنس دیا۔ مختلف روشنیاں اطراف میں بکھری ہوئی تھی۔ سب گانے کے بولوں پہ بے خبری سے جھومنے میں محو تھے۔ کس قدر پرسکون ماحول تھا یہاں کا۔ وہ دیکھ کر رہ گیا۔ یہاں آکر کچھ سکون میسر آیا تھا ورنہ گھر کی چک چک سے وہ اچھا خاصہ اکتا گیا تھا۔

"چل باس یہاں فلحال ہماری قسمت میں بھی کوئی لکھا ہو گا۔"

وہ مزے سے بولتے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ ان دونوں نے ایک ساتھ قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ گانوں کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ہیلو ہینڈسم۔"

اس سے پہلے کہ ارحام چیئر کی جانب بڑھتا عقب سے ہی ایک لڑکی نے اس کے بازو کے گرد بازو حمائل کرتے خماری سے بولی تو ارحام جی جان سے چونکا البتہ ارسلان اور وقار دانت کچکچا کر رہ گئے۔ ایک اس کے آگے کوئی انہیں دیکھتا بھی نہیں تھا۔ اس لڑکی کے آنکھوں کے ڈورے انتہائی سرخ ہو رہے تھے۔ اس کی انگلی کا لمس اپنے گال پہ محسوس کر ارحام نے دلکشی سے مسکراتے جیسے اسے خود میں مزید باندھ لیا۔ وہ تو اس کی مسکراہٹ پہ فدا ہوتے اس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کر گئی۔

بہت حسین ہو تم مگر اس وقت مجھے پیگ بہت عزیز ہیں۔ اسی لیے کہی اور آزما سکتی ہو ڈارلنگ۔ تمہارے ساتھ "
"پھر کبھی سہی۔

وہ اس کا بازو اپنے بازو سے نکالتے جتانے والے لہجے میں بولتے آگے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ دونوں خوش ہو گئے کہ اب اس کے بعد وہ انہی کے پاس آئے گی مگر اسے آگے کی جانب جاتا دیکھ وہ دونوں اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

"ارے سنو ہم نہیں دکھے کیا تمہیں۔"

ارسلان نے عقب سے ہی اسے پکارا۔ وہ ٹھٹھک کر پلٹی اور سر تا پا اس کا جائزہ لیا۔

"نہیں میں صرف چمکتی ہوئی چیزیں ہی دیکھتی ہوں۔"

وہ بالوں کو سنوارتے اترا کر بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہتی ہو تو ہم بھی گولڈن پرل لگا آتے ہیں۔ آپ کی آنکھیں ہی چندھیا جائے گی ہمیں دیکھ کر۔ بس مہینے کا تین "

"سے چار سو خرچ ہو گا۔

وقار مسکین سی صورت بناتے ہوئے بولا مگر جواب میں اپنے منہ پہ پڑنے والے تھپڑ نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیے۔

تت۔ تم تو باجی ہو ہماری۔ میں تمہارا چھوٹا سا بھائی ہوں۔

ارسلان تھپڑ کھانے کے خوف سے تیزی سے بات پلٹتے ہوئے بولا۔ اس لڑکی کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ ارسلان کے بھی گال پہ نشان چھوڑ گیا۔ ان دونوں نے ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"میں نے تو تم سے اپنا رشتہ بھی بدل دیا پھر بھی چانٹا مار دیا مجھے۔"

اتنے برے دن نہیں آئے میرے کہ تم جیسوں کی بہن بنوں۔

اس نے ہاتھ سے ان کی جانب اشارہ کیا۔ لہجے میں تمسخر موجود تھا۔ ان دونوں کو تو پتنگے ہی لگ گئے۔

تو ہمیں بھی شوق نہیں ہے تمہیں باجی بنانے کا۔ ہماری بہنیں عزت دار گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں وہ یوں منہ "

"کالا کرنے کلب میں نہیں جاتی۔

وہ دانت پہ دانت جماتے غصیلے لہجے میں بولا۔ مقابل کھڑی لڑکی مذاق اڑانے والے انداز میں مسکرائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو تم بھی عزت دار بنو نا۔ عزت دار گھرانے سے تعلق رکھتے ہو تو منہ کالا کرنے یہاں کیوں آتے ہو۔ بلڈی چیپ پیپل۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولتی ہیل کی ٹک ٹک کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ان دونوں کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ اسی دوران ارحام شراب کا گلاس لبوں سے لگاتے ان کے نزدیک آیا اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی جیسے سب سے انجان ہو۔

"ویسے ایک بات میں سمجھ گیا ہوں کہ تجھ جیسے خبیث کے ساتھ کہی بھی نہیں جانا چاہیے جس نے دیکھنا بھی ہو گا نا وہ بھی نہیں دیکھے گا ہماری طرف۔ اتنا حسن لیے پھرتا ہے۔"

وہ ناقدرانہ نگاہوں سے اسے دیکھتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔ یہاں آکر سارے موڈ کا بیڑا غرق ہو چکا تھا۔

"ارے سنو تو سہی۔ مت سڑا کرو مزید کالے ہو جاؤ گے۔"

وہ ان کے عقب سے ہی ہنستے ہوئے چلایا اور دو گلاس مزید چڑھاتے بھاگنے والے انداز میں ان کے عقب میں بڑھا۔ ان سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اسے یہاں تن تنہا چھوڑتے اپنے گھروں کو فرار ہو جاتے۔ اسے ویسے بھی رافع کے گھر لوٹنے سے قبل گھر پہنچنا تھا ورنہ وہ گھر سر پہ اٹھا لیتے اور ان کی آواز سننے کا موڈ اس کا تو بلکل نہیں تھا۔

"آج یہاں کیسے آگیا تو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وقار نے اس کا چہرہ جانچا جو ہلکا ہلکا شراب کے نشے میں تھا مگر بار ہا بار خود کو سنبھالنے کی تگ و دو کر رہا تھا۔

"بس اس گھر میں سکون نہیں ہے اس گھڑی بھی۔ بہت بولتا ہے میرا باپ۔ ناجانے اتنا عرصہ میری ماں نے کیسے گزارا ہے ان کے ساتھ۔ میری تو ابھی سے بس ہو گئی ہے۔"

اس کا لہجہ انتہائی باغی تھا۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گئے جو اپنے ماں باپ کے متعلق اس قسم کی بات کر رہا تھا۔ لہجہ بھی گستاخانہ ہو چکا تھا۔

"ابھی بھی گھر پہنچا دے ورنہ مزید سننا پڑے گا۔ گھر جاتے ہی سیدھا کمرے میں گھسوں گا اور سیدھا صبح ہی نکلوں گا یونی جانے کیلیے باہر۔ کبھی کبھی تو ان گھر والوں کی شکل دیکھنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔"

اس کے لہجے میں بے تحاشہ کرواہٹ تھی۔ وہ اب سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتے مسلسل کچھ بڑبڑا رہا تھا جو ان دونوں کی سمجھ سے باہر تھا۔ وقار نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا جو رات کے دس بج کر چھ منٹ بجا رہی تھی۔ اس نے گاڑی تیز رفتاری سے دوڑانا شروع کر دی ورنہ اس کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی پکڑے جاتے اور جب بیٹا ہی اپنے باپ کی سن کر اکتا چکا تھا تو وہ دونوں تو پھر غیر تھے۔

****

اس نے ایک نگاہ باہر بھاگتے دوڑتے مناظر پہ ڈالی اور بے چینی سے آگے بیٹھے رافع کی جانب دیکھا جنہوں نے شاید اس کی بے چینی بھانپ لی تھی تبھی مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ جواب میں وہ مسکرا بھی نا سکی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"بس پہنچنے والے ہیں ہم۔ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ بس۔"

انہوں نے اس کی آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھتے نرمی سے جواب دیا۔ وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ قسمت اسے کہاں لے جا رہی ہے۔ وہ بس چلتی ہی جا رہی تھی۔ نا جانے وہاں کون کون ہو گا سب کیسے ہونگے۔ اس کی سوچوں کا تسلسل گاڑی کو ایکدم جھٹکا لگنے کی بدولت ٹوٹا۔ اس نے ٹھٹھک کر دائیں جانب بنی اس عالیشان عمارت کو دیکھا جو اپنی مثال آپ تھی۔ مگر اسے دیکھ اس کی آنکھوں میں کوئی جوت نہیں جلی تھی۔ ان کے کہنے پہ وہ خاموشی سے گاڑی سے باہر نکل آئی۔ وہ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے اندر کی جانب بڑھے۔ اس سب میں پہلی بار

ماہا کا دل سکڑ کر پھیلا۔ وہ اندر موجود نفوس سے سامنا کرنے سے گھبرا رہی تھی۔ داخلی دروازہ عبور کرتے ہی رافع نے سنجیدگی سے خالی ہال کو دیکھا۔ وہاں کسی کا بھی نام و نشان نہیں تھا۔

"شاید سب اپنے کمروں میں ہونگے۔"

رافع نے صفائی پیش کرنی چاہی مگر اسے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"ذکیہ ایک کپ کافی۔"

کسی عورت کی آواز پہ ماہا نے اپنا نچلا لب سختی سے دانتوں میں دبا لیا۔ رافع نے ایک نظر اپنے کمرے سے نکلتی کرن کو دیکھا جو لاؤنج کے عین وسط میں رکھے صوفے کی جانب بڑھ رہی تھی معاً داخلی دروازے پہ نگاہ پڑتے ہی ان کی آنکھوں میں تحیر امنڈ آیا۔ مزمل نے حلق تر کرتے کرن کی جانب دیکھا کیونکہ اب جو ہونا تھا وہ لازما سب

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کا دماغ گھمانے والا تھا۔رافع نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اب ہمت تو کرنی تھی کیونکہ ان کی مشکوک نگاہیں مسلسل رافع پہ جمی تھی۔

"کون ہے یہ۔"

کرن نے تیکھے لہجے میں استفسار کیا۔ماہا نے تعجب سے رافع کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا تھا۔

"یہ ماہا ہے۔"

ان کی بات پہ کرن نے حیرانی سے رافع کے ساتھ کھڑی لڑکی کو سر تا پا دیکھا تو ماہا کا دل ڈوب کر ابھرا۔وہ تمسخر سے اس کا سر تا پا جائزہ لے رہی تھی اور ان کی یہی تمسخرانہ نگاہیں اسے مزید سہما رہی تھی۔

"ماہا یہ کرن ہے میری بیوی اور تمہاری آنٹی۔"

انہوں نے سنجیدگی سے کرن کو بھی اس سے متعارف کروایا۔کرن کو تو جیسے پتنگے ہی لگ گئے۔

"ویٹ آمنٹ رافع۔میں کسی ماہا نامی لڑکی کو نہیں جانتی تو میرا نہیں خیال کہ میرا اس سے کوئی رشتہ بنتا ہے۔"

وہ تیز لب و لہجے میں بولی۔ماہا کا چہرہ خجالت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

"ممی تھوڑا سا صبر رکھیں ڈیڈی تمام صورتحال سے آپ کو آگاہ کریں گے کم از کم گھر آئے انسان کا ہی لحاظ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شٹ یور ماؤتھ مجھے مت سکھاؤ کہ مجھے کس سے کیسے مخاطب ہونا ہے۔ تمہاری ماں ہوں میں تمہیں میرا باپ بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب بتائیں مجھے یہ کون ہے ورنہ میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی اس کو یہاں سے نکالنے میں۔

ان کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔ ماہا کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا مگر اگلے ہی لمحے اس کے اندر کی خودسر ماہا نے زوروں سے سر اٹھایا۔

"اپنی بکواس بند رکھو ماہا اب سے یہی رہیں گی اور اگر تمہیں اس کا وجود یہاں برداشت نہیں ہے تو تم یہاں سے جاسکتی ہو مگر یہ کہی نہیں جائے گی۔"

وہ تند لہجے میں غرائے۔ ماہا ہنوز چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔ وہ ان سب لہجوں کی عادی تو نہیں تھی مگر یہاں اسے یہ سب بھی سننا پڑ رہا تھا۔ رافع کی بات پہ کرن کی ہنسی پہ ماہا نے چونک کر ان کی جانب دیکھا جو ستائشی انداز میں ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تم شاید بھول رہے ہو رافع کہ آج جہاں تم کھڑے ہو وہ میرے پیسوں پہ بنا ہے۔ اس جگہ کو حاصل کرنے کیلیے میں نے دن رات ایک کیا ہے۔ تم کیا ہو ایک معمولی سے ورکر اور کچھ نہیں۔ تم مجھے اس گھر سے نہیں نکال سکتے البتہ میں ضرور نکال سکتی ہوں اور یقین کرو میرے بچوں کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔"

ان کا لہجہ خاصا جتاتا ہوا تھا۔ رافع شرمندگی کے احساس سے زمین میں ہی گڑ گئے۔ ماہا نے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے ان کی جانب دیکھا تو وہ نگاہیں چرا گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انکل میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے یہاں نہیں جانا۔مجھے آپ کسی ہوسٹل چھوڑ سکتے تھے۔ویسے جب انسان کو" "اپنے گھر کے حالات یا گھر میں موجود لوگوں کی ذہنیت کا علم ہو تو پھر ایسی کوتاہیاں نہیں کرنی چاہیے۔

اس سب کے دوران ماہا نے پہلی بار لب کشائی کی اور اس کی یہی بات کرن کو سیکھ پا کر گئی۔وہ جارحانہ انداز میں اس کی جانب بڑھی اور اس کے بازو کو اپنے شکنجے میں لیا۔رافع اس سے قبل کہ اسے تھامنے آگے بڑھتے ماہا نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہی روک دیا۔

"بی بی جب اتنا ہی اپنی انا اور خودداری پیاری تھی تو یہاں کیا کرنے آئی ہو۔"

دیکھنے آئی تھی کہ آپ جیسے امیر لوگ احساس سے عاری ہوتے ہیں اور اپنے مزاجی خدا کو کیسے عزت دی جاتی" "ہے اس چیز سے بھی اناری ہوتے ہیں دیکھیں آج دیکھ بھی لیا اور میری سوچ کس قدر درست ثابت ہوئی ہے۔

وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے واضح کرنے والے انداز میں بولی۔کرن کے ساتھ ساتھ مزمل نے بھی سکتے کی کیفیت میں اس کی چلتی زبان کو دیکھا۔

اور آئندہ مجھے ہاتھ لگانے سے قبل سوچ ضرور لیجیے گا۔آپ کی بے فضول باتوں کو قطعی برداشت نہیں کروں" گی میں۔نا ہی آپ کی اونچی آواز سے سہمنے والی ہوں میں۔اپنے حق کیلیے بولنا اور لڑنا دونوں جانتی ہوں۔آپ کو لگا ہو گا باہر سے آئی ہے میرے یوں بولنے سے سہم جائے گی مگر آئی ایم سوری میں بلکل بھی دبو قسم کی لڑکی نہیں ہوں۔میں آپ کا لحاظ کرتی ہوں کیونکہ آپ میرے سے بڑی ہیں مگر بڑوں کو بھی بلاوجہ بچوں کو ٹارچر "کرنے کا کوئی حق نہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرتے سخت لہجے میں بولی۔ مزمل نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ کرن کے سامنے بولنے کی ان بچوں میں سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی اور یہ آج کی آئی لڑکی ان کے سامنے اپنے حق کیلیے بول رہی تھی۔

"ہیلو مام کیا جلاد کے پہنچنے سے پہلے۔"

اس سے پہلے کہ اندر آتا ارحام بے دھیانی میں بولتے اپنی بات مکمل کرتا سامنے کھڑے نفوس کو دیکھ اس کے ملتے لبوں کو بروقت بریک لگی۔ ارحام نے آنکھیں چھوٹی کرتے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور لڑکھڑاتی چال سمیت ان کی جانب بڑھا۔ مزمل نے تیزی سے اسے تھاما اس سے قبل کہ وہ زمین بوس ہوتا۔ ماہا نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ شدید گھن محسوس ہوئی تھی اسے اس وقت سامنے کھڑے لڑکے سے۔

"اوہ آپ آگئے مگر یہ اپنے ساتھ کس کو لے آئے ڈیڈ۔"

"تم نے ڈرنک کیا ہے ارحام۔"

مزمل کی صدمے سے چور آواز سن رافع سرخ چہرے سمیت مٹھیوں کو بھینچ گئے۔ یہ اولاد ان کو ہر جگہ ذلیل کروانے پہ تلی ہوئی تھی۔

"ششششش۔ جلاد سنے گا تو پھر اس کی سننی پڑے گی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ لبوں پہ ہاتھ رکھتے بند ہوتی آنکھوں سمیت بولا۔ مزمل نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جس کے وجود سے شراب کی بدبو اس کے اعصابوں پہ چڑھ رہی تھی۔ رافع نے ماہا کی موجودگی میں خود پہ بمشکل ضبط کیا ورنہ بس نہیں چل رہا تھا کہ اس گستاخ کی زبان گدی سے کھینچ نکالتے۔

یہاں پہ تو ایک سے بڑھ کر ایک عجیب لوگ موجود ہیں۔ ماما کیوں چلی گئی آپ پر سکون دنیا تھی آپ کے "سنگ۔"

ماہا دل ہی دل میں رابعہ سے مخاطب تھی۔ ان کی یاد آتے ہی اس کی آنکھوں میں نمی کی لکیر ابھری۔

"ارے جلاد غصہ۔"

آپ کو لحاظ نہیں ہے اپنے بابا سے کیسے بات کی جاتی ہے۔

ماہا کو اس کا لہجہ انتہائی ناگوار گزرا تبھی ناچاہتے ہوئے بھی تیز لب و لہجے میں بولی۔ اس کے یوں بولنے پہ کرن کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ وہی الہام تند نگاہوں سے اسے گھورتے اس کی جانب قدم بڑھانے لگا۔ اگلے ہی لمحے وہ خباثت سے مسکرایا۔

کس کو اٹھا لائے ہیں آپ ڈیڈی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ سر تاپا اس کا جائزہ لیتے ہوئے مذاق اڑانے والے انداز میں بولا جو بڑی سی چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کے لہجے میں ایک کاٹ تھی۔ اس کے یوں جائزہ لیتی نگاہوں سے وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی لیکن فالوقت وہ خود کو کمزور نہیں ظاہر کرنا چاہتی تھی۔

"اندھے ہیں کیا یا آنکھیں کرائے پہ دی ہیں دکھ نہیں رہا کہ لڑکی ہوں۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے مقابل آئی اور ترش لہجے میں بولی۔ اس کی بات پہ ارحام نے لہو رنگ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اسے سراسر طیش دلا رہی تھی۔ مزمل نے مسکراتی نگاہوں سے اس ببر شیرنی کو دیکھا تھا۔ اب وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑا اس منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ یہ لڑکی اس کی توقع کے بلکل برعکس ثابت ہوئی تھی۔

"مجھے تو تم کسی عذاب سے کم نہیں لگ رہی فلحال۔"

"ماہا بیٹے آپ ان سب کو چھوڑو۔ آؤ میں آپ کو کمرہ۔"

ایک منٹ انکل۔ آپ کی اسی بات نے انہیں بہت سر پہ چڑھا دیا ہے شاید تبھی بڑے چھوٹے کا لحاظ بھول چکے ہیں بٹ لیٹ می کلئیر یوون تھنگ مسٹر ایکس وائے زی کہ اگر میں عذاب ہوں نا تو یہ بات پھر ذہن نشیں کر لیں کہ اب یہ عذاب آپ پہ مسلط ہو چکا ہے اور اگر آئندہ ان گھٹیا نگاہوں سے مجھے دیکھنے کی جرأت بھی کی نا تو ایسا قہر ڈھاؤں گی کہ کسی کو شکل دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے اشتعال آمیز لہجے میں بولی۔اسی اثناء میں انجم بھی اس غیر متوقع شور شرابے کی آواز پہ اپنے کمرے سے نکل آئی اور نا سمجھی سے اطراف کا جائزہ لیا۔وہ تو پارٹی سے لوٹ کر سو گئی تھی مگر نیند میں خلل باہر سے آنے والی آوازوں نے ڈالا تھا۔کسی لڑکی کی اونچا اونچا بولنے کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ارحام لہو ہوتی نگاہوں سے ابھی بھی اسے ہی گھور رہا تھا جس کی جرأت اس کے سامنے زبان چلانے کی ہوئی تھی۔ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہوئی۔صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنا اشتعال دبانے کی کوششوں میں تھا۔

"تمہاری اتنی جرأت واحیات لڑکی۔"

"بکواس بند رکھو ارحام اپنی۔"

رافع اس سے بھی اونچی آواز میں غرا اٹھے۔ان کی آواز ہال کے در و دیوار کو ہلا کر رکھ گئی۔ارحام نے خون آشام نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔آنکھوں کے ڈورے انتہائی سرخ پڑ رہے تھے۔ماہا جی جان سے کانپ کر رہ گئی۔چہرے پہ ایک رنگ سا آکر گزر گیا۔

"انجم آج سے ماہا آپ کے ساتھ آپ کے کمرے میں رہے گی۔"

میری بیٹی کے ساتھ یہ غریبنی نہیں رہے گی رافع۔میں یہ کسی صورت قبول نہیں کروں گی کیا سٹینڈرڈ ہے اس "کا۔میرے بیٹی کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہے یہ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرن ان کی بات پہ بپھر کر بولی۔رافع نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔ماہا نے ان کی بات پہ اذیت سے آنکھیں میچی۔وہ سب مسلسل اس کے حلیے کو دیکھ اسے کوئی گئی گزری لڑکی سمجھ رہے تھے۔وہ جو اتنی سی عمر میں خود کما کر کھانے کی عادی تھی اب مسلسل ان کے طنز کا شکار ہو رہی تھی۔

"اوکے ڈیڈ ایس یو وش۔آجاؤ میرے ساتھ۔"

انجم مسکراتے لہجے میں بولی۔ماہا نے شکر ادا کیا کہ کوئی تو تھا جو اس گھر میں مسکراتا تھا ورنہ جب سے آئی تھی اونچے لہجے ہی سن رہی تھی۔ماہا نے بھی جواب میں ایک مدھم سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی جو ارحام کو سلگا کر راکھ کر گئی۔

"یہ لڑکی اس وقت تک کمرے میں نہیں جائے گی جب تک آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ یہ کون ہے۔"

میرے دوست کی بیٹی ہے یہ کرن۔اس کے ماں باپ کی موت ہو گئی ہے وہ میرا بہت ہی عزیز دوست تھا اسی "

" لیے اب سے یہ ہمارے ساتھ رہے گی۔جاؤ اب آپ ماہا۔

وہ درشت لہجے میں بولتے آخر میں نرمی سے ماہا سے مخاطب ہوئے۔ماہا اثبات میں سر ہلاتے اس کی تقلید میں کمرے کی جانب آئی۔

"اتنا تو میں آپکو جانتی ہوں کہ آپ کچھ تو مجھ سے چھپا رہے ہیں رافع۔"

"آپکو جو سمجھنا ہے سمجھ سکتی ہیں۔میں آپ کو اب جواب دہ نہیں ہوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رافع نے ان کی بات کو سرے سے ہی ہوا میں اڑا دیا۔ ماہا نے کمرے میں آتے ساتھ ہی بیگ ایک جانب رکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ انجم مسلسل جانچتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔"

نہیں کچھ نہیں بس تمہیں پرکھنا چاہتی تھی مگر باہر سے آتی تمہاری اونچی آواز پہ اندازہ ہوا کہ تمہیں پرکھنا اتنا"

" بھی آسان نہیں ہے۔ خیر تمہاری ایج کیا ہے۔

وہ سنجیدگی سے بولتے بولتے آخر میں مسکرائی۔ ماہا نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔

"بیس سال۔"

اس کی مدھم سی آواز سن انجم نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

بیس سال اور اتنی پر اعتماد۔ آئی لائک اٹ۔ پتہ نہیں کیوں جو مڈل کلاس ہوتے ہیں یا غریب ہوتے ہیں انہیں" یہ کہنے میں شرم کیوں آتی ہے کہ وہ کمتر ہے۔ مجھے انتہائی فضول لگتے ہیں وہ لوگ بٹ اب تمہیں دیکھ کر اندازہ "ہو رہا ہے کہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔

ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے لہجے میں ستائش تھی۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہولے سے ہنس دی۔

"ویسے تم خود کو یونہی تھان میں لپیٹے رکھتی ہو۔"

"یہ تھان ہی میری عزت ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی بات پہ وہ انجام خاموش رہ گئی۔جواب کیا دیتی تبھی شانے اچکاتے ایک بار پھر کانوں میں ہینڈ فونز لگاتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی۔

"ارے ہاں۔"

اس سے پہلے کہ ماما صوفے پہ بیٹھتی انجم کی آواز پہ وہ دوبارہ وہی کھڑی ہو گئی۔

ارے ارے بیٹھ جاؤ بس ایک بات کہنی تھی کہ جو آج ہوا ہے نا اب روز ہو گا اسی لیے تیار رہنا اس چیز کیلیے" "بس۔ذیادہ کچھ نہیں۔

وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے بولی تو ماما اسے دیکھ کر رہ گئی۔شاید اب وہ اس ماحول کی عادی ہو چکی تھی تبھی اسے اس چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا مگر ایک چیز کا ادراک اسے شدت سے ہوا تھا کہ ایسے ماحول میں بچے بری طرح بگڑ جاتے ہیں جیسے سامنے بیٹھی لڑکی اور باہر موجود وہ لڑکا۔اس کی باتیں ذہن میں منڈلاتے ہی نفرت کا احساس ایک نئے سرے سے بیدار ہوا۔یہاں قدم قدم پہ اس کے کردار کو پرکھا جارہا تھا مگر اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ اب وہ بھی خاموش نہیں رہے گی

****

"تم شراب پی کر آئے ہو حیا ختم ہو گئی ہے کیا تمہارے اندر سے جو ماں باپ کے سامنے اس حالت میں آئے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مزمل رافع کے جاتے ہی اسے جھڑکنے والے انداز میں بولا تو وہ سر جھٹک گیا۔اسکی چال میں ابھی بھی لڑکھراہٹ واضح تھی۔

"میں ہر بار آؤں گا اور کسی کی اوقات نہیں کہ مجھے ٹوک سکے۔کون ہوتا ہے کوئی ارحام داؤد کو بولنے والا۔"

وہ ذہرخند لہجے میں بولا۔مزمل نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔کرن اس سب سے بے نیاز بے چینی سے اطراف کے چکر کاٹ رہی تھی۔ان کے چہرے پہ اضطراب بھانپتے وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔

"یہ لڑکی مجھے کل کے کل گھر سے باہر چاہیے ممی۔ورنہ میں اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔کیا اوقات ہے اس کی کہ وہ ارحام کے سامنے زبان چلائے۔میں زبان گدی سے کھینچ نکالوں گا اسکی۔ پنچ ذات لڑکی۔"

"نجانے تمہارے باپ کو کیا ہو گیا ہے۔میں کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہوں مگر کوئی تو حل تلاش کرنا پڑے گا میری ایک عزت ہے اس شہر میں کوئی ٹرسٹ وغیرہ نہیں کھولا ہوا میں نے جو کسی بھی بے سہارہ یتیم مسکین لڑکی کو اپنے گھر پہ رکھ لوں۔سو لوگوں کا یہاں آنا جانا ہے وہ لڑکی صرف اس گھر میں ایک ہی مقام حاصل کر سکتی ہے اور وہ ہے ملازمہ کا۔"

وہ ماہا سے شدید متنفر تھی۔مزمل نے ان کی باتوں پہ بغیر کوئی کان دھرے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے۔وہ دونوں اب یونہی منصوبہ سازی کرتے رہیں گے یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم نے اچھا نہیں کیا میرے سامنے زبان کھول کر۔اب میں تمہیں اچھے سے سمجھاؤں گا کہ ارحام داؤد چیز کیا "ہے۔"

وہ شیطانی مسکراہٹ لبوں میں دبائے سفاکیت سے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔اس وقت وہاں موجود دو وجود بدلے کی آگ میں جل رہے تھے۔

****

اگلے دن سب ناشتے کی میز پہ موجود تھے تو وہ بھی کب سے جاگی ہوئی وہی چلی آئی۔ صبح صبح سکول جانے کیلیے اٹھنے کی بدولت اسے جلدی اٹھنے کی عادت تھی۔سونے پہ سہاگہ نئ جگہ ہونے کے باعث وہ زیادہ پر سکون نیند سو بھی نہیں پائی تھی۔یونہی چہل قدمی کرتے گھنٹہ کیسے بیتا اسے پتہ بھی نہیں لگا اور سب ناشتے کی میز پہ موجود تھے۔

"آؤ ماہا ناشتہ کرو ہمارے ساتھ۔"

وہ جو کچن کی جانب بڑھ رہی تھی تا کہ ناشتے کا انتظام کر سکے رافع کی آواز پہ اس کے کچن کی جانب بڑھتے قدم وہی جم گئے۔اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا اور ایک طائرانہ نگاہ اطراف میں گھمائی جہاں باقی سب کی نگاہیں بھی اسی پہ جمی تھی۔

"نہیں انکل میں کچن میں خود ہی اپنے لیے کچھ بنا لیتی ہوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ پر اعتماد لہجے میں گویا ہوئی۔ رافع کی پیشانی پہ جہاں سلوٹیں نمودار ہوئی وہی کرن غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے کچن میں قدم رکھنے کی کوشش بھی مت کرنا۔"

کرن غصے سے پھنکاری۔ مزمل اور رافع نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔ مزمل تو خاموشی سے پلیٹ پہ جھک گیا البتہ رافع نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

جی بلکل ماما کچن میں جانے کی کیا ضرورت ہے جب یہاں ناشتہ موجود ہے۔ اسی لیے فارمیلیٹی نبھانے کی "ضرورت نہیں ہے آؤ اور ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔

رافع کا مسکراتا لہجہ کرن کو سلگا کر رکھ گیا۔ انہوں نے تنک کر ماما کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتی کرن نے اشتعال کے عالم میں اسے پیچھے کی جانب دھکیلا۔ وہ بمشکل گرتے گرتے بچی۔

"کرن اپنی حد میں رہیں۔"

رافع اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے دھاڑ اٹھے۔ انہیں کم از کم کرن سے اس حد تک گرنے کی توقع بلکل نہیں تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حدیں تو آپ پھلانگ رہے ہیں رافع۔اس چھٹانک بھر کی لڑکی کو یوں ہمارے ساتھ بٹھا کر کھلائیں گے" آپ۔کیا اوقات رہ جائے گی ہماری جہاں مالک اور نوکر جیسی اوقات رکھنے والے لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں۔"

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولتی ماہا کو چبھن سے دوچار کر گئی۔اس کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔ایسے کیسے بول سکتی تھی وہ۔وہ بھی اپنے گھر میں راج کرتی آئی تھی خود کما کر خود ہی اپنی خواہشات پوری کرتی رہی تھی کسی قسم کی روک ٹوک نہیں تھی تو سامنے کھڑی عورت بار بار اسے نوکر اور غریب لفظ کیوں بولتی تھی۔

"ممی پلیز کیا ہو گیا ہے آپکو۔"

"تم اپنی بکواس بند رکھو میرے معاملات میں بولنے کی ضرورت تمہیں قطعی نہیں ہے۔"

وہ مزمل کو جھاڑ پلانے والے انداز میں بولی تو وہ خجل سا ہوتے دوبارہ اپنی پلیٹ میں جھک گیا۔ماہا نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا جو اپنی ماں سے کس قدر ڈرتا تھا۔

کرن چلو یہاں سے ہم دونوں کچھ باہر سے آرڈر۔"

"آپ کہی نہیں جائیں گے جائے گی تو یہ لڑکی کیونکہ اس کی اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

وہ ہانپتے ہوئے غصے سے چلائی۔رافع ان کے معمول کے لڑائی جھگڑوں پہ اکتاہٹ سے گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں نہیں جانتی کہ ان کا میرے بابا سے کیا رشتہ تھا کیوں میں اس گھر میں آنے کا سبب بنی مگر اب میں اس گھر" میں آئی ہوں تو آپ کیلیے نہیں بلکہ ان کے کہنے پہ آئی ہوں۔ دوسری بات رہی اس عیش و عشرت کی بات تو ایسا آرام و سکون مجھے نہیں چاہیے جس میں روز روز کے لڑائی جھگڑے ہو۔ اس سے بہتر وہی سکون ہے جو ایک معمولی سے گھر میں اپنی کچھ پوری آسائشیں اور کچھ ادھوری خواہشوں کے ساتھ ملتا ہے مگر آپ اس سکون کو نہیں سمجھ سکتی کیونکہ آپ دولت کی بچاری ہے۔ آپ کے نزدیک صرف امیری کی معنی رکھتی ہے مڈل کلاس یا پھر غریب لوگ صرف آپ کیلیے نوکروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر میں یہاں موجود ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میرے ماں باپ نے کبھی میری آسائشیں یا خواہشات پوری نہیں کی۔ میرا قصور صرف اتنا سا ہے کہ "میرے سر پہ ماں باپ کا سایہ سلامت نہیں ہے۔ میں یتیم و مسکین ہوں۔

وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے بے خوفی سے دھیمے مگر جتانے والے لہجے میں بولی۔ کرن نے زہر خند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ رافع کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا۔ انہیں خوشی ہوئی تھی کہ رابعہ اور حسن نے اس کی تربیت ایسی نہیں کی تھی جو ظلم کے خلاف خاموش رہے بلکہ ظلم کے خلاف بولنا وہ لڑکی بخوبی جانتی تھی۔

"ا" ارے کیا ہوا۔ پھر سے وہی تماشہ۔

اتنی دیر میں نک سک سی تیار انجم کو ناشتے کی میز پہ دیکھ کرن کے ساتھ ساتھ وہ بھی لبوں کو بھینچ گئی۔

"آؤ بیٹھو ماہا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم نے مسکراتے ہوئے اسے پیشکش کی۔اس کے ساتھ رات گزار کر وہ خود کو کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ایک بہن کی کمی تو وہ شروع سے ہی محسوس کرتی تھی کیونکہ کرن تو کبھی گھر پہ پائی نہیں جاتی تھی اور اگر ہوتی بھی تھی تو کبھی اس کے دل کی باتیں جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔کرن اس کی بات پہ ہولے سے مسکراتے اس کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔رافع نے مسکراتے ہوئے انجم کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ کھل کر مسکرا دی۔کرن نے رعونت سے آنکھیں گھمائی۔ان کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھر دی تھی۔

"ارحام بھائی نہیں جاگے اب تک۔"

انجم مصروف سے انداز میں بولی۔اس کی بات پہ ماہانے تو کوئی دھیان نا دیا البتہ رافع نے بھی سوالیہ نگاہیں کرن کی جانب اٹھائی۔

"جب تک یہ لڑکی اس گھر میں رہے گی وہ کیسے باہر آسکتا ہے۔کیا ہے نا اس کی شکل دیکھ کر ہی اسے کراہیت آتی ہے۔اس کا جی خراب ہونے لگتا ہے۔"

"ممی پلیز۔"

انجم ان کی بات پہ ناگواری سے انہیں ٹوک اٹھی۔کرن نے چہرہ جھکاتے بمشکل ان کے طنز کو حلق میں اتارا۔

"یہ تو پھر ان کا مسئلہ ہے آنٹی کیونکہ میں تو یہاں سے جانے نہیں والی۔بہتر یہی ہے کہ آپ کسی اچھے سے ڈاکٹر سے ان کا علاج کروالیں دل نہیں خراب ہو گا ان کا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولتی انہیں جلا کر راکھ کر گئی۔ باقی تینوں نے چہرہ جھکاتے اپنی ابھر آنے والی مسکراہٹ ضبط کی ورنہ کرن سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اٹھ کر یہاں سے غائب ہو جاتی۔

جاؤ مزمل اسے جگاؤ۔ انجم نے اس کے ساتھ ہی یونی جانا تھا آج۔ ناجانے یہ لڑکا کیا کرتا ہے سمجھ سے باہر ہے" "پڑھ رہا ہے یا مجھ پہ احسان کر رہا ہے۔

وہ طیش کے عالم میں بڑبڑائے اور سر جھٹک گئے۔ ماہا نے ایک سرسری سی نگاہ ان پہ ڈال کر ہٹالی۔ چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی مگر کچن میں جاتے ہوئے کہی ناکہی کرن کا خوف بھی لاحق ہو رہا تھا کہ کہی کچھ الٹا سیدھا نا بول دے تبھی جی کڑا کر وہی بیٹھی رہ گئی۔ غیر ارادی طور پہ اس کی نگاہ بائیں جانب بیٹھی انجم کی جانب اٹھی جو لیپ ٹاپ پہ شاید یونی کا ہی کوئی کام کرنے میں محو تھی۔ اس کی نگاہوں میں کب حسرت چمکی اسے خود خبر نا ہوئی۔ اس کی پڑھائی بھی تو حسن کی وفات کے بعد ختم ہو گئی تھی۔ اس نے خود ہی آگے پڑھنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ گھر کے حالات نے اسے اس چیز کی اجازت نہیں دی تھی۔

"اب کیا میری بیٹی کی چیزوں پہ بھی اپنی کالی نظر لگاؤ گی۔"

کرن کے طنز سیدھا اس کے دل پہ وار کرتے تھے۔ اسے کبھی کبھی خود پہ حیرت ہوتی تھی کہ ناجانے کیسے وہ یہ سب برداشت کر رہی تھی اور کس ضبط کے ساتھ۔

"م"ماہا چلو اٹھو مجھے اچھی سی چائے تو پلواؤ۔ میں نے رابعہ سے سنا تھا کہ تمہیں بہت اچھی چائے بنانی آتی ہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انہوں نے اسے منظر سے ہٹانا چاہا۔ماہانے شکر ادا کیا کیونکہ وہ ویسے بھی چائے پینا چاہتی تھی۔ حیرت کی بات اب کی بار کرن نے بھی کوئی بکھیرا کھڑا نہیں کیا تو وہ خاموشی سے کچن کی جانب چلی آئی۔اس کا دل یہاں موجود ہر چیز سے اچاٹ ہو رہا تھا البتہ رافع کی پر سوچ نگاہیں اسکی پشت پہ جمی تھی جیسے وہ کچھ سوچ رہے ہو۔ان کا ذہن تیزی سے کوئی تانے بانے باندھنے میں محو تھا۔

****

"ممی جلدی سے ناشتہ لگوادیں۔پہلے ہی دیر ہو گئی ہے مجھے آپ میں سے کسی نے بھی اٹھانا گوارا نا کیا۔"

وہ غصے کا بے تحاشہ تیز تھا یہ بات گھر کا ایک ایک فرد جانتا تھا یہاں تک کہ کرن بھی اس کے آگے ہار مان جایا کرتی تھی۔

بھائی آپ شاید پہلے بھی خود ہی جاگتے ہیں۔کوئی آپ کو اٹھانے نہیں آتا آپ کے کمرے میں۔خود ساری "رات نشے میں ڈوبے رہو اور صبح اٹھ کر سب پہ چلانا شروع کر دو۔یہ اچھا طریقہ ہے۔"

انجم طنز کرنے والے انداز میں بولی تو کرن نے اسے ایک ذبردست گھوری سے نوازا۔انجم سر جھٹک کر رہ گئی۔وہ ایک خونخوار نگاہ اس پہ ڈالتے سیدھا کچن کی جانب چلا آیا تا کہ ملازمہ کو ناشتہ لگوانے کا کہ سکے۔رات کو بھی کھانا نا کھانے کی بدولت اب بھوک سے اس کی جان نکل رہی تھی مگر کچن میں بھی ملازمہ کی بجائے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھ اس کے تیور بہت بری طرح بگڑے۔وہ تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا جو بے دھیانی میں چائے بنانے میں محو تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"لگتا ہے گھر والوں نے نئی ملازمہ رکھ لی ہے۔"

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔اپنے انتہائی نزدیک سے ابھرنے والی مردانہ آواز پہ اس کے حرکت کرتے ہاتھ ایک لمحے کو تھمے۔اگلے ہی لمحے اس نے ایک سرسری سی نگاہ اپہ ڈالی۔

"ذرا پیچھے ہو کر بات کریں۔"

اس کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔ارحام نے زہرخند نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا اور وہی جمارہا۔وہ اس لڑکی کے ضبط کو آزمانا چاہتا تھا۔

"کیوں کیا مجھے دیکھ کر ایمان ڈگمگاتا ہے۔"

وہ خباثت بھرے لہجے میں بولا۔ماہا نے آنکھیں میچ کر کھولی اور تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں گھن آتی ہے آپ کو دیکھ کر۔"

وہ سادہ سے لہجے میں بولتی اس کے تن بدن میں آگ لگا گئی۔اگلے ہی لمحے ارحام نے اشتعال کے عالم میں اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے دبایا تو تکلیف کے احساس سے اس کے لبوں سے ایک مدھم سی کراہ نکلی۔اس نے دانت پہ دانت جماتے سرخ آنکھیں اس کی جانب اٹھائی اور اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور جھٹکا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگر آئندہ اپنے ان ناپاک ہاتھوں سے مجھے چھونے کی جرأت کی نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ میں تمہاری "جان لے لوں گی جاہل انسان۔"

وہ سیدھا آپ سے تم پہ اتر آئی۔ اس کے نزدیک وہ اسی لائق تھا۔ اس کی آنکھوں میں پنہاں تنبیہہ اسے کھل کر ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔

جانتی ہو تمہاری اوقات اس چیونٹی کی جیسی ہے جسے میں مسلنے میں ایک سیکنڈ نا لگاؤں۔ ایسے مسلوں گا نا تمہیں" "کہ ساری عمر میرے عکس کو اپنے ذہن سے نکال نا پاؤں گی۔

وہ لہو رنگ نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے پھنکارا۔ ماہا کو ایکدم فضا بوجھل ہوتی محسوس ہوئی۔ ایک لمحے کیلیے آنکھوں میں خوف بھی لہرایا کیونکہ سامنے کھڑا شخص جب حرام مشروب پی سکتا تھا تو پھر وہ غائب دماغی میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔

"بس ایسے ہی ڈرتی رہا کرو۔ مجھ سے خوف کھاتی لڑکیاں مجھے بہت بھاتی ہیں۔"

وہ اس کی آنکھوں میں پنہاں خوف دیکھ زچ کرنے والے انداز میں بولا۔ ماہا کے دل میں اس کی نفرت کا احساس مزید بڑھ گیا۔ وہ خود کو مضبوط کرتے دو قدم کا فاصلہ مٹاتے اس کے نزدیک ہوئی اور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے۔ اب کی بات حیران ہونے کی باری ارحام کی تھی۔

مگر وہی ایک چیونٹی آپ جیسے جانور کو ہرانا بھی بخوبی جانتی ہے۔ لگتا ہے ہاتھی اور چیونٹی والی کہانی نہیں پڑھی" "آپ نے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے مزے سے بولی۔ اس کا لہجہ مزاق اڑاتا تھا۔ ارحام نے مٹھیاں اتنی زور سے بھینچی کہ ہاتھ کی رگیں بھی ابھر کر نمایاں ہونا شروع ہو گئی۔ ماہا کے لبوں پہ ایک کاٹ دار مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس نے ایک نگاہ اس کی لہو رنگ ہوتی آنکھوں میں گاڑھی اور چائے کی ٹرے اٹھاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کی پشت کو دیکھ ارحام نے غصے سے ہاتھ سلیب پہ مارا۔

"یہ دو ٹکے کی لڑکی ارحام داؤد کو اتنا سنا کر چلی گئی۔ مجھے مات دے گی یہ۔ تمہیں تو میں ایسی مات دوں گا ماہا بی کہ تمہاری آنے والی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔"

اس کی آنکھوں میں با قاعدہ وحشت ناچ رہی تھی۔ بدلے کی آگ میں پورا وجود جھلس رہا تھا۔ وہ تیز قدموں سے کچن سے باہر نکل آیا۔

"انکل چائے۔"

اس نے چائے شیشے کی میز پہ رکھتے ہوئے کہا تو انہوں نے کپ تھام کر لبوں سے لگا لیا۔ ایک کپ انجم سے لیا اور دوسرا اس نے مزمل کی جانب بڑھا دیا اور اپنا کپ لیتے رافع کے دائی جانب بیٹھ گئی۔

"واہ بھئی اسے چائے کہتے ہیں جو میری بیٹی نے بنائی ہے مزہ آ گیا۔ انجم تم بھی ماہا سے کچھ کچھ بنانا سیکھ لو بیٹی کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے۔"

وہ ماہا کو داد دیتے ہوئے بولا تو وہ چائے پیتے نرمی سے مسکرا دی۔ انجم نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ویسے ڈیڈ آئی واز آلسو تھنکنگ دی سیم۔اب سسرال والوں کا دل بھی کھانے سے ہی جیتنا پڑے گا نا۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے بولی۔وہ دونوں اس کی بات پہ کھکھلا کر ہنس دیے۔

"کیوں وہاں نوکر چاکر ہونگے جہاں ہم تمہیں بھیجیں گے۔یہ سب کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔سکن خراب ہو جائے گی۔"

"اوہ پلیز ممی۔وہاں بھی یہ کٹھ پتلیاں نا ہو کم از کم۔گھلنے ملنے والا گھر چاہیے مجھے۔ٹھیک ہی تو کہتی ہے ماہا اس بڑے گھر سے اچھے وہ مڈل کلاس لوگ ہوتے ہیں جو رہتے تو معمولی سے گھروں میں ہیں مگر دل ان کے نہایت کشادہ ہوتے ہیں۔مختصر سی بات یہ ہے کہ انسان جتنا امیر ہو گا اس کا دل اتنا ہی غریب ہو گا۔"

وہ چائے کی چسکی بھرتے ناگواری سے بولی۔کرن نے ماتھے کی شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جو ایک ہی دن میں اس لڑکی کی زبان بولنے لگی تھی۔رافع نے کچھ سوچ کر اپنا رخ ماہا کی جانب کیا۔کرن ان سب کو دیکھ ارحام کو دیکھنے کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بیٹا اب تمہارا کیا خیال ہے آگے پڑھنا ہے یا نہیں مطلب وہاں کیا پڑھ رہی تھی۔"

رافع کی بات پہ ماہا نے بے دلی سے نفی میں سر ہلایا۔انجم اور مزمل کی حسیں بھی انہی کی جانب متوجہ ہوئی۔

"نہیں انکل وہاں تو پڑھائی چھوڑ دی ہوئی تھی۔پاپا کی وفات کے بعد حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے اسی لیے میں نے ماما کے بوجھ بننا ٹھیک نہیں سمجھا اور پڑھائی چھوڑ کر سکول میں جاب شروع کر دی تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لہجے میں ذرا سا بھی ریگریٹ نہیں تھا۔ انجم نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔

تو کچھ نہیں ہوتا اب یہاں تو ایسا ویسا کوئی سین نہیں ہے "تم اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کر سکتی ہو۔ کہاں روکی تھی "تم نے پڑھائی۔

"میں نے صرف سیکنڈ ائیر تک ہی پڑھا تھا۔ اس کے بعد یونیورسٹی نہیں گئی اور نا ہی کالج وغیرہ۔"

اس نے جھجکتے ہوئے اسے بتایا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ابھی اس کا مذاق اڑائے گی۔

ڈیڈی کیوں نا ہم ماہا کا داخلہ انجم اور ارحام کی یونی میں ہی کروا دیں۔ چار سال نا سہی دو سال کی ڈگری تو ماہا لے ہی سکتی ہے۔ کم از کم گریجوایشن تو کیا ہوا ہو۔ آپ تو وہاں کے ایچ او ڈی سے بھی بات کر سکتے ہیں بہت اچھے "مراسم ہیں آپ کے ان کے ساتھ۔

ان کو بھی مزمل کا آئیڈیا پسند آیا تبھی کچھ سوچتے ہنکارہ بھرتے اثبات میں سر ہلا گئے۔

پھر ایسا کرو تم تیار رہو ہم ابھی جاتے ہیں وہاں یہ کام جتنی جلدی ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ وقت کا ضیاع کرنا "ویسے بھی مناسب نہیں ہے۔

وہ کچھ سوچ کر بولے۔ مزمل نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔ انجم تو ان کی بات پہ کھل کر مسکرا دی۔

"واؤ مطلب تم اور میں سیم یونی میں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ال "انکل اس سب کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی میرا دل اب پڑھائی میں نہیں لگے گا۔ کافی وقت ہو گیا ہے

"ناتو دماغ اتنا تیزی سے نہیں چلتا۔ آپ ایسے ہی مجھ پہ پیسے۔

ایسے کیسے۔ بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے میں نے۔ ایک لڑکی کو بھی پڑھنے کا اتنا ہی حق ہوتا ہے جتنا ایک "

لڑکے کو۔ اب جب داخلہ ہو جائے گا تو آپ تینوں ایک ساتھ جایا کرنا۔ چلو اٹھو اگر چینج وغیرہ کرنا ہے کر لو پھر

"آپ بھی ہمارے ساتھ ہی چلو گی۔

وہ اس کا سر تھپتھپاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ماہا نے ممنون نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور انجم

اسے لیتے سیدھا کمرے میں آگئی۔ ڈائننگ پہ بیٹھے ارحام اور کرن نے تنفر بھری نگاہوں سے اس کا مسکراتا چہرہ

دیکھا جو انجم کی کسی بات پہ مسکراتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

ممی یہ اس گھر میں اپنے قدم نہایت مضبوط کر رہی ہے۔ یہ شاید مجھے ابھی جانتی نہیں ہے۔ ارحام داؤد سے "

"ناواقف ہے یہ لڑکی۔ میں بدلے کی آگ میں کسی کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

وہ اپنی گردن سہلاتے عجیب سے لہجے میں بولتے ایک لمحے کو کرن کو بھی ٹھٹھکا گیا۔ انہوں نے ناسمجھی سے اس

کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا۔ وہ اپنی شیو سہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کرن

نے تفکر سے اس کی پشت کو تکا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنے بیٹے کو سمجھا لیجیے گا کہ اگر ماہا پہ کوئی آنچ آئی تو میں اس کی جان نکالنے میں ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا۔ وہ مجھے میرے بچوں سے بھی بڑھ کر عزیز ہے۔ اپنی کوتاہیوں کا ازالے کی صورت میں ملی ہے مجھے وہ۔ ایسے نہیں جانے دے سکتا میں اسے۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولے اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"بچوں سے بھی عزیز مائی فٹ۔ کبھی اپنے بچوں کے ساتھ اتنی محبت سے پیش نہیں آئے ہونگے جتنا اس کے ساتھ کرتے ہیں۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت دھاڑی۔ مزمل نے افسوس سے ان کی جانب دیکھا اور اپنی پیشانی مسل کر رہ گیا۔ نا جانے یہاں بستے سب لوگ کس راہ کے مسافر بنے ہوئے تھے۔ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ ایک لڑکی سے اس قدر نفرت ہے انہیں وہ بھی ان کی اپنی بیٹی جتنی ہی تھی۔ اسے اپنی ماں کی ذہنیت پہ حقیقتاً افسوس ہوا تھا مگر ان کے آگے بولنے کی ہمت کم از کم اس میں تو بالکل نہیں تھی۔

****

"کیا ہو گیا ہے کیوں شور مچایا ہوا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ جو کمرے میں لباس تبدیل کرنے گئے تھے باہر سے آتے غیر متوقع شور شرابے کی آواز سن اس کی جانب چلے آئے جو نا جانے کیوں کس کا غصہ ان سب پہ نکال رہا تھا۔شاید وہ ماہا کے یونی جانے کی بات سن چکا تھا اور یہی بات اسے سلگا کر رکھ گئی تھی کہ وہ دونوں ایک ہی یونی میں پڑھیں گے۔

وہ لڑکی جائے گی پڑھنے وہ بھی میری یونی۔امپوسیبل ڈیڈ۔میں ایسا بلکل نہیں ہونے دوں گا اسی لیے بہتر ہے" کہ آپ اپنی سوچوں کو لگام دیں اور یہی کوئی قریبی یونی یا کالج ڈال کر اسے وہی کسی ہوسٹل میں رہائش لیں "دیں۔

وہ باور کرانے والے انداز میں بولا۔

تم سے کسی نے تمہاری رائے نہیں پوچھی ارحام اسی لیے بہتر ہے کہ یونی جاؤ آج میں انجم اور ماہا کو وہاں لے" آؤں گا۔ویسے بھی اس گھر میں جب رہ نہیں سکتے مطلب ٹک نہیں سکتے تو اس گھر کے معاملات میں دخل "اندازی کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

وہ درشت لہجے میں اسے آگاہ کرتے انجم اور ماہا کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔وہ خونخوار تیوروں سمیت ان سے پہلے اپنی ہیوی بائیک لیتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ان سب نے ناگواری سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا جو صرف اپنی کرنا جانتا تھا۔ماہا کا چہرہ ابھی بھی ہتک کے احساس سے سرخ پڑ رہا تھا۔یونی کے باہر گاڑی رکتے ہی انجم تو اسے لیتے سیدھا اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"ڈیڈی آپ اپنا کام کریں میں ماہا کو اپنی دوستوں سے ملواتی ہوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔وہاں موجود لڑکے لڑکیوں کو ایک ساتھ دیکھ ایک سیکنڈ کیلیے وہ گھبرائی مگر پھر انجم کے ساتھ ہونے کا یقین کرتے ہی وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"پریشان ہونے کی ضرورت بلکل نہیں ہیں۔میری دوستیں بہت اچھی ہیں اور رہی بات یہاں پڑھتے لڑکوں کی تو بھائی تو تمہارا پالا پڑ ہی چکا ہے جیسے وہ ہیں نا کچھ کچھ لڑکے ان جیسے ہونگے باقی بہت شریف ہوتے ہیں۔یہ سب میں تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں تاکہ جیسے تم بھائی کے سامنے کمزور نہیں پڑتی ویسے ہی تم کسی دوسرے لڑکے کے سامنے بھی کمزور مت پڑنا۔"

وہ اس کے ساتھ ہمقدم اسے آنے والے حالات اور وقتوں سے آگاہ کر رہی تھی۔ماہا نے مسکراتی اور تشکرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اپنے بھائی سے کس قدر مختلف تھی بلکل رافع انکل جیسی۔اسے اس گھر میں زیادہ رافع اور انجم ہی اچھے لگے تھے۔مزمل زیادہ اس سے مخاطب نہیں ہوتا تھا مگر جب بھی ہوتا تھا تو اچھے سے ہی پیش آتا تھا مگر کرن اور ارحام تو اسے ذلیل کرنے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔

"ارے یہ کون ہے۔"

"یہ۔یہ میری کزن سسٹر ہے۔"

انجم نے مسکرا کر اس کا تعارف کروایا تو ماہا نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کی سب دوستیں اس سے خوب اچھے سے ملی تھی۔

"رے یہ کتنی کیوٹ ہیں ماشاللہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی ایک دوست اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے محبت سے بولی تو وہ جھجک کر چہرہ جھکا گئی۔ گال خفت کے احساس سے سرخ پڑ گئے۔

ماہا یہ میری سب سے اچھی دوست بہترین دوست بہن بھی کہہ سکتی ہو یہ وہ ہے اس کا نام رائقہ ہے اور رائقہ " "اس کا تعارف تو میں تم سے کروا ہی چکی ہوں۔

وہ رائقہ کی گردن میں بازو حمائل کرتے محبت سے بولی۔ ماہا نے دلکشی سے مسکراتے اسے ہیلو کہا۔

"اللہ آپ دونوں کی دوستی یونہی سلامت رکھیں۔"

رائقہ نے اس کی بات پہ مسکراتے ہوئے انجم کی جانب دیکھا اور دل سے آمین کہا تھا۔

"کل کیوں نہیں آئی تھی تم۔"

ویسے بھی کل میں نے پورا دل بھائی کے ساتھ بیتا تا۔ اتنے عرصے بعد تو تینوں بھائی میرے ساتھ اکھٹے ہوئے " تھے۔ اتنا مزا آیا۔ ابھی بھی ہو سکتا ہے جلدی چلی جاؤں کیونکہ معیز بھائی نے باہر شاپنگ کروانے کا وعدہ کیا ہے "مجھے۔

وہ جو پوری دلجمعی سے اس کی بات سن رہی تھی اس کی آنکھوں میں چمک سی نمودار ہوئی۔ اس نے چمکتی نگاہوں سے رائقہ کی جانب دیکھا جو اسے کل پورے دن کی رداد سنا رہی تھی اور ماہا کی نگاہیں تو اس کی آنکھوں سے پھوٹتی روشنی پہ ہی جم کر رہ گئی۔ اس نے نا سمجھی سے انجم کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سب بھائی مطلب۔

"مطلب کہ معیز بھائی علی بھائی اور زاوی بھائی۔ تینوں ایک ساتھ تھے۔"

اس کی بات پہ انجم کے چہرے پہ کئی رنگ آ کر بکھر گئے۔ ماہا کے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کا دل اسے کچھ کہ رہا تھا مگر وہ اس سب کو ماننا نہیں چاہ رہی تھی۔

"ان کی پوسٹنگ تو ملتان نہیں ہو گئی تھی۔"

اس نے اپنے لہجے کو سرسری سا بنایا۔ اس کا اشارہ کس کی جانب تھا ماہا تو نہ سمجھ سکی البتہ رائقہ ضرور سمجھ گئی۔

زاوی بھائی کی۔ ہاں وہاں ہو تو گئی تھی مگر وہ دو دن پہلے واپس لوٹ آئے واپس بہریہ ٹاؤن۔ آئی سوئیر وہ مزید "حسین ہو گئے ہیں۔"

اس کے لہجے میں اپنے بھائیوں کیلیے محبت ہی محبت تھی۔ ماہا کو اندازہ ہوا کہ وہ اپنے بھائیوں کی اکلوتی اور لاڈلی بہن تھی۔ معاً رائقہ کی نگاہ اس کی جانب اٹھی جو انگلیاں چٹخاتے انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

لو دیکھو ہماری حرکتیں ماہا کو تو اس بارے میں معلوم ہی نہیں ہو گا نا اور میں اپنے گھر کے قصے کہانیاں لے کر بیٹھ گئی ہوں۔ چلو میں آپ کو بھی بتاتی ہوں دراصل معیز علی اور زاویار میرے بھائی ہیں۔ زاویار بھائی سب سے بڑے ہیں اور سب سے مزے کی بات وہ ہٹے کٹے پولیس آفیسر ہیں اور معیز بھائی ان سے چھوٹے بابا کے ساتھ "بزنس سنبھالتے اور علی بھائی وہ تو ابھی پڑھ رہے ہیں اور سب سے چھوٹی میں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔ اس کے لہجے میں بچگانہ پن محسوس کر وہ کھل کر ہنس دی۔ رائقہ نے چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ انجم کے زہن میں تو بس ایک ہی نام گونج رہا تھا زاویار۔ اس نے لبوں پہ ابھرنے والی مسکراہٹ کو وہی روک دیا۔ اس کا نام سن کر ہی وہ پاگل ہونے لگتی تھی تو جب اس سے سامنا ہو گا تو نا جانے اس کے دل کی حالت کیا ہو گی وہ محض سوچ کر رہ گئی۔ اس کے چہرے پہ بکھرے رنگوں نے ماہا کو بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر دیا۔ شاید وہ اس کے بھائیوں میں سے کسی کو پسند کرتی تھی مگر کس کو اس متعلق وہ آج رات کی اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ معاً فون بجنے کی آواز پہ رائقہ نے تیزی سے فون کان پہ لگایا اور ایک جانب ہو گئی۔

"باہر بھائی آ گئے ہیں۔ میں تو چلی۔ آپ سے مل کر بہت اچھا لگا ماہا۔"

وہ اس سے مصافحہ کرتے ہوئے نرمی سے بولی اور انجم کے سینے سے لگی۔

"میں بھی باہر ہی چلتی ہوں تمہیں چھوڑنے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی اور چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس نے لاپرواہی سے شانے اچکا دیے۔ رافع کے قریب آنے پہ ماہا تو ان کی جانب متوجہ ہو گئی البتہ انجم اسے چھوڑنے کی خاطر باہر کی جانب بڑھ گئی۔ یونی کا خارجی دروازہ عبور کرتے ہی اس نے رائقہ کے ساتھ ہی متلاشی نگاہیں گھمائی مگر وہ کہی بھی دکھائی نا دیا۔ آج تک تو وہ اسے بس تصویروں میں ہی دیکھتی آئی تھی۔ آج پہلی بار اصل میں دیکھنے کا اتفاق ہونا تھا۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ارے وہ رہے معیز بھائی۔"

"معیز بھائی۔"

اس کی بات کو اس نے سرگوشی کی کیفیت میں زیر لب دہرایا اور سنجیدگی سے سامنے دیکھا جہاں وہ سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس آنکھوں میں ہی سیاہ ہی گوگلز لگائے اسی کی جانب ہاتھ ہلا رہا تھا۔ رائقہ نے تو دیکھتے ہی دیکھتے اس کی ہزاروں بلائیں لے ڈالی۔ اس کے برعکس انجم دل مسوس کر رہ گئی۔

"ارے انجم کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو۔"

ماہا کی آواز سے اس کا سوچوں کے ارتکاز ٹوٹا۔ اس نے چونک کر رائقہ کی جانب دیکھا جو معیز کو لیے اس کے پاس ہی آ کھڑی ہوئی تھی۔

"معیز بھائی اس سے تو آپ مل چکے ہیں نا۔ ان سے ملیے یہ ماہا ہے انجم کی کرن سسٹر۔"

رائقہ نے مسکراتے ہوئے ماہا کا تعارف کروایا تو وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ گھبرا گئی۔ معیز نے مسکرا کر اس کی گھبراہٹ کا ملاحظہ کیا اور ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔ رافع اور مزمل سے ملتے وہ رائقہ کو لیتے ایک سرسری سی نگاہ باقی سب پہ ڈالتے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

"چلیں انجم ہم بھی۔"

"میں کچھ کھاؤں گی پہلے بہت بھوک لگ رہی ہے آ جاؤ تم بھی رائقہ تو ویسے بھی چلی گئی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کا دل جیسے زاویار کے نا آنے پہ بجھ سا گیا تبھی بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔ماہا نے اس کی حالت کے پیش نظر اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ قدم اندر کی جانب بڑھائے۔مزمل اور رافع تو واپسی کی جانب روانہ ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا موڈ کیوں آف ہو گیا تمہارا۔"

اس نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے استفسار کیا۔ویسے بھی اس کی خاموشی کافی دیر سے وہ محسوس کر رہی تھی۔

"نہیں کچھ بھی تو نہیں بس ایسے ہی شاید تھکاوٹ۔"

"تھکاوٹ تو ہو نہیں سکتی کیونکہ ابھی تو کچھ دیر پہلے یونی آئی ہو تم میرے ساتھ ہی کوئی اور بات ہے رائٹ۔"

ماہا کسی بھی طرح اس کے منہ سے اگلوانا چاہتی تھی۔انجم نے دھیمے سے نفی میں سر ہلایا اور بے چینی سے اپنی مٹھی بند کر کے کھولی۔وہ مسلسل یہی عمل دہرا رہی تھی۔پہلے تو ماہا برداشت کرتی رہی مگر ضبط ٹوٹتے ہی اس نے انجم کا ہاتھ تھامتے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"دیکھو انجم میں بات کو گھما پھرا کر کرنے کی عادی نہیں ہوں میں سیدھی بات کرنا جانتی ہوں۔مجھے کچھ کچھ سمجھ آ رہا ہے کہ تمہارے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی سنجیدہ آواز پہ انجم کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔اس نے بے چینی کی کیفیت میں اپنا نچلا لب دانتوں میں دبا لیا یہاں تک کہ اس میں سے خون رس آیا۔اب وہ امید طلب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا تم رائقہ کے بھائی کو پسند کرتی ہو۔"

وہ جو اس انکشاف کو خود سے بھی چھپاتی آ رہی تھی اس کے بھانپ جانے پہ بھونچکارہ گئی۔اس نے حلق تر کرتے خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ سمجھ نا آئی کہ اسے کیا جواب دے۔

"نن۔نہیں تو۔"

جھوٹ مت بولو انجم۔تمہاری آنکھیں سب بول دیتی ہیں اور تم مجھ پہ یقین کر سکتی ہو میں تمہارا یقین کبھی "نہیں توڑوں گی۔شئیر کرنے سے دل بھی ہلکا ہو جائے گا۔"

وہ اس کا ہاتھ تھپتھپاتے مسکراتے لہجے میں بولی۔انجم نے ڈھے جانے والے انداز میں تھک ہار کر کرسی سے پشت ٹکائی اور آنکھوں میں بے چینی لیے اس کی جانب دیکھا جو سوالیہ نگاہیں اسی پہ مرکوز کیے بیٹھی تھی۔اس نے یوں اثبات میں سر ہلایا جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔ماہا اس کے مان جانے پہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔اس کا تکا کس قدر درست ثابت ہوا تھا۔

"کیسے کرتی ہو۔مم۔میرا مطلب ہے کہ تین بھائی ہیں نا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس نے گڑبڑاتے ہوئے وضاحت پیش کی۔انجم نے اپنے چہرے پہ جھولنے والی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے چہرہ جھکالیا۔

"وہ زاویار نام ہیں جن کا۔"

اس نے دھیمے سے اعتراف کیا۔ماہانے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

وہ میرے خیال میں سب سے بڑے ہیں رائٹ تو جیسے باہر جو بھائی موجود تھے ان کی ایج بھی بڑی لگ رہی تھی"

"توسب سے بڑے کتنے بڑے ہونگے اور تمہاری عمر۔

وہ پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جیسے حساب لگاناچاہتی ہو۔انجم نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

مم۔میں نے انہیں آج تک اصل میں نہیں دیکھابس تصویروں کی حد تک کیونکہ وہ یہاں ہوتے ہی نہیں تھے" جس شعبے سے وہ تعلق رکھتے ہیں ان کی پوسٹنگز یہاں سے وہاں ہوتی رہتی ہیں۔ابھی کچھ دن پہلے ہی وہ لوٹے ہیں "واپس۔

اس کی بات پہ ماہا کو ساکت کر گیا۔کیا مطلب کسی کی تصویر سے بھی محبت ہوتی ہے کسی کو۔مطلب ابھی تک وہ دونوں ایک دوسرے کیلیے بلکل ہی اجنبی تھے اور وہ اسے دل دے چکی تھی مطلب ایک طرفہ محبت۔وہ تشویش سے اپنی پیشانی مسل کر رہ گئی۔اب یہ محبت کیا رنگ لانے والی تھی

"توتم نے کسی سے شئیر کیوں نہیں کیااب تک۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے ہوئے بولی۔

تم نے ہمارے گھر کے حالات دیکھے ہی ہیں۔ یہاں بس روز کے لڑائی جھگڑے وغیرہ ہی ہیں چیخنا چلانا یہ سب" عام ہے ممی گھر ٹکتی نہیں اپنے کام کی بدولت میرے پاس پانچ منٹ بھی نہیں بیتاتی۔ راحم بھائی تو ویسے ہی بات کرنا پسند نہیں کرتے اپنے مقصد کے علاوہ اور مزمل بھائی وہ اپنے ہی خول میں بند رہتے ہیں۔ ڈیڈی سے اس قسم کی باتیں کی نہیں جاتی اسی لیے شروع سے ہی مجھے اللہ سے شکوہ تھا کہ میری بھی ایک بہن ہوتی اور دیکھو اللہ نے "تمہاری صورت میں مجھے دے دی اسی لیے تو تم سے شئیر کر رہی ہوں۔

وہ اس کا ہاتھ تھامتے مسکراتے لہجے میں بولی۔ ماہا بھی اس کی بات پہ ہولے سے مسکرا دی۔ چہرے پہ تھکاوٹ صاف واضح تھی۔

تم پریشان مت ہو۔ جو تمہارے حق میں بہتر ہوا ہونا تو وہی ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں یہ راز ہمیشہ راز ہی رہے گا"
"اور ہاں میں کبھی ہو سکا تو کوشش کروں گی کہ انکل سے اس متعلق بات کر سکوں شاید کوئی حل نکل آئے۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولی تو انجم نے تشکر سے اس کی جانب دیکھا۔ لبوں پہ ایک میٹھی سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ ماہا نے تعجب سے اس کے گلابی پڑتے گالوں کو دیکھا جو اتنی ہی بات پہ مہک اٹھی تھی ناجانے اگر رشتہ ہو تا تو اس کی کیا حالت ہوتی۔ یہ سوچ آتے ہی وہ دل ہی دل میں مسکراتے سر جھٹک گئی۔

****

"کیا بات ہے ارحام کچھ پریشان دکھ رہے ہو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنے نزدیک سے ابھرنے والی نسوانی آواز پہ اس نے چونک کر سامنے دیکھا جہاں نیہا سامنے ہی رکھی کرسی پہ جگہ سنبھال رہی تھی۔اس کے چہرے پہ ناگواری کا تاثر پھیلا مگر اگلے ہی لمحے سامنے نگاہ پڑتے ہی اس کے لبوں پہ تمسخرانہ مسکراہٹ بکھر گئی۔اس نے سیگریٹ کا گہرا کش بھرتے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔یونی کی نا جانے کتنی لڑکیاں اس کی جانب پیش قدمی کر چکی تھی صرف اس کی خوبصورتی سے مرعوب ہو کر تبھی تو اسے اپنی اس خوبصورتی پہ بہت ناز تھا۔

"تمہاری یاد ستا رہی تھی۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے گھمبیر لہجے مین بولا۔نیہا نے اس کی بات پہ ایک ادا سے بال جھٹکے۔اسی دوران سامنے ہی میز پہ بیٹھی ماہا کی نگاہ اس جانب اٹھ چکی تھی۔اس نے آنکھوں میں بے پناہ نفرت لیے اس کی جانب دیکھا جو اس لڑکی کے ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔ارحام نے باقاعدہ شکر ادا کیا کہ ارسلان اور وقار نہیں آئے تھے ورنہ وہ اس لڑکی کو کیسے ان سے متعارف کرواتا۔وہ تو اسے ذلیل کر کے رکھ دیتے کہ گھر کی ملازمہ اور مالک دونوں ایک ہی جامعہ میں پڑھ رہے تھے۔

"وہاں کیا دیکھ رہے ہو ارحام۔"

وہ اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ناسمجھی سے بولی اور چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا مگر سامنے ہی کرسی پہ سیاہ ڈوپٹے میں لپٹی لڑکی کو دیکھ اس کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھر دی مگر حیرت کا جھٹکا تو اسے اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وقت لگا جب ساتھ بیٹھی انجم کو دیکھا۔پوری یونی ہی جانتی تھی کہ انجم ارحام کی بہن ہے تو وہ لڑکی انجم کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔

"یہ کون ہے ارحام اور یہ انجم کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔"

"آؤ تمہیں اس سے ملواتا ہوں۔"

وہ کچھ سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور سیگریٹ بوٹ تلے مسلتے اس کا ہاتھ تھامتے ان کے میز کے نزدیک پہنچا تو نیہا نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔ماہا نگاہوں کا زاویہ بدل گئی اور اپنا یوں نظر انداز کیا جانا ارحام کو ایک آنکھ نہ بھایا۔جہاں ساری لڑکیاں اس کی ایک نگاہ الفت کو ترستی تھی وہی یہ لڑکی اسے بار بار نظر انداز کر کے ذلیل کر رہی تھی اور یہی چیز ارحام کے وجود میں جل رہی آگ کو مزید بھڑکا رہی تھی۔انجم نے چونک کر ارحام کی جانب دیکھا اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"وہ دراصل نیہا جاننا چاہ رہی تھی کہ یہ لڑکی کون ہے اور تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے۔"

اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی۔انجم کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا کیونکہ اس سے کسی اچھے کام کی توقع تو وہ بلکل نہیں کر سکتی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اسے ٹوکتی ارحام کی بات سن وہ غصے سے ہی گھور کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نیہا اس سے ملو یہ ہمارے گھر کی نئی ملازمہ ہے وہ کیا ہے نا یتیم و مسکین ہے تو ڈیڈی نے اس کی کفالت کا ذمہ اٹھایا ہے اسی لیے اب سے یہ یہی پڑھے گی۔ گھر کے کچھ کام کرنے کے بدلے ڈیڈی نے اسے پڑھانے کا سوچا ہے۔"

اس کی بات پہ جہاں ماہا کے چہرے پہ تاریکی لہرائی وہی انجم نے طیش کے عالم میں میز پہ ہاتھ مارا۔ ماہا نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا کیونکہ آس پاس کے سٹوڈنٹس انہی کی جانب متوجہ ہو رہے تھے۔

"ایم سوری ٹو سے بھائی مگر اس وقت آپ کی سوچ کسی پیچ انسان جیسی لگ رہی ہے اور لیٹ می کلیئر یو ون تھنگ مس نیہا کہ یہ میری کزن سسٹر ہے نا کہ کوئی ملازمہ۔ دراصل میرے بھائی کو یہ برداشت نہیں ہے کہ کوئی ان کے مقابل آئے۔"

وہ ارحام کی آنکھوں میں دیکھتے ترش لہجے میں بولی اور اسے حقیقت سے روشناس کراتے ماہا کا ہاتھ تھامتے سر جھٹک کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ارحام اس کی بات کو یاد کرتے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

"یہ تمہاری بہن ہی تھی نا وہ کیا ہے نا تمہیں اتنا گندا لفظ بول کر وہ اپنی کزن سسٹر کا ساتھ دے رہی تھی۔"

اس کے جاتے ہی نیہا مزاق اڑانے والے انداز میں بولی۔ ارحام نے لہو رنگ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا۔ نیہا بری طرح کمر کے بل زمین بوس ہوئی۔ اس کے لبوں سے ایک کراہ سی نکلی۔ اتنے لوگوں کی موجودگی میں اپنی اس قدر بے عزتی پہ ضبط کے گھونٹ پی کر رہ گئی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آئندہ میرے ساتھ بکواس کرنے سے پہلے سو بار سوچ لینا اور اب شکل گم کرو یہاں سے اپنی۔ اوقات تمہاری "بھی زمین پہ گری ہوئی کسی چیز سے کم نہیں۔"

وہ انجم کا سارہ غصہ اس کے سر پہ انڈیلتے بپھرے شیر کی طرح غرایا۔ نیہا نے بوکھلا کر اس کی جانب دیکھا جواب کرسی کو ایک لات مارتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ غصے سے اس کا حال برا تھا۔ اس کل کی آئی لڑکی کی بدولت اس کی بہن نے اتنے لوگوں کی موجودگی میں اسے ذلیل کر کے رکھ دیا تھا۔ اس کی پیشانی کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ماہا حسن کو زندہ دفن کر دے۔

****

اسے یہاں آئے ہفتہ ہو چکا تھا۔ اس دوران اس کی ملاقات کرن سے نا ہونے کے برابر ہی رہی تھی کیونکہ کسی فنکشن ڈیلنگ کی بدولت اسے کراچی جانا پڑا تھا۔ ماہا نے تو بے ساختہ شکر ادا کیا تھا کیونکہ روز روز کی تلخ کلامی سے وہ بھی عاجز آ چکی تھی۔ ارحام سے بھی اس کی ملاقات نا ہونے کے برابر رہی تھی مگر مزمل سے کسی حد تک وہ کبھی نا کبھی پڑھائی سے متعلق کوئی مشورہ کر لیتی تھی وہ بھی ایک حد میں رہ کر۔ گھر میں ایک رافع اور انجم ہی تھے جن کے ساتھ بیٹھ کر وہ ہنس کھیل لیتی تھی اور انہی کی بدولت تو وہ کبھی نا کبھی ہی سہی مگر ہنس لیتی تھی۔ انہی سب باتوں کو یاد کرتے اس نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا اور چائے کپ میں انڈیلتے پہلے رافع کے کمرے کی جانب بڑھی۔

"ارے میری بیٹی آئی ہے۔"

وہ دروازہ ناک کرتے جوں ہی اندر داخل ہوئی رافع ہنستے ہوئے بولے۔اس نے نزدیک جاتے ٹرے میز پہ رکھی۔

"جی انکل یہ آپ کیلیے چائے۔"

اس نے جھجک کر بات مکمل کی تو انہوں نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔اسے تو ویسے بھی موقع چاہیے تھا ان سے بات کرنے کا تبھی سمٹ کر صوفے پہ بیٹھتے انگلیاں مڑورنے لگی۔رافع نے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے چونک کر اس کی بے چینی کا ملاحظہ کیا۔

"کیا ہوا پریشان ہو کیا۔کوئی بات کرنی ہے۔"

ان کی بات پہ وہ ٹھٹھک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"جی انکل وہ۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات کی تمہید باندھتی فون بجنے کی آواز پہ اس کا تسلسل ٹوٹا۔اس نے دل ہی دل میں فون کرنے والے کو کوس ڈالا۔بھلا کیا ضرورت تھی اس وقت کال کرنے کی۔اتنی مشقتوں کے بعد تو اسے ان سے بات کرنے کا موقع ملا تھا۔وہ فون کان سے لگاتے اس سے ایکسکیوز کرتے ٹیرس کی جانب بڑھ گئے۔اتنا وقت گزر جانے کے باوجود جب وہ اندر نہ واپس آئے ماہانے ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جو گیارہ بج کر سات منٹ بجا رہی تھی۔وہ اکتا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ان کا تو جیسے ابھی بھی فون بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خاموشی سے وہاں سے کھسکتے کمرے سے نکل آئی۔ کچن میں دوبارہ آتے اس نے دو کپوں میں چائے انڈیلی اور اسے ٹرے میں رکھتے قدم اپنے اور انجم کے مشترکہ کمرے کی جانب بڑھانے لگی۔

"ارے واہ اس کی شدید طلب ہو رہی تھی مجھے اس وقت۔"

انجم اپنے نزدیک رکھی ٹرے کو دیکھ چہک کر بولی۔ ماہا نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا اور اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھال لی۔

"ویسے کیا کر رہی تھی تم۔"

کچھ خاص نہیں بس یونی کی اسائمنٹ تھی اور اب تو میل بھی کر دی۔ اب بس ممی کا انتظار کر رہی ہوں ان سے " "کچھ وقت پہلے بات ہوئی تھی وہ بس پہنچنے والی تھی لیکن ابھی تک پہنچی ہی نہیں وہ۔ عجیب بات ہے۔

وہ اپنے موبائل میں ٹائم دیکھتے ہوئے افسردگی سے بولی۔ ماہا کے مسکراتے لب اس کی بات پہ فوراً سے بیشتر سمٹے۔ کرن واپس لوٹ رہی تھی۔ انہیں تو لوٹنا ہی تھا یہ گھر اس کا نہیں بلکہ انہی کا تھا نا جانے اب آکر وہ کیا کچھ کریں گی۔ ان کی غیر موجودگی میں کس قدر سکون تھا اس گھر میں اور اس گھر کے مکینوں کے درمیان۔ اس نے بے دلی سے سوچا۔

"کیا ہوا تمہارا چہرہ کیوں اتر گیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی۔

"آہ نن۔نہیں کچھ نہیں بس یونہی۔"

وہ سٹپٹاتے ہوئے بولی اور چائے کی چسکی بھری۔انجم کچھ سوچ کر ایکدم اس کے نزدیک ہوئی۔ماہانے چونک کر سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"تم نے ڈیڈی سے بات نہیں کی اس بارے میں۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے استسفار کیا۔ماہانے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کس بارے میں۔"

اس نے حیرت سے بولتے کپ ٹرے میں رکھا۔انجم کو تو اس کی لاپرواہی پہ تپ ہی چڑھ گئی۔

"کمینی انسان جو یونی میں ہمارے درمیان بات ہوئی تھی اور تم نے کہا تھا کہ میں بات کروں گی اپنے انکل سے۔"

وہ کشن اس کی جانب اچھالتے تنک کر بولی تو ماہا اس کی حرکت پہ کھل کر ہنس دی۔انجم نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"گئی تھی میں انکل کو ابھی چائے دینے۔انہیں چائے تھما کر جیسے ہی ان سے بات کرنے کیلیے بیٹھی انہیں ایک ضروری کال آ گیا تھا شاید۔وہ پھر ٹیرس پہ چلے گئے اور میں ان کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ واپس نا آئے۔اسی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیے۔میں وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آ گئی۔نا جانے کیوں ایسا ہو رہا ہے کہ جب بھی میں ان سے بات کرنے جاتی ہوں ایسا کچھ نا کچھ لازمی ہو تا ہے۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی۔انجم کا چہرہ اس کی بات پہ اتر گیا۔وہ جتنا اس کام میں جلدی چاہتی تھی۔یہاں اتنی ہی تاخیر ہو رہی تھی۔اس نے تھک ہار کر بیڈ کراؤن سے پشت ٹکالی۔

"کیوں اداس ہو رہی ہو۔میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کسی بھی چیز کو لے کر ناامیدی مت ظاہر کرنا۔تم نے انہیں پسند کرنا تھا تم نے کر لیا مگر یہ بات آگے چلے گی یا نہیں یہ فیصلہ تم اللہ پہ چھوڑ دو۔اس چیز کو لے کر ضد نہیں لڑائی جاتی۔ہو تا وہی ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہو تا ہے۔ہمارا نصیب لکھا ہو تا ہے میری جان۔"

وہ اس کے ہاتھوں کو تھامتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی مگر انجم نے اس کی بات کو کسی کھاتے میں نا لاتے چہرہ جھکا لیا۔ماہا نے بے دلی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیکن مجھے زاویار چاہیے ماہا۔تم نے دیکھا نہیں انہیں کیا وہ کس قدر خوبصورت ہیں۔خوبصورتی مجھے اپنی جانب متوجہ کرتی ہے ماہا۔"

وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں شدت پسندی محسوس کر ماہا جی جان سے ٹھٹھکی۔

"خوبصورتی انجم۔تمہیں کیا سیرت سے زیادہ صورت متوجہ کرتی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی حیرت میں ڈوبی آواز پہ ماہا کے لبوں سے سر سراتی ہوئی آواز نکلی۔ اس نے لاپرواہی سے شانے اچکا دیے۔ ماہا تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"نہیں میں محبت بھی کرتی ہوں وہ بھی شدت والی مگر ہاں خوبصورتی بھی میٹر کرتی ہوں۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولتی اسے بھی مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔

" آؤ تمہیں تصویر دکھاؤں میں زاویار کی۔ تم بھی ایک سیکنڈ کیلیے فدا ہو جاؤ گی۔

وہ اترا کر بولی اور اپنے لیپ ٹاپ میں سے اس کی۔ تصویر تلاش کرنے لگی۔ ماہا نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جو اب نا جانے کہاں کہاں سے کنگھال کر اس کی تصویر تلاش کر رہی تھی۔ ایکدم ایک تصویر پہ انجم کی نگاہیں ٹھہر سی گئی۔ اس نے مسکرا کر ماہا کی جانب دیکھا جو لاپرواہی سے موبائل پہ جھکی ہوئی تھی۔ اسے ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

تم تو بول رہی تھی کہ تم نے بس ایک دوبار رائقہ کے موبائل میں ان کی تصویر دیکھی ہے مگر اب مجھے معاملہ "کچھ الٹے ہی دکھ رہا ہے۔

وہ ناسمجھی سے بھنویں اچکاتے ہوئے بولی۔ اس کے لہجے میں ایک چبھن سی تھی کیونکہ کچھ تو تھا جو انجم اس سے چھپا رہی تھی۔ انجم اپنی چوری پکڑی جانے پہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ دراصل میں نے انہیں کافی بار انسٹا پہ رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے بس اسی بدولت۔ یہ تصویر بھی وہی کی ہے۔ ان کا جواب بھی آیا تھا مگر۔"

"مطلب وہ بھی تمہیں پسند کرتے ہیں رائٹ اور اگر وہ تمہیں پسند کرتے ہیں تو پھر تو یہ ویلن گڈ ہے۔ مجھے انکل سے بات کرنے میں بھی آسانی ہو گی۔ میں چار پانچ باتیں ایسے ہی زاویار کے متعلق اچھی اچھی ان سے کہ دوں گی کام آسان ہو جائے گا کیا کہتی ہو۔"

وہ مزے سے اپنا پلین ترتیب دیتے ہوئے بولی۔ انجم جو اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کی جانب سے ایسا کچھ بھی نہیں یے اس کے پلین پہ کچھ سوچ کر حامی بھر گئی۔ ماہا نے ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"کون ہے یہ زاویار۔"

وہ دونوں ابھی اپنے میں ہی گم تھی ایکدم عقب سے آنے والی پاٹ دار آواز پہ ان دونوں نے الگ ہوتے فق چہروں سمیت ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور حلق تر کیا۔ انجم نے چونک کر ماہا کی جانب دیکھا جو اب سرعت سے بیڈ سے اتر چکی تھی۔

"ممی آپ کب آئی۔"

"میں پوچھ رہی ہوں کہ کون ہے یہ زاویار۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ایک بار پھر تنفر بھرے لہجے میں چلائی اور کاٹ دار نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا۔ماہا کو ان کا یوں خود کو گھورنا ناگوار تو گزرا مگر پھر نا جانے کیا سوچ کر سر جھٹک گئی۔

"ممی کوئی نہیں ہے آپ کیوں اتنا ہائپر ہو رہی۔"

کیوں ہائپر ہو رہی ہوں میں تم نہیں جانتی کیا۔جب یہ عذاب ہمارے سروں پہ مسلط ہوا ہے کچھ نا کچھ نئے گل" ہی کھلا رہا ہے اب یہ لڑکا کہاں سے لے آئی تم اٹھا کر ضرور تمہارا ہی کچھ لگتا ہو گا۔پسند کرتی ہو گی اس سے۔کیا "معلوم تعلقات بھی بڑھائے ہو جو اب اس سے شادی پہ خواہش مند۔

بس کریں آنٹی۔میں خاموش ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے جو جی میں آئے وہ بولی جائیں۔آپ کی" "باتوں کا جواب میں آپ سے بھی برے طریقے سے دے رہی ہوں مگر ہمیشہ کی طرح احتراماً خاموش ہوں۔

وہ ان کے لہجے کی سختی محسوس کر تلخی سے بولی۔کرن نے خونخوار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ابھی بھی بے خوفی سے ان سے زبان لڑا رہی تھی۔

تمہیں شرم نہیں آتی۔سکھائی ہی نہیں ہو گی ماں باپ نے تبھی تو زبان لڑاتی ہو اور باپ تو پہلے کا ہی سر پہ نہیں" "تھا تبھی تو کہی غیر مرد کے ساتھ۔

ممی پلیز خاموش ہو جائیں بس کریں کیا ہو گیا ہے آپکو۔زاویار رائقہ کے بھائی ہیں۔ہم بس ایسے ہی ان کے " "متعلق بات کر رہے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ جو غصے میں سچ بولنے والی تھی ماہا کی گھوری پہ فوراً ہی بات بناتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔ کرن نے رعونت بھری نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا جو چہرہ جھکائے ناجانے کس سوچ میں غلطاں تھی۔ وہ کسی بھی طرح اسے گھر سے نکالنا چاہتی تھی مگر یہاں تو اس کے گھر والے ہی اسے یہاں روکنے پہ راضی تھے۔ ان کا غصہ ایک بار پھر سوا نیزے پہ جا پہنچا۔ وہ انجم سے ملتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"ماہا آئی ایم سوری۔"

"نہیں کچھ نہیں ہوتا۔ تم پریشان مت ہو۔ جن کے ماں باپ سر پہ نہیں ہوتے ان کی زندگی یونہی گزرتی ہے یہ بات میں بہت اچھے سے سمجھ گئی ہوں۔ آنٹی مجھ سے بہت چڑتی ہے وہ مجھے اس گھر پہ رکھنے پہ راضی نہیں ہیں۔ انہیں میں بہت چبھتی ہوں اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ میں اب سے اپنا کماؤں گی چاہے مہینے کا پانچ دس ہزار ہی سہی۔ اپنی خواہشات تو کم از کم پوری کر سکوں گی نا۔ وہاں بھی سکول میں جاب کرتی تھی یہاں بھی کرلوں گی۔ کل یونی سے واپسی پہ تھوڑا بہت یہاں وزٹ کرنا پڑے گا۔"

وہ آزردگی سے بولتے بغیر اس کی سنے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ انجم نے افسردگی سے اس کی پشت کو تکا جسے ایسے ہی اس کی بدولت اتنا کچھ سننا پڑ گیا حالانکہ اس سب میں اس کی غلطی بھی کوئی نہیں تھی۔ اسے اب خود پہ شدید تاؤ آرہا تھا۔ ناجانے اب ماہا رافع سے اس متعلق بات کرتی بھی یا نہیں۔

اس نے ناخن چباتے ہوئے ناامیدی سے سوچا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * *

میں کہتی ہوں نماز پڑھا کرو جب کوئی اور نہیں ہوتا پاس تو اللہ ہوتا ہے اس سے باتیں کیا کرو اس سے مدد مانگا "کرو وہ ذات سب کی سنتی ہے ماہا۔"

"ماما کل سے ان شا اللہ ساری پڑھوں گی اور ویسے بھی ابھی تو میرے پاس اپ ہیں نا اور اللہ تعالی ویسے بھی سب کی سنتے ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔"

رابعہ کی بات اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ جو دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اسے رابعہ کی کہی باتیں اب سمجھ آرہی تھی۔ کس قدر سکون سے وہ ان کی باتیں رد کر دیا کرتی تھی جیسے اسے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مگر اب اسے سمجھ لگ رہی تھی کہ زندگی بغیر اللہ کے تو کچھ ہے ہی نہیں۔ دل میں ایک غبار بھرا تھا جو کسی کے سامنے تو نکالنا ہی تھا نا تو اللہ کی ذات ہی کیوں نہیں۔ اس نے آنکھیں میچتے ہوئے سوچا۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے کرن کی باتیں بری نہیں لگتی تھی۔ ان کی بار بار اس کی جانب اٹھتی نگاہیں, اس کے کردار پہ الزام یہ سب اسے اندر ہی اندر کھا رہا تھا مگر وہ چاہ کر بھی اپنی کمزوری ان کے ہاتھوں میں نہیں تھما سکتی تھی تبھی ان کے آگے ڈٹی رہتی تھی۔ ابھی بھی روتے روتے اللہ سے دعا مانگتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی تو دل نہایت ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ ایسا لگا جیسے اپنے دل میں چھپا ہر دکھ درد اس نے سب سے بہترین دوست اور رازداں کے ساتھ بانٹ لیا ہے۔ اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے یسین تھامی اور دوبار پڑھتے رابعہ کو یاد کیا اور اپنی جگہ سے اٹھتے ایک نگاہ انجم پہ ڈالی جو پر سکون نیند سو رہی تھی۔ وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔ نیند تو آنکھوں سے ویسے بھی کوسوں دور تھی تبھی لان میں چہل قدمی کرنے کا سوچا تھا۔ زینے اترتے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ جوں ہی خارجی دروازے کی جانب بڑھی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا کوئی تعاقب کر رہا تھا۔اس کا دل ایک لمحے کو گھبرایا مگر پھر وہ سر جھٹک گئی۔

"میرے خیال میں میرا انکل سے بات کرنا درست نہیں کیونکہ اگر آنٹی نے اس بات کو ہی سر پہ سوار کرتے اس کا کردار انکل کے سامنے داغدار کر دیا تو ہو سکتا ہے ان کا بھروسہ بھی میرے سے اٹھ جائے پھر میں کہاں جاؤں گی میرا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے دل ہی دل میں خود سے باتیں کرنے میں محو تھی۔دل میں ایک الجھن سی تھی مگر اس کا حل کس صورت میں ممکن تھا۔وہ ننگے پیر گھاس پہ چلتے ہوئے آسمان کو تکنے میں بری طرح محو تھی معاً اگلے ہی لمحے تیز روشنی کی بدولت وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے آنکھیں میچ گئی۔

"ارے ماہا تم یہاں اتنی رات کو۔"

ماہا نے ایکدم اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو وہ اپنے موبائل کی ٹارچ بند کر رہا تھا۔وہ اس وقت اس سے بات کرنا تو نہیں چاہتی تھی مگر اگر جواب نہ دیتی تو لازماً بدتمیزی کے زمرے میں آتا۔

"جی وہ بس نیند نہیں آ رہی تھی۔"

وہ نگاہیں پھیرتے ہوئے سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔مزمل نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کچھ چاہیے تھا کیا آپکو۔"

نہیں وہ بس میں کچھ سوچ رہا تھا۔ میں جانتا ہوں ماہا کہ تم ممی کی بدولت پریشان ہو۔ الجھنوں میں گھڑی ہو"

"کیونکہ ممی کا رویہ تمہارے ساتھ بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔ وہ تم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتی۔

ماہا نے سنجیدگی سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے رخ اس کی جانب پھیرا اور تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

بہت شکریہ یہ سب بھانپنے کیلیے۔ اب آپ جاسکتے ہیں کیونکہ اگر آپ کو میرے ساتھ کسی نے یہاں دیکھ لیا نہ تو"

"نجانے کیا ہو جائے گا اور آپ کا تو مجھے معلوم نہیں مگر میرے پہ کوئی بات آئی تو مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے جتانے والے لہجے میں بولی۔ اس کے لہجے میں ایک کاٹ سی تھی۔ آنکھیں لہو چھلکا رہی تھی۔

"کوئی کچھ نہیں سمجھے گا میں انہیں جواب۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ماہا ضبط کرنے کے باوجود قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ مزمل کا چہرہ ہتک کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ اس نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو ابھی بھی مذاق اڑانے والے انداز میں ہنس رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ جواب دیں گے وہ بھی میرے حق میں۔ایسی باتیں نہیں کیا کریں۔جو انسان اپنے حق میں نہیں بول سکتا"

"جو کسی اور کے حق میں کیا بولے گا۔

وہ ہنستے ہوئے بولی۔مزمل نے تاسف سے آنکھیں گھمائی۔اس نے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میری بات چھوڑو مجھے ممی کے آگے بولنا نہیں اچھا لگتا۔وہ بڑی ہیں مجھ سے۔ان کا احترام فرض ہے مجھ پہ۔"

وہ اس پہ کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی بات گھماتے ہوئے بولی۔

دیکھو ماہا میں بس تمہیں یہ سمجھا رہا ہوں کہ ممی کی باتوں کا برا مت مانا کرو۔وہ کچھ بھی کہے ٹال دیا کرو ان کے "

ساتھ زبان مت چلایا کرو۔وہ کیا ہے نا جب ان کی باتوں کے جواب میں کوئی بولتا ہے تو انہیں اچھا نہیں لگتا اور وہ

"اس انسان کے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔

ماہا نے اس کی باتوں پہ ایک الجھن آمیز نگاہ اس پہ ڈالی اور نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

بہت شکریہ یہ آپ کا یوں رائے دینے کا مگر یو نو واٹ مجھے آپ کی ان باتوں کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔میں "

آپ کی طرح ناحق باتوں پہ خاموش نہیں رہ سکتی۔ماں سے ڈرنا چاہیے ضرور خوف ہونا چاہیے دلوں میں مگر اتنا

بھی نہیں کہ اگلا انسان اتنا اندھا بہرا ہو جائے کہ ماں کی بھی ناحق باتیں سنتا پھرے۔اللہ نے ہمیں بھی بولنے

کیلیے زبان دی ہے۔اتنا ہی سہو جتنی خود میں سکت ہو۔اپنی برداشت سے زیادہ سہنا اچھا نہیں۔اب آپ جا سکتے

"ہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اشتعال آمیز لہجے میں بولی۔ ایکدم اندر کچھ گرنے کی آواز پہ مزمل کے چہرے پہ ایک سایہ سالہرایا۔ وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھا۔ ماہا نے تمسخر سے اس کی پھرتیاں دیکھی جس کی اپنی حالت اپنے ماں کے نام پہ پتلی ہو جاتی تھی اور چلا تھا اسے پاٹ پڑھانے۔

وہ اس کی جلد بازی پہ تلملا کر رہ گئی۔ اس کی ماں تھی یا جن جو یہ اس قدر ڈرتا تھا اپنی ماں سے۔ ابھی وہ وہی کھڑی انہی سب سوچوں میں غلطاں تھی کہ کسی کی نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کر اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں خارجی دروازے کے عین باہر ارحام دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ماہا اس کی بے وقت آمد پہ جھنجھلا کر رہ گئی اور مٹھیاں سختی سے بھینچتے اندر کی جانب بڑھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اندر جاتی ارحام نے تیزی سے اس کی راہ میں حائل ہوتے اس کا راستہ روک دیا۔ ماہا نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا جو جتانے والی نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"دل ہلکا تو خوب ہو گیا ہو گا رائٹ بھائی سے باتیں کر کے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولتے اسے زہر سے بھی برا لگا۔ ماہا نے اس کی بات پہ کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

"راستہ دیں مجھے۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے زہرخند لہجے میں بولی۔ اس کے لہجے میں ایک آنچ سی تھی۔

پہلے تم جیسی لڑکیاں خود راستے میں آتی ہیں اور پھر رادتہ مانگتی پھرتی ہیں۔ تم نے سوچا ہو گا رات کے اس پہر"
"تن تنہا لان میں چہل قدمی کرتی ہوں۔ کیا معلوم کوئی ہمدرد مل ہی جائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ ماہا بھی اس کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

"ہاں ہمدرد کی خواہش تو تھی مگر راہ چلتے کت ** کی نہیں جو جب جی چاہیے لڑکی کو تنہا سمجھ کر اس پہ جھپٹنے کو تیار رہے۔ اس کے کردار پہ کیچڑ اچھالنے کو ہمہ وقت تیار رہیں۔"

اس کی بات پہ ارحام کی آنکھیں لہو رنگ ہوگئی۔ اس نے انگارہ اگلتی نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا اور اس کے دونوں بازوؤں کو سختی سے اپنی گرفت میں لے لیا۔ تکلیف کی شدت سے ماہا کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ اس نے کسمساتے اپنے بازو اس کی گرفت سے آذاد کرانے کی سعی کی مگر مقابل کی گرفت قابل ستائش تھی۔

"آئندہ اپنی زبان کو میرے سامنے لگام دینا اور میرے سر پہ ناچنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ ذہر خند لہجے میں دھاڑ اٹھا۔ ماہا نے اس کے چلانے پہ سختی سے انکھوں کو میچ لیا۔

"آپ کے سر کی اوقات اتنی ہے بھی نہیں کہ ماہا حسن اس سر کے اوپر چڑھ کر ناچے۔"

وہ بھی خونخوار شیرنی کی مانند غرائی۔ ارحام نے ناپسندیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔ اسے یوں چیخنے چلانے والی لڑکیاں ویسے بھی ناپسند تھی اور یہ لڑکی جان بوجھ کر یوں کیا کرتی تھی تبھی اس کے دل میں اس لڑکی کیلیے نفرت مزید بڑھتی جارہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری جو اوقات ہے نا ایک دن تم پہ واضح کر دوں گا اور جیسے کروں گا وہ طریقہ شاید تمہیں پسند نہیں آئے" گا۔ ویسے بھی تم جیسی لڑکیاں ہم جیسوں کی ہی تو خواہش رکھتی ہیں کہ اگلا امیر ہو مال دار ہو ہماری جی حضوری "کرے ہمارے خواہشات پوری کریں۔ حسرت تو بہت جاگتی ہو گی نا تمہارے دل میں۔

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔ اس کی باتوں نے جلتی پہ تیلی کا کام کیا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اپنے بازو اس کی گرفت سے آزاد کراتے جلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بہت ناز ہے نا آپکو اپنی اس صورت پہ۔"

وہ مسلسل اسے خود کو تنگ کرتی نگاہوں سے گھورتا دیکھ ترش لہجے میں بولی۔ ارحام نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور لاپرواہی سے شانے اچکائے۔

"کیا نہیں کرنا چاہیے جس پہ تم جیسی نا جانے کتنی لڑکیاں اپنا سب کچھ قربان کرنے کو ہمہ وقت تیار رہتی ہیں۔"

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولتے اسے ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔ اس کی ہنسی پہ ارحام کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے۔

مجھ جیسی قربان کرے گی وہ بھی آپ جیسے پہ۔ آپ پہ نا آپ جیسی ہی بگڑی ہوئی سب کچھ قربان کر سکتی" "ہیں۔ اسی لیے آئندہ یہ بات کر کے کم از کم ماہا حسن کی توہین مت کیجیے گا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے بولتے اس کے وجود میں آگ لگا گئی۔اس نے بھسم کرتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ماہا سر جھٹک کر اپنے کمرے میں جانے کیلیے مڑی مگر کچھ یاد آنے پہ دوبارہ اس کے مقابل آئی۔

وِن مور تھنگ مسٹر ارحام۔خوبصورتی کیلیے دو چیزیں ضروری ہیں۔شکل اور عقل۔عقل تو آپ کے پاس ہے" نہیں جس کا اندازہ آپ کی زبان سے بخوبی ہوتا ہے اور رہی بات شکل کی تو وہ آپ کی اس چلتی زبان کی بدولت "اچھی نہیں لگتی۔یہ تھی آپ کی اوقات جو میں نے آپ سے پہلے ہی آپ کو باور کرا دی۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ایک ناقدرانہ نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی ارحام نے مٹھیوں کو اتنی ذور سے بھینچا کہ رگیں تک ابھر کر نمایاں ہو گئی۔لب بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔

بہت سوچ لیا اور بہت وقت ضائع کر لیا مگر اب ارحام داؤد" تمہیں بہت اچھے سے باور کرائے گا کہ اس کی اوقات کیا ہے۔آج تک اتنی نفرت مجھے کسی سے نہیں ہوئی جتنی مجھے تم سے ہے ماہا حسن۔تمہاری سانسیں چھین لوں گا تم سے میں۔تمہارا اعتبار تمہارا کردار تمہاری یہ مضبوطی سب کچھ ختم ہو جائے گا۔تمہاری الٹی گنتی "شروع ماہا حسن۔

وہ شاطرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔آنکھوں میں ایک خمار تھا جیت کا خمار۔لبوں پہ شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔اب اس کا ذہن مختلف تانے بانے باندھنے میں محو تھا۔اس نے نا جانے کیا سوچ تیزی سے کسی کا نمبر ڈائل کیا اور فون کان سے لگاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔چہرہ ایکدم سپاٹ ہو چکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

اگلے دن کا سورج ایک نئی امیدیں لے کر آسمان پہ نمودار ہوا تھا۔ گھر میں انجم اور ماہا کی ہنسی گونج رہی تھی وجہ رافع کے ساتھ ہنسی مذاق تھا۔ ایک جانب بیٹھی کرن ناگواری سے ان کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں ناشتہ کیے اب یونی جانے کی تیاریوں میں تھی۔ رافع انہیں چھوڑنے جانے والے تھے۔ ابھی بھی انجم انہیں کچھ اشارہ کرتے تیزی سے اپنا بیگ لینے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تو رافع بھی فون کان سے لگاتے ایک جانب ہو گئے۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ دوبارہ ان کی جانب آئے تو ان کے چہرے پہ پریشانی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

"کیا ہوا ڈیڈی۔"

انجم کی آواز پہ ماہا نے بھی چونک کر ان کی جانب دیکھا۔ چہرے پہ تفکر کی لکیریں ابھری۔

"وہ مجھے کسی کام کی بدولت آفس جلدی جانا ہے اگر آپ دونوں کو مزمل چھوڑ دے تو۔"

"مزمل صبح کا ہی کہی گیا ہوا ہے۔"

کرن نے اپنی جانب سے جیسے انہیں ہری جھنڈی دکھائی۔ آج زندگی میں پہلی بار وہ مزمل کے کارنامے سے خوش تھی۔ پریشانی کے عالم میں رافع کی نگاہیں سیٹی کی دھن بجا کر باہر کی جانب جاتے ارحام کی جانب اٹھی تو انہوں نے آواز دے کر انہیں اپنی جانب بلایا۔ وہ آنا تو نہیں چاہتا تھا مگر ناجانے کیا سوچ کر ان کی جانب چلا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آیا۔رافع نے عجیب سے انداز میں سر تا پا اس کا جائزہ لیا جو عجیب ہی غنڈوں والے حلیے میں یونی جا رہا تھا۔ہاتھوں میں بندھے بینڈز گلے میں پہنی لمبی سی چین۔وہ اس کے بگڑے انداز پہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئے۔

"ارحام ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ یونی لے جاؤ۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولے۔ارحام نے ان کی بات پہ پیشانی پہ شکنیں سجائے سنجیدگی سے ماہا اور انجم کا سر تا پا جائزہ لیا۔انجم تو ٹاپ اور جینز میں ملبوس تھی البتہ ماہا نے شلوار قمیض پہن کر ڈھنگ سے ڈوپٹہ سر پہ اوڑھا ہوا تھا۔ارحام کی آنکھوں میں اکتاہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"اسے لے کر جاؤ ساتھ اس بہن جی کو۔"

وہ ماہا کی جانب اشارہ کرتے ہنستے ہوئے بولا۔رافع نے خونخوار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"راحم اپنی حد میں رہو۔"

حد میں ہی ہو ڈیڈ تبھی تو بول رہا ہوں اسے ساتھ لے کر کبھی نہیں جاؤں گا وہ بھی اس ایک ہی گاڑی میں۔میرا ایک نام ہے پوری یونی میں۔میں اپنی توہین قطعی نہیں کروا سکتا اسے ساتھ لے جا کر۔اس کے ساتھ میں ایک "گاڑی میں کبھی نہیں جاؤں گا۔ہاں انجم کو لے جاتا ہوں۔

ماہا اس کی بکواس پہ لبوں کو سختی سے بھینچ گئی۔عقب میں صوفے پہ بیٹھی کرن نے فاتحانہ نگاہوں سے ارحام کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو آپ کے خیال میں مجھے آپ کے ساتھ جانے کا بہت شوق ہے کیا۔ آپ کے ساتھ گاڑی سے نکلتے میری جو بدنامی ہو گی اس کا کیا مسٹر ارحام۔ ویسے بھی آپ کے ساتھ جانے سے بہتر ہے کہ میں گدھا ریڑھی پہ چلی جاؤں ویسے بھی آپ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔"

اس کی بات پہ ہتک کے احساس سے ارحام کا چہرہ لہو رنگ ہو گیا۔ وہ ایک طیش بھری نگاہ اس پہ ڈالتے تیزی سے باہر نکلا اور اپنی بائیک میں بیٹھتے وہاں سے اڑا لے گیا۔ بائیک کی آواز پہ رافع نے تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔

"اس کی باتوں کا برا مت ماننا بیٹا۔ وہ ایسے ہی بولتا ہے۔"

وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولے۔ ماہا نے ان کی بات کا کوئی جواب نا دیا بس خاموشی سے چہرہ جھکائے کھڑی رہی۔ یہاں سب دل دکھانے کے بعد ایسا ہی کیوں کہتے تھے۔ رافع کے باہر جاتے ہی انجم اس کا ہاتھ تھامتے باہر کی جانب بڑھی۔ اگلے پندرہ منٹ میں انہوں نے ان دونوں کو یونی ڈراپ کرتے تیزی سے گاڑی آفس کی جانب بڑھائی۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے آپس میں باتوں میں مصروف اندر کی جانب بڑھ رہی تھی معاً اس کی نگاہ ایک جانب کھڑے راحم اور اس کے ساتھ کھڑے دو لڑکوں پہ جا ٹکی۔ وہ جان بوجھ کر انجم کو لیتے ان کی نگاہوں کے عین سامنے جا کھڑی ہوئی۔ ارحام نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ صاف اسے دکھ رہا تھا۔ اسے بس وقار اور ارسلان کی فکر تھی کہ اگر وہ اسے انجم کے ساتھ دیکھ لیتے تو لازماً اس بہن جی کو دیکھ اس کی توہین کرنے سے باز نہ آتے۔ وہ خون آشام نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔ ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی معاً اس کی سرخ صورت دیکھ اس کی نگاہوں کے تعاقب میں ان دونوں نے بھی چونک کر اس جانب دیکھا مگر وہاں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم کے ساتھ کھڑی ایک انجان لڑکی کو دیکھ ٹھٹھک گئے۔ سرخ و سپید رنگت کی حامل وہ لڑکی انہیں پہلی نگاہ میں ہی اپنی جانب متوجہ کر گئی۔ اسی دوران ارحام تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور دھیمے لہجے میں غرایا۔

تم جو کرتی پھر رہی ہونا اس کا انجام نہایت برا ہو گا ماہا حسن۔ ابھی کے ابھی دفعہ ہو یہاں سے انجم لے کر جاؤ "اسے یہاں سے۔"

وہ درشت لہجے میں دھاڑ اٹھا۔ اپنے دونوں دوستوں کی نگاہیں اس کے وجود میں ٹکی دیکھ اسے اشتعال نے آن گھیرا تبھی اسے منظر سے ہٹانا چاہا۔

میرے خیال میں یہ پکا ارحام کی کچھ لگتی ہے کیونکہ پرسوں بھی ارحام ان دونوں کے ساتھ اندر داخل ہوا" تھا۔ کچھ نہ کچھ دال میں ضرور کالا ہے۔

وہ دونوں آپس میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولے اسی دوران ارحام بھی واپس لوٹ آیا۔ ان دونوں نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سر جھٹک گیا۔

"یہ حسین دوشیزہ کون ہے۔ کبھی ہم سے تو تعارف نہیں کروایا تم نے اور خود ساتھ لیے گھومتے ہو۔"

وقار کی آواز پہ ارحام نے اسے یوں دیکھا جیسے ابھی کچا چبا جائے گا۔ ارسلان بھی اس کی بات پہ زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حسین ہنہہ۔مجھے اس سے ذہر لڑکی کوئی نہیں لگتی اور تم جانتے ہو کہ دنیا میں اگر کسی وجود سے مجھے سب سے "زیادہ نفرت ہے وہ صرف اور صرف ماہا حسن کا وجود ہے۔"

اس کے لہجے سے نکلتی چنگاریاں کسی کو بھی بھسم کرنے کو کافی تھی۔ان دونوں نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں کے سرخ ڈورے نمایاں تھے۔ماتھے کی رگیں پھولی ہوئی تھی۔

"تو پھر ساتھ کیوں لیے گھومتے ہو۔"

کیونکہ یہ ڈیڈی کے کسی جاننے والے کی بیٹی ہے۔بیچاری یتیم و مسکین ہے تبھی ہمارے رحم و کرم پہ ہے۔اس "سے بڑھ کر کچھ نہیں۔"

اس کا لہجہ مذاق اڑاتا تھا۔ان دونوں نے کچھ سوچتے ایکدم چمکتی نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا اور لبوں کو گولائی کی شکل دیتے نگاہیں خود سے کچھ فاصلے پہ کھڑی ماہا حسن پہ ڈالی جو پوری دلجمعی سے انجم سے باتیں کرنے میں محو تھی۔ڈوپٹہ سر پہ ٹکا ہوا تھا جبکہ لب مسلسل ہل رہے تھے۔ہنسی کبھی ابھرتی تو کبھی معدوم ہو جاتی۔ارحام کو کوفت ہونے لگی ان کی نگاہوں سے۔

"چلو جو بھی ہے ہم بھی اس سے تعارف چاہتے ہیں اور صرف تعارف نہیں دوستی بھی۔"

وہ اسے ٹھوکا مارتے ہوئے بولا ساتھ ہی بائیں آنکھ دبائی۔اس کے لہجے میں خباثت صاف محسوس کی جاسکتی تھی۔پہلے پہل تو اس کی بات پہ ارحام کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی مگر اگلے ہی لمحے کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں جی جان سے مسکرائی۔چہرے پہ ابھی بھی سنجیدگی کا راج تھا۔ارحام نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیونکہ ابھی اس کی پچھلی بات وہ بھولا نہیں تھا۔ ذہن کے پردوں میں اس کا کاٹ دار لہجہ گونجا تو وہ سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔ نفرت کی شدت سے مزید اضافہ ہوا۔

"ڈر گئے کیا۔ ویسے پہلی بار دیکھا ہے ارحام داؤد کسی سے ڈر رہا ہے اور وہ کسی اور کوئی نہیں بلکہ وہی لڑکی ہے جس سے وہ نفرت کرتا ہے۔ مطلب ارحام داؤد ماہا حسن سے ڈر گیا۔"

وقار ارسلان کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔ ارحام کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔ اس نے ناگواری سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔ انا نے ذور اٹھایا شیطان اعصابوں پہ حاوی ہو گیا۔

"ارحام داؤد اور کسی سے ڈر جائے ایسا کبھی ممکن نہیں۔ یقین چاہتے ہو نا تو سنو پھر اگلے دو ماہ میں یہ لڑکی اپنا تن من دھن سب کچھ میرے نام کرے گی یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو تم دونوں۔ میرے اندر کے جانور کو جگایا ہے تم لوگوں نے اب دیکھو وہ جانور کونسا قہر ڈھاتا ہے۔"

وہ بھسم کر دینے والی نگاہوں سے اسے گھورتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے سیدھا ماہا کی جانب بڑھا اور اسی تیزی سے اس کی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں لیا یہاں تک کہ ماہا کو اپنی کلائی کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جو اسے اپنے نزدیک کر رہا تھا۔ انجم نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر ارحام نفی میں سر ہلا گیا۔ اگلے ہی لمحے ماہا کا ہاتھ اس سے پہلے اٹھتا ارحام نے تیزی سے اس کی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے دائیں جانب کھینچ لیا۔

"وہ وہاں کھڈا ہے۔ تم ابھی گر جاتی اور چوٹ لگ جاتی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ تاسف بھرے لہجے میں بولتے ان دونوں کو ٹھٹھکا گیا۔ مطلب وہ اسے بچانے آیا تھا ایسے کیسے ممکن تھا بھلا۔ انجم نے اسے یوں دیکھا جیسے کوئی انہونی بات ہو گئی ہو۔ وہ تو یہی جانتی تھی کہ راحم اس سے کس قدر نفرت کرتا تھا تو اب یہ سب۔ اسے اپنے دماغ کی حسیں مفلوج ہوتی محسوس ہوئی۔

"ایم سوری تمہیں میرا چھونا برا لگا تو مگر میں صرف تمہیں بچانے کی نیت سے آیا تھا۔ تم مجھ پہ ہاتھ اٹھانے والی تھی۔"

وہ افسردگی سے بولتے آخر میں حیرانگی بھرے لہجے میں بولتے اسے عجیب سی کیفیت سے دوچار کر گیا۔ اس نے تیزی سے اپنی کلائی اس کی گرفت سے چھڑوائی اور اسے اپنے ڈوپٹے سے رگڑنے لگی۔

"ہاتھ لگانا چاہتی تھی مگر آپ کے چہرے کو چھو کر میں ناپاک نہیں ہونا چاہتی اور یہ جو اچھے ہونے کا ناٹک آپ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ مجھے کم از کم آپ کی جانب مائل نہیں کر سکتا مسٹر ارحام داؤد۔"

وہ تیز لہجے میں بولتے انجم کو لیتے آگے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی وہاں کھڑے لوگ اس کی درگت بنتی دیکھ کھل کر ہنس دیے۔ ارحام نے سنجیدگی سے ماہا کی پشت کو تکا جو اب تیزی سے اپنے قدم آگے کی جانب بڑھا رہی تھی۔

ماہا وہ بھائی۔

"پلیز ہم کوئی۔ اور بات کریں انجم۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اس کی بات شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر گئی۔ انجم سرعت سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"انجم ماہا۔"

رائقہ کی آواز پہ وہ دونوں تیزی سے مڑی تو وہ ہنستے ہوئے اسی کی جانب بڑھ رہی تھی۔ ان دونوں نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا جس کے ہاتھوں میں تین پھول موجود تھے۔

"ارے یہ کس نے دیے۔"

ماہا نے دلچسپی سے استفسار کیا۔ رائقہ کی آنکھیں اس کی بات پہ چمک اٹھی۔

"یہ صبح صبح تینوں بھائیوں نے۔ وہ روز مجھے ایسے ہی مارننگ وش کرتے ہیں۔ جب سے ماما کی ڈیتھ ہوئی ہے اس وقت سے بھائی اور بابا میرے ساتھ ایسے ہی بچوں والا برتاؤ کرتے ہیں۔ میرے بابا بیسٹ فادر اور بھائی بیسٹ برادرز ہیں اور یقین کرو مجھے ان سے جس قدر محبت ہے نا وہ میں لفظوں میں نہیں بتا سکتی۔ ویسے تو تینوں بھائی ہی بہت اچھے ہیں مگر زاوی بھائی تو مجھے بلکل اپنا بچہ کہتے ہیں۔ معیز بھائی کے ساتھ بھی ایسا ہی حساب ہے مگر علی بھائی کے ساتھ میں بلکل دوستوں کی طرح رہتی ہوں۔ ان سے ہر بات شئیر کرتی ہوں۔"

بھائیوں کے متعلق بات کرتے اس کے لہجے میں چاشنی سی گھل جاتی تھی ابھی بھی اس کے لہجے میں اپنے ان سب کیلیے عقیدت ہی عقیدت تھی۔ ماہا نے نرم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے ساتھ ہی قدم آگے کی جانب بڑھانے لگی۔ ہمیشہ کی طرح آتے ساتھ ہی وہ بھائیوں کی باتیں کرنا شروع ہو چکی تھی۔ اسے یونی میں آئے چار دن ہو گئے تھے اور ان چار دنوں میں روز وہ آتے ساتھ ہی پہلے اپنے بھائیوں کی باتیں کرتی تھی اور پھر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کچھ۔ ابھی وہ مزید کچھ بھی بول رہی تھی کہ ایکدم کسی سے ٹکراؤ کی بدولت انجم بری طرح لڑ کھڑائی۔ اس نے تیز نگاہوں سے خود سے ٹکرانے والے کو دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کی صورت دیکھ اس کے منہ کے زاویے بگڑ گئے۔

"یخخخ۔"

ماہانے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو شاید اس کی رنگت کی بدولت یوں بولی تھی۔ اس لڑکے کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔

"انجم۔"

رائقہ کی تنبیہی آواز پہ انجم نے سر جھٹکا۔ وہ لڑکا بھی وہاں سے جا چکا تھا۔

"اسے کتنا برا فیل ہوا ہو گا انجم۔"

تو میں کیا کروں لگتا ہے تو لگے برا اس کا رنگ دیکھا تھا۔ قسم سے یہ لڑکے ایک رنگ کی بدولت اپنی شو مروا لیتے ہیں۔ بہت عجیب لگتے ہیں مجھے ایسے مرد۔ اب تم ارحام بھائی مزمل بھائی اور ڈیڈی کی رنگت دیکھو اور شخصیت بھی کیسی زبردست سی ہے۔ نظروں میں سما جاتی ہیں۔ اس یونی کی نا جانے کتنی لڑکیاں ان پہ فدا ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مگر اس کا رنگ اتنا بھی برا نہیں تھا ذرا سا سانولا تھا۔ تم نے تو ایسے ہی اسے جھڑک ڈالا۔ رہی بات تمہارے" بھائیوں کی تو صرف شکل ہی اچھی ٹھیک نہیں ہوتی اور بھی بہت کچھ میٹر کرتا ہے جو تمہارے گھر کے مردوں میں نہیں ہے م

ماہا کو اس کی حرکت بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی تبھی پہلی بات اونچی اور باقی باتیں رائقہ کی موجودگی کی بدولت ہلکی سی آواز میں بولی۔ رائقہ کا چہرہ نا جانے کیوں انجم کی حرکت پہ اتر سا گیا۔ وہ جو آج اسے کچھ کہنے کا ارادہ رکھتی تھی وہ دل میں ہی چھپا گئی۔ چہرے پہ اداسی سی چھا گئی مگر ان دونوں کی بدولت اس نے چہرے پہ جھوٹی مسکراہٹ سجالی۔

****

"بڑا گیا تھا ہیرو بننے۔ بے عزت ہو کر آ گیا۔"

وقار کی تمسخرانہ آواز پہ ارحام نے چونک کر خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے کرسی پہ بیٹھتے سر پیچھے کی جانب گرا گیا۔ ہاں وہ اس کے پیچھے بدلے کیلیے ہی گیا تھا مگر وہاں جا کر اسے گرنے سے بچانا یہ سب کیا تھا۔ اس نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے سوچا۔ وہ ایسا تو قطعی نہیں چاہتا تھا۔ یہ سب بے اختیاری کی کیفیت میں ہوا تھا ورنہ وہ اور ماہا حسن کو گرنے سے بچاتا جسے وہ خود گرانا چاہتا تھا۔

"اب کونسے مراقبے میں چلا گیا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارسلان اس کے شانے پہ ہاتھ مارتے جھنجھلاتے ہوئے بولا۔ وہ کافی دیر سے اس سے باتیں کرنے میں محو تھے اور وہ ناجانے کنسی دنیا میں مگن تھا۔ ارحام چونک کر ہوش کی دنیا میں لوٹا اور غائب دماغی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا۔ وہ سرے سے سمجھنے سے قاصر تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔

"نہیں کہی نہیں تم کیا بول رہے تھے۔"

کچھ نہیں۔ تو ٹھیک نہیں لگ رہا ہمیں۔ کہی اپنی بات سے پھرنے کا تو نہیں سوچ رہا۔ وہ کیا ہے ناوہ لڑکی اتنا" آسان ٹارگٹ بلکل نہیں ہے۔ عالم لڑکیوں جیسی دکھتی ضرور ہے مگر ہے بلکل نہیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک دن تجھے "پچھتانا پڑے اپنے ہی کیے گئے فیصلے پہ۔

ارسلان معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے بولتے اسے بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر گیا۔ اس نے ایک بار پھر اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ ہاں یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا اور بہت اچھے سے سمجھتا تھا کہ ماہا حسن ایک آسان لڑکی تو بلکل نہیں ہے مگر پھر بھی دن اسی کی جانب گرا چلا جا رہا تھا۔

"ن "نہیں ایسا بلکل نہیں ہو سکتا۔ وہ بس انسانیت۔

"انسانیت تیرے اندر انسانیت بھی ہے۔"

کوئی اس کے اندر زور سے ہنسا تو اس کے چہرے کا رنگ یکلخت بدلا۔ وہ جو سب کی حالتوں سے حظ اٹھایا کرتا تھا اب اپنی حالت پتلی ہوتی دیکھ اس سے برداشت نہ ہوا تو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دونوں نے بیک وقت ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو اب نگاہیں چرا رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"وہ دیکھ کون آیا ہے۔"

غیر ارادی طور پہ ان دونوں کی نگاہ ارحام کی پشت پہ پڑی اور وہاں کھڑی لڑکی کو دیکھ ان کے دماغ نے فوراً سے بیشتر کام کرنا شروع کیا تبھی بائیں آنکھ دباتے ارحام سے مخاطب ہوا۔ ارحام نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھتے اپنی پشت پہ دیکھا جہاں شہلا کھڑی دور سے ہی اسے ہاتھ ہلا رہی تھی مگر حیرت کی بات اسے دیکھ کر ارحام کو کوئی خوشی بلکل نہیں ہوئی تھی بلکہ دل میں عجیب سے ویرانی نے گھر کر گیا۔ بے اختیاری کی کیفیت میں اس کی نگاہیں ماہا حسن کی تلاش میں دوڑی مگر اگلے ہی لمحے ناامیدی کی بدولت واپس لوٹ آئی۔

"یہ کیا کر رہا ہے تو ارحام۔ وہ لڑکی بس تیرا بدلہ ہے اور کچھ نہیں تو یہ نہیں کر سکتا۔ تو کیسے اس لڑکی کو اپنے اعصابوں پہ سوار کر سکتا ہے۔ اس لڑکی نے اس بھرے مجمعے میں تیری بے عزتی کی تھی تو کیسے یہ سب بھول گیا ہے۔ نہیں مجھے اس سب سے بچنا ہو گا اور اس سے بچنے کا بس ایک ہی راستہ ہے۔"

اس نے سختی سے اپنے دل و دماغ کو رد کرتے ایک نظر شہلا کی جانب دیکھا اور دلکشی سے مسکرا دیا۔ دور کھڑی شہلا اسی مسکراہٹ پہ ہی تو سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھی۔ ابھی بھی وہ اس کی جانب سے اشارہ ملتے ہی بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے اس کی جانب ہی قدم اٹھانے لگی۔ ارحام نے مسکراہٹ اپنے چہرے پہ سجائے کرسی پہ جگہ سنبھالی۔ ارسلان اور وقار نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا تم دونوں ایسے کیا گھور رہے ہو۔"

وہ اپنی انگلی میں موجود چین گھماتے نا سمجھی سے گویا ہوا۔ ساتھ ہی سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ایک ساتھ کتنی لڑکیوں کو پٹائے گا۔"

میں لڑکیوں کے نہیں لڑکیاں میرے پیچھے ہیں۔ میری یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ ارحام حسن کبھی لڑکیوں کے "پیچھے نہیں بھاگتا۔"

اس کی بات پہ اس کے دماغ کا میٹر ہی گھوم گیا تبھی ان دونوں کی جانب جھکتے درشتگی سے دھاڑا۔

ہاں جو چیز آسانی سے میسر آجائے اس کے پیچھے بھاگا نہیں جاتا جب آپ کو معلوم ہو کہ چل کہ تو اس نے آپ "کے پاس ہی آنا ہے۔"

ارسلان ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے جتانے والے لہجے میں بولا۔ ارحام نے اس کی بات پہ ستائشی انداز میں بائیں آئبرو اچکائی۔

"کیا چیز میسر آئی ہے ارحام کو۔"

شہلا کی آواز پہ ارحام نے دلفریبی سے اس کی جانب دیکھتے اپنا دایاں ہاتھ اس کی جانب پھیلایا جسے اس نے دلکشی سے مسکراتے۔ تھام لیا اور اس کے ساتھ ہی رکھی کرسی پہ جگہ سنبھالی۔

"ہر آتی جاتی لڑکی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وقار کے لہجے میں ایک تپش سی تھی۔ ارحام نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ شہلا نے مضبوطی سے ارحام کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی تو ارحام کے چہرے سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی۔ اس نے ماتھے پہ شکنیں سجاتے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنی ہر حد پار کر رہی تھی۔

بات تو سو فیصد درست ہے مگر کیا ہے نا جو ارحام کے پاس ہے وہ تمہارے پاس بلکل نہیں ہے اسی لیے کوئی" "تمہیں منہ لگانا پسند نہیں کرتا اور تم دونوں افسوس کے ساتھ ساتھ ہم جیسوں کو دیکھ کر جلتے ہو۔ کیوں ارحام۔

شہلا کی آواز پہ اس نے بے دھیانی کی کیفیت میں اثبات میں سر ہلایا اور اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آذاد کرانے کی سعی کرنے لگا مگر وہ اب کی بار اس کے شانے پہ ہاتھ جما چکی تھی۔ ارحام نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا اور اس کا ہاتھ اپنے شانے سے جھٹک دیا۔

"بیہیو شہلا۔"

اس کے کاٹ دار لہجے پہ ان تینوں نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا مگر وہ اسی وقت نگاہوں کا زاویہ بدل چکا تھا۔ اسی دوران اس کی نگاہ کیفے میں انجم کی دوستوں کے ساتھ آتی ماہا کی جانب اٹھی جو ان کی کسی بات پہ چہرہ جھکا کر مسکرا رہی تھی۔ سر پہ ڈوپٹہ ہونے کی بدولت وہ وہاں بہت سی لڑکیوں سے مختلف دکھی تھی اسے۔ چہرے پہ یکلخت اطیمنان سا چھلکا۔ اس دوران وہ یہ بات فراموش کر چکا تھا کہ وہ کس کے ساتھ بیٹھا ہے اور اس کا ہاتھ کس کی گرفت میں ہے۔ وہ بے خودی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کسی کی نگاہوں کے ارتکاز کی بدولت ماہا جو رائقہ کی کسی بات کا مسکرا کر جواب دے رہی تھی چونکی ٹھٹھکی اور پھر عجیب سی نگاہوں سے ارحام

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی جانب دیکھا مگر اس کے دیکھنے پہ بھی ارحام نے پلکیں نہ جھپکی۔ ماہا کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں ہی بھر دی۔ اس نے تمسخرانہ نگاہوں سے اس کے ہاتھ میں دبے لڑکی کے ہاتھ کو دیکھا اور سر جھٹک گئی۔ اس کے نگاہوں کا زاویہ بدلنے پہ اسے اندازہ ہوا کہ وہ غلطی سے ہی سہی مگر کیا کر بیٹھا ہے۔

تبھی غصے سے اس کا ہاتھ چھڑوایا۔

"کیا دیکھ رہی ہو ماہا۔"

کچھ نہیں تمہارے پاکباز بھائی کی حرکتوں کا ملاحظہ کر رہی تھی جس کی تعریفوں کے قلابیں باندھنے میں تمہیں" "بہت مزہ آرہا تھا۔

وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔ اس کی صاف گوئی سے تو وہ پہلے سے ہی قائل تھی مگر اب کچھ خجل سی ہو گئی۔ رائقہ نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ویسے آپ میں یہ خوبی کافی اچھی ہے کہ آپ کے دل میں جو ہوتا ہے وہ آپ منہ پہ ہی بول دیتی ہیں۔"

رائقہ نے بھی کرسی کھینچ کر بیٹھتے سچے دل سے اس کی تعریف کی۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور سر جھٹک گئی۔

"ارے ہاں رائقہ تم وہاں شاید کچھ کہنے والی تھی۔"

ماہا جو اسے خاموش ہوتا محسوس کر چکی تھی اسے یاد کرانے والے انداز میں بولی۔ رائقہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے سرعت سے نفی میں سر ہلاتے بمشکل مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"بولو نہ رائقہ۔"

انجم کے اصرار پہ اس نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں الجھائی۔ بات اتنی ضروری نہیں تھی تبھی وہ بتاتے ہوئے جھجک رہی تھی۔

"دراصل بات تو میرے بھائیوں کی ہی ہے۔"

اس کی جھجکتی آواز پہ ماہا نے چہرہ جھکاتے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی کیونکہ ایک بار پھر یہاں بھائی نامہ شروع ہونے والا تھا لیکن اس کی باتیں سننے والا گھر میں کوئی نہیں تھا تبھی وہ مسکرا کر اس کی سن لیتی تھی۔ انجم تو مسکرا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ جیسے ابھی تم نے سانولے رنگ پہ بات کی مجھے تمہاری بات بلکل پسند نہیں آئی تھی"
"حالانکہ میرے اپنے بھائی کا رنگ ذرا سانولا ہے لیکن ان میں کشش بہت ہے۔

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولتے جہاں ماہا کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی وہی انجم کے مسکراتے لب اس کی بات پہ فوراً سے پہلے سمٹے۔ اسے بے چینی ہونے لگی نا جانے کس بھائی کے رنگت کی بات ہو رہی تھی۔ ماہا نے اس کی بے چینی کو صاف محسوس کیا تھا تبھی تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ دل کی اچھی تھی ماہا اس بات سے انکاری نہیں تھی مگر کہی نا کہی اس میں اس کی ماں کا عکس ضرور تھا۔ وہ بھی لوگوں کو ان کے چہرے کے مطابق جج کرتی

تھی۔ابھی اگر اس کا رنگ بھی سانولا ہوتا تو ضرور وہ اس سے بھی نفرت کرتی مگر اس کا رنگ شاید اس سے بھی اچھا تھا تبھی وہ اسے چبھتی نہیں تھی۔

"کک۔کونسے بھائی کی۔"

معیز کا رنگ تو وہ دیکھ چکی تھی سانولا ہی تھا مگر اب اسے پریشانی صرف اور صرف زاویار کی تھی کیونکہ انسان تصویروں میں تو کوئی اور ہی آتا ہے۔انجم کی آواز پہ رائقہ کے ساتھ ساتھ ماہا نے بھی چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

ارے معیز بھائی کا دیکھا تو ہے تم نے۔دراصل معیز بھائی کا رنگ بابا پہ ہے اور باقی دونوں کا ماما پہ۔بس اسی لیے"

"لیکن میرے نزدیک وہ تینوں ہی برابر ہیں۔

وہ اس کی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے بولی۔انجم کے دل سے جیسے کسی نے بھاری سل ہٹا دیا تھا تبھی ہلکی پھلکی ہو گئی۔ماہا نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کا دل نا جانے کیوں انجم کا ہوا۔وہ چاہتی تھی کہ وہ رنگ وغیرہ سے بے بہرہ ہو کر اس کے متعلق سوچے ورنہ محبت کس نام کی۔اس کے یوں دیکھنے پہ انجم نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکاتے اس کی جانب دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

****

"مزمل۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ جو گنگناتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا عقب سے آنے والی آواز پہ اس نے چونک کر رافع کی جانب دیکھا اور ایک نظر گھڑی پہ دوڑائی جو شام کے سات بجا رہی تھی۔ عموماً وہ اس وقت گھر نہیں پائے جاتے تھے مگر اس وقت ان کا گھر ہونا کسی پریشانی سے کم نہیں تھا۔

"ڈیڈ آپ گھر کب آئے۔ مطلب آپ تو لیٹ آتے ناتو۔"

اس نے حیرت سے بولتے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔ رافع اس کی بات پہ گلہ کھنکھارتے سیدھا ہوئے اور اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم فارغ ہو نا مطلب کہی جانے کا ارادہ تو نہیں تھا۔"

انہوں نے مروتاً پوچھ لیا۔ مزمل نے ناچاہتے ہوئے بھی نفی میں سر ہلایا ورنہ اس کا جانے کا ارادہ تو تھا مگر اب انہیں کیا بتاتا تبھی چپ سادھ لی۔

آپ کو کچھ بات کرنی ہے کیا کیونکہ یہ وقت آپ کے گھر آنے کا بلکل نہیں ہے۔ آپ تو آج کل تاخیر کر رہے "تھے گھر لوٹتے ہوئے مجھے لگا آج بھی لیٹ ہی ہونگے۔

نہیں بس وہ کچھ ضروری بات کرنی تھی اور کرن کی غیر موجودگی میں ہی کرنی تھی تبھی اسی وقت گھر آیا" ہوں۔ اگر اس کی موجودگی میں کرتا تو وہ بھونچال مچا دیتی اور اس وقت فضول قسم کی چک چک سننے کا میرا کوئی "ارادہ نہیں ہے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اپنی پیشانی مسلتے سر جھٹک گئے۔ مزمل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور سوالیہ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔

مزمل میں جو تم سے کہنے جارہا ہوں۔ اس کے بعد شاید میں تمہیں خود غرض لگوں مگر مجھے برا بلکل مت سمجھنا" "بس میری بات کو سمجھنے کی بھرپور طریقے سے کوشش کرنا۔

رافع کی بات پہ مزمل نے الجھن آمیز نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ ان کی بات اس کے پلے کم از کم بلکل نہیں پڑی تھی۔ رافع نے ذرا سا نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

جب رابعہ کی وفات ہوئی تو تم میرے پاس ہی تھے نا تم نے دیکھا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کیلیے کس قدر پریشان" تھی۔ اسے کسی مضبوط رشتے کے حوالے سے مجھے سونپنا چاہتی تھی۔ اس کی ماہا کیلیے محبت اور اس کے بعد میری "ماہا کے لیے محبت۔ مجھے اس کی آگے کی زندگی سے بہت خوف آتا ہے مزمل۔

مزمل ابھی بھی حیرت سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ ان کی بے ربط باتیں سمجھنے سے قاصر تھا جو نا جانے کیوں بات بات پہ تہمیدیں باندھ رہے تھے۔

"ڈیڈی۔ وائے آر یو ٹیکنگ سو مچ ٹائم۔ پلیز جو کہنا ہے کھل کر کہیں۔ میں آپکی باتیں سمجھنے سے قاصر ہوں۔"

اس کی بات پپ رافع نے ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کی اور ہولے سے سر ہلاتے دوبارہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم نے دیکھا ہے نہ کرن کا رویہ ماہا کے ساتھ اور ارحام کا رویہ بھی تو اس کے ساتھ کس قدر ہتک آمیز ہے۔وہ" اسے اس گھر میں برداشت نہیں کر پارہا اور تم جانتے ہو اس کی عادت سے جب تک اسے اس کی ماں کی کھلی چھوٹ ہے وہ کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں کرے گا۔مجھے آنے والے وقت سے بہت خوف آرہا ہے۔وہ بچی ہمارے ساتھ ہوتے ہوئے بھی تنہا ہے۔اس لیے میں اس کیلیے ایک فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ "تمہارا اور ماہا کا نکاح کر دیا جائے۔

وہ جو سنجیدہ بیٹھا بغور ان کی باتیں سننے میں محو تھا ان کی آخری بات پہ اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا جیسے کسی کرنٹ نے چھو لیا ہو۔اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جنہوں نے ناجانے کیا سوچ کر ان سے یہ بات کی تھی۔

ڈیڈ۔آپ اپنے ہوش وحواس میں ہے نا۔کیا ہو گیا ہے آپکو۔مجھے کیوں بلی کا بکرا بنا رہے ہیں آپ وہ بھی اس ماہا" کے ساتھ۔ڈیڈی ڈیڈی وہ میرے لیے بلکل انجم کی طرح ہے۔میں نے اسے کبھی بھی کسی اور نظر سے دیکھا ہی نہیں۔میں اسے کیسے اپنے نکاح میں لے لوں۔رہی بات اس کی جانب سے گھبرانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ کسی سے نہیں ڈرتی۔آپ اس کی جانب سے بلکل بھی پریشان نہ ہو بس یہ بات مت "کریں۔میرے لیے وہ میری بہن کی جیسی ہے۔

غصے کی شدت سے جیسے وہ پھٹ ہی پڑا۔رافع اس کی اونچی ہوتی آواز سن گھبرا گئے تبھی اس کا ہاتھ تھامتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خاموش رہو مزمل۔ اندر کمرے میں انجم اور ماہا موجود ہیں۔ ان تک اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔"

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولے۔ مزمل نے اپنا پھٹتا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔ اسے اپنے دماغ کی رگیں پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

کیا ہو گیا ہے مزمل۔ یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ تم نے اسے اپنی بہن جیسی مانا ہے وہ تمہاری بہن ہے تو نہیں نا۔ دیکھو اس کی پوری زندگی کا سوال۔"

اس کی زندگی کا سوال ڈیڈی۔ میری زندگی اس کا کیا۔ وہ آپ کے نزدیک برباد ہو جائے۔ آپ ایک انجان لڑکی کی بدولت اپنی ہی اولاد کو بلی کا بکرا کیسے بنا سکتے ہیں ڈیڈ۔ اپنی اولاد کو سمجھنے کی کوشش کریں میں تو ویسے بھی کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ ماہا اس جسٹ لائک مائی سسٹر۔ آئندہ ایسا کچھ مت سوچیے گا پلیز۔

وہ تند لہجے میں بولتے دونوں ہاتھ ان کے سامنے جوڑ گیا۔ رافع نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ مزمل نے تھکے تھکے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

پ "پلیز ڈیڈی۔ اٹ از ناٹ ایزی فار می۔ آپ ممی کو بہت اچھے سے جانتے ہیں نا جانے میں نے اپنی پسند کو ان سے کیسے متعارف کروانا ہے آپ اتنی ذمہداری مجھے مت سونپیں۔ میں نے کبھی اسے اس نگاہ سے نہیں دیکھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ تھکے ہارے لہجے میں بولا۔رافع نے اشتعال آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو مسلسل ایک ہی بات دہرا رہا تھا۔ہاں وہ ارحام کی بانسبت ان کا فرمانبردار بیٹا تھا مگر آج اس بات پہ اس کا ردعمل انہیں بھی پریشان کر گیا تھا یقیناً اسے کافی دکھ پہنچا ہو گا تبھی وہ اس لہجے میں مخاطب تھا ان سے۔

"اچھا ابھی ان باتوں کو چھوڑو لیکن اس بارے میں سوچنا ضرور کیونکہ اگر مجھے تمہارے ساتھ زبردستی بھی کرنی پڑی تو اس بچی کی خاطر میں کر سکتا ہوں میں اس کیلیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔میں آج رات کرن سے بھی بات کروں گا۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔مزمل نے تعجب سے ان کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے یہ بات کر رہے تھے یہاں تک کہ اپنے بیٹے کی ہی انہیں کوئی فکر نہیں تھی۔فکر تھی تو بس اس لڑکی کی۔وہ کل کی آئی لڑکی ان کیلیے اتنی ضروری کس وجہ سے ہو گئی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"ڈیڈی۔"

"جاؤ مزمل تمہیں جہاں جانا تھا کل اس متعلق میں تم سے بات کروں گا۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہاں سے اٹھتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی مزمل غصے سے ہارے ہوئے انداز میں سر ہاتھوں میں گرا گیا۔اپنے نزدیک سے ابھرنے والی قدموں کی چاپ کی آواز پہ اس نے چونک کر نگاہیں اوپر اٹھائی تو انجم اور ماہا ہاتھ میں بیٹ بال پکڑے ناجانے کہاں جا رہی تھی۔اس سب میں اس لڑکی کا بھی تو کوئی قصور نہیں تھا مگر وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگر اس نے ماہا سے شادی کیلیے رضامندی ظاہر کی تو اس کی ماں کبھی بھی اسے خوش نہیں رہنے دے گی۔ یہاں ماہا کیلیے رہنا کسی خطرے سے کم نہیں تھا کیونکہ وہ اپنی ماں کے سامنے بولنے کی ہمت بلکل نہیں رکھتا تھا۔

"ارے مزمل بھائی آپ گئے نہیں جہاں جانے والے تھے۔"

انجم نے چونک کر پوچھا تو وہ ڈھیلے ڈھالے انداز میں نفی میں سر ہلا گیا۔

"نہیں تم دونوں کہاں جا رہے ہو۔"

اس نے اپنے چہرے پہ چھائی بیزاری فوراً سے پہلے بھگائی ورنہ ان سے کوئی بعید نہیں تھا کی اس کی پریشانی کو بھانپ لیتی۔

"ہم کہی نہیں بس باہر لان میں جا رہے ہیں بیٹ بال کھیلنے۔ ذرا موڈ فریش ہو جائے گا۔بہت بوریت سی محسوس ہو رہی تھی۔ وانا جوائن۔"

اس نے مسکرا کر جواب دیا اور ساتھ ہی ساتھ کھیلنے کی پیشکش کی۔ ماہا نے دانت کچکچا کر اس کی جانب دیکھا۔ مزمل جو انکار کرنے کا ارادہ رکھتا تھا نا جانے کیا سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب تینوں آگے پیچھے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"کیا ضرورت تھی بھلا انہیں بلانے کی۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ کافی تھے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیاہو گیا ہے ماہا۔مزمل بھائی بلکل بھی ارحام بھائی کی طرح پاکباز نہیں ہیں۔ہم نے تو انجوائے ہی کرنا
"تھا۔آجاؤ۔"

وہ اس کا ہاتھ کھینچتے باہر کی جانب بڑھی۔اس نے کوفت سے آنکھیں گھماتے اس کے ساتھ ہی قدم بڑھائے
تھے۔اس کی بیزاریت مزمل کی نگاہوں سے مخفی نارہ سکی۔

****

"صبح تو نے ویسے شہلا کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا۔"

ارسلان نے اسے صبح والا واقعہ یاد کر کے شرم دلانا چاہی مگر

وہ یوں ہی بونٹ پہ نیم دراز آسمان کو تک رہا تھا۔ارسلان اور وقار نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا جس نے صبح
ناجانے کیوں شہلا کو بری طرح منہ پہ تھپڑ جڑ دیا تھا صرف اس بدولت کہ وہ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہی تھی۔ان
کیلیے یہ بات کسی صدمے سے کم نہ تھی کیونکہ یہ وہی ارحام تھا جو لڑکیوں کے ساتھ چپکنا اپنا حق سمجھتا تھا۔

"جا یار تو بوتلیں لے کر آ۔"

"کوک کی کیا۔"

"نہیں اس مشروب کی جس سے دل کو راحت ملتی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ پر اسرار سے لہجے میں بولتے تمسخر سے مسکرادیا۔ وقار تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اندر مارکیٹ کی جانب بڑھ گیا۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں وہی مشروب موجود تھا۔ اس نے بوتل تھامتے لبوں سے لگائی اور اسے گٹاگٹ چڑھانے لگا تاکہ بے چین دل کو کچھ سکون میسر آئے۔

ویسے تو نے آج تک اپنی زندگی میں ساری عیش کرلی مگر ہمارا کیا۔ ہمیں تو ابھی تک کوئی ایسا ملا ہی نہیں جس کے" "ساتھ ہم عیش کر سکیں۔

وقار نے بالآخر ناجانے کیا سوچ بات کی تمہید باندھی۔ ارحام نے چونک کر سرخ ہوتی آنکھوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ تمہارا مسئلہ ہے خود ہی حل کرو۔

وہ سنجیدگی سے بولتے گاڑی سے جمپ مار کر اترا اور غصیلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"مسئلہ ہمارا ہے لیکن حل اسے تو ہی کر سکتا ہے۔"

اس کے معنی خیز خواب پہ ارحام نے چونک کر اس کے بے ربط الفاظ سنے۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کس متعلق بات کر رہے ہیں۔

مطلب کہ ویسے بھی تو اپنی اس کزن سے بس وقتی بدلہ لینے کی خاطر رشتہ نبھارہا ہے تو کیوں نہ کچھ وقت کیلیے" "اسے ہمارے ساتھ بھی شئیر کرلے تاکہ ہم بھی کچھ مزہ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس سے پہلے کہ وہ خباثت سے بولتے اپنی بات مکمل کرتا اپنے منہ پہ پڑنے والے مکے کی بدولت وہ لڑکھڑا کر اوندھے منہ زمین بوس ہوا۔ وقار بے گھبرا کر ارحام کی جانب دیکھا جس کا چہرہ ضبط کی بدولت سرخ پڑ رہا تھا۔ آنکھوں کے ڈورے اس کی بکواس پہ انتہائی لال ہو رہے تھے۔ ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں تھی۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی اس قسم کی بکواس کرنے کی۔"

وہ اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچتے دھاڑا مگر پھر ایکدم ضبط ٹوٹنے کی بدولت ایک بار پھر وہ ارسلان کی جانب جھپٹا اور پے در پے اس کے منہ پہ مکوں کی بارش کر دی۔ وقار نے بہت مشکلوں سے اسے ارسلان سے دور دھکیلا جس کی حالت انتہائی خراب ہو رہی تھی۔

"بس کر ارحام۔ خود تو جو مرضی کرتا پھرے اور اب اس کیلیے تجھ سے ایک لفظ نہیں سنا گیا۔ اگر تو نے اب اس پہ ہاتھ اٹھایا تو میری بات یاد رکھی میں خود اس کے پاس جاوں گا اور اسے اس سچ ست آگاہ کروں گا کہ تو اس سے بدلہ لینے کی بدولت یہ سب کر رہا ہے۔" وہ بھی اسے بری طرح دھکا دیتے پھنکارا۔ ارد گرد سے گزرتے لوگ حیرت سے انہیں آپس میں لڑتا دیکھ رہے تھے۔ ارحام نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جو اب اسے ایک زبردست گھوری سے نوازتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"میری بات ہمیشہ یاد رکھی ارحام۔ میں ماہا حسن کو اس سچ سے خود آگاہ کروں گا مگر شاید اس وقت تک تجھے اس سے محبت ہو چکی ہو گی۔ مجنوں تو تو ابھی سے بنا پھر رہا ہے۔" وہ تمسخرانہ لہجے میں بولتے مزے سے بلند بانگ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ ارحام کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ ارسلان اب وقار کا سہارہ لیتے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا اور ارحام اس انکشاف کے بعد سن کھڑا اس کی پشت تک رہا تھا۔

"نن۔ نہیں وہ سراسر بکواس کر رہا ہے۔ ہاں میں اب اس سے بدلہ نہیں لے سکتا کیونکہ وہ ایک لڑکی ہے۔"

اس سے پہلے کتنی لڑکیوں کی عزت کر چکے ہو۔" اس کے دماغ نے فوری دل کو سرزنش کی۔ ارحام نے غصے سے گاڑی کے بونٹ پہ ہاتھ مارا اور چلا اٹھا۔

جو بھی ہے مگر میں اتنا تو جان گیا ہوں کہ ماہا حسن سے نفرت کا رشتہ مزید نہیں نبھا سکتا نہ ہی اس سے کسی قسم کا" جھوٹ بول سکتا ہوں۔" وہ سر جھٹک کر حتمی لہجے میں بولا اور ایک نگاہ اطراف میں بھاگتے دوڑتے مناظر پہ ڈالی۔ دو بوتلیں پینے کی بدولت آس پاس ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ سر بے تحاشہ بھاری ہو رہا تھا مگر ڈرائیونگ بھی ضروری تھی تبھی سیٹ سنبھالتے گاڑی سرعت سے گھر کی جانب بڑھائی۔ اپنی غلطیوں کی بدولت آج اس نے ارسلان پہ بھی ہاتھ اٹھا دیا تھا۔ اب اگر وہ ماہا کو سچ سے آگاہ کر دیتا تو۔ وہ اس سے مزید بدگمان ہو جاتی۔ اس نے سٹئیرنگ کو سختی سے مٹھیوں میں بھینچ لیا۔ نفرت کا احساس شدت سے وجود میں سرائیت کر رہا تھا۔ خود کے وجود سے گھن سی محسوس ہو رہی تھی۔ اسی دوران اس کی گاڑی اس کے گھر کے حدود میں داخل ہوئی تو وہ گاڑی پارک کرتے تیزی سے اندر کی جانب بڑھا اسی تیزی سے کوئی چیز تیزی سے اس کی ٹانگ کو لگتے اسے کراہنے پہ مجبور کر گئی۔ اس نے نگاہ اٹھاتے سامنے لان میں دکھائی دیتے منظر کو دیکھا تو نگاہیں جیسے وہی منجمد رہ گئی۔ وہ یک ٹک اس جانب دیکھے گیا جہاں سامنے ہی ماہا انجم اور مزمل کسی بات پہ مستقل

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہنسنے میں محو تھے۔ان کے ہاتھ میں بیٹ دیکھ کر اسے اندازہ ہوا کہ شاید وہ کرکٹ کھیل رہے تھے۔اس کے دماغ پہ چھایا غصہ جیسے ایکدم شانت ہو گیا۔خود ہی کیفیت پہ وہ خود پہ ساکت رہ گیا۔اگلے ہی لمحے اس نے بال ان کی جانب اچھالی جو انجم سے تیزی سے کیچ بھی کر لی۔

تھینکس برو۔"اس نے سلیوٹ کرنے والے انداز میں مسکرا کر کہا البتہ ماہا کی سکڑتی مسکراہٹ اس کی نگاہوں" سے مخفی نہیں رہی تھی۔وہ اب سکون سے وہی کونے پہ رکھی کرسی پہ بیٹھتے اس منظر سے لطف اندوز ہونے لگا۔ماہا کو اس کی حرکت پہ تاؤ آنے لگا۔کس قدر سکون سے وہ کھیل رہے تھے۔مزمل کے ساتھ بھی وہ اسی کی کوششوں کی بدولت مانوس ہو گئی تھی مگر اب نا جانے یہ کہاں سے آ گیا تھا۔وہ جو بیٹنگ کرنے کیلیے زمین پہ بیٹ مار رہی تھی انجم نے تیزی سے بال اس کی جانب اچھالی مگر بال تیز ہونے کی بدولت ماہا سے سنبھل نہ سکی۔اس سے قبل کہ وہ ہارڈ بال اس کے چہرے کو سلامی پیش کرتی اس نے سرعت سے آنکھیں میچ لی۔خوف اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا مگر جب کافی دیر تک بھی بال اس تک نہ پہنچی تو اس نے نا سمجھی سے جوں ہی میچی آنکھیں کھولی خود پہ سایہ ہونے کی بدولت اس نے ٹھٹھک کر گردن اٹھائی اور سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔اس کے ہاتھ میں بال دیکھ اندازہ ہوا کہ وہ بال کیچ کر چکا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔"

اس کے نرم لہجے پہ ماہا کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی عقب سے آنے والی انجم کی آواز پہ اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم ٹھیک ہو نہ صد شکر بھائی نے وقت پہ بال کیچ کر لی منہ پہ لگتی تو نا جانے کون کونسی ہڈی ٹوٹتی۔ کہاں بھی تھا" ہلکی والی بال کا مگر نہیں محترمہ کو اس میں مزہ آتا ہے۔" وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولتی مزمل کو ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔

" چلو خیر اب تو ارحام نے اسے بچالیا نہ۔ اب ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اس بال سے کھیلتے وقت تو ارحام اسے بچالیا کرے گا اس لیے اب تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ماہا۔" مزمل کی شرارت میں ڈوبی آواز پہ ماہا سختی سے مٹھیوں کو بھینچ گئی۔ اس نے ایک قہر برساتی نگاہ ارحام پہ ڈالی اور بیٹ وہی پھینکتے غصے سے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ایک تو اس شخص سے جس قدر اسے نفرت تھی اس سے سامنا بھی اتنا ہی ہوتا تھا۔ صبح اور اب والی حرکت کے باوجود اس کے دل میں اس کیلیے ذرا سا بھی نرم گوشہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ نفرت جوں کی توں ہی برقرار تھی۔ ارحام نے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا اور بالوں کو سنوارتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

" میں دیکھتی ہوں ماہا کو۔" انجم مزمل کو بولتے اندر کی جانب بڑھی تو مزمل نے بھی شانے اچکاتے وہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی مگر دل ابھی بھی رافع کی جانب سے کھٹک رہا تھا کہ اگر انہوں نے ایک بار پھر وہی بات چھیڑ دی تو نا جانے کیا ہو گا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

" میں کھانا نہیں کھاؤں گی نہیں کھاؤں گی اور نہیں کھاؤں گی۔" وہ علی کی مسلسل ہوتی ایک ہی تکرار سے چڑتے تنگ کر بولی۔ علی نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے غصے سے اس کے بال کھینچے تو وہ کراہ کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو مت کھاؤ پھر۔ کب سے تمہارے آگے پیچھے گھوم رہا ہوں مگر مجال ہے جو ایک بھی سن لو۔" وہ بھی چڑ کر بولتے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی نم نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا اور جھنجھلاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بہت برے ہیں یہ سب لوگ میری تو کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔"

وہ جو گھنٹے سے اس کی سننے کیلیے اس کے پاس بیٹھا تھا اسے تو کچھ سنایا نہیں گیا مگر اس کے جاتے ہی اسے ایک بار پھر اپنا دکھڑا ارج کے یاد آیا تبھی غصے سے بڑبڑاتے سیدھا لاؤنج میں آ گئی۔ ایک تو بابا کسی ضروری کام کی بدولت اپنے دوست کے گھر گئے ہوئے تھے۔ زاویار کا کام ہی اس نوعیت کا تھا اور معیز وہ تو اس کا فون اٹھانے کو بھی روادار نہیں تھا ٹھہرا علی وہ اس کی سن ہی نہیں رہا تھا۔ اس نے نم نگاہوں کو صاف کرتے لاؤنج میں موجود صوفے پہ جگہ سنبھالی۔

کسی کو میری فکر نہیں ہے۔ کل میری سالگرہ ہے اور کسی کو بھی یاد نہیں۔ چلو زاوی بھائی کا کام تو اس نوعیت کا ہے مگر باقی سب۔" وہ کڑھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ اپنی بے بسی پہ شدید رونا بھی آ رہا تھا۔

کاش ماما میرے پاس ہوتی۔ نہ میری کوئی بہن ہے۔ سارے مرد ہی مرد میری زندگی میں ہیں۔ میں اپنے احساسات کس سے شئیر کروں۔" وہ آنکھیں مسلتے ہوئے سوچ رہی تھی اور یہی منظر فون کان سے لگاتے اندر آتے معیز کی نگاہوں سے مخفی نا رہ سکا تبھی عجلت میں اسکی جانب بڑھا اور دوزانوں اس کے نزدیک بیٹھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ارے یہ آنسو کیوں۔لاڈو کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔" وہ ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تو اسے مزید شدت سے رونا آنے لگا۔

"دیکھا بھائی لگ رہی ہے نا یہ ماسی۔ میں بھی اسے یہی بول رہا تھا کہ اپنا حلیہ درست رکھا کریں۔گھر میں اچانک ہی کوئی آجاتا ہے۔" اس کی بات پہ رائقہ نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کشن اس کے منہ پہ دے مارا جسے اس نے بروقت کیچ بھی کر لیا۔

"بھائی اسے خاموش کروالیں۔" علی اس سے صرف ایک سال ہی بڑا تھا۔ان دونوں کے درمیان تعلق دوستوں جیسا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کی ہر بات سے واقف ہوتے تھے اور آج وہ اتنا اہم دن بھولے ہوئے تھا نہ کوئی انتظام کیا تھا اور نہ ہی کچھ اور۔زاوی بھائی گھر پہ ہوتے تو وہ کبھی بھی ایسا نہ ہونے دیتے اسے اس بات کا پورا یقین تھا۔

"بری بات میری جان۔بڑا بھائی ہے نا اور تم علی خاموش رہو مجھے بات کرنے دو۔" اس نے علی کو جھڑکتے دوبارہ محبت سے اس کے گرد بازو حمائل کیا تو وہ اس کا محبت بھرا احصار پاتے ہی منہ بنا کر رہ گئی۔

"کیا ہوا ہے میری جان کو۔" وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولا۔اس کے چہرے پہ تھکن اور اس کا لباس دیکھ اسے اپنی کوتاہی کا شدت سے اندازہ ہوا اس نے اس کی بدولت ابھی تک لباس بھی تبدیل نہیں کیا تھا۔

"آپ پہلے فریش ہو جائیں بھائی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اچھا آپکو ایسے لگتا ہے کہ آپ کی انکھوں میں آنسو کی وجہ جانے بغیر میں فریش ہو سکتا ہوں۔" اس نے" ناراضگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے یوں آنسو بہاتے تم حسین لگتی ہو۔" علی کے شاعرانہ انداز پہ ان دونوں نے چونک کر اس کی" جانب دیکھا۔

حسین کا تو پتہ نہیں مگر ماسی مصیبتے ضرور لگتی ہو۔" وہ اپنا ہی ٹوٹا پھوٹا شعر بناتے اسے چڑانے کی خاطر قہقہہ لگا" کر ہنس دیا اور اس کی توقع کے عین مطابق وہ چڑ بھی گئی تبھی شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔ معیز نے مسکراہٹ دباتے علی کی جانب دیکھا جو مسلسل ہنسنے کا فریضہ سر انجام دے رہا تھا۔

"مجھے زاوی بھائی کی یاد آرہی ہے۔"

آپ کو معلوم ہے نا بھائی کا کام کس نوعیت کا ہے۔ خیر کافی وقت ہو گیا ہے ہو سکتا ہے بھائی کہی مصروف ہو آپ" سو جاؤ میں بھائی کا نمبر ملاتا رہتا ہوں مل گیا تو آپ کو اٹھا کر بات کروادوں گا۔" اس نے اس کے بال سہلاتے محبت سے کہا تو رائقہ نے بھی گھڑی میں وقت دیکھا جو رات کے پونے بارہ ہو رہے تھے۔ بارہ بجے اس کی سالگرہ شروع ہونے والی تھی اور کسی کو بھی شاید یاد نہیں تھا۔ وہ افسردگی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی آئی۔ بستر پہ لیٹتے ایک بار پھر غم نئے سرے سے تازہ ہو گیا۔ انہی سب سوچوں میں غلطاں نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔ اسے سوئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اس کی آنکھ کسی غیر معمولی پن سے احساس سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھلی۔اس نے موندی موندی آنکھیں کھولتے اطراف کا جائزہ لیا اور ایک بار پھر کروٹ بدل کر لیٹ گئی لیکن اگلے ہی لمحے اپنے نزدیک ہی بیٹھے وجود کو دیکھ وہ اگلے ہی لمحے چیخ مار کر بیڈ پہ اٹھی اور اس سے لپٹ گئی۔

"زاوی بھائی۔"

ہیپی برتھ ڈے میرا بچہ۔"وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولا۔وہ اس کے گلے سے لگتے ہچکیوں سے " رودی۔اس کے یوں رونے پہ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔اس نے اسے خود سے الگ کرتے نرمی سے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

کیا ہوا۔"اس نے بچوں کی طرح اسے پچکارا۔"

"آپ کو میرا برتھ ڈے یاد تھا۔"

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھڈے چڑیل۔

علی اس کے بالوں کو دونوں طرف سے کھینچتے بیڈ پہ اس کے نزدیک ہی براجمان ہو گیا۔زاویار نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو اس نے سوری کرنے والے انداز میں کان پہ ہاتھ رکھا ساتھ ہی رائقہ کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"سوری ہاں تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا تمہیں۔"

آپکو پتہ ہے بھائی بابا۔علی بھائی نے مجھے اتنا چڑایا مگر معیز بھائی از دا بیسٹ اینڈ زاوی بھائی جیسا تو کوئی ہے ہی نہیں۔"وہ باری باری ان تینوں کا گال چوم کر دوبارہ زاویار کے سینے میں سر رکھ گئی۔

"اچھا اور بابا کی اس سب میں کوئی جگہ ہی نہیں۔"

بابا تو سب سے پہلے ہیں۔"وہ فوراً مسکہ لگاتے ہوئے ان کی جانب بڑھی تو سب اس کی حرکت پہ کھل کر ہنس دیے۔

"آپ تو کام پہ تھے نا۔"

میں جہاں مرضی ہوتا مگر میرے بچے کا برتھ ڈے تھا ایسے کیسے میں بھول جاتا۔ہنہہ۔"وہ اس کی ناک دباتے ہوئے نرمی سے بولا۔رائقہ اس کی بات پہ تفاخر سے مسکرا دی۔

بھائی اب آپ کا کیا ارادہ ہے رات یہی ٹھہریں گے یا پھر واپسی۔"معیز کی آواز پہ وہ اپنی پیشانی مسلتے چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

واپسی ہی کروں گا کیونکہ ارجنٹلی یہاں آیا ہوں۔"وہ سنجیدگی سے بولتے رائقہ کے بجتے موبائل کی جانب بڑھا اور فون اٹھاتے آنکھوں کے سامنے کیا جہاں انجم کالنگ جگمگا رہا تھا۔

"کس کا فون ہے بھائی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کسی انجم نامی مخلوق کا فون ہے۔" وہ سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوا۔ رائقہ نے جھپٹنے والے انداز میں فون اس سے لیا تو وہاں ویڈیو کال تھی۔ اہستہ آہستہ سب کمرے سے نکل گئے تھے بس زاویار ہی وہاں موجود تھا۔ رائقہ جانتی تھی کہ جب تک وہ لیٹے گی نہیں زاویار وہاں سے جائے گا نہیں۔ اس نے اس کی موجودگی میں ہی فون اٹھالیا۔ زاویار اپنا موبائل نکالتے وہی صوفے پہ ٹک گیا۔

ہیپی برتھ ڈے رائقہ۔" ناہا کی آواز پہ رائقہ نے خوشدلی سے اسے جواب دیا۔"

"اتنی دیر سے فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔"

سب بھائی وغیرہ پاس تھے نا اسی وجہ سے۔" وہ دھیمے سے لہجے میں بولی۔ انجم نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

تو اب کہاں ہیں۔" دوسری جانب سے آنے والی نسوانی آواز پہ ذاویار نے لب بھینچتے اس کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

رائقہ بس بہت ہو گیا فون بند کریں اور جلدی سے لیٹیں۔ بس بہت ہو گیا۔" زاویار کی سخت آواز پہ رائقہ نے روہانسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ دوسری جانب انجم اس کا چہرہ صاف دیکھ سکتی تھی۔

بس تھوڑی سی دیر زاوی بھائی۔" وہ جو اس بھاری آواز کے سحر میں تھی اب تک۔ اس کے منہ سے نام سن تو جیسے نہال ہی ہو گئی مطلب وہ زاویار کی آواز تھی۔ اس کا دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔ اس نے نگاہیں یہاں وہاں گھمائی کہ ایک نظر ہی اسے دیکھ لے مگر نگاہیں ناامیدی سے واپس لوٹ آئی۔ ماہا نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سنجیدگی سے اس کے چہرے پہ پھیلتے رنگوں کو دیکھا تھا جو کیسے بے چینی سے نگاہیں یہاں وہاں دوڑا رہی تھی۔زاویار نے اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ سے فون لیتے بغیر دیکھے کال کاٹی اور لیٹنے کا اشارہ کیا۔رائقہ اس کی بات پہ ٹیڑھے میڑھے منہ بناتے لیٹ گئی۔زاویار نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کل یونیورسٹی جارہی ہیں آپ شاید۔وہاں دوستوں سے ملاقات بھی ہو جائے گی اوکے۔یونومیں وقت کا بہت" پابند ہوں۔ذرا سی وقت کی ہیرا پھیری مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اسی لیے جلدی سے سو جائیں۔اینڈ ونس اگین ہیپی برتھڈے میرا بچہ۔میرا جگر کا ٹکڑا۔"وہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے اس پہ کمفرٹر درست کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔رائقہ نے محبت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب کمرے کی بتی بجھاتے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔رائقہ بھی اس کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔

****

انجم اٹھو یونی نہیں جانا کیا تم نے آج۔"وہ جو نماز پڑھ کر سوئی ہی نہیں تھی اب یونی کا وقت ہوتے ہی اس کا" شانہ ہلاتے ہوئے چیخ کر بولی مگر اسے ہنوز سویا دیکھ ماہا دانت کچکچا کر رہ گئی۔

نہیں سونے دو ویسے بھی بہت سکون کی نیند آئی ہے اتنے عرصے بعد۔شاید زاویار کی آواز کا کمال ہے۔"وہ نیند" سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو بند کرتے مسکراتے لہجے میں بولتی اسے ٹھٹھکا گئی۔ماہا نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو اس کے عشق میں پاگل سے پاگل تر ہوتی جارہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم اٹھ رہی ہو یا نہیں۔ یہ جو عشق محبت کے بھوت ہے نا اسے فلحال اتار پھینکو اور پڑھائی پہ توجہ دے لو۔ عجیب لڑکی ہو عمر دیکھو اپنی اور نا جانے کن جھنجھٹوں میں پڑ رہی ہو۔"

وہ اس کے اوپر سے کمفرٹر کھینچتے بڑبڑانے والے انداز میں بولی۔ انجم ناک منہ چڑھاتے اس کی بات پہ اٹھ بیٹھی اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کرتے کسلمندی سے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی۔ ماہا نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور وارڈروب کی جانب بڑھی۔

میرا ابھی ڈریس نکال دو۔ سب سے آگے ہی ہو گا کل ہی ربیعہ (ملازمہ) لگا کر گئی ہے۔" وہ جمائی روکتے ہوئے" بمشکل بولی۔ ماہا نے سب سے آگے ہینگ ہوا اس کا لباس نکالتے بیڈ پہ رکھا اور اسے واشروم جانے کا اشارہ کیا۔ انجم نے بھی اس کی تلقید کی۔ اس کے واشروم میں بند ہوتے ہی ماہا نے جلدی سے بالوں کو چوٹی میں مقید کرتے لبوں پہ ہلکا ہلکا گلوز لگایا اور ڈوپٹہ ڈھنگ سے سر پہ اوڑھتے ایک تنقیدی نگاہ خود پہ ڈالی۔ پیچ کلر کے گھٹنوں کو چھوتے فراک پہنے اور ساتھ ہی ہم رنگ ڈوپٹہ لیے وہ یونی جانے کیلیے مکمل طور پہ تیار تھی۔ خود کی تسلی ہوتے ہی وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی جانتی تھی رافع کو اس کے ہاتھ کی چائے کی پسند ہے مگر باہر نکلتے ہی لاونج میں سب سے پہلے سامنا کرن سے ہوتے ہی اس کے قدم وہی تھم گئے جو خشمگین نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

یہ تم اتنا بن ٹھن کر کہاں جا رہی ہو۔" وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ماہا کو ان کی نگاہیں اندر" تک چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے سختی سے لبوں کو بھینچتے خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آنٹی وہی جا رہی ہوں جہاں روز جاتی ہوں۔"

وہ سادگی سے بولتی اس سے پہلے کہ آگے کی جانب بڑھتی ان کی سرد آواز پہ ماہا کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ضرور اس زاویار نامی شخصیت سے ہی ملاقات کیلیے جا رہی ہو گی۔بڑا اس دن محبت سے اس کا نام لیا جا رہا ہے۔ویسے یہاں کوئی بھی تمہاری حقیقت سے واقف نہیں ہے۔میرا دل ہے کہ خاص طور پہ اعلان کیا جائے تا کہ تمہارے انکل کو بھی تمہاری پاکبازی کی بدولت علم ہو جائے کہ کس پنچ ذات کی گھٹیا لڑکی کو وہ اس گھر میں لے آئیں گے۔"

ان کے ایک ایک لفظ میں نفرت چھلک رہی تھی۔ماہا کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

"گ-ڈمارننگ ممی۔"

انجم کی آواز پہ اس کا سکتہ ٹوٹا۔اس نے چونک کر عقب میں دیکھا مگر اس کی تیاری دیکھ ماہا کی آنکھیں پھیل گئی۔اس نے ناجانے کیا سوچ کر کرن کی جانب دیکھا جو انجم کو دیکھ مسکرا رہی تھی۔اپنی بیٹی کی باری تو ان کے لبوں پہ کوئی نفرت بھرا احساس نہیں تھا۔ایسا کیوں تھا۔ایک سوالیہ نشان ان کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔کرن نے بے ساختہ اٹھ کر اس کا گال چوما تو وہ دلکشی سے مسکرا دی۔ماہا نے خالی خالی نگاہوں سے اس منظر کو دیکھا اور ناچاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکرا دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ارے ماہا آج تو بہت اچھی لگ رہی ہو۔ شکر ہے تمہیں بھی کیا خیال ہے خود کو سنوارنے کا۔ آئی سوئیر تم بہت حسین ہو مگر تم نے اپنی مت ماڑی ہوئی ہے۔"

وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے ہنستے ہوئے صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی۔ کرن کو ان دونوں کے یہ محبت بھرے مظاہرے بلکل نہ بھائے تبھی جی کڑا کر رہ گئی کیونکہ اتنی سی تیاری میں بھی اس کی رنگت مزید نکھر گئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے تحاشہ حسین تھی۔

"لازماً کسی کو وقت دیا ہو گا انجم ورنہ اسے کیا ضرورت پڑی ہے یوں تیار شیار ہو کر جانے کی۔ تم اس کے ساتھ مت رہا کرو تم پہ بھی برا اثر پڑے گا۔"

کرن اس کے بال سنوارتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ انجم نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا اور ان کی بات کا معنی اخذ کرتے ناچاہتے ہوئے بھی تمسخرانہ انداز میں ہنس دی۔

"کم آن ممی۔ یہ کیا مجھے خراب کرے گی۔ اسے تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ یہ اللہ میاں کی گائے ہیں ٹینشن نہ لیں آپ۔"

ماہا نے سن ہوتے دماغ کے ساتھ انجم کی جانب دیکھا۔ اس سے تو کم از کم ماہا کو اس قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی۔ اس نے گہرا سانس بھرتے اپنے اعصابوں پہ قابو پایا۔ وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی مگر پیر جیسے شل ہو چکے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور ویسے بھی اس سے زیادہ تو میں تیار ہوں اس قسم کی بات آپ میرے لیے کرتی تو سمجھ میں بھی آتا۔یوں" "فراک بن کر ڈوپٹہ سر پہ لے کر کوئی اسے پسند نہیں کر سکتا کیوں ماہا۔ممی کی غلط فہمی دور کرو تم بھی۔

وہ ہنستے ہوئے بے نیازی سے بولی۔ماہا نے بمشکل حلق تر کرتے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا ہو گیا ہے بھئی صبح صبح کیوں اس بیچاری کو اس کٹہرے میں کھڑا کیوں کیا ہوا ہے۔"

مزمل کی مسکراتی آواز پہ کرن نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا تبھی خاموشی سے وہاں سے پلٹتے ڈائننگ کی جانب بڑھ گیا۔وہ دونوں بھی اس کی تقلید میں اس جانب بڑھے۔اب ماہا وہاں اکیلی کھڑی رہ گئی تھی۔

میری بیٹی اتنی پیاری ہے اسے کیا تیاری کی ضرورت۔اتنا سا بھی تیار نہ ہوا کر نظر لگ گئی تو۔میں کیا کروں گی" "پھر بھلا۔نہیں نہیں صاف نہ کر میں آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دیتی ہوں پھر نظر نہیں لگے گی۔

رابعہ کا ممتا بھرا لہجہ یاد کر اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔اس نے چہرہ جھکاتے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو پونچھا اور اپنے گال تھپتھپاتے تیزی سے کچن کی جانب بڑھی۔اگلے دس منٹ میں رافع اور اپنے لیے چائے تیار کرتے وہ ناشتے کی میز کی جانب بڑھی تو سب ناشتہ شروع کر چکے تھے۔رافع نے اسے دیکھ مسکراتے ہوئے اس کا سر تھپتھپایا تو وہ کھل کر مسکرا دی۔اس نے ٹرے ان کے عین سامنے رکھی۔رافع ایک سنجیدہ نگاہ اطراف میں گھمائی جہاں سب موجود تھے بس ارحام نہیں تھا۔

"یہ ارحام کہاں ہے۔ناشتے کیلیے نہیں آیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ان کی سنجیدہ آواز پہ کرن نے جتاتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"جب مفت کی روٹیاں توڑنے والے یہاں موجود ہو تو گھر کے مالک مالکنوں کو کھانے کی میز تک آتے الجھن ہونا شروع ہو جاتی ہے۔"

وہ جو سلائس منہ میں ڈالنے والی تھی ان کی زہر خند آواز پہ لب بھینچ گئی۔اس نے وہی لقمہ خاموشی سے پلیٹ میں رکھا اور بمشکل مسکرادی۔رافع نے پتھریلی نگاہوں سے کرن کی جانب دیکھا جواب سر جھٹکتے کھانے کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔ماہا کا دل ایکدم کھانے سے اچاٹ ہو گیا۔

"ماہا کھاؤ آپ۔یہاں آپ اپنے انکل کے کہنے پہ بیٹھی ہوئی ہو کسی کے احسانوں تلے نہیں دبی ہوئی اسی لیے جو جی میں آتا ہے وہ کرو۔چلو اب ناشتہ کرو"

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولے۔۔ماہا نے ازیت زدہ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی تو وہ نگاہیں پھیر گئے۔

"مہیں انکل اب دل نہیں ہے میرا۔آپ کریں میں وہاں کیفے سے کچھ لے لوں گی۔"

"تو کیفے سے جو لو گی وہ بھی تو اس گھر کی کمائی سے ہی کھا رہی ہو نا۔"

کرن ایک بار پھر اسے جتانے سے باز نہ آئی۔

"کرن اپنی بکواس بند رکھیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ضبط ٹوٹتے ہی رافع اشتعال کے عالم میں دھاڑ اٹھے۔ انجم اور مزمل نے بھی بیک وقت ناگواری کے عالم میں ان کی جانب دیکھا جو صبح صبح نا جانے کیوں ہنگامہ کرنے پہ تلی ہوئی تھی۔

"گڈ مارننگ ممی ڈیڈی۔"

ارحام کی ہشاش بشاش آواز پہ ان سب نے بیک وقت چونک کر صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کی بدولت یہ سارا ہنگامہ ہو رہا تھا اور وہ کس قدر خوش تھا۔

"کیا ہوا آپ سب مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔"

وہ نارمل لہجہ اختیار کرتے ہوئے بولا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ لاشعوری طور وہ ان سب کا ردعمل ہی دیکھنا چاہتا تھا جو وہ دیکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

تمہاری ماں کا کہنا ہے کہ تمہیں یہاں ماہا کی موجودگی کی بدولت آنا ناگوار گزرتا ہے۔" ارحام نے ان کی بات پہ" تعجب سے کرن کی جانب دیکھا تو وہ بوکھلا گئی۔

اوری ڈیڈ لیکن میں نے تو ممی سے ایسا کچھ کہا ہی نہیں۔ رات کو لیٹ سونے کی بدولت صبح اٹھنے میں بھی تاخیر" ہو گئی اس سے بڑھ کر کوئی بات نہیں۔ مجھے کیوں ماہا کی موجودگی سے کچھ ہونے لگا وہ کونسا مجھے چیونٹیاں کاٹتی ہے۔" وہ فورک اور نائف کی مدد سے انڈہ توڑتے ہنستے ہوئے بولا۔ کرن نے ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے طور اطوار کس حد تک بدلے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی البتہ ماہا وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہی تھی جس کے لہجے میں اس کیلیے بلکل بھی نفرت نہیں تھی یہاں تک کہ اس نے اسے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک بار بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔اسی دوران ارحام کی نگاہیں بے ساختہ اس کی جانب اٹھی تو وہ نگاہیں جھکا گئی۔اس کا یہ انداز اسے ہضم کرنے کو کافی وقت درکار تھا۔اس کے بعد کرن نے تو کوئی بات نہ کی البتہ ماہا کا دل وہاں موجود ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ کہ کب تک مفت کی روٹیاں توڑے گی وہ یہاں بیٹھ کر۔اب اسے کچھ سوچنا ہی تھا تاکہ اس پہ جلد از جلد وہ عمل پیرا ہو سکے۔ایکدم وہ کسی نتیجے پہ پہنچتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے ماہا بیٹھو تم نے تو ناشتہ ہی نہیں کیا۔"

"نہیں تھینکیو انجم مگر میرا پیٹ بھر چکا ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی مگر اس کے لہجے میں ایک کاٹ سی تھی جو کسی اور نے نہ سہی مگر ارحام نے صاف محسوس کی تھی۔

"ڈیڈی یہ ایک کپ چائے مجھے پاس کر دیں۔"

ارحام مصروف سے انداز میں بولا۔ماہا جو وہاں سے پلٹ رہی تھی چونک کر دوبارہ اس کی جانب پلٹی جو اب اس کا چائے کا کپ تھام کر لبوں سے لگا چکا تھا۔وہ اس کی حرکت پہ دل ہی دل میں تلملا کر رہ گئی۔ارحام نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کپ لبوں سے لگایا تو وہ اس کے یوں اچانک اپنی جانب متوجہ ہو جانے پہ سٹپٹا گئی تبھی تیزی سے وہاں سے نکلتے لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔ارحام نا چاہتے ہوئے بھی اس کی حرکت پہ کھل کر ہنس دیا۔سب نے تحیر کے عالم سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کیا ہو گیا ہے اب بندہ ہنس بھی نہیں سکتا کیا۔"

وہ ان کی نگاہوں کو کسی کھاتے میں نہ لاتے ایک بار پھر چائے کا کپ لبوں سے لگا چکا تھا۔

****

"کب تک ناراض رہو گی موٹی۔"

علی اس کے مسلسل چلتے منہ پہ چوٹ کرتے شرارت آمیز لہجے میں بولا۔رائقہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ایک روہانسی نگاہ ظفر صاحب پہ ڈالی جس نے اس کی ناراضگی کے خوف سے علی کو زبردست گھوری سے نوازا۔

"علی خاموشی سے ناشتہ کرو۔"

زاویار کی سرد آواز پہ وہ ناک منہ چڑھاتے ایک بار پھر اپنی پلیٹ پہ جھک گیا۔رائقہ نے تفاخر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آج ناشتہ کس نے بنایا ہے۔"

معیز کی ناگوار آواز پہ علی نے مسکین سی صورت بناتے اس کی جانب دیکھا اور اپنا سر کھجا کر رہ گیا۔معیز اس کی حرکت پہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"یہ کیا ملغوبہ بنایا ہے تم نے۔ اگر کوئی کام ڈھنگ سے آتا نہیں تو کرتے کیوں ہو بیوقوف انسان۔ سارا منہ کا ذائقہ برباد کر دیا۔"

وہ اس کے کمر پہ دھموکا جڑتے کٹیلے لہجے میں بولا مگر وہ بھی جواب میں ڈھیٹوں کی طرح مسکرا دیا۔

"اب بھائی دیکھیں بوا تو آئی نہیں۔ ان کی بیٹی کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی ناشتہ تو کسی کو بنانا ہی تھا تو زاوی بھائی نے اس کی ذمہداری بھی میرے سر پہ ڈال دی۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا ورنہ اسے کہاں شوق تھا عورتوں کی طرح کوکنگ کرنے کا۔

"اسی لیے بولتا ہوں کہ شادی کر لو گھر میں بہو آئے گی کم از کم کوئی عورت تو ہو گی۔ رائقہ کو تو اب تک تم سب بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے ہو۔ آگے کو اس کی بھی شادی کرنی ہے آخر کب تک یوں ہی بٹھائے رکھو گے۔ بہو آئے گی اسے بھی سکھائے گی گھر بھی سنبھالے گی مگر نہیں میری سنتا کون ہے اس گھر میں۔"

ظفر صاحب کو تو موقع مل گیا تھا اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا۔ ان کی بات پہ علی نے آنکھیں پٹپٹاتے ان کی جانب دیکھا۔

"بابا میں تو کب سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔"

"مگر افسوس تمہارے آگے حاضر کرنے کیلیے ہمارے پاس تمہارے جیسی مخلوق نہیں ہے۔"

معیز نے اس کی حرکتوں پہ چوٹ کرتے اسے واضح کیا تو وہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"بابا میں بھی سیکھ جاؤں گی ابھی میری عمر کی کیا ہے۔"

"بیٹا جی عمر کا کیا ہے جس کے سر پہ اتنی عمر میں بھی پڑتی ہے نا وہ سیکھ ہی جاتا ہے اور میرے نزدیک ایک لڑکی کو گھر داری کا ہر ہنر آنا چاہیے تاکہ کسی کے سر پہ بوجھ نہ بنے وہ۔ یہ زندگی گزارنے کے اصول ہوتے ہیں بیٹا جی۔"

ظفر صاحب نے اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے جتایا تو وہ چہرہ جھکاتے منہ بسور گئی۔ زاویار اس دوران خاموش تماشائی بنا پوری دلجمعی سے ناشتہ کرنے میں محو تھا۔

"بھائی کتنے دنوں سے بھوکے ہیں۔"

علی کی شرارت میں ڈوبی آواز پہ زاویار نے سرد نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو وہ سٹپٹا گیا۔

"میرا نہیں خیال اس وقت تم اپنی درگت چاہتے ہو گے۔"

اس کے سرد لہجے پہ علی نے مسکینیت سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنے موبائل پہ آنے والے فون کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔ فون کان سے لگاتے وہ وہاں سے اٹھتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"جس کے متعلق یہ بات چھیڑی ہے وہ ہی باہر نکل گیا ہے اتنی عمر ہو گئی ہے مگر مجال ہے شادی کا خیال آیا ہو کبھی اسے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ زاویار کی پشت کو تکتے مسلسل بڑبڑانے میں مصروف تھے۔ جب کافی وقت گزر جانے کے باوجود اس کی واپسی ناہوئی تو مجبوراً ظفر صاحب نے علی کو اس کے تعاقب میں جانے کا اشارہ کیا کہ کہی باہر سے ہی تو پولیس سٹیشن تو نہیں روانہ ہو گیا۔

زاویار جو مکمل توجہ سے کانسٹیبل کی بات سننے میں محو تھا قدموں کی چاپ پہ چونک کر ترچھی نگاہوں سے بائیں جانب دیکھا جہاں وہ چھوٹے چھوٹے۔ قدم اٹھاتے اسی کی جانب آرہا تھا۔ زاویار نے سنجیدگی سے فون بند کرتے رخ موڑا اور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔ علی کے اس کی جانب بڑھتے قدم وہی تھمے۔

"وہ میں آپ کو بلانے آرہا تھا بھائی۔"

اس نے کھسیا کر وضاحت پیش کی۔ اس کی کھسیاہٹ پہ زاویار نے اپنے لبوں پہ ابھر آنے والی مسکراہٹ مشکل ضبط کی اور سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہمیشہ مجھے بلانے تم ہی کیوں آتے ہو۔"

"کیا معلوم کسی دن کوئی کلیو ہاتھ لگ جائے کہ زاویار ظفر شاید کسی لڑکی سے بات کرتے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔"

اس کے کسی رپورٹر کی طرح نیوز سنانے پہ زاویار نے چبھتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اس سے پہلے کہ علی اپنی جان بچانے کی خاطر اندر کی جانب بھاگتا زاویار نے برق رفتاری سے اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیتے اس کے پیٹ پہ ایک لات رسید کی تو وہ کراہ اٹھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"بھائی دس از ناٹ فیئر۔"

"ایوری تھنگ از فیئر بے بی۔"

وہ اسے پچکارنے والے انداز میں بولا۔خود کو بے بی کہے جانے پہ علی تڑپ کر رہ گیا۔ایک اسی لفظ سے اسے چڑ تھی اور زاویار اسے مزید چڑانے کی خاطر یہی لفظ بار بار دہرایا کرتا تھا۔

شاید تم بھول گئے تھے کہ میں کس نوعیت کے کام میں ملوث ہوں۔میری حسیات کس قدر تیز ہیں۔"آئی ایم آ پولیس آفیسر۔ایک ساتھ چار آنکھیں رکھتا ہوں۔کسی کے دھیمے قدموں کی آواز بھی فوری سن سکتا ہوں اور پہچان بھی جاتا ہوں۔مجرموں سے کیسے برتاؤ کیا جاتا ہے وہ بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں۔میرے خیال میں "تمہارے بھی کس بل نکالنے کا وقت ہوا جاتا ہے۔

اس نے جلالی لہجے میں بولتے اس کی گردن پہ دباؤ بڑھایا تو وہ کراہ کر رہ گیا۔زاویار نے جتاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ منہ بسورتے سر جھٹک گیا۔گردن ابھی بھی اسی کے شکنجے میں تھی۔

"مہں تو بس اپنی بھابھی۔میرا مطلب دیکھنا چاہتا تھا کہ بھابھی بھو بھی تو نہیں ہے کوئی۔"

"تم جانتے ہو ان فضولیات میں پڑنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے تو پھر اس فضول بکواس کا مقصد۔"

وہ طیش کے عالم میں دھیمے لہجے میں غرایا۔علی ایک لمحے کو کانپ کر رہ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کیا فضولیات میں پڑیں گے کوئی اور بھی نہیں پڑے گا۔ جب بندے کے پاس شکل ہی ایسی ہو کڑوے کڑیلے جیسی تو لڑکیاں تو دور سے ہی الٹی کر کے بھاگ جائیں گی۔ بھائی اللہ نے اتنی حسین شکل دی ہے مسکرایا کریں اور بانہیں پھیلایا کریں لڑکیوں کی لائن لگ جائے گی۔" وہ اپنی بانہیں پھیلاتے دلفریبی سے بولتے اسے ناچاہتے ہوئے بھی مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔ علی نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور تیزی سے اس کے سینے سے لگا۔

کسی دن براپٹو گے تم مجھ سے علی۔" وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے مصنوعی غصہ کرتے ہوئے بولا۔"

"اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کی اس پٹائی میں بھی میرے لیے صرف محبت ہی ہو گی۔"

اس کی محبت بھری بات پہ زاویار نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ہنستے ہوئے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔

"تم تو شادی کے نام پہ ہی بھاگ نکلے میاں۔"

"نہیں بابا وہ بس ایک ضروری کال تھی۔ رائقہ ناشتہ ہو گیا آپکا تو چلیں۔ کافی دیر نہیں ہو گئی۔"

زاویار نے ظفر کو جواب دیتے رخ رائقہ کی جانب موڑا اور محبت سے استفسار کیا تو وہ بھی تیزی سے پلیٹ کھسکاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ آج اس کی برتھ ڈے ہونے کی بدولت اس نے خاص طور پہ زاویار کو حکم صادر کیا تھا کہ وہ ہی اسے یونیورسٹی چھوڑنے جائے گا ورنہ وہ کسی کے ساتھ نہیں جائے گی اور اسی بدولت آج زاویار اسے چھوڑنے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ویسے بابا آپ کہیں تو میری نظر میں لڑکی ہے۔بات چلاؤں کیا۔"

رائقہ کی نگاہوں میں انجم کا سراپا لہرایا تو چہک کر بولی۔ان سب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میری دوست ہے انجم اس کے ساتھ۔"

اس نے کن اکھیوں سے سب کی جانب دیکھا جیسے سب کے تاثرات جاننا چاہ رہی ہو۔

"رائقہ انف از انف چلو جلدی سے باہر میں انتظار کر رہا ہوں۔"

زاویار سرد مہری سے بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔رائقہ نے بھی اس کی تقلید میں جانا ہی بہتر سمجھا ورنہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اسے گھر ہی چھوڑ جاتا۔

اس کے بیٹھتے ہی زاویار نے گاڑی کا گئیر بدلتے یونی کی جانب بڑھائی۔

"بھائی آپ ناراض تو نہیں نہ۔میں نے تو بس ایسے ہی۔"

"نہیں میرا بچہ چلو جاؤ اب۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولا۔رائقہ دلکشی سے مسکرا دی اور ڈوپٹہ سیٹ کرتے باہر نکلی۔اس کے نکلتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی لیکن وہ نہ چلی۔کافی بار ٹرائے کرنے کے باوجود جب وہ نہ چلی تو زاویار تھک ہار کر دروازہ کھولتے باہر نکلا اور گاڑی کا معائنہ کرنے لگا۔

"ایک تو یہ ڈوپٹہ بھی آج ہی پھنسنا تھا۔سارے غلط کام آج ہی ہونے ہیں میری زندگی میں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ غصے سے بڑبڑاتے اپناڈوپٹہ کھینچتے رہی تھی جو کہ بری طرح گاڑی میں اٹکا ہوا تھا۔نسوانی آواز پہ ناچاہتے ہوئے بھی زاویار نے چونک کر گردن اٹھائی مگر اس لڑکی کا چہرہ دوسری جانب ہونے کی بدولت وہ دیکھ نہ پایا۔

ضرور اس ارحام نامی بلا کی بدولت ہی سب کچھ ہو رہا ہے جب سے اس کی شکل دیکھی ہے کوئی کام ڈھنگ سے "نہیں ہوا۔"

وہ ایک بار پھر غصے سے بڑبڑائی۔زاویار نے تاسف سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا جو شاید اپناڈوپٹہ پھاڑنے کی تیاریوں میں تھی اس سے پہلے کہ وہ اس کی جانب بڑھتا وہ اپناڈوپٹہ نکالنے میں کامیاب ہوگئی تھی مگر اگلے ہی لمحے اس کی چیخ سن زاویار نے ناگواری سے اس کی پشت کو تکا جو اب اپنا پھٹا ہوا ڈوپٹہ آنکھوں کے سامنے کیے صدمے کی کیفیت میں اسے تک رہی تھی۔

"یہ تو پھٹ گیا۔آج کوئی آیت الکرسی پڑھنے والا نہیں تھا نہ تو پھٹنا ہی تھا یہ۔ماما آئی مس یو۔"

وہ نم نگاہوں سے آسمان کو تکتی ایک نگاہ پھٹے ہوئے ڈوپٹے پہ ڈالتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں بے پناہ دکھ امنڈ آیا تھا۔

"ایکسکیوز می۔"

اپنے عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ ماہا نے آنکھوں کو سختی سے میچتے ڈوپٹہ سرعت سے نیچے کیا۔اہانت کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔مطلب پیچھے موجود انسان اس کی ایک ایک حرکت کا ملاحظہ کر چکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"نہیں ماہا پیچھے منہ کر کے نہیں دیکھنا بہت بے عزتی ہو گی۔"

وہ روہانسے لہجے میں گویا ہوئی اور آنکھیں میچتے اس سے پہلے کہ آگے کی جانب بھاگتی نمبر پلیٹ پہ اس کا فراک اڑنے کی بدولت تھوڑی سی نمبر پلیٹ بھی اکھڑ گئی۔ماہا کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں لبوں پہ ہاتھ جمالیا۔

"ایڈیٹ پاگل لڑکی۔"

زاویار غصے سے غرایا۔اس سے پہلے کہ وہ اس کے سامنے جاتا ماہا آنکھیں میچتے تیزی سے اندر کی جانب بھاگ گئی۔زاویار نے ہونقوں کی طرح اسے بھاگتے دیکھا جو اب یونیورسٹی میں گھس چکی تھی۔اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ایک نظر نمبر پلیٹ کو دیکھا۔

"جاہل لڑکی۔"

اس نے غصے سے گاڑی پہ مکہ مارتے سر جھٹکا۔ابھی تک اس کی حرکتوں پہ اسے شدید قسم کا تاؤ آرہا تھا مگر اس کی شکل دیکھنے سے وہ فلحال قاصر ہی رہا تھا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

"تم کیوں الجھی پڑی ہو ماہا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو اور کیا کروں میں آج تمہارے بھائی کے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھی مگر مجھے آنا پڑا کیونکہ اس نے اس چیز کو بھی" اپنی انا کا مسئلہ بنالینا تھا۔" گھر سے نکلتے نکلتے جب وہ رافع کے ساتھ آنے کی خواہش مند تھی تو ارحام نے بیت اعتماد کے ساتھ یہ ذمہداری خود لے لی کہ وہ ان دونوں کو خود ہی یونی چھوڑ دے گا۔ ماہا اس کی بات پہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر رافع کو حامی بھرتا دیکھ وہ سختی سے لبوں کو بھینچ گئی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایک بار پھر اس کی بدولت کوئی بدمزگی ہو تبھی خاموشی اختیار کر گئی تھی۔

وہ جو پہلے ہی بھری بیٹھی تھی اس کی بات پہ چیخ کر بولی۔ انجم نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"ارے ماہا یہ ڈوپٹے کے ساتھ کیا ہوا۔"

کچھ نہیں بس وہ کہی سے اڑ گیا ہے اسی وجہ سے پھٹ گیا ہے۔ میں کلاس میں جا رہی ہوں اپنی۔" وہ ان دونوں" سے نگاہیں چراتے تیزی سے اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔ رائقہ نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔

"اتنا پیارا ڈریس پہنا ہوا ہے اس نے مگر دیکھو پھٹ گیا۔"

اسکے لہجے پہ افسوس محسوس کر انجم نے بے نیازی سے شانے اچکائے اور کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔

"تم کلاس نہیں لو گی کیا۔"

"میں تو نہیں لے رہی تم بھی بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تمہارے بھائی کس قدر روڈ ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اسے بھی اپنے ساتھ بٹھاتے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولی تو رات والی بات یاد کرتے رائقہ بھی کھل کر ہنس دی اور ہولے سے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

"وہ روڈ نہیں ہیں رائقہ بس وقت کے بہت پابند ہیں۔ وہ نہ بلاوجہ کسی کو کھانے دیتے ہیں نہ جانے دیتے ہیں نہ گند ڈالنے دیتے ہیں ایک وہ ہی تو ہیں جو ہمارے میں ویل مینرڈ ہیں۔"

وہ زاویار کی حرکتیں یاد کرتے ہنستے ہوئے بولی۔ انجم بھی اس کی بات پہ ستائش سے اثبات میں سر ہلا گئی۔ ماہا نے دور سے ہی ان دونوں کو ایک نظر مسکراتے ہوئے دیکھا اور نم نگاہوں سمیت مسکرا دی۔ ابھی کچھ دیر قبل وہ ان دونوں کی باتیں سن چکی تھی تبھی وہ وہاں سے اٹھ کر آچکی تھی۔

"آج تم یہی رہنا جب ماہا چلی بھی جائے مجھے آج تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔ وہ ویسے بھی ساتھ ہی رہتی ہے ہر وقت تو بندہ اپنی پرسنل باتیں بھی نہیں کر سکتا۔"

وہ جو غصے سے کیفے کی جانب بڑھ رہی تھی نزدیک سے ابھرنے والی آواز پہ ٹھٹھکی رکی اور مڑ کر اپنی پشت پہ دیکھا جہاں وہ رائقہ کو یہ سب بول رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے انجم وہ تو کچھ کہتی بھی نہیں ہے۔ مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ وہ تمہاری کزن ہے اور تم اس سے چڑ رہی ہو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں چڑ نہیں رہی مگر ہر کسی کی اپنی اپنی جگہ ہوتی ہے مگر ہم دونوں کے درمیان ناجانے کیوں اس کی بدولت" اختلافات آرہے ہیں اسی لیے اب وہ جتنا دور رہیں اتنا ہی بہتر ہے۔میں مزید دوریاں افورڈ نہیں کر سکتی ہم دونوں کے درمیان۔"

اس کے حتمی لہجے پہ وہ بمشکل مسکرا دی۔ان کی باتیں یاد کرتے ماہا نے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا۔وہ یہاں اس دنیا میں آتو گئی تھی مگر یہاں تو سب کچھ اس سے ناراض تھا۔سب کیلیے ہی وہ ایک ناقابل برداشت وجود تھی۔اس نے اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتے کلاس کی جانب قدم بڑھائے مگر کلاس میں جاکر معلوم ہوا کہ وہ میم تو آئی ہی نہیں تبھی خاموشی سے وہاں سے نکلتے گراؤنڈ میں تنہا ہی بینچ پہ آبیٹھی اور انگلیاں مڑورنے لگی۔سب کو آپس میں مصروف دیکھ اس نے بمشکل آنسوؤں کو اپنے اندر اتارا۔

"وہ دیکھ وہاں اکیلی بیٹھی ہے یہ سہی موقع ہے۔"

ارسلان کی سرگوشیانہ آواز پہ وقار نے بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو بینچ پہ بیٹھی ماہا کو دیکھ اس کی آنکھیں بھی چمک اٹھی۔اس نے اسے دیکھ مزے سے سر ہلایا اور منہ پہ ماسک چڑھاتے۔ارسلان کو تھمبز اپ کا اشارہ کیا۔

کل بہت ہاتھ اٹھارہا تھا نہ اس لڑکی کی بدولت ارحام ہم پہ۔اب ہم اسے بتائیں گے کہ گھر کی عزت کے ساتھ جب کچھ "غلط ہو تو کیا ہوتا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارسلان کے تنفر بھرے لہجے پہ وقار کی آنکھوں میں بھی شیطانی مسکراہٹ ابھری۔وہ گہرا سانس بھرتے پراعتماد انداز میں اس کی جانب بڑھا۔ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"ایکسکیوز می مس ماہارائٹ۔"

ماہا نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اتنے لوگوں کی موجودگی کے باعث خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔

"ڈونٹ وری ڈیئر وہ بس وائٹ بلڈنگ کے پاس آپ کو آپ کی فرینڈز بلا رہی ہیں۔کیا نام تھا ان کا ہاں انجم۔"

اس نے نہایت تہذیب کا مظاہرہ کیا۔ماہا کے لب اس کی بات پہ مسکرا اٹھے۔وہ اثبات میں سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھی اور اس بلڈنگ کی جانب بڑھی مگر وہاں پہنچتے ہی جب وہاں کسی ذی روح کا نام ونشان تک نہیں ملا تو وہ دل مسوس کر رہ گئی۔اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھ پرینگ کیا گیا ہے۔اس سے پہلے کہ وہ غیض کے عالم میں مڑتی اپنے عقب میں کھڑے ان دو لڑکوں کو دیکھ ماہا کے جسم سے جیسے کسی نے جان نکال دی۔اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو ارحام کے دوست تھے۔اس کا حلق تک سوکھ گیا۔

"آپ دونوں یہاں کیوں۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔ان کی حرکت کی سمجھ تو آ گئی تھی مگر اسے ڈرنا بلکل نہیں تھا۔غیر ارادی طور پہ اس کی نگاہ بائیں جانب درخت پہ لگے ایک نوٹ کی جانب اٹھی جہاں کنسٹرکشن ایریا لکھا ہوا تھا۔وہ اپنی کوتاہی پہ آنکھوں کو سختی سے میچ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com

بہت زعم ہے اس ارحام کو اپنی عزت پہ۔ آج ہم اسے بتائیں گے کہ عزت ہوتی کیا ہے۔ کل تمہاری بدولت" اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا مجھے برا بھلا کہا اپنے اتنے پرانے دوست کو۔ اب کل کی آئی لڑکی اسے اس حد تک عزیز "ہوگئی۔ آج تو تجھے بلکل نہیں چھوڑیں گے ہم۔ اپنی رات کو رنگین۔

اس سے پہلے کہ وہ زبان سے مزید کوئی غلاظت بکتا اپنے منہ پہ پڑنے والے مکے کی بدولت اس کے چودہ طبق روشن ہوگئے۔ ماہا ایک جانب کھڑی خوف سے تھر تھر کانپتے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ یہ دنیا کس قدر گندی تھی۔

وہ بے یقینی کی کیفیت میں جنونی بنے ارحام کو دیکھ رہی تھی جو نہایت بے دردی سے اسے پیٹ رہا تھا۔

شرم آرہی ہے مجھے تجھے اپنا دوست کہتے ہوئے تیرے ساتھ میں نے یاری نبھائی ہے غصہ آرہا ہے اپنی ہی" حرکتوں پہ میری ہی عزتوں پہ نقب لگائے گا تو بھونک اب تیری یہ زبان کتوں کو نہ کھلائی میں نے تو میرا نام بدل "دئی۔

وہ اس کے بازو کو بے دردی سے مڑورتے ہوئے دھاڑا۔ اس کا تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ ماہا نے سپید پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا مگر ارسلان کا سانس رکتا دیکھ وہ تیزی سے ارحام کی جانب بڑھی اور لرزتے ہاتھوں سے اس کا بازو تھامتے اسے پیچھے کھینچا۔

"پلیز چھوڑیں اسے وہ مر جائے گا۔"

وہ شدت غم سے چلائی۔ آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تم پاگل ہو جو ان کے کہنے پہ کہی بھی چلی آئی۔ یہ دماغ چلتا بھی ہے یا بس اس میں بھوسہ بھرا ہوا ہے۔"

وہ اس کی کنپٹی پہ ہاتھ مارتے اشتعال کے عالم میں پھنکارا۔ اس کا اس قدر شدید ردعمل دیکھ ماہا خوف سے تھر تھر کانپنے لگی۔ ارحام نے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے خود پہ قابو پایا۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی۔"

وہ اب کی بار دھیمے مگر سرد لہجے میں بولا۔ ماہا ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے تیزی سے وہاں سے بھاگی۔ غصہ اسے ارحام پہ بھی آرہا تھا کہ وہی اس کا دوست تھا۔ ضرور وہ بھی یہی حرکات کرتا ہوگا تبھی تو اس کے دوست بھی انہی سب کاموں میں ملوث تھے۔

ل"لیکن اگر آج وہ نہ آتا تو نا جانے اس کے ساتھ کیا ہو جاتا۔ جو بھی تھا اس کی بدولت وہ ان دونوں کے چنگل "سے بچی بھی تھی۔

اس کے دل نے فوراً دماغ کی تردید کی۔ اس نے سب سے پہلے واشروم جاتے اپنے منہ پہ پانی کے چھپاکے مارے تاکہ کسی کو اس کے رونے کا شک نہ ہو۔ اسی دوران موبائل بجتا دیکھ اس نے تیزی سے موبائل اٹھایا جہاں انجم کالنگ جگمگا رہا تھا فون اٹھاتے ہی وہ اسے کیفے آنے کا بول رہی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی وہ کافی حد تک خود پہ قابو پا چکی تھی۔ دل تو ابھی بھی بھاری ہی تھا مگر ان کے سامنے خود پہ قابو بھی تو پانا تھا نہ۔

"تم روئی ہو کیا ماہا۔"

رائقہ کی آواز پہ اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلاتے اس کی بات کی تردید کی۔

"خیر ہم لوگ باہر نزدیکی کیفے جا رہے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔ مزہ آئے گا۔"

انجم کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی راضی ہو گئی۔ باہر تو اسے بھی ہونی سے نکلتا تھا تاکہ کسی نزدیک سکول میں جاب بھی تلاش کر سکے۔ ٹیچنگ تو اسے کرنی ہی تھی چاہے دس ہزار تک ہی اس کے ہاتھوں میں کیوں نہ آتا تبھی خاموشی سے حامی بھر لی۔ کچھ ہی دیر میں تینوں ایک نہایت ہی پر تعیش ریسٹورینٹ کے سامنے کھڑی تھی۔ ماہا نے سنجیدگی سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"ایسا کرو تم دونوں اندر جاؤ مجھے اطراف میں جو نزدیکی سکول ہے وہاں سے ویکنسی کا پتہ کرنا ہے میں کچھ وقت میں تم سے ملاقات کرتی ہوں۔"

وہ شانے پہ لٹکتا بیگ درست کرتے سنجیدگی سے گویا ہوئی۔ رائقہ نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا البتہ انجم کو اس کی بات سے زیادہ کچھ فرق نہیں پڑا تھا۔

"جاب وہ بھی تم کیا ہو گیا ہے ماہا۔ اچھے خاصے کھاتے پیتے گھر سے تعلق۔"

"ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی رائقہ۔ ہم سمجھتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ اور ہی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ایک ہی جملے میں اسے بہت کچھ باور کرا گئی۔ رائقہ کو چپ لگ گئی۔ اس دوران انجم اسے لیتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ ماہا نے گہرا سانس بھرتے اپنے بھاری ہوتے دل پہ ہاتھ رکھا۔ شدت سے جی چاہا کہ کہیں بیٹھ کر اپنے اندر کا سارا غبار باہر نکال دے۔ وہ تھک گئی تھی اس دنیا سے ان حالات سے۔ وہ اپنے گھر میں خوش تھی اپنی ماما کے ساتھ۔ اس کی ایک الگ سی دنیا تھی سب کچھ نکھرا نکھرا سا تھا کوئی آسائش نہیں چاہیے تھی۔ ناجانے زندگی اسے کس دوراہے پہ لے آئی تھی۔ یہ سب بھی اس کیلیے نیا تھا مگر یہ کرنا بھی ضروری تھا۔ وہ مزید کرن کی باتیں برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ ٹھیک ہی تو کہ رہی تھی وہ کہ بغیر کسی رشتے کے مفت کی روٹیاں ہی توتوڑ رہی تھی۔

"یہ دنیا ہے یا جنگل جہاں میں پھنس چکی ہوں۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی اور بے دھیانی کی کیفیت میں مڑی۔

"آئی ایم۔ سوری سوری۔"

وہ جو دنیا جہاں سے بے خبر خود سے ہی بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کسی چٹان وجود سے زوردار تصادم کی صورت میں وہ اس سے قبل کہ لڑکھڑا کر زمین کو سلامی پیش کرتی سامنے کھڑی شخصیت نے بروقت اس کی کلائیاں تھامتے گرنے سے بچایا۔ اگلے ہی لمحے ماہا نے اپنی بے خبری پہ خود کو لعن طعن کرتے اس سے معذرت بھی کر لی۔ معیز نے تعجب سے اس آنکھیں میچے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو ابھی تک اس سے معذرت ہی کر رہی تھی۔

"ارے آپ یہاں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معیز اسے اپنے سامنے دیکھتے ہی پہچان گیا تبھی خوشگوار حیرت سمیت گویا ہوا۔اس کے نین نقش تو ہو بہو انجم کی کزن جیسے تھے۔ہاں یہ وہی تھی جس کا تعارف اس نے رائقہ نے اس سے کروایا تھا تبھی خوش دلی سے مسکرادیا۔بھاری مردانہ مسکراتی آواز پہ ماہانے سرعت سے آنکھیں کھولتے اپنے پیروں میں گری انگوٹھی اٹھاتے انگلی میں پہنی اور چونک کر اس کی جانب دیکھا۔مقابل کی صورت دیکھ چہرے سے بے ساختہ تشکر چھلکا۔وہ بھی اسے پہچان چکی تھی مگر یوں بیچ راہ میں اسکے ساتھ کھڑا رہنا مناسب نہ لگا تبھی نگاہیں چرا گئی۔

"بہت شکریہ آپکا۔وہ پتہ نہیں چلا مجھے ناجانے ذہن کہاں اٹکا ہوا تھا۔ونس اگین تھینکس الاٹ۔"

اس سے پہلے کہ وہ اسے شکریہ ادا کرتے آگے کی جانب بڑھتی اس کی بھاری مردانہ آواز نے اس کے قدم زمین پہ ہی روک دیے۔ماہانے آنکھیں بند کر کے کھولی اور مڑ کر تنقیدی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

میرے خیال میں آپ شاید اس دنیا کو لعن طعن کرنے میں محو تھی۔اگر آپ برا نہ مانے تو کیا میں آپ کی "پریشانی کا سبب جان سکتا ہوں۔"

معیز کے دوستانہ رویے کی بدولت پہلے پہل تو وہ جھجکی مگر پھر اس نے ناجانے کیا سوچ کر خود سب کچھ اسے بتانے کا فیصلہ کر لیا تبھی گلہ کھنکھارتے اس کی جانب دیکھا۔معیز نے کچھ سوچ کر ایک طائرانہ نگاہ چاروں اطراف میں گھمائی اور اسے اپنے ساتھ اندر آنے کا اشارہ کیا۔اس کی آفر پہ وہ گھبرا گئی۔اگر اندر بیٹھی انجم اور رائقہ اسے اپنے بھائی کے ساتھ دیکھ لیتی تو ناجانے کیا کیا سوچ لیتی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"وہ یہاں رائقہ اور انجم۔"

جی ان سے ملاقات ہو گئی ہے میری مگر آپ کیوں گھبرا رہی ہیں۔ میری بہن اتنی چھوٹی سوچ کی حامل لڑکی "
"بلکل نہیں ہے آپ پر سکون ہو کر آ سکتی ہیں۔

وہ اسے جتاتے ہوئے بولا۔ ماہا اپنی چوری پکڑی جانے پہ خجل سی ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کی پیروی کرنے لگی۔ معیز کے ایک بار پھر پوچھنے پہ ماہا نے بمشکل مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

دراصل جاب کی تلاش میں یہاں وہاں گھوم رہی ہوں مگر یہاں جاب کم اور گھٹیا لوگوں سے واسطہ زیادہ پڑتا"
"ہے تبھی ڈر لگتا ہے بس اور کچھ نہیں۔

وہ اطراف میں نگاہیں گھماتے دانت پیستے ہوئے بولی۔ آنکھوں میں ناگواری کا عنصر صاف نمایاں تھا۔ معیز نے دلچسپی سے اس کی جانب دیکھا اور سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ وہ اس کے ساتھ ہی قدم ملاتے نکر والی میز کی جانب بڑھا اور کرسی کھینچتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ماہا جھجکتے ہوئے بیٹھ گئی۔

میرے خیال میں آپ مجھ سے بھی کافی چھوٹی ہیں اور اتنی سی عمر میں جاب۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ آپ کو اپنی "
"کزن کے ساتھ رہتی ہیں رائٹ۔

اس نے ماہا کی بات پہ کچھ الجھن کا اظہار کیا۔ ماہا کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔ معیز اب دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھائے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حالات اس کے برعکس ہوتے ہیں جو ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔میں ویسے بھی ابھی یہاں آئی ہوں پہلے میں "
جہاں رہتی تھی وہاں ایک چھوٹے موٹے سکول میں جاب کرتی تھی۔ تنخواہ چاہے کم تھی مگر گھر کا گزارا اچھے
"سے ہو رہا تھا۔ماما کے ساتھ کافی اچھا وقت بیت رہا تھا۔

"تو اب کیا اچھا نہیں بیت رہا ان کے ساتھ۔"

"وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں تبھی تو در بدر کی ٹھوکریں کھانے کو مل رہی ہیں۔"

اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔معیز سختی سے لبوں کو بھینچ گیا معاً اس نے کچھ سوچ کر ماہا کی جانب دیکھا جو کسی غیر مرئی نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔

"ویسے آپ کافی پر اعتماد ہیں۔"

معیز کی ستائش میں ڈوبی آواز ابھری تو ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

تو کیا نہیں ہونا چاہیے آج کل کی دنیا جیسی ہے نہ اسکا ویسے ہی سامنا کرو۔یہ دنیا بہت ظالم ہے۔اس بات کا "
ادراک اس وقت نہیں ہوا تھا جب ماں تھی مگر اب ان کے جانے کے بعد ایک ایک چیز کھل کر سامنے آ رہی
"ہے۔ماں کے بغیر یہ دنیا بہت ظالم ہے۔

اس کے لہجے کا پھیکا پن معیز کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہا۔اس نے دکھ سے اس کی جانب دیکھا۔

"میرے پاس آپ کیلیے ایک آفر تو ہے اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا بتاؤں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی بات پہ ماہا نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ آنکھوں میں خوف سا چھلکا ایک اجنبی پہ یقین کیسے کر سکتی تھی وہ ابھی جو اس کے ساتھ ہوا تھا کیا وہ کم تھا۔

"آپ مجھ پہ یقین کر سکتی ہیں مس۔ میں آپکا بھروسہ نہیں ٹوٹنے دوں گا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں چھپی خوف کی تحریر پڑھ چکا تھا تبھی نرم لہجے میں بولا۔ ماہا کے تنے ہوئے اعصاب فوراً سے پہلے ڈھیلے پڑے۔ وہ اس کے یوں وضاحت دیتے پہ خفت سے چہرہ جھکا گئی۔ نا جانے وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا۔

جی تو میں جاب کی بات کر رہا تھا رائٹ دراصل میرے آفس میں ایک پوسٹ فری ہے اگر آپ چاہیں تو اسے" جوائن کر سکتی ہیں زیادہ کام نہیں ہے بس کمپیوٹر ڈھنگ سے چلانا آتا ہو باقی ایوری تھنگ ول بی آل رائٹ۔ آپ کو پے بھی اچھا کیا جائے گا سب کچھ اچھا ہو گا کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی آپکو وہاں۔ اس بات کی یقین دہانی "میں آپ کو کرواتا ہوں۔

اس نے مسکراتے ہوئے اسے سمجھایا مگر ماہا کے چہرے پہ ابھرنے والے تاثرات اسے پریشان کر گئے۔ ماہا نے ناخن چباتے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا۔ از ایوری تھنگ از آل رائٹ۔"

وہ دراصل مجھے تو اس بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے۔ مطلب کمپیوٹر وغیرہ نہیں چلانا آتا مجھے۔ میں نے کبھی" "چلایا نہیں نہ بس اسی وجہ سے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ شرمندگی اور دکھ کے ملے جلے تاثرات سمیت بولی۔ معیز نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔ پہلے پہل آپ کو ٹرائل پہ رکھا جائے گا۔ پہلے آپ کو سب کچھ " سکھا کر دین آگے کا کام ہو گا پریشان مت ہو سب اچھا ہو گا۔ میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ کس انسان کو کس "پوسٹ پہ رکھنا ہے اور آپ کا چہرہ دیکھ مجھے اندازہ ہو چکا ہے کہ آپ جلد ہی سیکھ جائیں گی۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے اسے پر سکون کر گیا۔ ماہا

تشکرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا جو اب اپنی کلائی میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔ ماہا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میرے خیال میں مجھے اب نکلنا چاہیے۔ امپورٹنٹ میٹنگ ہے ایک اور یہ رہا میرا کارڈ۔ آپ مجھے کال کر سکتی " "ہیں سب کچھ سوچ کر۔

وہ پرفیشنل انداز میں اس سے مخاطب تھا تبھی اس کی ساری جھجک بھی کہی دور جا سوئی تھی۔

"ویسے کچھ سوچا ہے آپ نے اس جاب کے متعلق۔"

اس سے پہلے کہ ماہا کچھ سوچ کر اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اپنے عین سامنے رکتی شخصیت کو دیکھ اس کے چہرے پہ اشتعال کی بدولت سرخی دوڑی۔ اس نے گہرا سانس بھرتے بمشکل خود پہ قابو پایا۔ یہ شخص جگہ جگہ

اس کے پیچھے کیسے پہنچ جاتا تھا۔اس نے ناپسندیدگی سے ارحام کی جانب دیکھا البتہ معیز کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق ابھری۔وہ شاید اسے پہلے بھی کہی دیکھ چکا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے درشتگی سے بولا اور ایک کاٹ دار نگاہ معیز پہ ڈالی۔ماہا نے اس کی بات کا کوئی بھی جواب دنیا ضروری نہ سمجھا۔اس سے پہلے کہ وہ اسے اشارہ کرتے بے نیازی سے آگے کی جانب بڑھتی ارحام نے سختی سے اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیا۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ماہا حسن کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور یہ کون ہے۔"

میں یہاں کچھ بھی کروں اور یہ جو بھی ہو میں آپ کو جواب کس حق سے دوں مسٹر ارحام۔میرے ساتھ حد "

"میں رہیں ورنہ حدیں تجاوز کرنا مجھے بھی آتا ہے۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے قہر برساتی نگاہوں سے اسے گھورتے درشتگی سے بولی اور ساتھ ہی غصے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرایا۔ارحام نے سرد نگاہیں معیز کی جانب اٹھائی جس کی مسکراتی نگاہیں ابھی بھی ماہا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی اور یہی چیز ارحام داؤد کو اندر ہی اندر جلا کر راکھ کر رہی تھی۔اس نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں اتنی زور سے بھینچی کہ ہاتھوں کی رگیں تک ابھر کر نمایاں ہو گئی۔

"اوکے مس ماہا۔آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ دھیمے مگر نرم لہجے میں بولتے ایک نگاہ ضبط سے سرخ پڑتے ارحام پہ ڈالتے تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی ماہا نے ایک نظر ارحام کو دیکھا۔

بہت شکریہ آپ نے میری جان بچائی۔شاید آج آپ مجھے نہ بچاتے تو نا جانے کیا ہو جاتا مگر اس کے بعد یہ نہیں" "کہوں گی میں آپکو کہ آپکا مجھ پہ حق بن گیا ہے اسی لیے لحاظ کیا کریں۔

وہ پہلے پہل تو دھیمے مگر پھر ناگواری سے بولی۔ارحام نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اب دوبارہ اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔وہ جو اسے تلاش کرتے کرتے کیفے کی جانب آیا تھا انجم کے فون کرنے پہ اسے علم ہوا کہ وہ لوگ نزدیکی کیفے آئے ہیں تبھی دوڑا دوڑا وہی چلا آیا مگر یہاں اسے کسی اور مرد کے ساتھ دیکھ ارحام کے وجود پہ جیسے کسی نے چھریاں چلا دی تھی۔اس نے بہت مشکلوں سے ماہا کے سامنے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا ورنہ شاید وہ ایک بار پھر اس سے بدگمان ہو جاتی اور اس بار کی بدگمانی ارحام داؤد نہیں برداشت کر سکتا تھا۔

****

"کہاں رہ گئی تھی تم۔"

انجم اسے بے دھیانی میں اندر آتا دیکھ نا سمجھی سے بولی البتہ رائقہ کی نگاہیں اس کے چہرے پہ پھیلے اضطراب پہ جمی تھی۔ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ نہیں یہی تھی وہ بس رائقہ کے بھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ہم تو اب کھا بھی چکے ہیں تم اب آ رہی ہو۔ تم کچھ کھاؤ گی۔"

انجم نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹی۔ رائقہ نے اسے آنکھیں دکھائی البتہ ماہا کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے تم نے کھالیا نہ وہی بہت ہے۔ میرے خیال میں اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ لہجے میں آرزدگی سمٹ آئی تھی۔ صبح کرن کی بدولت ناشتہ نہیں کر پائی تھی اور اب بھی بھوک ہونے کے باوجود اس کی بھوک ہی مر گئی تھی۔ انجم شانے اچکاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ماہا اگر آپ کچھ کھانا چاہتی۔"

"نہیں رائقہ مجھے سچ میں بھوک نہیں ہے۔"

اس نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے اسے ٹالا۔

جب ماہا کو بھوک نہیں ہے تو پھر ذور کیوں لگانا۔ ویسے بھی اس نے یہ سب چیزیں پہلے کہاں دیکھی ہونگی۔ پہلی "بار ہے سمجھ بھی نہ آتا۔ گھر جا کر اپنے مطابق کی چیزیں کھائے گی تو ہی پر سکون رہے گی کیوں ماہا۔"

انجم مسکراتے لہجے میں بولا۔ ماہا نے اس کی بات پہ بمشکل مسکراتے مرے مرے انداز میں سر ہلایا۔

"ارے بھائی آپ بھی یہاں۔"

انجم ماہا کے عقب سے نمودار ہوتے ارحام کو دیکھتے چمکتی نگاہوں سمیت بولی اور اس کی جانب بڑھی۔ ماہا نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔ اسے تھا کہ وہ جا چکا ہو گا مگر وہ تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے ہی پڑ چکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ہاں بس وہ کسی ضروری کام کی بدولت آیا تھا۔ تم لوگوں نے کچھ کھایا یا میں آرڈر کروں۔"

وہ جو انجم اور ماہا کی سب باتیں سن چکا تھا اسے اس بات سے نکالنے کی خاطر ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔ انجم کی آنکھیں اس کی پیشکش پہ پھیل گئی۔ ماہا نے ایک کڑی نگاہ اس پہ ڈالی اور اپنا بیگ شانے پہ لٹکاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ انجم نے رعونت سے اس کی پشت کو تکا۔

ایک تو ہر وقت ماہا نا جانے کیوں موڈ سپوئل کر دیتی ہے سب کا۔ عجیب کچھ کھا لیتی تو کیا جانا ہے۔ نا جانے بھائی" "آپ اتنا خوش کیوں تھے ساری خوشی ملیامیٹ کر دی۔

وہ جو اس کے چہرے پہ ایکدم مسکراہٹ سکڑتی دیکھ چکی تھی چڑ کر بولی۔ رائقہ نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو سب کچھ جانتے بوجھتے یہ بات کر رہی تھی۔

یہ بات تم کہہ رہی ہو انجم۔ تم جانتی ہو وہ جلدی کسی کے ساتھ کنفرٹیبل نہیں ہوتی مگر پھر بھی۔ میں باہر جا رہی" "ہوں تم نے آنا ہو تو آ جانا۔ ویسے بھی بھائی تو اب تمہارے آ ہی چکے ہیں ان کے ساتھ بھی جا سکتی ہو تم۔

رائقہ غصے سے بولتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ ماہا نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔ ماتھے پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔

آپ نے دیکھا بھائی اسے۔ اس نے مجھ سے کبھی اس طریقے سے بات نہیں کی ہے اب ایسے کیوں بول رہی" ہے صرف ماہا کی وجہ سے۔ نا جانے کیوں سب کو ماہا میں کیا دکھتا ہے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایسے مت سوچو اس کے بارے میں تمہاری تو وہ بہت اچھی دوست ہے اس کے اسی رشتے کو بحال رکھو۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے مسکراتے لہجے میں بولا۔ انجم نے گہرا سانس بھرتے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا اور اس کے بازو میں بازو حمائل کرتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے مگر باہر ماہا اور رائقہ کو ایک ساتھ سیاہ رنگ کی گاڑی کے پاس کھڑا دیکھ اس نے ناک منہ چڑھایا۔ ساتھ کھڑا شخص یقیناً معیز ہی تھا۔

آپ ابھی تک گئے نہیں بھائی۔ میں تو ڈرائیور کو فون کرنے والی تھی چلیں آپ اب یہی ہیں تو ہمیں آپ ڈراپ کر دیں۔"

اسکی بات پہ ماہا اچھا خاصا بوکھلا گئی۔ وہ اسے کیوں اپنے ساتھ گھسیٹ رہی تھی۔

"نہیں رائقہ میں لوکل چلی جاؤں گی تم جاؤ پلیز۔ تھینکیو۔"

اس نے سہولت سے اسے انکار کیا مگر رائقہ بضد تھی۔ ماہا نے نفی میں سر ہلاتے معیز کی جانب دیکھا مگر بائیں جانب نگاہ اٹھتے ہی اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا کیونکہ سامنے ہی انجم اور ارحام کھڑے شعلہ بار نگاہوں سے اسے ہی گھور رہے تھے۔ معیز نے چونک کر اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو انجم کو فت سے آنکھیں گھما کر رہ گئی۔ ایک اس شخص کو وہ جتنا دیکھنا نہیں چاہتی تھی یہ شخص مسلسل اس کے سامنے آجاتا تھا۔

"مم۔ میں چلتی ہوں رائقہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے بھائی آپ روکیں نہ اسے۔ کہاں خوار ہو گی اتنی تپتی دھوپ میں۔ ہم ڈراپ کر دیں گے نا۔ کیا آپکو یہ اچھی نہیں لگتی جو آپ اسے چھوڑنے پہ رضامند نہیں۔"۔

وہ معیز کا بازو تھامتے ہوئے مشکوک لب ولہجے میں بولی۔ معیز اس کی بات پہ کھل کر ہنس دیا البتہ انجم اور ارحام نے ایک ساتھ مٹھیاں بھینچی۔ اس کی بات پہ ماہا اچھا خاصہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

"ارے بھئی یہ سراسر ناانصافی ہے۔ مجھے تو ہمیشہ ان سے مل کر اچھا ہی لگتا ہے۔ ان کی شخصیت ہی ایسی ہے۔"

معیز دلچسپی سے اس کے اڑے اڑے حواسوں کو مزہ لیتے ہوئے بولا۔ ماہا کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ گئی۔ ناجانے وہ دونوں اب گھر جا کر انکل کو کیا کیا باتیں لگا کر بتائیں گے اور پھر وہ کیا اس پہ شک کریں گے۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک بار پھر انکار کرتی رائقہ نے اس کا بازو تھاما اور زبردستی کھینچتے ہوئے اسے گاڑی میں بٹھا ڈالا۔ یہاں تک کہ وہ مزاحمت بھی نہ کر سکی۔ ان کی گاڑی جوں ہی ان دونوں کے پاس سے گزری انجم نے کٹیلی نگاہوں سے ارحام کی جانب دیکھا۔

"دیکھا بھائی آپ نے۔"

"وہ زبردستی لے کر گئی ہے تمہاری دوست چندا۔ چلو ہم بھی چلتے ہیں۔"

ارحام نے اسے ٹالنا چاہا مگر وہ تو اس کا ہنستا چہرہ یاد کر دانتوں کو پیس گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جب میں سب کے درمیان موجود ہوں تو پھر ایسے کیسے کوئی بھی اس کے ساتھ فری ہو سکتا ہے۔ وہ تو بہت" پردے دار ہے نا کسی مرد سے بات نہیں کرتی آدمیوں کے آس پاس نہیں بھٹکتی تو پھر آج کیوں کل کے آئے "اس لڑکے کی گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی۔

انجم کا دل ان کے ہنستے چہرے یاد کرتے جل رہا تھا۔ ارحام نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیوں اتنی سی بات کو سر پہ حاوی کر رہی تھی۔ اس نے زبردستی اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیا اور اسے کھینچتے ہوئے گاڑی کی جانب قدم بڑھائے۔ اس دوران بھی انجم کے ذہن میں بس وہی باتیں گردش کر رہی تھی جو اس کے دل میں مزید نفرت کے جذبے کو پروان چڑھانے کا کام کر رہی تھی۔ اس نے آنکھیں میچتے گہرا سانس بھرا اور سر جھٹک کر اپنا دھیان ونڈ سکرین کے پار دوڑتے مناظر پہ ٹکا دیا۔ وہ جان چکی تھی کہ اب اسے گھر جا کر کیا کرنا ہے۔ یہ سب سوچتے اس کے لبوں پہ ایک کاٹ دار مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

****

"آج تو آپ بہت خوش لگ رہے تھے۔ خیر تھی نا۔"

وہ معیز کے بازو میں بازو ڈالے اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تو معیز اس کی بات پہ زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ رائقہ نے خوشگواری کے عالم میں اس کی جانب دیکھا۔ اس دوران لاؤنج میں بیٹھے تمام افراد کی توجہ بھی اس کی جانب مبذول ہو چکی تھی۔

"خیریت ہے بڑا منہ پھاڑ پھاڑ کر ہنسا جا رہا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

علی معیز کو ٹھوکا مارتے ہوئے بولا۔ اس نے تاسف سے ان سب کی جانب دیکھا جواب پر تجسس نگاہوں سے اسی کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔

"بس چلتے چلتے تمہارا چہرہ نگاہوں میں گھوم گیا تو ہنسی آ گئی۔"

معیز کے برجستہ جواب پہ اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے البتہ باقی سب کے فلک شگاف قہقہے ابل پڑے۔ علی ناک منہ چڑھاتے صوفے سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔

"ویسے میں جانتا ہوں کہ لڑکی کا چکر ہے۔ آپ چاہے کچھ بھی کہیں۔"

رائقہ نے اس کی بات پہ معنی خیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو سارا راستہ بھی ماہا کے ساتھ باتیں کرتا آیا تھا یہاں تک کہ وہ بھی اس کی باتوں کا بغیر گھبرائے جواب دے رہی تھی۔ رائقہ کو معیز سے زیادہ حیرت اس پہ ہوئی تھی کیونکہ وہ کسی کے ساتھ بھی جلدی گھلتی ملتی نہیں تھی۔ ظفر صاحب نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بابا۔ یہ دونوں فضول بول رہے ہے۔"

اس نے سرینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ کھڑے کیے۔ ظفر صاحب نے پر سکون سانس خارج کی۔

ایسا ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ پہلے شادی زاویار کی ہی ہونی ہے۔ وہ بڑا ہے ایسے بڑے بھائی کو چھوڑ کر چھوٹے "
"کی شادی کرنے کے حق میں نہیں ہوں میں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انہوں نے نرمی سے اسے سمجھایا تو وہ ہولے سے سمجھنے والے انداز میں مسکرا دیا۔

"کس کی شادی کی باتیں ہو رہی ہیں۔ بابا اگر معیز شادی کو رضامند ہے تو اس میں کوئی دقت نہیں آپ پہلے اس کی کر سکتے ہیں۔ کس کتاب میں لکھا ہے کہ پہلے بڑے بھائی کی اور پھر چھوٹے بھائی کی ہی ہو۔"

وہ اپنی قمیض کے کف فولڈ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا اور رائقہ کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گیا۔ رائقہ نے جھک کر اس کے سینے پہ سر رکھا تو اس نے محبت سے اس کی پیشانی پہ بھرپور انداز میں بوسہ دیا۔

"تمہارے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہو گی مگر میرے لیے ہے۔ اسی لیے تم اس معاملات میں خاموش رہو۔ کچھ فیصلوں کا حق ماں باپ کے پاس ہی رہنے دو اور ویسے بھی اگر لڑکی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا میں ہی لڑکیاں ختم ہو گئی ہیں۔ دنیا آج بھی بھری پڑی ہے اور میرے اتنے خوبرو بیٹے کے پیچھے لڑکیوں کی لائن لگوا دوں گا میں۔"

وہ سینہ پھلا کر بولتے ان سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گئے۔ زاویار ان کے جذباتی پن پہ انہیں دیکھ کر رہ گیا۔ اس کے برعکس رائقہ کی نگاہیں کچھ سوچ کر چمک اٹھی۔ اس نے چونک کر زاویار کی جانب دیکھا۔ کہنے کو تو اس کے تین بھائی تھے مگر سب سے بڑھ کر اسے زاویار عزیز تھا۔ اس نے مسکرا کر ظفر صاحب کی جانب دیکھا۔

"بابا وہ سے میرے پاس بھائی کیلیے ایک رشتہ ہے آپ کہیں تو بات چلاؤں۔"

وہ شرارتی نگاہوں سے زاویار کو دیکھتے چہک کر بولی۔ زاویار کو آنکھیں مسل رہا تھا وہی ٹھہر گیا۔ اس نے نہایت سنجیدگی سے رائقہ کی جانب دیکھا۔ جو ایک بار پھر وہی بات کر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ہاں ہاں بتاؤنہ۔میں تو ناجانے کب سے انتظار میں ہوں۔"

وہ خوشی سے بولے۔رائقہ نے سب کے چہروں کو دیکھ جیسے ان کی حالت سے حظ اٹھایا۔وہ سب منتظر نگاہیں اسی پہ جمائے بیٹھے تھے۔

بابا بتایا تو تھا میری ایک دوست ہے۔بہت اچھی والی انجم ہم بھائی کا اس کے ساتھ کر سکتے ہیں۔وہ ویل سیٹلڈ ہے" پڑھی لکھی ہے اور سب سے بڑھ کر میری دوست ہے۔جب میری دوست ہی میری بھابھی بن جائے گی تو کتنا "مزہ آئے گا۔آپ پلیز وہاں بات کریں نا بابا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ان کے نزدیک جا کر بیٹھ گئی۔معیز جو پانی پینے میں محو تھا اسے زبردست قسم کا اچھو لگا۔اس نے بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا جس نے یہ بات کی تھی اگلے ہی لمحے وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔اب کی بار سب کی نگاہوں کا رخ اس کی جانب ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا بھائی آپ ایسے کیوں ہنس رہے ہیں آپ تو اس سے مل بھی چکے ہیں۔"

رائقہ ناراض نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔معیز نے نفی میں سر ہلاتے ایک نظر زاویار کو دیکھا جو پر سوچ نگاہیں اسی پہ جمائے کھڑا تھا۔

میں ملا ہوں تبھی حیران ہوں رائقہ۔وہ نہایت اکھڑ مزاج اور کڑوی لڑکی ہے۔بھائی کے ساتھ اس کا گزارا" ناممکن ہے۔تم جانتی ہو بھائی کی عادات اور اس کی عادات کو بھی۔ان دونوں کا ملانا مطلب زمین آسمان کو ملانا "ہے۔کبھی تو سوچ سمجھ کر بولا کرو۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معیز نے اسے جھڑکنا ضروری سمجھا۔زاویار نے تنے ہوئے تاثرات فوراً سے پہلے ڈھیلے پڑے۔

"شادی سے کے بعد سب بدل جاتا ہے معیز۔"

ظ-فر صاحب نے اسے جتایا تو وہ لاپرواہی سے شانے اچکا گیا۔

رائقہ کا اترا ہوا چہرہ دیکھ زاویار نے سرد نگاہیں معیز کی جانب اٹھائی تو وہ گڑبڑا گیا۔نا جانے اس نے کس دل سے یہ بات کی تھی جواب اس قدر اداس ہو رہی تھی۔

مگر بابا۔

اٹس ناٹ آ بگ ڈیل معیز۔میری زندگی ہے میں جانتا ہوں کسے کیسے لے کر چلنا ہے اور سب سے بڑی بات" مجھے روتی دھوتی لڑکیاں بھی اپیل نہیں کرتی۔بابا اگر رائقہ کی خوشی ہے تو آپ وہاں بات کر سکتے ہیں۔مجھے کوئی "مسئلہ نہیں ہے۔

وہ سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سناتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔رائقہ کا چہرہ اس کی بات پہ کھل اٹھا۔وہ چہک کر اس کے سینے سے لگی۔

"تھینکیو بھائی مجھے یقین ہے کہ انجم بہت اچھی ثابت ہو گی آپ کیلیے۔"

وہ آنکھیں میچتے ہوئے خوشی سے بولی۔زاویار نے ہولے سے مسکرا کر اس کا سر تھپتھپایا۔ایک ذرا سی رضامندی سے اس کی لاڈو کا چہرہ کس قدر کھل اٹھا تھا۔اسی چیز نے اس کے رگ وپے میں ایک سکون سا سرائیت

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کر دیا۔ انجم اب اس کے سینے سے ہٹتے ظفر صاحب کی جانب بڑھی تا کہ انہیں باقی سب کے متعلق بھی معلومات دے سکے۔ وہ جانتی تھی انجم یہ خبر سن کر کس قدر خوش ہو گی اور اس کی ناراضگی بھی ختم ہو جائے گی۔ وہ دل ہی دل میں اسکی حالت کا سوچتے مسکرا دی۔

"بھائی آئیں نہ میں آپ میں بھی انجم دکھاؤں۔"

رائقہ چمکتے چہرے سمیت بولی۔ زاویار نے نفی میں سر ہلاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

"رائقہ تم بھائی کو وٹس ایپ پہ بھیج دو۔ تنہائی میں دیکھیں گے وہ بھی غور سے۔"

علی کی شرارت بھری آواز پہ اب کی بار معیز کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔ زاویار نے قدم باہر کی جانب بڑھاتے بس اس کی آواز سنی تھی تبھی نا چاہتے ہوئے بھی مدھم سا ہنس دیا۔ اپنے موبائل کے بجنے کی آواز پہ اسے اندازہ ہوا کہ وہ شاید اسے تصویر سینڈ کر بھی چکی ہے مگر اس نے فلحال اس جانب دھیان دینا گوارا نہ کیا۔

****

شاید ہم بھی وہاں موجود تھے ماہا۔ تم ہمارے ساتھ آ سکتی تھی تو پھر کیوں تم ان کی گاڑی میں گئی۔ ویسے بھی اب" "تمہیں کسی انجان کی گاڑی میں بیٹھ کر ڈر نہیں محسوس ہوا۔

اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ ماہا اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی مگر اس کے چہرے پہ لکھی تحریر پڑھ کر وہ اندر تک کانپ کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تم مجھ پہ شک کر رہی ہو۔"

وہ جو کھانا کھانے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی اس کی بات پہ حیرت کے مارے بس اتنا ہی بول پائی۔ انجم نے اس کی بات پہ تمسخر سے سر جھٹکا۔ وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں موجود تھی کسی کے بھی آنے جانے کا خدشہ تھا۔

ایسی حرکتوں پہ بس شک ہی کیا جاتا ہے ماہا۔ تم نے ہم دونوں کو نظر انداز کر کے ان کے ساتھ آنا منظور کیا"

"حالانکہ تم یہ بات شاید فراموش کر چکی تھی کہ تم ان کے گھر میں نہیں بلکہ ہمارے گھر میں رہ رہی ہو۔

وہ کاٹ دار لب و لہجے میں بولی۔ ماہا کا رنگ اس کی بات پہ پھیکا پڑ گیا۔ رافع جو داخلی دروازے سے اندر کی جانب آرہے تھے ان کی بات پہ وہی تھم کر ان دونوں کو دیکھنے لگے جہاں ماہا کا چہرہ آنسو روکنے کے چکر میں سرخ پڑ رہا تھا اور انجم اسے غصے میں کچھ سنا رہی تھی۔ وہ بنا کسی وقت کا ضیاع کیے ان تک پہنچے۔

"کیا ہو گیا ہے۔"

انہوں نے بیگ میز پہ رکھتے ماہا کو اپنے حصار میں لیا تو انجم نے کوفت سے آنکھیں گھماتے من و عن ساری بات ان کی سماعتوں میں اتار دی۔ ماہا نے بات کے اختتام پہ خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ کسی قسم کا تاثر بھی وہ دیکھنے سے قاصر رہی تھی۔

"انکل میں سچ میں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم ابھی تم نے کہا کہ وہ انجان تھے اور ابھی تم کہ رہی کہ وہ تمہاری دوست کا بھائی تھا تو میں کیسے مان لوں کہ وہ انجان ہوئے۔ ظاہر سی بات ہے تمہارا دوست تو ماہا کا بھی دوست ہوا نہ۔ رہی بات معیز کی تو میں تو اسے اچھے سے جانتا ہوں۔ اب تو وہ بلکل بھی انجان نہ ہوا۔"

وہ لہو رنگ نگاہوں سے اسے گھورتے جتانے والے لہجے میں بولے۔ انجم ان کی بات سن گڑبڑا گئی تبھی مسکینیت سے ان کی جانب دیکھا۔ اس دوران ماہا یک ٹک نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی جنھوں نے اپنی بیٹی کی سننے کے بجائے اس پہ یقین رکھا تھا۔

"بابا وہ۔"

آئندہ میں کوئی بھی غلط بات آپ سے مت سنوں انجم۔ میں اس بار آپکو کچھ نہیں بول رہا مگر اگلی بار کیلیے خیال کیجیے گا چلو اب جاؤ اپنے کمرے میں۔"

وہ تند لہجے میں اسے باور کرانے والے انداز میں بولے۔ انجم ایک برفیلی نگاہ ماہا پہ ڈالتے سر جھٹک کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی ماہا نے شرمندگی سے ان کی جانب دیکھا تو انہوں نے جواب میں مسکراتے اس کی شرمندگی کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی۔

اس کیلیے پریشان مت ہو یہ ایسے ہی کچھ بھی بولتی ہے۔ جاؤ آپ کھانا کھالو۔ میں بھی آج اپنی بیٹی کے ساتھ ہی کھاتا ہوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسکراتے لہجے میں بولے۔ ماہا تمام رنجشیں بھلاتے تیزی سے کچن کی جانب بڑھی تو وہ بھی سنجیدگی سے فریش ہونے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد جب وہ باہر نکلے تو وہ بھی میز پہ کھانا لگا چکی تھی۔ وہ دونوں یونہی ہنستے مسکراتے کھانا کھانے میں محو تھے تبھی کرن نک سک سی تیار دروازے سے اندر داخل ہوئی تو نوالہ ماہا کے حلق میں ہی پھنس گیا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے رافع کی جانب دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"اے لڑکی تم ہاتھ سے کیوں کھا رہی ہو۔ اس گھر میں چمچ پائے جاتے ہیں شاید۔ تمہارے گھر کی طرح۔"

کرن بیگ صوفے پہ رکھتے ایک طنزیہ نگاہ اس پہ ڈالتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں بولتی اسے لب بھینچنے پہ مجبور کر گئی۔ ماہا نے پلیٹ ایک جانب رکھتے ان کی جانب دیکھا تو ان کی آنکھوں میں نفرت کا ایک الگ ہی جہاں آباد تھا۔

"ماہا بیٹا آپ کھاؤ۔ کسی کی بلاوجہ کی بکواس پہ کان دھرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔"

رافع کرن کی بات پہ درشتگی سے بولے۔ کرن نے نظر انداز کرتے میز پہ رکھے لوازمات پہ ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی۔

"واؤ بہت عیاشیاں ہو رہی ہیں میری غیر موجودگی میں۔ یہ لڑکی یہ سب کھا گئی۔ اسے یاد دلانا تھا کہ یہ سب اس کے باپ نے نہیں یہاں بھیجا نہ ہی اس کی مری ہوئی ماں خواب میں آ کر یہ سب۔ خیر کتنا کھاتی ہو تم لڑکی۔"

"پلیز آنٹی میں خاموش ہوں تو خاموش ہی رہنے دیں مجھے۔ میرے ماں باپ پہ مت جائیں۔ وہ تو اس دنیا میں بھی نہیں ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ان کی بات پہ تڑپ کر بھیگے کپکپاتے لہجے میں بولی۔رافع نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا۔ماہا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جیسی تمہاری مرضی مگر میری بھی ایک بات یاد رکھنا کہ جب کسی کے گھر میں بطور مہمان رہتے ہیں تو تمیز کے دائرے میں رہتے ہیں اور کھانے پہ بھی ہاتھ ہولا رکھتے ہیں مگر تم تو ایسے کھاتی ہو جیسے یہاں کوئی تمہارا راشن بھیج رہا ہے۔"

وہ کٹیلے لہجے میں بولتی زہر خند ہوئی۔اگلے ہی لمحے رافع اپنی جگہ سے اٹھے اور اس سے پہلے کہ ان کا ہاتھ اٹھتا ارحام نے بروقت انہیں تھامتے یہ کام کرنے سے روکا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ان تینوں کی جانب دیکھا جہاں وہ بری طرح کپکپا رہے تھے وہی کرن ابھی بھی ان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے کھڑی تھی۔اس نے چونک کر ماہا کی جانب دیکھا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔وہ ایک ہی جگہ پہ ساکت کھڑی تھی جیسے ہلنے کی ہمت نہ بچی ہو۔

"ڈیڈی آپ سنبھالیں اسے میں ممی کو دیکھتا ہوں۔"

وہ نظریں چرا کر بولتے انہیں لیتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"مم۔مجھے معاف کر دو میرے بچے میں تمہاری حفاظت۔"

"انکل میں جاب کرنا چاہتی ہوں۔مجھے جاب مل چکی ہے بس آپ کی اجازت درکار ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ان کی بات درمیان میں کاٹتے بولی بھی تو کیا۔اس کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"مگر بیٹا میں ہوں نہ میرے ہوتے ہوئے۔میں خواہشات۔"

آپ تو ہیں انکل مگر میرے ماما بابا نہیں ہیں اور جن کے ماں باپ نہیں ہوتے وہ کسی سے خواہشات کرتے اچھے" نہیں لگتے۔انہیں یا تو اپنی خواہشات پہ قابو پانا پڑتا ہے یا پھر خود ہی اس کے حصول کیلیے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتی انہیں ساکت کر گئی۔انہوں نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اور ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ ویسے بھی پہلے کبھی لڑکیوں کے جاب کرنے کے خلاف نہیں تھے تو اب کیوں اس کیلیے ناگواری کا اظہار کرتے۔ان کے حامی بھرنے پہ ماہا نے روتے ہوئے معیز والی جاب کے بابت انہیں سب کچھ بتا دیا۔وہ کیا جواب دیتے اسے۔وہ اس گھر میں ہر چیز کی تنگی ہونے کے باوجود ہی کچھ نہیں کر پاتے تھے۔وہ لڑکھڑائے تو ماہا نے سرعت سے انہیں تھامتے سہارہ دیا۔

"میں آپکو چھوڑ دیتی ہوں۔"

؟می کیا ہو گیا ہے آپکو۔کس قدر غلط سوچتی ہیں آپ۔کبھی تو اپنی زبان کو اتنا مت کھولا کریں کہ کسی کا دل اس" کی بدولت برا ہو۔"

وہ انہیں شانوں سے تھامتے غصیلے لہجے میں بولا۔رافع اور ماہا کے قدم کمرے کے باہر ہی تھم گئے کیونکہ اندر سے اس کے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں آرہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تم ایسا کہ رہے ہو مجھے تم ارحام۔ کیا تم اس لڑکی کو نہیں جانتے۔ مجھے تم سے ایسی امید تو بلکل نہیں تھی۔"

میں اب جان گیا ہوں ممی اسی لیے آپ کو کہ رہا ہوں کہ آپ خاموش رہا کریں کیونکہ وہ تو کم از کم آپ کی" باتوں کا جواب نہیں دے سکتی کیونکہ اسے آپ کی عزت کا احساس ہے۔ اس کی جگہ کوئی ایسی لڑکی ہوتی جس کے سر پہ ماں باپ ہوتے تو لازماً وہ اب تک آپ کی باتوں کا منہ توڑ جواب دے پاتی۔"

وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔ کرن کی آنکھیں اس کے لب و لہجے پہ تحیر کے مارے پھیل گئی۔

"تم یہ کس طرح مخاطب ہو مجھ سے۔"

ممی میں بس آپکو سمجھانا چاہ رہا ہوں۔ وہ جو کرتی ہے جو کھاتی ہے جیسے رہتی ہے اسے جینے دیں۔ بن ماں باپ کی" بچی کو یوں قدموں میں رلا کر کیا ملے گا آپکو۔"

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا۔ وہ تو جیسے تھک گیا تھا انہیں سمجھاتے سمجھاتے۔ کرن نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور تیز قدموں سے باہر کی جانب بڑھا مگر باہر کھڑے رافع اور ماہا کو دیکھ اس کے بڑھتے قدم تھم گئے۔ اس نے چونک کر ماہا کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک الجھن رقم تھی۔ رافع تو مسکرا کر اس کا شانہ تھپتھپاتے اندر کمرے میں بڑھ گئے البتہ ماہا ابھی بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں صرف ایک ہی عنصر تھا اور وہ نرمی کا تھا۔

ایم سوری ممی کی طرف سے۔" وہ اس کا بھیگا چہرہ دیکھ دھیمے سے بولا مگر وہ اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے" بغیر آنکھوں کو رگڑتے تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس نے بے بسی سے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہاتھ پہ ماری

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔ کمرے میں آتے ساتھ ہی اس نے سب سے پہلے وہ کارڈ نکالتے معیز کو کال ملائی لیکن دوسری جانب سے تو کوئی فون اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔ وہ بے دم سی ہوتے دونوں ہاتھوں میں سر کو گراتے ڈھے سی گئی۔

****

وہ کافی دیر سے آئینے کے سامنے کھڑی انجم کو دیکھ رہی تھی جو شاید کہی جانے کی تیاریوں میں تھی۔ اس کے لباس پہ نظر ڈالتے ہی وہ لب بھینچ گئی کیونکہ وہ کسی شریف لڑکی کے لباس کی نشاندہی نہیں کر رہا تھا۔ وہ پوچھنا تو نہیں چاہتی تھی اس سے مگر نا جانے کیا سوچ کر اس نے گلہ کھنکھارتے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔ انجم نے چونک کر آئینے میں دکھائی دیتے اس کے عکس کو دیکھا اور رخ موڑتے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیا دیکھ رہی ہو ایسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر۔"

وہ بھنویں اچکاتے سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔ ماہا نے بمشکل مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔ مسلسل رونے کی بدولت اس کا سر بے تحاشہ بھاری ہو رہا تھا وہ ایک دو گھنٹے کی نیند لینا چاہتی تھی لیکن چلتی لائٹ کی بدولت ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔

"وہ تم کہاں جا رہی ہو۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی بات مکمل کی۔ انجم نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ میں تمہیں کس خوشی میں بتاؤں۔ میں جہاں بھی جاؤں اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ تم"
"اپنے کام سے کام رکھا کرو۔ ارے ہاں آئے روز ویسے مجھے نت نئے لباس کو دیکھ تمہیں جلن تو ہوتی ہو گی۔

مجھے مت بتاؤ مگر کم از کم انکل آنٹی کو تو بتاؤ انہیں اس متعلق علم ہونا چاہیے تم جہاں بھی جاؤ۔ آدھی رات ہے"
"کبھی کوئی اونچ نیچ۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ دوسری بات تو اس نے جیسے سرے سے ہی نظر انداز کر دی تھی۔

اوہ پلیز ماہا۔ میں اپنا اچھا برا جانتی ہو۔ تم پلیز اپنے یہ بھاشن اپنے تک ہی محدود رکھو۔ میرے ڈیڈی اور ممی نے"
مجھ پہ کبھی کسی چیز کی پابندی نہیں لگائی اور ویسے بھی میرے سکول کے دوست کی سالگرہ ہے سب اس کے
متعلق اچھے سے جانتے ہیں۔ ممی کو میں بتا چکی تھی ڈیڈی کو وہ خود ہی اطلاع دے دیں گی۔ خیر شاید میری
"دوست آگئی ہے باہر میں جا رہی ہوں اب۔ تم بس اپنا منہ بند رکھنا۔

وہ تلخی سے بولتے میسج ٹائپ کرنے لگی اور سلیولیس شرٹ پہ جیکٹ پہنتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھی۔ ماہا نے
پریشانی سے اس کی پشت کو تکا۔ ناجانے کیوں اس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔

"لیٹس گو فور آ پارٹی۔"

وہ گاڑی میں بیٹھتے مزے سے بولی۔ اس کی دوست نے زن سے گاڑی آگے کی جانب بڑھائی۔ گاڑی تیزی سے
اپنے راستے پہ گامزن تھی۔ انجم نے چونک کر اطراف میں نگاہیں گھمائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"زیب یہ کونسا راستہ ہے۔"

"ارے یہ فارم ہاؤس ہے ناڈیڈی کا یہاں وہی جا رہے ہیں بس۔ کیونکہ گھر میں وہ مزہ نہیں جو کسی تنہا جگہ میں ہے۔ تم بس چل کرو اور مجھ پہ بھروسہ رکھو۔"

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں بولی۔ انجم ایکدم ہلکی پھلکی ہو گئی مگر وہاں فارم ہاؤس میں پہنچتے ہی وہاں کے حالات دیکھ انجم کے چہرے کے رنگ اڑ گئے۔ اس نے ایکدم پریشان ہوتے اس کی جانب دیکھا جو اب مسکراتے ہوئے اپنے دوستوں سے گلے مل رہی تھی۔ اسے تو زیب نے بس لڑکیوں کے فنکشن کا بتایا تھا لڑکے بھی یہاں ہونگے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"زیب یہ لڑکے۔"

"انجم تم شاید کو میں پڑھتی ہو تمہیں تو اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے چلو انجوائے کرو تم۔"

وہ اسے کہہ کر آگے کی جانب بڑھ گئی۔ انجم نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جہاں کا ماحول کس قدر بڑا تھا۔ لڑکے ایک جانب کھڑے سموکنگ کر رہے تھے جبکہ ایک جانب لڑکیاں اور لڑکیاں آپس میں کھڑے شراب پی رہے تھے۔ اسے اب اپنے یہاں آنے والے فیصلے پہ پچھتاوا ہونے لگا۔ اسے اطراف کے ماحول سے گھبراہٹ ہونے لگی۔ کاش وہ ماہا کے کہنے پہ رک ہی جاتی تو آج یہ سب چیزیں دیکھ پریشان تو مت ہوتی۔ اس نے اپنے کپکپاتے ہاتھ چہرے پہ پھیرے۔ وہ مسلسل دس منٹ سے اسی جگہ پہ ساکت کھڑی تھی معاً غیر معمولی شور کی آواز پہ اس کے وجود میں ہلچل ہوئی اس نے چونک کر اطراف کا جائزہ لیا جہاں ایکدم بھاگ دوڑ مچ چکی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔ وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا گئی اور کسی کی تلاش میں نگاہیں گھمائی مگر وہاں کوئی ہوتا تو دکھتا نہ۔ پولیس کی وردی میں اندر آتے اہلکار کو دیکھ وہ بنا سمت کا تعین کیے بھاگی۔ اس کا دل پسلیاں توڑ کر جیسے باہر آنے کا بے تاب تھا۔

"زیب زیب کہاں ہو تم۔"

وہ پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بڑبڑائی معاً کرسی پہ رکھی چادر کو دیکھ اس نے نا جانے کیا سوچ کر اپنا چہرہ اس سے ڈھک لیا۔ کسی کے قدموں کی چاپ پہ اس سے قبل کہ وہ تاریک چہرے سمیت کمرے میں گھستی کسی نے عقب سے ہی اس کا بازو جکڑا تھا۔ انجم کو اپنی تمام حسیات مفلوج ہوتی محسوس ہوئی۔ اسے اپنے پیروں پہ کھڑے ہونا دشوار محسوس ہوا تھا۔

"اے لڑکی چل یہاں سے۔"

اس نے چونک کر عقب میں دیکھا جہاں لیڈی آفیسر کھڑی خونخوار نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ انجم نے نفی میں سر ہلایا تو وہ غصے سے اسے کھینچتے ہوئے باہر کی جانب لے جانے لگی۔ وہ مسلسل مزاحمت کرتے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی سعی کر رہی تھی اس کے برعکس دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا۔ اگر اس متعلق گھر میں کسی کو علم ہو جاتا تو نا جانے کیا قہر ڈھایا جاتا۔ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

"دیکھیں میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ مجھے جانے دیں یہاں سے میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسلسل چیخ رہی تھی رو رہی تھی اپنے کردار کی صفائی کیلیے مگر مقابل کھڑے پولیس اہلکاروں میں سے کوئی ایک بھی نہیں تھا جو اس کے رونے کو بھی سنتا۔

"اے چپ کر۔ ایسی ویسی لڑکی نہ ہوتی تو کبھی بھی یہاں نہ پائی جاتی مگر نہیں تجھ جیسی لڑکیاں یہ سب ہونے کے بعد اپنے دفاع کیلیے یہی بولتی ہیں۔ نشہ کر رہے تھے تم سب یہاں پہ اور اس کے بعد بھی دھڑلے سے یہ بول رہی ہو کہ کچھ نہیں کیا۔"

وہ لیڈی آفیسر اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے غصیلے لہجے میں بولی۔ اس کی بات پہ انجم کا حلق تک سوکھ گیا۔ اس نے روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔ غیر ارادی طور پہ اس کی نگاہ بائیں جانب کھڑے شخص کی جانب اٹھی مگر اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے مگر سامنے کھڑے شخص کی نگاہوں میں قطعی نہ آئے۔ اس نے تیزی سے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے چہرے کو مزے اچھے سے ڈھانپ لیا۔ اس شخص سے وہ ملاقات چاہتی تھی مگر ایسی حالت میں قطعی نہیں۔

"سر اس لڑکی کے منہ پہ بس عزت دار گھرانے کی رٹ ہے۔ چل لڑکی تم جیسیوں سے نپٹنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔"

لیڈی آفیسر کی بات پہ اگلے ہی لمحے اس نے رخ موڑتے جوں ہی انجم کی جانب دیکھا انجم کا دل بے ساختہ سکڑ کر پھیلا۔ اس چہرے کو دیکھنے کی خاطر وہ کس قدر جتن کر چکی تھی۔ وہ یک ٹک بنا پلک جھپکائے ذاویار کے چہرے کو تکنے میں محو تھی یہاں تک کہ اطراف کا ہوش بھی نہیں تھا۔ انجم اس کے نزدیک آنے پہ ایکدم ہوش کی دنیا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں لوٹی۔زاویار نے تنفر بھری نگاہوں سے سر تاپا اس کا جائزہ لیا اور تمسخر سے ہنس دیا۔لباس کچھ اور بول رہا تھا اور وجود میں لپٹی چادر کچھ اور۔

"دیکھیں میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں میں ایک عزت دار گھرانے سے تعلق۔"

عزت دار گھرانے کی لڑکیاں یوں ایسے نہیں پائی جاتی مس۔یا یوں کہوں کہ تم جیسی کی کوئی عزت ہی نہیں" ہوتی۔کچھ بھی بکواس سننے کی ضرورت نہیں ہے کسی کی بھی ہتھکری پہناؤ اسے اور گاڑی میں لے کر "پہنچو۔ناجانے گھر والے کیسے بھیج دیتے ہیں۔

اس نے سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے لیڈی آفیسر کو اسے لے جانے کا اشارہ کیا۔انجم نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اگر وہ یہاں رائقہ کا حوالہ دیتی تو اس کا بھائی اسکی دوستی ختم کروا دیتا۔اس نے دل ہی دل میں اپنے خیال کی نفی کی۔وہ لیڈی آفیسر جوں ہی اسے ہتھکری پہنانے کی خاطر آگے کی جانب بڑھی انجم نے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے۔اس کی حرکت پہ زاویار کی ماتھے کی رگیں تن گئی۔اس نے چبھتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس نے اس کی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں لیا۔انجم کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔تکلیف کی بدولت کب چہرے پہ موجود چادر ڈھلک کر شانوں پہ آگرا اسے خبر تک نہ ہوئی۔انجم نے تیزی سے چادر کو ایک بار پھر تھامتے چہرے پہ رکھ لیا۔آنکھوں میں خوف کی لکیریں ناچ رہی تھی۔اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھ زاویار کی نگاہوں میں ناجانے کیوں الجھن نمودار ہوئی مگر پھر کچھ سوچتے وہ سر جھٹک گیا۔چہرے پہ ایک بار پھر پتھریلے تاثرات رقم ہوئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

"آپ کو کم از کم ایک بار میری بات سننی چاہیے۔ آپ بلاوجہ کسی کو بھی جیل میں نہیں ڈال سکتے۔"

وہ جو اپنے دھیان میں چلتا کسی سے فون پہ مصروف تھا اپنے عقب سے آنے والی نسوانی آواز پہ چونک کر مڑا اور تمسخرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

جیا تمہیں جیل میں ڈالنے کیلیے یہ وجہ کم ہے کہ تم ایک ایسی جگہ پہ پائی گئی ہو جہاں ہر طرح کا حرام کام بہت "سکون سے ہو رہا تھا وہ بھی اتنی رات گئے۔"

اس کے کاٹ دار لب ولہجے پہ انجم کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔ اس نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی۔

ضروری نہیں کہ اگر کوئی ایسی جگہ پہ ہو تو غلط ہی ہو۔"

"اور ضروری نہیں کہ تم جیسی لڑکیاں کچھ بھی بکواس کریں اور وہ سچ ہو۔

وہ بھی اس کی بات کے جواب میں پتھریلے لہجے میں دوبدو بولا۔ انجم کے لبوں پہ جیسے قفل لگ گیا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ وہ اپنی مدد کیلیے کسی کو پکارنا چاہتی تھی مگر سمجھ سے باہر تھا کہ کسے پکارے۔ کس کو فون کرے۔ فون تو ابھی بھی چادر کے اندر موجود اس کے بیگ میں ہی تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھیں میری بات کا یقین کریں۔میں بس اپنے دوستوں کے ساتھ یہاں ایک برتھڈے پارٹی میں آئی تھی" "اس سے بڑھ کر میں کچھ نہیں جانتی تھی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے آپ میرا یقین کریں پلیز۔

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جورتے ہوئے تھکے ہارے لہجے میں بولی جس کی بدولت اس کی کلائی میں بندھا بریسلیٹ پوری شان سے جگمگایا تھا۔زاویار کی نگاہ نا چاہتے ہوئے بھی ٹھٹھک کر اس کی جانب مبذول ہوئی اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گیا۔

یہ تمہیں یہاں آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اب تو تمہارے ساتھ وہی ہو گا جو وہاں موجود ہر لڑکا لڑکی کے" ساتھ ہوا ہے۔تم جیسی لڑکیوں کی بدولت آج ہر ماں باپ اپنے بچوں پہ اعتبار کرنے سے کتراتے ہیں۔انہیں پڑھنے لکھنے کی۔شریفانہ جگہوں پہ جانے کی کہی بھی جانے کی اجازت نہیں ملتی اور تم جیسی امیر گھرانے سے وابستہ لوگ کیسے اپنے ماں باپ کی عزت کو نیلام کرنے میں لگے ہوتے ہو۔تم چاہے جتنی مرضی ایڑھی چوٹی کا زور لگا لو مگر میری ایک بات یاد رکھنا تمہارے وجود پہ جو یہ لباس ہے نا یہ اس بات کی بہت اچھے سے نشاندہی "کر رہا ہے کہ تمہارے ماں باپ نے تمہاری پرورش کس قسم کی کی ہے۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے اسے سن کر گیا۔انجم نے پتھرائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر ابھی تک اپنے چہرے سے نقاب نہیں ہٹایا تھا۔ایکدم اس کی سماعتوں میں ماہا کا کہا گیا فقرہ گونجا جب وہ اسے ڈھنگ سے چادر اوڑھنے کا بول رہی تھی اور وہ کیسے اسے جھڑک کر آگئی تھی۔انجم چہرہ جھکاتے سختی سے لبوں کو بھینچ گئی۔

"دیکھیں میرے ماں باپ پہ مت جائیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ابھی تو صرف میں جا رہا ہوں مگر جب کل یہ ہیڈ لائنز بن کر نیوز چینلز پہ چلیں گی نا اس وقت ساری دنیا"

"تمہارے ماں باپ پہ جائے گی۔

وہ کٹیلے لہجے میں بولتے اپنی کرسی پہ جا کر بیٹھ گیا۔انجم نے آنکھیں بند کر کے کھولی جیسے یہ ایک خواب ہو اور وہ انکھیں کھولنے پہ ٹوٹ جائے گا۔

"ضرور ماہا نے ہی مجھے بد دعا دی ہو گی ویسے بھی اس کے منہ سے نکلی ہوئی بات بہت جلد ہی اثر انداز ہوتی ہے۔"

اس کے دل میں ایک بار پھر ماہا کیلیے نفرت بڑھنے لگی وہ رعونت سے اس کے بارے میں سوچتے سر جھٹک گئی۔اس کی تیز آواز پہ وہ چونکی جو لیڈی کانسٹیبل کو قریب آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

ذرا اس بی بی کو لے کر جائیں اور جیل کی ہوا لگوائیں۔ایک رات اندر گزارے گی تو سارے ہوش ٹھکانے پہ "

"آجائیں گے۔

وہ ایک جانب رکھی فائلز کے پلندے میں سے نیلے رنگ کی فائل نکالتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔اس سے پہلے کہ وہ لیڈی کانسٹیبل انجم کے نزدیک آتی اس نے پھوٹ پھوٹ کر اونچا اونچا رونا شروع کر دیا۔زاویار کے حرکت کرتے ہاتھ اسی لمحے تھمے اس نے نگاہیں اٹھاتے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

"سٹاپ کرائنگ یو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ بلند آواز میں دھاڑا۔ انجم اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گئی۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی لہورنگ آنکھوں میں دیکھا۔

"دیکھیں پلیز بس ایک بار مجھے اپنے گھر فون کرنے دیں۔ پلیز بس ایک احسان کر دیں مجھ پہ۔ میں آپ کو یقین دہانی کرواتی ہوں کہ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ آپ کے گھر میں بھی تو آپ کی بہن۔"

"میری بہن پہ مت جاؤ ورنہ تمہارا منہ توڑ کر رکھ دوں گا میں۔ خود کو میری بہن سے جوڑا تو تمہاری سانسیں روک لوں گا میں۔ ارے کہاں وہ اور کہاں تم۔"

وہ تو اس کی بات سن بپھر ہی اٹھا۔ انجم نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا۔ شاید اس نے غلط وقت میں رائقہ کا حوالہ دے دیا تھا۔ اگر اب اس نے فون کرنے سے انکار کر دیا تو۔ یہ سوچ ہی اس کی جان نکالنے کو کافی تھی مگر اگلے ہی لمحے اس نے فون اس کی جانب دھکیلا تو انجم نے بنا وقت کا ضیاع کیے فون تھاما مگر اگلے ہی لمحے کس کو فون کرے یہ سوچ کر وہ وہی تھم گئی۔ زاویار بغور اس کے آنکھوں کی حرکت کا ملاحظہ کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے چھلکتی بے چینی پہ زاویار نے زہرخند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اگلے ہی لمحے انجم نے کچھ سوچ کر تیزی سے ماہا کا نمبر ڈائل کیا اور فون کان سے لگایا۔ بیل مسلسل جا رہی تھی مگر دوسری جانب سے کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

"ماہا پلیز فون اٹھاؤ۔"

وہ دانت پیستے ہوئے غصیلے لہجے میں بڑبڑائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہو سکتا ہے اب تک تمہاری واحیات حرکتوں کا تمہارے گھر والوں کو معلوم چل گیا ہو اور انہوں نے تمہیں "اپنی بیٹی ماننے سے انکار کر دیا ہو۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں گویا ہوا۔ انجم نے اس کی بات پہ سرے سے ہی دھیان نہ دیا بس انگلیاں چٹخاتے فون ملاتی رہی۔ اگلے ہی دوسری جانب سے سوئی سوئی آواز گونجی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔

"ماہا۔ ماہا میں انجم بول رہی ہوں۔"

"انجم تم۔ یہ کس کا نمبر ہے۔ تم ٹھیک ہو نا سب ٹھیک ہے اتنی رات گئے تم ابھی تک گھر نہیں لوٹی۔"

اس نے یکے بعد دیگرے اتنے سوال پوچھ ڈالے۔ انجم نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے سر جھٹکا۔

میری بات سنو ماہا ابھی اسی وقت بنا شور کیے سیدھا ارحام بھائی کے کمرے میں جاؤ اور انہیں لے کر سیدھا "پولیس سٹیشن پہنچو پلیز میں یہی ہوں۔ جلدی پہنچو اور خیال کرنا کسی کو گھر میں معلوم نہ پڑے۔"

وہ کس قدر سکون سے اسے سمجھا رہی تھی اور ماہا فق چہرے سمیت منہ پہ ہاتھ رکھے بے یقین سی بیٹھی تھی۔ وہ اتنی رات گئے پولیس سٹیشن میں تھی اور کس قدر سکون میں تھی۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔ دوسری جانب سے فون بند ہوتے ہی وہ بے خیالی میں وہی بیٹھی رہی۔

آج اگر انجم رافع کی جگہ وہاں ماہا حسن ہوتی تو کیا وہ اتنی پر سکون ہوتی کیا اس کی عزت برقرار رہتی۔

اس کے دل کے اس خیال نے تیزی سے نفی کی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوتا کیونکہ ماہا حسن کے پاس تو اعتبار کرنے والا کوئی رشتہ ہی نہیں ہے نا۔

اس نے بے دردی سے اپنے جلتی آنکھوں کو رگڑتے ڈوپٹہ اوڑھا اور جی کڑا کر ارحم کے کمرے کی جانب بڑھی۔اس شخص کے کمرے کی جانب جسے کبھی اس نے بلانا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔اس شخص کے پاس جس سے بات کرتے ہوئے بھی اسے گھن آتی تھی۔اس نے ان سب باتوں کو ذہن سے جھٹکا اور احتیاط سے دبے پاؤں چلتے اس کے کمرے کے باہر پہنچی اور ہولے سے دروازہ بجایا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دروازہ کھولا تو وہ اپنی مندی مندی آنکھوں کو کھولتے اسے ہی گھور رہا تھا۔اگلے ہی لمحے ماہا کو دروازے پہ ایستادہ دیکھ وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"ماہا تم اس وقت یہاں سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ماہا نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور انجم کے جانے سے لے کر اس کے فون آنے تک پوری بات اس کے گوش گزار دی۔ارحام کی آنکھیں اس کی بات پہ تحیر کے مارے پھیل گئی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا اور عجلت میں اندر کمرے کی جانب بڑھا۔تھوڑی دیر میں جب وہ باہر نکلا تو ہاتھ میں والٹ موبائل اور چابیاں بھی تھی۔

"تم بھی چل رہی ہو کیا ساتھ۔"

اس کے سوال پہ ماہا نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا اور انجم کے بارے میں سوچتے نا چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔اس کا ذہن مسلسل نا جانے کس قسم کی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔اس نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گاڑی چلاتے آدھے گھنٹے کا سفر دس سے پندرہ منٹ میں طے کیا تھا۔ گاڑی سائیڈ پہ لگاتے وہ بھاگتے ہوئے اندر کی جانب بڑھا۔

"بھائی۔"

انجم جو سلاخوں میں قید تھی اسے اندر آتا دیکھ وہی سے چیخی۔ ارحام نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا اور تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔ سے ایک نظر دیکھتے وہ اس کو چھڑوانے کی خاطر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ماہا بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے نزدیک آئی۔

"انجم۔ تم ٹھیک ہو نا۔"

ہاں بلکل ٹھیک ہوں تم تو بہت اداس ہو گی نا کہ تمہاری بددعا مجھے نہیں لگی کیونکہ ابھی ارحام بھائی مجھے یہاں" "سے لے جائیں گے۔ تم تو مجھے یہاں دیکھنا چاہتی تھی۔

اس کی بات پہ ماہا نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

یہ کیا بول رہی ہو تم انجم۔ میں ایسا کیوں چاہوں گی بھلا۔ تم نے مجھے فون کیا تو میں تو اس شخص کے پاس چلی گئی" "جس کے پاس جانا مجھے گوارا ہی نہیں ہے اور تم اس قسم کی بات کر رہی ہو۔

وہ بے یقینی کی کیفیت میں بولی۔ لہجے میں ایک عجیب سا دکھ پنہاں تھا۔ انجم نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

"?یری بہن ایسی نہیں ہے۔ آپ بلاوجہ بے قصور کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اندر سے ارحام کے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں آرہی تھی۔انجم نے بے ساختہ پہلو بدلا۔ماہا ایکدم کسی فیصلے پہ پہنچتے وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھی۔

"بہت غیرت مند بھائی ہیں آپ۔بہن آدھی راتوں کو چاہے دوستوں کے ساتھ ہی سہی مگر عیاشیاں کرتی پھر رہی ہے اور بھائیوں کی جانب سے اسے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔"

زاویار کے تیز لہجے پہ ماہا نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

"وہ آدھی رات کو کہی جائے یا دوپہر میں یا پھر صبح صبح اس سے آپ کو اعتراض کیوں ہونے لگا مسٹر۔یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے اور آپ پولیس کی وردی پہن کر کھڑے ہیں تو کیا جس کو جی چاہا ہتھکڑی پہنادی اور جس کو جی چاہا قید کرلیا۔آپ ہوتے کون ہیں یہ فیصلہ کرنے والے۔"

اپنے نزدیک سے ابھرنے والی نسوانی آواز پہ زاویار نے کرسی پہ ہی بیٹھے بیٹھے ذرا سا ترچھا ہوتے اس کی جانب دیکھا جہاں وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے سرد نگاہوں سے اسے ہی گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔زاویار کی پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا۔اس نے سرد نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو ایک لمحے کیلیے ماہا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ارحام انجم سے ملنے کی خاطر اس کی جانب بڑھا تو ماہا نے گھبرا کر پہلو بدلا۔اسے یہ شکل کچھ پہچانی پہچانی تو محسوس ہوئی تھی مگر کہاں دیکھی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔دماغ پہ زور ڈالنے کے باوجود وہ سمجھ نہ پائی کہ سامنے بیٹھے شخص کو اس نے کہاں دیکھا ہے۔

"کون ہو تم۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کے تیز لہجے پہ ماہا کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔

" جسے آپ نے بلاوجہ حراست میں لیا ہے اس کی بہن۔"

اس کی بات پہ زاویار نے نفرت میں ڈوبی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی اور بھاری قدموں سمیت اس کی جانب بڑھا جواب پریشانی سے بار بار اپنے سر پہ ٹکا ڈوپٹہ درست کر رہی تھی۔

"مطلب اسی کے جیسی بے حیا۔"

"بکواس بند رکھیں آپ اپنی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی مگر اگلے ہی لمحے زاویار نے اس کی اسی انگلی کو اپنی سخت گرفت میں لیتے اس کی پشت کو ایک جھٹکے سے گھماتے اپنے سینے سے لگایا۔ماہا کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

میرے سے نگاہیں نیچی کر کے اور یہ انگلیاں قابو میں رکھ کر دھیمے لہجے میں بات کرو ورنہ یہ انگلی توڑنے کی"

"سکت بھی مجھ میں ہے۔

وہ اس کی انگلی پہ دباؤ بڑھاتے ہوئے پتھریلے لہجے میں بولا۔ماہا اس کی گرفت پہ کراہ کر رہ گئی۔اگلے ہی لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹی۔تکلیف کی بدولت آنکھوں میں نمی سی جاگی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔ماہانے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔فلحال یہاں صرف انجم کو بچانا تھا پھر چاہے اسے اپنی عزت کم ہی کیوں نہ کرنی پڑتی۔

دیکھیں وہ بلکل بھی ایسی لڑکی نہیں ہے آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اپنی دوستوں" کے ساتھ گئی تھی مگر میں یہ بات یقین سے کہ سکتی ہوں کہ وہ آگے کیا ہونے والا ہے اس بارے میں نہیں جانتی "تھی کیونکہ جب وہ گھر سے نکلی تھی میں ہی اس کے پاس تھی۔ آپ پلیز اسے چھوڑ دیجیے۔

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔زاویار نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔اپنی اچانک کی گئی حرکت پہ اسے اب افسوس ہونے لگا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے سنجیدگی سے لیڈی کانسٹیبل کو اسے چھوڑنے کا حکم صادر کیا۔

"بھائی تھینکیو مجھے بچانے کیلیے۔"

"یہ سب میں نے نہیں ماہانے کیا ہے۔ماہا کا شکریہ کرو میرا نہیں انجم۔"

اس کا شکریہ بھلا کیوں کروں۔اس نے ایسا بھی کیا کر دیا۔یقیناً اب آپکو بھی میری پاکیزگی پہ یقین ہو گیا ہو گا" "مسٹر زاویار ظ-فر۔

انجم اس کی وردی پہ چمکتا نام دیکھ جتانے والے لہجے میں بولی۔ماہا کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔

"تھینک گاڈ انجم تم ٹھیک ہو۔میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس سے پہلے کہ وہ فرط مسرت سے اس کے گلے لگتی انجم بے ساختہ پیچھے ہٹی۔ماہا کا چہرہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں اس کی حرکت پہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔زاویار نے بغور ماہا کی جانب دیکھا جو ابھی بھی مسکراتے انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ غصے سے سر جھٹک گیا۔

"تھینکیو فور یور کنسرن۔"

اگر آئندہ اس قسم کا لباس پہننے سے بہتر آپ ان کی طرح سر ڈھانپنا سیکھ لیں تو یوں چہرہ چھپانے کی نوبت نہیں" "آئے گی مس۔

زاویار کے زہر خند لہجے پہ جہاں ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا وہی انجم جل بھن کر رہ گئی۔مطلب یہاں بھی اس پہ ماہا کو ہی فوقیت دی جا رہی تھی اور فوقیت دے بھی کون رہا تھا اس کا پسندیدہ شخص۔وہ شخص جس سے وہ جنون کی حد تک محبت کرتی تھی۔وہ ایک کٹیلی نگاہ چہرہ جھکائے کھڑی ماہا پہ ڈالتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تو ماہا نے بھی راحم کی تقلید میں قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

"بہت شکریہ ماہا۔تم نے آج انجم کو بچا لیا ورنہ نا جانے کیسے اس کی بیل ہوتی۔ویسے تم نے ایسا کیا کہا تھا انہیں۔"

میں نے جو بھی کہا ضروری تھا انجم کی بیل ہونا اور وہ ہو گئی اب بلاوجہ اس بات کو طوالت مت بخشیں۔دوسری" بات صبح آپ نے آنٹی کے سامنے میری حمایت کی میں نے ابھی انجم کیلیے بس اتنا سا کیا میرے خیال میں اب ہم "دونوں کے پاس کچھ نہیں بچا احسان اتارنے کیلیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ انگلیاں چٹخاتے دھیمے لہجے میں بولی۔ ارحام نے سنجیدگی سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے اثبات میں سر ہلاتے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی ماہا نے اپنی انگلی کو ایک نظر دیکھا جو سرخ پڑ رہی تھی۔

"ہر جگہ زخم دینے والے کیوں مل جاتے ہیں مما۔ کوئی مرہم رکھنے والا کیوں نہیں ملتا۔"

وہ آسمان کی جانب دیکھتے بھیگے لہجے میں بولی۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہہ گیا۔ ارحام نے بغور اس کی آنکھ سے نکلتے آنسو کو دیکھا تھا۔

****

"انجم یہاں مجھے بھی لیٹنا ہے۔"

ماہا اسے پورے بستر پہ پھیلا دیکھ سنجیدگی سے بولی۔ انجم نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ایم سوری ماہا میں اپنی کوئی بھی چیز تم سے اب شئیر نہیں کر سکتی۔ پھر چاہے وہ کمرہ ہو یہ بیڈ ہو۔ میرے بھائی ہو یا" "پھر میرے بابا۔ جانتی ہو کیوں کیونکہ تم میری جگہ ہتھیا رہی ہو۔

وہ اس کے بولنے پہ غصے سے چلائی۔

میں نے ایسا بھی کیا کر دیا ہے انجم جو تم یہ سب بول رہی ہو۔" ماہا پریشانی سے بولی۔ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا" اس کا یہ رویہ۔

تم نے کیا کیا ہے۔ تم یہ پوچھو کہ تم بے کیا نہیں کیا۔ یونی جاؤ تو رائقہ تمہارے آگے پیچھے۔ گھر رہو تو میرے بابا" تمہارے اگے پیچھے جہاں جاؤ وہاں تمہاری تعریف اور تو اور آج پولیس سٹیشن میں بھی تمہاری ہی تعریف تھی۔ وہ شخص تمہاری تعریف کیسے کر سکتا ہے۔ اس کے لبوں سے نکلا ہر لفظ ہر کلمات صرف میرے لیے ہونے "چاہیے صرف اور صرف انجم کیلیے۔

وہ اس کے دونوں بازوؤں کو غصے سے جکڑتے غرائی۔ ماہا نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ تعریف نہیں تھی بس ایک۔ لیکن تمہیں کیوں اس شخص کی اتنی فکر ہو رہی ہے۔"

وہ جو بھی تھا مگر وہ نہیں ہونا چاہیے تھا جانتی ہو کیوں کیونکہ وہ زاویار تھا رائقہ کا بھائی جس سے میں نے محبت کی" ہے جس نے انجم نے محبت کی ہے اور اگر کسی نے اسے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے جان سے مارنے "سے بھی گریز نہیں کروں گی ماہا حسن۔

وہ بپھری شیرنی کی طرح اسے دروازے سے باہر دھکا دیتے دھاڑی۔ ماہا نے سن پڑتے دماغ کے ساتھ اس کی جانب دیکھا۔ آنکھوں کے سامنے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا تھا۔ اپنی ناقدری پہ اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا۔

"مما۔ آپ کی گڑیا تھک گئی ہے مما۔"

اس کے لبوں پہ ازیت کے مارے ایک کراہ نکلی۔ اوندھے منہ گرنے کی بدولت کہنیوں میں ایک ٹیس سی اٹھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے ماہا کے منہ پہ ہی دروازہ بند کر دیا۔ ماہا خود کو گھسیٹتے اپنی جگہ سے اٹھی اور لاؤنج میں موجود صوفے پہ آکر بیٹھ گئی۔ ذہن میں مسلسل انجم کی باتیں گونج رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں نے تو کبھی کسی سے کچھ نہیں چھیننا چاہا یااللہ پھر میرے ساتھ یہ سب کیوں آخر۔ میں تھک گئی ہو اللہ۔ میں بہت ذیادہ تھک گئی ہوں۔ پہلے بابا پھر مما کو اپنے پاس بلالیا۔ اولاد کو اکیلا اس دنیا میں نہیں رہنا چاہیے یا تو ماں باپ زندہ رہے یا پھر اولاد بھی ان کے ساتھ ہی مر جائے۔"

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی اور دونوں ہاتھوں میں چہرے کو چھپا گئی۔ معاً کسی غیر معمولی پن کے احساس سے اس نے چونک کر اوپر دیکھا تو اپنے سر پہ کھڑے مزمل کو دیکھ وہ ایکدم گھبرا گئی۔

"ماہا تم اس پہر یہاں اور رو کیوں رہی ہو۔"

وہ تشویش کے عالم میں بولتے اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گیا۔ ماہا کھسک کر اس سے دور ہوئی۔

"ماہا کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔"

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔ ماہا کے وجود میں سرد لہریں سی دوڑ گئی۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے مزمل کی جانب دیکھا۔

"کک۔ کچھ بھی نہیں ہوا مزمل بھائی بس مما بابا کی یاد آرہی تھی آپ جائیں یہاں سے پلیز۔"

وہ ڈر کے مارے کپکپاتے لہجے میں بولی۔ مزمل نے آگے ہوتے بے خودی کی کیفیت میں اس کے گال پہ ہاتھ رکھنا چاہا مگر وہ اس کا ہاتھ بری طرح جھٹک گئی اور بے یقین نگاہوں سے مزمل کی جانب دیکھا۔

"مزمل بھائی یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کچھ بھی نہیں ماہا۔ بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ تم رویا مت کرو پلیز تمہارے یہ آنسو بلکل بھی بے مول نہیں" ہیں۔ سوچتا ہوں بابا کے کہنے سے پہلے میں نے تم پہ غور کیوں نہیں کیا۔ تم تو بہت حسین ہو اور وہ ٹھیک کہتے ہیں "بابا کہ ماہا کو مجھے سونپ دینا چاہیے انہیں۔ تمہارے حسن کو خراج پیش کرنا صرف میرا کام ہے۔

وہ بے قراری سے بولتے اس کے دونوں ہاتھ تھام گیا۔ ماہا کا پورا وجود اس کی واحیات گفتگو پہ ٹھنڈا پڑنے لگا۔ اس نے سن ہوتے دماغ سمیت اس کی جانب دیکھا جو والہانہ نگاہوں سمیت اس کی جانب جھک رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے ماہا کپکپاتے ہاتھوں سے اسے خود سے دور دھکیلتی اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے بھاگتے ہوئے خود کو کچن میں بند کر لیا۔ اس کے یوں پیچھے کرنے پہ مزمل ایکدم ہوش کی دنیا میں لوٹا اور ہاتھ کی مٹھی بناتے ہاتھ میں ماری۔

درفٹے منہ مزمل۔ کیا ضرورت تھی یہ کرنے کی۔ اوکے ماہا میں اپنے کمرے میں جارہا ہوں میری جانب سے" "تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اس کی آواز پہ ماہا نے اپنے ہاتھوں کو کانوں پہ رکھا اور بری طرح ہانپتے ہانپتے زمین پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی۔

یہاں تو حیوان بھی بستے ہیں اللہ۔ یہاں تو حیوان بھی ہیں۔ یہاں تو میری ہی عزت محفوظ نہیں۔ مجھے بچالے یا" "اللہ پلیز مجھے بچالے۔ مم۔ میں یہاں کیسے رہوں گی اب۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے خوف سے بڑبڑائی اور روتے روتے وہی زمین پہ سمٹ کر لیٹ گئی۔ وہ جسے اپنا محافظ سمجھنے لگی تھی وہی تو سب سے بڑا لٹیرا تھا۔ وہی لیٹے لیٹے نا جانے کن سوچوں میں غلطاں روتے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہوئے اس کی آنکھ لگ گئی۔ سردی کی شدت بڑھتی چلی جارہی تھی مگر اسے بس اس وقت اپنی عزت کی فکر تھی جو اس گھر میں اس کی محفوظ نہیں تھی۔ جب یہاں اسے کوئی پسند ہی نہیں کرتا تھا تو مما نے اسے یہاں کیوں بھیج دیا تھا۔ نیند کی وادیوں میں اترتے ہوئے بھی وہ شکوہ کرنے سے باز نہ آئی۔

****

اگلی صبح کا سورج ایک نئی امیدیں لے کر نمودار ہوا تھا۔ کرن نے کھڑکی کے پٹ کھولتے ایک طائرانہ نگاہ باہر لان میں دوڑائی۔ اسی دوران ان کی نگاہ صوفے پہ بیٹھے اپنی ہی سوچوں میں غلطاں رافع پہ جار کی۔ انہوں نے پر سوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جو کافی دنوں سے ایسے ہی چپ چپ سے تھے۔

"رافع کیا سوچ رہے ہیں آپ۔ سب ٹھیک ہے نا۔"

ان کی آواز پہ ان کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلا گئے مگر کرن کو ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ وہ ان کے نزدیک جا کر بیٹھی اور ان کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ ان کا دماغ بہت اچھے سے پڑھنا جانتی تھی اور ابھی بھی وہی حربہ ازما رہی تھی۔

"مجھے بتائیں پلیز شاید میں آپ کی کچھ مدد کر سکوں۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ ماہا کی شادی کر دوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ان کی بات پہ کرن جو کوفت سے آنکھیں گھمانے کا ارادہ رکھتی تھی اس کی شادی کا سوچ کر ان کی آنکھیں چمک اٹھی۔ماہا کی شادی مطلب وہ اس گھر سے چلی جائے گی اور پھر ہر طرف سکون ہی سکون۔

"تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے۔اچھی بات ہے اس کی شادی ہو اور وہ اپنے گھر کی ہو جائے۔"

ان کے میٹھے لہجے پہ رافع نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

"دراصل اس معاملے میں مجھے تمہاری ایک اجازت درکار ہے۔"

ان کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ کرن ان کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔

میں سوچ رہا تھا کہ ماہا اور مزمل کی شادی کر دی جائے۔ماہا ساری زندگی میری نگاہوں کے سامنے رہے گی اس "سے بڑھ کر میرے لیے کیا ہے۔"

ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بری طرح ان کا ہاتھ جھٹکتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی اس قسم کی بات کرنے کی۔میرے بیٹے اور اس غریب کا کوئی جوڑ نہیں ہے رافع" میں اسے کچھ نہیں سمجھتی ہوں وہ میری جوتی کے برابر ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ اس جوتی کو میں اپنے سر کا تاج بنالوں۔ایسا کبھی نہیں ہو گا رافع اور اگر آپ نے آئندہ ایسا کچھ سوچا بھی تو میں ایسا قہر ڈھاؤں گی کہ آپ ساری "عمر یاد رکھیں گے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ تو جیسے ان کا خیال سن پاگل ہی ہوگئی تھی تبھی انہیں باور کرانے والے انداز میں چلائی۔ رافع کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ انہوں نے تنفر بھری نگاہوں سے اس عورت کو دیکھا جس کی بدولت انہوں نے ناجانے ایسے کون کونسے کام کیے تھے جس کا پچھتاوا مرتے دم تک ان کے ساتھ ہی جڑا تھا۔

میرا جو جی چاہے گا کرن میں وہ اب کی بار کروں گا پھر چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔ ماضی میں جو تم نے کرنا تھا" وہ تم کرچکی ہو میری بہن کو دھکے سے کر میرے ہی ہاتھوں گھر سے نکلوانے والی تم ہی تھی نا۔ میں نے اپنی ہی عزت کو بدنام کر کے رکھ دیا صرف تمہارے ایک جھوٹے الزام کی بدولت۔ اس وقت میں تمہارے اس چہرے سے اگاہ نہیں تھا مگر اب میں آگاہ ہوں میں جانتا ہوں بہت اچھے سے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ اس لیے تم "اب اپنی بکواس بند رکھو اور دیکھتی جاؤ کہ میں کیا کرتا ہوں۔

وہ لہورنگ نگاہوں سے انہیں گھورتے ہوئے دھاڑے اور ایک خون آشام نگاہ ان پہ ڈالتے وہاں سے مڑے اور باہر کی جانب بڑھے لیکن دروازے پہ ایستادہ دھواں دھواں چہرے سمیت کھڑی ماہا کو دیکھ ان کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔

"ماہا۔"

انہوں نے شدت سے دعا کی کہ کاش اس نے کچھ نہ سنا ہو مگر اس کے چہرے کے اڑے اڑے حواس ان کی روح کو جھنجھوڑنے کیلیے کافی تھے۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مم۔ماہا۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں گویا ہوئے۔دل میں شدت سے اس خواہش نے سر اٹھایا تھا کہ کاش اس نے کچھ نہ سنا ہو۔ماہا نے بھیگی متورم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جن میں اس نے اس گزرے عرصے میں بس ایک ہی احساس محسوس کیا تھا باپ کی شفقت کا۔رافع نے دل میں اٹھتی تمام باتوں کو دل میں ہی دباتے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا اور باہر کی لاؤنج کی جانب چلے آئے۔ماہا کا دل دوبارہ اس صوفے کو دیکھ خوف سے بھر گیا۔

"ارے ماہا آپکو تو بخار ہے۔"

"جج۔جی انکل بس وہ ایسے ہی شاید موسم بدل رہا ہے نا۔"

وہ ان کی بات پہ چونک کر بولی۔سچ بتانے کا حوصلہ نجانے کیوں وہ خود میں مجتمع نہیں کر پائی تھی۔رافع نے اسے اپنے ساتھ صوفے پہ بٹھایا اور اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔ماہا ابھی بھی یک ٹک ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔کسی انہونی کا احساس انہیں شدت سے ہوا تھا۔

آپ کو پتہ ہے انکل۔میری مما کو بھی گھر سے نکالا تھا ان کے بھائی نے۔دھکے دے کر اور جانتے ہیں کیوں" کیونکہ ممانی نے میری مما کے خلاف غلط غلط باتیں بولی تھی اور ماموں جو کہنے کو تو میری مما کو ماں جایا تھے انہوں "نے دھکے دے کر انہیں گھر سے نکال دیا۔

وہ جوں جوں کھوئے کھوئے لہجے میں بول رہی تھی ویسے ہی رافع کی رنگت متغیر ہوتی جا رہی تھی۔انہوں نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مطلب وہ سب سچ سن چکی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہت روتی تھی میری ماما راتوں کو جاگ کر اپنے بھائی کو یاد کر کے اپنے ماں باپ کو یاد کر کے لیکن آپ کو" پتہ نہیں انہوں نے کبھی اپنے بھائی کو بد دعا نہیں دی۔ ان کیلیے ایک بار بھی منہ سے کوئی غلط لفظ نہیں نکالا انہوں نے۔ ہاں ان سے مجھے ایک ان کہی سی نفرت ہو گئی تھی۔ اول تو ان کا ذکر گھر میں ہوتا ہی نہیں تھا مگر جہاں بھی ہوتا میں وہاں سے اٹھ آتی۔ میں ان سے کبھی ملی نہیں ہوں مگر آج بھی اگر وہ کبھی میرے سامنے آئے نہ تو "یقین کریں انکل میں اپنا ضبط شاید ہی کھو دوں۔

وہ بھیگے لہجے میں بولتی انہیں ساکت کر گئی۔ رافع کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ انہوں نے حلق تر کرتے ماہا کی جانب دیکھا جس کا لہجہ اور انداز اٹل تھا۔

ایسے نہیں کہتے بیٹا۔ ایسے نہیں کہتے بڑے تو نا جانے کیسی کیسی کوتاہیاں کر جاتے ہیں بچے بھی تو کرتے ہیں نا تو" "بڑے بھی انہیں معاف کر دیتے ہیں تو پھر بچے کیوں نہیں۔

ماہا ان کی بات پہ تمسخر سے مسکرائی اور ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

کبھی کبھی بڑے بھی معاف نہیں کرتے انکل۔ وہ اتنی سی بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور پھر کیا ہوتا ہے وہ" بچے تو رل جاتے ہیں نا انکل۔ سہی کہ رہی ہوں نہ میں۔ آپ نے بھی تو اپنی چھوٹی بہن کو ہی نکالا تھا نہ گھر سے۔ وہ بھی تو آپ سے چھوٹی تھی نہ۔ کوئی غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی معافی مانگی ہو گی انہوں نے آپ سے جسے "آپ نے اپنی بیوی کے کہنے پہ گھر سے نکالا تھا۔ ٹھیک بول رہی ہوں نہ میں انکل۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ سرد لہجے میں ناجانے انہیں کیا جتانا چاہ رہی تھی۔ رافع نے شرمندگی کے زیر اثر اس کی بات پہ چہرہ جھکالیا۔ ماہا نے سرخ نگاہوں سے انکی جانب دیکھا اور اس سے پہلے کہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتی اپنے سامنے ہی ہاتھ جوڑے کھڑے رافع کو دیکھ اس کے قدم زمین میں ہی جم گئے۔ اس نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا اور تڑپ کر ان کے جڑے ہوئے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھا۔

"مم۔ مجھے معاف کردو ماہا۔ میں گنہگار ہوں تمہارا تمہاری ماں کا میں ہی وہ بدنصیب بھائی ہوں جس نے اپنی بہن کو گھر سے نکالا تھا میں ہی وہ بدنصیب ماموں ہوں تمہارا۔ میں سچ میں بہت برا ہوں لیکن اس کے ساتھ غلط کر کے میں بلکل بھی سکون میں نہیں رہ پایا۔ نہیں رہ پایا بہت اذیت میں دن اور راتیں گزاری ہیں میں نے اور پھر اللہ نے مجھے معاف کرنے کا ذریعہ تمہیں بنادیا تمہیں میرے پاس بھیجا تاکہ میں اپنے گناہوں کا ازالہ کرسکوں۔ پلیز مجھے معاف کردو۔"

بولتے بولتے ان کا لہجہ بھرا گیا تھا۔ ماہا نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا۔ گالوں پہ آنسو تواتر بہہ رہے تھے لیکن لب ہنوز خاموش تھے۔

"میں جانتی ہوں یہ سب کچھ پہلے سے ہی۔"

اس کے لب جوں ہی ہلے رافع نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس مین مسل رہی تھی۔ رافع کا دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا۔

"مطلب تم نے مجھے معاف۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جس کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی جب وہ سب میل نکال چکی دل سے تو میں پھر کون ہوتی ہوں اور ویسے بھی" میری مما مجھے سب کچھ بتا چکی تھی جانے سے پہلے۔ میں خاموش تھی کیونکہ میں یہ زکر چھیڑنا نہیں چاہتی تھی جس سے پرانے۔ زخم تازہ ہوتے اور ویسے بھی مما نے مرتے مرتے مجھ سے فریاد کی تھی کہ میرے بھائی کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا اس سے ناراض مت رہنا۔ وہ دل کا بہت اچھا ہے بس غلط لوگوں کے ہاتھوں اور غلط "لوگوں کی باتوں میں آکر اس گناہ کا ارتکاب کر بیٹھا۔

اس کی بات مکمل ہوتے ہی رافع اپنا سر ہاتھوں میں گراتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔ اتنے اونچے لمبے مرد کو یوں روتا دیکھ ماہا بھی خود پہ ضبط نہ کر پائی تبھی ان کے نزدیک بیٹھتے ان کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

مجھے آپکی محبت پہ کوئی شک نہیں ہے کیونکہ آپ نے اس عرصے میں مجھے جتنا دیا ہے میرے لیے وہ بہت بری" بات ہے ورنہ میرا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہوتا میری آپ سے کوئی ناراضگی نہیں ماموں جان۔ کوئی ناراضگی "نہیں۔ اگر آپ نے اج تک مجھے بیٹی سمجھا ہے تو میں نے بھی آپکو باپ سمجھنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

وہ آرزدگی سے گویا ہوئی۔ لہجے میں ایک تڑپ سی تھی۔ رافع نے نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگالیا۔

"ماموں کیا کہاں اس لڑکی نے آپکو رافع۔ ماموں۔"

کرن کی پاٹ دار آواز پہ ماہا ایک جھٹکے سے رافع سے الگ ہوئی اور خوفزدہ نگاہوں سے رافع کی جانب دیکھا جن کا چہرہ بلکل سپاٹ ہو چکا تھا۔ وہ اسے ایک جانب کرتے اپنی جگہ سے اٹھے اور سرد نگاہیں کرن کی جانب اٹھائی۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں یہ لڑکی کیا بول رہی تھی آپکو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ غصے سے دھاڑی۔ماہانے گھبر اکر اطر اف کا جائزہ لیا۔ مسلسل رونے کی بدولت سر بری طرح چکرا رہا تھا۔

ہاں کہا اس نے مجھے ماموں۔ تمہیں کیا مسئلہ ہے اس سے وہ مجھے جو بھی کہے اور ویسے بھی وہ مجھے وہی کہے گی جو "رشتے میں اس کا میں کہلاؤں گا۔"

وہ بھی ان سے اونچی آواز میں دھاڑے تھے۔ کرن نے بے یقینی کی کیفیت میں ماہا کی جانب دیکھا۔اس کے نین نقوش پہ اس نے اس عرصے میں پہلی بار غور کیا تھا۔کیا نہیں تھا ان کی آنکھوں میں نفرت غصہ جو ماہا کو اندر تک سنسنا کر رکھ گیا۔ان کی تیز ہوتی آوازوں پہ باقی سب بھی اپنے کمروں سے نکل آئے۔ارحام نے کوفت سے کرن کی جانب دیکھا مطلب آج پھر وہ تماشہ لگا کر کھڑی ہوئی تھی البتہ مزمل ایک سیکنڈ کیلیے گھبر اگیا کیونکہ اگر ماہانے اس کے بارے میں کوئی بات کی ہوتی تو یہ سوچ ہی اسے اندر تک خوفزدہ کر گئی۔

"یہ آپکی بھانجی ہے مطلب رابعہ کی بیٹی اور آپ نے ہم سب کو دھوکے میں رکھا رافع۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔اس عورت کی بیٹی اس گھر میں کیسے آسکتی ہے۔"

وہ درشتگی سے بولتی اس کی جانب جھپٹی مگر اس سے پہلے ہی ارحام نے بوکھلا کر ان پہ قابو پایا جو اسے جھپٹنے کو تیار تھی۔ماہا کا پورا وجود جیسے ریزہ ریزہ ہو گیا کیوں کر رہی تھی وہ اس کی ماں سے اس قدر نفرت یہاں تک کہ وہ اسے بھی سامنے دیکھ کر آپا کھو بیٹھی تھی۔

"دھوکے میں نہیں رکھا بلکہ میں تمہیں بتانا چاہتا نہیں تھا کیونکہ میرے لیے اب تم اتنی اہمیت کی حامل نہیں رہی کہ اتنی سی اتنی بات تم سے شئیر کروں دوسری بات کیوں نہیں رہ سکتی یہ اس گھر میں۔ یہ اس کے ماموں کا گھر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہے۔ایک بھائی نے اپنی بہن کو تو نکال دیا تھا کرن مگر ایک ماموں اپنی بھانجی کے ساتھ یہ ناانصافی قطعی برداشت نہیں کرے گا میری یہ بات اپنے زہن میں بٹھالو۔"

وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولے۔ان کے لہجے سے نکلتی آگ کسی کو بھی بھسم کرنے کو کافی تھی۔ارحام کے ساتھ ساتھ باقی دونوں کی نگاہیں بھی بیک وقت ماہا کی جانب اٹھی جو سب کی نگاہیں خود کی جانب اٹھتی دیکھ خود میں ہی سمٹتی جارہی تھی۔کرن رافع کی بات پہ عجیب سے انداز میں مسکرائی اور ایکدم قہقہہ لگا کر ہنس دی۔رافع نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا۔

"ممی پلیز بس کریں۔"

ارحام دانت پہ دانت جماتے سختی سے انہیں ٹوک اٹھا لیکن کرن نے اسے بھی پیچھے دھکیل دیا۔

"آپکا گھر کب سے ہو گیا یہ بھول گئے کیا یہ گھر یہ زمین یہ سب کچھ میرے باپ نے مجھے دیا تھا جہیز میں کچھ نہیں تھا آپکے پاس۔میرے باپ کی دی گئی زمین پہ رہ رہے ہیں آپ اور اب کیا کما لیتے ہیں آپ۔کب سے ریٹائرڈ ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں یہ گھر یہ بچے اور آپ میرے رحم و کرم پہ ہیں اس گھر کو میں چلا رہی ہوں میں سربراہ ہوں اس گھر کی اسی لیے میں حکم دے رہی ہوں آپکو کہ ابھی اسی وقت آپ اسے گھر سے باہر نکال رہے ہیں۔"

وہ شدید اشتعال کے عالم میں غرائی اور رعونت زدہ نگاہیں اس کے سرخ و سفید چہرے پہ جما دی۔انجم نے بھی دانت کچکچاتے اس کی جانب دیکھا جو ہر وقت اس کے باپ کے ساتھ ہی چپکی رہتی تھی۔شدید نفرت کا احساس تھا جو اس کے دل میں اجاگر ہوا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ٹھیک ہے پھر میں بھی اپنی بھانجی کے ساتھ یہاں سے جاؤں گا۔"

"ڈیڈی۔"

ارحام ناگواری سے بول اٹھا۔اس نے تند نگاہوں سے کرن کی جانب دیکھا جو ہٹ دھرمی سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑی تھی مگر ان کی بات پہ کچھ بھی بولنا گوارا نہیں کیا تھا۔

"ممی کچھ تو بولیں کیوں آپ یہ سب کر رہی ہیں۔ماہا بھی تو ہمارے گھر کا ہی حصہ ہے۔"

مزمل کی بات پہ کرن نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ ماہا کی سہمی ہوئی نگاہیں اس کی جانب اٹھی۔

بصد شوق۔آپ ضرور جاسکتے ہیں کیونکہ مجھے یہ لڑکی اس گھر میں گوارا نہیں بس۔جتنی نفرت مجھے اس کی ماں" "سے تھی اس سے کئی گناہ زیادہ نفرت مجھے اس وقت اس سے ہو رہی ہے۔

ان کی بات پہ اس تمام عرصے میں پہلی بار ماہا کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔وہ گلہ کھنکھارتے اپنی طبیعت کو ایک جانب رکھتے اس سے پہلے آگے کی جانب بڑھتی رافع نے اس کا بازو تھاما۔

"ماہا اپنا ضروری سامان۔"

"ایک منٹ ماموں جان ذرا ممانی جان سے دو دو ہاتھ تو کرلوں۔اب بہت ضروری ہوگیا ہے۔"

وہ اپنی کلائی ان کی گرفت سے آذاد کراتے سپاٹ چہرے سمیت ان کی جانب بڑھی اور تمسخر سے مسکرائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پرانی کوئی بات نہیں کروں گی کیونکہ آپ کے سامنے کوئی بھی پرانی بات کرنا مطلب بھینس کے آگے بین بجانا" ہے۔"

"دیکھ رہے ہیں یہ تربیت کی ہے اس کی ماں نے اس کی۔"

وہ ماہا کی باپ پہ بپھر کر بولی۔ماہا نے ذہر خند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

میری تربیت جو میری ماں نے کی ہے ناوہ بھی سب کو دکھتی ہے اور جو تربیت آپ نے اپنی اولاد کی کی ہے وہ" بھی سب کو دکھتی ہے میرے خیال میں اتنا موازنہ بہت ہو گا آج کیلیے۔"

ماہا کے پراسرار لہجے پہ کرن کے وجود کا سارا خون غصے کی بدولت چہرے پہ سمٹ آیا البتہ اب کی بار ارحام مزمل اور انجم نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم میری اولاد کے بارے میں۔"

توکیا میں کسی کی اولاد نہیں ہوں ڈئیر ممانی جان۔پتہ کیا بات ہے کسی کی خاموشی کو اس کی بزدلی نہیں سمجھنا" چاہیے بلکہ اس کی اچھی تربیت سمجھنا چاہیے کیونکہ جب وہ بولتا ہے نہ پھر تو قہر ہی ڈھاتا ہے جیسے آج میں ڈھاؤں گی۔"

وہ پتھریلے لہجے میں بولی۔آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔رافع نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اب گہرا سانس بھر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا بول رہی تھی آپ کہ مجھے اس گھر سے نکل جانا چاہیے اور جو یہاں میرے حق میں ہے وہ بھی ساتھ چلا" جائے۔اوکے انٹرسٹنگ بٹ کہاں جائیں ممانی جان میری نانی اور نانوں کا گھر تو آپ ہڑپ چکی ہے ان کی کڑوڑوں کی پراپرٹی بیچ کرہی تو آپ نے اپنے شوق فیشن ڈیزائننگ کا آغاز کیا تھا۔دوسروں کا حق مار کر کونسا حق کا پیسہ کمارہی ہیں آپ۔ چلیں آپ کی بات مانتے ہیں ہم بس اس سے پہلے وہ جو پراپرٹی آپ نے بیچی تھی اس میں جو میری ماں کا حصہ بنتا ہے وہ میرے نام لکھوادیں تاکہ میں خوشی خوشی آپ ہی کی طرح اپنے شوق کا آغاز "کرسکوں۔

وہ جوں ہی خاموش ہوئی پورے لاؤنج میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔کرن اڑے اڑے حواسوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔انہیں اس سے اتنی گہرائی کے تجزیے کی امید قطعی نہیں تھی۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی ہی جگہ چور سی ہوکر رہ گئی۔انہیں پہلو بدلتا دیکھ رافع نے تفاخر بھری نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا۔آج سے اتنے برس پہلے ماہا کی جگہ اس کی بہن تھی مگر وہ اپنے حق میں کچھ بھی نہیں بول پائی تھی مگر آج ماہا کو یوں بولتا دیکھ ان کی آنکھوں میں جو چمک آئی تھی وہ کسی کی بھی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔آج وہ لڑکی حق پہ تھی اور انہیں اس بار حق کا ساتھ دینا تھا۔

"پھر کب دے رہی ہیں مجھے حصہ ممانی جان۔"

ماہا ان کی جانب جھکتے بے خوفی سے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔کرن نے شعلہ اگلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور تن فن کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ارحام بغور اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رہا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھا۔کسی غیر معمولی پن کا احساس اسے شدت سے ہوا تھا۔ماہا نے چونک کر رافع کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔ماہا کو یک گونہ سکون سا ہوا۔

"تم نے یہ اچھا نہیں کیا ماہا۔تم ایک احسان فراموش لڑکی ہو ماہا حسن۔"

انجم کی بات پہ اس کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے کی بدولت اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی ارحام نے تیزی سے اسے سہارہ دیا اور صوفے پہ بٹھایا۔

"اسے تو بہت تیز بخار ہے ڈیڈی۔"

ارحام کی بات پہ رافع نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جس کی رنگت زرد پڑ رہی تھی۔مزمل کے لبوں پہ ایک معنی خیز مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔یہ بخار کس وجہ سے تھا یہ بات اس سے بہتر کون جانتا تھا۔اس نے ہولے سے جوں ہی اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا ماہا نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور دھکیلا۔وہ جو اس اچانک حملے کیلیے تیار نہیں تھا ایک جھٹکے سے زمین بوس ہوا۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت بپھر کر بولی۔ارحام نے فوراً سے بیشتر ہاتھ پیچھے کر لیا البتہ مزمل قہر برساتی نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

مم۔میں تو بس بخار۔میں سوچ رہا ہوں کہ اسے ڈاکٹر پہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"میں لے جاتا ہوں ڈیڈی اسے ڈاکٹر پہ۔

ارحام کی بات پہ مزمل کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ وہ ہاتھوں کو بھینچتے دانت پہ دانت جما گیا۔ رافع نے اس کی بات پہ تفکر سے اثبات میں سر ہلایا۔ اب کی بار ماہا میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ خود کو اس کی گرفت سے آزاد کراتی تبھی خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑی۔ ان دونوں کی پشت کو دیکھتے رافع نے دل ہی دل میں اس کی صحت یابی کیلیے دعا کی تھی مگر ایک بات جو ان کے دل میں کھٹک رہی تھی کہ ارحام تو اسے پسند نہیں کرتا تھا تو پھر یہ سب۔ یہ سوالیہ نشان ان کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔

"ڈیڈی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

مزمل کی پکار پہ رافع نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔

"ڈیڈ آپ نے مجھے کہا تھا نہ ماہا سے شادی کا اس وقت تو میں نے انکار کر دیا تھا مگر اب مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ نے ٹھیک کہا تھا اسے اس گھر میں رہنے کیلیے کسی سہارے کی ضرورت ہمہ وقت محسوس ہو گی۔ اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ میں ماہا سے شادی کیلیے تیار ہوں۔"

اس کی بات پہ کئی ثانیے تو رافع کچھ بول نہ پائے۔ اگلے ہی لمحے وہ دھیما سا مسکرائے اور اس کا شانہ تھپتھپایا۔

"بہت اچھا فیصلہ ہے بس اب ایک بار میں ماہا سے اس متعلق بات کروں گا کیونکہ اس کی رضامندی کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا میں اور مجھے یقین ہے کہ وہ انکار نہیں کرے گی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے بولتے اپنے موبائل پہ آنے والی کال کو دیکھتے اسے اشارہ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔ ان کو باہر جاتا دیکھ مزمل کی آنکھوں میں ایک شیطانی چمک نے احاطہ کیا تھا۔ لبوں پہ ایک کاٹ دار مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔ اس نے اپنے مخصوص انداز میں بالوں کو سنوارتے صوفے سے پشت ٹکالی۔

"بس کچھ دن مزید اور پھر تم صرف اور صرف میری دسترس میں۔"

وہ پراسرار سی سرگوشی کرنے والے انداز میں بولتے بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا اٹھا۔

****

"میرے خیال میں اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔"

اسے اپنے لیے ہسپتال میں خوار ہوتا دیکھ نا چاہتے ہوئے بھی وہ ٹوک اٹھی۔ ارحام نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا مگر اس کی بات کا سرے سے ہی کوئی جواب نہ دیا۔

"تم یہی بیٹھو میں میڈیکل سٹور سے یہ انجیکشن پتہ کرکے اتا ہوں۔"

وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی ماہا نے پلکیں جھپک کر باہر آنے والے آنسوؤں کو اندر اتارا اور لبوں کو سختی سے بھینچ گئی۔ آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے ہتھیلی پہ گر رہے تھے۔ ڈوپٹہ سر سے ڈھلک کر شانوں پہ آگرا تھا۔ طبیعت خرابی کی بدولت تو اسے اتنا بھی ہوش نہیں تھا۔ کوریڈور سے گزرتے ان کی نظر بینچ پہ نگاہیں جھکائے بیٹھی اس چھوٹی سی لڑکی کی جانب اٹھی جو زاروقطار رو رہی تھی۔ اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کے رونے پہ ناجانے کیوں ان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا۔ انہیں اس کا رونا کچھ پسند نہ آیا تبھی اس کی جانب چلے آئے اور نرمی سے اس کے سر پہ اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔ ماہا جو اپنے گالوں سے آنسو پونچھ رہی تھی چونک کر نگاہیں اوپر اٹھائی تو سامنے کھڑے ادھیڑ عمر کے شخص کو دیکھ وہ ایکدم گھبرا گئی۔ وہ جو کوئی بھی تھا سفید لباس زیب تن گئے ساتھ بھوری چادر شانوں پہ ڈالی تھی۔ آنکھوں میں بے تحاشہ نرمی لیے وہ اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ اس کے دیکھنے پہ وہ بھی جب وہ نہ مسکرائے تو ماہا کو ان کی شخصیت نہایت باوقار محسوس ہوئی۔ دل میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کی تحیر سے پھیلی آنکھوں کو دیکھ وہ مدھم سا مسکرائے تو ماہا کی آنکھیں مزید پھیل گئی۔

"اتنی پیاری بیٹی۔ چھوٹی سی گڑیا ہے پھر کیوں اپنے قیمتی آنسو ضائع کر رہی ہے۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے شفقت بھرے لہجے میں بولے۔ ماہا کے لب مسلسل رونے کی بدولت کپکپانے لگے۔ اس نے بھیگی نگاہوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔ آنسو خود بخود گالوں پہ بہہ نکلے۔ ان کی شخصیت کا ہی اثر تھا کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی۔

"وہ۔ وہ مجھے مما پاپا کی یاد آ رہی ہے۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتی ہاتھ کی پشت سے اپنی آنکھیں رگڑنے لگی۔ اس وقت وہ انہیں بلکل چھوٹی سی بچی لگی جو اپنی پسندیدہ چیزیں چھن جانے پہ رونے لگ جائے۔

"تو آپ اپنی ماما پاپا کے پاس جائیں نا بیٹا جی۔ کہاں ہے وہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"وہ اس دنیا میں نہیں ہے وہ میرے پاس نہیں ہیں۔"

وہ کپکپاتے لہجے کو بولتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رو دی۔ ظفر صاحب نے افسوس کرنے والے انداز میں اس کی جانب دیکھا اور اس کا سر سہلایا۔

روکر انہیں تکلیف کیوں دیتی ہیں آپ بیٹا جی۔ آپ کو پتہ ہے میری بیٹی بھی آپ جتنی ہی ہے یا آپ سے "تھوڑی سی بڑی ہو گی اس کی بھی ماما نہیں ہے۔

"مگر پاپا تو ہے نا۔ میرے پاس تو کوئی بھی نہیں ہے۔"

وہ حلق تر کرتے ہوئے بولی۔

"کس کے پاس رہتی ہیں آپ اور یہاں تنہا کیا کر رہی ہیں۔"

وہ عموماً اس قدر بولتے نہیں تھے مگر سامنے بیٹی لڑکی سے نا جانے کیوں انہیں انسیت سی محسوس ہوئی تبھی سنجیدگی سے بولے۔

میں اپنے ماموں کے پاس رہتی ہوں وہ بہت اچھے ہیں مگر مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ مجھے لوگوں سے بہت ڈر لگتا ہے" انکل میں کیا کروں۔ ایسا لگتا ہے سب مجھے ہی گھورتے ہیں۔ سب مجھے رلاتے ہیں کیا ماں باپ کے جانے کے بعد "اولاد کے پاس کوئی رشتہ نہیں بچتا۔

وہ سوالیہ نگاہیں ان پہ مرکوز کیے بیٹھی تھی۔ ظفر صاحب نے نرمی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سب سے بڑی ذات اللہ کی ہے بیٹا جی۔ اس ذات کے آگے تو ماں باپ بھی کچھ نہیں۔ اللہ پاک اپنے بندوں سے ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے تو پھر کیونکر ہم اکیلے ہوئے۔ ڈر لگتا ہے نہ دنیا سے اللہ سے پناہ مانگو۔ رلاتی ہے نا دنیا۔ اللہ سے باتیں کرنا سیکھو۔ جب اس ذات سے جڑ جاؤ گی پھر اس کے بعد خوشیاں منتظر ہونگی آپکی۔ اللہ ہم سب کا ہے مگر ہم صرف ایک اللہ کے نہیں ہو سکتے۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے سمجھانے والے انداز میں بولے۔ ماہا کے ذہن کے دریچوں میں رابعہ کی باتیں گونجی تو وہ آنکھوں کو میچ گئی۔ وہ بھی تو اسے یہی سمجھاتی تھی اور وہ ہر بار ٹال دیا کرتی تھی۔ انہیں ٹوک دیا کرتی تھی۔ اپنے سامنے بیٹھے شخص کی باتوں پہ اس نے دھیمے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔

اب تو نہیں روئیں گی۔" وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بولے۔ ماہا نے دھیما سا مسکراتے نفی میں سر ہلایا۔ اس کے بہلانے والے انداز میں وہ کھل کر ہنس دیے۔

پکانا۔" ان کے شرارت بھرے لہجے پہ وہ بھی کھل کر ہنس دی۔ ماموں نے اسے پیار دیا تھا مان بھی دیا تھا مگر سامنے بیٹھے شخص میں اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اتنے عرصے بعد اس کے پاپا اس کے سامنے آن بیٹھے ہو۔ ان کے ہاتھوں میں وہ شفقت لہجے میں نرمی یہ سب کچھ تو اس نے ایک عرصہ پہلے حسن صاحب میں محسوس کی تھی۔

"ارے ظفر۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنے عقب سے آنے والی تیز آواز پہ ظفر صاحب نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں فرزانہ بیگم کھڑی انہیں ہی غصے سے گھور رہی تھی۔

"باجی میں بس آرہا تھا۔ "

چلتے چلتے کہی بھی غائب ہو جاتے ہو کم از کم لحاظ ہی کر لیا کرو۔ میں یہاں تمہارے ساتھ علاج کروانے آئی"

"ہو۔ اٹھو اب کسی بھی ایرے غیرے سے شروع مت ہو جایا کرو۔

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولی۔ ان کے سخت لہجے پہ ماہا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا جو ظفر صاحب نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

"میری بڑی بہن ہے یہ۔ برا مت ماننا ایسے ہی بولتی ہیں غصہ کرتی ہے۔"

اس دوران وہ بھی ان کے نزدیک اچکی تھی اور ایک ناگوار نگاہ ماہا پہ ڈالی جس کا ڈوپٹہ شانوں پہ گرا ہوا تھا۔ وہ رعونت ذدہ نگاہ اس پہ ڈال کر سر جھٹکتے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرنے لگی۔

"ارے بابا مجھے لگا آپ گھر سے بھاگ گئے۔"

علی کی شرارت بھری آواز پہ ظفر نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا البتہ فرزانہ نے اپنی لاٹھی اس کی کمر پہ ماری تھی۔

"چلو بھی اب یا اسے بھی ساتھ لے کر چلنا ہے۔"

ماہانے ان کے یوں بولنے پہ گھبرا کر ظ-فر صاحب کی جانب دیکھا جواب غصیلی نگاہوں سے فرزانہ بیگم کو گھور رہے تھے۔ علی کو بھی ان کا یوں بولنا بلکل اچھا نہیں لگا تبھی سر جھٹک گیا۔

"آپ جائیں باجی اندر میں آرہا ہوں۔"

وہ غصے سے انہیں ٹوکتے واپس اس کی جانب مڑے۔

آپ نے رونا بلکل نہیں ہے۔ زندگی رہی تو آپ سے پھر ملاقات ہو گی اللہ حافظ بیٹا جی۔ ہنستی رہا کریں بیٹیوں "کے ہنسنے سے تو چمن میں بہار آتی ہے۔

وہ اس کا سر تھپک کر بولتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی علی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے نزدیک آیا تو ماہا گھبرا گئی۔

"وہ انکل خود۔"

ارے آپ رو کیوں رہی ہیں۔ میں تو بس معافی مانگنے آیا تھا پھپھو کی طرف سے۔ دراصل وہ ایسی ہی ہیں مزے" کی بات بتاؤں مجھے بھی بلکل اچھی نہیں لگتی مگر گھر کی بڑی ہیں نا اور بھائی بہت احترام کرتے ہیں انکا تو آگے آگے "رکھنا پڑتا ہے سمجھ رہی ہیں نہ آپ میری بات۔ چلیں اب میں بھی چلتا ہوں ہنستی رہا کریں اللہ حافظ۔

وہ بھی اس کا سر تھپک کر بولتے آگے کی جانب بڑھ گیا۔ ماہا اس کے جانے پہ دھیما سا مسکرائی۔

"کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں ایسے مخلص رشتے ملتے ہیں اور میں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس نے دھیمے سے بڑبڑاتے اپنی ہتھیلی کو تکا جس میں موجود لکیریں ناجانے کیا اشارہ کر رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے ان انکل کی باتیں یاد کر اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور دل ہی دل میں ایک معصم ارادہ کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ جان گئی تھی کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔ ارحام کے آتے ہی وہ انجیکشن لگواتے اس کے ساتھ واپسی کی جانب روانہ ہوئی تھی۔

"یہ تو یہ ساری دوا اور اب آرام کر لینا۔"

وہ اس کی جانب ایک شاپنگ بیگ بڑھاتے ہوئے اسے تلقین کر رہا تھا ماہا نے اس کے ہاتھ سے خاموشی سے وہ بیگ لیا اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ لاونج میں پہنچتے ہی صوفے پہ پھیلے لباس کو دیکھ وہ لبوں کو بھینچ گئی۔ اس نے کچھ سوچ کر ڈس-ٹنگ کرتی ملازمہ کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اور وہ بھاری بھر کم سوٹ اٹھاتے اس کی جانب بڑھایا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی جاہل لڑکی۔ اس کی قیمت کا اندازہ بھی ہے تمہیں اپنے گندے "ہاتھوں سے اسے چھو کر ناپاک کر دیا۔"

کرن اس کے ہاتھوں سے سوٹ جھپٹتی زمین پہ پھینکتے ہوئے غرائی۔ اس کے تن بدن میں آگ ہی تو لگ گئی تھی۔ ماہا نے اپنی اسی مٹھی کو بھینچتے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا اور ایک نظر ملازمہ کو دیکھا جس کا چہرہ احساس توہین سے سرخ پڑ چکا تھا۔

"اٹھاؤ اسے اور جلا دو اس سوٹ کو۔ کسی کام کا نہیں ہے یہ سوٹ میرے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ملازمہ کو دھکا دیتے ہوئے بولی۔ماہانے آگے بڑھتے تیزی سے اسے سہارہ دیا ورنہ اس کا منہ سیدھا میز پہ لگتا۔اس سے پہلے کہ ملازمہ کپکپاتے ہاتھوں سے وہ سوٹ اٹھاتی ماہانے اسے ٹوک دیا۔

"ایک منٹ آنٹی آپ کی بیٹی کی شادی کب ہے۔"

ماہا کی پر سوچ آواز پہ اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"وہ جی اگلے ہفتے میں ہی۔"

اچھا تو پھر ایک کام کیجیے یہ سوٹ پکڑیے اور اپنی بیٹی کو ان کی طرف سے دے دیجیے گا وہ کیا ہے نا ایسے تو یہ" آپ کو کچھ دیتی نہیں تو پھر یونہی سہی۔کہتے ہیں نہ جہاں سے آپ کو اپنا جائز حق نہ ملے تو پھر وہاں سے اپنا حق "چھین کر کھاؤ۔جاؤ اور یہ اپنی بیٹی کو دے دینا وہ بھی خوش ہو جائے گی۔

وہ کرن کے سپید پڑتے چہرے کو دیکھ جتانے والے لہجے میں بولی۔اس سے پہلے کہ کرن کچھ بولتی وہ ملازمہ تو خوشی سے نحال ہوتے وہ لباس اٹھا کر تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی ماہانے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے دل جلانے والے انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

"جیسے کو تیسا۔اس بارے میں سنا تو ہو گا ہی۔"

وہ جلتے ہوئے لہجے میں بولتے ایک کاٹ دار نگاہ ان پہ ڈالتی وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔کرن نے اس کی پشت کو دیکھ اپنے بگڑے ہوئے تنفس کو بحال کیا ورنہ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کی سانسیں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

روک لیتی۔ دور کھڑے ارحام نے سپاٹ نگاہوں سے ایک نظر اپنی ماں کو اور دوسری نگاہ اپنے کمرے میں جاتی ماہا پہ ڈالی۔ اس کا ذہن اب مختلف تانے بانے باندھنے میں مصروف تھا۔

****

اس نے گھڑی پہ نظر ڈالتے ساتھ ہی کھڑکی کے دونوں پٹ بند کیے اور آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ آج اس کا آفس میں پہلا دن تھا وہاں جاتے ہوئے دل گھبرا ابھی رہا تھا مگر آج اسے ہمت کرنی تھی اگر وہ آج ہار مان جاتی تو اس پہ زندگی مزید تنگ کر دی جاتی جو اسے کسی صورت گوارا نہیں تھا۔ اس نے ایک نظر بیڈ پہ سوئی انجم کو دیکھا اور سختی سے لبوں کو بھینچ گئی۔ ناجانے کیا سوچ کر اس نے ڈریسنگ سے گلوز اٹھانا چاہا مگر ایکدم رکتے مٹھی بھینچ گئی۔ اگر انجم کو معلوم پڑتا تو لازماً وہ بھونچال مچا دیتی تبھی ہاتھ واپس کھینچ گئی اور الماری میں ہینگ اپنا بیگ نکالتے اس میں سے اپنا گلوز نکالتے اس نے لبوں پہ لگایا اور ہاتھوں میں لوشن لگاتے خود پہ ایک طائرانہ نگاہ ڈالی۔ تسلی ہوتے ساتھ ہی اس نے جوتے کے سٹریپ بند کیے اور ڈوپٹہ سر پہ اوڑھتے ناجانے کن سوچوں میں گم ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ سوچوں کے یلغار میں بہتی چلی جاتی فون بجنے کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی اور انجم کی نیند میں خلل نہ ڈلے اسی لیے اس کا فون اٹھا کر سکرین پہ ابھرنے والے نمبر کو دیکھا۔

"ارے رائقہ کا فون۔"

اس نے فون خود اٹھانے سے اجتناب کیا اور آہستگی سے انجم کا شانہ ہلایا۔ وہ کسمسا کر سیدھی ہوئی مگر اس کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھتے جھپٹنے والے انداز میں فون اس کے ہاتھ سے لیتے کان سے لگایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ہاں تم کیسی ہو۔ہاں سو رہی تھی آج یونی آنے کا ارادہ نہیں تھا میرا۔"

آنا بھی مت اور غور سے میری بات سنو کیونکہ آج میں تمہارے گھر آ رہی ہوں۔میں نے گھر میں بات کی ہے" زاوی بھائی کے ساتھ تمہاری اینڈ یو نو واٹ گھر میں سب راضی ہیں یہاں تک کہ بھائی بھی۔ پھپھو آئی ہیں خاص طور پہ اس چیز کیلیے تو اب میری بات سنو۔ان کے سامنے ایک تہذیب دار خاتون کی طرح رویہ رکھنا۔یہ پینٹ ٹاپ سب کچھ ترک کر دینا سر پہ دوپٹہ رکھنا وہ نہیں اترنا چاہیے۔انہیں سب سے زیادہ اسی چیز سے الجھن ہوتی ہے سمجھ رہی ہو نا میری بات۔ایک ذراسی کوتاہی کام خراب کر سکتی ہے کیونکہ زاوی بھائی ان کی بہت عزت "کرتے ہیں۔

وہ مزید بھی کچھ بول رہی تھی مگر انجم کی سماعتوں میں تو بس ایک ہی بات گونج رہی تھی زاویار اور اس کے رشتے کی مطلب سب راضی تھے تو اسے اس کی محبت ملنے والی تھی۔یہ سوچ آتے ہی وہ چیخ مار کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ماہانے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جواب مسلسل ہنس رہی تھی۔

"اومائی گاڈ رائقہ۔مجھے یقین نہیں آ رہا۔مم۔میں بہت خوش ہوں آج۔"

وہ اپنے چہرے پہ بے یقینی کے مارے ہاتھ رکھتے چیخ اٹھی۔رائقہ اس کی خوشی اپنے دل پہ محسوس کرتے کھل کر ہنس دی۔

"اچھا چلو اب فون رکھو شام میں ملاقات ہوتی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس نے نرمی سے بولتے فون کاٹ دیا۔اس کے فون کاٹتے ہی وہ تیزی سے ماہا کی جانب بڑھی مگر پھر کچھ سوچ کر وہ رک گئی۔لبوں سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔

"کیا ہوا تم بہت خوش ہو انجم۔"

"جو بھی ہو تمہیں کیوں بتاؤں تا کہ تم نظر لگا دو۔میری خوشیوں سے تو ویسے بھی تم بے حد جلتی ہو۔"

وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ماہا نے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔

"تم مجھے غلط۔"

خیر تمہیں جاننے کا پورا حق ہے ماہا۔تمہاری تعریف کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اس دن کیونکہ زاویار کے گھر" "والے آج میرا انجم رافع کا رشتہ لے کر اس دہلیز پہ آنے والے ہیں۔

وہ گول گول گھومتے ہوئے مزے سے بولی۔ماہا کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

کیا سچ میں۔بہت بہت مبارک ہو انجم۔تم دیکھنا تمہارا رشتہ وہاں ضرور ہو جائے گا۔میں تمہارے لیے دعا" کروں گی اور مجھے کیا لگتا ہے اگر ان کی طرف سے بھی رضامندی ہے تو ایسا تو نہیں کہ کہی رائقہ کے بھائی بھی "تمہیں پسند کرتے ہو۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے میں ہوں ہی اس قدر خوبصورت کہ مجھے پسند کیا جائے۔ صد شکر ہے کہ " اس دن انہوں نے میرا چہرہ نہیں دیکھا ورنہ کام خراب ہونے کا خدشہ تھا مگر اب نہیں ہے۔ خیر اب میں فریش ہونے جا رہی ہوں۔ اومائی گاڈ۔"

وہ ہنس کر بولتے اچھلتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ اس کی خوشی آج دیدنی تھی۔ ماہا نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا اور خود بیگ شانے پہ لٹکاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ ویسے بھی تھوڑی بہت دیر تو ہو ہی چکی تھی مگر اب مزید دیری کرنا بھی مناسب نہیں تھا۔

"آج یونی نہیں جا رہی آپ۔"

نہیں ماموں جان۔ آج سیدھا آفس جاؤں گی۔ ویسے بھی آج صرف ایک ہی لیکچر تھا۔ زیادہ ضرورت نہیں " تھی۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔ انہوں نے بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی پیشانی پہ بوسہ دیا۔ کرن نے ناگواری سے ان محبت بھرے مظاہروں کو دیکھا۔

"چلو میں چھوڑ۔"

نہیں آپ ناشتہ کریں آرام سے۔ میں آج رکشہ سے چلی جاؤں گی۔ کل سے ویسے بھی آفس کی گاڑی پک " کرے گی۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت بلکل نہیں ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ نرمی سے انہیں ٹوکتے ان سب کو اللہ حافظ بولتے وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ رافع نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ڈیڈی جانے دیں۔ آج خود سے جائے گی تو ہی خود مختار ہو گی اور اس میں ہمت آئے گی کب تک دنیا کے رحم و کرم پہ رہے گی۔"

ارحام کی بات سے انہیں اتفاق تو تھا تبھی سر جھکا گئے لیکن دل ابھی بھی اس کی جانب ہی اٹکا ہوا تھا۔

"تم بہت اس کی طرفداری کرنے لگ گئے ہو۔"

"ممی پلیز میری اس سے کسی قسم کی لڑائی نہیں ہے۔ اب فضول بچوں کی طرح لڑنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ تو بیچاری کسی کو کچھ کہتی بھی نہیں ہے مگر پھر بھی اس گھر کے مکینوں نے اس کا جینا حرام کیا ہوا ہے اب بندہ ایک بات بھی نہیں کر سکتا۔"

وہ ان کے کاٹ دار معنی خیز لب و لہجے پہ چیخ کر بولتے کرسی کھسکا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ رافع نے ناگواری سے کرن کی جانب دیکھا جن کی بدولت گھر کی فضا ایسی ہی رہتی تھی۔ اب تو انہیں اس ماحول سے ہی کوفت ہونے لگی تھی۔

****

"کیا ہوا انکل رکشہ کیوں نہیں چلا رہے آپ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا نے پریشانی سے ایک نظر چلتی روڈ کو دیکھا اور ایک نظر رکشے والے کو جو مسلسل رکشہ چلانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

"بیٹا جی پتہ نہیں یہاں کیا ہو گیا ہے یہ چل نہیں رہا۔ آپ ایسا کریں یہاں سے کوئی اور رشتہ دیکھ لیں۔"

وہ مصروف سے انداز میں بولا۔ ماہا نے ایک نظر کلائی میں بندھی گھڑی پہ نظر ڈالی اور بیگ سے اپنا فون نکالا۔ نا جانے کیوں سگنل بھی بے تحاشہ کم آرہے تھے۔ وہ خاموشی سے رکشے سے اترتے فٹ پاتھ پہ کھڑی ہو گئی اور رکشے کا انتظار کرنے لگی۔

"بیٹا جی یہاں سے نہیں ملے گا آپ کو۔ اس سڑک پہ جانا پڑے گا روڈ کراس کر کے۔"

رکشے والے کی آواز پہ وہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔ اب روڈ کیسے کراس کرتی۔ ایک اسی چیز کا تو اسے فوبیا تھا۔ گاڑیاں تو جیسے کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرتے لبوں پہ زبان پھیری اور قدم آگے کی جانب بڑھایا لیکن پھر سہم کر اوپر چڑھ گئی۔

یا اللہ پلیز مجھے ایک بار پھر سے رسواں ہونے سے بچا لینا۔

اس کے لبوں نے بے آواز جنبش کی۔ اس سے پہلے کہ وہ پاؤں نیچے اتارتی کسی نے عقب سے ہی اس کی بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیتے اپنی جانب کھینچا تھا۔ ماہا مقابل سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑے مزمل کو دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک عود آئی تھی۔ وہ یہاں کیا کر رہا تھا کیا وہ اس کا پیچھا۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

ہاتھ چھوڑو میرا اور نہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مزمل۔ تم ایک نہایت گھٹیا اور غلیظ انسان ہو۔ انسان کے بھیس "میں شیطان ہو تم۔ میرا پیچھا کر رہے تھے تم تمہیں شرم نہیں آتی بہن کے رشتے کو پامال کرتے ہوئے۔"

وہ اس کی سخت گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کراتے ہوئے اشتعال آمیز لہجے میں غرائی اور ایک چور نگاہ اطراف میں گھمائی۔ مزمل نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا مگر اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت سے آزاد نہیں کیا۔ ماہا مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔ اس کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم کہو گی اور میں چھوڑ دوں گا۔"

وہ تمسخرانہ لب ولہجے میں بولتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ ماہا کی آنکھوں سے شرارے سے پھوٹنے لگے۔ اس نے دانت پہ دانت جماتے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پہ دے مارا لیکن اس نے پھر بھی گرفت ڈھیلی نا کی۔

"وہ نا سہی میں کہوں گا تو تم ضرور چھوڑ دو گے رائٹ۔"

اس سے پہلے کہ ماہا کچھ بولتی اپنی عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ جہاں مزمل نے تیزی سے اس کا ہاتھ چھوڑا وہی ماہا نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ ایک زچ کر دینے والی مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔ آنکھوں میں سرد مہری چہرے کے عضلات تنے ہوئے تھے۔ اس کی نگاہوں میں ایسا کچھ تھا کہ ماہا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس کا دم گھٹنے لگا۔ اس نے حلق تر کرتے زاویار کی جانب دیکھا۔ اگر اسے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معلوم پڑ جاتا کہ یہ انجم کا بھائی ہے تو انجم کے رشتے میں بھی رکاوٹ آتی۔ اس نے مزمل کو آنکھیں دکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا لیکن اس کے سر پہ تو جیسے جنون سوار تھا۔

"میری منگیتر ہے یہ میں اس کے ساتھ کچھ بھی کروں آپ کون ہوتے ہیں مجھے ٹوکنے والے۔"

اس کے جھوٹ پہ جہاں ماہا نے پھٹی پھٹی نگاہوں سمیت مزمل کی جانب دیکھا وہی زاویار نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی اور ایک کھردری نگاہ ساکت کھڑی ماہا پہ ڈالی۔ اس جیسی دبو اور خاموش لڑکیوں سے ہی تو اسے چڑ تھی۔ ایک عجیب سی نفرت ہوتی تھی۔ یہ لڑکی جو کچھ دن پہلے پولیس سٹیشن میں تھی ویسی تو بلکل نہیں تھی۔ وہ کوفت سے آنکھیں گھما کر رہ گیا۔ ماہا نے حلق تر کرتے کچھ سوچا اور مزمل کو لیتے ایک جانب ہوئی۔ اب ایک واحد حل یہی بچا تھا ورنہ انجم ایک بار پھر اسے ہی ذمہدار ٹھہراتی۔

"خدا کا واسطہ ہے آپکو اپنی یہ گھٹیا حرکتوں کو لگام دیں یہ جس سے آپ بدتمیزی کر رہے ہیں آج انجم کی دوست انہی کا رشتہ لے کر آنے والی ہیں آپ کے گھر۔ آپ کی اس حرکت کی بدولت آپ ہی کی بہن کی مسکراہٹ نچڑ جائے گی۔"

اس نے کھردرے لہجے میں بولتے ایک جست میں اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آذاد کرایا تو مزمل بھی ایک لمحے میں سیدھا ہوا اور چور نگاہوں سے اس پولیس کی وردی میں ملبوس مردانہ وجاہت کے حامل اس مرد کو دیکھا جس کی کاٹ دار نگاہیں ابھی بھی ان دونوں پہ ہی جمی تھی۔

"مم۔ میں چلتا ہوں تم جاؤ آفس۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ہکلاتے لہجے میں بولتے تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ماہا نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جسے اس کی عزت کی پرواہ بلکل نہیں تھی مگر اپنی بہن کی ایک مسکراہٹ کی خاطر وہ کیسے وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔وہ ایک غلط نگاہ زاویار پہ ڈالے بغیر روڈ کراس کرنے لگی مگر عین وسط میں پہنچتے ہی سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ وہ ساکت رہ گئی۔اس کے قدموں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔اس سے پہلے کہ وہ گاڑی اس کے نزدیک آتی زاویار نے طیش کے عالم میں اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا اور سڑک پار کرنے لگا۔ماہا کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"ہاتھ چھوڑیں پلیز میرا۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتے اپنا ہاتھ چھڑانے کی سعی کرنے لگی۔زاویار نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ گرتے گرتے بچی۔اسے اس ماحول سے باقاعدہ وحشت ہونے لگی۔

"تمہیں جگہ جگہ فریز ہو جانے کی عادت وراثت میں ملی ہے یا مجھے دیکھ کر ویسے ہی تمہارا سسٹم ہل جاتا ہے۔"

وہ ماہا کی آنکھوں میں دیکھتے تند لہجے میں دھاڑا۔اس کی دھاڑ پہ ماہا سہم کر اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گئی۔ناجانے کیوں سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اس کی سیٹی ویسے ہی گم ہو جاتی تھی۔اس کے ڈرنے پہ زاویار کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔اگلے ہی لمحے وہ تمسخر سے مسکرایا۔

"جس کی بہن ہو لازماً اسی کی جیسی ہو گی یہ بات میں نے اس دن بس بولی تھی مگر آج دیکھ بھی لیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کی سماعتوں میں جیسے صور پھونک رہا تھا۔ ماہا کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔ اسے اپنی حسیات معطل ہوتی محسوس ہوئی۔ اس کے دل پہ جیسے کسی نے چھریاں چلادی تھی۔ آج مزمل کی بدولت اس کے کردار پہ بات آئی تھی اور وہ بات کرنے والا کون تھا۔ اس کے اندر کی خودسر ماہا نے دوسرے ہی لمحے سر اٹھایا تھا۔

میرا سسٹم اس قدر کمزور نہیں جو کسی کو بھی دیکھ کے ہل جائے ہاں میری بدولت آپ جیسوں کا سسٹم ضرور "کمزور جاتا ہے۔

وہ اس کے نزدیک ہوتے دو قدم کے فاصلے پہ رکی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے طمانیت سے بولی۔ اس کا اطمینان قابل رشک تھا۔ زاویار نے لہورنگ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ کنپٹی کی رگیں آخری حد تک پھولی ہوئی تھی۔

"میں نے اس دن تمہاری بدولت تمہاری کزن کو چھوڑا تھا۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے سلگاتے لہجے میں واضح کرنے والے انداز میں بولا۔ اس کے چہرے پہ سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔

تو کونسا مجھ پہ احسان عظیم کیا ہے۔ میں نے آپ سے کہا اور آپ نے مان بھی لیا۔ ہوئے نا آپ پھر کمزور مسٹر "زاویار ظ-فر۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کے لفظوں کی تاثیر سے زاویار کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔ ماہا سر جھٹک کر مڑی اور ایک رکشے کو روک کر اسے ایڈریس سمجھاتے نا جانے کیا سوچ کر رکی اور ٹھہری ہوئی نگاہ زاویار پہ ڈالی جس کی نگاہوں سے آگ نکل رہی تھی۔ ماہا نے اسے بول تو دیا تھا مگر اب دل اندر ہی اندر خوف سے لرز رہا تھا۔ زاویار نا جانے کیا سوچ کر اس کی جانب بڑھا تو وہ تیزی سے رکشے میں بیٹھ گئی۔

"بھائی جلدی چلائیں پلیز۔"

وہ لرزتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرتے ہکلاتے لہجے میں بولی۔ پیچھے کھڑا زاویار اس کی حرکت پہ پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔

****

وہ غصے سے دندناتا ہوا جیسے ہی گھر میں داخل ہوا سامنے ہی لان میں مالی اور ڈرائیور کو آپس میں پھپھو کے متعلق چہ مگوئیاں کرتے دیکھ اس کا پارا مزید ہائی ہو گیا۔ وہ اشتعال کے عالم میں انکی جانب بڑھا اور سرد نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ وہ دونوں اس کی اچانک آمد پہ بوکھلا گئے۔ اس کے غصے سے ویسے ہی سب کی جان جاتی تھی۔

"یہاں یہ سب کرنے کی آپ لوگوں کو تنخواہ دی جاتی ہے۔"

وہ خون آشام نگاہوں سے ان دونوں کو گھورتے ٹھنڈے ٹھار انداز میں بولا۔

"صص۔ صاحب وہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہاں آپ کو کس لیے رکھا ہوا ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر کسی کی برائیاں شروع کر دیں۔ میری بات کان کھول کر سن لیں آپ دونوں آئندہ میں نے ایسی کوئی بھی حرکت محسوس کی آپ دونوں کی جانب سے تو آپ دونوں کا یہاں آخری دن ہو گا۔ سمجھ رہے ہیں میری بات۔ جو کام ہے وہی کریں تو بہتر ہے۔ زیادہ گھلنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ میرے بارے میں جانتے تو ہیں ہی کوئی بچانے کیلیے بھی نہیں آئے گا میرے شکنجے سے۔"

وہ لہو رنگ نگاہوں سے ان دونوں کو گھورتے ہوئے تنک کر بولا۔ ان دونوں کی رنگت اس کی بات پہ فق ہو گئی۔ انہوں نے گھبرا کر زاویار کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات رقم تھے اور وہ اپنی بات کا کس قدر پکا تھا اس بات کا ادراک بھی ان دونوں کو تھا تبھی کھسیا گئے اور ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگے۔

"صاحب وہ ہم تو بس۔"

وہ کھسیاتے ہوئے اس سے پہلے کہ اپنی بات مکمل کرتے زاویار نے ہاتھ اٹھاتے ان دونوں کو مزید بولنے سے باز رکھا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا۔ بہتر یہی ہے آئندہ کیلیے کہ خاموشی سے اپنا کام کریں اور معاوضہ لیں اور بس اس سے بڑھ کر اگر آپ لوگوں کو آئندہ میں نے اس گھر کے کسی بھی فرد کا تبصرہ کرتے سنا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

اس کی آواز اس قدر اونچی ضرور تھی کہ باقی سب گھر والے بھی اگلے ہی لمحے وہی جمع تھے۔ ظفر صاحب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جو غصے کا تیز تھا اس بات کا اندازہ انہیں تھا مگر اس قدر جلدی ٹیمپر لوز اس کا نہیں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہوتا تھا۔انہوں نے بے ساختہ اس کا شانہ تھاما تو وہ تھوڑا سا ڈھیلا پڑا۔اس لڑکی نے اس کا دماغ گھوما ڈالا تھا جبھی دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔

"زاویار کیا ہو گیا ہے بیٹا۔"

بابا آپ کو میں نے ہزار بار کہاں ہے کہ انہیں اپنی حد میں رکھیں کیونکہ کچھ لوگ اگر اپنی حدیں تجاوز کر جائیں" تو وہ بلکل اچھے نہیں لگتے۔جیسے کہ یہ سب۔ہر انسان کا اپنا الگ مقام ہے۔جب وہ مقام سے بڑھ جائیں تو پھر "سروں پہ ناچنے لگتے ہیں۔

وہ کرخت لہجے میں بولا۔اب کی بار ظفر صاحب نے حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو کچھ شرمندہ شرمندہ سے کھڑے تھے۔انہوں نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ضرور بات اتنی بڑی بلکل نہیں تھی جتنی زاویار نے بنادی تھی ضرور وہ کسی کا غصہ کسی پہ انڈیل رہا تھا۔

"زاویار کالم ڈاؤن اور آپ دونوں جائیں اور اپنا کام کریں۔"

وہ ان دونوں کو تاکید کرتے زاویار کو لیتے اندر آ گئے جس کا چہرہ آخری حد تک سرخ پڑ رہا تھا۔علی کے چہرے پہ شرارت لہرائی تبھی مسکراہٹ دباتے اس کی جانب بڑھا۔

"بھائی ابھی تو ہم نے آپ کو چھیڑا ابھی نہیں تو پھر یہ سرخی۔"

"بکواس بند رکھو تم اپنی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اب کی بار درشت لہجے میں بولتے اس پہ برس پڑا۔ علی اسکے اچانک ردعمل پہ ایکدم بوکھلا گیا البتہ ظفر صاحب نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جواب گہرے سانس بھرتے اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔ علی نے تیزی سے میز پہ رکھا پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا جسے اس نے بغیر کسی تردد کے تھام لیا تھا۔

"ویسے کیا ہوا تھا باہر بھائی۔"

علی نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا مبادہ ایک بار پھر وہ اس کے پیچھے نہ پڑ جائے۔ زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں کچھ نہیں بس وہ پھپھو کے متعلق کچھ غلط بات کر رہے تھے۔"

غلط تو نہیں کر رہے ہونگے کم از کم بھائی۔ جو کہ رہے ہونگے تنگ آکر کہہ رہے ہونگے۔ جب سے آئی ہے جان "ہی سولی پہ لٹکی ہوئی ہے۔ میں ان کی بدولت آج صبح صبح جم بھی نہیں جاپایا۔ اس قدر غصے سے گھورتی ہیں وہ۔"

وہ منہ بناتے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہا تھا۔

"بیہیو علی وہ پھپھو ہے اور بڑی ہیں۔"

پھپھو تو وہ صرف آپ ہی کی ہے۔ بڑی ہیں اس بات سے انکار نہیں ہے۔ جب وہ صرف محبت آپ سے کرتی" ہیں تو پھر حکم بھی آپ پہ ہی چلائیں۔ ان کی نظر میں آپ پرفیکٹ ہیں اس بات کا غم نہیں کیونکہ آپ ہیں اس بات سے ہم بھی انکار نہیں کرتے مگر ان کی نگاہ میں ہم سب کمتر ہیں۔ رائقہ سے انہیں چڑ ہے۔ معیز بھائی سے

ویسے بھی وہ ان کے رنگ کی وجہ سے چڑ کھاتی ہیں نا جانے کیوں اور میں میری شرارتوں سے ان کی جان جاتی "ہے۔ہم سب میں کچھ نہ کچھ خامی ہے۔

اس کا لہجہ ناراضگی لیے ہوئے تھا۔زاویار نے اس کی بات پہ سرے سے کان نہ دھرا مگر کچھ حد تک ظفر بھی اس بات سے متفق تھے۔

"ایسا کچھ نہیں ہے تم زیادہ ہی سوچ رہے ہو۔"

وہ ایک لائن بولتے اس کی بات کو کس قدر سکون سے ٹال گیا تھا۔علی اس کی بات پہ دھیمے سے ہنس دیا۔کہنا آسان ہوتا ہے اور سہنا بے حد مشکل۔یہ بات اس سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ بابا۔"

وہ خالی گلاس میز پہ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔انہوں نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

دیکھ رہا ہوں کہ میرا بیٹا شدید غصے والا ہونے کے باوجود کچھ رشتوں کا بہت احترام کرتا ہے مگر آج یہ سب کیا "تھا۔انہوں نے جو بھی کیا مگر آپ سے اس قسم کی توقع کم از کم میں نہیں رکھتا وہ عمر میں بڑے تھے زاوی۔

وہ سادگی سے بولے۔زاویار نے صوفے سے پشت ٹکاتے آنکھیں موندی معاً اپنی پیشانی پہ کسی کے شفقت بھرے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے اس نے چونک کر آنکھیں کھولی تو سامنے کھڑی فرزانہ بیگم کو دیکھتے اس کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عنابی لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی البتہ علی نے ہمیشہ کی طرح اس پیار بھرے مظاہرے پہ ناک منہ چڑھایا۔

"کیوں میرا شیر جوان بپھرا پڑا ہے۔"

"کچھ نہیں ہوا آپ یہاں بیٹھیں اور اتنی تیاری کس بات کی ہے۔ کہاں جارہے ہیں آپ سب لوگ۔"

وہ ان سب کی تیاریاں دیکھ حیرت بھرے لہجے میں بولا۔

"لو کر لو گل جس کی رشتے کی تیاریاں ہورہی ہیں وہ ہی لاعلم ہے یہاں تو۔"

علی کی دہائی پہ فوراً سے بیشتر اس کا ماتھا ٹھنکا۔ اس نے چونک کر اطراف میں پھیلے تحائف کو دیکھا اور سختی سے لبوں پہ لب جماتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں کیا ہورہا ہے۔

"بھائی ویسے تصویر دیکھی آپ نے۔"

علی کی شریر آواز پہ اسے ایکدم یاد آیا کہ رائقہ نے اس کے نمبر پہ تصویر بھیجی تھی مگر وہ مصروفیت کی بدولت دیکھ ہی نہیں پایا تھا ویسے بھی اسے ان سب چیزوں میں قطعی دلچسپی نہیں تھی تبھی جھنجھلاتے ہوئے ان کی جانب متوجہ ہوا۔

"بابا اتنی بھی کیا جلدی ہے یہ سب کرنے کی۔ میں ویسے بھی ابھی تیار نہیں ہوں اس سب کیلیے اتنی بڑی ذمہداری۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ابھی ذمہداری نہیں لوگے تو کب لوگے۔ خیر سے انتیس سال کے ہو تم اب کیا پینتیس سال کی عمر میں دادا بناؤ"
"گے نا جانے اس وقت تک بچوں گا بھی کہ نہیں۔

ان کی بات پہ ذاویار نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا اور سختی سے مٹھیاں بھینچتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

کل تک تو ٹھیک تھے یہ اچانک کونسا دورہ پڑ گیا ہے انہیں۔"

"بڑا بھائی ہے تمیز سے مخاطب ہوا کرو اس سے۔

فرزانہ بیگم اسے جھڑکنے والے انداز میں بولی۔

"جہاں آگ لگنی بھی نہیں ہو گی وہاں بھی گھس گھس کر آگ لگائیں گی یہ اور آتا کیا ہے انہیں۔"

وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا مگر انہیں اپنی جانب ہی متوجہ دیکھ وہ میسنی سی ہنسی ہنس دیا۔ فرزانہ بیگم سر جھٹک گئی۔

"بابا آپ تیار نہیں ہوئے اب تک۔"

میں تو تیار ہوں جاؤ اپنے بھیا سے پوچھوں انہیں کونسا دورہ پڑا ہے۔ ایک تو اتنی جلدی گھر لوٹ آیا اوپر سے"
"سب پہ برس رہا ہے۔

ان کی برجستہ بات پہ رائقہ نے الجھی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتے اس سے پہلے مڑتی فرزانہ بیگم کی کاٹ دار آواز پہ وہ ٹھٹھک کر رکی اور انگلیاں چٹخاتے ان کی جانب مڑی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کتنی بار بولا ہے سب سے سامنے یوں ہی سر جھاڑ منہ پھاڑ کر نہ نکل پڑا کرو۔ڈوپٹہ سر پہ رکھا کرو۔ایسی لڑکیاں نہایت ناگوار گزرتی ہیں مجھے۔"

وہ تڑخ کر بولی۔رائقہ نے بمشکل مسکراتے ظ-فر کی جانب دیکھا جن کی پیشانی پہ ان کی بات پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔اس نے سرعت سے ان کا ہاتھ تھامتے انہیں بولنے سے باز رکھا البتہ علی خاموش نہ رہ سکا۔

"پھپھو وہ شاید اپنے گھر میں موجود ہے اور یہاں کوئی نامحرم نہیں ہے اس کیلیے نہ ہی اس کا لباس اس قسم کا ہے کہ اسے ہم سے چھپ چھپ کر چلنا پڑے نا جانے آپ کیوں پیچھے پڑ گئی ہیں ہم سب کے۔کبھی یہ سب بھیا کے سامنے بھی بولا کریں نہ تاکہ انہیں بھی اندازہ ہو کہ آپ ان کی لاڈلی کے بارے میں کس قسم کی باتیں بولتی ہیں۔"

وہ جو غصے سے بھرا بیٹھا تھا پھٹ پڑا۔فرزانہ بیگم نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں اتنی ہی بری لگتی ہوں تو یہاں کیوں بلایا ہے اور اگر یہاں ذلیل کرنے بلا ہی لیا ہے تو ایک ہی دفعہ زہر لا دو نہ مر ہی جاتی ہوں۔"

"یہ بھی بتا دیں کہ کس کمپنی کا لا کر دوں۔"

وہ ان کی دھمکی پہ ناک منہ چڑھا کر بڑبڑایا اور اس کی بڑبڑاہٹ ظفر کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہ سکی تبھی غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"جاؤرائقہ بھیاکو دیکھو۔"

"جی بابا۔"

وہ مدھم لہجے میں بولتی اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اس کے کمرے کے دروازے پہ دستک دیتے ہی کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اجازت ملتے ہی وہ دھیرے سے دروازہ واں کرتے اندر داخل ہوئی تو وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے لیمپ کے بٹن کو کبھی بند تو کبھی چلارہا تھا۔چہرے پہ اضطراب واضح تھا۔وہ بنا کسی وقت کا ضیاع کیے اس کی جانب بڑھی اور اس کی پیشانی پہ ہاتھ رکھا تھا۔جسم میں حرارت تو بلکل نہیں تھی لیکن اس کے چھونے سے زاویار آنکھیں کھولتے تیزی سے سیدھا ہوا اور مسکرا کر اس کیلیے باہیں واں کی تھی۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔"

"میں تو بلکل ٹھیک بھائی مگر آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

وہ اس کا چہرہ جانچتے ہوئے دھیرے سے بولی۔زاویار کے چہرے پہ پتھریلا پن چھایا اگلے ہی لمحے نگاہوں میں ماہا کا چہرہ روشن ہوا اس کی چلتی زبان یاد کرتے وہ آنکھیں میچ گیا۔اس کا غصہ ایک نئے سرے سے بڑھ گیا تھا۔

"کیا ہوا بھائی کیا آپ اس رشتے سے خوش نہیں۔"

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس راستے میں اچانک کسی سے ملاقات ہوگئی تھی جس سے ہونی نہیں چاہیے تھی"

"بس اس کی باتیں یاد کرکے غصہ آگیا تھا۔اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے نرمی سے بولا۔اس کی بات پہ وہ بھی ہلکی پھلکی ہوتے مسکرادی۔

"آپ اتنی جلدی گھر کیسے آ گئے۔"

"کچھ ضروری فائلز لینی تھی۔ایک کپ چائے ملے گی مجھے آپ کے ہاتھ کی۔"

"میں ابھی لاتی ہوں بھائی۔"

وہ چہک کر بولتے کمرے سے باہر نکل گئی۔اس کے جاتے ہی زاویار کے چہرے پہ ایک بار پھر سوچ کی پر چھائیاں ابھری۔چہرے پہ سرد مہری عود آئی۔

"اگر اس کے بعد تم سے کبھی ملاقات ہوئی تو ایک ایک پائی کا حساب تم نے لے گا یہی زاویار ظفر۔"

وہ قہر برساتے لہجے میں بڑبڑایا اور ہاتھ پہ پکڑی فائل پہ گرفت مضبوط کرلی۔اس کے دل میں ماہا کیلیے نفرت کا احساس ایک نئے سرے سے اجاگر ہوا تھا۔

****

سامنے بنی عمارت کو دیکھ ماہا نے ایک طائرانہ نگاہ اس پہ دوڑائی۔آگے بڑھتے ناجانے کیوں قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ذہن کے دریچوں پہ ماضی کی باتوں کا عکس لہرایا۔

"بابا میں بھی جاب کروں گی تاکہ تھوڑا بہت میں بھی کما سکوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ارے ایسے کیسے میں ہوں نہ اپنی بیٹی کیلیے۔اس کی ہر خواہش پوری کرنے کیلیے کبھی بھی نہیں میں اس حق میں بلکل بھی نہیں ہوں۔"

حسن نے اس کی بات تیزی سے کاٹی۔ماہانے روہانسی نگاہوں سے رابعہ کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔

"ماما آپ کہیں نا۔میں کونسا پیسوں کیلیے کر رہی زیادہ تو شوق ہے نہ مجھے۔میں اپنے شوق سے کرنا چاہتی ہوں یہ۔"

"نہیں مطلب نہیں میری جان۔جب تک آپ کے بابا آپ کے سر پہ ہیں سلامت ہیں جب تک جو فرمائش کرو سر آنکھوں پہ۔اس کے علاوہ کبھی نہیں ہاں جب میں چلا جاؤں تو پھر ضرورت پڑے تو خود اپنا سہارہ بن جانا۔"

ان کی بات یاد کرتے ماہا کی آنکھ سے پے در پے آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہہ گئے۔اس نے ہاتھ کی پشت سے گالوں پہ بہتے آنسوؤں کو پونچھا۔

"بابا آج مجھے یہ جاب نہیں کرنی مگر آج زبردستی یہ دنیا یہ زندگی مجھ سے یہ سب کروا رہی ہے۔کاش آج بھی آپ مجھے یہ کہنے کیلیے زندہ ہوتے کہ آپ کو میری خواہش سر آنکھوں پہ۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھی۔باہر کھڑے گارڈ سے اندر کا راستہ پوچھا اور گہرا سانس بھرتے خود میں ایک بار پھر اعتماد بحال کیا مگر نا جانے کیوں حلق سوکھ رہا تھا حالانکہ جس سے ملنے وہ جا رہی تھی اس سے اس سے پہلے بھی دو تین بار وہ مل چکی تھی اور نہایت ہی پر اعتماد انداز میں۔وہ سیدھا ریسیپشن پہ موجود لڑکی کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"جی میم کس سے ملنا ہے آپکو۔"

ماہانے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہاں سب سے اچھی بات اسے یہی لگی تھی کہ اس لڑکی نے بھی سلیقے سے ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔

"وہ میرا نام ماہا حسن ہے۔مم۔میں نے معیز صاحب سے۔"

"اوہ تو وہ آپ ہیں۔آپ دو منٹ ویٹنگ ایریا میں رکیں میں سر کو کال کرتی ہوں۔"

"تھینکیو۔"

وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ایک جانب رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی۔وہ لڑکی مسلسل اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ماہا نے نگاہیں چڑاتے بے ساختہ پہلو بدلا اور اپنی انگلیاں مسلنے لگی۔دو منٹ تک وہ کسی سے فون پہ مصروف رہی اگلے ہی لمحے اس نے اسے واپس بلایا۔

"جی میم آپ سیکنڈ فلور پہ چلی جائے۔کوریڈور میں مڑتے ہی سیکنڈ روم سر کا ہے۔شکریہ۔"

وہ پیشہ وارانہ انداز میں بولی۔ماہا تیزی سے آگے کی جانب بڑھی مبادہ ایک بار پھر نہ وہ اسے روک لے۔مطلوبہ آفس کے باہر پہنچتے ہی اس نے انگلیاں آپس میں الجھائی اور دھیمے سے مسکراتے اندر داخل ہوئی۔

"مے آئی کم ان۔"

"آپ اندر آچکی ہیں مس ماہا۔اینی ویز آجائیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معیز کی مسکراتی آواز پہ وہ خجل سی ہوتی مسکرا دی۔ معیز نے مسکراتے اسے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔ سیاہ رنگ کا پینٹ کوٹ پہنے سر کے بالوں کو ڈھنگ سے جیل سے سیٹ کیے اس کی شخصیت ماہا کو نہایت پر وقار محسوس ہوئی تھی۔

"آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔"

وہ اس کے مسلسل گھورنے پہ ہولے سے چڑ کر بولی۔ نا جانے کیوں لہجہ خود بخود ایسا ہو گیا تھا۔ اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوا کہ سامنے بیٹھا شخص اب اس کا باس ہے۔

"سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ وہی ماہا حسن ہے جو کافی پر اعتماد تھی مگر آج کیا ہوا اسے۔"

وہ دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے میز پہ رکھتے شرارت پہ آمادہ تھا۔ ماہا نے خجالت سے سرخ پڑتے اس کی جانب دیکھا۔ دوسرے ہی لمحے وہ تلخی سے ہنس دی۔

"آج جس مقام پہ میں ہوں وہاں ایک اچھے بھلے پر اعتماد بندے کا اعتماد ڈگمگا جاتا ہے۔"

وہ دھیمے سے بولتی چہرہ جھکا گئی۔ معیز نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جس میں اسے پہلی والی ماہا کی جھلک تو بلکل نہیں دکھی تھی۔

"اب ٹھیک ہے آپ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں اگر کچھ کرنا چاہیں تو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کے دوستانہ رویے پہ ماہا نے نچلا لب دانتوں میں دباتے بمشکل اپنی سسکی روکی۔ وہ شدت سے رونا چاہتی تھی لیکن چاہتے ہوئے بھی اس کے سامنے اپنا دل نہیں کھول سکتی تھی۔ کیا بھروسہ تھا کہ سامنے بیٹھا شخص اس کا خیر خواہ تھا۔

"کسی پہ اعتماد نہیں رہا اب۔ یہاں تو وہی رشتے ڈستے ہیں جن پہ آپ نے اعتماد کرنے کی کوتاہی کی ہوتی ہے۔"

وہ صاف گوئی سے بولی۔ ناچاہتے ہوئے بھی آنکھ سے آنسو بہہ نکلے تھے۔ معیز نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اب چہرہ جھکائے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔

"ایم سوری وہ بس میں۔ ایم سوری۔"

وہ اپنے لہجے کو ایک بار پھر ہشاش بشاش بناتے ہوئے بولی۔ معیز نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں نہیں جانتا کہ گزرے دنوں میں ایسا کیا ہوا ہے مگر لگتا ہے زندگی نے کچھ بڑا سبق سکھایا ہے اس بار مگر آپ کم از کم میرے بارے میں غلط مت سوچیں۔"

ماہا چونکی وہ شخص ناجانے کیوں اس کا دماغ پڑھ رہا تھا۔ ابھی وہ اس کے متعلق عناب شاب ہی تو سوچ رہی تھی۔ اس نے اب کی بار کوئی بھی نگاہ ڈالنے سے گریز کیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا دروازے پہ ایکدم کھٹکا سا ہوا۔ اندر آنے والا اس کا پی اے تھا۔ معیز نے اسے ساتھ رکھی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور سی وی کیلیے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ وہ اس کی تعلیم کے بابت جانتا تو تھا مگر یہ بھی آفس کے رولز تھے جس پہ عمل کرنا ضروری تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"سر یہ تو بلکل بھی ولنگ نہیں لگ رہی سی وی دیکھتے۔ کیا آپ انہیں رکھنے والے ہیں۔"

ماہا اس کی بات پہ گھبر اگئی وہ اب سر تا پا ماہا کا جائزہ لینے میں محو تھا۔ معیز کو اس کی حرکت نہایت ناگوار گزری تبھی اس نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا۔

شاہد آئی تھنک سو اٹس مائی پرسنل میٹر۔ ماہا آپ باہر جائیں تھرڈ ٹیبل پہ۔ آج سے آپ کو شاہد ہی ڈیل کریں گے۔ کچھ دنوں میں ہی آپ سب کچھ سیکھ جائیں گی۔ کمزور بلکل نہیں پڑنا آپ نے۔ جتنی پر اعتماد تھی ویسی ہی رہیے۔ ان شاءاللہ کامیابی آپ کے ہمقدم ہو گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے دھیمے سے بولا۔ ماہا نے تشکرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"شاہد آپ ان کی ہیلپ کریں گے نا۔"

"جج۔جی سر ضرور۔"

وہ جو ماہا کو گھورنے میں محو تھا ہکلا کر تیزی سے بولا۔ معیز نے سر جھٹکا اور ماہا کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ وہ اپنا بیگ سنبھالتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھی۔ زندگی اسے نا جانے کس دوراہے پہ لے آئی تھی۔ جہاں جاتی تھی لوگوں کی تمسخر اڑاتی نگاہیں اس کی منتظر ہوتی تھی۔ وہ کون تھی اس کی کیا پہچان تھی۔ گھر میں مزمل اور باہر یہ سب لوگوں کی نگاہیں۔ وہ کیسے تنہا لڑکی ان کا سامنا کر پائے گی اور کیا کبھی یہ سب وہ کسی کو

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بتا پائے گی اور اگر بتا بھی دے تو کیا کوئی اس کا یقین کرے گا۔اس کے دل نے تیزی سے اس بات کی نفی کی تھی۔

****

"بہت جلد میں زاویار کی دلہن بن جاؤں گی۔"

وہ آئینے میں خود کو دیکھتے دل ہی دل میں سوچتے بڑبڑائی اور اس کا خیال ذہن میں لاتے ہی وہ دلکشی سے مسکرا دی۔اس دن پولیس سٹیشن میں زاویار کے لبوں سے ماہا کی تعریف سن وہ ایک لمحے کیلیے گھبرا گئی تھی کہ کہی ماہا اسے پسند نہ آجائے مگر آج کل کے زمانے میں ایسی دبو لڑکیاں کس کو پسند ہوتی ہے۔وہ یہ سب سوچتے ایکدم ہلکی پھلکی ہوگئی تھی۔بس آج جو بھی ہو تا وہ اس متعلق اسے کچھ بھی نہیں بتانے والی تھی۔اگر وہ اپنا کچھ بھی اسے بتاتی تو ویسے بھی ماہا تو اس کی خوشیوں سے چڑتی تھی۔اسے نا جانے کیوں خود پہ ماہا کو فوقیت دیے جانا بلکل پسند نہیں تھا مگر گزرے دنوں میں مسلسل سب کے لبوں سے انجم کی بجائے ماہا سن وہ اس سے اچھا خاصا عاجز آچکی تھی۔

بس ماہا کو اس سب کے بابت کچھ بھی علم نہیں ہونا چاہیے کہ وہ لوگ مجھے پسند کر گئے یا نہیں۔ویسے پسند کریں گے ہی ایسے ہی اتنی خوبصورت ہوں میں۔کوئی کمی نہیں ہے مجھ سے۔اچھا کھاتی ہوں اچھا پہنتی ہوں امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں آج کل کیا چاہیے اس سے بڑھ کر لڑکے والوں کو۔وہ خود تو بس ایک عام سا آفیسر ہے۔مجھ میں چاہ کر بھی وہ کوئی خامی نہیں تلاش کر پائیں گے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ سر جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے بولی معاً ایکدم رائقہ کی بات یاد کرتے اس نے اپنی پیشانی پہ ہاتھ مارا۔ اس نے ایک بار یہ بات اسے رافع سے کرنے کی تلقین کی تھی تا کہ ان کے کانوں سے بھی نکل جائے۔ وہ ڈوپٹے کو مفلر کی صورت میں لپیٹتے تیزی سے ان کے کمرے کی جانب بڑھی۔ صد شکر تھا کہ وہاں فلحال کرن موجود نہیں تھی۔ ان کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے وہ بھاگتے ہوئے اندر گئی اور ہنستے ہوئے ان کے سینے سے لگی تھی۔

"ارے میری بیٹی اتنی خوش کیوں ہے۔"

ڈیڈی آج میں بہت خوش ہوں بہت بہت زیادہ۔ میں صرف آپ سے یہ بات شئیر کرنا چاہتی ہوں مگر پہلے "

"پرامس کریں کہ آپ مجھ سے ناراض بلکل نہیں ہونگے۔

وہ ان کے آگے اپنی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے منت کرنے والے انداز میں بولی۔ رافع نے کچھ سوچ کر اس کے چہرے پہ پھیلی خوشی دیکھی اور بنا کسی تردد کے اس کی ہتھیلی پہ ہاتھ دھر دیا۔ انجم کھل کر ہنس دی۔

"ڈیڈی وہ دراصل آج میری ایک فرینڈ آرہی ہے رائقہ آپ تو جانتے ہیں اسے۔"

"جی میں جانتا ہوں مگر اس میں اتنا خوش ہونے کی کیا بات ہے۔ آپ تو ان سے روز ملتی ہیں۔"

وہ اس کی بات سن صوفے پہ بیٹھتے ناسمجھی سے بولے۔ انجم نے گہرا سانس بھرتے خود میں کچھ بولنے کی ہمت مجتمع کی۔

"ڈیڈی دراصل وہ کسی خاص مقصد کیلیے آرہی ہے۔ وہ میرے لیے اپنے بھائی کا رشتہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ بولتے بولتے رکی اور ٹھٹھک کر رافع کی جانب دیکھا جو سانس روکے اس کی بات ہی سن رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے انہوں نے کچھ سوچتے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کھکھلاتے ہوئے ایکدم جھینپ کر ان کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔ رافع نے ہولے سے اس کا سر تھپکا۔ ناجانے یہ سب سن کر کرن کا کیا ردعمل ہوتا۔ صد شکر تھا کہ وہ اس وقت کمرے میں نہیں تھی۔

"یہ سب سوچ اپنے ذہن سے نکال دو۔ تمہاری شادی تو میرے پسند کیے ہوئے لڑکے سے ہی ہو گی انجم۔ میں نے تمہارے لیے ایک نہایت اچھا رشتہ دیکھا ہوا ہے وہ فیملی بھی نہایت امیر ہے۔ تمہارا وہاں جانا ہی ٹھیک ہے۔ جو بھی آرہا ہے اسے انکار کر دو ورنہ میں بہت بری طرح انکار ان کے ہاتھ میں تھماؤں گی۔ اس کے بعد وہ لڑکا تو دور کی بات تمہاری دوست بھی تمہارے ہاتھ سے جائے گی۔"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولتی انجم کو ٹھٹھکا گئی۔ انجم کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ اس نے رعونت زدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور غصے سے میز پہ رکھا گلدان زمین پہ دے مارا۔ رافع اور کرن دونوں اس کی حرکت پہ ہکا بکا رہ گئے۔

"یہ کیا حرکت ہے پاگل لڑکی۔"

وہ شدید غصے کے عالم میں دھاڑی۔ انتہائی بیش قیمت گلدان تھا وہ ان کا جو ان کی دوست نے باہر سے انہیں بھجوایا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ یہی ڈیزرو کرتی ہے ممی۔ سب کی زندگیوں میں انٹرفیئر کرنا چھوڑ دیں آپ۔ جیسے خود خوش رہتی ہیں ویسے ہمیں بھی رہنے دیں سب کی زندگیوں پہ حکمرانی کرتے کرتے تھکتی نہیں ہیں آپ۔ میں پہلے ہی آپ کو بتا رہی ہوں آپ ایسا ویسا کچھ نہیں کریں گی کیونکہ رائقہ کے بھائی میں ہی میری خوشنودی شامل ہے۔"

وہ طیش کے عالم میں چلائی۔ اب کی بار رافع نے بھی سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا لہجہ لمحہ بہ لمحہ اونچا ہوتا جا رہا تھا۔

"شٹ اپ انجم۔ اپنے ماں باپ کے سامنے یوں بولتے شرم نہیں آ رہی آپکو۔"

نہیں آ رہی مجھے شرم۔ میں شادی کروں گی تو صرف وہاں ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی۔ کم از کم مجھے جان سے تو نہیں مارنا چاہتے ہونگے آپ رائٹ ممی ڈیڈی۔"

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولی۔ کرن نے زوردار طمانچہ اس کے منہ پہ دے مارا۔ انجم نے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا اور اپنے گال پہ ہاتھ رکھا۔ اس کا گال سنسنا اٹھا تھا۔

"کرن پاگل ہو گئی ہو جوان بیٹی پہ ہاتھ کون اٹھاتا ہے۔"

"آپ مت بولیں کچھ اور تم دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"

وہ رافع کو ٹوکتے اس کی جانب مڑتے دھاڑی۔ انجم نے خشمگین نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جارہی ہوں کیونکہ آپ کے پاس بیٹھنے کا مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے۔ آپ جیسے ماں باپ ہونے سے اچھا ہے" کہ ہو ہی نہ جو صرف اپنی خواہشات کی پورا کرنا جانتے ہیں اپنی اولاد کی خوشی ان کیلیے کوئی معنی نہیں رکھتی نفرت یے مجھے آپ سب سے۔ اگر آپ لوگوں نے زاویار کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تو میں اپنی جان لے لوں "گی۔ آئی ایم وارننگ یو۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے تیز لہجے میں انہیں تنبیہہ کرتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی تھی۔ اس کے جاتے ہی رافع اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا گئے۔ یہ کس راہ کی مسافر بن چلی تھی ان کی بیٹی۔ انہوں نے بے بسی سے کرن کی جانب دیکھا جو سر جھٹک کر اپنے بالوں کو سنوار رہی تھی جیسے اس سب سے انہیں کچھ فرق نہ پڑ رہا ہو۔

"تمہیں اس سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

انہوں نے اسے نرمی سے سمجھانا چاہا۔ وہ تو جیسے خود بھی بحث کرتے کرتے تھک گئے تھے

؟ جھے کیا کرنا چاہیے تھا اور کیا نہیں یہ مجھے مت سکھائیں آپ۔ بس اپنی اس بھانجی پہ دھیان دیں جو نا جانے "کہاں کہاں گھوم رہی ہے۔ خبر رکھیے گا کہی یہاں وہاں۔

بکواس بند رکھو تم۔ کس کس کے کردار پہ انگلی اٹھاؤ گی اور کون کونسے گناہ اپنے سر لکھواؤ گی۔ کچھ حیا کرو۔ یہ نا" "ہو یہ سب بہت جلد تمہارے آگے آجائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ درشتگی سے دھاڑتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ان کے چلانے پہ کرن کی اپنے بالوں پہ حرکت تھمی۔انہوں نے کٹیلی نگاہوں سے ان کی پشت کو دیکھا اور ایک بار پھر اپنا سر جھٹک گئی۔وہ تھکے تھکے سے جوں ہی باہر لاؤنج میں آکر بیٹھے مزمل کو باہر سے آتا دیکھ انہوں نے کچھ سوچ کر اسے اپنی جانب بلایا۔وہ بھی تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔

"بابا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔"

وہ ان کی ذرد پڑتی رنگت دیکھ چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے بولا۔

میں ٹھیک ہوں مزمل مگر شاید زیادہ دیر تک رہ نہیں سکوں گا۔خیر میں نے تم سے کچھ پوچھنا تھا کہ تم ماہا کو لے "کر کس قدر سنجیدہ ہو۔

ان کی بات پہ مزمل سرعت سے سیدھا ہوا مطلب بات سنجیدہ تھی۔

بابا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔سنجیدہ ہوں تبھی آپ سے اس سے شادی کی بات کی ہے۔کیا آپ کو مجھ پہ "شک ہے۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔رافع نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا اور اس کا شانہ تھپتھپایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں بلکہ مجھے اپنے بچوں میں سب سے زیادہ تم پر ہی فخر ہے۔میں بس جلد از جلد ماہا کو تمہارے حوالے کر کے اس کے فرض سے سبکدوش کرنا چاہتا ہوں ورنہ تمہاری ماں اس کا جینا حرام کر دے گی۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے افسردگی سے بولے۔مزمل کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ ابھری لیکن ان کے متوجہ ہوتے اس نے لبوں کو بھینچ لیا البتہ عقب میں کھڑے ارحام کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔اس کے ماتھے کی رگیں تن گئی۔اس سے پہلے کہ وہ ضبط کھوتے مٹھیاں بھینچ کر اس کی جانب بڑھتا مزمل کی بات سن وہی رک گیا۔اس کی تمام تر سماعتیں انہی کی جانب متوجہ تھی۔

"آپ نے ماہا سے بات کی اس متعلق۔"

اس کی پریشانی نہیں ہے۔وہ میری بات نہیں ٹالے گی۔وہ جانتی ہے کہ میں ہر فیصلہ اس کے حق میں ہی کروں گا۔

رافع کی بات پہ مزمل ایکدم ہلکا پھلکا ہو گیا۔اسے اتنا تو یقین تھا کہ ماہا اس کے بابت کسی کو بھی بتانے کا حوصلہ بلکل نہیں رکھتی کیونکہ اسے اپنے کردار پہ تو کیچڑ نہیں اچھلوانا تبھی نہایت پر سکون تھا۔ان کی باتیں سن ارحام کی آنکھوں میں باقاعدہ وحشت اتر آئی۔اس نے مٹھیاں بھینچ کر کھولی اور اپنے ماتھے پہ انگوٹھا مسلا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں ایسا قطعی نہیں ہونے دے سکتا ماہا حسن صرف اور صرف ارحام کی ہے۔اسے دیکھنے کا اسے حاصل کرنے" کا حق بھی صرف مجھے ہی حاصل ہے اور اس راہ میں جو بھی آیا وہ جان سے جائے گا پھر چاہے وہ میرا بھائی مزمل "ہی کیوں نہ ہو۔ماہا حسن صرف میری ہے صرف اور صرف میری۔

وہ زہر خند لہجے میں بڑبڑایا۔جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔اس کی جلتی نگاہیں مزمل کے مسکراتے چہرے پہ ہی جمی تھی۔اس نے دانت پہ دانت جماتے رعونت سے اس کی جانب دیکھا اور کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے مضبوط قدم اٹھاتے بنا آہٹ پیدا کیے باہر کی جانب بڑھا۔اسے اب جلد از جلد اس متعلق ماہا سے بات کرنی تھی ورنہ معاملہ مزید بگڑ جاتا۔

****

"ہمیں رافع صاحب سے ملنا ہے۔"

داخلی دروازے پہ کھڑے غیر شناسا چہروں کو دیکھ ملازمہ انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاتے خود کرن کو بتانے کی غرض سے اندر کی جانب بڑھی۔

چہرے سے بے چینی عیاں تھی۔دروازہ ناک کرتے اس نے جوں ہی آنے والوں کی اطلاع دی کرن اس پہ بھڑک اٹھی۔

"کیا میں نے تمہیں کہاں تھا کہ انہیں اندر بٹھاؤ۔اب جاؤ خود ہی نپٹو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ چیخ کر چلائی۔رافع نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جسے گھر آئے گئے کا بھی لحاظ نہیں تھا۔ملازمہ کرن کی حرکت پہ سہمتے انگلیاں مسلنے لگی۔

"تم جاؤ ہم آرہے ہیں۔انہیں جوس وغیرہ سرو کرو۔"

وہ سنجیدگی سے ملازمہ سے مخاطب ہوئے اور خود کرن کی جانب بڑھے۔ملازمہ کے جاتے ہی رافع نے گہرا سانس بھرتے ایک بار پھر نرمی سے انہیں مخاطب کرنے کا سوچا۔

"میں باہر نہیں جاؤں گی رافع اسی لیے کسی بھی قسم کی سفارش مجھ تک لے کر مت آیئے گا۔"

وہ ان کے کچھ بولنے سے پہلے کہ صاف ہری جھنڈی دکھا گئی۔رافع کا غصہ بھی ان کی بات پہ آسمان کو چھونے لگا۔ایک تو بچپن سے اب تک وہ اس قدر بے جا ڈھیل کے حق میں نہیں تھے مگر اب جب کرن نے دی تھی تو اب رشتہ اس کی مرضی سے ہونے سے کیا مسئلہ تھا۔

کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ بچپن سے اب تک اسے اس قدر ڈھیل دو کہ اپنی زندگی کے فیصلے بھی وہ خود کرنے" لگے۔خود مختار ہو جائے وہ۔آدھی آدھی راتوں کو اسے باہر بھیجنے کے حق میں تم تھی۔اسے اس قسم کے لباس پہنانے کے حق میں تم تھی۔اسے تو یہی محسوس ہوا نہ کہ میرے ماں باپ کو جب ان چیزوں سے مسئلہ نہیں ہے تو پھر اس پسند کی شادی سے کیونکر ہو گا۔اسی لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی بکواس بند رکھو اور چپ کر کے کمرے میں چلو۔جو لوگ آئے ہیں ان سے تمیز کے دائرے میں رہ کر مخاطب ہونا کیونکہ تمہاری وہ سر پھری بیٹی بلکل تم پہ "گئی ہے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ کینہ توز نگاہوں سے انہیں گھورتے سفاکی سے بولے۔ان کی باتوں پہ کرن ایک لمحے کو بھونچکارہ گئی۔رافع کا مقصد صرف انہیں باور کرانا تھا ابھی بھی اپنی بات مکمل کرتے وہ فریش ہونے کی خاطر واشروم کی جانب بڑھے۔کرن جو اپنے حق میں کچھ بولنا چاہتی تھی نا جانے کیا سوچ کر خاموش ہوگئی۔

"ارے سنو کون آیا ہے اندر۔"

انجم جو لاپرواہ سے حلیے میں ببل گم چباتے ہوئے لاؤنج میں ٹہل رہی تھی ملازمہ کو عجلت میں کچن میں جاتا دیکھ نا سمجھی سے بولی جواب میں جو اس نے بتایا وہ اس کے ہوش اڑانے کا کافی تھا۔اس نے ایکدم اپنے حلیے پہ نگاہ ڈالی اور رائقہ کی بات یاد کرتے ہی وہ بھاگنے والے انداز میں کمرے کی جانب بڑھی۔ملازمہ بھی ٹرے سجاتے ٹرالی گھسیٹ کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو ظ-فر صاحب نے گلہ کھنکھارتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"رافع صاحب۔"

"جی وہ آرہے ہیں صاحب جی۔"

وہ دھیمے سے بولتے وہاں سے کھسک آئی۔رائقہ نے آنکھوں سے علی کو اشارہ کیا کیونکہ فرزانہ بیگم کے چہرے کے تیور از حد بگڑے ہوئے تھے۔

"یہ بھی مہمانوں سے نپٹنے کا کوئی طریقہ ہوا کیا۔ایسے کون کرتا ہے مہمانوں کو اندر کمرے میں بٹھا دو اور خود غائب ہوجاؤ۔مجھے ایسے لوگ بلکل نہیں پسند ظفر میں بس تمہارے کہنے پہ یہاں آئی ہوں ورنہ اپنے زاویار کیلیے تو میں کوئی ہیرا تلاش کروں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ناک منہ چڑھا کر بولتے آخر میں اترا کر بولی۔ علی ان کی بات پہ کڑھ کر رہ گیا۔

"اور وہ ہیرا خود ان کی بیٹی ہو گی۔"

وہ سلگ کر بڑبڑایا۔ اونچا بولنے کی کوتاہی اس نے نہیں کی تھی۔ رائقہ مسلسل پہلو پہ پہلو بدل رہی تھی۔ وہ بس یہاں سے اٹھ کر انجم کے پاس جانا چاہتی تھی تبھی ایکدم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم کہاں جا رہی ہو۔"

"مم۔ میں وہ انجم کے پاس۔"

اس نے وضاحت پیش کی۔ فرزانہ بیگم نے سلوٹ زدہ پیشانی سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے یہی بیٹھو۔"

وہ اسے جھڑکنے والے انداز میں بولی۔ علی ان کی حرکت پہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔ کچھ ساعتوں بعد رافع اور کرن کے آتے ہی وہ سب ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اپنی اپنی جگہ سنبھال گئے۔ رائقہ نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا ورنہ فرزانہ بیگم سے کوئی بعید نہیں تھا کہ گھر جا کر ان کی برائیاں کر کر ہی مار دیتی۔

"ا"انکل یہ میرے بابا ہیں یہ پھپھو اور یہ سب سے چھوٹے والے بھائی ہیں۔

رائقہ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر سب کا تعارف کروایا تو رافع کی پریشانی کسی حد تک کم ہوئی مگر کرن کو خود کو تیکھے چتونوں سے گھورتا پا کر وہ سٹپٹا گئی۔ نا جانے وہ اسے یوں کیوں دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دراصل رائقہ کا بے حد اصرار تھا کہ انجم بیٹی بہت اچھی ہے اسی لیے بس ہم نے سوچا کہ ہم بھی اپنی بیٹی سے مل "لیں۔ باقی کی بات تو آپ آگاہ ہے ہی۔"

ظ-فر صاحب نے باقاعدہ بات کا آغاز کیا۔ انہوں نے فقط سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"زیادہ بات چیت بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ سب سے پہلے ہمیں لڑکی دیکھ لینی چاہیے نا جانے زاویار کے ساتھ بھلی چنگی لگے بھی یا نہیں۔"

پھپھو کی چنگھاڑتی ہوئی آواز پہ جہاں ان سب نے پہلو بدلا وہی کرن اور رافع نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا۔ کرن نے ملازمہ کو اشارہ کرتے انجم کو بلانے کا کہا اور نا چاہتے ہوئے بھی ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحوں کی توقف کے بعد وہ سیاہ اور زردی مائل امتزاج کا کرتا ٹراؤزر زیب تن کیے جوں ہی اندر داخل ہوئی اندر بیٹھے نفوس اس کی حالت دیکھ ٹھٹھک گئے۔ رائقہ کا منہ اس کی حرکت پہ کھلا کا کھلا رہ گیا جس نے خود کو انتہائی بڑی تھان میں لپیٹا ہوا تھا۔ علی نے چہرہ جھکاتے بے ساختہ امنڈ آنے والی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا البتہ فرزانہ بیگم کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں تھی۔ اس کے بیٹھتے ہی کرن نے دانت کچکچائے۔

"یہ کس اول جلول حلیے میں آگئی ہو۔"

"ڈوپٹہ ہی اس قدر بڑا ہے۔ سمجھ ہی نہیں لگ رہی کس طرف سے لوں۔"

وہ ان کے کان میں جھکتے دھیمے سے بولی۔ کرن نے اپنا سر پیٹ ڈالا۔ فرزانہ کی زیرک نگاہیں اسی کا طواف کر رہی تھی اس کے برعکس رائقہ دل ہی دل میں اسے خوب لعن طعن کرنے میں محو تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تمہارے ہاں سلام کرنے کا رواج نہیں ہے کیا۔"

"ہے تو سہی مگر جب تک ڈوپٹہ ڈھنگ سے نہیں لوں گی میں تو آپ پہ سلامتی کیسے جائے گی۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔ انہیں تو پتنگے ہی لگ گئے۔

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔"

وہ بپھر کر بولی۔ رافع نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے آنکھیں دکھائی۔ پہلے خود ہی بلا کر اب انہیں ذلیل بھی کر رہی تھی۔

"مذاق کر رہی ہوں پھپھو جی۔ بس وہ کبھی اتنا بڑا ڈوپٹہ لیا نہیں۔"

"تو بیٹا کیا ضرورت تھی اتنا بڑا جھنجھٹ پالنے کی آپ چھوٹا۔"

ہے نا انکل۔ میں بھی یہی سوچ رہی تھی مگر یہ رائقہ نے مجھے زبردستی تلقین کی تھی کہ میں ڈوپٹہ اوڑھ کر بیٹھو کیونکہ پھپھو جی کو پسند نہیں ہے جو بن ٹھن کر نکلتی لڑکیاں۔۔ مجھے بھی ایسے ڈوپٹے نہیں پسند تھان ہوتی ہیں یہ "ہاں مفلر لے لیتی ہوں وہ ٹھیک ہوتا ہے۔

اب اس نے ڈوپٹہ سیٹ کرنے کی زحمت نہیں کی تھی۔ ظفر جو اسے چھوٹے ڈوپٹے کا کہنے والے تھے اس کی باتیں سن خاموشی اختیار کر گئے۔ رائقہ نے اس کی حرکت پہ دانت پیسے البتہ کرن اپنا کام بنتا دیکھ دل ہی دل میں تمسخر سے مسکرا دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"میری بیٹی ذرا شروع سے ہی ایسی ہے دراصل اکلوتی بیٹی ہے نا تو بھائیوں کے ساتھ رہ کر ٹام بوائے ٹائپ ہے۔"

انہوں نے انجم کی حرکت کو ڈھانپنا چاہا تو ظفر صاحب نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیے۔ انجم نے انتہائی سکون سے وہ چادر اتار کر ایک جانب رکھتے خود گلے میں ایک بار پھر مفلر اوڑھ لیا تھا۔ اس کے رنگ برنگے بالوں کو دیکھ فرزانہ نے لب بھینچ لیے۔ ظفر اور علی دونوں کو اب رائقہ پہ بے تحاشہ غصہ آ رہا تھا جو ان سب کو یہاں یہ لڑکی دکھانے لائی تھی۔ نا جانے اسے اس میں ایسا بھی کیا دکھا تھا۔ اس کا ذہن تو بس اب گھر جا کر ہونے والی درگت کے بابت ہی سوچ رہا تھا۔

****

شام کے سائے مکمل طور پہ اپنے پر پھیلانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ معیز جو کافی وقت سے گردن جھکائے لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کرنے میں محو تھا۔ لیپ ٹاپ سمیٹتے اس نے اپنی گردن دائیں بائیں ہلائی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کا ارادہ ایک تفصیلی راؤنڈ لگا کر گھر واپس جانے کا تھا نا جانے رشتے کی بابت کیا بات بنی تھی۔ لیپ ٹاپ بیگ میں رکھ کر وہ باہر نکلا۔ غیر معمولی شور کی آواز پہ اس نے تعجب سے گردن موڑ کر بائیں جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔ دوپہر میں تو ماہا اس کے پاس گھر جانے کی اجازت لینے آئی تھی انجم کی بدولت مگر اب وہ یہاں کیوں تھی۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے نزدیک پہنچا جو پوری دلجمعی سے لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کرنے میں محو تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ماہا۔"

معیز کی بھاری آواز پہ وہ اچھل کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی مگر سامنے دیکھتے ہی اس نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"آپ ابھی تک گئی نہیں۔ دوپہر میں تو جانے والی تھی۔"

اس کی بات پہ ماہا کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔ وہ اب اسے کیا بتاتی کہ انجم اسے پہلے ہی میسج کر کے آنے سے منع کر چکی ہے۔ اس نے بمشکل مسکراتے معیز کی جانب دیکھا۔

جی بس جا رہی تھی۔ میں نے سوچا وہاں تو سب ہونگے۔ یہاں جو کام ضروری ہے وہ ہونا چاہیے وہ سیکھنا" چاہیے۔"

اس نے ٹال مٹول سے کام لینا چاہا لیکن معیز کی گہری نگاہوں کے ارتکاز پہ اس نے حلق تر کیا۔ نا جانے اس کی نگاہیں اندر تک کھوجتی ہوئی کیوں ہوتی تھی۔

اٹس ناٹ آ بگ ڈیل ماہا یہ آپ کا پہلا دن تھا پہلا مہینہ نہیں اور ویسے بھی آپ یہ لیپ ٹاپ لے کر گھر جا سکتی" ہیں۔ آج آپ کو انجم کے پاس گھر ہونا چاہیے تھا کم از کم۔ خیر میں تو ویسے بھی گھر جا ہی رہا تھا۔ آپ پیکنگ کریں "میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ہتھیلی پہ سرسوں جمانے کی تیاریوں میں تھا۔ ماہا اس کی آفر پہ کشمکش کا شکار ہوتے انگلیاں چٹخانے لگی۔ وہ اسے حقیقت سے بھی روشناس نہیں کرا سکتی تھی۔

"سر میں خود چلی جاؤں گی ویسے بھی یہاں سے بس چلتی ہے وہ وہی کا روٹ ہے۔"

وہ اسے ٹالنے والے انداز میں بولی۔

اس میں مضائقہ ہی کیا ہے اگر میں آپ کو چھوڑ دوں تو۔"

"میں کبھی بھی خود مختار نہیں ہو پاؤں گی سر۔ میں چلی جاؤں گی آپ سکون سے جائیں۔

"آر یو شیور۔"

معیز کی سنجیدہ آواز پہ اس نے ہولے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کیلیے یہ یقین کرنا بے حد مشکل تھا کہ سامنے کھڑا شخص اسی کا بھائی ہے جو اسے کاٹ کھانے کا دوڑتا ہے۔ انجم کو وہی پسند آنا تھا کیا کاش اس نے معیز کو پسند کیا ہوتا تو کم از کم اس کی زندگی سنور جاتی۔ اس کی چوڑی پشت کو دیکھتے ماہا نے سوچا اور اس کے جاتے ہی وہ بھی گھڑی میں وقت دیکھتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ویسے بھی جتنی ٹائم لمٹ انجم نے دی تھی وہ تو پوری ہو چکی تھی۔ وہ بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی۔ اگر زیادہ رات ہو جاتی تو اس کا واپس جانا تنہا مشکل ہو جاتا۔

"اگر بس چلی گئی تو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ڈرتے ڈرتے بھاگنے والے انداز میں بس سٹاپ پہ پہنچی جس کی بدولت دایاں جوتا ٹوٹتے پیچھے ہی کہی رہ گیا۔ ذلت کے احساس سے ماہا کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔ اس نے جوتے کو اٹھا کر دیکھا تو وہ بری طرح ٹوٹا ہوا تھا۔ اس کی جان ہوا ہونے لگی۔

"یہ منحوس جوتا بھی ابھی ہی ٹوٹنا تھا۔"

وہ دانت پہ دانت رکھتے دھیمے سے شکوہ کناں لہجے میں بولی۔ کاش وہ معیز کی آفر ہی قبول کر لیتی تو آج یوں خجل خوار نہ ہو رہی تھی۔ شام ہونے کی بدولت وہاں پہ اکا دکا ہی گاڑیاں اور لوگ تھے۔ ماہا کا دل ہولانے لگا۔ اپنے عقب سے آنے والی قدموں کی چاپ پہ ماہا کا حلق سوکھ گیا۔ اس کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔

"کون ہو تم اور اتنی رات کو تنہا یہاں کیا کر رہی ہو۔"

بھاری سخت لہجہ۔ ماہا کی جان ہوا ہونے لگی۔ اس نے جوتی کو سختی سے مٹھی میں بھینچتے جوں ہی رخ موڑا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کے چہرے کے زاویے اسی تیزی سے بگڑے تھے۔ مقابل کا بھی یہی حال تھا۔ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ ماتھے کی رگیں ابھر کر آخری حد تک نمایاں ہو رہی تھی۔

"آپ۔"

ماہا کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔ اس کا دل الگ ہی پڑلے پہ دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہاں میں۔ملاقات تو میں تم سے چاہتا ہوں مگر اتنی جلدی بلکل نہیں لیکن اب ہو ہی گئی ہے تو مجھے بتاؤ ذرا کیا"

"بول رہی تھی تم صبح۔

وہ دھیمی سرد آواز میں غرایا اور بھاری قدموں سمیت اس کی جانب بڑھنے لگا۔ماہا بھی ڈرتے ڈرتے قدم پیچھے کی جانب اٹھانے لگی۔اس نے زاویار کے غصے کے خوف سے سہمتے حلق تر کیا۔

"مم۔مجھے یاد نہیں ہے۔"

وہ روہانسے لب و لہجے میں بولی۔زاویار نے اس کی آنکھوں میں پانی اکٹھا ہوتا دیکھ کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

"تمہارا ایک بھی آنسو آنکھ سے نکلا نہ تو تمہاری جان لے لوں گا میں لڑکی۔"

ماہا کی پشت جوں ہی درخت سے ٹکرائی وہ خوف سے آنکھیں میچ گئی لیکن اگلے ہی لمحے زاویار کے پتھریلے لہجے پہ ماہا نے ہولے ہولے کانپتے چہرہ جھکا لیا۔وہ اتنی رات گئے تن تنہا ایک مرد کے ساتھ سڑک پہ اگر کوئی اسے یہاں دیکھ لیتا تو اسے تو جان سے ہی مار ڈالتا۔

"یہی بول رہی تھی نہ مجھ جیسوں کا تم جیسیوں کو دیکھ سسٹم ہل جاتا ہے۔"

اس کے تمسخر اڑاتے کاٹ دار لب و لہجے پہ ماہا کو اس وقت پہ افسوس ہونے لگا جب اس نے یہ بات بولی تھی۔زاویار اس کے اطراف میں دونوں بازو رکھتے اس کے چہرے پہ جھکا اور اسے مکمل طور پہ اپنے حصار میں لے لیا۔ماہا کی آنکھوں میں خوف تیرنے لگا۔اس کی گرم سانسوں کی تپش ماہا کو اپنی پیشانی پہ محسوس ہو رہی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ابھی ابھی گر جائے گی۔زاویار نے سختی سے اس کی ٹھوڑی کو اپنے شکنجے میں لیا اور اس کا چہرہ اونچا کرتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھی۔ماہا کا پورا وجود اس کے لمس پہ کانپ رہا تھا۔

تمہیں دیکھ کر میرا اسسٹم تو دور کی بات میں تو تمہیں دوبارہ دیکھنا بھی گوارا نہ کروں۔اس قدر نفرت ہے مجھے تم: "سے۔

اس نے تنفر بھرے لہجے میں بولتے اس کی ٹھوڑی کو غصے سے جھٹکا۔ایک ٹیس ماہا کے وجود میں سرائیت کرتی چلی گئی مگر اگلے ہی لمحے اس قدر بے عزتی پہ اس کے اندر کی خودسر ماہا نے سر اٹھایا۔اس نے بے حد اشتعال کے عالم میں اسے خود سے دور جھٹکا اور ایک نگاہ اس کے وجود پہ موجود پولیس کی وردی پہ ڈالی۔اس کی نگاہوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔زاویار کا دماغ اس کی حرکت پہ گھوم گیا۔

تو نظر انداز کیا کریں نہ مگر نہیں آپ تو کمزور مرد ہیں نہ۔کیا کام ہے آپ کا لڑکیوں کو ہراس ہونے سے بچانا مگر" "جب آپ جیسے خود ہی لڑکیوں کو ہراس کرنا شروع۔

اس سے پہلے کہ وہ غصے و نفرت کے ملے جلے تاثرات سمیت اپنی بات مکمل کرتی ایک دھاڑ کے ساتھ زاویار کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا تھا لیکن وہ درمیان میں ہی روکتے مٹھی بھینچ گیا۔ماہا نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"اگر میں کمزور ہوتا نہ تو ابھی کے ابھی تمہارا چہرہ تھپڑوں سے سرخ کر دیتا اس قدر گھٹیا بات کرنے پر مگر نہیں میری تربیت ایسی نہیں ہے۔ خیر آئندہ کبھی میری نظروں کے سامنے نہ آنا کیونکہ اگر تم آئی تو مجھ سے کسی قسم کی نرمی کی توقع مت رکھنا۔"

وہ بے دردی سے اس کی سماعتوں میں صور پھونکتے ہوئے مڑ گیا۔ ماہا کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔ وہ جلد بازی میں اس پہ اس قدر گھناؤنا الزام لگا بیٹھی تھی اور وہ تو ویسے بھی انجم کا ہونے والا شوہر تھا مطلب اس کی ملاقات زاویار سے لازم تھی اگر کبھی یہ قصہ کھل جاتا تو انجم کے دل میں اس کیلیے نفرت کا پیمانہ مزید بڑھ جاتا۔

اس نے دل ہی دل میں سوچتے اپنی نم آنکھیں رگڑ ڈالی اور مریل قدموں سے چلتے بائیں جانب کھڑے رکشے کی جانب بڑھی تھی۔ اس نے نا جانے کیا سوچ کر ایک نظر مڑ کر زاویار پہ ڈالی جو شاید وہاں اپنی ڈیوٹی پہ تھا اور اس نے اس پہ کس قسم کا الزام لگا دیا تھا۔ اس کا سر انتہائی درد سے پھٹ رہا تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کیا تھا۔ پیروں پہ پتھر لگنے کی بدولت اس میں بھی ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔ اپنی کم مائیگی کا احساس اس کی رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔ رکشے میں بیٹھی وہ پورا راستہ ہی آنسو بہاتی آئی تھی۔ گھر پہنچتے ہی وہ بنا کسی کو مخاطب کیے اس سے پہلے کہ کمرے کی جانب بڑھتی عقب سے آنے والی شفقت بھری آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

"ارے بیٹے آپ یہاں۔"

ماہا نے الجھی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا لیکن انہیں پہچانتے ہی وہ دھیمے سے ہنس دی اور ان کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"انکل آپ۔ آپ رائقہ کے بابا ہیں۔"

وہ لوگ شاید گھر جانے کی تیاریوں میں تھے۔ماہا کو ان سب کے ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھ انجم کے لبوں سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔رائقہ نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ فرزانہ نے اسے ایک نظر دیکھ کر دوسری نظر ڈالنا بھی گوارا نہ کیا۔ماہا کو ان کا سرد رویہ شدت سے محسوس ہوا تھا۔

"ہاں یہ میرے بابا ہیں۔یہ پھپھو یہ علی بھائی اور معیز بھائی سے تم چکی ہو آخر میں زاویار بھیا۔"

وہ چہک کر بولی۔ماہا کے لبوں سے جیسے کسی نے مسکراہٹ نوچ لی۔زاویار کا نام سنتے ہی ایک خوف اس کے وجود میں سرائیت کرتا چلا گیا۔وہ بمشکل مسکرائی۔

"ارے نام سے ہی بس ڈراؤنے لگتے ہیں اصل میں بلکل نہیں ہیں۔کوئی بات نہیں مسکرا لیں۔"

علی جو اس کے لبوں سے سکڑتی مسکراہٹ دیکھ چکا تھا ہنستے ہوئے مزاق کرنے والے انداز میں بولا تو وہ مرے مرے انداز میں ہنس دی۔اب اس سے بہتر یہ بات کون جانتا تھا کہ وہ کس قدر ڈراؤنے ہیں۔وہ جلاد بھی تھا خونخوار بھی تھا اور وہ اس کے بارے میں سب تو جانتی تھی۔

"آپ یہاں کہاں رہتی ہو۔مطلب یہاں تو ہم رائقہ کی دوست انجم۔"

انکل یہ میرے ماموں جان کا گھر ہے۔انجم میری کزن سسٹر ہے۔میں یہی رہتی ہوں ان سب کے "ساتھ۔رائقہ میری بھی دوست ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ دھیمے سے بولی۔ ظفر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور شفقت سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ اسے سامنے دیکھ کر تو ویسے بھی انہیں اس پہ ایک نئے سرے سے پیار آتا تھا۔

"بہت پیاری بیٹی ہے آپکی۔ بلکل کسی گڑیا جیسی۔ اللہ پاک نصیب بھی ایسے ہی پیارے کرے آمین۔"

وہ محبت سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولے۔ ماہا کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ اس نے پلکیں جھپکتے آنسوؤں کو اندر اتارا۔ انجم کے وجود میں غصے کے بھانبھڑ سے جل رہے تھے۔ وہ مٹھیاں بھینچتے کٹیلی نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

تمہیں اپنی دوست کے سوا یہ دکھائی نہیں دی کیا۔ پسند بھی کیا وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ۔ عجوبہ بھی نہ ہی کہو ایک "نئ چیز ہی ایجاد کی ہے اس کے ماں باپ نے۔ انہیں پسند کر لیتی کتنی معصوم سی ہے۔ بھائی کی ان کے آگے سیٹی "گم ہو جانی تھی یہ بات میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔

علی کے پر یقین لہجے پہ وہ رائقہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اب کی بار اسے بھی حقیقتاً افسوس ہوا تھا اس نے انجم کے بجائے پہلے ہی ماہا کا نام کیوں نہیں لیا۔

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔"

"عقل کی باتیں تم سوچتی ہی کہا ہو۔ ایسے ہی تو میں تمہیں بیوقوف نہیں کہتا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اس کے سر پہ تھپڑ مارتے گاڑی میں بیٹھ گیا۔رائقہ نے چونک کر ماہا کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کے گلے لگ رہی تھی۔دوسری نگاہ اس نے انجم پہ ڈالی جس نے دور سے ہی اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا تھا۔کتنا فرق تھا دونوں میں۔کس قدر مختلف تھی وہ ایک دوسرے سے۔وہ سوچ کر رہ گئی۔

"ویسے آپ کو ماہا جی کیسی لگی پھپھو جان۔"

"اچ کہوں تو دونوں ہی ذرا سی بھی پسند نہیں آئی۔اگر ایک ایسی ہے تو ظاہر سی بات ہے کہ دوسری بھی اسی رنگ میں رنگی ہو گی۔"

ان کے تلخ لہجے پہ رائقہ نے تعجب سے ان کی جانب دیکھا۔

"وہ ایسی نہیں ہے پھپھو۔وہ تو بہت انوسینٹ سی ہے۔"

رائقہ ماہا کے حق میں بولی۔فرزانہ نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

"ماہا کا یہاں کیا ذکر۔بات ساری انجم کی ہے ہم نے اسے دیکھ لیا ہے۔بس گھر جا کر میں زاویار سے بات کر لوں گا باقی جو اس کا فیصلہ ہوا۔"

ظفر صاحب کو ماہا کو یوں موضوع گفتگو بنانا بلکل اچھا نہ لگا تبھی ان سب کو جھڑکنے والے انداز میں بولے اور ان سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ان کے جاتے ہی انجم جو غصے سے بھری کھڑی تھی اور ماہا کے محبت بھرے مظاہرے دیکھ رہی تھی طیش کے عالم میں دندناتے ہوئے ماہا کی جانب آئی جو ظفر کی باتیں یاد کر کے ابھی بھی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مسکرا رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھا اور ماہا کے بائیں گال پہ نشان چھوڑ گیا۔ رافع تیزی سے اس کی جانب بڑھے البتہ کرن کیلیے بھی یہ حیرت کا مقام تھا۔ مزمل اور ارحام اپنی اپنی جگہ ساکت کھڑے تھے۔ ماہا نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے انجم۔"

رافع غصے سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑے اور ماہا کو اپنے حصار میں لیا جو فق چہرے سمیت کھڑی تھی۔ آنکھوں میں بے یقینی سی چھائی ہوئی تھی۔

میری جگہ لینا چاہتی ہو نا تم۔ میری جگہ میری چیزیں میرا سب کچھ ہتھیانا چاہتی ہو نا تم۔ جلتی ہو تم میری خوشیوں سے۔ میں نے منع کیا تھا تمہیں کہ ابھی گھر واپس مت لوٹنا مگر تم جان بوجھ کر آئی تاکہ سب مجھے چھوڑ کر تمہاری جانب متوجہ ہو۔ میری ایک بات کان کھول کر سن لو زاویار صرف میرا ہے صرف اور صرف میرا اگر اسے کسی نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے جان سے مار ڈالوں گی۔"

وہ خاصا جنونی ہو رہی تھی۔ اس کی لہو رنگ نگاہوں کو دیکھ ارحام اسے کھینچتے ہوئے اندر لے گیا البتہ ماہا ابھی بھی سن کھڑی تھی۔ وہ اس کے الزام پہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر چاہ کر بھی زبان نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ کیا عزت تھی اس کی۔ کیا مقام تھا اسکا۔ جہاں جاتی تھی اس کی کم مائیگی کا احساس دلانے والے لوگ آس پاس ہی موجود ہوتے تھے۔ کون تھا اس کا سگا۔ اگر ماموں اس کے سگے تھے تو اپنی بیٹی کی حرکت پہ اس پہ ہاتھ کیوں نہ اٹھا پائے اس کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو کیوں نہ روک پائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مجھے معاف کر دو ماہا وہ نا جانے اسے کیا ہو تا جا رہا ہے۔"

رافع کی بات پہ اس نے خالی خالی نگاہوں سے رافع کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے یہ بات بول رہے تھے نہ۔

"معاف کر دیا ماموں جان سب کو معاف کر دیا۔"

وہ ویران لہجے میں بولتی اپنے شکستہ قدموں کو سمیٹتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اب اسے شدت سے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ رابعہ کے ساتھ اسے بھی مر جانا چاہیے تھا۔ یہ دنیا ماں باپ کے بغیر اندھیری ہے۔ ماں باپ کے بغیر تو اس دنیا میں کچھ نہیں رکھا کچھ بھی نہیں۔

****

"یہ زندگی میرے علاوہ سب پہ ہی مہربان ہے۔"

اس نے آنکھوں کو موندتے سوچا۔ ٹھنڈی ہوا کی بدولت بالوں کی لٹیں چہرے پہ اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔ اس نے اپنی نم پلکوں کو رگڑا اور بینچ پہ بیٹھی چہرہ جھکائے ٹانگیں ہلانے لگی۔

مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے یا اللہ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ یہی میرا نصیب ہے اور نصیبوں میں لکھا بدلا "تھوڑی جاتا ہے۔"

وہ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب تھی۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"بدلا نہیں جاتا لیکن مضبوط رہ کر اپنے نصیب کیلیے اپنے حق کیلیے لڑا تو جاتا ہے نا۔ یہ تو بلکل مشکل نہیں ہے۔"

اسے اپنے آس پاس سے رابعہ کی محبت سے چور آواز سنائی دی۔ اس نے ٹھٹھک کر اطراف میں نگاہیں گھمائی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کبھی درخت کے پیچھے بینچ کے نیچے وہ جگہ جگہ جیسے انہیں تلاش کرنے میں محو تھی لیکن وہ کہی ہوتی تو دکھتی نا۔

مما۔ مما پلیز ایک بار پلیز ایک بار واپس آجائیں نا۔ یہاں کوئی بھی اچھا نہیں ہے ماما کوئی بھی نہیں آپ کی ماہا بلکل اکیلی ہے تنہا ہے کوئی اسے پیار سے سینے سے نہیں لگاتا۔ کوئی اس سے محبت سے پیش نہیں آتا سب اسے کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے مما اگر ان حیوانوں کی بستی میں مجھے کچھ ہو گیا تو۔ اگر میری عزت پہ بات آئی تو کون اپنی گڑیا کے حق میں صفائی دے گا مما کوئی نہیں دے گا۔ مم۔ میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں ماما بہت دور جانا چاہتی ہوں سب کچھ چھوڑ کر۔ کوئی رشتہ نہیں چاہیے مجھے کوئی بھی نہیں۔ کوئی اپنا نہیں ہوتا۔ اپنوں سے اچھے تو پھر غیر ہے نا۔"

وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے بھرائے ہوئے لہجے میں چلائی۔ آج اس کا ضبط بری طرح چکنا چور ہوا تھا۔ وہ جو ہلکی سی ڈانٹ پہ بھی تڑپ اٹھتی تھی آج منہ پہ پڑنے والے تھپڑ پہ بھی کچھ نہ بول پائی اور اس کے ماموں جو اس سے محبت کرتے تھے انہوں نے بھی اپنی بیٹی سے کچھ نہ کہا۔

۔ ما آپ کے ہونے تک دنیا کچھ تھی لیکن آپ کے جانے کے بعد دنیا کچھ ہے۔ اس دنیا کے بھی دو چہرے ہیں۔ ایک اچھا اور ایک گھناؤنا اور یہ گھناؤنا چہرہ دیکھنا بہت مشکل ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ میری جسم کانپتا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہے۔جب جب مزمل میر اراستہ روکتا ہے مجھے اس کی آنکھوں سے خوف آتا ہے مجھے اپنی عزت بچانی ہوتی ہے۔جب جب بیچ راہ میں ذاویار ملتا ہے وہ بھی مجھے بھی غلط کہتا ہے۔سب مردوں کو میں ہی غلط لگتی ہوں۔کیا زیادہ سادہ اور خاموش طبع ہونا بھی بدکردار ہونے کی نشانی ہے مما۔"

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔

"میری بیٹی بدکردار نہیں ہے وہ تو اتنی اچھی ہے کہ جس کی زندگی میں بھی جائے گی روشنیاں سی بھر دے گی۔میری بیٹی کو بدکردار کہنے والے کی میں زبان نہ نوچ لوں جس منہ سے وہ یہ بولے گا۔میری ماہ کمزور کیوں ہے اس نے کمزور نہیں رہنا اس نے مضبوط بننا ہے وہ جیسی تھی ڈٹنے والی اپنے حق کیلیے لڑنے والی اور اگر کبھی کسی اور کے حق کیلیے بھی اسے لڑنا پڑتا تھا تو وہ لڑتی تھی تو پھر آج یہ کیوں میری ماہ خاموشی سے سب کچھ کیوں سہن کر رہی ہے۔"

"تھک گئی ہے آپ کی ماہ مما۔آپ کی گود میں سر رکھنا چاہتی ہے۔اتنا عرصہ ہوگیا ہے کسی نے محبت کے دو بول نہیں پوچھے۔میں یونی سے آئی ہوں کسی نے کبھی محبت سے کھانے کا نہیں پوچھا۔کبھی ٹھنڈا گلاس پانی کا نہیں دیا۔کبھی مجھے ڈانٹ کر نماز پڑھنے کا نہیں کہا۔کبھی میرے بالوں میں تیل نہیں لگایا۔کوئی کچھ نہیں کرتا ماما۔ایک بیٹی کی ساری بہاریں اس کی ماں سے وابستہ ہوتی ہے۔یہ بات بہت اچھے سے سمجھ آگئی ہے مجھے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ جیسے تصوراتی دنیا میں رابعہ سے مخاطب تھی۔ معاً کسی کے گلہ کھنکھارنے پہ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی اور چونک کر خالی خالی نگاہوں سے آنے والے کو دیکھا۔ سامنے کھڑے ارحام کو دیکھ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چہرہ جھکاتے اپنے آنسوؤں کو پونچھا۔

"کیوں رو رہی ہو۔"

اس کے سوال پہ ماہا نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ خاموشی سے اس کی جانب سے نکلتی ارحام نے اس کے سامنے آتے اس کا راستہ روک لیا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔"

"اور میں آپ کو جواب دینا پسند نہیں کرتی۔"

وہ اس کی ہٹ دھرمی پہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔ ارحام نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"جواب دو گی تو دل ہلکا ہو جائے گا۔"

اس نے اسے سمجھانا چاہا۔ لہجے میں نرمی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔ ماہا اس کی بات پہ تمسخر سے مسکرائی۔

"آپ جیسوں کے سامنے دل ہلکا نہیں بس دل بھاری ہی ہو سکتا ہے۔ آپ لوگ کیا کسی کو خوشی دیں گے جو اگلے انسان کی خوشیوں چھیننے کا سبب بنتے ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ ارحام کو اندازہ تھا کہ اس کے اندر جو لاوا بن رہا ہے وہ ایک نا ایک دن پھٹنا ہی پھٹنا ہے اور وہ ایسا چاہتا بھی تھا ورنہ وہ خود ہی گھلتی رہتی جو اس کیلیے ٹھیک نہیں ہوتا۔

"یقین کرو ایسا نہیں ہو گا۔"

"آپ پہ یقین کرنے سے بہتر ہے کہ میں اپنی جان لے لوں۔"

وہ صاف گوئی سے بولی۔ ارحام شاید یہ بات فراموش کر گیا تھا کہ مقابل کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ ماہا حسن ہے جو جلد ہی اپنا آپ کسی پہ ظاہر نہیں کرتی۔ ماہا نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جس کے ساتھ پہلے دن سے ہی وہ اکھڑی اکھڑی رہی تھی مگر وہ خود کو اس حد تک بدل چکا تھا۔ اس کا دل اب اسکی طرف سے کسی حد تک صاف تھا۔ ہاں وہ اسے مخاطب نہیں کرتی تھی لیکن پھر بھی کسی حد تک وہ اس کو جان گئی تھی۔

"زیادہ لمبی چوری تمہیدیں نہیں باندھوں گا مگر ایک بات تھی جو مجھے تمہیں بتانی تھی۔ وہ دراصل۔"

"میرے خیال میں رات کے اس پہر تم دونوں کا یوں تنہا لان میں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔"

اس سے قبل کہ وہ ساری بات اس کے گوش گزار تا عقب سے آنے والی بھاری آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت مڑتے مزمل کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک مخصوص چمک لہرا رہی تھی۔ ماہا اور ارحام دونوں کے چہروں کے عضلات تن گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جیسا انسان خود ہوتا ہے اس کی سوچ بھی ویسی ہی گھٹیا ہوتی ہے یہ صرف سنا تھا مگر آج تمہاری صورت بھی دیکھ بھی لیا۔ انسان کے بھیس میں بھیڑیا ہو تم مزمل۔ بھیڑیا ہو تم۔ تمہیں کیا لگتا ہے ایسی حرکتیں کر کے بہت پر سکون زندگی گزارو گے تم۔ چچ چچ چچ۔ نہیں مزمل ماہا حسن کبھی کسی کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرتی۔ ساری زندگی اسی آگ میں جلو گے تم اور جلتے جلتے اس قدر تھک اور جھلس جاؤ گے لیکن موت پھر بھی "نصیب نہیں ہو گی تمہیں۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتی اس کے نزدیک آئی اور اس کی آنکھوں میں اپنی لہو رنگ انکھیں گاڑھتے درشت لہجے میں بولی مگر اس کا لہجہ اس قدر دھیما تھا کہ اس کی آواز ارحام تک چاہ کر بھی نہ پہنچ سکی۔ اس نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔ ماہا تو سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھ گئی البتہ مزمل نے سنجیدگی سے ارحام کی جانب دیکھا۔

"ماہا سے دور رہو ارحام۔ آئی ایم وارننگ یو۔"

مزمل شہادت کی انگلی اٹھاتے جتانے والے لہجے میں گویا ہوا۔ ارحام نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑسے اور مزے سے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

ارے میں تو ڈر گیا تمہاری دھمکی سے۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے منع کرو گے اور میں ایز آ چھوٹا بھائی تمہاری" بات مان لوں گا۔ چچ چچ چچ افسوس بہت ہلکے میں لیا ہے تم نے ارحام کو۔ جو چیز ارحام کی ہے وہ اسی کی ہے اس پہ "کسی کی غلط نگاہ بھی پڑے تو وہ جھوٹی کہلاتی ہے۔ سمجھ رہے ہو نا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اس کے شانے سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا۔مزمل کے وجود میں غصے کے بھانبھڑ جلنے لگے۔اس نے کر ختگی سے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں نفرت سی امنڈ آئی تھی۔

"تو پھر یہ تمہارے لیے افسوس کا مقام ہے کیونکہ میں نا صرف ماہا حسن کو دیکھ چکا ہوں بلکہ چھو بھی چکا ہوں۔"

تیرے ہی خون سے نہلا کر اسے پاکیزہ کروں گا۔اتنی ہمت ہے مجھ میں اور تم جانتے ہو کہ جو میں بولتا ہوں وہ"

"میں کر کے دکھاتا ہوں ڈرتا میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ہوں۔

اس کے تیز لہجے پہ مزمل کے ماتھے کی رگیں تن گئی۔اسے ارحام سے اس قدر بدتمیزی کی توقع بلکل نہیں تھی۔اس نے اشتعال کے عالم میں ارحام کے ہاتھ اپنے شانے سے جھٹکے۔

"اس کا فیصلہ کل ہو جائے گا کہ ماہا حسن کس کے حصے میں آتی ہے۔"

مزمل سنجیدگی سے بولتے سیٹی کی دھن بجاتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ارحام کے لبوں پہ بھی زچ کر دینے والی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔مزمل ایک الوداعی نگاہ اس پہ ڈالتے سیٹی بجاتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی ارحام نے پر سوچ نگاہیں سامنے پڑے بینچ کی جانب ٹکا دی جہاں ابھی ماہا بیٹھی ہوئی تھی۔

ماہا ارحام۔ارحام ماہا۔بیچ میں جو بھی آیا اس کا ہو جائے گا صفایا۔"۔

وہ دلکشی سے بولتے بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔گیسٹ روم کی ریلنگ کے ساتھ کھڑی ماہا نے ناگواری سے اس کا یوں ہنسنا دیکھا تھا۔اس کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ ان سب بہن بھائیوں کو اس کی ذات سے اخر مسئلہ کیا تھا۔کیا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرن کی بدولت ان کے دل میں بھی ماہا کیلیے صرف کدورت کا احساس ہی پیدا ہوا تھا۔ کیا انہوں نے کبھی اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا تھا۔ مزمل کی نگاہوں سے اسے باقاعدہ وحشت ہوتی تھی۔ انجم جسے اس نے اپنی بہن مانا تھا اس نے بری طرح اسے زمین پہ پٹخ دیا تھا اور ارحام اس کے ساتھ تو شروع سے ہی حالات ناخوشگوار ہی رہے تھے۔ اس نے اپنی بھاری ہوتی آنکھوں کو موندتے ریلنگ سے سر ٹکا لیا۔

****

"بوا جلدی سے ناشتہ لگوا دیں۔ مجھے پولیس سٹیشن جانا ہے۔ تاخیر ہو رہی ہے۔"

وہ جوں ہی ڈائننگ ٹیبل کے نزدیک پہنچا بوا کو آواز دی۔ اگلے ہی لمحے ان کا چہرہ کچن سے نمودار ہوا اور وہ اسے پانچ منٹ کا بولتے واپس اندر چلی گئی۔

"کیسی ہیں پھپھو آپ۔"

زاویار نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے نرمی سے استفسار کیا۔ اس دوران باقی سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ گھر میں ایک واحد وہی تھا جو ہیوی ناشتہ نہیں کیا کرتا تھا۔ ابھی بھی اد کے آنے سے قبل ناشتہ کر رہے تھے اور اس کیلیے اس کے مطابق ناشتہ بن رہا تھا۔

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں لیکن تمہیں بھی یہ سب کھانا چاہیے جو سب کھاتے ہیں ورنہ ٹھیک نہیں رہو گے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ صاف گوئی سے بولی۔ ذاویار نے ان کی بات پہ سر جھٹکا البتہ پھپھو کی پر سوچ نگاہیں ناشتہ کرنے میں مگن رائقہ پہ جمی تھی۔

"میرے خیال میں رائقہ اب اتنی چھوٹی نہیں رہی۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں باجی۔"

ظفر صاحب نے ناشتے سے ہاتھ روکتے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔ رائقہ کا نوالہ تو اس کے حلق میں اڑ چکا تھا۔ وہ جانتی تھی ایک بار پھر وہ اس کے پیچھے پڑنے والی ہیں۔

"بڑی ہو رہی ہے بیٹی تمہاری اسی لیے گھر کے کام کاج کی طرف بھی لاؤ اسے۔ یہاں کیا آرام ہی کرتی رہے گی سارا کام بوا کے سر پہ ڈالا ہوا ہے جن گھروں میں بہن بیٹیاں ہو وہاں یہ کام شیوہ نہیں دیتا ظفر میاں۔ امید ہے تم میری بات سمجھو گے۔ بیٹیاں اس سب لاڈ پیار میں ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ اگلے گھر جب وہ جائے گی تو کیا سکھا کر بھیجو گے اسے۔"

وہ غصیلے لہجے میں بولی۔ علی اور معیز نے خاموش نگاہوں کا تبادلہ کیا اس کے برعکس زاویار کی نگاہیں رائقہ کے چہرے پہ جمی تھی جس کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔

"پھپھو ابھی وہ ہمارے لیے چھوٹی ہی ہے۔ ہم اسے اگلے گھر دیکھ کر بھیج دیں گے۔ آپ اس کی ٹینشن مت لیں۔ آپ ناشتہ کریں۔ وقت اور حالات سب کچھ انسان کو سکھا دیتے ہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار نرمی سے بات سنبھالتے ہوئے بولا۔ان کے آگے وہ کبھی بھی بدتمیزی نہیں کر سکتا تھا۔اس کی بات کا ہی اثر تھا کہ پھپھو دوبارہ ناشتے کی جانب متوجہ ہو گئی۔زاویار نے رائقہ کو دیکھ محبت سے پلکیں جھپکائی تو وہ دلکشی سے مسکرا دی۔سب نے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔اس کے چہرے پہ چھائی اداسی وہاں موجود کسی بھی فرد سے قابل قبول نہیں تھی۔ذرا سی اداس وہ ہوتی تھی تو جان پہ ان سب کے بن آتی تھی۔اگلے دس منٹ میں وہ جوں ہی افرا تفری میں اپنی جگہ سے اٹھا تو رائقہ کی آواز پہ اس کو وہی رکنا پڑا۔

"زاوی بھائی آپ مجھے یونی چھوڑ دیں پلیز۔"

وہ ملتجیانہ لب ولہجے میں بولی۔زاویار نے ایک نگاہ کلائی پہ بندھی گھڑی پہ ڈالی۔اسے تاخیر ہو رہی تھی مگر اس کی بات سے وہ چاہ کر بھی انکار نہ کر پایا۔

"اسے دیر ہو رہی ہے۔باقی بھی تو موجود ہیں یہاں پہ اور عقب سے آواز نہ دیا کرو۔"

پھپھو اسے جھڑکنے والے انداز میں بولی۔

"اس کی نہیں سنوں گا پھپھو تو کس کی سنوں گا۔"

وہ سرعت سے رائقہ کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے اس کا سر چومتے ہوئے محبت سے بولا۔رائقہ آنکھوں میں جگنو لیے مسکرا دی۔

"بھائی یہ تو مت کہیں۔اس کے علاوہ آپ ایک اور کی خوب سنیں گے۔ارے اپنی بیوی کی سنیں گے یا نہیں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

علی بائیں آنکھ دباتے شرارت پہ آمادہ تھا۔زاویار کے چہرے پہ پھیلنے والے ناگواری کے تاثر کی بدولت وہ خاموشی اختیار کر گیا البتہ پھپھو خاموش نہ رہ سکی۔

کیوں بھئی بیوی کی کیوں سنے گا۔بیوی کی سنی نہیں جاتی اسے سنائی جاتی ہے۔اس کا فرض ہے اپنے شوہر کی" "سننا۔اتنا سر چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بیوی کو۔

پھپھو کے خیالات سن وہاں موجود ہر فرد عش عش کر اٹھا البتہ زاویار نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھتے سر جھٹکا۔

پھپھو دوسرے لفظوں میں آپ اسے ہماری غلام بنانا چاہ رہی ہیں۔میرے نزدیک بیوی پیر کی جوتی نہیں سر کا" تاج ہونی چاہیے۔آپ جتنی نرمی سے اس سے پیش آوٴ گے اتنا ہی وہ آپ کی طرف متوجہ ہو گی۔سختی سے ایک "عورت کو تو کبھی قابو نہیں کیا جاسکتا۔نرمی ہی اسے آپ کی جانب متوجہ کرتی ہے۔

معیز اس سارے قصے میں پہلی بار بولا تھا۔اس کے لہجے میں ایک مٹھاس سی تھی۔سب نے چونک کر حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔اس سے ان سب کو اس قسم کی بات کی توقع نہیں تھی۔

"کیوں بھئی کوئی مل گئی ہے کیا۔"

ظفر کی آواز پہ وہ ٹھیک ٹھاک خجل سا ہو گیا۔زاویار اور علی نا چاہتے ہوئے بھی ان کی بات پہ کھل کر ہنس دیے۔پھپھو کو اس کا یوں درمیان میں بولنا نہایت ناگوار گزرا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں تم سب کو بول بھی نہیں رہی مجھے یہاں سب سے زیادہ مطلب صرف زاویار سے ہے یہ تو میرا شیر جوان "ہے۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی تو وہ ہولے سے مسکرا دیا۔ معیز اور علی نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

"خیر آپ نے رشتے کا کیا سوچا ہے باجی کیا خیال ہے پھر آپکا۔"

زاویار اس سارے قصے میں بہرہ بن گیا۔ فرزانہ نے کچھ سوچ کر ایکدم ظفر کی جانب دیکھا۔

مجھے تو بہت عجیب لگی تھی وہ لڑکی۔ اس کا رہن سہن بولنے کا طریقہ سب کچھ ہی عجیب تھا۔ وہ لڑکی اس گھر کو "کیسے سنبھال پائے گی۔ سارے گھر کی ذمہداری اسے ہی تو اٹھانی ہے آخر کو گھر کی سب سے بڑی بہو ہے۔"

وہ جان بوجھ کر اونچا سب کو سنانے والے انداز میں بولی۔ زاویار کی سماعتیں ناچاہتے ہوئے بھی ان کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

باجی اس میں کیا مضائقہ ہے۔ ہم کوئی نوکرانی تھوڑی نا لا رہے ہیں۔ جو کام اس سے ہو گا وہ کرلے گی جو نہیں " آتا ہو گا وہ بوا اسے سیکھ لے گی اور لڑکیاں شادی کے بعد زیادہ اچھے سے شوہر کے مطابق ڈھل جاتی ہیں۔ آپ اس سب کی فکر مت کریں۔ بچی تو اچھی تھی گھر بار بھی اچھا تھا۔ میرے خیال میں ہاں کرنے میں کوئی مضائقہ "نہیں ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ظفر نے نرمی سے بات کو سنبھالا۔ علی اور معیز نے بھی ان کی تائید کی تھی۔

"تم کیا بولتے ہو اس بارے میں زاویار۔"

ب

بابا میں کیا کہ سکتا ہوں۔ یہ سراسر آپ کا فیصلہ ہے مجھے کسی قسم کی دقت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں آپ" "میرے لیے اچھا ہی فیصلہ لیں گے۔

وہ طمانیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔ ظفر اس کی بات پہ تفاخر سے مسکرا دیے۔ ایسے ہی انہیں اپنے بچوں پہ فخر نہیں تھا۔

"لیکن بابا وہ بھائی کے ٹائپ کی نہیں ہے میرا مطلب ہے کہ۔"

"اگر وہ نہیں ہے تو ہو جائے گی علی۔ شادی کے بعد بہت کچھ بدل جاتا ہے۔"

ظفر اب کی بار اسے بھی ٹوک اٹھے۔ علی جو ماہا کو دیکھنے کے بعد اسے اپنی بھابھی بنانے کا خواہش مند تھا اپنی اس خواہش کو سینے میں ہی دفن کر گیا۔ اس نے ناک منہ چڑھاتے سامنے سے آتی رائقہ کو دیکھا تو وہ بھی خجل سی ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں موجود شکوہ وہ پڑھ چکی تھی۔ اپنی لاپرواہی پہ اسے بھی انتہائی حیرت ہوئی تھی۔

چلیں پھر میں رافع صاحب کو فون کر دیتا ہوں۔ رشتے میں کوئی اونچ نیچ مجھے نہیں دکھ رہی۔ باقی اللہ بچوں کے" "نصیب بلند کرے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ظفر ناشتے کی میز پہ اپنا فیصلہ سناتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان کے جاتے ہی زاویار رائقہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"چلیں لاڈو۔"

"جی بھائی۔"

وہ مسکرا کر بولی۔اس سے پہلے کے زاویار نے اسے بازو کے گھیرے میں لیتا وہ بھاگتی ہوئی معیز اور علی کے پاس گئی اور دونوں کا گال چومتے زاویار کے ساتھ باہر کی جانب بڑھی تھی۔وہ دونوں اس کی بچگانہ حرکت پہ کھل کر ہنس دیے۔

"بھائی پھپھو ایسے کیوں کرتی ہیں۔"

وہ اس کے شانے پہ سر رکھتے ہوئے بولی۔زاویار نے نرمی سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ بڑی ہیں نا رائقہ۔ان کی باتیں سن لیا کرو۔جب وہ غلط بات کرتی ہیں میں انہیں احتراماً ٹوک بھی تو دیتا ہوں لیکن کسی کسی جگہ پہ آپ بھی غلط ہو میری جان۔ایک لڑکی کو سب کچھ آنا چاہیے پھر چاہے وہ لڑکی لاڈو میں پلی ہو یا پھر حالات کی ماری ہو کیونکہ لڑکی کے نصیبوں سے ڈر لگتا ہے میری جان۔ان کی باتیں کڑوی ضرور ہیں لیکن سمجھا جائے تو غلط نہیں اسی لیے آج سے بھائی کے کہنے پہ آپ نے تھوڑا سا وقت بس کچن کو دینا ہے۔زیادہ نہ سہی مگر تھوڑا بہت۔مانے گا نا میری بات میرا بچہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اس کے چہرے پہ آئے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے محبت سے بولا۔ رائقہ نے اس کے ہاتھ کی پشت کو لبوں سے لگاتے اثبات میں سر ہلایا۔ یونی کے باہر گاڑی روکتے ہی وہ تیزی سے گاڑی سے باہر نکلی مگر جلد بازی میں نکل کر دروازہ بند کرنے کی بدولت اس کا ڈوپٹہ اندر ہی کہی پھنس گیا۔ اس نے ناک منہ چڑھاتے ڈوپٹہ کھینچنا چاہا اور دروازہ کھولنے کی بھی سعی کی لیکن بے سود۔ زاویار اس کی حرکتوں پہ کوفت سے آنکھیں گھما کر باہر نکلا اور اسے ایک جانب کرتے دروازہ کھولا۔

"اچھی خاصی دیر کرا دی ہے تم نے مجھے۔"

وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تو وہ خجل سی ہو گئی۔ اسی دوران رائقہ کی نگاہ غیر ارادی طور پہ بائیں جانب اٹھی یقیناً وہ ماہا ہی تھی مگر وہ لڑکھڑا کر کیوں چل رہی تھی۔ اس کی نگاہیں وہاں سے ہوتے اس کے پیر پر گئی تو اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔ چہرے پہ تکلیف دہ تاثر ابھرے۔

"ارے ماہا۔"

اس نے وہی کھڑے کھڑے اسے پکارا۔ ماہا نے اپنے نام کی پکار پہ ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے ساتھ کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کا سانس تک سوکھ گیا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے رائقہ کی جانب دیکھا۔ گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ زاویار کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ چہرے کے عضلات تنے ہوئے تھے لیکن اس لڑکی کو رائقہ کیسے جانتی تھی۔ یہ سب اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"ادھر آؤ نا۔ تمہارے پاؤں کو کیا ہوا۔ ایسے لڑکھڑا کر کیوں چل رہی ہو سب ٹھیک ہے نا ماہا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ اسے کھینچتے ہوئے وہاں لے آئی اور تفکر بھرے لہجے میں بولی۔ ماہانے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ اس کی اس قدر فکر پہ آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں۔ وہ بس کچھ چبھ گیا تھا۔ تم پریشان مت ہو۔ میں اندر جاتی ہوں تم آجاؤ۔"

وہ ہکلا کر بولتے اس سے پہلے اندر جاتی رائقہ نے ایک بار پھر اس کا بازو تھام لیا۔ ماہانے سختی سے اپنے بیگ کی سٹریپ کو تھاما۔ اس سے پہلے کہ زاویار اس میلوڈرامہ سے اکتاتے پولیس سٹیشن کی جانب روانہ ہوتا رائقہ نے اس کا بھی بازو تھام لیا۔

"بھائی آپ دیکھیں نا۔ پاؤں سے ابھی بھی خون بہہ رہا ہے یہ بہت لاپرواہ ہے بھائی اسے اپنی کوئی فکر نہیں ہوتی بس سب کے آگے پیچھے گھومنا آتا ہے اسے۔ لازماً اس نے ڈاکٹر کو بھی نہیں دکھایا ہوگا۔ آپ پلیز اسے میرے ساتھ ہسپتال لے چلیں۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولی کیونکہ ابھی بھی اس کے پاؤں سے خون بہہ رہا تھا۔ ماہانے اس کی بات پہ اسے یوں دیکھا جیسے اس نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔ اگر زاویار ابھی انجم کے بارے میں نہیں جانتا تھا تو وہ بھی نہیں چاہتی تھی اس کی بدولت انجم کی پولیس سٹیشن والی پول کھلے ورنہ وہ ایک بار پھر اسے ذمہدار ٹھہراتی۔

"میرے پاس کسی کیلیے بھی وقت نہیں ہے رائقہ۔"

وہ درشت لہجے میں بولا۔ ماہانے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آپ جیسے لوگوں کا وقت لینے کا مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے۔"

وہ بھی اس کی بات کے جواب میں چیخ کر دوبدو بولی۔ زاویار کی پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا۔ جبڑے بھینچے ہوئے تھے۔ رائقہ ہونقوں کی طرح ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"سمجھتی کیا ہو تم اپنے آپ کو۔ تمہاری حرکتیں تمہاری اس عمر سے میل نہیں کھاتی۔"

وہ تیز لہجے میں غراتے اس کے نزدیک ہوا۔ رائقہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹی اور اپنا سر کھجایا کیونکہ جہاں تک اسے یاد پڑتا تھا اس نے آج تک ان دونوں کو کبھی ملوایا ہی نہیں تھا۔

جو آپ خود کو سمجھتے ہیں بس وہی میں خود کو سمجھتی ہوں اور دوسری بات میری عمر پہ مت جائیے گا جب آپ" اس بڑھتی عمر میں زبان دراز اور بدتمیز ہو سکتے ہیں تو میں کیا اس عمر میں نہیں ہو سکتی۔ میں بھی ہوں بدتمیز بھی اور زبان دراز بھی جو کرنا ہے کریں جا کر۔":

"تمہاری تو میں۔"

وہ دندناتے ہوئے اس سے پہلے کہ اس کا بازو اپنی سخت گرفت میں جکڑتا وہ گھبرا کر رائقہ کے پیچھے ہو گئی۔ زاویار نے اس کی حرکت پہ تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

ایک منٹ ایک منٹ یہ ہو کیا رہا ہے کیونکہ جہاں تک مجھے یاد ہے آپ دونوں کی ملاقات تو پہلے کبھی نہیں ہوئی" اور نا ہی میں نے آپ کا تعارف کروایا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رائقہ ڈری سہمی ماہا کو اپنے حصار میں لیتے تیکھے چتونوں سمیت بولی۔زاویار نے اس کے سوال پہ تنک کر ماہا کی جانب دیکھا البتہ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔وہ اس کا تعارف کروائے گی اب مگر کیسے۔یہی سوچ اس کی جان نکالنے کو کافی تھی۔

"ماہا کیا تم جانتی ہو یہ میرے کول اینڈ ڈیشنگ زاوی بھائی ہیں۔"

"استغفر اللہ۔"

وہ اس کول اور ڈیشنگ بھائی کی تعریف پہ جھر جھری لیتے توبہ کرنے والے انداز میں بڑبڑائی۔اس کی بڑبڑاہٹ دیکھ زاویار کے اندر غصے کے بھانبھڑ جلنے لگے۔اس نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچ لیا۔یہ لڑکی اس کا ضبط بہت اچھے سے آزمانا جانتی تھی۔

"اور زاوی بھائی یہ ماہا ہے میری دوست بہت پیاری۔"

"لاحولہ ولا قوۃ۔"

وہ اس پیاری دوست کو دیکھتے تمسخر سے اسے سنانے والے انداز میں بولا۔اس نے تو ساتھ کھڑی رائقہ کا بھی لحاظ نہیں کیا تھا۔ماہا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

"لیکن لیکن مزے کی بات یہ صرف میری دوست ہی نہیں بلکہ آپ کی ہونے والی سالی بھی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رائقہ کے انکشاف پہ زاویار کے تمسخر سے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے۔ ماہا کا شدت سے جی چاہا کہ وہ کہی روپوش ہو جائے۔ ان دونوں نے ایک ساتھ جھٹکے سے رخ موڑتے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ رائقہ اس کا تعارف کروا کر اب مسلسل ہنس رہی تھی اس کے برعکس وہ دونوں بنا پلک جھپکائے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ ایک کی آنکھوں میں خوف تھا البتہ دوسرے کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ پولیس سٹیشن والا سارا منظر لہرایا جب وہ روتے ہوئے اس کے آگے اس لڑکی کیلیے گڑگڑا رہی تھی مطلب اس کے گھر والوں نے اس لڑکی کو اس کیلیے پسند کیا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب تہس نہس کر دے۔

"دیکھیں آپ غلط سمجھ۔"

بکواس بند رکھو تم اپنی۔ ایک الفاظ بھی تم نے اب کسی کی صفائی میں اپنے منہ سے نکالا تو میں تمہاری جان لے لوں گا۔"

وہ بولا نہیں تھا پھنکارا تھا۔ چہرے پہ کرختگی چھائی ہوئی تھی۔ آس پاس سے گزرتے لوگ رک رک کر انہیں دیکھ رہے تھے۔

"بھائی پلیز۔"

رائقہ اب کی بار ناگواری سے اسے ٹوک اٹھی۔ زاویار ایک ذہر خند نگاہ اس کے جھکے سر پہ ڈالتے تن فن کرتا گاڑی میں بیٹھا اور زن سے بھگا لے گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"بھائی کو اچانک کیا ہوا۔"

رائقہ تعجب سے بولی۔ ماہا نے اپنے ہاتھوں کو مسلتے اس دن کی ساری بات رائقہ کو کھل کر بتادی۔ رائقہ نے ساری بات سن کر بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا اور اپنے لبوں پہ ہاتھ جمالیا۔

"اتنا سب ہو گیا۔ اومائی گاڈ۔"

لیکن انجم کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ وہ سچ میں نہیں جانتی تھی کہ اس پارٹی میں یہ سب ہو گا اور لڑکے "بھی ہونگے۔"

ماہا ایک بار پھر اس کے حق میں صفائی دیتے ہوئے بولی۔ رائقہ نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں جانتی ہوں ماہا۔ میں بات کروں گی بھائی سے وہ سمجھ جائیں گے۔ تم پریشان مت ہو۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔ ماہا نے اپنا نچلا لب دانتوں میں دباتے بمشکل اپنی سسکی روکی۔ بس نہیں چل رہا تھا پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ اگر انجم نے اس بار بھی اسے ہی موردِ الزام ٹھہرایا تو وہ کس طرح اپنے حق میں صفائی دے گی۔ یہی سوچ اس کی جان نکالنے کو کافی تھی۔

****

سامنے ہی صوفے پہ بیٹھے رافع اور مزمل کو آپس میں باتوں میں مشغول دیکھ وہ خود میں ہمت مجتمع کرتے سیدھا وہی چلا آیا۔ ایک جانب ماہا بیٹھی اپنی کوئی اسائمنٹ مکمل کر رہی تھی البتہ انجم وہاں نہیں تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آج کسی بھی حال میں مجھے ڈیڈی سے یہ بات کرنی ہی ہو گی میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے پر سوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے اس کے اندر خود سر ارحام نے سر اٹھایا۔ وہ مضبوط قدم اٹھاتے ان کے نزدیک پہنچا اور گلہ کھنکھارتے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔ سب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"ڈیڈی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

اس نے بالآخر تمہید باندھی۔ مزمل کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ مطلب وہ ماہا کے متعلق بات کرنے والا تھا۔ اس نے بمشکل خود پہ ضبط کیا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا منہ توڑ کر رکھ دے۔

"ہاں بولا ارحام سب ٹھیک ہے نا۔"

انہوں نے نرمی سے بولتے اس کی ہمت بندھائی۔ ارحام نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"ڈیڈی میں ماہا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

ارحام کی سنجیدگی سے کہی بات پہ ان سب نے حیرت سے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ بلکل سنجیدہ تھا۔ ماہا نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا شاید اس کا دماغ سٹھیا گیا تھا جو وہ اس قسم کی بکواس کر رہا تھا۔ کل رات کے بعد تو ویسے بھی اس کا دل و دماغ اس کی جانب سے بلکل صاف ہو چکا تھا مگر اچانک اتنا بڑا فیصلہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ ہاں وہ اسے غلط نہیں کہتی تھی لیکن شادی کرنے کو بھی آمادہ نہیں تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"جانتے ہو کیا بول رہے ہو۔"

رافع نے اسے جتایا اور ایک نظر مزمل کی جانب دیکھا جو خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے کھڑا تھا۔

"جی بہت اچھے سے جانتا ہوں اور پورے ہوش و حواس میں آپ سے بول رہا ہوں۔"

وہ بھی اسی لہجے میں بولا۔ رافع نے ایک نظر ساکت کھڑی ماہا پہ ڈالی جس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ مطلب وہ اس سب سے سرے سے لاعلم تھی۔

مگر ارحام اچانک اتنا بڑا فیصلہ مطلب تم تو ماہا کو پسند بھی نہیں کرتے تھے اور ویسے بھی میں نے مزمل سے ماہا کا" رشتہ کرنے کا سوچ لیا ہے اور ذاتی طور پہ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ماہا کی شادی اس سے ہو جائے۔ تم نے زیادہ وہ اسے سمجھ سکتا ہے۔ وہ ہی اسی لائق ہے تمہاری طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پہ غصہ نہیں کرتا نا کسی کو اس کی اوقات "یاد دلاتا ہے۔

ان کے اگلے فیصلے پہ ماہا نے سن پڑتے ذہن سمیت بھیگی نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔ وہ کیسے اس سے پوچھے بغیر اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر سکتے تھے۔ وہ خالی خالی نگاہوں سے انہیں ہی دیکھے چلے جا رہی تھی۔ آنکھوں میں بے یقینی سی اتر آئی۔ ان کی بات پہ ارحام کی آنکھیں تو جیسے لہو چھلکانے لگی۔ مزمل ان کی بات پہ دلکشی سے مسکرا دیا۔ صد شکر تھا اس کا تصور اس کی باپ کی نگاہوں میں صدا سے اچھا ہی رہا تھا ورنہ اسے بھی ماہا کو حاصل کرنے میں دقت کا سامنا ہوتا۔ ماہا سے اب کی بار خاموش نہ رہا گیا۔ وہ تیزی سے چلتی ان تک آئی اور ایک کاٹ دار نگاہ مزمل کے مسکراتے چہرے پہ ڈالی۔ شدت سے جی چاہا اس کا منہ نوچ لے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ماموں جان آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ مم۔ میں۔"

اس کی آواز تک لڑکھڑا گئی۔ کرن وہاں موجود نہیں تھی ورنہ وہاں بھونچال کھڑا کر دیتی اور اس لمحے ماہا نے کرن کے وہاں موجود ہونے کی شدت سے دعا کی تھی۔

"ماہا میری بات سنو بیٹا۔"

نہیں۔ نہیں سننی مجھے کوئی بھی بات۔ یہ میری پوری زندگی کا فیصلہ ہے ماموں آپ نے خود ہی کیسے۔ آپ کو ذرا" بھی احساس نہ ہوا۔"

مزمل نے اسے روتا دیکھ ایک بار پھر رافع کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

ڈیڈی میں آپ کو یقین دلواتا ہوں میں ماہا کو بے حد خوش رکھوں گا۔ آپ کو شکایت کا موقع تک نہیں دوں گا" اور ماہا بھی میرے ساتھ بے حد خوش رہے گی کیوں ماہا۔ تمہیں میری جانب سے کبھی کوئی شکایت نہیں ملے گی۔"

مزمل کی بظاہر نرم آواز پہ ماہا نے تنفر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا وہ کیسے اس کی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔ یہ اوپر سے فرشتہ صفت انسان اندر سے کس قدر گھناؤنا تھا اگر وہ سب کو بتاتی تو کیا کوئی اس کا یقین کرتا۔ یقیناً نہیں یہاں تو سب اس کی جان لینے کو آجاتے۔ جس بھائی نے اپنی بہن کو نکالتے ہوئے ایک لمحے کیلیے نہیں سوچا تھا وہ اس کیلیے کیوں سوچتا۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر نکل آئے۔ وہ ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں کو رگڑتے اس کی بات پہ کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جانب بڑھ گئی۔ رافع اور مزمل نے تفکر سے اس کی پشت کو تکا۔ انہیں ماہا سے اس قسم کے ردعمل کی توقع قطعی نہیں تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں گھس کر دروازہ بند کرتی کسی نے درمیان میں حائل ہوتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا۔ سامنے کھڑے ارحام کو دیکھ اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی۔

"ہٹیں پیچھے۔ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔"

وہ غصے سے ہانپتے ہوئے چلائی۔

"تم مزمل سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

اس کے پریقین لہجے پہ ماہا نے چونک کر خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا اور اسی لمحے ارحام کو اپنا جواب مل گیا تھا۔ اس نے طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچی اور کئی ساعتیں اس کی جانب دیکھتے کچھ سوچا۔ وہ ابھی بھی اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنکھوں کو رگڑ رہی تھی۔

میں نہیں جانتا کہ تم مزمل سے شادی سے کیوں انکار کر رہی ہو مگر اگر میں کسی بھی طریقے سے تمہاری شادی" سے مزمل سے ہونے سے روکتا ہوں تو پھر اس کے بعد ایک ہی حل بچتا ہے کہ تم مجھ سے شادی کیلیے رضامند "ہو جاؤ۔ باقی کا کام میں سنبھال لوں گا۔ اگر تمہیں منظور ہے تو ہی میں کوئی قدم اٹھاؤں گا۔

اس نے نرم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے جیسے التجا کی۔ ماہا نے ذرا سا رک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ انسان چاہے شروع سے اس کے ساتھ غلط تھا لیکن کبھی اسے غلط نگاہ سے دیکھا تک نہیں تھا اور اسے فالوقت صرف ایسا ہی شخص چاہیے تھا جو اس کی عزت کر سکے اور ارحام لاکھ برا ہونے کے باوجود یہ سب کر چکا تھا۔ کچھ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لمحے سوچنے کے بعد اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی بات پہ خاموشی سے سر جھکا لیا۔ اس کا جواب اثبات میں دیکھ ارحام کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔ اب وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اب بس اسے اپنی سوچ پہ عمل کرنا تھا اور اس سب میں اسے ساتھ ماہا کی مدد درکار تھی۔

"میری بات اب غور سے سننا۔"

اس نے ذرا سا آگے ہوتے اسے جتایا۔ ماہا نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

****

کیا ہوا تمہارے چہرے کی رنگت کیوں اڑی ہوئی ہے۔" علی اس کے اڑے اڑے حواسوں کو دیکھ اس کے سر پہ چپت لگاتے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گیا۔ رائقہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھتے انگلیاں مسلی۔

کچھ بھی نہیں ہوا مجھے۔" وہ اب ایک ایک کو تو انجم کی حرکت کے بابت نہیں بتا سکتی تھی تبھی ٹال دیا۔ علی نے" مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ خجل ہو گئی۔

کیا ہے بھئی ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔ علی نے اپنی مخصوص انداز میں بھنویں اچکائی۔"

چپ کر کے بتاؤ کیا ہوا ہے۔ تم جیسی فتنی پورے گھر میں اچھلتی پھرتی ہے اور آج وہ خاموش بیٹھی ہے ایسا کیسے " ممکن ہے۔" وہ اس کے کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے بولا۔ اس کی بات پہ رائقہ سرعت سے سیدھی ہو کر

بیٹھی اور آج صبح یونی میں ہونے والی ساری بات اسے بتادی۔ اس کی بات مکمل ہوتے ہی علی نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ مسکینیت سے مسکرادی۔

جب تمہیں پتہ ہے کہ وہ ایسی لڑکی ہے تو پھر کیا جوازتے ابا کے سامنے اس کا رشتہ رکھنے کا۔" وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولا۔ رائقہ نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا اور اپنا سر پیٹ ڈالا۔

میں کتنی بار بتاؤ آپکو کہ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔ وہ میری بہت اچھی سہیلی ہے۔ ہم شروع سے ساتھ ہیں میں اسے جانتی ہوں۔ ہاں کچھ ہٹ دھرم ہے بد تمیز بھی ہوگی غصے کی بھی تیز ہے مگر دل کی بری نہیں ہے۔" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ علی نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا۔

تمہارا دماغ درست ہے ایک ایک کرکے اس کی ساری خوبیاں گنوا رہی ہو اور کہ رہی ہو کہ وہ دل کی اچھی ہے۔" وہ اسے جھاڑ پلاتے ہوئے بولا۔ رائقہ نے اپنا سر کھجایا۔ ایک تو اس دن سے علی بار بار اسے اس کی غلطی کے بارے میں جتارہا تھا۔

ایک تو پہلے ہی تم نے اتنی بڑی۔

ہاں ہاں جانتی ہوں کہ میں نے غلطی نہیں بلکہ گناہ کردیا ہے ماہا کی جگہ رائقہ کا رشتہ لاکر مگر میں کیا کرتی ماہا سے میری ملاقات رائقہ کے مقابلے کم ہوئی تھی میرے ذہن میں ایک بار بھی نہیں آیا کہ میں ماہا کو کیوں اپنی بھابھی نہیں بنا سکتی۔" وہ اس کی بات درمیان میں اچکتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ علی اس کے چلانے پہ ہڑبڑا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اچھا اچھا۔ غصہ کیوں کر رہی ہو یار۔ اب کیا کرنا ہے بھائی کو کیسے منانا ہے وہ تو آتش فشاں بنے ہوئے ہونگے آج۔" وہ پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا معاً اس کی نگاہیں اندر آتے زاویار پہ پڑی جو اپنی پیشانی مسلتے اندر کی جانب ہی آرہا تھا۔ چہرے پہ تھکن کے آثار نمایاں تھے۔ وہ تھکے تھکے انداز میں صوفے پہ بیٹھا آنکھیں موند گیا۔ آج اس نے گھر آتے ساتھ اسے بھی سینے سے نہیں لگایا تھا۔ اسے رونا آنے لگا۔

زاوی بھائی۔" اس نے ہمت مجتمع کرتے اسے پکارا مگر دوسری جانب سے جواب نہ آیا۔ اس کی حالت رونے والے ہو گئی۔ اس نے رندھی نگاہوں سے علی کی جانب دیکھا جو اسے بات کرنے کو اکسا رہا تھا۔ رائقہ نے اسے ٹھوکا مارتے بولنے کا اشارہ کیا تو وہ گلہ کھنکھارتے اس کے ساتھ ہی کھسک کر بیٹھا۔

"بھائی کیا آپ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔"

شٹ اپ علی۔ تمہاری آواز نہ آئے مجھے بلکل بھی کیونکہ پھر شاید نہیں یقیناً تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ نکال دوں گا۔" وہ سرد لہجے میں گویا ہوا اور اپنی جگہ سے اٹھتے کچن کی جانب بڑھا جہاں بوا کام میں مصروف تھی۔

"بوا ذرا ایک کپ چائے بنا کر مجھے کمرے میں پہنچا دیں۔"

وہ نرمی سے بولتے زینے چڑھ گیا۔ رائقہ نے بھیگی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد جب بوا ٹرے ہاتھ میں لیے اوپر کی جانب بڑھی رائقہ ان کے تعاقب میں بھاگی۔

بوا یہ مجھے دے دیں میں لے جاتی ہوں۔" وہ ان کے ہاتھ سے ٹرے لیتے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے غصے کا سوچتے ابھی سے اس کی جان جا رہی تھی مگر بات کرنا بھی ضروری تھا۔ کیا زاویار اسے غلط

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سمجھ رہا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر انجم کا رشتہ اس کے ساتھ۔ اس کا سر خود بخود نفی میں ہلا۔ اس کے کمرے میں باہر پہنچتے ہی انجم نے دروازے پہ دستک دی۔ چند ساعتوں بعد اندر سے کم ان کی آواز آتے ہی وہ آلتو جلال تو کا ورد کرتے کمرے میں گھس گئی۔ سامنے ہی وہ تولیے سے اپنا چہرہ صاف کرتے صوفے پہ رکھ رہا تھا۔ اسے سامنے دیکھتے ہی وہ لبوں کو بھینچ گیا۔

"یہاں کیا کر رہی ہیں آپ۔"

بھائی پلیز ایک بار میری بات تو سن لیں کم از کم۔" وہ اس کے اجنبی لہجے پہ روہانسے لب و لہجے میں بولی۔ زاویار" نے تند نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

"یہ ٹرے یہاں رکھیں اور جائیں یہاں سے آئرہ۔"

بھائی بس ایک بار پلیز۔" وہ روتے ہوئے بولی۔ اس کا بھیگا لہجہ سن وہ اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچ" گیا۔ جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔

کیا سننے کو رہ گیا ہے اب رائقہ۔ کیا سنوں میں کہ میری لاڈو جسے میں سب سے بڑھ کر چاہتا تھا جس کی محبت میں" کبھی میں نے کوئی کمی نہیں آنے دی وہ میرے لیے ایک ایسی لڑکی کو پسند کرے گی۔ میری اس لڑکی سے کوئی دلی وابستگی نہیں تھی مگر پھر بھی میں نے صرف آپ کے خاطر یہ فیصلہ کیا مگر مجھے کیا ملا آخر میں۔ کیا میں ایسی بیوی ڈیزرو کرتا ہوں۔" اس کے تیز لہجے پہ رائقہ روتے ہوئے اس کی جانب بڑھی اور اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاوی بھائی میرا یقین کریں میں نہیں جانتی تھی کہ آپ کی اور انجم کی ملاقات کیسے ہوئی مگر میں ایک بات آپ" کو یقین سے کہتی ہوں کہ وہ ایسی سچ میں نہیں ہے۔ہاں وہ ضدی اور منہ پھٹ ہے مگر وہ ایسی بد کردار نہیں ہو سکتی۔وہ جانے انجانے میں اپنی کو تاہی کر بیٹھی ہے۔ماہا نے بھی تو یہی سب کہا ہو گا نہ آپ سے اور آپ نے اس کے کہنے پہ اسے چھوڑ بھی دیا تھا تو اب ایک بار مجھ پہ بھی یقین کر کے دیکھیں نا۔ویسے بھی جیسے بابا نے کہا کہ لڑکیاں شادی کے بعد بدل جاتی ہیں تو پھر تو وہ بھی بدل جائے گی آپ کی ساتھ رہ کر تو پھر ایک بار میرے پہ بھروسہ تو کریں۔وہ سچ میں ایسی نہیں ہے۔اگر وہ ایسی ہوتی تو میں کبھی بھی اس کی شادی آپ سے نہ کرواتی۔"وہ دھیمے لہجے میں بولی۔انداز گزارش کرنے والا تھا۔زاویار نے بغیر کچھ بولے لبوں کو بھینچ لیا۔

بھائی ایک بار پلیز۔اب تو بابا شاید انہیں فون بھی کر چکے ہیں اور اگر یہ بات سامنے آئی تو بس آپ یہ دیکھیں کہ" اس سب میں ایک لڑکی بری طرح پس جائے گی۔"رائقہ کی بات پہ اس نے نا چاہتے ہوئے بھی ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔رائقہ نے تشکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب کیوں رو رہی ہو۔"

آپ مجھ سے ناراض تو نہیں نا بھائی۔"وہ ہاتھ کی پشت سے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بولی۔زاویار نے نرمی سے" اس کی آنکھیں صاف کرتے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیا۔

نہیں بس وقتی غصہ تھا۔میں اپنی لاڈو سے کبھی پریشان نہیں ہو سکتا۔رونا نہیں ہے اب اوکے۔"وہ محبت سے" اسے پچکارنے والے انداز میں بولا۔رائقہ اس کے ماننے پہ دلکشی سے ہنس دی۔ذاویار نے دل ہی دل میں اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی ہنسی کی نظر اتاری۔ وہ ہنستے ہوئے جوں ہی کمرے سے باہر نکلی لاؤنج میں بیٹھے علی نے حیرت سے اس کا ہنستا چہرہ دیکھا۔ اسے تو لگا تھا کہ وہ روتی ہوئی باہر آئے گی اور اس سے کہے گی کہ بھائی نے انجم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے اور پھر وہ ماہا سے رشتے کی بات چلا کر اپنا داؤ کھیلے گا مگر یہاں تو ایسے کوئی آثار نہیں تھے۔

"اتنا چہک کیوں رہی ہو چھپکلی۔"

کیونکہ میں نے بھائی کو منا لیا ہے۔ انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں کہا۔ "اس کی کھنکھتی آواز پہ علی نے پریشانی" سے اس کی جانب دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا اور دل ہی دل میں کڑھتے وہاں سے کھسک آیا۔ رائقہ نے نا سمجھی سے اس کی پشت کو تکا۔

انہیں کیا ہوا۔ خیر جو بھی ہو میرے سر سے تو ٹینشن اتری۔ میں ماہا کو بھی بتا دیتی ہوں بیچاری پریشان ہو رہی" ہو گی۔ "وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتی اپنا موبائل لیتے باہر لان کی جانب بڑھ گئی اور ماہا کا نمبر ملاتے کان سے لگایا۔

****

صبح وہ یونی جانے کیلیے جوں ہی کمرے سے باہر نکلی اس کا سامنا سب سے پہلے رافع سے ہوا جو اسے دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ماہا نے انہیں نظر انداز کرتے وہاں سے گزرنا چاہا مگر انہوں نے درمیان میں آتے اس کا راستہ روک لیا۔

"ناراض ہو اپنے ماموں سے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ناراض ان سے ہوا جاتا ہے ماموں جن پہ کوئی مان ہو۔ جس نے ہمیشہ سے ہی مان توڑا ہو ان سے ناراض ہو کر ہمیں کیا ملے گا آخر۔ مت پریشان ہو آپ۔" وہ تمسخرانہ لہجے میں بولی۔ رافع نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔ ماہا کرن کو سامنے سے آتا دیکھ اپنا ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔ جانتی تھی ابھی انہوں نے بھی آکر اس کی زات پہ کوئی نہ کوئی بات ضرور کرنی ہے۔

"تمہیں ایک بار میری بات تو سننی چاہیے ماہا۔ میں نے یہ فیصلہ صرف آپ کے بھلے کیلیے ہی کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کس کو تحفظ کون دے سکتا ہے اور کون نہیں۔ کس کی آنکھوں میں پاکیزگی ہے کس کی نہیں۔ کس کی حرکات شک و شبہات والی ہیں اور کس کی نہیں۔ میں باپ ہوں اپنے بچوں کو بخوبی جانتا ہوں۔" وہ کرن کو وہاں دیکھ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے باہر لان کی جانب بڑھ گئے تاکہ سکون سے اس سے بات کر سکیں۔ ماہا نے ان کی بات پہ دانت پیسے۔

"آپ غلط ہیں ماموں جان۔ آپ اپنی اولاد کو نہیں جانتے۔ کسی کو بھی نہیں جانتے۔ آپ کے نزدیک آپ کی ہر اولاد ٹھیک ہے۔ ہاں ماں باپ کے نزدیک ان کی اولاد ٹھیک ہی ہوتی ہے لیکن آپ نے کبھی ان کی غلطی پہ بھی انہیں نہیں ٹوکا۔" وہ دل جلانے والے انداز میں بولی۔ انہوں نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا لیکن وہ سکون سے بات بدل گئی۔ وہ انہیں کسی قسم کا کوئی ہنٹ نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ اب وہ انہیں بس دکھانا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے خیال میں اب ناشتہ کر لینا چاہیے مجھے دیر ہو رہی ہے۔" وہ ان کا بازو ہٹاتے اندر بڑھ گئی۔ رافع نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھے۔ لاؤنج میں وہ انہیں کہی نہیں دکھی تھی۔ باقی سب ناشتے کی میز پہ ہی موجود تھے۔

"ممی ہمیں ماہا کو بھی یہی ناشتہ کرنے دینا چاہیے۔"

کیوں اب ایسا بھی کیا ہو گیا ہے کہ وہ اکیلا ناشتہ نہیں کر سکتی چپ رہو تم جو اس کے بہت ہی خیر خواہ بنتے ہو۔" وہ ارحام کو جھڑکنے والے انداز میں بولی۔ مزمل اس کی بے عزتی پہ دل کھول کر ہنس دیا۔ رافع نے تعجب سے اس کے لبوں پہ چھائی ہنسی کو دیکھا۔ آج یہاں ارحام کی جگہ اسے بولنا چاہیے تھا کیونکہ وہ ماہا کی زمہداری اسے سونپ رہے تھے۔ ان سب میں سے کسی کی بھی نظر ان کی جانب نہیں اٹھی تھی۔

پہلے ہی تمہارے باپ نے مجھ سے پوچھے بغیر اسے مزمل کو سونپ دیا میرے سر پہ عذاب ڈال دیا ہے" تمہارے باپ نے۔" وہ جلے بھنے انداز میں بولتی ان سب کو چونکنے پہ مجبور کر گئی۔ کل رات ہی تو سب کے سامنے انہوں نے اس بات کا اعلان کیا تھا۔

ممی آپ پریشان مت ہو۔ میں جانتا ہوں کہ کس کو کیسے رکھنا ہے اور وہ میرے کوئی دل کے قریب بھی نہیں" ہے۔ آپ پریشان مت ہو۔ اگر اس کی مجھ سے شادی ہو بھی جاتی ہے تو اس کے بعد بھی وہی ہو گا جو آپ چاہتی ہیں۔ یہاں صرف آپ کی مرضی چلے گی۔ آپ کا کیا ہے۔ سکون سے اپنی بوتیک چلایئے گا اور وہ گھر سنبھال لے گی۔ ڈیڈی کا بھی دل بہل جائے گا۔" مزمل سے انہیں اس قدر عقلمندانہ بات کی توقع نہیں تھی تبھی کرن

اسکے صدقے واری چلی گئی۔ ارحام اور رافع سانا رو کے اس کے منہ سے نکلتے الفاظوں کو سن رہے تھے۔ ان کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ کرن تو اپنی جگہ سے اٹھتی ایک فاتحانہ نگاہ ان سب کی جانب اچھالتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ آہستہ آہستہ وہاں سے انجم بھی کھسک گئی۔

مزمل۔ ان کے جاتے ہی رافع کی کرخت آواز پہ مزمل کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹتے پلیٹ میں جا گرا۔ اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ارحام کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ کاٹ دار مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اگلے ہی لمحے ارحام نے اپنے عین سامنے رکھے شیشے کی جانب اشارہ کیا مطلب وہ رافع کو یہاں سے اندر آتا دیکھ چکا تھا تبھی جان بوجھ کر اس بات کا آغاز کیا۔ وہ تیر کی مانند سیدھا ہو کر کھڑا ہوا اور سنجیدگی سے رافع کی جانب دیکھا۔

"تم سے یہ توقع نہیں کی تھی میں۔ میں تو تمہیں ارحام سے اچھا سمجھ رہا تھا لیکن ہر بار ارحام میری امیدوں پہ پانی پھیر رہا ہے۔ میں بہت یقین سے ماہا کو تمہیں سونپ رہا تھا مگر یہاں تو سب تم نے یہ کیا کر دیا مزمل۔" وہ اس کے گریبان کو جکڑتے اسے جھنجھوڑتے ہوئے اشتعال آمیز لہجے میں گویا ہوئے۔ مزمل نے ان کی بات پہ شرمندگی سے چہرہ جھکا لیا۔

"ڈیڈی اگر آپ مجھ پہ ہاتھ بھی اٹھانا چاہیں تو اٹھا سکتے ہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ایک اتنی سی بات پہ آپ نے مجھ پہ شک کیا ڈیڈی۔ آپ جانتے ہیں ممی ماہا کو پسند نہیں کرتی۔ اسی لیے میں نے جان بوجھ کر ان کا سپورٹ حاصل کرنے کیلیے یہ داؤ کھیلا تاکہ ممی کو لگے کہ میں ان کے ساتھ ہوں لیکن حقیقت میں میں ماہا کے ساتھ ہی تھا۔ آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں ماہا کو دھوکا دے سکتا ہوں۔" اس کے چہرے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پہ تکلیف ذدہ تاثرات دیکھ رافع کے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پڑے البتہ کچن کے دروازے کی اوٹ میں کھڑی ماہا اور ارحام نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو کس قدر مزے سے بازی پلٹ چکا تھا۔

"مجھے معاف کردو میرے بچے مجھے لگا کہ تم۔"

کوئی بات نہیں ڈیڈی۔ بس آپ پرسکون رہیں اور مجھ پہ کسی قسم کا شک مت کیجیے گا۔ میں اپنے باپ کی" نگاہوں میں برا نہیں بننا چاہتا۔" وہ نرمی سے بولا۔ اس کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ دیکھ وہ بھی اطمینان سے مسکرا دیے۔ ارحام نے جبڑے اتنی ذور سے بھینچے کہ ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہوگئی۔ ماہا کے چہرے پہ بھی اب کی بار پریشان کن تاثرات ابھرے تھے۔ وہ اس شخص کے نام کے ساتھ ایک سیکنڈ بھی منسوب نہیں رہنا چاہتی تھی اور یہاں پہ ہر کام الٹ پڑ رہا تھا۔ ماہا تن فن کرتی اس کے نزدیک پہنچی لیکن ارحام نے اسے انکھیں دکھاتے کچھ بھی بولنے سے باز رکھا ورنہ بات ساری اسی پہ آتی۔

"چلو ماہا آج میں تمہیں ڈراپ کر دوں۔"

نہیں میں ارحام کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ آپ کے ساتھ جانے سے ویسے بھی ممانی غصہ کریں گی۔" وہ سپاٹ" لب ولہجے میں بولی۔ رافع نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا معاً موبائل پہ آنے والی کال کو ایک نظر دیکھ ماہا کا سر تھپتھپاتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ انہیں جاتا دیکھ مزمل نے اپنے مخصوص انداز میں اپنے بالوں کو سہلایا اور جتاتی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہت خوب پلیننگ تھی ویسے دونوں کی لیکن دیکھو کامیاب نہیں ہو پائی۔ چچ چچ چچ۔ کوئی بات نہیں ارحام بیٹر لک فار نیکسٹ ٹائم مائے برادر اور تم۔" وہ دل جلانے والتے لہجے میں بولتے اس کے نزدیک ہوا۔ ماہا نے سپید پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔

دور رہ کر بھی بات ہو سکتی ہے مزمل۔" ارحام کے پتھریلے لہجے پہ مزمل نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

سیج تو تم میری ہی سجاؤ گی۔" وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولتے مزے سے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اگلے ہی لمحے اپنے منہ پہ پڑنے والے مکے کی بدولت اس کا دماغ گھوم گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس پہ پل پڑتا ماہا نے اس کے بازو کو جکڑتے اس پہ قابو پایا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ ماہا کو اس افتاد پہ رونا آنے لگا۔ کاش اس میں اتنی ہمت ہوتی کہ وہ سب کے سامنے اس مزمل کی پول کھول سکتی کاش۔ اس نے آنکھیں میچتے سوچا۔

"ویسے جو بھی ممی کہتی ہیں وہی کیا کرو ورنہ وہ ہمارا رشتہ ختم کرنے کی سرتوڑ کوشش کریں گی۔"

کل کی کرتی وہ آج کریں میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں ہے۔" وہ اس کی بات پہ تنفر بھرے لہجے میں غرائی اور ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ ارحام کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے زندہ دفن کر دے۔ بظاہر معصوم دکھنے والا یہ شخص اندر سے کس قدر گھناؤنا تھا۔ اس نے کراہیت بھری نگاہوں سے مزمل کو دیکھتے سوچا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

انجم کیوں نہیں آئی آج۔ ارے ہاں سچ یاد آیا اسی وجہ سے نہیں آئی ہو گی۔ ہم تو آسکتے ہیں اس کا تو بہت خاص" دن ہے آج۔"رائقہ نے اسے کیفے میں تنہا بیٹھا دیکھ سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی تو اس نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھتے لاعلمی سے شانے اچکا دیے۔

کیا مطلب۔"وہ اس کی بات پہ ٹھٹھک کر بولی۔اس کی باتیں اس کے سر پہ سے گزر گئی تھی۔"

ایسے کیسے تمہیں نہیں معلوم تم دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہو ایک دوسرے سے بے خبر تو نہیں" ہو سکتے۔"وہ ناراضگی بھرے لہجے میں بولی۔ماہا نے اپنا نچلا لب دانتوں میں دباتے گہرا سانس بھرا۔

وہ مجھ سے بات نہیں کرتی رائقہ۔ تم اس کی کوئی بھی بات نہ مجھ سے کیا کرو اور نہ مجھ سے پوچھا کرو۔ ویسے بھی" وہ مجھے اپنی خوشیوں کا دشمن سمجھتی ہے۔"وہ افسردہ سے لہجے میں بولتی اپنے ناخن کھرچنے لگی۔رائقہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

لائک سیریسلی تمہیں اور اپنی خوشیوں کا دشمن۔اس کا دماغ چل گیا ہے کیا۔وہ بھول گئی کہ ادھی رات کو اسے" بچانے کی خاطر وہ ہی گڑگڑائی تھی پولیس سٹیشن کے آگے۔اور ابھی بھی کل ہی تم نے ہی تو بھائی سے مجھے منت سماجت کرنے کا کہا۔آئی سوئیر پتہ نہیں کیسے میں نے انہیں منایا ہے ورنہ وہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھے۔"وہ اس پہ واضح کرنے والے انداز میں بولی۔ماہا اس کی بات پہ دھیمے سے مسکرا دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو اب تو مان گئے ناہمارے لیے ضروری بس یہی ہے۔" وہ تھکے ہارے لہجے میں بولی۔ رائقہ نے نرمی سے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

کیوں دوسروں کی خوشیوں پہ مری جاتی ہو ماہا۔ تمہاری اپنی بھی کوئی زندگی ہے اپنے بارے میں بھی کچھ سوچا کرو۔ اپنی آنکھیں دیکھو کیسے حلقے پڑ رہے ہیں۔ اتنی تم حسین ہو رنگت بھی ماند پڑتی جا رہی ہے۔ تم مجھے پہلے دن والی ماہا جیسی بلکل نہیں لگتی۔" وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولی۔ ماہا نے اس کی بات پہ بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی۔ کیسے اس نے اس کا تجزیہ کیا تھا آج اتنے عرصے بعد اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس کا کوئی اپنا ہے جو اس کی بھی فکر کرتا ہے۔

ماں سر پہ نہیں ہے نا۔" اس کی بات پہ رائقہ نے خاموشی سے چہرہ جھکایا۔"

"وہ تو میری بھی نہیں ہے ماہا۔"

مگر باپ اور بھائی تو ہیں نا اور وہ بھی اتنی محبت کرنے والے۔ اگر ایک محبت بھرا وجود اللہ نے لیا ہے تم سے تو اتنے زیادہ دیے بھی تو ہیں۔ میرے پاس تو ایک بھی نہیں جو مجھے پاس بٹھائے مجھ سے پورے دن کی تفصیل پوچھے مجھ سے باتیں کرے جس سے میں اپنی باتیں شئیر کروں۔ چاہیے ہوتا ہے آپکو اپنی زندگی میں ایسا۔ میں ویسے بھی اس دنیا میں سب کیلیے ناپسندیدہ وجود ہوں۔" بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ رائقہ اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے ساتھ والی کرسی پہ آئی اور اسے اپنے ساتھ لگالیا۔ اس کا محبت بھرا احصار پاتے ہی وہ خود پہ تمام ضبط

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھوتے ہچکیوں سے رودی۔ رائقہ نے نرمی سے اس کے بالوں کو سہلایا اور افسردگی سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنے چہرہ صاف کر رہی تھی۔ ساڑھے بارہ بجتے ہی ماہا بغیر اس کی جانب دیکھے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کم" کہاں جا رہی ہو۔

آفس جانا ہے مجھے۔ دیر ہو جائے گی ورنہ۔ تمہارے بھائی جو باس ہیں نا میرے وہ اس معاملے میں بہت سخت" ہے۔" وہ ہنس کر بولتے اسے بھی ہنسنے پہ مجبور کر گئی معاً کچھ یاد آتے ہی اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

ایک منٹ ایک منٹ تم کہاں جا رہی ہو۔ آج تو معیز بھائی بھی آفس نہیں گئے کیونکہ گھر میں تمہاری فیملی آنے" والی ہے۔ بابا نے انہیں انوائٹ کیا ہے نا۔ رشتہ جو پکا ہو گیا ہے ماشااللہ سے۔ تمہیں نہیں بتایا کیا کسی نے۔ میں بھی جلدی گھر جانے والی ہوں ایسا کرنا تم میرے ساتھ ہی چلنا۔" وہ بیگ پیک کرتے مصروف سے انداز میں بولی۔ ماہا کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ ایسا کچھ کسی نے اسے تو نہیں بتایا تھا۔ مطلب وہ اسے ساتھ لے جانے پہ رضامند ہی نہیں ہونگے۔ اس نے آنسو اندر اتارتے سوچا۔

"نہیں مجھے بتایا تھا رائقہ لیکن مجھے آفس جانا ہے۔ سر کے افس آنے تک میں اپنا کام نپٹا۔"

یقین کرو بھائی تمہیں جان سے نہیں ماریں گے میری ماں۔ چلو ابھی تمہیں وہاں ہونا چاہیے پوری فیملی کے" ساتھ نا کہ یہاں آفس میں تنہا۔ جیسے میں اپنے بھائی کی چھوٹی سی تقریب میں جا سکتی ہو تو تم کیوں نہیں۔" وہ اس کے بازو میں بازو ڈالتے ہوئے ہنس کر بولی لیکن اس کی بات پہ ماہا مسکرا بھی نہ سکی۔ چھوٹی سی تقریب مطلب

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بات بہت آگے بڑھ گئی تھی۔شاید کل رات ہی یہ سب ڈن ہو گیا تھااور اس کے سونے کے بعد کسی نے اسے نہ بتایا ہو لیکن کیا وہاں سچ میں کوئی ایسا تھا جو اسے بتاتا۔اس نے چہرہ جھکا کر سوچا۔

چلو اب۔

رائقہ پلیز تم جاؤ۔مجھے نہیں جانا۔"وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔اگر وہاں جاتی تو لازماً انجم اسے" قصوروار ٹھہراتی۔اسے غلط کہتی اسے جھڑکتی۔یہی چیز اسے وہاں جانے سے روک رہی تھی لیکن رائقہ اس کی کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھی۔وہ انجم کے متعلق اسے کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ سمجھ رہی تھی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی بدولت ان لوگوں کے دلوں میں انجم کیلیے کوئی بھی بدگمانی جنم لیتی۔وہ اسے کھینچتے ہوئے باہر اپنی گاڑی تک لے آئی۔ڈرائیور آج اسے لینے آیا تھا۔اسے گاڑی میں بٹھاتے ہی رائقہ نے اپنی جگہ سنبھالی۔ماہا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔اگر وہاں کچھ ہو جاتا اس کے جانے سے تو کون ذمہدار تھا۔اس نے آنکھیں میچتے سوچا۔اس نے بے بسی سے رائقہ کی جانب دیکھا جو ہر سوچ سے بے پرواہ سکون سے اس سے ناجانے کون کونسی باتیں کرنے میں مصروف تھی۔

****

میں معذرت چاہتا ہوں دراصل زاویار کو وقت ذرا کم کم ہی ملتا ہے آپ سب جانتے ہیں شعبہ ہی ایسا ہے ورنہ" میں اپنی بیٹی کو وہی انگوٹھی پہنانے آجاتا لیکن کوئی مسئلہ نہیں یہ گھر بھی اسی کا ہے یہاں ہو رسم یا وہاں بات تو ایک ہی ہے نا۔"ظفر محبت سے انجم کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔پھپھو نے ناگواری سے ان سب کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جانب دیکھا جنہیں اب ظفر ڈرائنگ روم میں بٹھا رہے تھے۔ کرن نے رعونت زدہ نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔ ارحام اور مزمل بھی تو خاموشی سے اس ساری کاروائی کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہ تو یہاں آنے کو رضامند ہی نہیں تھے مگر رافع کی مانتے انہیں یہ سب کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ انجم کی اس سب میں خوشی شامل تھی۔ رشتہ پکا ہوتے ہی وہ تو بس یہاں سے وہاں چہکتی پھر رہی تھی۔

"مجھے ماما کو فون کرنا چاہیے۔"

ڈیڈی پلیز۔ میں نہیں چاہتی کہ میری خوشیوں میں وہ شریک ہو۔ مجھے نہیں پسند وہ۔ اب آپ دیکھ لیں آپ کو ماما چاہیے یا پھر میں۔" وہ ان کے کان کے نزدیک جھکتے نروٹھے پن سے بولی۔ رافع اٹھتے اٹھتے وہی ٹک گئے۔ کرن نے تشکرانہ انداز میں انجم کی جانب دیکھا جو فاتحانہ انداز میں مسکرا دی۔ پھپھو کی زیرک نگاہیں اس کے چہرے پہ ہی جمی ہوئی تھی جو مسکراتے ہوئے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔ کیسی بے شرم لڑکی تھی یونہی سر جھاڑ منہ پھاڑ طریقے سے اپنے سسرال میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں علی اور معیز اندر آتے سب سے مصافحہ کرتے اپنی جگہ سنبھال گئے۔ انجم نے کوفت سے معیز کی جانب دیکھتے نگاہیں پھیری۔

رائقہ کہاں ہے۔" اس کے نرم لہجے پہ معیز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔"

وہ دراصل یونی گئی ہے انے والی ہو گی اب تو۔ ویسے وہ آپ کی کزن سسٹر ماہا وہ کہاں ہے اسے نہیں لائے آپ" ساتھ۔" اس کی بات کا جواب علی کی جانب سے آیا تھا مگر اس کے سوال پہ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جج۔جی وہ بھی یونی گئی ہے۔"وہ ہکلا کر بولی۔علی نے شک بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا کر نگاہیں چرا گئی۔

"اس لڑکی میں کچھ تو گڑبڑ ہے۔پتہ چلانا پڑے گا ضیاء۔"

بکواس بند رکھو اپنی۔"معیز کے جھڑکنے پہ وہ کھسیا کر خاموشی اختیار کر گیا۔ظفر نے بھی جب اندر آتے وہی سوال کیا تو انجم دانت کچکچا کر رہ گئی۔ایسا بھی کیا تھا اس لڑکی میں جو جگہ جگہ بس اسی کے چرچے تھے۔جہاں جاتی وہاں بس اسی کا ذکر ہوتا تھا۔اس نے دانت پہ دانت جماتے سوچا۔

بابا دیکھا آپ بھی انہیں ہی مس کر رہے نا۔شخصیت ہی کچھ ایسی ہے ان کی صوفی سول۔میں نے بھی یہی پوچھا تھا ان سے مگر ان کے مطابق وہ یونی گئی ہے تو میں کیا سوچ رہا تھا کہ میں ہی یونی چلا جاؤں رائقہ اور انہیں لینے۔کم از کم انہیں آج یہاں ہونا چاہیے ان کے ہونے سے وائبز جو ہیں نا وہ بہت پوزیٹو آتی ہیں۔"وہ مزے سے بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر کسی کی سنے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

معذرت چاہتا ہوں۔یہ میرا سب سے چھوٹا بیٹا ایسا ہی ہے۔"وہ معذرت خواہانہ لب و لہجے میں بولے۔رافع" نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور خود ملازمہ کو لوازمات کا کہنے باہر کی جانب بڑھ گئے۔علی کے وہاں سے نکلتے ہی دوسرے ہی لمحے گاڑی پورچ میں رکی تو رائقہ اسے کھینچتے ہوئے اندر لے آئی۔ماہا نے پریشانی سے اتنے بڑے گھر کا جائزہ لیا۔یہ گھر تو ماموں کے گھر سے بھی بڑا تھا۔

"تم ایسا کرو اس کمرے میں جاؤ میں فریش ہو کر آتی ہوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رائقہ اسے ڈرائنگ روم میں جانے کا کہتے خود اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔

ارے رائقہ سنو۔"وہ اس کے بھاگنے پہ جھنجھلا کر رہ گئی۔وہ اسے تنہا چھوڑ خود نجانے کہاں بھاگ گئی" تھی۔ایکدم اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔

ایسا کرتی ہوں یہی سے باہر نکل جاتی ہوں کسے پتہ چلے گا۔"وہ مزے سے سوچتے اس سے پہلے اپنی سوچ پہ" عمل پیرا ہوتی رخ موڑتے ہی سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کے لبوں سے چیخ نکلتے نکلتے بچی۔اس نے سانس روک کر ذاویار کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات آہستہ آہستہ پتھریلے ہو رہے تھے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"وہ اس کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیتے درشتگی سے بولا۔"

ارے ماہا بچے۔"اس سے پہلے کہ وہ اس کی بات کا جواب دیتی عقب سے آنے والی شفیق آواز پہ اس نے حلق" تر کرتے رخ موڑا لیکن سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کے چہرے پہ جیسے سکون پھیلتا چلا گیا۔وہ گھبرا کر تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔

"آپ بھی اسے جانتے ہیں بابا۔"

اسے کون نہیں جانتا بیٹا جی۔یہ تو اتنی اچھی ہے کہ جو اسے نہیں بھی جاننا چاہتا وہ بھی جان لیتا ہے۔آپ دونوں" کو تو علی لینے یونی گیا تھا مگر لگتا ہے وہ یہ بھول گیا کہ مقابل اس کی بہن ہے جو کسی کا حق نہیں مارنے دیتی۔"وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے محبت سے بولے۔ماہا کے چہرے پہ ایک تاریک سایہ لہرایا۔اس نے بمشکل مسکراتے ان کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے کس اینگل سے اچھی لگی ہے یہ آپکو بابا۔" زاویار اپنے سامنے کھڑی ماہا کو سر تا پا دیکھ تمسخرانہ لہجے میں" بولتے اسے پہلو بدلنے پہ مجبور کر گیا۔اس نے بمشکل مسکراتے ظفر کی جانب دیکھا جو تعجب سے زاویار کو تک رہے تھے۔

ہر اینگل سے پیاری بچی ہے یہ۔دیکھو تو کیسی بھولی سی ہے آج کل کی لڑکیوں کی طرح کہاں کچھ غلط دکھتا ہے" مجھے اس میں۔بہت معصوم ہے۔تمہیں تو ویسے بھی ہر کسی میں مجرم دکھتا ہے۔"وہ تو اپنی ہی دھن میں اس کی تعریفوں کے پل باندھنے میں مصروف تھے اور زاویار بنا پلک جھپکائے اس کے چہرے پہ نگاہیں جمائے کھڑا تھا۔آنکھوں میں اسے دیکھ صرف ایک عنصر ہوتا تھا اور وہی ابھی بھی موجود تھا۔ماہا نے ملتجیانہ نگاہوں سے ظفر کی جانب دیکھا۔

اچھا مگر ویسے یہ میری مجرم ہی ہے بابا۔" وہ اپنی شیو سہلاتے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا۔ماہا کو اس کا انداز" بے تحاشہ کھٹکا۔

تم نے ابھی اسے دیکھا کہاں ہے ٹھیک سے۔خیر ان سب باتوں کو چھوڑو اور فریش ہو جاؤ اندر لڑکی والے" آچکے ہیں اور لڑکی بھی اور آپ بیٹا جی اس کمرے میں آجائیں۔اگر فریش ہونا ہو تو رائقہ کے کمرے میں چلی جایئے گا۔"وہ ہنس کر بولتے سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھے۔ان کے جاتے ہی زاویار مضبوط قدم اٹھاتے اس کے نزدیک آیا۔ماہا نے سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیسے دیکھو یار۔نا محرم جو ٹھہری۔اب میں جس شعبے سے تعلق رکھتا ہوں وہاں تو اپنی نظریں زمین پہ گاڑھ کر چلنا چاہیے کیوں بے بی ڈول۔" وہ تیز لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔ماہا کے وجود میں پھریری سی دوڑ گئی۔البتہ اس کے منہ سے نکلنے والے نام پہ اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

اس نے روہانسی نگاہوں سے ذاویار کی جانب دیکھا جو اب اسے یونہی گھورتے اس کے اطراف میں مزے سے چکر کاٹ رہا تھا۔

"ہاں اگر محرم ہوتی تو اچھائی تو کیا بہت کچھ دیکھنے کو۔"

بکواس بند رکھیں آپ اپنی۔" وہ اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی چیخ کر بولی اور خونخوار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اسے واپس بلانے آتے ظفر نے نا سمجھی سے ماہا کی جانب دیکھا جسے اب ان کی موجودگی میں سانپ سونگھ چکا تھا۔وہ فوراً ان کی موجودگی میں مسکینیت سے ہنس دی۔

ارے اس اللہ کی گائے کے منہ میں تو زبان بھی ہے۔واؤ انٹرسٹنگ۔بابا اتنی اچھائیاں اس ہستی میں۔میں تو اس کا سچ مچ گرویدہ ہو گیا ہوں۔دیکھا بابا یہ بولتی بھی ہے۔"

اس کا لہجہ صاف تمسخر اڑاتا تھا۔ماہا نے خفت سے سرخ پڑتے سر جھکا لیا۔بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کو دیے جانے والے نئے خطاب پہ اس کا منہ نوچ لیتی۔ظفر نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور بوا کی پکار پہ ان کی جانب بڑھے۔

صرف منہ نہیں بلکہ میں ہاتھ چلانا بھی جانتی ہوں۔" وہ ان کے جاتے ہی چیخ کر بولی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ام" اور میں انہی ہاتھوں پہ ہتھکڑی پہنانا بہت اچھے سے جانتا ہوں۔" وہ برفیلے لہجے میں بولتے ان دونوں کے درمیان رہا سہا فاصلہ بھی سمیٹ گیا۔ ماہا اس کی اس قدر نزدیکی پہ سانس روک گئی۔ زاویار نے اس کی پلکوں پہ اٹکی نمی کو انگلی کی پوروں سے چنا اور اس کی آنکھوں پہ پھونک مارتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ ماہا اس کے لمس پہ جی جان سے کانپ اٹھی۔ وہ نا جانے کتنی دیر مزید وہی کھڑی رہتی۔ وہ اسی جگہ پہ کھڑے گہرے سانس بھر رہی تھی معاً علی کے گلہ کھنکھارنے پہ وہ سٹپٹا کر ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

میں وہاں آپ کو لینے پہنچا تھا تاکہ آپ بھی ہمارے اس گھر کو شرف بخش سکیں مگر آپ تو یہاں کھڑی کسی کی" سوچوں میں گم تھی۔" اس کے شرارت بھرے لہجے پہ وہ خجل سی ہو گئی۔ علی جو اس کو اور ذاویار کی حرکت کا ملاحظہ کر چکا تھا مسکراہٹ دبا کر بولا۔

چلیں اندر چلتے ہیں اس سے پہلے رسم کا آغاز ہو جائے۔" وہ ہاتھ کی مدد سے اسے اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ" چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھی تو اندر بیٹھے سب نفوس اسے وہاں دیکھ ٹھٹھک گئے۔ وہ سب کو سلام کرتے صوفے پہ کونے میں ہی سمٹ گئی۔ ان سب کی نگاہیں اسے ایکسرے کرتی محسوس ہوئی مگر تھوڑی ہی دیر میں رائقہ کے آتے ہی وہ کسی حد تک پرسکون ہو گئی تھی۔ نک سک سے تیار ذاویار نے جوں ہی کمرے میں قدم رکھا مزمل پہ نگاہ پڑتے ہی اس کی نگاہ سیدھا ماہا کی آنکھوں سے جا ٹکرائی۔ ماہا کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔ اس کی باوقار شخصیت دیکھ سب ہی ستائش سے اسے دیکھ رہے تھے۔ انجم کے لبوں سے تو جیسے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ظفر نے اسے خود انجم کے ساتھ بٹھایا تو وہ سپاٹ تاثرات لیے اس سے فاصلہ قائم کر کے بیٹھ گیا لیکن انجم ایک بار پھر ہٹ دھرمی سے اس کے نزدیک کھسک آئی۔

نامحرم ہوں میں تمہارے لیے اس لیے دور رہو۔ اب نزدیک مت آنا کیونکہ جس دن میں نزدیک آیا تو" برداشت نہیں کر پاؤ گی۔" اس کے سفاک لہجے پہ انجم حق دق بیٹھی رہ گئی۔ زاویار پر سکون سا اس سے فاصلہ قائم کر گیا۔ اس سے پہلے کہ ظفر کے متوجہ کرنے پہ وہ اسے رنگ پہناتا علی کے شور مچانے پہ ان سب نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

زندگی موت کا سوال یاد آیا ہے ایک پوچھنے دیں بھئی۔ کیا آپ کو کھانا بنانا آتا ہے۔" اس نے سنجیدگی سے انجم" کو مخاطب کیا۔

نہیں دراصل گھر میں ملازم بہت ہیں تو کبھی ضرورت نہیں پڑی۔" اس کے اترا کر بولنے پہ زاویار کی پیشانی پہ" لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔ اس نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

اور آپ کو۔" اب کی بار علی نے اپنے ہاتھ سے بنے مائیک کا رخ اچانک ہی ماہا کی جانب کیا تو وہ گڑبڑا گئی۔ اسی" گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ سے فون چھوٹتے زمین بوس ہو گیا۔ سب اس کی حرکت پہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیے۔ ماہا کے چہرے پہ سرخی چھا گئی۔

جج۔ جی آتا ہے سب کچھ۔" وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔ علی تو جیسے اس کے جواب پہ خوشی سے جھوم اٹھا۔ سب" ناسمجھی سے اسی کی جانب متوجہ تھے۔ علی تیزی سے انجم کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ ایک منٹ اٹھیں۔" علی کی آواز پہ انجم خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اگلے ہی لمحے ایسے ہی" اس نے ماہا کو اپنی جگہ سے کھڑا کیا۔ رائقہ ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھ رہی تھی البتہ ذاویار کی بے تاثر نگاہیں اس کے چہرے پہ جمی تھی۔

آپ کو یہاں نہیں بلکہ یہاں بیٹھنا چاہیے۔ ہمیں اس گھر میں ایک بڑی بہن اور سگھڑ بھابھی کی ضرورت" ہے۔ آپ کی جگہ یہاں ہے۔" وہ ماہا کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے ذاویار کے پہلو میں بٹھاتے ہوئے بولا۔ اس کی غیر متوقع حرکت پہ ذاویار اور ماہا کی نگاہیں بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اٹھی اور نگاہیں ایک دوسرے سے جا ٹکرائی۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھ ماہا کا تنفس بری طرح بگڑ گیا۔

****

ماہا سانس روکے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ ذاویار نے پر سکون سے انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں کیا کچھ نہ تھا۔ ڈر خوف بے یقینی۔ سارے تاثر ایک ساتھ ہی سمٹ آئے تھے۔ ذاویار نے مٹھیاں بھینچتے نگاہیں ہٹالی۔ ذاویار نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ دانت پہ دانت جماتے علی کی جانب مڑا جو آنکھیں پٹپٹاتے انجم کی جانب متوجہ تھا۔

"اچھے لگ رہے ہیں نا۔"

وہ مزے سے بھنویں اچکاتے ہوئے بولا۔ انجم مسینا سا مسکرا دی ورنہ بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑے بندے کا منہ سرخ کر دے۔ ان دونوں کو ساتھ بیٹھا دیکھ اس کی آنکھیں جل رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"اگر یہ مذاق ہے علی تو انتہائی گھٹیا مذاق ہے۔"

وہ اندر ہی اندر کڑھتے جل کر بولی۔ علی نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

لیکن میں نے تو کہا ہی نہیں کہ یہ مذاق ہے۔ یہ میرے دل کی آواز ہے اور میرے ساتھ ساتھ بہت سو کے۔ وہ" بیچارے کہہ نہیں پاتے اور میرا منہ نہیں بند ہوتا۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولا۔ ارحام غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حالات بگڑتے دیکھ ذاویار نے نگاہیں اٹھاتے ظفر کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے وہ علی کی جانب مڑا۔

بی ہیو علی۔" اس کے سرد لہجے پہ علی کھسیا کر رہ گیا۔"

اسی لمحے ظفر کی سخت آواز پہ علی گڑبڑا کر ان کی جانب پلٹا تو ماہا بھی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ مزمل بھی غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انجم اسکی حالت تو ایسی تھی کہ ابھی ماہا کو کچا چبا جائے گی۔ مطلب یہاں بھی اس پہ ماہا کو فوقیت دی گئی ہے۔

"یہ کیا حرکت ہے علی۔"

بابا آپ خود سوچیں میں نے تو سب کی بھلائی ہی سوچی تھی۔" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے شانے اچکا گیا۔ ماہا" نے اس کی جانب یوں دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہو۔ وہ اپنی اس حرکت کی بدولت اس کیلیے پریشانی پیدا کر رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہاں سب بڑے موجود ہیں اسی لیے اپنی بھلائیاں اپنے پاس رکھیں۔"وہ کڑے لہجے میں بولے۔علی ان کی بات پہ کھل کر ہنس دیا۔

ایم سوری بابا۔میں بس پرینک کر رہا تھا انجم جی کے ساتھ۔"وہ ہنس کر انہیں ٹالنے والے انداز میں بولا تو سب" کے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پڑے مگر اس دوران بھی انجم کی نگاہیں ماہا کے چہرے پہ جمی تھی جس نے چہرہ جھکایا ہوا تھا البتہ نا جانے کیوں وہ سرخ پڑ رہا تھا۔

ہٹو گی اب یہاں سے یا پھر تمہارا بھی دل ہے یہاں بیٹھنے کا۔"وہ اس کے نزدیک آتے زہر خند لہجے میں بولی۔ماہا" نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور تیزی سے اثبات میں سر ہلاتے زمین پہ گرا اپنا موبائل اٹھاتے باہر کی جانب بھاگ گئی۔سب نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا اور علی اس کا چہرہ تو اس کی حرکت پہ پھیکا پڑ گیا۔ذاویار کی نگاہیں نا جانے کیا سوچ کر دروازے کی جانب اٹھی جہاں سے وہ باہر گئی تھی مگر سر سر جھٹک گیا۔

اسے پریشان کر دیا نا۔کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی آپکو۔"رائقہ بھی اس کی حرکت سے نالاں تھی تبھی" دانت پیستے ہوئے بولی۔سب ہی گھورتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

اچھا چلیں اب بس کریں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے رضیہ غنڈوں میں پھنس گئی ہو۔چلیں رسم شروع کرتے" ہیں۔"علی میسنی سی مسکراہٹ سمیت بولا۔معیز نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جس کی بدولت اسے یوں بھری محفل میں شرمندہ ہو کر باہر جانا پڑا تھا۔اس کے برعکس اب انجم کا دل پر سکون ہو چکا تھا کیونکہ اس کی خواہش کے مطابق ماہا اب وہاں موجود نہیں تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے آپ نے میری ایک خواہش پوری کی ہے اس سب کے دوران۔" انجم کی مسکراتی آواز پہ رائقہ کے "ساتھ ساتھ علی کی حیرت زدہ نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی لیکن وہ اس وقت تک نگاہوں کا زاویہ بدل چکی تھی۔ اس کے بعد بڑوں کی موجودگی میں ایک دوسرے کو ان دونوں نے رنگ پہنائی۔ رنگ پہنانے کے بعد جب شادی کی رسومات کے بارے میں تفصیل سے باتیں کرنے میں محو تھے جب علی ان سب پہ ایک خاموش نگاہ ڈالتے باہر نکل گیا۔ اس نے ماہا کی تلاش میں نگاہیں گھمائی جو گھر میں تو موجود نہیں تھی۔

یہ کہاں گئیں۔" وہ اپنا سر کھجا کر بولتے باہر کی جانب بڑھا مگر گیٹ سے باہر لان میں سامنے ہی بینچ پہ بیٹھی ماہا کو "دیکھ اس کے چہرے پہ بے یقینی در آئی۔ اب ایسا بھی کیا کر دیا تھا اس نے کہ وہ گھر سے باہر ہی نکل گئی۔ وہ تیز قدموں سے چلتے اس تک پہنچا تو وہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ علی کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

آپ میری وجہ سے رو رہی ہیں۔" وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ نہیں اپنی قسمت پہ مگر پھر نا جانے کیا سوچ کر "خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

آئی ایم رئیلی ویری سوری اگر آپ کو میری حرکت اس قدر ناگوار گزری ہے تو لیکن میں نے بس ایسے ہی "مذاق کیا تھا۔ آپ پریشان مت ہو ایسا سچ میں نہیں ہونے والا۔ ویسے اگر ہو بھی جاتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر پھر بھی آپ کی تسلی کیلیے نہیں ہونے والا۔" وہ تسلی آمیز لہجے میں بولا۔ ماہا نے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"بقی آگے کا کچھ پتہ نہیں میرا ایمان بدلتے وقت نہیں لگتا۔"

جی۔"ماہا نے آنسو بھری نگاہیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا۔"

کتنا روتی ہیں آپ۔"اسے مسلسل روتا دیکھ وہ تعجب سے بولا۔ماہا نے تیزی سے اپنا چہرہ رگڑ ڈالا۔"

آپ کو کیا معلوم آپ کی وجہ سے مجھ پہ کیا قیامت۔"اس کی بات پہ اس سے پہلے کہ وہ چڑ کر اپنی بات مکمل" کرتی اگلے ہی لمحے تھم گئی۔وہ اپنا دل کیوں اس کے سامنے کھول رہی تھی۔اس کی رنگت سپید پڑ گئی۔علی کو سنجیدگی سے اس کی بات سن رہا تھا اس کے رکنے پہ ناک منہ چڑھا کر رہ گیا مگر اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ بات ضرور کچھ اور ہی تھی جو وہ سب سمجھنے سے قاصر تھے۔خیر اس لمحے اس نے بات کو ٹالنے کا سوچا۔

"آپ اندر۔"

نہیں میں یہی ٹھیک ہوں آپ جائیں ورنہ کوئی دیکھ لے گا۔"وہ گھبرا کر بولی تو علی اس کے رونے پہ اثبات میں" سر ہلاتا پریشان ہوتے واپسی کیلیے مڑ گیا۔دروازے پہ کھڑی رائقہ نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"تمہاری دوست کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے کیا مطلب روتی رہتی ہے۔"

آپ تو چپ ہی رہیں۔ایسی نہیں ہے وہ مگر ایک وقت آپ پہ ایسا آتا ہے کہ دنیا خود پہ تنگ لگنے لگتی ہے پھر" انسان چھوٹی چھوٹی باتوں پہ بھی رو پڑتا ہے۔خیر میں بات کرتی ہوں اس سے۔آپ کو ویسے بھی کسی کی خوشی کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پرواہ نہیں ہے۔" وہ افسردگی سے بولتی اس کی جانب بڑھی۔ ماہا نے بمشکل مسکراتے اسے اپنی جانب آتے دیکھا۔

مجھے کیا کسی کی خوشی سے لینا دینا میں صرف اپنی خوشی چاہتا ہوں اور میری خوشی جو ہے وہ بہت جلد سب پہ آشکار ہو جائے گی۔" وہ آنکھوں میں مخصوص چمک لیے پر عزم لہجے میں بولا۔ لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"ایم سوری رائقہ مگر میں جان بوجھ کر نہیں یہ سب۔"

میں جانتی ہوں ماہا تم گواہی اسے دو جسے کچھ نظر نہ آتا ہوں یا وہاں موجود نہ ہو۔ کتنی صفائیاں پیش کرو گی۔" وہ اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے نرمی سے بولی۔ ماہا نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تمہیں برا نہیں لگا تھا جب تمہارے بھائی نے۔"

برا لگنے والی کیا بات ہے یار۔ ہاں اس وقت غلط کیا تھا بھائی نے لیکن وہ صرف ایک مزاق تھا۔ مزاق کو مذاق ہی طرح ہی لو سنجیدہ مت لو۔" وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے محبت سے بولی۔ ماہا نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ناجانے اس ایک مذاق کی بدولت اب اس پہ زندگی کتنی مزید تنگ ہو گی۔ انجم تو اس پہ رتی برابر بھی یقین نہیں کرے گی اور اسے ہی غلط ٹھہرائے گی۔" وہ غائب دماغی کی کیفیت میں بیٹھی سوچ رہی تھی۔ رائقہ نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کب تک صفائی دو گی اپنی ذات کی سب کو۔" اس کے اچانک سوال پہ ماہا نے چہرہ جھکاتے آنسو بمشکل اپنے اندر اتارے۔

"میری ماما۔"

"میری ماما میری ماما کیا ماہا۔ تمہاری خود کی بھی کوئی ذات ہے یا نہیں۔ اپنی ماں کی بات تم کر رہی ہو میں یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تمہاری ماما نے تمہیں یوں خاموش رہنا تو نہیں سکھایا ہو گا رائٹ۔ کسی کی بے جا بربریت کو سہنا نہیں سکھایا ہو گا پھر جب تم اپنی ماما کی باتوں کو نہیں یاد رکھ سکتی تو پھر اپنی ماما کو یاد کس تک سے کرتی ہو۔" وہ اس کی ایک بات پہ چڑتے اکتاہٹ آمیز لہجے میں بولی۔ ماہا کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا دیکھ رہی ہو ایسے۔ ٹھیک نہیں بول رہی میں۔ تمہاری مما نے یہ کہا ہے کہ کوئی تمہیں ایک گھوری سے نوازے تو تم سہم کر بیٹھ جاؤ۔ یہ نہیں کہا تھا کہ آگے سے اسے بھی ڈبل گھوری سے نوازو۔ کوئی تم پہ غلط بات کرے تو چاہے اس کا منہ توڑ دو مگر اسے جواب دو۔ تم خاموش رہتی ہو تبھی سب کو شہہ ملتی ہے۔ یہ جو آج سب تم پہ غلط باتیں کرتے ہیں غلط سمجھ رہے ہیں یہ تمہاری اپنی ہی کوتاہی ہے ماہا۔ اس میں دنیا کا قصور نہیں تمہارا قصور ہے کیونکہ تم نے وقت رہتے ان کا منہ بند نہیں کیا۔" وہ اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہی تھی۔ ماہا اس کی بات پہ گہرا سانس بھرتے چہرہ جھکا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے پاس کوئی ایسا نہیں ہے جو میری غلطیوں میں مجھے یوں سمجھا سکے۔میں کھو گئی ہوں اس دنیا کی بھیڑ "میں۔یہ جو تمہارے سامنے ہے یہ وہ ماہا نہیں ہے رائقہ۔وہ ماہا تو کہی کھو گئی ہے۔وہ ماہا اب نہیں رہی۔"

مجھ سے بات کیا کرو مجھ سے شئیر کرو۔اپنی ہر دکھ ہر تکلیف مجھ سے شئیر کر سکتی ہو تم۔مجھ سے جتنا ہو سکا میں تمہارے لیے کچھ بھی کروں گی مگر پلیز کمزور مت پڑو۔پلیز۔"وہ اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ملتجیانہ لہجے میں بولی۔ماہا اس کے گلے سے لگتے آنکھیں میچ گئی۔رائقہ نے دونوں ہاتھ اس کے گرد حمائل کرتے اس کے بالوں کو سہلایا۔

میرے پاس کوئی نہیں ہوتا۔میں خود کو بہت تنہا محسوس کرتی ہوں۔میرا بھی دل چاہتا ہے کہ کوئی مجھ سے پیار "کرے مجھ سے باتیں کرے جس سے میں باتیں کروں مگر۔"

ابھی نہیں ہے تو کیا ہوا کیا آئندہ کبھی بھی نہیں آئے گا۔میری جان ہر انسان کی لائف میں کبھی نہ کبھی ایک "ایسا انسان ضرور آتا ہے جو اس کے ہر دکھ کا مداوا ہوتا ہے۔جس کیلیے آپ سب سے اہم ہوتے ہیں۔جس کو آپ کے ہونے نہ ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے۔وہی آپ کا بھی سب کچھ ہوتا ہے۔"وہ اسے ایک امید کا نیا سرا تھما رہی تھی۔ماہا نے اس کی بات پہ اپنی خالی ہتھیلیوں کو دیکھا۔

مگر میرے پاس تو ایسا کوئی بھی نہیں ہے۔میں خالی ہاتھ ہوں۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔"

انتظار کرو کبھی نا کبھی تو تمہارا انتظار بھی مکمل ہو گا نا۔"وہ اسے ٹہو کا مارتے مزے سے بولی۔ماہا اس کی حرکت "پہ مسکرا بھی نہ سکی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھے نہیں لگتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ انتظار محظ انتظار ہی رہے گا۔ میری خالی نگاہیں اسی راہ تو تکتی رہ جائیں گی جہاں سے میری قسمت کا ستارہ روشن ہونا ہو گا۔" رائقہ نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔ کس قدر ناامید تھی وہ۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

"خیر چلو ان سب باتوں کو چھوڑو اندر چلو۔ سب اندر ہیں تو تم باہر۔"

نہیں میں نہیں جاؤں۔" عین اسی لمحے اس کی نگاہ باقی سب کی جانب اٹھی جو باہر کی جانب ہی آ رہے تھے۔ وہ اپنا بیگ شانے پہ لٹکائے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ان کی جانب بڑھ گئی۔ ان سب کے گاڑی میں بیٹھتے ہی ظفر صاحب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ اس نے بغیر کسی کی جانب دیکھے گاڑی کی جانب قدم بڑھائے۔

ارے تم آفس نہیں جاؤ گی کیا یہاں سے۔ مجھے لگا کہ تم آفس جاؤ گی اور تم تو ہمارے ساتھ بھی نہیں آئی تھی تو ہم تو ایک ہی گاڑی لائے اب واپسی کیسی ہو گی۔" انجم کی تمسخرانہ آواز پہ ماہا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ اس نے سختی سے بیگ کی سٹریپ کو تھام لیا۔

ماہا آپ یہاں آجاؤ۔ وہ بیٹھ جائے گی تم پریشان مت ہو۔" ارحام کے کچھ بولنے سے پہلے ہی رافع بول اٹھے۔"

کیا ہو گیا ہے آپکو۔ آپ جانتے ہیں میری ٹانگ پہ چوٹ ہے میں اتنا تنگ ہو کر نہیں بیٹھ سکتی تکلیف اٹھتی ہے۔" کرن کراہتے ہوئے ناگواری سے بولی۔ انجم نے دل ہی دل میں ان کی اداکاری کو داد دی البتہ ارحام اور مزمل ان دونوں کی حرکتوں پہ دانت کچکچا کر رہ گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا تم یہاں بیٹھ جاؤ میں جیسے تیسے کر کے آ جاؤں گا۔" ارحام کی بات پہ اس نے قدم تیزی سے پیچھے لیے اور نفی میں سر ہلایا۔

آپ جائیں۔ میں خود ہی آ جاؤں گی۔" وہ سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوئی اور قدم پیچھے کی جانب لیے۔ پیچھے کھڑے سب جو بات کو سمجھنے کی تگ و دو میں تھے اس کے یوں پیچھے ہونے پہ خود آگے ہوئے۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

جی سب ٹھیک ہے وہ بس مجھے واپسی پہ مارکیٹ سے ہونا ہے کسی کام کی وجہ سے تو میں انہیں بول رہی تھی کہ میں آ جاؤں گی خود ہی۔" ماہا ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔ سب نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا جو اب دھیمے سے مسکرا رہی تھی۔

ارے اس میں کیا مسئلہ ہے۔ یہ جو گاڑی ہے نا اس طرح کی نا جانے کتنی گاڑیاں آپ کی خدمت کیلیے پیش ہے پیاری بہنا۔ آپ بس اپنے بھائی کو حکم کیجیے اور انکل یو ڈونٹ وری ہم انہیں ان کے اصل ٹھکانے پہ پہنچا دیں گے جہاں جانا یہ ڈیزرو کرتی ہیں۔" وہ مزمل کی نگاہیں مسلسل ماہا کے وجود پہ گڑی دیکھ چکا تھا تبھی دانت پہ دانت جماتے کٹیلے لہجے میں بولا لیکن بظاہر لہجہ پر سکون تھا۔ ان کی گاڑی کے وہاں سے نکلتے تک ہی علی بھی پورچ سے گاڑی نکال لایا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میں رکشہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے بیٹھیں بیٹھیں۔بھائی سمجھیں مجھے۔چھوٹا یا بڑا یہ آپ کی مرضی ہے۔"وہ شرارت بھرے لہجے میں" بولا۔ماہا نے چونک کر رائقہ کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ گہرا سانس بھرتے اس کی جانب بڑھی اور اس کے گلے سے لگی تھی۔آج اس کی بدولت ہی وہ یہ بولنے پہ مجبور ہوئی تھی۔نا جانے اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی۔

تھینکیو سو مچ۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے پیچھے ہٹی اور ان سب کو الوداعی کلمات کہتے خاموشی سے" گاڑی میں بیٹھ گئی۔نا جانے کیا سوچ کر رائقہ بھی علی کے ساتھ ہی اگلی سیٹ پہ بیٹھ گئی۔

اوکے بابا۔ہم آتے ہیں۔"علی انہیں ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا" تھا۔ان کی اجازت ملتے ہی علی نے گاڑی زن سے آگے کی جانب بڑھا دی۔

****

گھر لوٹنے تک وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔چہرے پہ کسی قسم کے پچھتاوے کا تاثر نہیں تھا۔چہرہ بلکل سپاٹ ہو چکا تھا اور یہ سب راستے میں ہو رہی علی اور رائقہ کی باتوں کی بدولت تھا کہ وہ اس حد تک سنبھل گئی تھی اور اسے یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ ایک ہفتے بعد ہی ان کی شادی طے پائی تھی۔چھوٹے سے مہندی کے فنکشن کے بعد نکاح کر کے اسے رخصت کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔اس نے لب بھینچ لیے اگر ابھی وہ دونوں اسے نہ بتاتے تو اسے گھر میں سے بھی کسی نے نہیں بتانا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آگئی تم گلچھڑے اڑا کر۔" کرن کی کاٹ دار آواز پہ اس کے اپنے کمرے کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے۔ اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا جو کہنے کو ایک ماں تھی اور ان کی بیٹی اس کے جتنی ہی تھی لیکن پھر بھی وہ اس قسم کے الفاظ اس کے سامنے استعمال کرتے گھبراتی نہیں تھی۔

جی ممانی جان۔ بہت اچھا سفر رہا۔ یہ سفر اس تمام سفر پہ بھاری تھا جو میں اس گھر میں کر رہی ہوں۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے جتانے والے لہجے میں بولی۔ کرن نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے منہ میں ایک بار پھر سے زبان آچکی تھی۔ ان کی اڑتی رنگت دیکھ ماہا تمسخر سے مسکرا دی۔ اتنی ہی دیر میں باقی سب بھی لاؤنج میں جمع ہو گئے ہوئے تھے۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی بیٹا۔"

نہیں ماموں جان۔ آپ بھی یہ سوال غلط وقت پہ پوچھتے ہیں ویسے۔ جب پریشانی ہوتی ہے اس وقت آپ خاموشی اختیار کر جاتے ہیں اور جب میں پرسکون ہوتی ہوں اس وقت آپ کو میری پریشانیوں کی بابت یاد آجاتا ہے۔" وہ ہنس کر ناگواری سے بولی۔ رافع نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ اس نے تو کبھی ان سے اس لہجے میں بات نہیں کی تھی۔

"ماہا کیا ہوا ہے بیٹا۔"

کچھ بھی نہیں ماموں جان۔ خیر بہت مبارک ہو انجم تمہاری شادی کی۔ آخر کو تم اس گھر سے چلی جاؤ گی۔" وہ مسکرا کر اس کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم نے تو اپنی جانب سے بہت کوشش کی تھی کہ ایسا کچھ نہ ہو سکے۔ میری جگہ تم آجاؤ۔ بھلا میری خوش قسمتی" تمہیں کہاں ہضم ہو رہی ہو گی اتنے بڑے اتنے امیر اتنے اچھے گھر میں جو جا رہی ہوں میں اور اتنا ہینڈسم انسان "مل گیا مجھے۔

یہ سب میرا کام نہیں ہے ڈئیر۔ دراصل انسان جیسا ہوتا ہے اس کے منہ سے الفاظ بھی ویسے ہی نکلتے ہیں۔ اٹس" ناٹ آ بگ ڈیل۔ تمہارے اندر زہر بھرا ہوا ہے اور زہر کبھی نہ کبھی باہر نکلتا ہے پھر چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو۔" وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے بولی۔ کرن نے خشمگین نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

یہ دیکھ رہے ہیں آپ ڈیڈی۔ اسی لیے میں آپ سے کہتی تھی کہ یہ معصوم بلکل نہیں ہے۔ وہاں بھی یہ حرکت" اسی نے جان بوجھ کر کروائی ہو گی ڈیڈی۔ یہ جان بوجھ کر میری خوشیاں ہڑپنے کی تیاریاں کر رہی ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا تھا اسے باہر علی سے بات کرتے ہوئے اسی نے پلیننگ کی ہو گی ایسی حرکت سب کے سامنے کرنے کی۔ ایسی لڑکیوں کو خوب جانتی ہوں میں۔" وہ تو جیسے اس کے بولنے پہ بپھرا اٹھی تھی تبھی زہر خند لہجے میں غرائی۔ ماہا نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

انجم تم اندر جاؤ۔ بات کو فضول میں بڑھاؤ مت۔" رافع کی سخت آواز پہ وہ پیر پٹختے ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ" ڈالتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"جب یہ ناگن کی اولاد۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بس۔اب ایک لفظ مزید نہیں میری ماں کے خلاف۔ایک لفظ بھی نہیں ورنہ میں عمروں کا لحاظ بھول جاؤں گی۔ سمجھ لگی میری بات۔میری ماں کے خلاف اگر آپکے منہ سے ایک لفظ بھی اور نکلا تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ مجھ سے رشتے میں کتنی بڑی ہے۔"وہ ان کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی چیخ اٹھی۔کرن کو اس میں آج اتنے عرصے بعد پرانی ماہا کی جھلک دکھی تھی۔اس نے گھبرا کر رافع کی جانب دیکھا جو غصیلی نگاہوں سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔"مزمل کی اچانک آمد کے ساتھ اچانک سوال پہ ماہا نے نفرت میں ڈوبی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"یہ لڑکی میرے آگے زبان چلا رہی ہے۔"

زبان چلانے کا موقع بھی تم نے دیا ہے کرن۔"رافع کی کڑی آواز پہ وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔ان کی بات پہ مزمل کی نگاہیں اسی لمحے ماہا کی جانب اٹھی جو لاپرواہی سے چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔مزمل نے رافع کو دیکھ کر پلکیں جھپکائی اور کرن کو لیتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"ماہا بیٹھو مجھے تم سے کوئی بات۔"

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ماموں جان۔کوئی بھی نہیں یا یوں کہوں کہ مجھے آپ سے بات کرنے کی چاہ ہی مر چکی ہے۔"وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔رافع نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا مگر اس سے پہلے کہ وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی جانب بڑھتے ماہا تیز قدموں سے چلتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی وہ پریشانی کی کیفیت میں صوفے پہ ڈھے سے گئے۔اس کی بدلتی حالت رافع کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

****

شام کے سائے چاروں اطراف میں اپنے پر پھیلا چکے تھے۔ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی۔درختوں کے ہلنے والے پتوں کی بدولت فضا میں سرسراہٹ سی پیدا ہو رہی تھی۔پرندوں کے چہچہانے کی آوازوں پہ اس نے سر جھٹکا اور مسلسل بجتا فون کان سے لگایا۔حسن کی کال تھی جو اسے جلدی پولیس سٹیشن آنے کی تلقین کر رہا تھا۔زاویار نے موبائل جیب میں اڑستے گاڑی کی چابی اٹھائی اور تیزی سے باہر کی جانب بھاگا۔چہرے پہ اضطراب پھیل چکا تھا۔جلدبازی میں زینے اترتے اس کی نگاہ لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھے علی کی جانب اٹھی۔کسی کی نگاہوں کے ارتکاز پہ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور چونک کر دائیں جانب دیکھا جہاں کھڑا زاویار اسے ہی گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

بھائی ویسے ایک بات کا اندازہ مجھے آج ہو گیا کہ آپ کے احساسات بلکل مردہ ہو چکے ہیں۔آج اتنی حسین" دوشیزہ کو آپ کے ساتھ بٹھایا میں نے۔بجائے اس کی محبت میں گرفتار ہونے کے آپ منہ پھلا کر بیٹھے ہیں۔" علی کی بے وجہ کی بکواس پہ زاویار نے اس حسین دوشیزہ کا چہرہ یاد کیا تو چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔رائقہ نے مسکراہٹ دباتے علی کی جانب دیکھا جو اس کے سامنے کچھ بھی بکواس کرنے کا حوصلہ رکھتا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بس کریں علی بھائی۔ میرے بھائی اتنے بھی خشک مزاج نہیں۔ہاں سنجیدہ ضرور ہیں۔"رائقہ تیزی سے ذاویار کے بازو سے لگتے اس کی طرفدار کرتے ہوئے بولی۔ علی سر جھٹک گیا۔

یہ تو میرے خیال سے ہمیں اسی سے پوچھنا چاہیے جو ان کی خشک مزاجی کا شکار ہوا ہے۔"اس نے شرارت بھری نگاہوں سے ذاویار کی جانب دیکھا۔اس نے جواب میں غصے سے اس کی جانب دیکھا لیکن وہ علی ہی کیا جو کسی کے غصے پہ قابو میں آجائے۔

یہ جو تمہارے اور ہمارے زاویار بھائی جان ہیں نا۔یہ تھوڑے نہیں بلکہ بہت زیادہ ہی اڑیل بندے ہیں۔ارے کوئی میرے ساتھ یوں ایسی حسین لڑکی بٹھاتا تو میں تو اس کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب جاتا۔اس کی آنکھوں میں کھو جاتا اور ذرا سا بے اختیار ہو کر کیا معلوم ہاتھ بھی تھام لیتا اور یہ انہوں نے کیا کیا۔دو منٹ آنکھوں میں دیکھا اور پھر بیہیو علی۔"وہ اس کی نقل اتار کر بولتے سر جھٹک گیا۔

اسے محبت نہیں رنگین مزاجی کہتے ہیں۔"زاویار کی دی گئی چوٹ پہ وہ بلبلا اٹھا۔رائقہ ذاویار کی حاظر دماغی پہ سر پیچھے گرائے ہنستی چلی گئی۔

خیر بابا اور پھپھو کہاں ہیں۔"اس نے وہ سوال آخر کر ہی لیا جو کرنے وہ کھڑا ہوا تھا۔"

وہ دونوں تو اپنے اپنے کمروں میں ہیں۔ہم معیز بھائی کا انتظار کر رہے ہیں کیونکہ ان کے آتے ہی ہمیں آئسکریم پارلر جانا ہے۔"رائقہ نے اپنا پلین بتایا تو وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ٹھیک ہے پھر میں پولیس سٹیشن جارہاہوں میری میٹنگ ہے۔ بابا کو اطلاع دے دینا۔" وہ اس کا سر چومتے علی" کے سر پہ تھپڑ مارتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ تھانے پہنچتے ہی اسے حسن کے ذریعے علم ہوا کہ ڈی آئی جی سر کے ساتھ ایک نہایت اہم میٹنگ تھی۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد جب وہ میٹنگ روم سے باہر نکلے تو ان کے چہروں پہ معمول کے برعکس زیادہ سنجیدگی کا احاطہ تھا کیونکہ یہ کیس سر نے ذاویار کے انڈر دیا تھا۔ ایک گروہ جو کافی عرصے سے امیر گھرانے کے بچوں کو اغواء کر کے ان کے گھر والوں سے زیادہ مقدار میں رقم نکلواتے تھے اور بعد میں ان بچوں کے جسم کے اعضاء کاٹ کر ان سے بھیک منگواتے تھے۔ کافی عرصے سے پولیس اس گروہ کو پکڑنے کی ناکام کوشش کر چکی تھی لیکن وہ انتہائی چالاکی سے ہر چیز کا صاف صفایا کرتے رہتے تھے ابھی بھی تھک ہار کر یہ کیس اسلام آباد پولیس کے انڈر آیا تھا اور یہ سب کام ذاویار کی زیر نگرانی ہی ہونا تھا تبھی اب وہ ان سب کو کیفے ٹیریا میں اپنے سامنے بٹھائے سنجیدگی سے ہدایات کرنے میں مصروف تھا۔ چہرے پہ معمول کے برعکس انتہائی سنجیدگی نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ پچھلے کچھ عرصے میں ان کی ٹیم نے انتہائی پیچیدہ معاملات چاہے وقت لگا کر ہی سہی مگر کامیابی کے ساتھ حل کر لیے تھے تبھی ان سے جڑی توقعات کا گراف مزید بڑھ گیا تھا۔ ابھی بھی حسن کو اس کا ساتھی آفیسر تھا اور زیادہ تر اس کے انڈر ہی ہوتا تھا تبھی وہ اس کے ساتھ سے کسی حد تک مانوس ہو چکا تھا۔ ایک چیز جس سے اسے چڑ تھی کہ اس کا مزاج بھی بلکل علی جیسا تھا۔ جہاں کہی وہ دونوں اکٹھا ہوتے تھے ہمیشہ قہر ہی ڈھاتے تھے۔

ارے میاں صاحب۔ ووٹی لا رہے ہو پھر۔" وہ جو لیپ ٹاپ پہ موصول ہوتی ای میل کو دیکھ رہا تھا اپنے عقب" سے آنے والی آواز پہ تیر کی مانند سیدھا ہوا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کبھی تو سدھر جاؤ حسن۔ تمہاری حرکتیں اس شعبے سے بلکل میل نہیں کھاتی۔" وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔ حسن کو تو اس کی بات پہ پتنگے ہی لگ گئے۔

"ارے یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ جو تھانے میں افسر لگا ہو وہ ہنس کھیل نہیں سکتا۔ تمہاری تو منطق ہی نرالی ہے۔ اگلے بندے کو سانس سکھائے رکھتے ہو۔ ویسے میں انکل کو کہنا بھول گیا تمہارے لیے لڑکی نہیں بلکہ روبوٹ کا انتظام کرنا چاہیے تھا نہیں۔" وہ منہ بسور کر بولتے اسے مسکرانے پہ مجبور کر گیا مگر اس کے متوجہ ہونے سے قبل ہی اس نے اپنی مسکراہٹ سمیٹ لی ورنہ وہ مزید پھیل جاتا۔ اب کی بار اس نے اپنی تمام تر توجہ سامنے رکھی فائل کی جانب مبذول کرائی جو حسن کے مطابق ڈی آئی جی سر نے بھیجی تھی۔

"اس میں ان تمام لوگوں کا ڈاٹا موجود ہے جو ہم سے پہلے پولیس نے حاصل کیا تھا مگر کامیاب نہیں ہو سکے۔ کچھ کچھ کے چہرے تو واضح ہے مگر کسی کے چہرے پہ نقاب کی بدولت کچھ بھی پتہ لگنے سے قاصر ہے۔" حسن نے تفصیل اسے بتائی تو اس نے فائل کے پلندے میں سے ایک نیلے رنگ کی فائل نکالی اور صفحات پلٹنے لگا۔ اچانک ہی اس کی نگاہ ایک جگہ پہ ساکت ہوئی تھی۔ اس نے چونک کر اس تصویر کو بغور دیکھا۔ وہ جس کسی کی بھی تصویر تھی اس کے چہرے پہ نقاب تھا لیکن آنکھیں۔ یہ آنکھیں اسے کہی دیکھی دیکھی سی لگی تھی۔ اس نے زہن پہ زور ڈالتے ان آنکھوں کو یاد کرنا چاہا لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔

"کیا تم اسے جانتے ہو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہاں ایسا لگا مجھے مگر کنفرم نہیں ہے۔اس شخص کو کہی نا کہی تو میں دیکھ چکا ہوں۔" وہ پر سوچ نگاہوں سے اسے" تکتے ہوئے بولا۔ حسن نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔زاویار کے چہرے پہ چھائی گھمبیر تا میں آخری حد تک اضافہ ہوا۔پیشانی کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔اس نے گہرا سانس بھرتے ایک بار پھر اپنی تمام تر توجہ اس تصویر کی جانب مبذول کرالی۔اس کا مضطرب انداز حسن کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔

****

تم نے ممی سے ایسے کیوں بات کی۔" وہ جو اپنے لیے رات کا کھانا تیار کر رہی تھی اپنے عقب سے آنے والی" کرخت آواز پہ گھبرا کر پلٹی۔ کفگیر ہاتھ سے چھوٹتے زمین پہ جا گرا۔اس نے چونک کر مزمل کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں شیطانی چمک نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ایک خوف سا ماہا کے وجود میں سرائیت کرتا چلا گیا۔رات کا پہر ہونے کی بدولت سب اپنے اپنے کمروں میں تھے وہ بھی سب کے جانے کے بعد ہی کچن میں آئی تھی مگر اب یوں اسے مقابل دیکھ ماہا کی جان ہوا ہونے لگی۔

میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔ آپ جائیں یہاں سے۔" وہ خود میں ہمت مجتمع کرتے مضبوط لہجے" میں بولی۔وہ کمزور پڑ کر اس پہ اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔مزمل اس کی ہمت پہ ہولے سے ہنس دیا۔

بڑی زبان لگ گئی ہے تمہیں آج۔ہمت بھی بڑھی ہوئی ہے۔کیا بول رہی ہو کہ مجھے جواب دینے کی پابند نہیں" "ہو تم۔اگر نہیں ہو تو پھر بھی ہو جاؤ گی ڈیئر ماہا۔ویسے آج اس لڑکے کے ساتھ واپسی پہ کچھ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنی بکواس بند رکھیں۔ سب کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے کیا۔" وہ شدت غم سے چلائی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایسی واحیات بات پہ اس کا منہ نوچ لیتی۔ آنکھوں میں بے یقینی سی در آئی تھی۔ مزمل نے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو اس کے وجود میں غصے کے بھانبھڑ جلنے لگے۔

میں آپ سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔ میں سب کو جا کر بتاؤں گی آپ کی حرکتیں۔ نہیں چپ رہوں گی اب میں۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے پتھریلے لہجے میں بولتی اسے ٹھٹھکا گئی۔ مزمل نے کئی ساعتیں ڈری سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے وہ چہرہ پیچھے گرائے ہنستا چلا گیا۔ ماہا کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔ اس سے پہلے کہ وہ کفگیر وہی چھوڑتے باہر کی جانب بھاگتی مزمل نے اس کی کلائی اپنی اپنے شکنجے میں لیتے اسے اپنی سمت کھینچ لیا۔ وہ اس کے سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ ماہا نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

شچ۔ چھوڑیں مجھے۔" وہ کسمساتے خود کو اس کی وحشیانہ گرفت سے آزاد کرانے کی سعی کر رہی تھی۔ اس کی بے رحم گرفت پہ ماہا کی جان نکلنے والی ہو گئی۔

ابھی تو بہت ہمت آئی تھی تم میں کہ جا کر سب کو بتاؤ گی۔ اب کیا ہوا ساری ہمت ہوا بن کر اڑ گئی۔" وہ دل جلانے والے لہجے میں بولتے اس کے چہرے کے نزدیک ہوا تو ماہا کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ اسے اپنے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ حلق سے ایک کراہ نکلی جسے مزمل نے اپنا ہاتھ رکھتے وہی دبا دیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں تمہاری ان حرکتوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں میں پھر بھی سب کو بتاؤں گی میں بتاؤں گی سب" کو۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔عزت جانے کا خوف اس کی رگ وپے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔اگر وہ چیختی تو کیا کوئی اس کی بات کا یقین کرتا کوئی سنتا اس کی فریاد۔یہاں تو سب اسے ڈسنے کو تیار تھے کون اس کی مدد کرتا۔وہ بہتی آنکھوں سمیت سوچ رہی تھی۔اس کی بات پہ اگلے ہی لمحے مزمل نے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا تو اس کی کمر سلیب سے جا ٹکرائی۔ماہا کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا۔تکلیف کی شدت ایسی تھی کہ اسے اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔اگلے ہی لمحے اس نے خالی خالی نگاہوں سے مزمل کی جانب دیکھا جو شاطرانہ خباثت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔ماہا کی نگاہ اپنے قدموں میں گرے کفگیر کی جانب اٹھی۔اس نے بنا کسی دیری کے وہ اٹھایا اور سیدھا اس کے منہ پہ دے مارا۔یہ سب کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔اس کے منہ پہ لگتے ہی وہ کراہ کر پیچھے ہٹا تو ماہا اسے دھکا دیتے چیختے ہوئے باہر کی جانب بھاگی۔وہ ہانپتے ہانپتے مسلسل چلا رہی تھی اور مزمل اس کی حالت تو ایسی تھی کہ کسی نے اس کے وجود سے جان نکال لی ہو۔اسے ماہا سے ایسی توقع بلکل نہیں تھی کہ وہ سب کے سامنے شور مچا دے گی۔اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر۔اس کے یوں چلانے پہ سب اپنے کمروں سے باہر نکلتے ہال میں جمع ہو گئے۔رافع اس کی حالت دیکھ بھاگتے ہوئے اس کی جانب بڑھے۔

م"ماہا میری جان۔یہ کیا ہوا۔کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"رافع اسے اٹھاتے ہوئے بولے مگر وہ مسلسل کانپ رہی تھی۔ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com

"وہ ماموں۔ماموں یہ انہوں نے میرے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی ہے۔مزمل۔اس شخص نے مجھے۔" ہچکیوں کے درمیان اٹک اٹک کر بولی۔سب نے بے یقینی کی کیفیت میں مزمل کی جانب دیکھا جو مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔رافع کی بے یقین نگاہیں مزمل کی جانب اٹھی البتہ ارحام تو بنا کوئی وقت ضائع کیے اس پہ پل پڑا۔ماہا ڈر کر رافع کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی۔

ارے پاگل تو نہیں ہو گئے۔وہ تمہارا سگا بھائی ہے ایک پرائی لڑکی کی خاطر اس پہ شک کر رہے ہو۔" کرن" مزمل کی حمایت میں فوراً اس کی جانب بڑھی۔رافع خاموش تماشائی بنے ماہا کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"ممی آپ کو اس کی حالت۔"

آج کل کیا ممکن نہیں ہے۔جان بوجھ کر اپنی یہ حالت کی ہوگی تاکہ سب کی نگاہوں میں میرے بیٹے کو برا" بنا دے۔اب بھول گئے اپنے بیٹے کی شرافت کو آپ۔دیکھا نہیں آج کیسے اس لڑکے کے ساتھ آئی تو تیور بدلے ہوئے تھے۔ضرور اس نے ہی کوئی پٹی پڑھائی ہوگی کہ ایسا کرنا پھر یہاں سے بھاگ نکلیں گے ہم۔ایسا ہی ہوا ہے ناماہا۔" کرن کی سخت آواز پہ ماہا نے خالی خالی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جنہوں نے خود ہی ساری کہانی ترتیب دے ڈالی تھی البتہ مزمل کے چہرے پہ اب سکون ہی سکون تھا۔وہ جانتا تھا کہ کوئی اس کی بات پہ یقین نہیں کرے گا۔

ممانی آپ ایک عورت ہو کر مجھ پہ یہ الزام۔" وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔اس نے چونک کر رافع کی جانب" دیکھا جو بلکل خاموش کھڑے تھے۔

ڈیڈی کو کیا دیکھ رہی ہو کہ وہ تمہارے حق میں کچھ بولیں۔انہیں بھی سب دکھائی دیتا ہے ماہا حسن کہ تم کیسے ہمارے گھر کی خوشیوں کی دشمن بنی ہوئی ہو۔پہلے تمہاری ماں اور اب تم ناگن بن کر ہمارے سر پہ سوار ہو گئی ہو مگر تم اس سب میں کامیاب نہیں ہو پاؤ گی۔شرم نہیں آئی اپنے کردار پہ اتنی بڑی بات کرتے۔" ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جسے بچانے کی خاطر وہ آدھی رات کو بنا اپنی پرواہ کیے تھانے گئی تھی۔جس کیلیے وہ اس شخص کے آگے گڑگڑائی تھی۔جس کے کردار پہ اس نے ایک بات بھی نہیں آنے دی تھی اور آج وہی لڑکی سب کچھ بھلا کر اس کے کردار کو پامال کر رہی تھی۔اس نے بھیگی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اب سر جھٹک رہی تھی۔

"مم۔میں جھوٹ نہیں بول رہی۔یہ شخص اس شخص نے ایک بار پہلے بھی میرے ساتھ یہ سب۔"

بکواس بند رکھو تم۔میری شرافت پہ اتنا بڑا اور گھناؤنا الزام لگاتے تمہیں شرم نہ آئی۔تمہیں میں اس گھر میں اتنا بڑا مقام دلوانے جا رہا تھا اور تم نے کیا کیا۔دیکھا آپ نے ڈیڈی یہ سب یہ لڑکی ڈیزروہی نہیں کرتی۔اس لڑکی کے ہی کردار میں کوئی کھوٹ۔"اس سے پہلے کہ وہ نفرت میں مزید کوئی زہر اپنے منہ سے اگلتا اپنے منہ پہ پڑنے والے تھپڑ کی بدولت وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹا۔زناٹے دار تھپڑ کی آواز پوری فضا میں گونجی تھی۔سب نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنے لبوں پہ ہاتھ جما لیے البتہ مزمل نا سمجھی سے رافع کی جانب دیکھ رہا تھا جن کی آنکھوں میں اس کیلیے فقط ایک ہی عنصر تھا اور وہ نفرت کا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بس۔ بہت ہو گیا بہت کہہ لیا تم نے اور بہت سن لیا میں نے۔ کیا سمجھا تھا تمہیں میں نے اپنا سب سے شریف" بیٹا۔ اپنی سب سے پیاری اولاد جس کے دل میں صرف محبت ہی محبت ہے مگر میں کیسے بھول گیا جس کی ماں ہی نفرت سے بنی ہو اس کے بچوں کے دل میں محبت کیسے ہو سکتی ہے۔ تو نے بھی اپنی اصلیت دکھا دی نا۔ ثابت "کر دیا ہے کہ تم بھی اسی عورت کی اولاد ہو۔

"یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔ اس لڑکی کی وجہ سے۔"

جو بول رہا ہوں ٹھیک بول رہا ہوں اور تم چپ رہو۔ چپ رہو تم آج تمہاری بدولت ہماری اولاد اس نہج پہ پہنچ" چکی ہے کہ وہ اچھے برے میں فرق کرنے سے قاصر ہے۔" وہ درشتگی سے دھاڑ اٹھے۔ کرن گھبرا کر پیچھے ہٹی البتہ ماہا کی ہچکیاں ایک بار پھر سے بندھ گئی۔ اس نے اب کی بار زمین پہ بیٹھتے اونچا اونچا رونا شروع کر دیا۔

دیکھو اس کی حالت کرن دیکھو۔ کہاں سے لگتا ہے یہ جھوٹ بول رہی ہو گی۔ ایک لڑکی اپنے کردار پہ کبھی کوئی" بات برداشت نہیں کرتی کجا کہ خود اپنے کردار کو پامال کرے۔ دیکھو اس کی آستین کو پھٹی ہوئی ہے صاف دکھ رہا ہے کہ تمہارے بیٹے نے کیا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ دیکھو اس کی کلائی پہ سرخ نشان۔ کیسی ایک عورت ہو کر دوسری عورت کو یہ سب بول سکتی ہو تم۔ کیسے۔ میں شاید بھول گیا تھا جو عورت میری بہن پہ غلط الزام لگا کر اسے گھر سے باہر پھنکوا سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔ تمہاری اسی نفرت میں اس گھٹیا اولاد نے بھی یہی سوچا ہو گا کہ جب ماں نہیں پکڑی گئی تو میں بھی کر کے دیکھ لیتا ہوں کون یقین کرے گا اس معصوم کا مگر میں ایک بار

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پھر گناہ کا ارتکاب کیسے کرتا۔ ابھی پچھلا گناہ ہی اس قدر کچوکے لگاتا ہے نیا کیسے کر لیتا۔ کیسے کر لیتا۔" وہ روتے روتے ڈھے جانے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھے۔ ماہا ابھی بھی زمین پہ بیٹھی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

"ڈیڈی یہ لڑکی جھوٹ۔"

ارحام اسے ابھی اور اسی وقت اس گھر سے باہر پھینکو۔" رافع کی دھاڑ کر مزمل نے سپید پڑتے چہرے سمیت کرن کی جانب دیکھا جو خود اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا گئی تھی۔

یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔ آپ کی اس بھانجی کو خطرہ ہے نا یہاں اپنی عزت سے تو ٹھیک ہے وہ جائے یہاں سے" میرا بیٹا کہیں نہیں جائے گا۔" وہ ہٹ دھرمی سے بولتی مزمل کا بازو تھام گئی۔ مزمل نے بھی تیزی سے انہیں تھام لیا جیسے سچ مچ رافع اسے گھر سے نکال دیں گے۔ کرن کی بات پہ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور مضبوط قدم اٹھاتے اس کی جانب آئے۔

ٹھیک ہے پھر تم نہیں بولو گی نا اسے جانے کیلیے میں تمہیں ہی فارغ کر دیتا ہوں۔" ان کی بات پہ کرن کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اس کی سماعتوں میں انڈیل دیا ہو۔ اس سارے قصے میں ماہا پہلی بار ہوش کی دنیا میں لوٹی اور تیزی سے آنسو صاف کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ڈیڈی۔" ارحام نے ناگواری سے انہیں ٹوکا۔ جو بھی تھا وہ اس کی ماں تھی اور عمر کے اس حصے میں ایسی بات" جوان خون کو کہاں گوارا تھی۔ رافع نے برفیلی نگاہیں مزمل کی جانب اٹھائی۔

اپنی شکل دفعہ کرو یہاں سے مزمل۔ اگر تمہاری وجہ سے ممی ڈیڈی کے رشتے پہ کوئی اثر ہوا تو ٹھیک نہیں ہو گا۔" ارحام کے سپاٹ لب و لہجے پہ اس نے کرن کی جانب دیکھا جو آنکھوں سے اسے جانے کا اشارہ کر رہی تھی۔ مزمل نے ایک تیز نگاہ رافع کے پہلو میں کھڑی ماہا پہ ڈالی اور اور تیز قدم اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی کئی ثانیے گھر میں خاموشی چھائی رہی۔ اس خاموشی کو ارحام کی آواز نے توڑا تھا۔

ڈیڈی۔ آپ پلیز سنبھالیں خود کو۔" ارحام نے ان کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔ رافع نے بھیگی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔ ماہا سب کی گھورتی نگاہیں خود پہ محسوس کر خود میں ہی سمٹتی چلی جا رہی تھی۔ رافع نے کئی ساعتوں تک ان دونوں کی جانب دیکھا اور پھر ایکدم کسی فیصلے پہ پہنچتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ارحام اسی ہفتے انجم اور ذاویار کے نکاح کے ساتھ ہی تمہارا بھی نکاح ہو گا ماہا کے ساتھ۔" وہ مضبوطی سے بولتے ارحام کو زندگی کی نوید سنا گئے۔ ان کے فیصلے پہ ماہا کا وجود سناٹوں کی ذد میں آگیا البتہ کرن اور انجم کاٹ دار نگاہوں سے ماہا کو ہی گھورنے میں محو تھے۔ وہ تو جیسے ان کا فیصلہ سن بپھر ہی اٹھی تھی۔

میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔ آپ میرے بچوں پہ زبردستی اپنے فیصلے مسلط نہیں کر سکتے۔ انکار کرو اپنے ڈیڈی کو۔ ایک کو گھر سے نکال دیا دوسرے کی جان کے پیچھے پڑ گئی ہے اب یہ ڈائن۔ بولو ارحام کہ تم راضی نہیں ہو اس رشتے پہ۔" ارحام نے کوفت سے ان کی جانب دیکھا۔

میں راضی ہوں ممی اور اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے جتانے والے لہجے میں بولتے انہیں جی جان سے ٹھٹھکا گیا۔ماہا نے چونک کر اس کی جانب نگاہیں اٹھائی۔ اور باقی سب کی جانب دیکھا۔وہ سب کی غلط نگاہوں کا شکار بن رہی تھی۔ یہاں سے مزمل کو نہیں بلکہ اسے جانا چاہیے تھا۔

"ماموں میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں پھر چاہے آپ اپنے بیٹے کو واپس۔"

تم یہاں سے چلی بھی جاؤ گی تو پھر بھی وہ واپس نہیں آئے گا۔اس کی سزا ابھی بہت لمبی ہے اور وہ اس کا مستحق ہے۔ان لوگوں کی نگاہوں کو کسی کھاتے میں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب اپنا ضمیر بیچ چکے ہیں۔"وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سنجیدگی سے بولے۔ماہا کے رونے میں روانی آگئی۔رافع نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے۔

جاؤ میرا بچہ۔اپنے کمرے میں جاؤ اب کوئی نہیں آئے گا۔"وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولے۔"

مگر ماموں۔"وہ انہیں کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن انہوں نے چہرے پہ کر ختگی لیے ہاتھ اٹھاتے اسے مزید کچھ کہنے" سے روک دیا۔ماہا کے لبوں پہ جیسے قفل لگ گیا۔وہ اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو آپس میں بھینچتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔رافع نے ارحام کا شانہ تھپتھپایا اور خود بھی ڈھیلے ڈھالے قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"یہ تم نے کیا کیا ارحام۔وہ لڑکی تمہارے بھائی کو گھر سے نکالنے کا سبب بنی ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی میں اسے آپ کی بیوی کبھی تسلیم نہیں کروں گی۔" رافع کے جاتے ہی وہ دونوں اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے بولی مگر ارحام نے ان کی باتوں پہ بلکل بھی کان نہ دھرے۔

آپ دونوں کو جو بولنا ہے بولیں مگر میں اپنے فیصلے سے اب بلکل پیچھے نہیں ہٹوں گا۔" وہ شانے اچکا کر بولتے مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے وہ دونوں اپنی اس قدر بے قدری پہ کڑھتی رہ گئیں۔

ممی اب ہمیں ہی کچھ کرنا ہو گا۔" انجم کے سفاک لہجے پہ کرن نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے تیزی سے کمرے کی کھڑکیوں اور دروازے اچھی طرح لاک کیے اور ڈرتے ڈرتے صوفے پہ سمٹ کر بیٹھ گئی۔ آج پورا دن ایک بار پھر آنکھوں میں کسی فلم کی مانند چلنے لگا۔ اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ اگر اج ماموں اس کی بات کا یقین نہ کرتے تو کیا ہوتا۔ کوئی اس کے کردار کو داغدار ہونے سے بچانے والا نہ ہوتا۔ انہوں نے یقین کیا تبھی تو اس کی عزت رہ گئی تھی۔ اس نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے سوچا۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہہ گیا۔

رائقہ کہتی ہے کہ زندگی میں ایک ایسا شخص ضرور ہوتا ہے جو صرف محبت دینا جانتا ہو۔ عزت کرنا جانتا ہو۔ جو آپ کی محفوظ جگہ ہو تو کیا ایسا کوئی میری زندگی میں بھی لکھا ہے اور اگر لکھا ہے تو کیا وہ ارحام ہے۔ کیا سچ میں وہ مجھے عزت محبت قدر سب کچھ دے گا یا میرا انتظار صرف انتظار ہی رہ جائے گا۔ اس نے گھٹنوں میں سر دیتے سوچا۔ آنسو ابھی بھی تواتر بہہ رہے تھے۔ کلائی میں ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں کے لمس کی بدولت جلن ابھی بھی برقرار تھی۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کلائی کو رگڑا مگر وہ زخم شاید اس کے وجود کے ساتھ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ساتھ اس کے دل پہ بھی گہری چھاپ چھوڑ چکے تھے۔ باہر پھیلتے اندھیرے کے ساتھ ساتھ اس کے وجود میں بھی اندھیرا اترتا چلا گیا۔

****

صبح وہ سب کے اٹھنے سے قبل تنہا ہی آفس کیلیے نکل آئی تھی۔ آج اس کا یونی جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ جانا تو وہ آفس بھی نہیں چاہتی تھی لیکن کل رات ہی اسے آفس کی جانب سے میل موصول ہوئی تھی۔ ایک اہم میٹنگ کی بدولت اس کا آفس جانا لازم تھا تبھی صبح اٹھتے ساتھ ہی اس نے لوکل ہی آفس جانے کا سوچا۔ ساری رات جاگتے رہنے کا نتیجہ صبح بخار کی صورت میں نکلا تھا۔ بخار کی حدت سے چہرہ الگ سرخ پڑ رہا تھا۔ کل صبح سے اس نے کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا جس کی بدولت قدم جگہ جگہ پہ لڑکھڑا رہے تھے۔ آنکھوں کے سامنے مسلسل اندھیرا چھا رہا تھا۔ اس نے ایک جگہ رکتے اپنا چکراتا سر تھاما مگر ایکدم کسی سے تصادم کی بدولت وہ زمین پہ گرتے گرتے بچی۔ اس نے چونک کر اس جانب دیکھا جہاں ایک بچہ بلکل ناک کی سیدھ میں چلتا آگے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ کپڑوں سے تو کسی اچھے گھرانے کا ہی معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے چونک کر اپنے قدموں میں دیکھا جہاں اس کی کلائی سے شاید گھڑی چھوٹ کر زمین پہ جا گری تھی۔ اس نے جھک کر وہ گھڑی اٹھائی۔

کیا اس بچے کو دکھتا نہیں۔" وہ بڑبڑائی اور تیزی سے اس کے پیچھے بڑھی۔ بھوک سے جان نکل رہی تھی تبھی" اس میں بولنے کی ذرا سی بھی ہمت نہیں تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے بچے سنو۔"وہ جتنی قوت سے چلا سکتی تھی چلائی تھی مگر وہ بچہ اپنی ہی دنیا میں گم آگے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ سڑک پہ لوگ نا ہونے کے برابر تھے۔ وہ بھاگتے ہوئے اس بچے تک پہنچی لیکن وہ پھر بھی نہ رکا۔ مجبوراً ماہا کو اس کا ہاتھ تھام کر روکنا پڑا۔ اس کے یوں تھامنے پہ بھی وہ سامنے لگے درخت کو گھورتا رہا۔ ماہا کی پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا۔ ابھی بیماری تو وہ جیسے بھول گئی۔

آپ ٹھیک ہیں۔ یہاں دیکھیں۔"اس نے اس کا گال تھپتھپاتے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلایا لیکن وہ بچہ " ابھی بھی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوا تھا۔ ایکدم پولیس کے سائرن کی آواز پہ ماہا بوکھلا کر اطراف کا جائزہ لینے لگی۔ اس بچے میں ویسے بھی اسے کچھ خرابی محسوس ہو رہی تھی۔

کل" کہی یہ جن بھوت۔ نہیں نہیں ماہا یہ سب کیا سوچ رہی ہے تو۔"وہ حلق تر کرتے ہوئے بولی۔ ایکدم اس کے ذہن میں نا جانے کیا سمائی وہ اسے لیتے اس درخت کی اوٹ میں ہو گئی۔ وہاں جھاڑیاں ہونے کی بدولت اس نے اس بچے کو زمین پہ بٹھایا اور خود درخت کی اوٹ میں کھڑے ہوتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔ خوف سے اس کی جان نکلنے والی ہو گئی۔

تم یہی ہونا۔ کہی چلا نہ جائے یہ۔ کھویا کھویا سا لگتا ہے یہ۔"وہ اپنے ہاتھوں کو مسلتے خود ہی اندازے لگانے میں" محو تھی۔ پولیس کے سائرن کی آواز تو کب سے بند ہو گئی ہوئی تھی۔ ماہا نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ قدم اٹھاتے اس بچے کی جانب بڑھتی کسی نے عقب سے ہی اسے اپنی جانب کھینچتے ان جھاڑیوں کی اوٹ میں کیا اور اس کے لبوں پہ سختی سے ہاتھ جماتے اطراف کا جائزہ لینے لگا۔ ماہا جو چیخنے والی تھی اپنے سامنے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کی آنکھیں آخر حد تک پھیل گئی۔ اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ذاویار کی جانب دیکھا جو اس کے انتہائی نزدیک تھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے بھی جو ہی ماہا کی جانب دیکھا تو تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹایا۔

"تم۔" وہ بے یقینی کی کیفیت میں بڑبڑایا۔ چہرے پہ کرختگی چھاگئی۔ ماہا نے گھبرا کر اس سے فاصلہ قائم کیا۔ ایک اس شخص سے جتنا وہ دور بھاگتی تھی بار بار نا جانے کیوں اسی سے سامنا ہو جاتا تھا۔

"وہ مم۔ میں۔ یہ بچہ۔"

"مم یہ بچہ مطلب تم بچے کو اغواء۔"

"استغفر اللہ آپ کو میں بچے چُرانے والی لگتی ہوں۔" وہ اس کی بات کا مطلب اخذ کرتے چڑ کر بولی اور دانت کچکچائے۔ ذاویار نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کرتے اپنی توجہ اس بچے کی جانب مبذول کرائی اور اس کا ہاتھ وغیرہ تھامتے اسے چیک کرنے لگا۔ اس بچے کا جسم مکمل طور پہ ٹھنڈا پڑا ہوا تھا اور وجود ڈھیلا کیوں تھا۔ ذاویار سمجھنے سے قاصر تھا۔ ماہا ہمت کرتے اس کی جانب بڑھی۔

"آپ بھی وہی سوچ رہے ہیں نا۔ جو میں سوچ رہی ہوں۔ مجھے کیا لگتا ہے کہ یہ بچہ نا کوئی جن کا بچہ ہے۔" اس کی غیر متوقع بات پہ ذاویار نے لہو رنگ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو وہ خجل سی ہوتے لبوں پہ انگلی جما گئی۔

"شٹ ڈیم اٹ۔ اسے بھی وہی انجیکشن دیا گیا ہے۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے بڑبڑایا۔ اس کی آواز اس قدر ہلکی تھی کہ کوشش کے باوجود بھی وہ سن نہ پائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"میں بتا رہی ہوں یہ جن کا ہی۔"

اس وقت مجھے تم کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہی اسی لیے اپنی بکواس بند رکھو جاہل لڑکی۔" وہ اس کی ایک ہی تکرار سے عاجز آتے دھیمے لہجے میں دھاڑا۔ پولیس نے پولیس کی وردی میں ملبوس اس شخص کو دیکھا جس سے اسے دنیا میں سب سے زیادہ نفرت محسوس ہوتی تھی۔ فضول میں ہی ہاتھ پیر دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ وہ واپس جانے کیلیے مڑی ویسے بھی اس کا یہاں کیا کام تھا اب۔ اس کے چلنے کی بدولت جھاڑیوں میں ارتعاش سا پیدا ہوا۔ زاویار نے تیزی سے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے اپنی جانب کھینچا تو اس نے لبوں سے نا چاہتے ہوئے بھی کراہ نکلی۔ اس کے ہاتھ میں حدت محسوس کر وہ بھی چونک گیا۔ اس سے پہلے کہ زاویار اس کے کراہنے کی وجہ دیکھتا ماہا نے غصے سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا۔

اپنی حد میں رہیں مسٹر زاویار ظفر۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ تکلیف کی بدولت" آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا تبھی آواز بھی بھرا گئی۔ اس سے قبل زاویار اس کی اٹھی انگلی کو جکڑتا اس کی کلائی پہ ثبت انگلیوں کے سرخ نشان دیکھ ٹھٹھک گیا۔ اس نے اگلے ہی لمحے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی تو ماہا کا پور پور سلگ اٹھا۔ اس نے کلائی چھڑوانی چاہی لیکن دوسری جانب گرفت قابل ستائش تھی۔ اس کے ماتھے کی رگیں بے تحاشہ پھولی ہوئی تھی۔

یہ کس کی حرکت ہے۔" اس کے کھردرے لہجے پہ ماہا کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ اب اپنا کام بھلائے اس کی" کلائی میں موجود نشانات کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس کے غصے کا سوچ ہی اسے اپنی حسیات مختل ہوتی محسوس ہوئی جس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کے چہرے پہ سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا البتہ نگاہیں اس کے ہاتھ پہ جمی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی ماہا کی آنکھوں میں نرمی کا عنصر در آیا۔بڑھی ہوئی شیو چہرے پہ پتھریلا پن گھنی مونچھوں تلے عنابی لب بھینچے ہوئے تھے۔وہ خوبصورتی اور وجاہت سے بھرپور مرد تھا۔وہ اس کے چہرے پہ نگاہیں ٹکائے ناجانے کونسی دنیا میں گم تھی۔اس حسرت سی جاگی تھی من میں ایک کسک تھی جو اس کے پورے وجود کو جکڑ رہی تھی۔

اگر یہ شخص میرے نصیب میں ہوتا تو اس سے جڑا ہر رشتہ صرف میرا ہوتا۔"ناجانے کیسے اس لمحے اس کے" دل نے یہ سرگوشی کرتے اسے ساکت کر دیا۔اسی لمحے زاویار کی نگاہیں اس کی آنکھوں سے جا ٹکرائی۔

****

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔"زاویار کے سخت لہجے پہ اس نے خود ساختہ سوچوں کو جھٹکا اور گڑبڑا کر اس کے" ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا۔

کچھ۔کچھ بھی نہیں ہوا بس وہ ایسے ہی۔"اس نے اسے ٹالنا چاہا لیکن ذاویار کی پیشانی پہ پڑتی سلوٹیں اس کا" سانس روک گئی۔

مجھے بتاؤ کہ یہاں کیا ہوا ہے اور فضول کی باتیں بگاڑنے کی میرے ساتھ کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔ آئی" سمجھ میری بات جواب دو اب مجھے۔"وہ درشتگی سے گویا ہوا۔ماہا نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیوں۔ کیوں بتاؤں میں آپ کو۔ کیا لگتے ہیں آپ میرے جو آپ کی باتوں کا جواب دو مجھے۔ جس سے رشتہ ہوا" ہے آپکا۔ صرف اسی سے کنسرن شو کریں میرے سر پہ سوار ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے آپکو۔" وہ بھی اسے جتانے والے انداز میں بولتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

کنسرن۔" وہ بول کر زور سے ہنسا۔"

کنسرن اور وہ بھی تمہارے لیے۔ میں بس یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ جس لڑکی کو میرا چھونا اس قدر نا گوار گزرا تھا اس" نے کسی دوسرے کے ساتھ یہ سب۔" وہ بولتے بولتے رکا اور معنی خیز نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا جس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ذاویار کی جانب دیکھا جو اب سر جھٹکتے دوبارہ بچے کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔ اس کا ایک بار پھر معائنہ کرتے ہی اس نے اپنا فون نکالتے کان سے لگایا۔

جنگل کے ایریا کو اچھے سے گھیر لو۔ وہ جو کوئی بھی ہے یہی ملے گا۔" اس کے تحکم بھرے لہجے پہ ماہا نے خوفزدہ" نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور وہاں سے جانے کو پر تولنے لگی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے نظر بچا کر وہاں سے بھاگتی ذاویار نے ایک جھٹکے سے اسے واپس نیچے کھینچا۔

یہاں سے تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا بیوقوف لڑکی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ چپ کر کے بیٹھو" یہاں۔ تمہاری وجہ سے ہمارا کام بھی خراب ہو گا اب۔" وہ غصیلے لہجے میں بولا اور اس بچے کی جانب متوجہ ہوا جس پہ انجیکشن کا اثر آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بیٹا آپ سن رہے ہو مجھے۔"ذاویار نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلایا تو وہ چونک کر خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"پولیس انکل۔پولیس انکل وہ مجھے لے کر جارہے تھے۔"اپنے سامنے بیٹھی پولیس کو دیکھ وہ تیزی سے اس کے سینے سے لگا۔ذاویار نے نرمی سے اس کے بالوں کو سہلایا۔

"کوئی کہی نہیں لے کر جارہا آپ محفوظ ہو یہاں۔اچھا مجھے بتاؤ کہ کون تھے وہ لوگ اور یہ۔"اس نے نرمی سے اس کے گال پہ ہاتھ رکھا۔

"میں نہیں جانتا بس مجھے اتنا یاد ہے کہ میں ان کے ساتھ جانے پہ منع کر رہا تھا لیکن پھر اچانک کچھ گردن پہ چبھا تھا اور اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں۔ہاں اس کے پاس ایک لڑکی اور بھی تھی۔"اس نے روتے روتے بتایا۔وہ بچہ بھی اس صورتحال سے گھبرا رہا تھا۔ماہا کی آنکھیں خوف کے مارے پھیل گئی۔اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔اگلے ہی لمحے اس کا فون بجا۔ذاویار نے بنا کسی تاخیر کے فون اٹھایا تو حسن کی کال تھی۔

"ہم جنگل کی بیک سائیڈ پہ ہیں تم اس لڑکی اور بچے کو لے کر وہی آجاؤ۔"حسن کی بات پہ اس نے نہایت احتیاط سے اطراف کا جائزہ لیا اور جھک کر آگے کی جانب بڑھنے لگا۔جھاڑیاں ہونے کی بدولت ایسے کوئی بھی انہیں دیکھنے سے قاصر تھا۔مطلوبہ گاڑی دکھتے ہی وہ تیزی سے اس جانب بڑھے۔اسی لمحے ماہا بری طرح اوندھے منہ زمین بوس ہوئی۔تکلیف کے احساس سے آنکھیں پانی سے بھر گئی۔اگلے ہی لمحے اس کی چیخ پہ پورا جنگل گولیوں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی تھرتھراہٹ سے گونج اٹھا۔ذاویار نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور دو آفیسرز کو یہاں رکھتے اس بچے کو گاڑی میں بٹھایا۔

اس سے پہلے کہ وہ غصے سے ماہا کو بھی گاڑی میں بٹھاتا جھاڑیوں میں سرسراہٹ سی پیدا ہوئی تھی۔داؤد نے چونک کر اس بچے کی جانب دیکھا۔

یہاں سے نکلو فوراً اس بچے کو لے کر کوئک۔"وہ تحکم بھرے لہجے میں دھاڑ اٹھا۔ماہا نے بے یقینی کی کیفیت" میں دھول اڑاتی گاڑی کو دیکھا۔

مم۔میں نے ساتھ جانا تھا۔"وہ منمنائی۔"

اب ٹھہرو اسی جنگل میں اور سکون کرو۔کس نے کہا تھا کہ اتنی ذور سے چلاؤ۔"وہ ذہر خند لہجے میں غرایا۔حسن" نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہو گیا ہے ذاویار۔وہ جان بوجھ کر تو نہیں چلائی ہو نگی نا۔فضول گوئی سے پرہیز کرو۔"حسن اسے شرمندہ" کرنے کی کوششوں میں تھا۔

واٹ سوا یور۔"دوسری جانب بے نیازی عروج پہ تھی۔وہ تینوں اب نہایت چوکنا ہو کر آگے کی جانب قدم" بڑھا رہے تھے اور وہ آنسوؤں سے تر چہرے کو رگڑتی ان کی تقلید میں قدم بڑھا رہی تھی۔اگلے ہی لمحے اپنے سر پر سے کسی پرندے کے پر مارنے پہ وہ ایک بار پھر سے چیخی۔حسن تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آپ ٹھیک ہیں۔میرا مطلب چیخی کیوں تھی۔"

وہ شاید پرندہ تھا کوئی۔"اس نے ڈر کر وضاحت تھی۔اس کے معصوم چہرے کو دیکھ حسن نے دل ہی دل میں "لاحولہ کہا۔

واٹ نان سینس۔بھونک رہا تھا کہ مت لاؤ کسی کو۔دیکھ لو اب اس کی حرکات۔جلد از جلد اس کا بندوبست کرو" اور یہاں سے بھجواسے۔ایسے ہی سر پہ مسلط کر لیا ہے۔"وہ اشتعال کے عالم میں بڑبڑایا۔

سر اطلاع ملی ہے کہ ان کی گاڑی ابھی بھی اسی مقام پہ موجود ہے مطلب وہ ابھی اسی جنگل میں موجود" ہیں۔یہاں سے نکل نہیں پائے۔ہمیں جلد از جلد اس بچی کو ان کی قید سے چھڑوانا ہو گا ورنہ جو ان کے مطالبات ہیں وہ پورا کرنے پہ ان کے ماں باپ مجبور ہو جائیں گے اور سب سے اہم بات وہ لوگ پھر بھی بچوں کو آزاد نہیں کرتے۔"افسر کی اطلاع پہ اس نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی اور ایک نظر حسن کو دیکھا جس کی نگاہیں مسلسل ماہا کو دیکھ رہی تھی۔

"اپنے اندر کے ٹھرکی انسان کو سلادو حسن۔"

بکواس مت کرو۔اس کے بارے میں ایسا سوچا بھی نہیں میں نے۔دیکھ نہیں رہے جھلی سی ہے۔معصوم ہے" کہی خود کا کوئی نقصان نہ کروا بیٹھے۔"حسن کے لہجے میں اس کیلیے تشویش محسوس کر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔اگلے ہی لمحے وہ واپس ماہا کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہنا چل کیوں نہیں رہی۔ تھوڑی سی ہمت کریں۔" حسن نے اس کی ہمت بندھانی چاہی۔ ماہا نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا۔ پاؤں میں کچھ چبھا ہونے کی بدولت وہ چلنے سے قاصر تھی۔ جیسے ہی وہ چلنے لگتی پاؤں میں موجود چیز بے تحاشہ چبھتی تھی۔ اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ ذاویار غصے سے دندناتے اس کے نزدیک پہنچا۔

"یہاں تمہارے ڈرامے دیکھنے نہیں آئے ہم۔" اس نے کہتے ساتھ ہی غصے سے اس کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں لی اور اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا۔ ایکدم وہی پاؤں کسی پتھر سے ٹکرانے کی بدولت ایک ذوردار چیخ اس کے لبوں سے نکلی وہ اپنا پاؤں پکڑ کر وہی گر سی گئی۔ اگلے ہی لمحے ذاویار نے کھینچ کر ایک تھپر اس کے منہ پہ دے مارا تھا۔ ماہا ساکت بیٹھی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"بہت کہ لیا تھا زبان سے لیکن تم کم عقل کو زبان سے کہی بات سمجھ نہیں آتی شاید اسی لیے ہاتھ کا استعمال کیا ہے اور اب اگر تمہاری آواز آئی تو اگلا تھپڑ دوسرے گال پہ آئے گا اور اس کے بعد یہی دفن کر دوں گا میں تمہیں۔" وہ سختی سے اسے باور کراتے پلٹ گیا۔ ماہا نے سن پڑتے دماغ کے ساتھ اپنے پاؤں کو دیکھا جو پورا لہو لہان تھا۔ لہولہان تو اس کا دل بھی تھا۔ اس نے گال پہ ہاتھ رکھتے جلن کی شدت کو کم کرنا چاہا۔ آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔ اچانک فائرنگ کی آواز پہ اس نے گھبرا کر اطراف کا جائزہ لیا۔ ڈر کے مارے اس کی جان نکلنے لگی۔ اس کا ذہن نا جانے کیوں تاریکیوں میں ڈوبنے لگا۔ اس نے کان پہ ہاتھ رکھتے ان آوازوں کو کم کرنا چاہا لیکن وہ تھی کہ بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔ خوف اس کے ذہن پہ اس قدر حاوی ہو گیا کہ وہ سامنے سے آتے ذاویار کو پوری طرح دیکھ بھی نہ پائی اور اگلے ہی لمحے لہرا کر زمین بوس ہو گئی۔ اس نے بند ہوتی آنکھوں کے پیچھے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے آخری بار زاویار کو دیکھا تھا جو اس کے چہرے پہ جھکا اس کا گال تھپتھپا رہا تھا۔اس کے بعد اس کا ذہن مکمل تاریکی میں ڈوب گیا۔

****

اب کیسی طبیعت ہے ماہا۔" ماموں کی آواز پہ وہ چونک کر ان کی جانب پلٹی اور کھڑکی کے پٹ بند کرتے " لڑکھڑاتے قدموں سے بیڈ کی جانب چلی آئی۔

"کھڑی کیوں ہوئی تھی بیٹھی رہتی اس طرح تکلیف زیادہ ہو گی۔"

جَ" جن کی زندگی کی تکلیفوں سے بھری ہوا نہیں یہ چھوٹی موٹی تکلیفیں کچھ نہیں کہہ سکتی ماموں جان۔" وہ چہرہ جھکائے آرذدگی سے بولی۔اس واقعے کو تین دن گزر چکے تھے اور وہ ابھی تک یہ نہ جان پائی تھی کہ اس دن وہ گھر کیسے واپس لوٹی۔ان سب کو کس نے بتایا ہو گا۔نہ اس نے کسی سے پوچھا اور نہ گھر میں سے کسی نے اسے بتانے کی زحمت کی تھی۔ان کیلیے بس اتنا بہت تھا کہ وہ گھر واپس آگئی تھی۔ویسے بھی آج رات کو مہندی کی تقریب تھی تو گھر میں سب تیاریوں میں مصروف تھے۔رافع سے رہا نہ گیا تبھی اس کے کمرے میں چلے آئے۔

"کیا ہوا ہے بیٹا سب ٹھیک ہے۔"

جی ماموں آپ پریشان مت ہو۔" وہ انہیں دیکھ کر آسودگی سے مسکرائی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماموں آپ سے ایک بات پوچھوں اس دن میں گھر کیسے لوٹی تھی۔ میرا مطلب کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہوا۔" اس نے بالاخر خود میں ہمت مجتمع کرتے ان سے پوچھ ہی لیا۔ رافع نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

بس کسی ہسپتال سے فون آیا تھا کہ آپ کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے تو میں ارحام کو لیے سیدھا وہی پہنچا تھا ویسے بھی" ہمارے لیے اتنا بہت ہے کہ آپ یہاں ہمارے سامنے ہو۔" وہ اس کے بالوں کو سنوارتے محبت سے بولے۔ ماہا ان کی بات پہ بظاہر مسکرا دی البتہ دل میں دھکم پیل شروع ہو چکی تھی مطلب ذاویار کے ذریعے وہ گھر نہیں لوٹی تھی۔ اس نے کسی کو بتانا بھی گوارا نہیں کیا تھا کہ وہ کہاں پھنس گئی تھی۔ اس نے لبوں کو آپس میں پیوست کرتے سوچا اور ان کے جاتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پاؤں کا درد تو یہ جان کر کہی دور جا سویا تھا۔ کپڑے بدلتے اس نے بالوں کو سنوارا اور ڈوپٹہ سر پہ سیٹ کرتے اپنا بیگ شانے پہ ڈالتے وہ باہر کی جانب بڑھی ارادہ اس کا آفس جانے کا تھا۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی باہر کی تیاریاں دیکھ اس کے دل میں کوئی ہلچل نہ ہوئی۔ وہ سب تو اس گھر کی اکلوتی بیٹی کیلیے ہو رہا تھا تو وہ کیونکر اپنے دل کو خوش گمانیوں کی نذر کرتی۔ اس سے پہلے کہ وہ اسی خاموشی کے ساتھ پاؤں میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے باہر کی جانب بڑھتی کرن کی آواز پہ وہ چونک کر ان کی جانب پلٹی۔

کہاں جا رہی ہو تم اس وقت۔" انہوں نے مٹھائیوں کی ٹوکریاں ایک جانب رکھی اور حیرت سے استفسار کیا۔"

"وَ" وہ ممانی میں آفس جا رہی ہوں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا لڑکی۔اس خاندان کی بہو بننے جارہی ہو اور تمہیں ابھی بھی آفس کی پڑی ہوئی" ہے۔لوگ کیا سوچیں گے کہ ہم لوگ اپنی بہو کی بھی ذمہداری نہیں اٹھا سکتے۔چپ کر کے گھر بیٹھو کہی جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"کرن کی تیز آواز پہ اس کی گرفت اپنے بیگ پہ سخت ہوئی مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔

ممانی پلیز جانے دیں مجھے۔مجھ سے یہ سب نہیں دیکھا جارہا۔"وہ بھیگے لہجے میں بولی۔انجم نے کٹیلی نگاہوں سے" اس کی جانب دیکھا۔

جانے دیں ممی۔میری خوشیاں اس سے ویسے بھی دیکھی نہیں جاتی۔اگر یہاں رہی تو کیا پتہ کالی نظر ہی ڈال" دے اس کے بعد آپ کی بیٹی پہ وہ نگاہ پڑ گئی تو میرے حق میں اچھا نہیں ہو گا۔اس سے بہتر یہی ہے کہ اسے یہاں سے جانے دیں۔"انجم کے رعونت ذدہ لہجے پہ وہ خاموشی سے مڑ گئی۔دل ایکدم بھاری ہو گیا تھا۔اس قسم کی تلخ باتیں سن سن کر وہ تھک چکی تھی۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں باہر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اس دوران سامنے سے آتے ارحام کو دیکھ نہ پائی۔ارحام نے تیزی سے اس کے شانوں کو تھام کر اسے روکا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی اور کسمسا کر اس کے حصار سے نکلی۔

"اہم سوری وہ بس تم گرنے والی تھی۔خیر تم کہاں جارہی ہو۔"

میں وہ آفس۔"اس نے چہرہ جھکاتے جواب دیا۔ارحام نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے" اثبات میں سر ہلا گیا۔وہ فلحال اس پہ کسی قسم کی روک ٹوک نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماہا اس سے کسی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھی چیز کو لے کر بدگمان ہو۔ ویسے بھی اس کا دل اس کی جانب سے ابھی مکمل طور پہ صاف نہیں ہوا تھا۔ اس نے اگلے ہی لمحے ڈرائیور کو آواز دی اور اسے ماما کو لے جانے کا کہا۔ وہ جو اسے ٹوکنا چاہتی تھی نا جانے کیا سوچ کر خاموشی اختیار کر گئی۔ گاڑی کے وہاں سے نکلتے ہی ارحام نے پر سوچ نگاہوں سے اس راستے کو دیکھا جہاں سے ابھی گاڑی گزری تھی۔ اندر قدم رکھتے ہی کرن نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اس کی ہٹ دھرمی دیکھ لی۔ کیسے میری بات نظر انداز کر کے چلی گئی۔ میں اسے تمہاری بدولت اپنانے کی" تیاریوں میں ہوں اور وہ مجھے کسی کھاتے میں نہیں لاتی۔" وہ اب ارحام پہ برس رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے ممی۔ وہ بس آفس گئی ہے کچھ دیر میں لوٹ آئے گی۔ آپ پریشان مت ہو اور اس بات کو زیادہ سر" پہ حاوی مت کریں۔" وہ مسکرا کر بولتے انہیں جلا کر راکھ کر گیا۔ اس کے جاتے ہی کرن نے نخوست سے انجم کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ بھی ناگواری پھیلی ہوئی تھی۔

آپ دیکھ رہی ہیں ممی۔ کیسے سب اس کے آگے پیچھے گھومتے ہیں اس کی سنتے ہیں۔ میرا بس نہیں چلتا اس کی" جان لے لوں۔" وہ تنفر بھرے لہجے میں غرائی۔

کبھی تم بھی ایسی ہی تھی۔" کرن نے اسے دیکھ کر طنز کیا تو وہ خجل سی ہو گئی۔"

میری زندگی کی سب سے بڑی بھول تھی اس پہ بھروسہ کرنا ممی۔ خیر آپ نے سوچا پھر اس بارے میں۔" اس" بابت سوچتے انجم کی آنکھیں چمک اٹھی۔ کرن نے اس کی بات پہ زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تو انجم کے لبوں پہ شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں جب کسی کام کے بابت سوچ لیتی ہوں پھر اسے پورا کر کے چھوڑتی ہوں۔ ابھی تو بس پلین ہوا ہے جب اس پہ عمل درآمد ہو گا تو سوچو کتنا لطف آئے گا۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ انجم کی مسکراہٹ نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

میں تو ویسے بھی بس کل کے دن کے انتظار میں ہوں جب ایک قیامت کا ساماں ہو گا بس مجھے پہلے فارغ کر دیجیے گا بعد میں اس کے ساتھ جو جی میں آئے کیجیے گا۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے جتانے والے لہجے میں بولی۔ کرن اس کی بات پہ دلکشی سے مسکرا دی۔ اسی دوران فون بجنے کی آواز پہ کرن نے چونک کر شیشے کی میز پہ رکھے موبائل کو دیکھا مگر سکرین پہ ابھرتے نمبر کو دیکھ انہوں نے بنا کسی تاخیر کے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

کہاں ہو تم۔" ان کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ انجم بھی ان کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔"

****

مہندی کی تقریب کا اہتمام ظفر ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ جگہ کشادہ ہونے کی بدولت ان کی خواہش تھی کہ وہ یہ تقریب وہی کرتے۔ رافع نے ارحام کی مہندی کا بھی بولتے انہیں بے تحاشہ ٹالنا چاہا لیکن ان کا کہنا تھا کہ اگر ایک بیٹی کے ساتھ دوسری بیٹی کی مہندی کی تقریب یہاں ہو جاتی تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ فنکشن صرف قریبی لوگوں کا ہونے کی بدولت گھر کے لان میں ہی کرنے کو ترجیح دی گئی تھی۔ چاروں اطراف میں گہما گہمی چھائی ہوئی تھی۔ پورے لان کو موتیے کے پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ برقی قمقموں کی روشنی میں رات کا پہر بھی دن معلوم ہو رہا تھا۔ مختلف رنگوں کی لڑیاں لان کے ہر کونے میں لگی اپنی بہار دکھا رہی تھی۔ مہمانوں کی آمد کا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سلسلہ جاری تھا۔جو گھر کی سجاوٹ کو دیکھتا اس کے لبوں سے بے ساختہ ماشااللہ نکلتا۔اس قسم کی سجاوٹ دیکھنے والے کی آنکھوں کو خیرہ کررہی تھی۔لان کے دروازے سے اندر داخل ہو تو سامنے ہی دو صوفے رکھے گئے تھے جنہیں پیلے رنگ کے کور سے ڈھکا ہوا تھا۔اس کے دونوں اطراف پہ گیندے کے پھول سجاوٹ کی رونق کو بڑھا رہے تھے۔صوفوں کے پیچھے ہر جگہ کو نیٹ کے پردوں سے سجایا گیا تھا۔رافع اور کرن نے جوں ہی سجاوٹ دیکھی وہ بے ساختہ مسکرادیے۔ان کی توقع کے برعکس سجاوٹ کی گئی تھی۔

ماشااللہ بہت حسین ہے سب کچھ۔"رافع نے ظفر کو دیکھ کھلے دل سے تعریف کی تو وہ دلکشی سے" مسکرادیے۔ارحام ابھی تک نہیں آیا تھا البتہ ماہا اور انجم کو رائقہ آتے ساتھ ہی کمرے میں لے گئی تھی تاکہ ہلکا پھلکا تیار ہو کر رسم کے وقت پہ نیچے لا سکیں۔رائقہ ان دونوں کو لے کر جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی ان کی تیاری دیکھ بے ساختہ مسکرادی۔

بہت حسین لگ رہی ہو انجم۔"اس نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی جو پیلے رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں" سچ مچ حسین لگ رہی تھی۔ڈوپٹہ گلے۔میں ڈالا ہوا تھا۔وہ انجم کے ساتھ لگتے ہوئے بولی تو بدک کر اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔انجم نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

اچھا جانتی ہوں میں۔تم ساتھ تو مت لگو اب۔ایسے ہی میری تیاری خراب ہو جائے گی۔"وہ سر جھٹک کر بولی" اور خود کو آئینے میں دیکھنے لگی۔انجم اس کی حرکت پہ لبوں کو بھینچ گئی اور بمشکل مسکراتے ماہا کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم تو ویسے بھی حسین ہو۔ یہ میک اپ وغیرہ تو تمہارے لیے بنا ہی نہیں ہے۔" اب کی بار اس نے ماہا کے ساتھ لگنے کی کوتاہی نہیں کی تھی۔ کیا معلوم اسے بھی برا لگ جاتا لیکن ماہا اپنا لہنگا سنبھالتے اپنی جگہ سے اٹھی اور اسے گلے سے لگا یا تھا۔ جہاں انجم کو اس کی حرکت پہ اپنے رویے کا احساس ہوا وہی رائقہ کے لبوں پہ دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی۔ وہ ایک بار پھر اس کے گلے سے لگی تو ماہا کھل کر ہنس دی۔

تمہارا پاؤں کیسا ہے اب۔" رائقہ نے چونک کر اس کے پاؤں کے متعلق استفسار کیا تو وہ تکلیف کے باوجود ہولے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔ اپنے درد کو اعلان کرنا تو اس نے پہلے بھی نہیں سیکھا تھا۔

السلام وعلیکم عزیز خواتین۔" علی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سر کو خم کرتے ایک ادا سے سلام کیا تو ماہا اس کی حرکت پہ مسکرا دی۔ علی نے بھی ایک دلکش مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ ماہا خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ نا جانے اس کا دل کیوں خاموش تھا۔ کیوں احساس کیوں نہیں پنپ رہا تھا اس کے دل میں۔

آپ بہت حسین لگ رہی ہیں جبکہ آپ بلکل بھی نہیں لگ رہی کیونکہ آپ نے میرا مسکرا کر بلکل بھی استقبال نہیں کیا۔" علی دل کی بات منہ پہ لے ہی آیا۔ انجم جو اپنے لبوں پہ رنگی لپ سٹک کو مزید تیز کر رہی تھی ٹھٹھک کر اس کی جانب پلٹی اور کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

تم جانتے ہو مجھے اس قسم کے مذاق بلکل نہیں بھاتے۔

اور میں نے بھی آپکو پہلے ہی کہا تھا کہ میں آپ کے معاملے میں مذاق بلکل نہیں کرتا بلکہ جو کہتا ہوں سچ کہتا ہوں۔" وہ بھی جواب میں بیچارگی سے بولا۔ رائقہ نے اس کے پیر پہ پیر مارتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

واٹ سوایور۔ تمہاری تعریف کی مجھے ضرورت بھی نہیں ہے۔" وہ سر جھٹک کر ناز سے بولی تو ماہا اسے دیکھ کر رہ گئی۔ رائقہ نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اپنی پسند پہ اسے ایک بار پھر افسوس ہوا تھا۔

یو نو واٹ۔ ٹوبی ویری اونیسٹ۔ مجھے آپ اتنی سی بھی نہیں پسند۔ اس جھلی کو کہا بھی تھا کہ کسے پسند کر لیا تم نے" ایک چلتے پھرتے شو پیس کو جسے بس میک اپ برینڈڈ کپڑوں ان سب چیزوں کے علاوہ کچھ بھاتا ہی نہیں مگر نہیں میری بہن پاگل ہے نا اس کا ہر فیصلہ ہی غلط ہوتا ہے مگر آپ جانتی ہیں کہ میں کیا کرتا ہوں اس کی ان حرکتوں پہ۔"

وہ اس کے گرد چکر کاٹتے کاٹتے رکا اور دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔ انجم سانس روکے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ ماہا نے خوفزدہ نگاہوں سے رائقہ کی جانب دیکھا جو خود دم سادھے کھڑی تھی۔

میں اس کے انہی غلط فیصلوں کو درست کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں پھر چاہے مجھے اس کیلیے کسی بھی حد" تک جانا پڑے۔" وہ ہنس کر بولتے تالی مارنے کی خاطر اس کی جانب ہاتھ پھیلا گیا لیکن جواب میں وہ اسے ویسے ہی گھورتی رہی۔

ارے آپ تھوڑی نا ماریں گی آپ ہی تو وہ غلط فیصلہ ہے جسے مجھے درست کرنا ہے۔" وہ زچ کر دینے والی" مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے ماہا کی جانب مڑا اور مسکراتی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔ نا چاہتے ہوئے بھی ماہا پہلو بدل کر رہ گئی۔

بھابھی ماں وہی جو علی کے دل کو بھائے ورنہ میری بلا سے بھاڑ جائے۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولتے بائیں آنکھ دبا گیا اور ساتھ ہی مخصوص انداز میں بالوں کو سنوارتے ہاتھ ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"یہ تمہارا بھائی انتہائی بدتمیز ہے رائقہ۔"

مگر تم سے کم انجم۔ ان میں تو پھر کسی کا لحاظ ہے مگر تم میں نہیں ہے۔ تم ایک نہایت مفاد پرست لڑکی ہو۔" وہ اس کی بات درمیان میں اچکتے ناگواری سے بولی۔

تم جانتی ہو کس سے مخاطب ہو تم۔ اپنی سب سے بڑی بھابھی سے۔ تم دونوں کا بندوبست تو میں شادی کے بعد زاویار سے کرواؤں گی۔" وہ برش ڈریسنگ ٹیبل پہ پٹختے جلے بھنے انداز میں بولی۔ رائقہ نے اس کی بات کو بمشکل ہضم کیا۔ ماہا ہونقوں کی طرح اس کا اترانا دیکھ رہی تھی۔

شوق سے بشر طیکہ بھائی تمہاری سن لیں۔ یو نو واٹ انجم افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پہ نہیں بلکہ خود پہ کہ میں نے یہ رشتہ پیش کیا اور ہنسی آ رہی کہ مجھے تم پہ نہیں بلکہ خود پہ ہی کہ اب چاہ کر بھی کچھ نہیں ہو سکتا لیکن اللہ ہے نا جسے تم بھول بیٹھی ہو وہی معجزات کرنے میں ماہر ہے۔ بس اسی کے معجزے کا انتظار ہے۔" وہ نہایت پر سکون تھی جیسے سچ میں کوئی معجزہ ہو جائے گا۔ انجم ایک لمحے کیلیے گھبرائی مگر پھر اس کی بکواس پہ کان دھرے بغیر اپنا موبائل لیے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ جیسے اس سب سے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو اور اسے اصل میں پڑتا بھی نہیں تھا۔ رائقہ نے بے تاثر نگاہوں سے اس کا لاپرواہ انداز دیکھا اور خود ماہا کو اشارہ کرتے کمرے سے نکل گئی۔ ماہا کو

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اکیلے کمرے میں اس کے ساتھ ٹھہرتے پریشانی سی ہونے لگی لیکن اسے اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر جاتا دیکھ ماہا کی پیشانی پہ سلوٹیں ابھری۔اس نے تفکر سے اس کی جانب دیکھا۔

انجم کہاں جارہی ہو تم۔"ماہا کے پریشان کن لہجے پہ وہ ذرا سنبھل کر پلٹی اور غضبناک تیوروں سے اس کی جانب" دیکھا۔

میں جہاں بھی جاؤں۔یہ میرا گھر ہے تمہیں اپنی چونچ لڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ تہذیب کی تمام" حدیں پھلانگتے اسے کاٹ کھانے کو دوڑی۔اس کے لفظوں کی تاثیر سے ماہا کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔وہ خاموشی سے نگاہوں کازاویہ بدل گئی۔انجم سر جھٹک کر باہر نکل گئی۔ناجانے کیا سوچ کر ماہا نے انجم کی تقلید میں قدم باہر کی جانب بڑھائے۔وہ جوں ہی راہداری مڑی۔ماہا بھی تیزی سے دیوار کی اوٹ میں ہو گئی معاً ایک سنسان جگہ پہنچتے ہی وہ رکی جہاں وہ ٹیرس پہ جارہی تھی۔ماہا نے دیوار کی اوٹ میں ہوتے دیکھا مگر وہ چہرہ تو نہ دیکھ پائی البتہ شیشے کی بدولت کسی انسان کا سایہ ضرور پڑرہا تھا جس سے وہ بات کررہی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے سے لگی تو ماہا نے اپنے لبوں پہ سختی سے ہاتھ جما لیا۔

یہ۔کک۔کون ہے۔انجم کس کے ساتھ ہے۔"وہ پریشانی کی کیفیت میں بڑبڑائی۔اگلے ہی لمحے وہاں شور سن" ماہا تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی مبادہ انجم اسے دیکھ نہ لے۔انجم کے کمرے میں آنے تک وہ خود کو کافی حد تک کمپوز کر چکی تھی لیکن ذہن ابھی بھی اس جانب الجھا ہوا تھا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کچھ ہی دیر میں گھر کے بڑوں کے کہنے پہ رائقہ ان دونوں کو کمرے میں لینے آئی تو ماہا کا ڈوپٹہ تو پہلے ہی سر پہ موجود تھا۔اس جب انجم کو بھی ایسے ہی ڈوپٹہ لینے کا کہا تو وہ بھڑک اٹھی۔

میں نہیں لوں گی۔یہ میری شادی ہے میں بہتر جانتی ہوں تمہیں میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے۔"اہانت کے احساس سے رائقہ کا منہ سرخ پڑ گیا۔اس کے بعد اس نے انجم کو ایک بار بھی مخاطب نہیں کیا اور اپنی کزنز کے ساتھ ان دونوں کو لیتے باہر کی جانب بڑھی۔لان میں پہنچتے ہی ظفر اور رافع نے باری باری ان کے سر پہ ہاتھ رکھا اور ان دونوں کو الگ الگ صوفوں پہ بٹھا دیا۔ماہا نے بیٹھتے ساتھ ہی کھوئے کھوئے انداز میں سب کی جانب دیکھا وہاں سے ہوتے اس کی نگاہ پھپھو سے جا ٹکرائی تو وہ گڑبڑا کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔پھپھو نے خشمگین نگاہوں سے انجم کا ڈوپٹہ گلے میں دیکھا۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہی کھڑی کھڑی اس بے حیا لڑکی کو بے عزت کر دے جسے اپنی شادی کے دن بھی سکون نہیں تھا۔

"ظفر یہ دیکھ رہے ہو۔یہ ہمارے گھر کی بہو ہے سینہ بھی ڈھنگ سے نہیں ڈھانپا ہوا۔"

باجی آپ پریشان مت ہو۔آج کل کی بچی ہے کچھ کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے فلحال جب اس کے ماں باپ نہیں ٹوک رہے تو۔" ظفر نے انہیں ٹالا حالانکہ دل میں ان کے بھی یہ بات آئی تھی لیکن وہ اپنی ہی سوچوں کا سر جھٹک گئے۔ہر جانب کھلکھلاہٹیں عروج پہ تھی بس ایک وہ تھی جس کے اندر سکوت نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔اس کی نگاہیں بے ساختہ رافع اور کرن کی جانب اٹھی وہ انجم کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کے دل میں حسرت جی جاگی۔کاش اس کے ماں باپ بھی آج زندہ ہوتے تو وہ لوگوں کی نظروں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور ان کے رویے کا شکار نہ ہوتی۔ وہ اپنی خالی ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ گہری سوچ میں غلطاں تھی معاً اپنے سر پہ کسی کا شفقت بھرا ہاتھ محسوس کر اس نے چونک کر نگاہ اٹھائی تو سیدھا ظفر سے جا ٹکرائی۔ وہ اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھال رہے تھے۔

اداس ہیں آپ۔" ان کے پوچھنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ ماہا کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔"

ارے رو کیوں رہی ہیں۔" وہ اسے روتا دیکھ حیرت سے بولے۔ ماہا نے چہرہ جھکا کر گہرا سانس بھرا۔"

ماما پاپا کی یاد آ رہی ہے۔ سب کے پاس کوئی نہ کوئی ہے بس میں ہی اکیلی ہوں اس دنیا میں۔" وہ کچھ زیادہ ہی" ناامید دکھائی دے رہی تھی۔ عین اسی لمحے اپنے سر پہ ہاتھ محسوس کر اس نے چونک کر دائیں جانب دیکھا۔

اتنے بڑے گبرو جوان بھائی کے ہونے کے بعد بھی اکیلی۔" علی کی شرارت میں ڈوبی آواز پہ وہ روتے روتے" ہنس دی۔

اور میں۔ میں کہاں ہوں اس فیملی پورٹریٹ میں۔" رائقہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے مصنوعی منہ پھلا کر بولی۔ ماہا" نے ہنس کر اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ہنستے ہوئے اس کے ساتھ لگ گئی۔

بابا ذاویار۔" معیز کی آواز پہ ظفر نے فون اس کے ہاتھ سے تھامتے کان سے لگایا اور وہاں سے اٹھ کھڑے" ہوئے۔ معیز نے مسکرا کر ماہا کی جانب دیکھا اور بے ساختہ اس کا سر تھپتھپایا۔ ماہا نرمی سے مسکرا دی۔ اتنے خوبصورت رشتے انجم کو ملنے والے تھے مگر وہ پھر بھی اس معاملے میں نہایت ناشکری تھی۔ اس نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے انہیں دیکھ کر سوچا۔ اس کے وجود میں ہلچل کی باعث اس کے کان میں موجود

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چھوٹے چھوٹے آویزے بھی لہرائے تھے۔ مہندی والی کی آمد کے ساتھ ہی وہ سب وہاں سے چل دیے البتہ رائقہ ان کے پاس ہی بیٹھے رہے۔ مہندی والی اب ان کے ہاتھوں پہ خوبصورت نقش و نگار بنانے میں مصروف تھی۔ ساتھ ساتھ رائقہ سے بھی باتیں بھی کر رہی تھی۔ ماہا اس دوران اپنی ہی سوچوں میں غلطاں نا جانے کیا سوچ رہی تھی۔ اسی دوران اچانک ہی مہندی والی کی نگاہ دور کھڑے علی کی جانب اٹھی جس نے اسے دیکھ کر تھمبز اپ کا اشارہ کیا تھا۔ وہ مسکرا کر نہایت خوبصورتی سے اس کے ہاتھ پہ نام لکھنے لگی۔ ایک جگہ واضح جبکہ دوسری جگہ ذرا چھپا کر لکھ کر اس نے دوبارہ علی کی جانب دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔ مطلب اس کا کام مکمل ہو چکا تھا۔

ارے آپ نے نام تو بتایا ہی نہیں دولہے کا۔" انجم کے پاس بیٹھی مہندی والی کی آواز پہ وہ ماہا بھی چونک کر ان" کی جانب متوجہ ہوئی۔ وہ اب شرما کر زاویار کا نام بتا رہی تھی۔ رائقہ نے چونک کر ماہا کے آگے بیٹھی مہندی والی کو دیکھا جس نے دولہے کا نام تو پوچھا ہی نہیں تھا۔

آپ بھی یہاں دولہے کا نام لکھ دیجیے گا۔" رائقہ شرارت سے اسے ٹھوکا مارتے ہوئے بولی تو ماہا خاموشی سے" چہرہ جھکا گئی۔

لیکن میں نے تو لکھ دیا۔" اس کی بات پہ ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ اس نے تو" نام پوچھا ہی نہیں تھا تو پھر اس نے کس کا لکھ دیا لیکن اگلے ہی لمحے اپنی ہتھیلی پہ لکھے نام کو دیکھ اسے اس گھر کی عمارت اپنے سر پہ گرتی محسوس ہوئی۔ اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے چھوڑیں میرا ہاتھ یہ آپ نے کیا کیا۔" وہ حلق تر کرتے پریشانی سے بولی اور گھبرا کر انجم کی جانب" دیکھا۔ اگر انجم کو معلوم ہوتا تو بھونچال مچا دیتی۔ رائقہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔ علی اس ساری صورتحال پہ الرٹ ہو چکا تھا۔ رائقہ نے اس کا بازو تھام کر بھنویں اچکائی۔

رائقہ انہوں نے کام خراب کر دیا ہے دیکھو۔ یہاں کس کا نام لکھ دیا۔ سب مجھے غلط سمجھیں گے۔ آپ کم از کم" ایک بار مجھ سے پوچھ لیتی۔" مہندی والی بھی اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا گئی۔ رائقہ نے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھا جواب اسے اپنی ہتھیلی دکھا رہی تھی۔ رائقہ بھی دیکھتے ساتھ تحیر کے عالم میں اپنے لبوں پہ ہاتھ جما گئی جہاں واضح لفظوں میں زاویار لکھا ہوا تھا۔ رائقہ کی رنگت اڑ گئی۔

"یہ کیا حرکت ہے آپ نے پوچھا کیوں نہیں۔"

وہ جی باہر یہی لکھا ہوا تھا مجھے لگا وہ ان کے ہیں۔" وہ چہرہ جھکائے جھوٹ کا سہارہ لے رہی تھی۔ باقی سب بھی" ناسمجھی سے وہاں کے حالات کا جائزہ لے رہے تھے۔ رائقہ نے نگاہیں اطراف میں گھمائی۔ اگر سب کو معلوم ہوتا تو بات مزید بگڑتی تبھی کچھ سوچ کر اس نے بات سنبھالنی چاہی۔

کچھ نہیں ہوا بس نام غلط لکھا گیا ہے میں آتی ہوں صاف کروا کے۔" وہ بمشکل مسکرا کر وہاں موجود سب کو تسلی" دیتے ماہا کو لیتے اندر کی جانب بڑھی۔ ماہا اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا رہی تھی۔

اب کیا ہو گا رائقہ۔" وہ روتے ہوئے بولی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کچھ نہیں ہو گا ماہا۔ تم کیوں گھبرا رہی ہو جیسے یہ سب تم نے جان بوجھ کر کیا ہو۔" وہ اسے جھاڑ پلاتے ہوئے" بولی۔ ماہا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ رائقہ نے اسے ساتھ لگا کر سہارہ دیا۔ ایک یہ لڑکی نا جانے کیوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو سر پہ حاوی کر لیتی تھی۔

ایسا کرو تم زینے چڑھتے ہی پہلے کمرے میں چلی جانا۔ میں فون سن کر آتی ہوں۔" وہ اسے پچکارتے خود باہر نکل" گئی ماہا تیزی سے کمرے کی تلاش میں آگے بڑھی لیکن راہداری مڑتے ہی دائیں بائیں دونوں جانب پہلا کمرہ تھا تو اس نے کہا جانا تھا۔ اس نے آنکھوں کو رگڑتے اللہ کا نام لیا اور بائیں جانب کے پہلے کمرے میں گھس گئی۔ صد شکر تھا کمرے میں کوئی نہیں تھا مطلب اس نے اسے اسی کمرے کا بولا تھا۔ وہ سیدھا واشروم میں جا گھسی اور پانی کے نیچے ہاتھ رکھتے اپنی مہندی رگڑنے لگی لیکن مہندی کا رنگ تیز ہونے کی بدولت وہ نام وہاں اپنی چھاپ چھوڑ چکا تھا۔ اپنی بدقسمتی پہ اسے رونا آنے لگا۔ وہ ہاتھوں کو غصے سے رگڑتے واشروم سے باہر نکلی۔

یا اللہ میں کیا کروں۔ اگر کسی نے یہ دیکھ لیا تو۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے ساتھ ہاتھ کی پشت سے آنسو بھی رگڑ رہی" تھی۔ آئینے کے سامنے شرٹ لیس کھڑے زاویار نے صدمے کی کیفیت میں اسے اپنے کمرے میں دیکھا جو کس قدر سکون سے روتے ہوئے ساتھ ساتھ کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔ اس کے اندر کا غصہ ایک نئے سرے سے عود آیا۔ وہ برش وہی پٹختے دندناتے ہوئے اس تک پہنچا اور اس کا بازو تھام کر ایک جھٹکا دیا۔ ماہا نے چونک کر نگاہیں اٹھائی لیکن اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ کے طوطا مینا سب اڑ گئے۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑے زاویار کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

افف اللہ۔"وہ دونوں ہاتھ آنکھوں پہ رکھتے حلق تر کرتے بے اختیار پلٹی۔ تنفس بری طرح پھولا ہوا تھا۔وجود کا سارا خون جیسے چہرے پہ سمٹ آیا اور زاویار وہ عجیب سے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا جو اس کے کمرے میں بھی گھس آئی تھی۔اپنا شرٹ لیس ہونا تو وہ بھول ہی گیا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو جاہل لڑکی۔۔"وہ تپے تپے لہجے میں پھنکارا۔مسٹرڈ اور گلابی رنگ کے امتزاج کے لہنگے" میں وہ اسے ذہر سے بھی انتہائی بری لگی۔حسب توقع وہ رونے کا شغل فرما رہی تھی اور اسے ایک اسی چیز سے کوفت ہوتی تھی۔

مم۔میں وہ ہاتھ دھونے آئی تھی۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ آپکا کمرہ ہے۔مجھے معاف کر دیں پلیز۔"وہ رخ" موڑے بغیر بولی۔اس کی جانب دوبارہ دیکھنے کی کوتاہی نہیں کی تھی۔زاویار کو اس کی بات پہ پتنگے ہی لگ گئے۔وہ اس کا گریز سمجھتے غصے سے پلٹا اور جلدی سے کرتا پہن لیا مبادہ وہ وہی کھڑے کھڑے بے ہوش نہ ہو جائے۔ماہا نے مٹھیاں بھینچ لی تاکہ وہ اس کی ہتھیلی پہ لکھا اپنا نام نہ دیکھ لے۔اس کے ہاتھ کا تھپڑ یاد آیا تو گال ابھی بھی بری طرح جلنے لگا۔آنکھوں میں نمی سی جاگی۔

تمہیں ہر طرح سے سمجھا کر دیکھ لیا۔غصے سے ہاتھ اٹھا کر لیکن تم نہ سمجھی۔یہ اب آخری بار میں تم سے" درخواست کر سکتا ہوں۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں کہ میرا پیچھا چھوڑ دو اور اس رشتے کا ہی لحاظ کر لو جو ہمارے درمیان کل بندھ جائے گا۔سالی جیجا کا۔"وہ اس کے سامنے اب کی بار دونوں ہاتھ جوڑتے سپاٹ لب و لہجے میں بولا۔آنکھوں میں اس کیلیے عجیب سی الجھن تھی۔ماہا کے ہاتھ بے ساختہ پہلو میں آگرے۔مطلب وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اسے سچ میں ویسی ہی لڑکی سمجھ رہا تھا۔ وہ اپنے پھٹتے سر کو تھامتے اس کی بات کا جواب دیے بغیر پلٹی مگر اچانک اسے رکنا پڑا کیونکہ پیچھے سے اس کا ڈوپٹہ کھنچ رہا تھا۔ اس نے کھینچ کر اپنا ڈوپٹہ چھڑوانا چاہا لیکن بے سود۔ وہ تلملا کر رہ گئی۔

پہلے تو بہت کہہ رہے تھے کہ کمرے سے جاؤں۔ اب جانے لگی ہوں تو ڈوپٹہ تھام لیا ہے۔ پلیز ڈوپٹہ چھوڑیں" میرا۔" وہ تھک ہار کر بولی۔ ذاویار کے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔

ابھی اتنے برے دن نہیں آئے میرے کہ میں تمہارا ڈوپٹہ تھاموں۔ زندگی میں اور بھی کام ہیں مجھے تم جیسی" بیوقوف کو روکنے کے علاوہ۔" وہ پتھریلے لہجے میں اسے باور کرا رہا تھا۔ ماہا نے شرمندگی کے احساس سے جھٹکے سے رخ موڑا تو ڈوپٹہ اس کے کرتے کے بٹن سے الجھا ہوا تھا۔ ذاویار نے غصے سے ڈوپٹہ کھینچا مگر ماہا ڈوپٹے کے سر کے اتر جانے کے خوف سے پیچھے کھینچی چلی آئی۔ اگر وہ مزید بے رحمی سے کھینچتا تو ڈوپٹہ لازماً پھٹ جاتا۔ یہاں تک کہ اس کی پشت ذاویار کے سینے سے ٹکرا گئی۔ وہ دونوں ہی اچانک اس قدر قربت پہ ٹھہر سے گئے۔ ذاویار کے کلون کی خوشبو ماہا کے نتھنوں سے ٹکرائی تو وہ چونک اٹھی۔ ذاویار نے اسے دونوں شانوں سے تھام کر خود سے دور کیا اور غصے سے ڈوپٹہ یوں کھینچا کہ اس کا بٹن ٹوٹتے زمین بوس ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا۔ ماہا اپنی اس قدر بے عزتی پہ خاموشی سے دروازے کی جانب بڑھی لیکن دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے سب لوگوں کو دیکھ اس کی سانسیں تھم گئی۔ شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے کیونکہ اس کی نگاہیں جو بول رہی تھی وہ اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"دیکھا ڈیڈی۔ میں بول رہی تھی نا۔"

اوہ ہیلو محترمہ ایکسکیوزمی۔ کوئی بات بولنے سے پہلے یہ ذہن نشین کرلو کہ کس کے متعلق بولنے جارہی ہو۔ اس سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں لیکن اگر تم نے میرے بارے میں کوئی غلط بات کی تو میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا۔ گوٹ اٹ۔" وہ اس کے کچھ بھی غلط بولنے سے قبل بپھر کر بولا۔ رائقہ نے آگے بڑھ کر ماہا کا ہاتھ تھام لیا۔ انجم اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

میں تو بس اس ماہا کو کہہ رہی۔ آپ پہ تو مجھے پورا یقین ہے۔" انجم ساتھ ہی سیدھی ہوتے میٹھے لہجے میں بولی۔"

اتنا میٹھا کیسے بول لیتی ہیں آپ۔ مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں شوگر نہ ہوجائے۔" علی ہنستے ہوئے بولا۔ انجم نے قہر" برساتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ یہاں اسے ذلیل کرنے آئی تھی لیکن مسلسل خود ہی ذلیل ہوتی جارہی تھی۔

ماہا بس ہاتھ دھونے آئی تھی۔ میں نے اسے پہلے کمرے میں جانے کا کہا تھا لیکن دائیں بائیں بتانا بھول گئی" تھی۔ ایم سوری۔ رائقہ نے شرمندگی سے سب کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔" کچھ ہی دیر میں سب اس بات کو ذہن سے جھٹک چکے تھے البتہ کرن کی چبھتی نگاہیں ماہا بار بار خود پہ محسوس کرسکتی تھی۔ ان کے دوبارہ بیٹھتے ہی دونوں دولہوں کو ساتھ بٹھاتے باقاعدہ رسم کا آغاز کیا گیا۔ ارحام کے چہرے پہ جیت کا خمار واضح تھا اس کے برعکس ماہا خاموز سی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو معیز اب تمہاری باری ہے سب بڑے ہو چکے ہیں۔" ظفر نے فون پہ مصروف معیز کو رسم کرنے کا کہا تو وہ سر ہلا گیا۔ اب ایک جانب معیز اور دوسری جانب علی بیٹھے ہوئے تھے۔ معیز نے انگلی میں ہلدی لیتے جوں ہی انجم کے گال پہ لگانا چاہا وہ ناگواری سے پیچھے ہو گئی۔ ایک تو اس کے ساتھ بیٹھتے ہی اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ رائقہ اس کا گریز خوب سمجھ رہی تھی۔ وہ پہلے بھی تو معیز سے کھار کھاتی تھی۔ اسے معیز کے سپاٹ چہرے کو دیکھ ملال نے آن گھیرا۔ وہ بس ذاویار سے گلے لگتے وہاں سے اٹھ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی انجم نے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

یہ کیا حرکت تھی۔" ذاویار شرربار نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے دھیمے سے غرایا۔ اس کی پیشانی کی رگیں پھولی ہوئی تھی۔

وہ کالو۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ چہرے پہ الرجی وغیرہ ہو جاتی تو۔" وہ گڑبڑا کر تصحیح کر اٹھی اور ذاویار سوچ کر رہ گیا کہ اس نے اس قدر بدتمیز لڑکی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ علی جو اس کی بکواس سن چکا تھا مسکرا کر اس کی جانب آیا اور دونوں ہاتھوں میں اچھے سے ہلدی ملی۔

بھابھی جان مہندی بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔" وہ تمسخرانہ لہجے میں بولتے وہ ہلدی میں ڈوبے ہاتھ اس کے چہرے پہ مل گیا۔ انجم اس کی حرکت پہ ساکت رہ گئی البتہ باقی سب بھابھی دیور کا مذاق سمجھتے کھل کر ہنس دیے۔ یہ بات وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ یہ سب علی نے کس دل سے کیا ہے۔ رائقہ نے مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں اپنا سرخ ہوتا چہرہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ کیا حرکت ہے۔"وہ سب مہمانوں کا خیال کرتے دانت پیستے ہوئے بولی۔ ذاویار نے لاپرواہی سے اپنی پیشانی مسلی۔

"ویسے تو آپ خوبصورت ہیں نہیں۔ کیا معلوم اسی سے نکھار آ جائے۔"اس کا لہجہ سراسر دل جلانے والا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق وہ جل کر راکھ بھی ہو گئی۔ وہاں سے ہوتے ہی علی اور معیز ظفر کے اشارے پہ ماہا کی جانب بڑھے۔ معیز نے بس اس کے سر پہ ہاتھ ہی رکھا دوبارہ ہلدی لگانے کی کوتاہی نہیں کی تھی۔

"وہ نا سہی آپ مجھے اپنی چھوٹی بہن سمجھ کر لگا سکتے ہیں۔ میں برا نہیں مانوں گی۔"وہ اس کی آنکھوں کی بجھتی جوت دیکھ چکی تبھی دھیمے سے بولی۔ معیز نے مسکرا کر ہلدی ذرا ذرا سی اس کے دونوں گالوں پہ لگائی تو وہ کھل کر ہنس دی۔ علی نے بھی اس کے ساتھ تمیز کا مظاہرہ کیا۔

"وہ کیا ہے نا آپ ایسے ہی اتنی حسین ہے۔ زیادہ لگائی تو ڈر ہے کہ کوئی آپ کے حسن پہ فریفتہ نہ ہو جائے۔"وہ بول تو ماہا کو رہا تھا لیکن سنا کسی اور کو رہا تھا۔ انجم نے دانت پہ دانت جماتے مٹھیاں بھینچی اور غصے سے کرن کی جانب دیکھا جو اسے آنکھوں سے تسلی دے رہی تھی۔ انجم پرسکون ہوتے مسکرا دی۔

"تمہاری اسی حسین بہن کے منہ پہ کل کالک نہ ملی میں نے تو میرا نام بدل دینا علی ظفر۔"ماہا اپنے ہاتھوں پہ لکھے ذاویار کے نام پہ انگلی پھیرتے شاطرانہ لب و لہجے میں بولی۔ آنکھیں کچھ سوچ کر عجیب سے انداز میں مسکرا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد تھوڑی بہت ڈھولکی بجاتے ظفر صاحب کے کہنے پہ محفل برخاست ہوئی اور اپنے اختتام کو پہنچی کیونکہ کل بارات تھی اور وقت کم تھا۔ ابھی بھی گھڑی رات کے ایک بجا رہی تھی۔ ان سب نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گھر واپس جانے میں ہی عافیت جانی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی ماہا نے ایک نظر اس سجے سنورے گھر کو دیکھا اور دوسری نگاہ اپنی ہتھیلی پہ لکھے نام پہ ڈالی جہاں زاویار نام کا رنگ کس قدر گہرا چڑھا تھا۔ ارحام کے متوجہ ہونے سے پہلے ہی وہ ہاتھ بند کرتے ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگی۔

****

کیا کر رہی ہو تم جلدی اٹھو یہاں سے۔ شادی ہے آج تمہاری اور کہی سے آثار ہی نہیں لگ رہے۔" کرن جوں ہی اس کے کمرے میں داخل ہوئی وہ اوندھے منہ بیڈ پہ لیٹی کوئی کتاب پڑھنے میں مگن تھی۔ انہیں یہ سب دیکھ گویا آگ ہی لگ گئی تبھی اسے جھڑکنے والے انداز میں بولی۔

ممی کیا ہے یہ سب۔ یہ فارمیلیٹی بھی ضروری ہے کیا۔ میں بد آپ لوگوں کی موجودگی میں نکاح پڑھوا کر جانا چاہتی تھی۔ ہزار لوگوں کے سامنے خود کو دکھانے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے اور کیا معلوم زاویار کے سائیڈ کے لوگ ال لٹریٹ ہو۔ مطلب سو لوگ اور سو قسم کی باتیں۔" وہ کتاب بند کرتے اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی اور اپنی جگہ پہ اٹھ بیٹھی۔ کرن نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

وہاں شادی کرنے کا بھوت بھی شاید تمہیں ہی سوار تھا۔ اب جب ہو رہی ہے تو تم سو نقص مزید نکال رہی ہو۔ ویسے اگر تم کہتی ہو تو ابھی بھی چانس ہے میں یہاں سے شادی کینسل کروا کر تمہارا رشتہ اپنی پسند سے اس سے بھی اونچے گھرانے میں جوڑ سکتی ہو۔" کرن چمکتی نگاہوں سمیت بولی۔ انجم نے خشمگیں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے سر جھٹک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شادی تو میری یہی ہو گی۔ زاویار کی بیوی اور اس علی کی بھابھی میں ہی بنوں گی۔ ایسا تگنی کا ناچ نچواؤں گی نا اس علی کو۔ آئندہ کبھی مجھ سے پنگا لینے کی سوچے گا بھی نہیں۔ جانتی ہیں اس گھر کے کس افراد سے مجھے سب سے زیادہ نفرت ہے۔ اس علی سے جو بات بات پہ مجھے طعنے دینے سے باز نہیں آتا۔ اسے تو ایک ایسی چوٹ سے متعارف کرواؤں گی نا میں کہ بس تکلیف سے کراہ اٹھے گا لیکن مرہم رکھنے والا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے دل جلانے والے انداز میں بولی۔ کرن بھی اس کے خیالات سن دلکشی سے مسکرا دی۔

ایسا ہی ہونا چاہیے انسان کو۔ اگر کوئی آپ سے آپکی خوشیوں چھیننے کی کوشش کرے تو اگلے انسان کو نوچ ڈالو۔ مجھے امید ہے میری بیٹی بھی یہی کرے گی۔" کرن شیطانی مسکراہٹ سمیت بولتے اسے کھل کر ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔

آخر بیٹی کس کی ہوں۔" وہ اترا کر بولی۔"

خیر مزمل بھائی آ رہے یا نہیں آج شادی پہ میری۔" اس نے چونک کر استفسار کیا۔ کرن نے رعونت سے نفی میں سر ہلایا۔

کہاں سنتا ہے تمہارا باپ اب میری۔ اس کی آنکھوں میں تو بس اب ایک ہی چہرہ بستا ہے صرف اور صرف ماہا کا۔ اس کی بات ہوتی ہے تو پھر وہ اندھے گونگے اور بہرے ہو جاتے ہیں۔ میں نے بہت کوشش کی مگر وہ نہیں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مانے البتہ الٹا مجھے دھمکیاں دینا شروع کر دی۔" وہ افسردگی سے بولتے آخر میں مصنوعی آنسو صاف کرنے لگی۔ انجم کو تو جیسے پتنگے ہی لگ گئے۔ اس نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچی۔

ایسا کیسے کر سکتے ہیں ڈیڈی۔ وہ میری بھائی ہیں۔ دو ہی تو بھائی ہیں میرے اب وہ بھی میری شادی پہ نہیں ہونگے" کیا۔ میں یہ سب برداشت نہیں کروں گی ممی۔ مجھے ارحام اور مزمل دونوں بھائی اپنے اطراف میں چاہیے پھر چاہے اس ماہا کو کچھ بھی ہوتا پھرے۔ ایک اس واہیات لڑکی نے ہماری زندگیوں میں آکر سکھ چین سب کچھ ختم کر دیا ہے۔" وہ رعونت زدہ لہجے میں بولی۔ کرن نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

میں بات کرتی ہوں ڈیڈی سے۔ اب میرے اوپر تو وہ ماہا کو فوقیت نہیں دیں گے نا۔ انہیں میری سننی ہی ہوگی" ورنہ میں ہنگامہ مچا دوں گی۔ کیا غلطی تھی میرے بھائی کی صرف پسند ہی کرتے تھے نا ماہا کو۔ اگر آرام سے مان جاتی تو وہ کبھی زبردستی کرنے پہ مجبور نہ ہوتے۔ یہاں بھی سراسر غلطی اس کی ہی ہے اور ہمیشہ کی طرح غلطی ڈیڈی کو انہی کی اولاد کی لگتی ہے۔" وہ غصے سے دندناتے ہوئے جوں ہی دروازے تک پہنچی وہاں ایستادہ فق چہرے سمیت ماہا کو دیکھ اس کی آنکھوں میں ناگواری امنڈ آئی۔ وہ سر جھٹک کر باہر نکل گئی۔ کرن نے بھی اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے اور ماہا اس کے قدم تو جیسے ساتھ دینے سے انکاری تھے۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا۔ کیا سچ میں وہ اتنی بڑی بات نہیں تھی۔ وہ اس کی عزت پہ وار کر رہا تھا کیا یہ چھوٹی بات تھی۔ وہ اسے ہراس کر رہا تھا کیا اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اسے سب خاموشی سے سہنا تھا کیا۔ اسے سب سے زیادہ حیرت دکھ اس بات کی تھی کہ یہ سب کہنے والی کوئی اور نہیں بلکہ خود بذات ایک لڑکی ہے۔ ایک لڑکی کو تو علم ہونا چاہیے نا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہ اس کی عزت کانچ کی مانند ہوتی ہے جس پہ ایک دراڑ بھی اسے زمانے بھر میں رسواں کروادیتی ہے۔وہ کھوئی کھوئی کیفیت میں اپنے ناخنوں کو دیکھ رہی تھی۔یکلخت کسی نتیجے پہ پہنچتے اس نے وہ چادریں بیڈ پہ رکھی اور وہاں سے نکلتے سیدھا رافع کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اندر سے اونچا اونچا بولنے کی آوازیں آرہی تھی۔ماہا اندر جاتے جاتے تھم گئی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔وہ آج تو بلکل بھی واپس نہیں لوٹے گا۔اس نے ایک عورت کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی ہے۔اصولاً تم دونوں کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے تھا لیکن نہیں تم لوگ تو ٹھہری ماہا کی دشمن۔خیر میں نے بول دیا تو بول دیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا اور خاص طور پہ آج۔اب تم دونوں جا سکتی ہو۔" وہ طمانیت سے بولتے رخ پھیر کر کھڑے ہو گئے۔

"تو ٹھیک ہے جب تک میرا بھائی نہیں آئے گا میں شادی نہیں کروں گی۔جب آپ کو سب کے سامنے ذلیل ہونا پڑے گا پھر آپ کو احساس۔"

"یہ آپکی مرضی ہے انجم۔اس میں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔مگر یہ دھمکیاں میرے کسی کام کی نہیں ہے کیونکہ میں اپنی بات سے نہیں ہٹوں گا۔" وہ سنجیدگی سے بولے۔انجم اور کرن ایک غصیلی نگاہ اس پہ ڈالتے تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ماہا سرعت سے پلر کی اوٹ میں ہو گئی۔ان کے جاتے ہی ماہا نے خود میں ہمت مجتمع کی اور کن اکھیوں سے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے رافع کو دیکھا جن کے چہرے پہ کرختگی چھائی ہوئی تھی۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ان کے نزدیک پہنچی اور گلہ کھنکھارا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ارے آپ یہاں کیا کر رہی ہو۔ ابھی گئی نہیں پارلر۔" انہوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مستفسرانہ انداز میں گویا ہوئے۔

"آپ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے۔ ساری تیاریاں بھی تو آپ کو ہی دیکھنی ہے نا۔ کونسے کپڑے پہننے والے ہیں آپ۔" اس نے پے در پے اتنے سارے سوال کر ڈالے۔

"تمہاری ممانی کو مجھ سے ناراض ہونے سے فرصت ملے تو مجھے کچھ دے ناوہ۔"

"تو ممانی اور انجم کو ناراض بھی تو آپ ہی کر رہے ہیں ناماموں جان۔ آج انجم یہاں سے ہمیشہ کیلیے رخصت ہو جائے گی۔ آپ پہ فرض ہے کہ آپ اس کی ہر خواہش کا پاس رکھیں۔ میں جانتی ہوں کہ وہ کونسی خواہش ظاہر کر رہی ہے جو شاید آپ کے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی ممکن نہیں مگر میں سہہ لوں گی۔ آپ پلیز انجم کی خواہش پوری کر دیں۔ آپ واپس بلا لیں اس کے بھائی کو۔ ایک لڑکی کیلیے یہ مرحلہ بہت خاص ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائیوں کے سائے میں رہنا چاہتی ہے ان موقعوں پہ۔ میرا بھائی نہیں نا ہے اسی لیے میں یہ سب سمجھ سکتی ہوں۔ آپ اس کے بھائی کے ہوتے ہوئے بھی اسے یہ محرومی نہ دیں۔" وہ بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی۔ اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح مضبوط تھا۔ رافع اسے دیکھ کر رہ گئے جو اتنا سب سہنے کے بعد بھی ان کو ٹھیک کہہ رہی تھی۔

"مگر میں کیسے۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔ میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔ بات یہ نہیں کہ اس نے آپ پہ غلط نگاہ ڈالی۔ بات یہ ہے کہ اگر وہ کسی پہ بھی غلط نگاہ ڈالتا تو میرا ردعمل یہی ہوتا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کو یہ کرنا ہو گا ماموں جان کیونکہ میں کہہ رہی ہوں۔ جب میں اسے معاف کر چکی ہوں تو پھر آپ کو کوئی" حق سے اس سے ناراضگی جتانے کا۔ امید ہے آپ کو میری بات سمجھ آگئی ہو گی۔ میں اپنی نئی زندگی کی شروات کرنے جا رہی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ کچھ میل دل میں رکھ کر میں اس جانب قدم رکھوں۔" وہ دھیمے لہجے میں بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔ یہ سب اس نے جس دل سے بولا تھا یہ بات وہی جانتی تھی۔ مزمل کو ایک بار پھر سے گھر بلانا مطلب خود کی عزت داؤ پہ لگانا لیکن وہ کسی کی نگاہ میں خود کو غلط نہیں ہونے دے سکتی تھی۔ پہلے ہی اس کو لے کر سب کے دل خراب تھے۔ مزمل کو اگر اسکی وجہ سے گھر سے اور اس گھر کے مکینوں سے دور رکھا جاتا تو لازماً کرن کی طنزیہ اور انجم کے کاٹ دار جملوں کا سامنا اسے تا عمر کرنا پڑتا۔ اس لیے وہ اس بار بھی صبر کرنا سیکھ گئی تھی۔ ویسے بھی اب اسے زندگی کے ہر معاملے میں صبر ہی کرنا تھا۔

کہاں مراقبے میں چلی گئی ہو۔ لو پکڑو اسے اور پارلر جانے کی تیاری پکڑو۔" کرن نے اسے ایک ہی جگہ پہ جما" دیکھ غصے سے چادر اس کے ہاتھ میں تھمائی۔ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹتے اپنے ہاتھ میں موجود سرخ رنگ کی چادر کو دیکھنے لگی۔

یہ کس لیے ممانی جان۔" اس نے جھجک کر استفسار کیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب کیا تیار ہو کر یوں ی منہ اٹھا کر پارلر سے نکل پڑو گی۔ ویسے بھی تمہارا کیا بھروسہ۔ لچھن جو ٹھیک نہیں ہے" تمہارے۔" وہ پتھریلے لہجے میں بولتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اندر جاتے ہی انہوں نے اسی طرح کی بھورے رنگ کی چادر انجم کو تھمائی تو وہ اس چادر کو دیکھ کر چڑ گئی۔

کیا ہو گیا ہے انجم۔" اب تیار ہو کر یونہی تو باہر نہیں نکلو گی نا۔ چلو پکڑو اسے۔ ڈرائیور چھوڑ آئے گا تم دونوں" کو۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتے پچکارنے والے انداز میں بولی اور تمام سامان وغیرہ گاڑی میں رکھوا کر انہیں پارلر کی جانب روانہ کیا اور خود گھر کے دوسرے کام کاج کی جانب اپنی تمام تر توجہ مبذول کرالی۔ ان دونوں کے گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی تیزی سے پارلر کی جانب دوڑائی۔ پارلر ذرا مسافت پہ ہونے کی باعث ماہا کو جانے کو تیار نہیں تھی مگر وہ کسی کو بات کرنے کا موقع بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔ ویسے بھی زیادہ تیار ہونے کا شوق اسے بلکل نہیں تھا۔ یہ سب ویسے بھی انجم کی بدولت ہو رہا تھا۔ اس پارلر سے تیار ہونے کا شوق اسے تھا اور اسے بھی اس کے ساتھ مجبوراً تیار ہونے وہاں جانا پڑ رہا تھا۔ انجم کو اپنے موبائل میں مصروف دیکھ اس نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے توجہ باہر دوڑتے مناظر کی جانب مبذول کرالی جہاں دیکھنے کو اس کا ذرا بھی دل نہیں تھا۔

****

وہ بے خیالی میں اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی کہ اسی دوران بیوٹیشن کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔ وہ جو آنکھیں موندے کچھ سوچ رہی تھی ٹھٹھک کر اپنی آنکھیں کھولی تو سیدھا اپنے ساتھ ہی بیٹھی انجم سے جا ٹکرائی جس کی آنکھوں میں ناگواری کا عنصر صاف نمایاں تھا۔ وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہی تھی ماہا سمجھ نہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پائی۔اس نے چونک کر بیوٹیشن کی جانب دیکھا۔اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ آئینے کی جانب اٹھی تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔بیوٹیشن نے اس کے نقوش کا مزید نکھارتے اسے مزید حسین بنا دیا تھا۔وہ جو ذرا سے لپ گلوز پہ گزارا کرتی آئی تھی آج اتنی تیاری میں خود بھی دم بخود رہ گئی۔گہرے سرخ رنگ کے لہنگے کے ساتھ بلکل لائٹ کی جیولری جو اس نے اپنی پسند سے خریدی تھی۔ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی اس کی سج دھج ہی نرالی تھی۔

میم میرے خیال میں آپ پہ ڈارک شیڈ زیادہ سوٹ کرے گا۔"۔بیوٹیشن کی بات پہ وہ لاپرواہی سے سر" جھکا گئی۔اتنا میک اپ کے بابت اسے علم ہوتا تو آج وہ خود تیار نہ ہوجاتی۔اس کے برعکس انجم کے وجود میں اس کی خوبصورتی کو دیکھ غصے کے بھانبھر جل رہے تھے۔وہ اس سے بھی حسین لگ رہی تھی اور یہی چیز اسے گوارا نہیں تھی۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچی معاً کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔

ایک منٹ ڈارک نہیں اسے لائٹ لپ سٹک لگایئے گا۔وہ کیا ہے نا میرے بھائی کو گہرے رنگ لگانے والی" لڑکیاں نہیں بھاتی۔"اب جیسی میرے بھائی کی پسند ہے اسے بھی بلکل ویسا ہی تیار ہونا چاہیے۔وہ کٹیلے لہجے میں بولی ساتھ ہی ذہرخند نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا جو اس کی بات پہ بمشکل مسکرادی تھی۔

"مگر میم ان کے میک اپ کے ساتھ۔"

جیسا وہ بول رہی ہیں۔آپ ویسا ہی کر دیں مجھے کوئی دقت نہیں ہے۔"وہ دھیمے سروں میں بولتی بیوٹیشن کو" شانے اچکانے پہ مجبور کر گئی۔انجم مکمل طور پہ تیار تھی البتہ ماہا کی تیاری آخری مراحل پہ تھی۔ماہا نے آئینے میں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دکھائی دیتے انجم کو عکس کو پریشان دیکھا تو فوراً سے پہلے اس کی جانب متوجہ ہوئی جو مسلسل ناخن چبارہی تھی۔وہ اس کی جانب مڑی۔

کیا ہوا انجم ٹھیک ہو نا تم۔"وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دھیمے سے بولی۔انجم نے مشکوک نگاہیں اس کی جانب اٹھائی اور ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔

تم سے مطلب۔اپنے کام سے کام رکھو جو بھی ہوا ہے مجھے وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے میرا مسئلہ ہے۔تم مجھ سے" دور رہو اور مجھے ہاتھ لگانے کی تو سوچنا بھی مت۔"وہ درشتگی سے گویا ہوئی۔اتنے لوگوں کی موجودگی میں ماہا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی۔

چلو تم وہاں کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو یہ چادر اوڑھاؤ۔ڈرائیور لینے آتا ہی ہو گا۔"انجم نے خاموش کھڑی لڑکی" کو سختی سے تاکید کی تو وہ ناک منہ چڑھاتے اس کی جانب آئی اور بھورے رنگ کی چادر اٹھائی۔اس سے پہلے کہ وہ اسے چادر اوڑھاتی انجم کی نگاہ چادر کے پھٹے ہوئے حصے پہ پڑی۔وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں سیدھی ہوئی اور صدمے کے مارے اس پھٹی ہوئی چادر کو دیکھ رہی تھی۔

اوہ نو میم اب یہ تو نہیں لی جائے گی۔"بیوٹیشن کی بات پہ انجم نے دانت پہ دانت جماتے گہرا سانس بھرا اور دل" جلانے والی مسکراہٹ سمیت ماہا کی جانب دیکھا جو خود حیران پریشان بیٹھی تھی۔

تو کوئی مسئلہ نہیں مجھے وہ سرخ رنگ کی چادر اوڑھا دو اور یہ پھٹی ہوئی اسے اوڑھا دیتا ویسے بھی اس کی اوقات" کچھ ایسی ہی ہے۔"وہ مزے سے بولتے گنگنانے لگی اور آئینے میں اپنا جائزہ لینے میں محو ہو گئی۔ماہا نے خالی خالی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ باقی سب ورکرز بھی تعجب سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ نجانے اسے کس قسم کی کھاڑ تھی اس لڑکی سے۔ بیوٹیشن نے اس کے کہے پہ عمل کیا اور دونوں کو ایک دوسرے کی چادر اوڑھا دی۔

ایم سوری میم۔ مجھے انہوں نے کہا تھا۔" وہ معذرت خواہانہ لہجے میں گویا ہوئی۔"

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ویسے بھی پھٹا ہوا حصہ تو چھپ ہی گیا ہے۔ وہ پہنے یا میں بات تو ایک ہی ہے نا۔" وہ" مسکراتے لہجے میں بولتی انہیں ٹال گئی۔ کچھ ہی دیر میں باہر ہارن بجتے ہی انجم ماہا کو وہی چھوڑتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تو وہاں موجود ڈرائیور گاڑی کا دروازہ کھولے اسی کے انتظار میں کھڑا تھا۔ وہ تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ ماہا اس کی تیزی دیکھ عجلت میں اپنا لہنگا سنبھالتے جوں ہی باہر نکلی باہر گاڑی جا چکی تھی۔ ماہا کا ذہن سائیں سائیں کرنے لگا۔ وہ اسے یہاں تنہا چھوڑ کر جا چکی تھی۔ اس نے بے ساختہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا۔ دھڑکن نہایت سست روی سے چل رہی تھی۔ وہ اپنے موبائل کی تلاش میں جوں ہی اندر کی جانب بڑھی اندر سے موبائل بھی غائب تھا۔ اسے حقیقتاً پریشانی نے آن گھیرا۔

"ایکسکیوز می۔ یہاں میرا موبائل۔"

میم وہ تو دوسری میم لے گئی۔ ہمیں لگا آپ دونوں ساتھ جانے والی ہیں۔" ان کی بات پہ ماہا کے قدم" لڑکھڑا گئے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔ انجم نے اس کی ذات کو اس قدر بے وقعت سمجھ لیا تھا۔ اسے یوں لڑکھڑاتا دیکھ انہوں نے اسے صوفے پہ بٹھایا اور پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں کیا کروں مجھے تو نمبر بھی نہیں یاد کسی کا۔"وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔"

آپ کو گھر تو معلوم ہو گا نا کہ کہاں ہے۔ہم کوشش کرتے ہیں آپ کو وہاں پہنچا دیں۔اتنا خاص دن ہے آپکا اور" "یہ ہو گیا۔

یہ ہوا نہیں یہ کیا گیا ہے۔خاص دن پہ ہی یہ سب کیا گیا ہے۔"وہاں موجود ایک اور لڑکی بولی لیکن ماہا تو شاید" اپنے حواسوں میں ہی نہیں تھی۔کچھ ہی دیر میں باہر کھڑے گارڈ نے باہر ماہا کو لینے آنے کی خوشخبری سنائی تو وہ مسکرا کر سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھی اور بھاگتے ہوئے باہر کی جانب بڑھی۔سامنے کھڑے ڈرائیور کو دیکھ اس کی جان کی جان آئی۔

بی بی جی۔انجم بی بی کہاں ہیں۔"اس کے غیر متوقع سوال پہ ماہا نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔"

ک"کیا مطلب کہاں ہے اسے تو آدھا پونہ گھنٹہ پہلے ڈرائیور لے گیا ہے۔آپ کو نہیں معلوم کیا۔"ماہا نے اس کی کم عقلی پہ ماتم کیا اور تیزی سے اندر بیٹھ گئی مبادہ یہ بھی اسے چھوڑ کر نہ چلا جائے۔

انجم بی بی چلی گئی بھلا ایسا کیسے ممکن ہے۔صاحب نے تو مجھے بھیجا ہے لینے اور ذمہداری بھی مجھے سونپی ہے۔ہاں" ہو سکتا ہے دوسرا ڈرائیور لے گیا ہو۔"وہ خود ہی سوال اور خود ہی جواب دیتے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی ذن سے بینکویٹ کی جانب بڑھائی۔اس سب کے دوران ماہا کا ذہن ابھی بھی الجھن میں گھرا ہوا تھا۔انجم گھر جا چکی تھی تو کیا وہ اب تک گھر پہنچی نہیں تھی۔نا جانے کیوں ایکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک سا ہوا۔یہ سب سوچتے اس کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت طے کرتے ان کی گاڑی بینکویٹ کی حدود

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں داخل ہوئی تو اس نے اپنا چہرہ تیزی سے چادر سے ڈھک لیا کیونکہ اگر کرن اسے یوں دیکھتی تو لازمًا اسے بھری محفل میں ذلیل کر کے رکھ دیتی۔ اگلے ہی لمحے اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب کرن بھاگتے ہوئے باہر آئی اور اسے سینے میں بھینچ لیا۔ اس سے قبل کہ ماہا خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سمیت ان کی محبت کا جواب دیتی ان کے منہ سے نکلتا لفظ سن وہی تھم گئی۔

صد شکر ہے کہ تم آ گئی انجم۔ چلو لڑکے والے بھی آ چکے ہیں۔ تمہارا ہی انتظار تھا بس۔ ماہا کو تو ساتھ نہیں لائی" نا۔ پلین کے مطابق ہی سب کیا نا تم نے۔ ہاں ایسے ہی گھونگھٹ رکھو ایسے کسی کی بھی نگاہ نہیں پڑنی چاہیے۔" وہ محبت سے اسے اپنے حصار میں لیے مزید کچھ بھی بول رہی تھی لیکن ماہا کے حواس تو جیسے کام کرنا چھوڑ چکے تھے۔ وہ کچی ڈور کی مانند بس ان کے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر ان کی بات پہ کانپنے لگے۔ اسے برائیڈل روم میں بٹھاتے ہی اگلے ہی لمحے کوئی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

صد شکر ہے تم بھی وقت پہ آ گئے۔ اب مزہ آئے گا نا اپنے پلین پہ عمل کرنے کا۔ تم تیار رہنا۔ ابھی تو کسی کے" سامنے مت آنا۔ آخر میں تمہیں سچا ثابت کرنے کیلیے تمہیں ہی فون ملاؤں گی تو کچھ دیر تک آ جانا۔: کرن اس شخص کو مزید ہدایت بھی کر رہی تھی لیکن ماہا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ دو سیکنڈ مزید کھڑی رہی تو یونہی کھڑے کھڑے زمین بوس ہو جائے گی۔ آنکھوں میں دھند سی چھانے لگی۔

"ممی آپ پریشان مت ہو۔ ایسے ایسے الزامات کی بوچھار کروں گا نا کہ سالی ساری زندگی یاد رکھے گی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مزمل۔" ماہا کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔اس کا سر بے یقینی کی کیفیت میں بے ساختہ نفی میں ہلا۔قدم پیچھے کی جانب بڑھنے لگے۔اس نے بمشکل اپنے قدم زمین پہ جمائے۔آج اسے اپنی ذات کی دھجیاں اڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

چلیں اب آپ باہر جائیں۔میں ذرا اپنی بہن سے مل لوں۔" وہ محبت سے بولتے ماہا کی جانب بڑھا جس کا چہرہ" ڈھکا ہوا تھا۔ابھی اس کے چہرے سے وہ چادر کسی نے نہیں ہٹائی تھی۔ماہا نے اپنی چادر کو سختی سے تھام لیا۔

یا اللہ آج نہیں پلیز۔آج نہیں۔صرف ایک بار میری فریاد سن لو پلیز۔مما بابا۔:اس نے آنکھیں میچ کر سسکی" دبائی تو آنکھوں سے آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہہ گئے۔اسی دوران باہر کسی کے قدموں کی چاپ محسوس کر کرن نے تیزی سے مزمل کو وہاں سے جانے کا حکم صادر کیا اور خود اپنی تمام تر توجہ ماہا کی جانب مبذول کرالی۔

انجم اب یہ اتار لو چادر۔گرمی لگ رہی ہوگی نا تمہیں۔" وہ نرمی سے بولتے اس سے پہلے کہ چادر اتارتی باہر سے" آتی رافع کی آواز پہ وہ اسے وہی بیٹھنے کا اشارہ کرتے باہر نکل گئی۔ان کے جاتے ہی ماہا گرنے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھی۔

اس قدر ذلت۔اتنی ذلت وہ بھی اپنوں کے ہاتھوں۔کیا بگاڑا تھا اس نے ان سب کا۔کیا چھینا تھا ان سب سے ان کا۔چھینا تو اس سے گیا تھا اس کی ذات کا غرور۔وہ جو کسی کی ایک گھورتی نگاہ بھی برداشت نہیں کرپاتی تھی آج تنہا ہو کر ڈرپوک ہوگئی تھی۔وہ جو چلا کر اگلے کی زبان کو قابو کرلیتی تھی اب اب ذرا ذرا سی بات پہ سہم جاتی تھی۔اس نے اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھتے بمشکل اپنی سسکیاں روکی۔وہ آج چلا چلا کر رونا چاہتی تھی۔باہر ڈھول

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بجنے کی آواز مزید اونچی ہوتی جا رہی تھی اور اس کے دل و دماغ میں بھی جھکڑ چل رہے تھے۔ مطلب انجم آج اس کی جگہ نا جانے کہاں جا چکی تھی اور وہ بھی نا جانے کس کے ساتھ۔ وہ بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھایا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ گہرا سانس بھرا اور سب کچھ اس ذات کو سونپ دیا۔ جس نے ہر بار اس کی عزت بچائی تھی وہ اب بھی کسی بھی طرح اس کی عزت بچائے گا اس بات کا اسے یقین تھا۔

****

میرے خیال میں ہمیں نکاح کی رسم کی شروات کرنی چاہیے۔ سب سے پہلے ارحام اور ماہا اور پھر انجم اور ذاویار کی۔" ظفر کی بات پہ رافع نے متفق ہوتے اثبات میں سر ہلایا اور ارحام کا محبت سے شانہ تھپتھپایا۔ وہ ان کی حرکت پہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

انکل وہ آپ کے بڑے بیٹے نہیں کہی دکھ رہے۔" علی کی رگ ظرافت پھڑکی تبھی معصومیت سے گویا" ہوا۔ انہوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور بمشکل مسکرا دیے۔ اب بیٹی کا سوال تھا تو سچ بولنا مناسب نہیں تھا تبھی گہرا سانس بھرتے خود کو جھوٹ کہنے کیلیے تیار کیا۔

جی بیٹا جی وہ دراصل اسے کسی کام کے سلسلے میں دوسرے ملک جانا پڑا تبھی۔" وہ دھیمے سے بولتے نگاہیں" چرا گئے۔ سٹیج پہ بیٹھا ذاویار جو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا تھا ان کی حرکت اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی۔ وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سرعت سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا اور پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا جو اب اپنی توجہ دوسری جانب مبذول کروا چکے تھے۔

ارے آئیں نا پھپھو۔"فرزانہ کو سٹیج کے نزدیک آتے دیکھ وہ مودب انداز میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور" انہیں اوپر چڑھنے میں مدد کی۔ان سے بات کرتے تو اس کا لہجہ خود بخود دھیما ہو جاتا تھا۔

"معیز بھائی جان کو نسا روگ لگا بیٹھے ہیں خود کو ہر وقت کھوئے کھوئے دکھتے ہیں۔کہی کوئی لو شو کا سین۔"

شٹ اپ علی۔تمہیں دوسروں کی جاسوسی کرنے کے علاوہ بھی کوئی کام ہے یا نہیں۔"وہ جو نا جانے کن گہری" سوچوں میں غلطاں تھا اس کی حرکت پہ جلے بھنے لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ علی کا ماتھا ٹھنکا۔اس نے نا سمجھی سے بھنویں اچکائی۔اس کی شک بھری نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ نگاہیں پھیر گیا۔

کوئی بات تو ضرور ہے جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں لیکن کوئی نہ میں بھی علی ظفر ہوں لوگوں سے ان کے راز" کیسے اگلوانے ہیں اس بات سے بخوبی واقف ہوں۔"وہ جتانے والے لہجے میں بولا اور ظفر کی آواز پہ اس پہ ایک گہری نگاہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑستے آسمان کی جانب نگاہیں اٹھائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

صبر بہت مشکل ہے یارب۔" اس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو میچا اور ان تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے لب بھینچ کر مسکراتے سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔وہ کم از کم آج کے دن گھر والوں کی خوشی ملیامیٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں ایک بار ماہا کو دیکھ لوں۔بچی پریشان نہ ہو جائے۔" کرن ان سب کو تاکید کرتے میٹھے لہجے میں بولتے وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔رافع نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس کی پشت کو تکا وہ جو سارا وقت اسے طعنے دیتے باز نہیں آتی تھی اب اس کو ہنسی خوشی دیکھنے جا رہی تھی۔یہ قدرت کا کونسا کرشمہ تھا۔ان کے دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی۔اس کے برعکس ارحام چہرے پہ مسکراہٹ سجائے دلکشی سے اس کی آمد کا منتظر تھا جس نے اچانک سے ہی اس کے دل کی مسند پہ براجمان ہوتے وہاں حکمرانی شروع کر دی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کے مسکراتے لب دوسری جانب سے ہانپتی ہوئی کرن کو تنہا آتے دیکھ سمٹ گئے۔وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔سب کو ان کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا تھا۔رافع تیزی سے ان کی جانب بڑھے۔

"کیا ہوا۔ایسے ہانپ کیوں رہی ہو۔" وہ ان کا بازو تھام کر پریشانی سے مستفسرانہ انداز میں گویا ہوئے۔کرن نے بے ساختہ خود کو پیٹ ڈالا۔تمام آئے ہوئے مہمان اب کی جانب متوجہ ہو رہے تھے۔زاویار نے ناگواری سے ان کی حرکت کا ملاحظہ کیا البتہ علی اسی تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔

"ماہا کمرے میں نہیں ہے۔" اس کی بات پہ چاروں اطراف میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا بکواس کر رہی ہو کرن۔ ماہا تو انجم کے ساتھ ہی آئی تھی نا تو پھر کمرے میں کیسے نہیں ہے۔" وہ انہیں جھڑکنے والے انداز میں بولے۔

وہ انجم کے ساتھ نہیں آئی تھی۔" ڈرائیور اسے دوبارہ لینے جانے والا تھا کیونکہ ابھی اس کی تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی۔ انجم اسے وہی چھوڑ آئی تھی تاکہ وہ سکون سے تیار ہو سکے۔ وہ دل ہی دل میں مسکراتے بظاہر تفکر بھرے لہجے میں بولی۔ رافع کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

نہیں میری ماہا ایسی نہیں ہو سکتی۔" وہ تکلیف سے بڑبڑائے۔ ظفر نے بے ساختہ انہیں تھاما البتہ ذاویار نے اس سارے منظر کو دیکھ کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

ناجانے اب کیا تماشہ ہے۔" وہ غصے سے سر جھٹک گیا۔"

"بھائی کیا ہو گیا ہے آپکو۔ ماہا نجانے کہاں چلی گئی ہے اور آپ۔"

تو اس میں میرا کیا مسئلہ ہے یار۔ نکاح کرنا ہے تو کریں نہیں تو میری بلا سے بھاڑ میں جائیں سب۔ میں یہاں اپنے وقت کا ضیاع کرنے نہیں آیا۔ تھانے سے لوگ آئے ہیں کچھ ان کے سامنے یہ حرکت۔ جانتے ہو میری عزت کس قدر خراب ہو گی" وہ معیز کی بات پہ درشتگی سے بولا۔ معیز ایک تاسف زدہ نگاہ اس پہ ڈال کر رہ گیا جسے ابھی بھی اپنی ہی عزت کی پڑی ہوئی تھی۔ لوگ آپس میں ناجانے کیسی کیسی باتیں کر رہے تھے اور ارحام وہ تو ساکت کھڑا تھا جیسے کچھ نہ بولنے کی قسم کھائی ہو۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں بولتی تھی ناکہ مت چڑھائیں اسے سر پہ۔وہ ایسی ہی لڑکی تھی۔جب ماں ایسی تھی تو لازماً بیٹی نے بھی اسی کے نقش قدم پہ چلنا تھا مگر نہیں اب اتنی محبت دی تھی تو اس محبت اور اعتبار کا خمیازہ بھی بھگتیے۔" کرن مسلسل طنز کے تیر جلا رہی تھی اور رافع وہ تو جیسے گم صم کھڑے تھے۔علی اور معیز نے دکھ سے خاموش کھڑے ارحام کو اور مسلسل اپنی تیز زبان چلاتی کرن کو دیکھا۔انہیں حیرت ہوئی تھی کہ ایک عورت کسی عورت کے بارے میں اس قسم کے الفاظ کا انتخاب کیسے کر سکتی تھی اگلے ہی لمحے زاویار کے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات دیکھ ظفر تیزی سے اس کی جانب بڑھے تو وہ پھٹ پڑا۔

پاپا بھلا کیا ضرورت تھی آپ کو میری شادی کی تقریب ان لوگوں کے ساتھ کرنے کی۔الگ دن رکھتے کم از کم" اس لڑکی کی اس حرکت کے بعد ہمیں شرمندگی کا سامنا تو نہ کرنا پڑتا۔" زاویار کے زہر خند لہجے پہ ظفر نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔ہاں ماہا کی گمشدگی ان کیلیے بھی نا قابل قبول تھی۔سونے پہ سہاگہ کرن کا یہ دعوی کرنا کہ وہ لڑکی ایسے ہی ماں کی اولاد تھی تبھی اس نے ایسا قدم اٹھایا انہیں پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

زاویار یہ سب تم کہہ رہے ہو مجھے تم سے کم از کم اس قسم کی گھٹیا بات کی توقع نہیں تھی۔" وہ حیرت کی زیادتی" سے بولے۔اس نے کوفت سے آنکھیں گھماتے ارحام کی جانب دیکھا جس کا چہرہ مکمل طور پہ سپاٹ تھا۔اطراف میں چہ مگوئیاں ہو رہی تھی۔زاویار کو یہاں صرف اپنی عزت کی پرواہ تھی۔اس لڑکی ماہا کی وجہ سے اس کی عزت داؤ پہ لگ چکی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں کچھ نہیں جانتا میرا نکاح کرنا ہے تو کریں ورنہ میری جانب سے بھی انکار ہی سمجھیں۔ مجھے یہ گوارا نہیں کہ میری ذات پہ کسی کی وجہ سے کوئی بات آئے۔ اس بات کی تو میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جب بھی وہ مجھے ملی تو اسے زندہ میں دفناؤں گا اپنے ہاتھوں سے۔" اس کا لہجہ انتہائی سرد اور کٹیلا تھا۔ اس کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ رافع نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔ رائقہ اس اچانک افتاد پہ خود رونا شروع ہو چکی تھی۔ نا جانے ماہا اچانک کہاں چلی گئی تھی۔

بھائی پھر آپ ماہا کے ساتھ انجم کی بھی قبر کھودنے کی تیاری کریں۔" اس سب کے دوران علی جو خاموش تماشائی بنا سب کی شکلیں دیکھنے میں محو تھا بے یقینی کی کیفیت میں خود سے بڑبڑایا۔ اگلے ہی لمحے ظفر نے رائقہ کو انجم کو لانے کا حکم صادر کیا۔ اب دوسری نکاح کی تقریب بھی تو کرنی تھی تبھی رافع بھی اپنا چہرہ صاف کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بولتی تھی نا میں کہ میرا مزمل ایسا نہیں ہے۔ اس ماہا نے جان بوجھ کر آپ کو آپکی ہی اولاد سے بدگمان کرنے کی کوشش کی ہے اور آپ ہو بھی گئے۔ کرن مزید کچھ بھی بول رہی تھی کہ ان کی ایک گھوری پہ ان کی چلتی زبان کو بریک لگی۔

یہاں کسی کو بھی مزمل کی اس حرکت کے بابت علم نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم بھی کسی کے ساتھ یہ شئیر کرو اسی لیے بہتر ہے کہ اپنی زبان کو لگام دو۔ باقی ہر چیز سے میں خود ہی نپٹ لوں گا۔" وہ ایک تیز نگاہ ان پہ ڈالتے تند لہجے میں بولے۔ کرن ان کے غصے سے خائف ہوتے سر جھٹک گئی۔ انجم کو لانے کیلیے رافع کی اجازت

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ملتے ہی رائقہ مریل قدموں سے چلتے برائیڈل روم کی جانب بڑھ گئی۔ وہ جو اپنے دھیان میں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی وہی برائیڈل روم خالی پڑا اس کو منہ چڑھا رہا تھا۔ رائقہ کا دماغ بھک سے اڑا۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں واشروم میں جھانکا مگر بے سود۔ اگلے ہی لمحے وہ نفی میں سر ہلاتے بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو سب نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جس کا تنفس بری طرح بکھرا ہوا تھا۔ چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔

بابا انجم بھی کمرے میں نہیں ہے۔" اس کی سرسراتی آواز پہ کرن ارحام اور زاویار کو اپنے اطراف میں " دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔ انہوں نے جھٹکے سے رخ موڑتے ایک دوسرے کی جانب دیکھا البتہ ذاویار کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ دونوں دلہنیں ایک ہی وقت میں غائب۔ ظفر نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی کیونکہ اب سب لوگ آپس میں سرگوشیوں میں مصروف تھے۔ ان سب کی سمجھ سے باہر تھا کہ اچانک ہی دونوں دلہنیں موقع سے غائب کیسے ہو سکتی ہیں۔ علی کی نگاہیں تیزی سے کرن کی جانب اٹھی جو باقاعدہ اپنا سر پیٹ رہی تھی۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے گہرا سانس بھر اٹھا۔ ذاویار نے غصے سے اپنا کلہ اتار کر کھینچ کر زمین پہ پھینکا اور بگڑے تنفس سمیت سٹیج سے اترا۔

جب بیٹیاں سنبھالی نہیں جاتی تو پیدا کیوں کرتے ہیں آپ لوگ۔" اس کے سخت لہجے میں پوچھے گئے سوال پہ " رافع نے شرمندگی سے چہرہ جھکا لیا البتہ ظفر نے تیزی سے اسے تھاما جس کی ماتھے کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی۔ کرن الگ خود کو پیٹ رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میری انجم کہاں جاسکتی ہے۔ نہیں وہ تو برائیڈل روم میں ہی تھی۔میں نے دیکھا تھا اسے۔میں نے اپنے" ہاتھوں سے بٹھایا تھا۔ آپ پولیس کو فون کریں۔" کرن رافع کا بازو تھام کر ملتجیانہ لب و لہجے میں بولی۔دوسری جانب ارحام نے بھی ایک جانب ہوتے کسی کو فون ملایا تھا۔ ظفر نے بغور سب کی جانب دیکھا جو انجم کی گمشدگی پہ اور ماہا کی گمشدگی پہ کیسا ردعمل ظاہر کررہے تھے۔وہ سختی سے اپنے لبوں کو آپس میں پیوست کر گئے۔

اسی لیے بولتی تھی میں کہ میری بیٹی کو بہو بنالو اپنی دیکھ لو اب تمہاری ضد کا نتیجہ۔لڑکی بھی کیسی تلاش کی" میرے ہیرے بیٹے کیلیے جو بگھوڑی نکلی۔" فرزانہ کو بھی جیسے باتیں بنانے کا موقع مل گیا تھا تبھی تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے پھنکاری۔

ڈیڈی انجم کہاں جاسکتی ہے۔" ارحام رافع کو دیکھ پریشان کن لہجے میں بولا۔رافع نے چونک کر اس کی جانب" دیکھا جس کے چہرے پہ بہن کی گمشدگی کا سن کیسے تفکرامنڈ آیا تھا اور ماہا کے بابت اس نے پوچھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔یہ بھلا اس کی کیسی محبت تھی۔

اور ماہا ارحام۔" ان کے سوال پہ وہ کئی ثانیے کچھ بول نہ پایا۔"

جج۔جی ڈیڈی لیکن وہ مجھے چھوڑ کر کسی اپنے یار کے ساتھ بھاگی ہے۔میں نے اسے نہیں چھوڑا اسی لیے میں" نہیں پوچھوں گا اس کے بارے میں۔رہی بات انجم کی تو وہ میری بہن ہے۔" علی کا شدت سے جی چاہا ایسی گھٹیا بات پہ اس انسان کا منہ توڑ ڈالے لیکن مٹھیاں بھینچتے ضبط کر گیا۔رافع نے دکھ سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن میں تو کسی یار کے ساتھ نہیں بھاگی ارحام۔ یہی ہوں صرف آپ کیلیے۔ "اپنے عقب سے آنے والی" نسوانی آواز پہ سب کی نگاہیں بیک وقت پیچھے کی جانب اٹھی جہاں دلہن کے جوڑے میں ملبوس ماہا دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑی تھی۔ اس کے شانوں پہ ڈھلکی بھوری چادر دیکھ کرن کا دماغ بھک سے اڑا۔ کچھ غلط ہونے کا گمان انہیں شدت سے ہوا تھا۔ ارحام تیزی سے سیدھا ہوا البتہ رافع اور باقی سب کا چہرہ کھل اٹھا۔ ظفر سب مہمانوں سے پہلے ہی معذرت کر چکے تھے تبھی آہستہ آہستہ ہی سہی سب وہاں سے رخصت ہو رہے تھے۔

تت۔ تم۔ ارحام کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔ ماہا لڑکھڑاتے قدموں سمیت اس کی جانب آئی اور بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کا چہرہ مکمل طور پہ سپاٹ تھا۔

ماہا۔ کہاں چلی گئی تھی۔ "رافع تیزی سے اس کی جانب بڑھے۔"

ماموں جان کہی نہیں یہی پہ تھی پریشان مت ہو۔ آپ کی عزت پہ میں چاہ کر بھی کوئی بات نہیں آنے دے" سکتی۔ "وہ سنجیدگی سے بولتے ایک بار پھر ارحام کی جانب متوجہ ہوئی جو اب خوفزدہ نگاہوں کرن پہ جمائے کھڑا تھا۔

کیا ہوا ارحام ڈر لگ رہا ہے۔ مجھے یہاں توقع نہیں کر رہے تھے نا تم۔ یوں ڈر کر اپنی ممی کو مت دیکھو اب میں" آگئی ہوں نا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ "وہ اسے پچکارنے والے انداز میں بولی۔ علی نے اس کے میٹھے لہجے پہ چہرہ جھکاتے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی اور بغور ذاویار کی جانب دیکھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے کرسی کھینچ کر اس کے سامنے رکھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہاں بیٹھیں بھائی پکچر ابھی باقی ہے۔"اس نے کندھوں سے تھام کر اسے کرسی پہ بٹھایا تو زاویار چونک گیا اور" اپنی نگاہیں نا چاہتے ہوئے بھی اس پہ جمالی۔

تم کہاں سے آئی ہو۔"وہ اپنے لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے بولا۔ماہا دھیما سا مسکرائی۔"

یہ ضروری نہیں ہے کہ میں کہاں سے آئی۔ضروری یہ ہے کہ میں آگئی اور اب جب آگئی ہوں تو چلو پھر نکاح" کی تقریب کریں کیوں ممانی جان۔"وہ اس کی جانب اپنی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے دلکشی سے بولی اور کرن وہ تو پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس بھوری چادر کو دیکھ رہی تھی جو اس نے اوڑھی ہوئی تھی۔مطلب برائیڈل روم میں انجم نہیں بلکہ ماہا ہی تھی لیکن انہوں نے تو اسے سرخ رنگ کی چادر دی تھی۔وہ ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

نہیں۔میں نہیں کروں گا۔نا جانے تم کہاں سے۔"ارحام اس کی بات پہ بدک کر پیچھے ہوا۔ماہا نے ناراضگی سے" اس کی جانب دیکھا۔رافع کی بھی غصیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھی۔

چلو ارحام۔وہی ماہا ہوں میں جس سے تمہیں جنون کی حد تک محبت ہوگئی تھی۔چلو نا ارحام۔"اس نے آگے" بڑھتے خود ہی اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ارحام حیرانگی سے اس کے بدلے بدلے تیور دیکھ رہا تھا۔باقی سب حیرت سے اس کا یہ انداز دیکھ رہے تھے۔جو بولتی ہی کم تھی آج اس کا سب کچھ بدلا بدلا سا تھا۔

چلو ارحام کیا بول رہی ہے ماہا۔وقت کا ضیاع مت کرو۔"رافع نے بھی اسے سختی سے ٹوکا۔ماہا نے ایک بار پھر" اسے مسکراتے ہوئے کھینچنا چاہا لیکن وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بکواس بند کرو اپنی۔ نہیں کرنا مجھے نکاح اس جیسی مڈل کلاس لڑکی کے ساتھ۔ کونسی محبت کونسا نکاح کچھ نہیں" چاہتا تھا میں ایسا ویسا۔ تم جیسی سے نکاح کرنا بھی کون چاہے گا۔ ہو کون تم میرے باپ کے ٹکڑوں پہ پلنے والی۔" وہ بگڑے تنفس سمیت دھاڑا اٹھا۔ ماہا پر سکون کھڑی دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ باقی سب اب کی بار اپنی اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اگلے ہی لمحے ماہا کا ہاتھ اٹھا اور ارحام کے گال پہ نشان چھوڑ گیا۔ زناٹے دار تھپڑ کی آواز خاموش فضا میں گونجی تھی۔ کرن نے تیزی سے اپنے لبوں پہ ہاتھ جمالیا۔

آگے بھی بولو ارحام۔ میں سننا چاہتی ہوں۔ ساری پلیننگ بھی سننا چاہتی ہوں جو تم نے کی تھی مجھے سب کی" نگاہوں میں گرانے کیلیے۔" وہ اصرار کرنے والے انداز میں بولی اور اگلے ہی لمحے ایک بار پھر اس کا ہاتھ اٹھا اور اس کے دوسرے گال پہ نشان چھوڑ گیا۔ ارحام نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اس سے قبل کہ وہ اس پہ ہاتھ اٹھاتا رافع کی دھاڑ پہ وہی رک گیا۔ اس کا حلق سوکھ گیا۔ جلد بازی میں وہ کیا بولنے کی کوتاہی کر بیٹھا تھا۔

کوشش تو بہت اچھی کی تھی تم نے مجھے سب کی نگاہوں میں گرانے کی۔ مجھے اغواء کروا کے سب میں یہ مشہور" کرنے کی کہ میں ایک آوارہ لڑکی ہوں جو اپنے نکاح والے دن بھاگ گئی رائٹ۔ یہی سب سوچا تھا نا تم نے کہ مجھے غائب کروا کر تم یہاں اپنی معصومیت کا ڈنڈورا پیٹو گے کہ تم دنیا کے سب سے ایماندار مرد اور میں ایک عیاش لڑکی۔ نہیں نہیں ویٹ آمنٹ۔" وہ تمسخرانہ انداز میں بولتے کرن کی جانب مڑی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آوارہ ماں کی آوارہ بیٹی۔ یہی بول رہی تھی نا آپ۔ اب اپنی بیٹی کے بارے میں کیا خیال ہے آپکا ممانی" جان۔ آپ کی اپنی بیٹی کس کی اولاد ہے۔ میں نے سنا تھا کوئی بول رہا تھا کہ بیٹیاں اپنی ماں کا ہی پر تو ہوتی ہے۔" وہ خالی خالی لہجے میں بولی۔ کرن تڑپ کر رافع کی جانب بڑھی۔

"یہ آپ دیکھ رہے ہیں کیا بول رہی ہے یہ لڑکی۔"

جو بھی بول رہی ہے بلکل ٹھیک بول رہی ہے وہ۔" رافع اس کی بات درمیان میں کاٹتے دھاڑے۔ کرن نے" عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا جو ابھی بھی ماہا کی ہی طرفداری کر رہے تھے۔

یہ بھوری چادر اور وہ سرخ چادر جو آپ نے مجھے دی تھی تاکہ اغواء کرنے والے کو آسانی ہو مگر دیکھیں نا یہ" چادر پھٹ گئی اور انجم نے بے دھیانی میں یہ چادر تبدیل کر لی۔ ویسے بھی وہ مجھے خود سے کمتر ہی سمجھتی تھی اسی لیے یہ پھٹی ہوئی چادر اس نے مجھے دے دی اور خود میری چادر اوڑھ لی۔ ویسے یہ سب میرے بنائے گئے پلین کے مطابق ہی ہوا ہے۔ یہی چاہتی تھی میں تبھی تو قینچی سے چادر پھاڑ دی تھی اور آج وہ اس مقام پہ ہے جس مقام پہ مجھے ہونا چاہیے تھا۔ آج میں نہیں بلکہ وہ غائب ہو چکی ہے۔ اب آپ کی بیٹی پہ بات آئی ہے تو میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ آپ کیا کریں گی اب۔" وہ براہ راست کرن سے مخاطب تھی اور ان کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی یہ لڑکی ان کی توقع سے بھی زیادہ چالاک تھی۔

تمہیں کیا لگا کہ میں اس سب سے بے خبر تھی۔ کچھ نہیں پتہ تھا مجھے۔" وہ بولتے بولتے ایکدم قہقہہ لگا کر ہنسی" جیسے اس کا مذاق اڑایا ہو۔ ہنستے ہنستے آنکھوں میں نمی سی ابھری جسے وہ سرعت سے پی گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سب جانتی تھی میں شروع سے آخر تک۔ایک ایک چیز ایک ایک لفظ ایک ایک حرکت۔ تم سے کون لا علم ہوگا ارحام۔ تمہارے چرچے کو سارا شہر کرتا ہے لیکن میں نے تو سب کچھ اپنے کانوں سے سنا تھا بس خاموش تھی کیونکہ میں تمہاری اس حرکت کا جواب تمہاری ہی طرح دینا چاہتی تھی۔ تم مجھے بے عزت کرنا چاہتے تھے اور میں تمہیں۔۔ یہاں جس جس نے میرے بارے میں غلط سوچا جس جس نے بھی۔ آج اور ابھی اسی وقت میں ان سب پہ ایک بات واضح کر دوں کہ اگر عزت ان کی ہے تو عزت میری بھی ہے۔" وہ چلتے چلتے زاویار کی جانب بڑھی مگر پھر کچھ سوچ کر اس کے عین سامنے رکی۔

اور اپنی عزت پہ ماہا حسن کوئی کمپرومائز نہیں کرتی نہ ہی کسی کو یہ حق دیتی ہوں کہ وہ میرے کردار پہ کوئی بات کرے۔ پھر چاہے وہ کسی تھانے میں افسر لگا ہو یا پھر اپنے بھائیوں کا سربراہ بنا پھر رہا ہو۔ میرے نزدیک اس کے الفاظوں کی اور اس کی کوئی اوقات نہیں ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے زہر خند لہجے میں غرائی۔ زاویار نے دانت پہ دانت جماتے کٹیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔ وہ یہ سب کچھ اسے ہی سنا رہی تھی۔

ہاں تو میں کیا بول رہی تھی کہ آپ کی ایک ایک چال ایک ایک بات ہر چیز سے میں اول دن سے واقف تھی" ایک ایک چیز سے۔ بدلہ تو ارحام نے مجھ سے لینا ہی تھا اپنی بے عزتی کا تو میں نے سوچا کہ کیوں نا میں اس ماحول میں تھوڑا گرم مصالحہ ڈالوں۔ مجھ سے شادی سے لے کر اس کی تیاریوں تک۔ مجھے غائب کروا کر میری عزت کی دھجیاں ادھیڑنے تک ایک ایک چیز سے میں واقف تھی۔ سب باتیں سن لی تھی میں نے ارحام تمہاری تمہاری

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماں کی مزمل کی اور انجم کی۔ یہ چاروں مجھے زمانے بھر میں رسواں کرنا چاہتے تھے جانتے ہیں کیوں۔ سب کی دشمنیاں مجھ سے الگ الگ قسم کی تھی۔ یہ ممانی جان ان سے میں نے اپنی ماں کے حق کا مطالبہ کیا تھا یہ ان کی اولاد اس کی میں نے یونیورسٹی میں غلط طریقے سے چھونے پہ بے عزتی کی تھی۔ ان کا بڑا بیٹا مزمل اس نے میری عزت پہ ہاتھ ڈالا اور میں نے اس کا راز کھول دیا اس چیز کا بدلہ اور انجم۔" اس کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی بھیگ گیا۔

وہ میری دشمن بن گئی کیونکہ اس سے منسلک ہر آتا جاتا انسان جب اس سے زیادہ مجھے فوقیت دیتا تھا۔ لوگ" اسے نہیں مجھے سراہتے تھے۔ اس چیز کا بدلہ۔ کہاں غلطی نکلتی ہے میری مجھے بتائیں ممانی جان۔ کونسا گناہ کیا تھا میں نے کس کا حق مارا تھا میں نے۔ قصور سراسر آپ کا تھا کیونکہ تربیت آپ کی اچھی نہیں تھی اور اس چکی میں پسا کون میں ہمیشہ کی طرح۔" وہ ان کے بازوؤں کو جھنجھوڑتے ہوئے چلائی۔ کرن نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

جب تم یہ سب جانتی تھی تو پھر ارحام سے شادی پہ حامی کیوں بھری۔ ش" وہ اسے خود سے دور جھٹکتے ہوئے" بولی۔

کیونکہ جیسے یہ مجھے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں اسے اس طریقے سے ہی جواب دینا چاہتی تھی۔ ایک عورت کو کمزور" سمجھنے والے کو بتانا چاہتی تھی کہ وقت آنے پہ مرد بھی اپنی مردانگی ظاہر نہیں کر پاتا۔ وہ بھی کمزور پڑ جاتا ہے۔ دیکھیں آج اس کی شکل دیکھیں یہ آپ کا وہی بیٹا ہے جسے آپ کی تربیت نے برباد کر دیا ہے۔" وہ تمسخرانہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انداز میں بولتے کھل کر ہنس دی لیکن ہنستے ہنستے اس کی آنکھ سے دو آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہ گئے جسے اس نے ہاتھ کی پشت سے رگڑ ڈالا۔

ماہا جب تم یہ سب جانتی تھی تو تم انکار کر سکتی تھی نا میری جان۔" رائقہ نے روتے ہوئے اسے تھاما لیکن اس نے نفی می سر ہلاتے اپنی سسکی دبائی۔

"جب میرے آگے سے دو پتھر ہٹ رہے تھے تو کیوں نہ میں اس آفر کو قبول کرتی۔ دیکھو آج تم تو گئے لیکن اپنے ساتھ مزمل کو بھی لے گئے۔ اپنے بھائی کو مجھ سے دور کرنے میں بھی تم نے ہی میرا ساتھ دیا۔ تمہاری وجہ سے میں نے اتنا سب کچھ سر کر لیا تمہیں تو شکریہ کرنا بنتا ہے نا۔" وہ مزے سے بولتے رافع کی جانب مڑی اور ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر عقیدت سے چوم لیا۔ زاویار اس دوران فون کان سے لگاتے وہاں سے باہر کی جانب بڑھا۔

"میرے دل میں میری ماں کو لے کر آپ کیلیے جو میل تھا وہ اس سب کے بعد ختم ہو گیا ہے ماموں۔ آپ نے شروع سے آخر تک جیسے میرا ساتھ دیا۔ اس سب پلیننگ میں میرے ساتھ رہے اس سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں اور علی بھائی آپ۔ اگر آج میرا کوئی بھائی ہوتا تو وہ بلکل آپ جیسا ہوتا۔ راستے سے ان غنڈوں کو گمراہ کر کے انجم کو غائب کروانا تاکہ انہیں سبق حاصل ہو سکے اس سب کیلیے شکریہ۔ پریشان مت ہو آپ کے بھیجے گئے غنڈوں کے پاس نہیں ہے انجم۔ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ میں شاید آپ جیسی سفاک نہیں ہو سکتی کبھی بھی نہیں۔ علی بھائی شاید میں اس محبت کا حق کبھی ادا نہ کر سکوں گی۔" علی نے اس کی بات پہ ہولے سے اس کا سر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھپتھپایا۔ کرن اب کی بار پھٹی پھٹی نگاہوں سے رافع کی جانب دیکھ رہی تھی۔ انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ رافع اس سب سے واقف تھے۔

تم ماہا کے ساتھ تھے علی۔" ظفر نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا تو وہ سر جھٹک کر ہنس دیا۔ رافع" نے بے ساختہ متلاشی نگاہیں زاویار کی تلاش میں گھمائی۔ صد شکر تھا کہ اس نے یہ سب نہیں سنا تھا ورنہ علی کی شامت اس کے ہاتھوں پکی ہوتی۔

علی کا وار کبھی خالی نہیں جاتا بابا۔ علی جو کہتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے۔ یہاں بات ویسے بھی حق کی اور عزت کی" تھی اور آپ نے ہمیں ایک عورت کی عزت کرنا سکھایا ہے بابا۔ آپ کی تربیت پہ بات نہیں آنے دے سکتا تھا میں کیونکہ میں بھی ایک چڑیل کا بھائی ہوں۔ بس زاوی بھائی کو کوئی نہ بتائے" وہ رائقہ کو اپنے ساتھ لگاتے محبت بھرے لہجے میں بولتے اسے شدتوں سے رونے پہ مجبور کر گیا۔ آخر میں اس نے ذرا سا جھک کر دھیمے سے سرگوشی کی۔

کیوں کرن آنٹی اب آپ کی بیٹی کی ماں کا کردار ایسا نہیں کیا۔ میرے خیال میں بیٹیاں اپنی ماں کے نقش قدم پہ" ہی چلتی ہیں۔" علی کے طنز میں ڈوبے الفاظ سن کرن کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

آپ اس سب سے واقف تھے رافع۔" وہ بے یقین تھی۔"

ہاں ایک ایک چیز سے واقف تھا اور دیکھنا چاہتا تھا کہ تم آخر کس حد تک گرو گی تبھی خاموش تھا۔ فخر ہے مجھے" اپنی بہن پہ جس نے اپنی بیٹی کو ایسی پرورش دی تو لعنت ہے تم جیسی عورت پہ جو اپنی اولاد کو ایسی تربیت نہ دے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پائی۔ علی بیٹا اپنے دوست کو فون کر دو۔ انجم کو واپس اپنے گھر چھوڑ جائے۔ شاید اس کیلیے یہ سبق بہت ہو گا۔" ان کے شانے ڈھلکے ہوئے تھے۔ آج وہ ہار گئے تھے خود سے۔ زاویار بھی اس دوران واپس لوٹ آیا۔

یہ سب اس نے کیا ہے رافع۔ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ یہ سب اس کی ماں نے سکھایا ہے اسے۔" ماہا نے دھندلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

ایسا کچھ نہیں سکھایا مجھے میری ماں نے ممانی۔ کچھ بھی نہیں۔ آج آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے وہ کوئی غیر بھی نہیں کرتا آپ تو پھر میری اپنی تھی کاش آپ نے میری جگہ اپنی بیٹی کو کبھی رکھ کر سوچا ہوتا تو آج آپ شاید ایسا کچھ نہ کرتی۔ کیا قصور تھا میرا کیا بگاڑا تھا میں نے آپکا۔ کیوں نہیں سوچا آپ نے میرے بارے میں کیوں۔ بتائیں مجھے۔ ہمیشہ میں ہی کیوں سب کے عتاب کا نشانہ بنتی ہوں کیوں سب میری ذات کو قدموں میں روند دیتے ہیں۔ مزید کچھ نہ سہی مگر اتنا تو سمجھ گئی ہوں میں کہ ماں باپ کے بغیر بیٹی سچ میں کچھ نہیں۔ وہ سب کے ہاتھوں کا کھلونا بن جاتی ہے۔ میں بن گئی آپ سب کے ہاتھوں کا کھلونہ۔ جس سے جس کا جتنا جی چاہا وہ کھیل لیا روند دیا توڑ دیا ختم کر دیا مگر اب نہیں اب مزید نہیں۔ اسی لیے میں نے سوچ لیا ہے کہ میں اب کسی کے پاس نہیں رہوں گی۔ میں اپنی ایک الگ دنیا بساؤں گی۔ یا تو خود کی کوئی پہچان بنالوں گی یا پھر خود کو ختم۔ کم از کم وہاں آسمان پہ جا کر مجھے میرے ماں باپ کی آغوش تو میسر ہو گی جہاں سر رکھ کر میں اپنے تمام دکھ کہہ دوں۔ انسان ہوں موم سی۔ پتھر نہیں ہوں اتنا سب نہیں سہہ سکتی تھی لیکن پھر بھی سہہ لیا مگر اب حد ٹوٹ گئی ہے۔ کوئی شکایت نہیں آپ سے۔ آپ اپنے بیٹے کو گھر بلا سکتی ہیں اب۔ بلالیں اسے گھر کیونکہ آج کے بعد میری عزت کو

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس سے خطرہ نہیں رہے گا۔" وہ پتھریلے لہجے میں بولتے آخر میں اذیت سے ہنستے پیچھے کی جانب قدم بڑھانے لگی۔

ماہا بیٹے۔" ظفر نے اسے ٹوکنا چاہا۔شاید ان کا دل کچھ ہونے کا کہہ رہا تھا۔ماہا نے بھیگی متورم نگاہیں ظفر کی جانب" اٹھائی جنہیں پہلی بار دیکھنے پہ اسے اپنے باپ کی شفقت کا گمان ہوا تھا۔اس نے سختی سے اپنے گالوں پہ بہنے والے آنسوؤں کو رگڑ ڈالا۔

اگلے ہی لمحے وہ مڑی اور پاؤں میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے اپنا لہنگا دونوں ہاتھوں میں بھرتے تیزی سے باہر کی جانب بھاگی۔شعور کی منزل طے کرتے ہی اگلے ہی لمحے علی بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

وہ خود کو ختم کرلے گی میری بچی۔" رافع اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے وہی بیٹھتے چلے گئے۔ایکدم ماحول میں" کہرام مچ چکا تھا۔کرن چلاتے ہوئے ان کی جانب جھکی۔

ماہا رکیں پلیز بات سنیں ایک بار میری۔اپنی جان لینا بزدلی ہے ماہا۔" علی مسلسل بھاگتی ماہا کے پیچھے بھاگتے چلا رہا" تھا لیکن وہ اپنی دھندلی نگاہوں کو صاف کرتے بے دھیانی میں آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔مسلسل بھاگنے کی وجہ سے پاؤں میں لگے زخم سے خون رسنا شروع ہوگیا تھا لیکن وہاں پرواہ کسے تھی۔اگلے ہی لمحے سامنے سے آتی گاڑی کو دھندلاہٹ کے باعث دیکھ نہ پانے کی وجہ سے اس کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ فضا میں بلند ہوئی۔علی نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس جانب دیکھا۔اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں مفلوج ہوگئی۔ایکدم

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پورے ماحول میں سکوت چھا گیا۔وہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے ساکت رہ گیا۔آنکھوں میں بے یقینی سی چھا گئی۔

****

ماہا۔" علی چیخا لیکن اگلے ہی لمحے اس کا بازو زاویار کی سخت گرفت میں مقید دیکھ اس کی جان میں جان آئی۔اس نے آنکھیں موندتے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔شاید وہ بینکویٹ کی بیک سائیڈ سے جلدی یہاں پہنچ گیا تھا۔

چھوڑیں مجھے۔آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔"۔وہ مسلسل مزاحمت کرتے اسکی گرفت سے اپنا بازو" آزاد کرانے کی سعی کر رہی تھی۔

خاموش رہو مجھے تمہاری ذرا بھی آواز نہ آئے۔لوگ ہماری جانب ہی متوجہ ہو رہے ہیں۔"وہ اسے کھینچتے" ہوئے واپسی کی جانب بڑھا۔ماہا کے آنسو دیکھ علی تیزی سے زاویار کی جانب بڑھا۔

بھائی آپ چھوڑ دیں اسے۔اسے اچھا نہیں لگ رہا۔" علی کی بات پہ زاویار نے زہر خند نگاہوں سے اس کی" جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا۔اگلے ہی لمحے اس نے ماہا کا بازو چھوڑ دیا اور آگے کی جانب بڑھ گیا۔علی نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

"میں وہاں نہیں جاؤں گی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپکے ماموں کی طبیعت بگڑ گئی ہے ماہا۔ ان کیلیے بھی نہیں۔" علی نے اسے سمجھایا تو وہ اڑے اڑے حواسوں سمیت تیزی سے قدم بڑھانے لگی۔ بینکویٹ پہنچتے ہی سامنے کا منظر اس کے پیروں تلے زمین نکالنے کو کافی تھا۔ وہ جتنی تیزی سے بھاگ سکتی تھی بھاگی تھی۔

ماموں کیا ہو گیا آپکو۔" وہ ان کے نزدیک دوازنوں بیٹھتے روتے ہوئے بولی۔"

م "مم۔ مجھے معاف کر دو ماہا۔ میں تمہاری رکھوالی نہ کر پایا۔ میں نے جیسے رابعہ کو کھویا تھا ویسے تمہیں بھی کھو دیا۔ میں نا ایک اچھا بھائی بن پایا اور نہ ہی اچھا ماموں۔" وہ تکلیف برداشت کرنے کے چکر میں سرخ چہرے سمیت بولے۔ ماہا نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا اور ان کے سینے پہ سر رکھے ہچکیوں سے رو دی۔

آپ کا کوئی قصور نہیں اس میں۔ قصور تو میری قسمت کا ہے۔ میں ہی بد قسمت ہوں اور کچھ نہیں۔" وہ ہچکیوں" کے درمیان بولی۔ ظفر نے نرمی سے اسے تھام کر کھڑا کیا اور اسے اپنے ساتھ لیتے ایک جانب رکھی کرسی کی جانب بڑھے۔ اسے اپنے سامنے بٹھاتے انہوں نے محبت سے اس کی جانب دیکھا۔

اللہ پہ یقین ہے۔ ان کے سوال پہ ماہا نے چونک کر چہرہ اٹھایا اور مرے مرے انداز میں سر ہلایا۔

نہیں ہے یقین آپکو اللہ پہ۔" ان کے پر اعتماد لہجے پہ وہ انہیں دیکھ کر رہ گئی۔"

اللہ پہ یقین کے سفر میں جو چیز سب سے اہم ہے آپ وہ تو کھو رہی ہو۔" انہوں نے جیسے اسے جتایا۔ ماہا کی" آنکھیں ایک بار پھر من من آنسوؤں سے بھر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا انکل۔" اس نے بھاری لہجے میں استفسار کیا۔"

صبر بیٹا جی۔ صبر ایک ایسی چیز ہے جو ہمارا یقین اللہ تعالی پہ مزید مضبوط کرتا ہے۔" وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے" مشفقانہ لب و لہجے میں گویا ہوئے۔

اتنا تو صبر کیا ہے انکل۔ اب ہمت ٹوٹ رہی ہے۔ ساری اذیتیں اللہ نے میرے لیے۔" وہ ہچکیوں کے درمیان" بولی۔

امتحان کٹھن ہے۔ آزمائش بڑی ہے لیکن ہمیشہ کیلیے تو نہیں ہے نا۔ صبر کا دامن نہیں چھوٹنے دینا نہ آنسو نکالنے" ہیں اور نہ ہی شکوہ کرتے ہیں۔ صرف اللہ۔ صرف اللہ کو پکارو دیکھنا ساری مصیبتیں سہل ہو جائے گی۔ اس سے مدد مانگو۔" ان کے پر یقین لہجے پہ وہ کئی ثانیے انہیں دیکھتی رہی۔ آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔ وہ بھی تو آنسو بہاتی تھی شکوہ کرتی تھی۔ صبر کیا تھا یہ بات شاید اسے معلوم ہی نہیں تھی۔

آزمائش کڑی ضرور ہے مگر وقتی ہے۔ اس کا مطلب اللہ پاک مجھے آزما رہے ہیں۔ وہ بچوں کی سی معصومیت" سمیت بولی۔ ظفر نے دھیمے سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔

بے شک میرے بیٹے وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو ہی آزماتا ہے مگر ایک بات پہ آپ خود غور کرو گی کہ وہ ذات ہر قدم پہ آپکے ساتھ ہو گی پھر چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو۔ اللہ پہ یقین رکھ کر ہی آپ دنیا بھی فتح کر سکتی ہو۔" ان کی بات پہ ماہا نے روتے روتے اثبات میں سر ہلایا۔ رافع بغور ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ اسی دوران علی نے انہیں رافع کے انہیں بلانے کا بتایا تو وہ ماہا کا سر تھپتھپاتے ان کی جانب بڑھ گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں نہیں جانتا کہ میں کس منہ سے یہ بات بول رہا ہوں مگر میری ایک فریاد اگر آپ مان لیں تو ساری زندگی آپ کا احسان مند رہوں گا۔"وہ بولتے بولتے ان کے آگے ہاتھ جوڑ گئے۔ظفر نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

میری ماہا کو اپنی بیٹی بنالیں۔اسے اپنے گھر کی عزت بنالیں آپ۔مجھے اس دنیا میں اب کسی پہ بھروسہ نہیں رہا۔فکر ہے تو بس اس کی عزت کی جو اس کی ماں مجھے سونپ کر گئی تھی۔میری ماہا کو اپنے گھر کی زینت بنالیں۔انجم کی جگہ اسے زاویار کے نکاح میں لے لیں۔"ان کے بھیگے لہجے پہ ماہا اور زاویار نے بیک وقت پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

ماموں یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔"ماہا بے یقینی سے بولی۔زاویار کو بھی ان کی بات سن پتنگے ہی لگ گئے۔کیا وہ گدھا تھا جسے جس مرضی سے باندھ دیا جاتا اور وہ خاموشی سے سر جھکا دیتا۔ظفر نے ہاتھ اٹھاتے اسے مزید کچھ بولنے سے باز رکھا۔

مگر ذاویار انجم کی محبت ہے رافع۔آپ اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"کرن غصے سے بولی۔آج پھر ان کی بیٹی پہ اس ماہا کو فوقیت دی جا رہی تھی۔

میری بیٹی آپ سب کو ڈیزرو نہیں کرتی بھائی صاحب۔صرف ماہا آپ لوگوں کو ڈیزرو کرتی ہے اور میں اپنی بیٹی کو آپ لوگوں کو سونپ کر اس خوشیوں کے گہوارے کو جہنم نہیں بنانا چاہتا۔"وہ صاف گوئی سے بولے۔ان کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بات پہ وہ سب خاموش رہ گئے۔ماہا مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔وہ کیسے انجم کا حق لے سکتی تھی اور زاویار وہ بھی تو انجم کو پسند کرتا تھا۔وہ کیسے اس رشتے پہ حامی بھرے گا۔یہی سوچ اسے پر سکون کر گئی۔

ایم سوری ایسا کچھ نہیں ہو گا یہاں۔ چلیں یہاں سے بابا۔ ہمیں ان سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔"زاویار تنفر" بھرے لہجے میں بولا۔اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتا ظفر کی آواز نے اس کے قدم زمین میں ہی جکڑ لیے۔

اگر تم نے یہاں سے ایک قدم بھی باہر بڑھایازاویار تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔"ظفر کے دھمکی آمیز لہجے پہ" زاویار کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔

بابا۔"وہ بے یقینی کی کیفیت میں مڑا۔ ظفر نے رافع کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے انہیں تسلی دی اور ماہا کے سر پہ" شفقت سے ہاتھ رکھا۔

آپ کے سامنے ابھی اسی وقت زاویار ماہا کو اپنی زوجیت میں لے گا رافع صاحب۔ آج سے آپکی بھانجی ہمارے" گھر کی عزت کہلائی جائے گی۔"وہ مضبوطی سے بولتے زاویار کے چہرے پہ کر ختگی پھیلا گئے۔ علی اور معیز نے پریشانی سے زاویار کے چہرے پہ چھائی کر ختگی دیکھی جو ظفر کی ایک قسم پہ ضبط کیے کھڑا تھا۔نا جانے کیوں معیز کا دل ایک الگ ہی سکون میں تھا۔چہرے پہ واپس وہی شادابی اور نرم مسکراہٹ لوٹ آئی تھی۔

انکل میں ایسا نہیں کروں گی۔ میں نہیں۔ماموں آپ میرے ساتھ اس سے برا نہیں کرسکتے کچھ۔"وہ ان کے" ہاتھ تھامتے ہوئے بولی لیکن انہوں نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کچھ بھی بولنے سے قبل یہ یاد رکھنا کہ یہ فیصلہ میرا ہے۔ میں تمہارا باپ ہوں زاویار اور تمہیں میری قسم ہے۔ اب مجھے کچھ نہیں سننا۔ ہو گے تو کسی تھانے میں افسر لیکن ابھی بھی باپ سے اوپری درجے پہ نہیں پہنچ پائے۔" وہ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے سٹیج کی جانب بڑھے۔

ٹھیک ہے پھر یہ سراسر آپ کی ہی ضد کا نتیجہ ہے۔ آنے والے وقت میں کسی بھی نقصان کا زمہداری مجھے" مت ٹھہرایئے گا آپ کیونکہ زندگی تو اصل جہنم اب ہو گی۔" وہ شعلہ اگلتی نگاہوں سے ماہا کی پشت کو دیکھ خشک لہجے میں انہیں باور کراتے سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔ ظفر نے دل ہی دل میں حالات بہتر ہو جانے کی دعا کی تھی ورنہ ان کی یہ اولاد جس قدر اڑیل تھی یہ بات ان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔

اس کے بعد اگلے پندرہ منٹ میں ماہا کے مسلسل انکار کے باوجود وہ زاویار حسن کے نکاح میں آچکی تھی۔ حالات نے کیسا پلٹا کھایا تھا کہ وہ کچھ ہی دیر میں ماہا حسن نے ماہا زاویار بن چکی تھی۔ اسے تو یہی خیال ہی کچو کے لگا رہا تھا کہ اس نے اب کی بار سچ میں انجم کی محبت پہ ڈاکہ ڈالا ہے۔ کیا ساری زندگی وہ اس احساس کے ساتھ جی پائے گی۔ اس نے خالی خالی نگاہوں سے مبارکباد دیتے وجود کو دیکھا جس میں رائقہ اور علی تو پیش پیش تھے۔ رائقہ کے چہرے کو دیکھ تو اسے محسوس ہی نہ ہوا کہ اسے اس فیصلے سے کوئی ٹھیس پہنچی ہے۔ مطلب وہ بھی اس سب سے خوش تھی۔ رافع کی آنکھوں کی چمک بھی ان کے خوش ہونے کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔ کرن اور ارحام تو نکاح شروع ہونے سے قبل ہی وہاں سے جا چکے تھے کیونکہ یہ سب دیکھنا کم از کم ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ ظفر نے مسکراتے ہوئے شفقت سے اس کا سر چوما تو اس نے اپنی آنکھوں میں دھند اترتی محسوس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی۔ اگلے ہی لمحے زاویار جو اس کے ساتھ بیٹھا تھا اشتعال کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ شاید وہ انجم کے نہ ملنے کی وجہ سے افسردہ ہو گا یا ناراض یا پھر غصہ لیکن اس سب میں اس کا کیا قصور نکلتا تھا۔ مطلب ابھی ایک اور امتحان باقی تھا۔ سب ہنس ہنس کر اس سے باتیں کر رہے تھے لیکن اس کی تمام تر توجہ تو باہر جاتے وجود کی پشت پہ تھی۔

****

میرے خیال میں اب ہمیں رخصتی سرانجام دے دینی چاہیے۔ تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ پہلے بھی کافی دیر" ہو چکی ہے۔" ظفر کی نرم آواز پہ لاپرواہ بیٹھی ماہا نے چونک کر ان کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں بے یقینی کے مارے پھیل گئی۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

بلکل بلکل آپ تیاریاں کریں۔ ماہا کی جانب سے تو صرف میں ہی ہوں۔" رافع کی مسکراتی آواز پہ ماہا نے غصے" سے مٹھیاں بھینچی۔ ضبط کے باوجود آنکھوں میں نمی سی تیری۔

کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو۔ ماموں جان میں نے صرف آپ کے مجبور کرنے پہ نکاح کیلیے رضامندی ظاہر کی لیکن اب کم از کم مجھے رخصتی پہ تو مجبور مت کریں۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ علی اور رائقہ نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا۔

تو کیا چاہتی ہو آپ کہ میں آپ کو واپس وہی لے جاؤں اسی گھر میں جہاں صرف آپ کو نقصان پہنچنے کا خدشہ" ہے۔" وہ اسے جتانے والے انداز میں بولے۔ ماہا نے آنکھوں کو سختی سے رگڑتے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"نہیں ماموں جان میں وہاں قطعی نہیں جاؤں گی میں کسی ہاسٹل میں جا کر رہوں گی یا کسی دارالامان۔"

باپ کے ہوتے بیٹیاں ایسی جگھوں پہ نہیں رہتی بیٹا۔" ظفر کی سنجیدہ آواز پہ ماہا نا چاہتے ہوئے بھی شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی۔ آنکھیں ایک بار پھر من من آنسوؤں سے بھر گئی۔

آپ اس کی جانب سے فکر کرنا چھوڑ دیں۔ ابھی زخم تازہ ہے تو ایسا برتاؤ کر رہی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ " سنبھل جائے گی۔ معیز گاڑی نکالو بیٹا۔" انہوں نے رافع کو بولتے آخر میں معیز کو ہدایت کی تو وہ اثبات میں سر ہلاتے پارکنگ کی جانب بڑھ گیا۔

تمہیں کیا ہوا۔ شکل تو سیدھی بناؤ کم از کم۔ بارہ کیوں بج رہے ہیں تمہارے چہرے پہ۔" علی نے اپنے ساتھ " پریشان حال کھڑی رائقہ کو لتاڑا جس کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا۔

بھائی یہ جو بھی ہوا ہے نا ٹھیک نہیں ہوا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" وہ انگلیاں چٹخاتے بے چینی سے گویا" ہوئی۔ علی نے نا سمجھی سے بھنویں اچکائی۔

مم۔ میرا مطلب ہے کہ آپ ابھی انجم کو جانتے نہیں ہیں۔ وہ بہت ضدی ہے۔ اپنے حق پہ کسی کو بھی ڈاکہ " نہیں ڈالنے دیتی وہ اور زاوی بھائی کو تو وہ پسند کرتی تھی۔ وہ کیسے برداشت کرے گی ماہا کو ان کی زندگی میں۔ وہ کچھ بھی کر ڈالے گی۔ وہ نفرت کی کسی بھی حد کو چھو جائے گی۔" وہ اپنی انگلیاں مسلتے ہوئے پریشانی سے بولی۔ علی نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انسان ہے وہ رائقہ۔ حیوان یا جن نہیں ہے جو کچھ بھی ایسا ویسا کرے گی اور ہم خاموشی سے سب سہتے جائیں گے۔ اسی لیے اپنے تمام تر خدشات یہی دفن کر دو اور اس چیز کو اب ذہن میں بٹھا لو کہ تمہاری بھابھی اب ماہا ہے اس لیے اس کے سامنے اس قسم کی کوئی بھی بات کرنے سے گریز برتنا ایسے میں اس کا بھی دل برا ہو گا اور بھائی ان کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔" وہ سنجیدگی سے بولتے آخر میں زاویار کے متعلق سوچتے بڑبڑایا۔ رائقہ نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

جی بھائی میں کوئی ذکر نہیں کروں گی کیونکہ کہی نا کہی میں بھی تو یہی چاہتی تھی کہ انجم کی جگہ ماہا ہی ہماری بھابھی" بنے۔ اب جب وہ بن گئی ہے تو یہ تو خوشی کا موقع ہے نا۔ یہ تو میری لاپرواہی تھی جو میں نے انجم کا نام لایا۔ کاش میں پہلے ہی ماہا کو پسند کرتی تو آج یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے اداسی سے بولی۔ علی نے نرمی سے اس کا سر تھپتھپایا اور دونوں ماہا کی جانب بڑھے جو نڈھال سی بیٹھی تھی۔ رو رو کر تو جیسے اب آنکھیں بھی خشک ہو چکی تھی۔ ان دونوں نے مزے سے اس کے اطراف میں جگہ سنبھالی تو وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

تم بھی نہیں روکا رائقہ حالانکہ تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو کہ انجم کس قدر پسند کرتی تھی انہیں۔ تم نے پھر" بھی نہیں سوچا۔ وہ بھی تو اسے پسند۔ یہ آپ لوگوں نے کیا کر دیا۔ انجم کبھی بھی اس چیز کو فراموش نہیں کر پائے گی۔" وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ایک بار پھر ہچکیوں سے رو دی۔ علی اور رائقہ نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھو ماہا جو اس نے تمہارے ساتھ کرنے کی کوشش کی یے نا یہ اسے اس چیز کی سزا ملی ہے۔ کب تک تم سب کا اچھا سوچو گی کبھی اپنے لیے بھی سوچو۔ ویسے بھی میرا دل بھی یہی تھا کہ کوئی کرشمہ ہو جائے اور تم میری بھابھی بن جاؤ اور دیکھو تم بن بھی گئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سچے دل سے مانگی گئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ انجم کی آنکھیں تو ابھی سے ماتھے پہ سج گئی تھی سوچو جب شادی ہوتی تو ہم سب کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دیتی۔" وہ ناگواری سے بولی۔ ماہا نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جس کی لہجے پہ اس کیلیے عجیب سا تاثر تھا۔ وہ اپنی جگہ پہ ساکت رہ گئی۔

اور میں نے بھی کہا تھا نا۔" علی کی بھاری آواز پہ ماہا نے اب کی بار چونک کر اس کی جانب دیکھا۔"

کہ بھابھی ماں وہی جو علی کے دل کو بھائے ورنہ میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔ اب جو دل کو بھائی تھی اسے میں بھابھی ماں بنا چکا ہوں اور جو نہیں بھائی اسے بھاڑ میں بھی پھینک چکا ہوں۔" وہ مزے سے بولتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ ان کی باتوں پہ پرسکون ہونے کی بجائے اضطراب تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ وہ چاہ کر بھی مسکرا نہ سکی۔ علی اور رائقہ نے اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ ایک دوسرے کی جانب دیکھا تو علی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ ابھی وہ ایسے دوراہے پہ کھڑی ہے جہاں تمام سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفلوج ہو جاتی ہیں اسی لیے دونوں ہی خاموشی اختیار کر گئے۔

علی جاؤ تم انکل کو گھر ڈراپ کر دو اور رائقہ آپ بھابھی کو لے کر گاڑی میں جائیں۔" ظفر نے نرمی سے ان" دونوں کو تاکید کی تو وہ دونوں ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلیں بھابھی۔رائقہ مسکراتے لہجے میں بولی۔ماہانے نم نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔بھابھی یہ کیسا لفظ تھا کیسا احساس تھاوہ اس شخص کے نام سے جڑ چکی تھی جس کی تمنائی انجم تھی۔وہ ان دونوں کو الگ کر کے خود اس کی جگہ کیسے لے سکتی تھی یہ احساس ہی اسے کچوکے لگا رہا تھا۔وہ اس شخص کے نام سے ہی پہچانی جارہی تھی اور سب ایسے پر سکون تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔کیا یہ نکاح ان سب کیلیے غیر متوقع نہیں تھا جیسے اس کیلیے تھا۔وہ سب پر سکون تھے تو وہ کیوں خود سے جنگ لڑ رہی تھی۔سونے پہ سہاگہ زاویار کا رویہ۔فلحال وہ ان تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے رائقہ کا ہاتھ تھامتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے گاڑی کی جانب بڑھی۔اسے پچھلی سیٹ پہ بٹھاتے وہ اور ساتھ دو لڑکیاں اور بیٹھی تھی شاید وہ پھپھو کی بیٹیاں تھی۔اس نے ان دونوں کو دیکھتے سوچا۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ سب بلکل غیر متوقع تھا مگر اب جو ہو گیا ہے اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔عمر میں آپ مجھ سے چھوٹی سہی مگر رشتے میں آپ مجھ سے بڑی ہیں اسی لیے ہم سب پہ آپ کا احترام فرض ہے۔میں پوری کوشش کروں گا کہ آپ کا بھائی بن کر آپ کو کبھی کسی چیز کی کمی نہ محسوس ہونے دوں۔"معیز نے نرمی سے بولتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ اس کے گالوں پہ بہہ گئے۔اس قدر مان اتنی عزت احترام صرف ایک شخص کے نام سے جڑنے پہ۔کہنے کو وہ اس کیلیے غیر تھے لیکن اپنوں سے بھر کر تھے۔معیز کی سوبر شخصیت سے تو وہ پہلے ہی قائل تھی آج اس کے دل میں معیز کیلیے عزت مزید بڑھ گئی تھی۔اس نے نرمی سے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔اسی لمحے فرزانہ کے بیٹھتے ہی معیز نے گاڑی گھر کی جانب بڑھائی۔ماہا کا دل تیزی سے دھڑک رہا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھا۔رائقہ مسلسل اس سے باتیں کر کے اس کا دھیان دوسری جانب لگانے کی کوششوں میں تھی لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو جب جب زاویار کے متعلق سوچ رہا تھا اس کی دھڑکن رک رک کر چل رہی تھی۔

****

بہت شکریہ بیٹا۔اب میں چلا جاؤں گا اندر۔"رافع نرمی سے مسکراتے ہوئے بولے۔علی نے چونک کر ان کی" جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے مسکرایا۔

انکل اب یہاں تک آیا ہوں تو اندر بھی مجھے ہی لے جانے دیں۔ثواب پورا لینا چاہیے آدھا دھورا نہیں۔"وہ" ہنس کر بولتے انہیں سہارہ دیتے اندر کی جانب بڑھا۔لاؤنج میں پہنچتے ہی سامنے نگاہ پڑتے رافع کے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔انہوں نے اشتعال کے عالم میں نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔سامنے ہی صوفوں پہ مزمل اور کرن بیٹھے تھے البتہ انجم زور و شور سے رونے اور چلانے کا شغل فرما رہی تھی۔ارحام کا کہی نام و نشان نہیں تھا۔ویسے بھی انہیں اس سب سے اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ان کی اولاد نے کونسا ان کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔سب نے مل کر کالک ہی ملی تھی۔علی نے اسے دیکھ کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

بابا ایسا کیسے کر سکتے ہیں ممی۔زاویار صرف میرا تھا وہ کیسے اس ماہا کی زندگی میں شامل ہو سکتا ہے۔ممی بابا نے ایسا" کیوں کیا۔میں جان لے لوں گی یا تو اپنی یا اسکی۔آپ نے انہیں روکا کیوں نہیں۔زاویار صرف انجم کا تھا کیسے وہ اس پہ بھی بازی لے گئی۔اس ماہا کی نگاہ تو شروع سے ہی میرے سے منسلک ہر چیز پہ ہی ہوتی تھی اور بابا ان کا بس "نہیں چلتا کہ اپنی جان بھی اسے دے دیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لو آ گیا تمہارا باپ پوچھ لو اسی سے ہی۔ جس نے آج اس ماہا کا نکاح کروا کے تمہیں خود سے پرایا کیا ہے۔"اس" دوران کرن کی نگاہ دروازے پہ ایستادہ رافع اور علی کی جانب اٹھی تبھی خشک لہجے میں بولی۔ انجم نے کٹیلی نگاہیں رافع کی جانب اٹھائی تو وہ علی پہ جا کر ٹھہر گئی۔ وہ تن فن کرتے ان کی جانب بڑھی اور زہر خند نگاہوں سے علی کو دیکھا جس کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

میں سب سے یہ امید کر سکتا تھا کہ وہ ماہا کو نیچا دکھانے کی خاطر آخری حد تک جا سکتا ہے مگر مجھے میری بیٹی سے" یہ امید نہیں تھی انجم۔" رافع کے لہجے میں اجنبیت محسوس کر انجم نے چونک کر ان کی خالی خالی نگاہوں میں دیکھا۔

مجھے لگتا تھا کہ میری بیٹی اتنی بھی بری نہیں ہے۔ میری بیٹی پہ اس کی ماں کی باتیں اثر نہیں کرتی لیکن میں غلط تھا" تمہارے اندر میرا خون کم اس کا زیادہ ہے۔ میری تربیت کم اس کی تربیت زیادہ ہے۔ آج ایک باپ اپنی اولاد سے ہارا ہے۔" بولتے بولتے ان کا لہجہ بھیگ گیا۔ علی نے نرمی سے ان کے شانے پہ دباؤ بڑھایا تھا۔

یہ سب باتیں مجھے کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اب بابا۔ آپ نے آج بھی ماہا کو مجھ پہ فوقیت دے کر یہ ثابت" کر دیا کہ آپ میرے باپ کم اس کے زیادہ ہیں۔ اس کے باوجود آپ مجھ سے یہ امید لگا رہے ہیں کہ میں اس ماہا سے محبت کرتی جب آپ کی ہر بات اس سے شروع ہو کر اسی پہ ختم ہو جاتی تھی۔" وہ تیز لب و لہجے میں بولی۔ رافع کا چہرہ اس کے لہجے پہ پھیکا پڑنے لگا۔ علی نے تند نگاہوں سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہونا تو یہ ہی چاہیے تھا کیونکہ میرے خیال میں آدھی رات کو تمہیں پولیس سٹیشن سے لانے والی۔ تمہارے چہرے پہ کالک ملنے سے بچانے والی وہی تھی شاید۔ جب وہ تمہاری عزت بچانے کی خاطر نہ ہچکچائی تو پھر تم نے کیوں نہ اس کا ساتھ دیا۔ اسی کی عزت داؤ پہ لگانے چلی تھی اپنی اس ماں اور بھائی کے ساتھ مل کر۔ وہ بھی اب کی بار تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے دھاڑے۔ انجم کا چہرہ سپید پڑ گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ تمسخر سے مسکرائی۔

مطلب اس نے بتا دیا آپ کو سب کچھ۔ اس سے بڑھ کر دغابازی کی کیا امید رکھوں میں اس سے۔" اس کی بدگمانی عروج پہ تھی۔

اس بھلی مانس بچی نے کبھی اپنے لیے اف تک نہ کی وہ کیا کسی کا بتاتی مجھے۔ دیکھ لیا تھا میں نے اس رات تم" تینوں کو گھر آتے لیکن ماہا کے کہنے پہ خاموش ہو گیا مگر تمہیں عزت راس ہی کب ہے۔ یہ میں ہی بدنصیب تھا جو اس عورت کے پیچھے لگ کر اپنی جان سے پیاری بہن کو گھر سے نکال بیٹھا۔ اس پاک ذات کا شکر ہے جس نے مجھے ازالہ کرنے کا موقع دیا۔ اب کی بار میں نے انجم کا ساتھ نہ دے کر جب ماہا کا ساتھ دیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں رابعہ کے آگے سرخرو ہو گیا ہوں۔" وہ مرد ہو کر بری طرح رو دیے تھے۔ کرن اور انجم نے رعونت سے ان کی جانب دیکھا۔

آپ نے اس سے سوال نہ کیا کہ میری بیٹی کو شادی سے کیوں غائب کروایا اور نہ میرا انتظار کیا بلکہ اسی کا نکاح" زاویار سے کروا دیا یہ جانتے ہوئے کہ میں اس سے محبت کرتی تھی۔" وہ ایک بار روتے روتے چلائی۔ آنکھیں شدت جذبات سے سرخ پڑ رہی تھی۔ اب کی بار علی نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں کیا میں نے سوال۔ شکر کرو تمہیں اغواء کرنے والے علی کے دوست تھے ورنہ تمہارے بھائیوں نے جو" کیا ہے اگر وہی سب ان کی بہن کے آگے آجاتا تو کہی منہ دکھانے کے لائق نہ رہتے۔ ان کی اتنی بڑی بات پہ مزمل ضبط کھوتے چلایا۔

بکواس بند رکھو اپنی اور میرے سامنے اپنی زبان آہستہ چلانا اور آج کے بعد تم سب کیلیے تمہارا باپ مر گیا۔ رہو اپنی اس ماں کے ساتھ جس نے نہ خود اچھی تربیت لی نہ تمہیں دے پائی۔ یہ عورت کیا کسی کا گھر سنوارے گی جس نے اپنی بیٹی کا گھر خود اپنے ہاتھوں سے اجاڑ دیا۔" وہ تیز لب و لہجے میں بولتے ان سب کو آئینہ دکھا رہے تھے لیکن انجم کے چہرے پہ نفرت بھرے تاثرات مزید تیزی سے پھیلتے جا رہے تھے۔ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے دانت پہ دانت جمائے اور آنکھیں میچ کر گہرا سانس بھرا۔ وہ یہی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ ماہا کو زاویار کیسے مل سکتا ہے۔ وہ تو صرف اس کا تھا نا۔ وہ کیوں اس کی ہر ایک چیز ہتھیا لیتی تھی۔ رافع سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ مزمل اور کرن نے بھی اپنے اپنے کمروں میں جانے میں ہی عافیت جانی لیکن جاتے جاتے مزمل ایک زہر خند نگاہ علی پہ ڈالنا نہیں بھولا۔

اتنی محبت سے مت دیکھ بھائی۔ آنکھیں پگھل جائیں گی۔" وہ مزے سے بولتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ لبوں پہ" تمسخرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ ان سب کے جاتے ہی علی نے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے سنجیدگی سے انجم کی جانب دیکھا جو شعلہ اگلتی نگاہوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جو کسی کیلیے گڑھا کھودتا ہے سب سے پہلے وہ خود ہی اس میں گرتا ہے یا پھر اگر کسی پہ کیچڑ اچھالنا چاہو گے تو اس کی چھینٹیں آپ پہ بھی گریں گی۔ وہ اس کے اطراف میں چکر کاٹتے پر سوچ لب و لہجے میں بولا۔ انجم نے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھا۔

ارے ارے پریشان مت ہو ڈیئر انجم۔ وہ کیا ہے نا میں سوچ رہا تھا کہ آپ کی حالت پہ کونسا محاورہ زیادہ اچھا" فٹ ہو رہا ہے لیکن تھوڑا مشکل کام ہے کیونکہ یہ دونوں محاورے صرف آپ کیلیے ہی بنے ہیں۔" وہ مزے سے بولتے بلند بانگ قہقہہ لگاتے ہنس دیا۔ انجم نے چہرہ جھکاتے بمشکل خود پہ ضبط کیا۔ اس کا سرخ پڑتا چہرہ اس کے ضبط کی گواہی دے رہا تھا۔

تم نے یہ اچھا نہیں کیا علی۔" وہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔ علی نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔"

یقین کریں میں یہاں آپ کا مذاق اڑانے بلکل نہیں آیا تھا بلکہ آپ کا حال احوال پوچھنے آیا تھا کہ وہاں جتنے" بھی گھنٹے گزارے پر سکون طریقے سے گزارے نا۔ کسی قسم کی تنگی تو نہیں ہوئی نا۔" وہ بظاہر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لیکن آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔ انجم نے لہو رنگ نگاہیں اس کی جانب دیکھا۔

مذاق تو اب میں بناؤں گی تم سب کی زندگیوں کا علی ظفر۔" وہ نفرت میں ڈوبے لہجے میں بولی۔ علی نے ڈرنے" کی ناکام اداکاری کی اور آخر میں خود ہی کھل کر ہنس دیا۔

ویسے کیا کیا سوچا تھا نا تم نے۔ ماہا کو اغواء کروا کے اس کے کردار پہ بات کروں گی اور ہم سب یقین کر کے ان پہ" دو حرف بھیج کر تمہیں نیک بی بی کا ٹائٹل دے دیں گے مگر یہاں تو میں نے سوائپ کر دیا۔ ماہا کو انجم کی جگہ پہ اور

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم کو ماہا کی جگہ پہ۔ ویسے جب بازی خود پہ ہی بھاری پڑتی ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے اگر آپ کچھ کہنا چاہیں تو۔" اس نے ہاتھ کا مائیک بناتے اس کے لبوں کے آگے کیا اور جتاتی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ انجم نے پلکیں جھپک کر آنکھوں میں اترتی دھند کو اندر اتارا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے سامنے ماہا ہوتی اور وہ اس کی جان لے لیتی۔ وہ کیسے اس کی جگہ لے سکتی تھی۔ آج اس کی جگہ اسے ہونا تھا۔ زاویار کی زندگی میں اس کے کمرے میں اس پہ اور اس کی ہر چیز پہ صرف انجم کا حق ہونا تھا تو پھر ماہا کیوں۔ اس کا دل چیخ و پکار کر رہا تھا۔

تم نے چھینا ہے مجھ سے زاویار کو علی۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے پاگلوں کی طرح صرف یہی الفاظ دہرا رہی تھی۔

ہاں چھینا ہے میں نے اور میں اس بات کا اعتراف بھی کرتا ہوں کیونکہ آپ میرے بھائی کو اور میری فیملی کو" ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔ آپ کی محبت زاویار بھائی سے نہیں ان کی خوبصورتی ان کی شخصیت سے تھی۔ آپ کسی انسان پہ نہیں بلکہ اس کے رنگ پہ مر مٹنے والی خاتون ہیں۔" وہ غصے سے بولتے اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا اور اس کا سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا۔

ماہا آج میری جگہ پہ ہے نا لیکن وہ کبھی خوش نہیں رہ پائے گی۔ اس کی نظر تو شروع سے ہی پہلے میرے بھائیوں" "پہ اور پھر میرے زاویار پہ تھی۔ وہ ایک بدکردار۔

بکواس بند رکھیں اپنی۔ اپنی بھابھی ماں کے خلاف میں ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا۔ اگر آپ نے ان کے خلاف" ایک اور لفظ منہ سے نکالا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ پہلے کوئی نہیں تھا ان کا اس دنیا میں لیکن اب ان کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی باپ اور بہن سب رشتے موجود ہیں۔" وہ اس کی کلائی کو اپنی سخت گرفت میں دیکھتے شہادت کی انگلی اٹھاتے تنبیہی لب ولہجے میں غرایا۔ ایک لمحے کیلیے انجم کا دل لرزا کیونکہ اسے ہمیشہ اس نے ہنستے مسکراتے ہی دیکھا تھا۔ علی ابھی بھی شرربار نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔ ماتھے کی رگیں تنی ہوئی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس کی بات پہ انجم قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ علی نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

سارے رشتے تم نے گنوا دیے۔ باپ بھائی بہن مگر جس رشتے سے جڑ کر اسے یہ سب رشتے ملے ہیں اس رشتے کا کیا کرو گے۔ شوہر کا کیا کرو گے۔ چچ چچ چچ۔" وہ آنکھوں میں جیت کا خمار لیے دل جلانے والے انداز میں بولی۔

اس بات کا جواب ان کے شوہر ہی آپ کو دیں گے اپنے عمل سے اور اپنے انداز میں ڈیئر انجم۔" وہ ابھی بھی پرسکون تھا۔ انجم کے مسکراتے لب اس کی بات پہ سمٹ گئے۔

اوکے اب آپ کڑھنے کا کام کریں میں تو چلا اپنی بھابھی ماں کا ویلکم کرنے۔" وہ تمسخرانہ لب ولہجے میں بولتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی انجم نے نزدیک رکھی کرسی کو پاؤں سے ٹھوکر ماری اور غصے میں میز پہ رکھا گلدان زمین پہ پھینکا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ چھناکے سے چکنا چور ہو گیا۔

نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا زاویار ماہا کا کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے پھنکاری۔ اس وقت وہ ضبط کی انتہاؤں پہ تھی۔ باہر سے آنے والی غیر معمولی شور کی آواز پہ کرن جو اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی سامنے ہی اسے غصے سے خود کو نوچتا دیکھ اسے سنبھالا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم ہوش کرو۔بس کرو بھول جاؤ سب کیونکہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔" کرن اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔انجم" نے بھسم کرتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

اتنی آسانی سے کیسے بھول جاؤں ممی۔ایک ایک چیز ذہن اور دل پہ نقش ہو گئی ہے میرے۔ماہا حسن تمہاری" سانسیں روک لوں گی میں۔میں اس کی جان لے لوں گی۔انجم اتنی آسانی سے کچھ نہیں بھولتی۔" وہ سفاکی سے گویا ہوئی۔کرن نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔اس کی حالت بے کراں تھی۔ان کا دل کٹ کر رہ گیا۔اگلے ہی لمحے وہ اس کے بے جان وجود کو گھسیٹتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔وہ جانتی تھی کہ فلحال اس کا زخم تازہ ہے اور ان کی بیٹی جس قدر ضدی ہے سب کچھ اتنی آسانی سے فراموش نہیں کر سکتی تھی تبھی یوں بول رہی تھی لیکن یہ سب سوچتے وہ اس بات کو فراموش کر بیٹھی تھی کہ وہ بھی اسی کرن کی بیٹی ہے جس نے بدلے کی آگ میں ایک وجود کی زندگی داؤ پہ لگائی تھی اور آج ان کی بیٹی بھی اسی راہ کی مسافر بن بیٹھی تھی۔

****

اس گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے آج اس کا دل خالی تھا۔آج سے پہلے جب جب وہ اس گھر میں آئی تھی ایک اپنائیت بھرا احساس اسے ظفر کی صورت میں ہوتا تھا۔اسے وہ بلکل اپنے پاپا جیسے لگتے تھے لیکن آج زاویار کے نام سے جڑ کر انہیں جاننا۔اسے اپنی تمام تر حسیات مفلوج ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔اس نے پلکیں جھپک جھپک کر آنسوؤں کو بمشکل اندر اتارا۔قدم باہر گیٹ پہ ہی تھم گئے تھے وہ اس کا ساتھ دینے سے انکاری

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھے۔سونے پہ سہاگہ زاویار کا رویہ لیکن وہ تو ایسا ہونا بنتا تھا کیونکہ اگر زبردستی ماہا کے ساتھ ہوئی تھی تو پھر اس کے ساتھ بھی تو ہوئی تھی نا۔

"ناجانے کیا نظر آیا تمہیں ہی ان لڑکیوں میں۔دونوں ہی نہ کسی کام نہ کاج کی۔عجیب ہو تم بھی ظفر۔گھر میں لڑکی ہونے کے باوجود تمہیں غیروں میں لڑکی تلاش کرنی پڑی۔"فرزانہ کی کاٹ دار آواز جوں ہی گیٹ کے اندر داخل ہوتے علی کی سماعتوں میں پڑی اس نے ناگواری سے سر جھٹکا اور ایک نظر غائب دماغی کی کیفیت میں کھڑی ماہا کو دیکھا۔

"باجی کم از کم آج تو کچھ مت کہیں۔ماہا اب اس گھر کی بہو نہیں بلکہ بیٹی ہے۔میں اسے بیٹی بنا کر لایا ہوں۔جیسے رائقہ ہے ویسے ہی میرے لیے ماہا ہے۔باقی رہی بات لائبہ کی (فرزانہ کی بیٹی) تو وہ بھی مجھے کم عزیز نہیں ہے۔بیٹیاں تو ہوتی ہی پیاری ہیں۔"انہوں نے نرمی سے انہیں قائل کرنا چاہا تو وہ رعونت سے سر جھٹک گئی۔لائبہ نے بھی ان کی بات پہ ناک منہ چڑھائی۔اپنی ماں کے ساتھ ساتھ یہ دکھ اسے بھی تھا کہ اس کے ماموں نے اسے کیوں نہیں پسند کیا اپنے افسر بیٹے کیلیے۔

"ارے چلیں بھئی یا پھر میرا انتظار ہو رہا تھا۔"علی کی شرارت میں ڈوبی آواز پہ ماہا چونک کر ہوش کی دنیا میں لوٹی۔رائقہ نے بے ساختہ شکر ادا کیا اور اسے لیتے اندر کی جانب بڑھی۔اس کی ایک جانب رائقہ جبکہ دوسری طرف عبیر تھی۔

"زاویار کہاں ہے معیز۔"ظفر نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جس کی شادی اس کا باپ بغیر اس سے پوچھے کسی بھی راہ چلتی لڑکی سے کروادے وہ کہاں ہو سکتا ہے۔ اب اس" لڑکی کے انتظار میں راہوں میں پھول بچھا کر تو نہیں بیٹھا ہو گا۔" وہ سفاکی سے بولتی ماہا کے وجود کی دھجیاں اڑا رہی تھی۔ ماہا کا جھکا ہوا سر شرمندگی کے مارے مزید جھک گیا۔ آنسو پلکوں کی بار توڑنے کو بے تاب تھے۔

"جاؤ رائقہ ماہا کو زاویار کے کمرے میں چھوڑ آؤ۔"

ایک بار اپنی اولاد سے بھی پوچھ لو میاں۔ وہ کیا چاہتا ہے۔" فرزانہ ایک بار پھر بولنے سے باز نہ آئی۔ رائقہ کے" ہاتھ پہ ماہا کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ اس نے ملتجیانہ نگاہیں رائقہ کی جانب اٹھائی تو اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ تڑپ گئی۔

وہ میری اولاد ہے باجی۔ میں اسے بہت اچھے سے جانتا ہوں اور اس کے ساتھ کیا کرنا ہے کیا نہیں یہ بھی۔ آپ" پریشان مت ہو۔" اب کی بار انہوں نے بھی سختی سے انہیں تاکید کی۔ فرزانہ طیش کے مارے سر جھٹک گئی البتہ علی اور معیز نے داد دیتی نگاہوں سے ظفر کی جانب دیکھا۔

چلیں ہمارے لیے نہ سہی اپنی بہو کیلیے تو بولے آپ۔" علی کی ناراضگی بھرے لہجے پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی" مدھم سا مسکرائے۔

یہ بہو نہیں میری بیٹی ہے میری دوست ہے چھوٹی سی۔" وہ ماہا کے سر پہ محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے" بولے۔ ماہا کی آنکھ سے آنسو اس کے گالوں پہ لڑھک گئے۔ وہ انہیں کہنا چاہتی تھی کہ اسے زاویار کے کمرے میں نہیں جانا مگر کیسے۔ ایک جھجک آڑے آرہی تھی۔ ویسے بھی وہاں موجود سب لوگ ناجانے اسے کیا سمجھتے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تبھی اپنا جی مار کر رائقہ کے ساتھ زاویار کے کمرے کی جانب کھنچی چلی آئی۔اس کے کمرے کے باہر رکتے ہی اس کی نگاہوں میں وہ منظر لہرایا جب وہ غلطی سے یہاں آگئی تھی اور زاویار نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔

رائقہ پلیز مجھے یہاں نہیں رہنا۔میں تمہارے کمرے میں۔"

پاگل ہوگئی ہو کیا۔حالات پہلے ہی خراب ہیں اور تم یہ سب کر کے مزید بگاڑ پیدا کرو گی۔بس یہ جان لو کہ یہ سب اچانک نہیں ہوا کیونکہ اللہ کے ہاں تو جوڑا آپ دونوں کا ہی بنا تھا۔جانتی ہو کیسے۔اپنی ہتھیلی آگے کرو۔"رائقہ اسے جہازی سائز بیڈ پہ بٹھاتے مزے سے بولی۔اس کی بات پہ ماہا نے ٹرانس کی کیفیت میں اپنی ہتھیلی نگاہوں کے سامنے کی تو وہاں لکھا زاویار کا نام اس کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا گیا۔

دیکھو یہ نام۔اسی نام نے تم سے جڑنا تھا تبھی تو ایسی غلط فہمی ہوئی۔اب تم زاوی بھائی کی بیوی ہو اور میری پیاری سی بھابھی۔ہاں حالات کٹھن ضرور ہیں لیکن وقتی ہے۔وقت آہستہ آہستہ سب ٹھیک کر دے گا۔یا پھر ہو سکتا ہے تمہارے حسن پہ وہ آج ہی قصیدے لکھ ڈالیں۔"وہ اس کا گال چومتے ہوئے محبت سے بولی۔

رائی۔رائقہ۔۔"وہ روہانسی ہوگئی۔ماہا کی جان نکلنے والی ہوگئی۔ابھی تو وہ اس کے سامنے نہیں تھا اگر ہوتا تو شاید اب تک وہ اس دنیا سے کوچ کر چکی ہوتی۔

ارے بھابھی ماں پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔میں نے سنا ہے جو غصے کے تیز ہوتے ہیں وہ محبت" میں بھی ریکارڈ قائم کرتے ہیں۔"علی کے بے باک انداز پہ وہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی۔اس کا شدت سے جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو باندری۔ باہر بھائی سے جیب تو ہلکی کروائیں ذرا۔ ایسے ہی اتنی حسین دلہن کا دیدار ہونے دیں۔" وہ رائقہ کو کھینچتے ہوئے باہر نکل گیا۔

ابھی اور اسی وقت میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔" وہ کھردرے لہجے میں بولا۔ اس کے اکھڑے لہجے پہ" اندر بیٹھی ماہا جی جان سے کانپی۔

بھائی قدر کریں۔ یہ آپ ہی ہیں جو اس انجم بھوتنی کی بجائے ایسی حسین دلہن مل گئی ورنہ ہمیں ہی دیکھ لیں" جسے کوئی منہ لگانا پسند نہیں کرتا۔" علی کا اپنا ہی دکھڑا تھا۔

لینگویج علی۔" زاویار کے خشک لہجے پہ ماہا کے دل پہ منوں بوجھ آگرا۔ وہ بھلا کیوں انجم کے خلاف کچھ سنے" گا۔ اس نے اپنی مہندی کو کھرچتے ہوئے سوچا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنے والٹ سے کچھ رقم نکالتے رائقہ کی پھیلی ہوئی ہتھیلی پہ رکھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اندر کی جانب بڑھتا رائقہ اس کے سینے سے لگی تھی۔

بھائی آپ اسے کچھ بھی کہنے سے قبل یہ جان لیجیے گا کہ اس سب میں وہ بھی اتنی ہی بے قصور ہے جتنے کے" آپ۔" رائقہ کی بات پہ وہ کوئی ردعمل ظاہر کیے بغیر اندر گھس گیا۔ دروازہ لاک کرتے وہ جوں ہی پلٹا نگاہیں سیدھا بیڈ پہ بیٹھے وجود سے جا ٹکرائی۔ شاید اس کے خوف سے وہ لرز رہی تھی۔ وہ تمسخر سے سر جھٹکتے قدم اس کی جانب بڑھانے لگا۔ ماہا کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ صوفے پہ بیٹھ کر اس نے جوتے اتارے اور اپنی شیروانی کے بٹن کھولنے لگا۔ ماہا کی رنگت خوف سے زرد پڑ گئی۔ وہ اب سیگریٹ لبوں میں دبائے مسلسل کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا۔ ماہا کے وجود میں ہلچل کے ساتھ ہی چوڑیوں کی چھنک کی بدولت زاویار کا غصہ ایک نئے سرے سے بیدار

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہوا۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کی جانب بڑھا۔ماہا کا دل حلق میں آگیا۔اس نے سختی سے آنکھوں کو میچتے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں الجھاتے اس کی کپکپاہٹ پہ قابو پانا چاہا۔

ہو گیا نکاح۔اب ڈرامہ ختم کیونکہ اس کا اختتام ایسا ہی لکھا ہے۔ضروری نہیں ہر کہانی کا اختتام اچھا ہی ہو۔"وہ سفاکی سے بولتے اس کے قدموں تلے زمین کھسکا گیا۔ماہا نے اپنے ڈوپٹے پہ گرفت سخت کرلی۔

یہ سب میں نے اپنے باپ کے کہنے پہ کیا ہے صرف ورنہ تم سے میرا نفرت کے سوا کوئی رشتہ نہیں ہے۔یاد" رکھنا میری یہ بات۔"وہ اس کے ڈوپٹے میں ہی اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس کے سر کو اونچا کرتے ہوئے بولا۔اس کی گرم سانسوں کی تپش ماہا کا چہرے جھلسانے کو کافی تھا۔

پپ۔پلیز۔"اس کے لبوں سے ایک کراہ نکلی۔اس نے سختی سے اپنا ہاتھ بے دھیانی میں زاویار کے ہاتھ پہ" رکھا۔اگلے ہی لمحے اس کا یخ بستہ ہاتھ محسوس کر زاویار نے آنکھیں موندتے خود پہ ضبط کرنا چاہا لیکن ایک بار پھر سامنے بیٹھی لڑکی کی باتیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی۔

کیا کہا تھا تم نے کہ میں ہر اس کرتا ہوں لڑکیوں کو رائٹ تو پھر مجھ جیسے کے ساتھ کیوں ساری زندگی کیلیے ناتا" جوڑ لیا تم نے۔ابھی تو تم میرے کمرے میں موجود ہو اور اب میں تم پہ حق بھی رکھتا ہوں تو پھر کیا خیال ہے۔حق جتایا جائے تم پہ یا نہیں۔"وہ اس کے چہرے پہ جھکا تنفر سے بولا۔اگلے ہی لمحے زاویار کی نگاہیں اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ الجھی۔وہاں سے ہوتے اس کی نگاہیں سرخ لپ سٹک سے سجے کپکپاتے لبوں پہ جا کر ٹھہر گئی۔اس نے تیزی سے اپنی گرفت اس کے بالوں پہ ہلکی کی اور سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔نا جانے کیا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سوچ کر اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ بگڑے تنفس سمیت گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ کیا ہر جگہ اس کی عزت کو یوں ہی رسوا کیا جائے گا۔ کیا اس کیلیے محبتوں کا جہاں بس اس کے ماں باپ کی زندگی تک تھا۔ وہ یہاں کوئی ارمان دل میں بسا کر نہیں آئی تھی لیکن اتنی بے وقعتی بھی سہنا اس کیلیے باگزیر تھا۔

فلحال تو چھوڑ رہا ہوں تمھیں کیونکہ کوئی دلچسپی نہیں تم میں مگر میری ایک بات یاد رکھنا کہ زاویار ظفر اپنا حق" چھوڑنے والوں میں سے بلکل نہیں ہے۔" وہ اس کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں لیتے سرد لہجے میں بولا۔ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔ نا چاہتے ہوئے بھی اس نے اپنی شکوہ کناں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی لیکن وہ اپنا یونیفارم وارڈروب سے نکالتے اب واشروم کی جانب بڑھ رہا تھا۔ ماہا کی نگاہیں غیر ارادی طور پہ گھڑی کی جانب اٹھی جو رات کے ساڑھے بارہ بجا رہی تھی۔ زاویار کے ناروا سلوک پہ اس کا دل کرچی کرچی ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور صوفے پہ سکڑ کر بیٹھتے اپنا سر گھٹنوں میں دیے سسک اٹھی۔ چند ساعتوں بعد کسی کی قدموں کی چاپ محسوس کر بھی اس نے چہرہ نہیں اٹھایا بلکہ ہنوز روتی رہی۔ زاویار نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔ مدھم سسکیوں کی آواز کمرے کی خاموش فضا میں ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔

کیا ساری زندگی اب یہی سہنا پڑے گا۔" اس کا دل ماتم کناں تھا۔"

تمھارے یہ آنسو مجھے بلکل بھی تمھاری جانب مائل نہیں کر سکتے۔ اسی لیے یہ اپنی سسکیاں کسی اور کو جا کر" سناؤ۔ کم از کم میں تو بلکل موم نہیں ہو سکتا۔ تمھارے نام کے ساتھ میرا حوالہ میرے لیے باعث شرمندگی کے علاوہ کچھ نہیں۔" وہ جو غصے سے اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا صوفے سے آتی مدھم سسکیوں کی آواز پہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

درشتگی سے دھاڑا۔ماہا کا سانس اس کے یوں چلانے پہ سینے پہ ہی اٹک گیا۔اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔آنسو پلکوں کی باڑ پہ ہی اٹک گئے۔اس کی بات کا مطلب اخذ کرتے ماہا کا وجود جیسے کسی نے انگاروں پہ رکھ دیا۔

آپ کو اپنی جانب مائل کرنے کیلیے رو بھی نہیں رہی میں بلکہ اپنی قسمت پہ رو رہی ہوں۔پے در پے میرے ساتھ برا ہی کیوں ہو رہا ہے۔پہلے ماں باپ چلے گئے پھر ماموں کے گھر چلی آئی اور اب میری قسمت آپ کے ساتھ پھوٹ گئی۔اس سے برا بھی کچھ اور ہو سکتا ہے میری زندگی میں۔وہ بھی اس کی بات کے جواب میں دو بدو بے خوفی سے بولی۔آخر کب تک اس کی باتیں برداشت کرتی۔وہ بول تو ایسے رہا تھا جیسے اس نے جان بوجھ کر اس سے نکاح کیا تھا۔اس کی بے جا بکواس پہ زاویار کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔اس نے مشتعل ہوتے برش ڈریسنگ ٹیبل پہ پٹخا اور شعلہ اگلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب سہمی نگاہوں سے اس کی سمت متوجہ تھی۔

"میں تو اول روز سے ہی جانتا تھا کہ تم جیسی لڑکی۔"

لڑکی نہیں ماہا حسن۔ماہا حسن نام ہے میرا۔آئندہ یاد رکھیے گا۔"وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے بمشکل اپنے" آنسوؤں کو پیتے تنبیہی لب و لہجے میں بولی۔چہرہ ضبط کے مارے سرخ پڑ رہا تھا۔وہ سیخ پا ہوا تھا۔زاویار نے اگلے ہی لمحے اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیتے اس کی پشت کو اپنے ساتھ لگایا۔ماہا کے لبوں سے ایک کراہ نکلی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چاہے جیسے بھی ہو جن وقتوں میں ہو جن حالاتوں میں ہو مگر نام تو تمہارا میرے نام سے جڑ چکا ہے پھر چاہے وہ تمہاری میری بد قسمتی ہی سہی۔ اسی لیے تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ اسی نام کے ساتھ گزارا کرو۔" وہ کٹیلے لہجے میں اس کی سماعتوں میں صور پھونک رہا تھا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا کہ زاویار کے لب مسلسل ماہا کے کان کو چھو رہے تھے۔ اس کے دہکتے لمس پہ ماہا کے وجود میں پھڑیری سی دوڑ گئی۔ کیسا شخص تھا پل میں تولہ تو پل میں ماشہ۔ ذاویار نے تنفر بھرے انداز میں ایک جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑی تو وہ لڑکھڑا کر صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی اور بے یقینی کی کیفیت میں اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نفرت کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔ ابھی اس کے نام کے ساتھ اپنا حوالہ اس کیلیے باعث شرمندگی تھا اور اب ماہا حسن بھی۔

ماہا ذاویار نام ہے تمہارا ماہا حسن نہیں۔ ذہن نشین کر لو یہ بات۔ کوئی بات نہیں اگر کبھی بھول جاؤ گی تو بہت سے طریقے ہیں تمہیں یہ یاد دلانے کے کہ تم زاویار ظفر کی ملکیت ہو۔" وہ صوفے پہ اس کے اطراف میں دونوں بازو رکھتے اس کے چہرے پہ جھکا اور اس کے چہرے کو چومتی چند آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔ ماہا خوف سے آنکھیں میچ گئی۔ زاویار نے بغور اس کا پھیکا پڑتا چہرہ دیکھا اور پیچھے ہٹ گیا۔ ماہا کی سانس میں سانس آئی۔ اس کے ہٹتے ہی اس سے ہی پہلے ماہا اٹھ کر پیچھے ہٹتی زاویار اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اسے اپنے نزدیک کھینچ چکا تھا۔ ماہا نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا لیکن وہاں اپنے لیے موجود نفرت اس کی آنکھیں نم کر گئی۔

"پپ۔ پلیز لیم می مسٹر زاویار ظفر میں آپ کی زر خرید غلام نہیں ہوں۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جانتاہوں کہ تم محظ ایک سمجھوتا ہو جو ساری زندگی کیلیے کیا ہے میں نے۔جب تم جیسا سمجھوتا نبھانے پہ میں مجبور ہوں تو تمہیں بھی میری عادتوں سے سمجھوتا کرنا پڑے گا۔" وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے معنی خیزی سے بولتے تمسخر سے ہنس دیا۔اس کی اس قدر قربت پہ ماہا کا وجود سرد پڑ گیا۔نا جانے کیوں زاویار کا دل کسی گستاخی پہ آمادہ ہوا تھا لیکن اس نے جلد ہی خود پہ قابو پایا اور اس کے گلابی پڑتے چہرے سے نگاہیں چراتے اسے چھوڑا اور اپنا موبائل چابیاں اور والٹ اٹھاتے اگلے ہی لمحے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی وہ بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہچکیوں سے رو دی۔ سمجھوتا لفظ کی بازگشت مسلسل اس کی سماعتوں میں ہو رہی تھی۔

سمجھوتا۔محض سمجھوتا ہوں میں ان کیلیے۔ہر بار میں ہی کیوں سہتی رہوں بس۔" وہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے ایک بار پھر تکیے پہ سر رکھے اپنی بے قدری پہ آنسو بہانے لگی۔اس کا لمس ابھی بھی اپنی انگلیوں اور کمر پہ محسوس ہو رہا تھا۔

****

اسے جیل میں ہی سڑنے دو۔اسے اتنا مارو کہ وہ بولنے پہ مجبور ہو جائے لیکن اگر پھر بھی اس کی جانب سے خاموشی ہوئی تو میرا انتظار کرو میں خود پہ نپٹ لوں گا اس سے آکر۔" اس کے چہرے کے تاثرات ازحد پتھریلے تھے۔وہ کمرے سے باہر نکلتے تھا نے ہی جا رہا تھا جب اس کا موبائل بجا۔حسن کی کال ہونے کی وجہ سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس نے تیزی سے فون کان سے لگایا تھا۔ فون بند کرتے اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے ہال میں دوڑائی۔ ساری بتیاں گل تھی مطلب سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ اس نے گہرا سانس بھرتے سر جھٹکا۔

ارے زاویار کہاں جا رہے ہو اتنی رات کو۔" عقب سے آنے والی آواز یقیناً پھپھو کی ہی تھی۔ اس نے لب بھینچے اور بمشکل مسکراتے رخ ان کی جانب پھیرا۔

جی پھپھو بس وہ تھانے میں کوئی کام تھا۔" اس نے بمشکل مسکراتے وضاحت دی۔"

مجھ سے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے تجھے کچھ بھی۔ میں سب جانتی ہوں۔ اپنے بیٹے کے چہرے کی اداسی میں" صاف پڑھ سکتی ہوں۔ میں اچھے سے جانتی ہوں کہ تو اس شادی سے ناخوش ہے۔ اب کون لڑکا زبردستی کسی بھی لڑکی کو خود سے باندھ سکتا ہے اور وہ بھی ایسی لڑکی جو شادی والے روز ہی غائب تھی مگر ظفر کو بھی کون سمجھا سکتا ہے وہ اپنی آنکھوں پہ پٹی باندھے بیٹھا ہے۔" ان کے لہجے میں افسوس تھا۔ زاویار نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

آپ سو جائیں پھپھو۔ مجھے ابھی تھانے جانا ہے وہاں ضروری کام ہے مجھے کوئی۔" وہ انہیں اپنے حصار میں لیتے" ان کے کمرے تک لایا۔

لیکن تو میری بات نہیں سمجھ رہا نا زاویار۔ میں تو پہلے سے ہی چاہتی تھی کہ لائبہ ہی تیری بیوی بنے۔ اب دیکھ" گھر پلی بچی ہے نظروں کے سامنے رہی ہے۔ ایک دوسرے کے طور اطوار سے بھی واقف ہوتے کس قدر سہل ہوتی زندگی لیکن نہیں تیرے باپ نے ہی انکار ڈالا تھا بیچ میں۔ آج یہ غیر کی جگہ لائبہ ہوتی تو یہ ہنگامی نکاح تو نہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرنا پڑتا۔"وہ مزید بھی کچھ بول رہی تھی لیکن زاویار اس کی کنپٹی کی رگیں آخری حد تک پھولی ہوئی تھی۔اس کا ضبط قابل رشک تھا تبھی وہ خاموش تھا۔

پھپھو۔اب ان سب باتوں کا کوئی مقصد نہیں ہے کیونکہ جو عذاب سر پہ مسلط ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔اب بس اسے جھیلنا ہے۔"وہ پہلی بات اونچی البتہ اگلی بات بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔وہ کوئی بھی ایسی ویسی بات کر کے انہیں ظفر کو کوئی بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

کیوں مقصد نہیں ہے۔میں تو کہتی ہوں اسے طلاق دے اور فارغ کر دے۔ویسے بھی جن رشتوں میں محبت نہ ہو۔ان کا ختم ہو جانا ہی بہتر ہے۔"زاویار نے اپنی لہو رنگ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی تو وہ گڑبڑا گئی۔اگلے ہی لمحے وہ مڑا اور مضبوط قدم اٹھاتے زینے اترنے لگا۔کم از کم فلحال وہ مزید کسی سے سامنا نہیں چاہتا تھا۔مٹھیاں اتنی زور سے بھینچی ہوئی تھی کہ پشت کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی لیکن سامنے کھڑے ظفر کو دیکھ وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے رہ گیا۔اگلے ہی لمحے اس نے ناراضگی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے وہاں سے نکلنا چاہا لیکن اس کا کسرتی بازو اب کی بار ان کی گرفت میں مقید تھا۔

کہاں جا رہے ہو اتنی رات کو وردی پہن کر۔"وہ سنجیدگی سے بولے۔"

میرے خیال میں بابا وردی پہن کر تھانے ہی جایا جاتا ہے۔"اس نے اس دوران ایک بار بھی ظفر کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

"تم جانتے ہو نا کہ ابھی تمہارا نکاح۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نکاح نہیں ہوا ڈیڈ۔ تصحیح کر لیں ذبردستی ہوئی ہے جو آپ نے حق سمجھ کر میرے ساتھ کی ہے اور میں آپ کی" عزت کے مارے ایک بے بس پرندے کی طرح پھڑ پھڑا بھی سکا۔ آپ نے بولا تھا نکاح کر لو میں نے رضامندی ظاہر کر دی لیکن اب کم از کم آپ مجھے ڈیوٹی پہ جانے سے نہیں روک سکتے۔" وہ طمانیت بھرے لہجے میں بولتے انہیں بے سکون کر گیا۔ ظفر نے ایک نگاہ کچھ فاصلے پہ کھڑے معیز پہ ڈالی۔

بھائی میں یہ نہیں کہوں گا کہ جو کچھ بھی وہاں ہوا وہ ٹھیک تھا۔ جن حالاتوں میں بھی ہوا وہ چاہے غلط سہی لیکن" اب وہ آپ کی بیوی ہے۔ معیز نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا۔

واٹ سوایور۔" وہ دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے نرمی سے بولا۔ ظفر کے چہرے پہ دنیا جہاں کی تھکن سمٹ آئی۔

"لیکن ماہا۔ "

اسے آپ نے شوق سے اپنی بیٹی بہو جو بھی بنایا ہے وہی ذمہداری نبھائیں میرے سر پہ کم از کم اسے مسلط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری موجودگی میں ویسے بھی تکلیف اذیت یہی سب چیزیں اس کا مقدر ہونگی۔ وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے پتھریلے لب و لہجے میں بولتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ معیز نے تشویش سے ظفر کے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھا۔

"بابا آپ کو بھائی کو مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا۔ بھائی ماہا کو بلکل بھی پسند نہیں کرتے۔ ایسے میں وہ کچھ غلط۔ "

نہیں میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔ مجھے اپنی تربیت پہ بھروسہ ہے۔ اس کی پرورش میں نے کی ہے۔ ہونگے کم ظرف" اور ذلیل مرد جو عورت کو اپنے پیروں کی جوتی سمجھتے ہیں لیکن میر ازاوی ایسا نہیں ہے تبھی تو اتنے یقین کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ساتھ اس کی زندگی کا یہ اہم فیصلہ لے پایا ہوں میں۔" ان کے لہجے میں فخر یقین محسوس کر معیز بھی نرمی سے مسکرا دیا۔ یہ بات تو اسے بھی ازبر تھی کہ زاویار غصے کا تیز ہے لیکن عزت کے معاملے میں وہ ان دونوں بھائیوں سے کئی گناہ بڑھ کر تھا۔ وہ دونوں بھی تو اسی کے نقش قدم پہ چلے تھے۔

****

کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے اطراف کا جائزہ لینا چاہا۔ کئی ساعتیں وہ بے دھیانی کی کیفیت میں ہی اطراف کا جائزہ لیتی رہی لیکن ایکدم شعور کی منزل طے کرتے وہ سٹپٹاتے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور ایک نظر خود کو دیکھا۔ رات کو نا جانے کب روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ یہاں تک کہ فجر کی نماز بھی رہ گئی۔ اتنی دیر تک وہ کیسے سوتی رہ گئی۔ اس نے درد سے پھٹتا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔ آنکھیں رو رو کر بری طرح سوجھی ہوئی تھی۔ دروازے پہ ایک بار پھر کھٹکا ہوا تو وہ اپنی شکن آلود قمیض درست کرتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے دروازے کی جانب بڑھی۔ دروازے کھولتے ہی سامنے سے نمودار ہوتے چہرے کو دیکھ وہ دھیما سا مسکرائی۔

ک "کیا حال ہے بھابھی جان۔ سب کچھ ٹھیک سے ہو گیا نا۔" اس کی بات پہ ماہا جو اپنے الجھے بالوں کو سنوار رہی تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا خاک ٹھیک سے ہونا تھا۔وہ کونسا ان کی پسند کی ہوئی لڑکی تھی جو سب کچھ ٹھیک سے ہوتا۔زبردستی کی شادیوں میں کونسی محبتیں اور کون فدا ہوتا ہے۔"لائبہ جو بیڈ پہ بیٹھی پورے کمرے کا معائنہ کر رہی تھی مذاق اڑاتے ہوئے بولی۔اس کی بات پہ ہتک کے مارے ماہا کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

جسٹ شٹ اپ لائبہ۔ویسے بھی بھابھی کی چھوڑو اور اپنی سوچو کہ لاسٹ ٹائم بھائی نے کیسے تمہیں اپنے کمرے" سے باہر پھینکا تھا۔"کیسی ڈھیٹ ہو تم آج پھر وہی بیٹھی ہوئی ہو۔رائقہ دل جلانے والے انداز میں بولی۔لائبہ ایک قہر برساتی نگاہ اس پہ ڈالتے تن فن کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی رائقہ نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اس کے نزدیک آتے ہاتھ تھامے۔

"سب ٹھیک تھا نا ماہا۔بھائی نے کچھ۔"

نہیں رائقہ سب ٹھیک تھا۔انہوں نے مجھے کچھ بھی نہیں کہا۔وہ رات میں ہی چلے گئے تھے۔"ماہا مصروف سے" لہجے میں بولی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ رائقہ اس کی آنکھوں میں ابھرتی نمی دیکھ لے۔

بھائی رات میں ہی چلے گئے یہ کیا بات ہوئی۔"رائقہ منہ بنا کر بولی۔ماہا نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔"

"خیر چھوڑو تم یہ سب۔مجھے یہ بتاؤ کہ میں تمہیں بھابھی کہوں یا ماہا۔"

تم مجھے ماہا ہی کہو رائقہ۔وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں ماہانہیں کہوں گی۔ تم سب سے بڑی بھابھی ہو زاوی بھائی کی بیوی۔"اس کی بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی ماہا کا دل انوکھے پر لے پہ دھڑکا۔اس نے بے ساختہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا۔

توسب سے بڑے بھائی کی بیوی بھابھی ہی ہوئی۔بس بات ختم تم آج سے میری بھابھی۔"وہ اسے ساتھ لگاتے" محبت سے بولی اور اس کے بیگ سے لائٹ سا سوٹ نکالتے اس کی جانب بڑھایا جسے ماہا نے بنا کسی تردد کے تھام بھی لیا۔اگلے دس منٹ میں اسے ہلکا پھلکا تیار کرتے اسے ساتھ لیتے نیچے کی جانب بڑھی جہاں سب ناشتے کی میز پہ موجود تھے۔اس نے جھجک کر دھیمی آواز میں سب کو سلام کیا۔ظفر نے باقاعدہ کھڑے ہو کر اس کی پیشانی چومی تو اس کی آنکھیں بھر آئی۔

آج میری بیٹی میرے ساتھ بیٹھے گی۔"انہوں نے اپنے ساتھ رکھی کرسی کی جانب اشارہ کیا تو وہ دھیما سا" مسکراتے اپنی جگہ سنبھال گئی۔باقی سب نے تو مسکرا کر ان کی جانب دیکھا البتہ فرزانہ اور لائبہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

السلام و علیکم۔"اپنے عقب سے آنے والی بھاری گھمبیر آواز پہ ماہا کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی۔وہ بغیر دیکھے" ہی اسے پہچان گئی تھی۔وہ اب اس کے عین سامنے رکھی کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا۔پیشانی پہ ہمیشہ کی لاتعداد سلوٹیں موجود تھی۔

طبیعت ٹھیک ہے تمہاری زاویار۔" ظفر نے اس کے چہرے پہ تھکاوٹ دیکھتے استفسار کیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جی بابا بس ساری رات ڈیوٹی کی بدولت جاگا ہوں تو نیند نہیں پوری ہوئی۔ آپ پریشان مت ہو۔" وہ چہرہ جھکائے دھیمے سے بولا۔ اسی لمحے غیر ارادی طور پہ اس کی نگاہ سامنے ہی کھوئی کھوئی کیفیت میں بیٹھی ماہا کی جانب اٹھی جو کھلی کھلی سی نا جانے کن سوچوں میں غلطاں تھی۔ وہ نہایت فرصت سے اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

ماہا بیٹا ناشتہ کرو۔ ظفر کی آواز پہ وہ چونک کر اپنی سوچوں کے گرداب سے باہر نکلی۔

جی۔ وہ بس بھوک نہیں ہے مجھے۔ اس نے چور سے انداز میں وضاحت دی۔" علی نے آنکھیں مٹکاتے " شرارت سے زاویار کی جانب دیکھا۔

یہ کہیں نا کہ سیاں جی کو سامنے دیکھ بھوک پیاس سب اڑ گئی ہے میری کیوں بھابھی ماں۔" علی ساتھ بیٹھے زاویار " کو ٹھوکا مارتے مسخرے پن سے بولتے وہاں موجود سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔ بس ان دونوں کا چہرہ ہنوز سپاٹ تھا۔

تم چاہتے ہو کہ میں سکون سے ناشتہ کر لوں یا نہیں۔؟ زاویار کے سخت لہجے پہ اس نے تیزی سے اپنے لبوں پہ انگلی رکھی۔

میں کیا ہوتا ہے ویسے بھائی۔ اب ہم ہم ہونا چاہیے۔ اکیلے ناشتہ کریں گے کیا تھوڑی سی بھوک بھابھی ماں میں " بھی منتقل کر دیں۔" وہ ابھی بھی شرارت پہ آمادہ تھا۔ ماہا کا جھکا سر اس کی بات پہ مزید جھک گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھاؤناماہا۔ تم تو بھوک کی کس قدر کچی ہو۔ ایسے کیسے ناشتہ چھوڑ رہی ہو۔ بابا آپ کو پتہ ہے اسے بہت بھوک" لگتی ہے۔ اگر خوش ہو گی پھر بھوک اگر اداس ہو گی پھر بھی بھوک ہر وقت کھاتی رہتی ہے مگر دیکھیں ناموٹی پھر بھی نہیں ہوتی۔ حیرت کی بات ہے آج کھانے سے کیوں انکار کر رہی ہے۔ یہ کھانے کی کس قدر شوقین ہے یہ بات بھلا ہم سے بہتر کوئی جانتا ہو گا۔" رائقہ کی گل افشانیوں پہ ماہا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا منہ بند کروا دیں لیکن اب اس میں اس چیز کی بھی ہمت نہیں تھی کیونکہ سامنے بیٹھے وجود کی نگاہیں اس کے وجود کے آر پار ہو رہی تھی۔

اب جب سامنے بیٹھا انسان آنکھوں کے راستے مجھے کھانے کا فریضہ سر انجام دے رہا ہو تو میری بھوک تو مرنی" ہی ہے نا۔" وہ یہ بولنا چاہتی تھی لیکن سب کو اپنی جانب ہی متوجہ پا کر پلیٹ پہ نگاہیں جما گئی۔ اسی دوران اس کا ڈوپٹہ سر سے اترتے شانوں پہ ڈھلک چکا تھا۔ بھورے بال چہرے پہ اٹھکیلیاں کر رہے تھے جسے وہ بار بار اپنی انگلیوں سے کان کے پیچھے اڑستی۔ وہ علی کی کسی بات پہ دھیما سا مسکرا رہی تھی۔ فرزانہ نے چونک کر نا جانے کیا سوچتے زاویار کی جانب دیکھا جو نہایت رغبت سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا یا شاید دکھا رہا تھا۔ انہوں نے شاطرانہ مسکراہٹ لائبہ کی جانب اچھالی اور گلہ کھنکھارا۔

لڑکی دیکھو ہمارے گھر کی بہو بیٹیاں ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر نہیں گھومتی۔ یہ سب تو تمہیں خود سوچنا چاہیے آخر" کو یہاں مرد بھی موجود ہیں۔ آئندہ اپنا ڈوپٹہ سر پہ ہی رکھنا یوں مردوں کے سامنے ڈوپٹہ گلے میں۔" ان کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بات مکمل ہونے سے قبل ہی ماہا نے تیزی سے اپنا ڈوپٹہ سر پہ جمایا جو نا جانے کیسے پھسل گیا تھا۔ چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ رائقہ نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا البتہ علی کی قہر برساتی نگاہیں پھپھو کے چہرے پہ جمی تھی۔

وہ مم۔ میں خیال کروں گی۔ ابھی غلطی سے بس۔" بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ اس سے پہلے کہ علی کچھ " بولتا معیز نے آنکھوں کے اشارے سے اسے منع کیا اور اس کی توجہ زاویار کی جانب مبذول کرائی جو چمچ ہاتھ میں دبوچے میز پہ مار رہا تھا۔ چہرے پہ سرخی چھائی ہوئی تھی جو اس کے ضبط کی گواہ تھی۔ اسے زیادہ غصہ باقی گھر والوں پہ آرہا تھا جو اس سے محبت کے مظاہرے کرتے نہیں تھکتے تھے اور ابھی اس بات پہ کسی نے بولنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"غلطی ہو یا جان بوجھ کر مگر آئندہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ مردوں کے سامنے یوں بغیر ڈوپٹے۔"

پھپھو بھائی بہن کے رشتے کو اس نگاہ سے مت دیکھیں پلیز۔ میرا اس سے کوئی رشتہ بعد میں پہلے اس نے علی " اور معیز کو اپنا بھائی مانا ہے۔ آفٹر آل اس رشتے کا ہی خیال کر لیں۔" زاویار کے سخت لہجے پہ وہاں موجود سب نفوس کو سانپ سونگھ گیا۔ یہ سب وہ جس ضبط سے بول رہا تھا یہ وہی جانتا تھا۔ نا جانے کیوں ان کی باتیں اب برداشت سے باہر ہوئی تھی۔ ظفر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا البتہ ماہا اس پہ تو شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وہ بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں ایک بار پھر من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ علی اور معیز ایک دوسرے کی جانب دیکھتے مسکرا دیے۔

"میں تو بس ڈوپٹہ ڈھنگ سے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے خیال میں اس نے ڈوپٹہ ابھی بھی بے ڈھنگے طریقے سے نہیں لیا ہوا۔ سب کچھ تو کور ہے۔" اسکی بات پہ ماہا کا چہرہ بے ساختہ سرخ پڑا۔

رہی بات چوبیس گھنٹے سر پہ ڈوپٹہ اوڑھے رکھنے کی تو پھپھو اتنی پابندی میں بھی اپنی بیوی پہ عائد نہیں کرتا۔" وہ طیش بھرے لہجے میں بولتے ایک تیز نگاہ ان سب پہ ڈالنا نہیں بھولا۔ اس کے دیکھنے پہ بھی ماہا نے پلکیں نہیں جھپکی تھی۔ جانتی تھی اگر جھپکی تو اس کا ضبط ٹوٹ جائے گا۔ ظفر نے تفاخر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ فرزانہ اپنی ترکیب کامیاب نہ ہوتی دیکھ وہاں سے اٹھتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ سترہ سالہ عبیر نے بھی مسکراتی نگاہوں سے زاویار کی جانب دیکھا۔

تم کیوں مسکرا رہی ہو۔ اٹھو اور میرا کھانا لے کر کمرے میں آؤ۔ تمہارا تو میں ابھی ماما کو بتاتی ہوں۔" لائبہ " مسکراتی عبیر کے کان میں جھکتے پھنکاری۔ عبیز کے لبوں سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی۔ اس کی آواز ساتھ بیٹھے علی کی سماعتوں سے مخفی نہ رہی تبھی اس نے چونک کر عبیر کی جانب دیکھا جو سہمی سی اب پلیٹ میں کھانا نکال رہی تھی۔ وہ الجھ گیا۔ عبیر کو دیکھ کر کبھی اسے یہ گمان نہیں ہوا تھا کہ پھپھو اور لائبہ اس کے ساتھ یہ رویہ رکھتی ہیں لیکن آج پہلی بار کچھ تو تھا جو علی کو بری طرح کھٹکا تھا۔

عبیر آپ نے ناشتہ کر لیا۔" علی نے مسکرا کر اس سے سوال کیا تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔ "

جی میں اب ماما کیلیے لے جاؤں۔" وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔ علی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا لیکن " اس کے جاتے ہی ایک بار پھر اس کا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا۔ کچھ تو تھا جو غلط تھا مگر کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آپ کی تو بیٹی تھی نایہ تو اب کیوں زبان نہیں کھولی آپ نے بابا اور تم تینوں اس کے گن گاتے نہیں تھکتے اب زبان میں ایلفی ڈال لی تھی کیا۔ اگر اسے اپنی ذمہ داری پہ لائے ہیں تو مکمل طور پہ نبھائیں بھی بے آسرا مت چھوڑیں۔"

"جس کی ذمہداری پہ لایا ہوں جب وہ اپنی ذمہداری بخوبی نبھا رہا ہے تو پھر ہم کیوں کباب میں ہڈی بنے میاں۔" ظفر کی برجستہ بات سمجھتے زاویار کے چہرے کے عضلات تن گئے۔ اس نے سختی سے لب بھینچے۔ غیر ارادی طور پہ اس کی نگاہ ماہا کی جانب اٹھی جو چہرہ جھکائے اب اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

"بیوی کے حق میں بولنا اور بیوی ماننا دو الگ چیزیں ہوتی ہیں بابا۔ دنیا کو دکھانے کے خاطر بھی کچھ کام کیے جاتے ہیں اور میں فالحال وہی کر رہا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ میری بدولت آپ کے فیصلے کو کوئی غلط کہے۔ اسی لیے کسی بھی غلط فہمی میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ خشک لہجے میں بولا۔ ماہا اذیت سے مسکراتے کرسی کھسکا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"بھائی۔" علی نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ ان سنی کرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔ اس سے پہلے کہ ماہا روتے ہوئے واشروم میں بند ہوتی زاویار نے عقب سے ہی اسے اپنی جانب کھینچا اور اس کے بازو کو اس کی پشت سے لگایا۔ ماہا تکلیف کے مارے آنکھیں میچ گئی۔ زاویار نے بغور اس کے شفاف سرخی مائل چہرے کو دیکھا۔

"مجھے زیر کرنا چاہتی ہو۔" زاویار برہمی سے بولا۔ وہ اپنا غصہ بھی اس پہ نکالنا چاہتا تھا۔ ماہا کی آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے۔ اگلے ہی لمحے وہ اس کی گہری نگاہوں کے ارتکاز سے گھبراتے سٹپٹا کر نگاہیں جھکا گئی۔ زاویار نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بے اختیاری کی کیفیت میں اس کے گلابی گال کو اپنی انگلی سے چھوا۔ماہا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔

جسے زیر ہونا ہو گا وہ ایک ادا پہ فدا ہوتے ہو جائے گا میں ان واہیات حرکتوں میں بلکل نہیں پڑتی زاویار۔ مزید" میرے بارے میں کچھ بھی کہ لیں لیکن پلیز اس قسم کی بات مت کریں۔" وہ رخ پھیرے بے دھیانی میں بولی۔اس کی شفاف صراحی دار گردن اب زاویار کی نگاہوں کے عین سامنے تھی البتہ اس کی بات پہ زاویار نے اس کے چہرے کو کھوجا جہاں دنیا جہاں کی تھکن آسمائی تھی۔ ذاویار دل ہی دل میں اپنی بے اختیاری پہ خود کو لعن طعن کرنا نہ بھولا۔

"اچھی بات ہے ایسی غلط فہمیاں پالنا بھی مت۔"

میری اوقات کسی کی نگاہ میں کیا ہے یہ بات میں بہت اچھے سے جانتی ہوں اسی لیے ایسی خوش فہمیاں میں نہیں" پالتی۔ویسے بھی جن سے کوئی مطلب نہ ہو ان سے خوش فہمیاں وابستہ نہیں کی جاتی۔ آپ پریشان مت ہو میری جانب سے کبھی بھی آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔" وہ دھیمے سروں میں بولتے اس کے غصے کو مزید ہوا دے گئی۔نا جانے کیوں اس کی باتوں پہ وہ آپے سے باہر ہو رہا تھا۔

تو اور کس سے مطلب ہیں تمہارے مسز زاویار۔" وہ ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اونچا کرتے اسے اپنے مزید" نزدیک کرتے سرد لہجے میں بولا۔ماہا کی آنکھوں میں نمی ابھری۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کو اس سے بھی کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔" وہ خود کو اس کی گرفت سے آزاد کراتے اذیت سے" بولی۔اس کے لہجے کا بھیگا پن زاویار کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہا تھا۔

ویسے بھی کل مجھے کسی نے بہت اچھے سے یہ باور کرایا تھا کہ میں محظ سمجھوتے کے سوا کچھ نہیں ان کیلیے۔"وہ" بے خوفی سے بولی۔

بلکل اور کچھ سمجھوتے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ کڑوے ہو یا لذیذ انہیں نگلنا ہی پڑتا ہے۔"وہ تمسخرانہ لب و لہجے" میں بولتے اس کی ٹھوڑی پہ موجود تل پہ انگلی سے دباؤ بڑھایا۔اس کی نگاہیں مسلسل بھٹک کر اس طرف جا رہی تھی۔ماہا کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔اس نے اپنا آپ اس کی سخت گرفت سے آزاد کرایا اور واشروم کی جانب بڑھ گئی۔زاویار نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا اور اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولتے اے سی کی سپیڈ بڑھا گیا۔گھٹن کا احساس بڑھتا چلا جا رہا تھا۔کچھ ساعتوں بعد وہ باہر نکلی۔زاویار حجاب کے ہالے میں مقید اس کا چہرہ دیکھنا چاہتے ہوئے بھی ٹھٹھک کر رکا اگلے ہی لمحے سر جھٹکتے وہ اس پہ ایک نظر ڈالے بغیر واشروم میں گھس گیا۔وہ یہ بات جانتی تھی کہ زاویار کی زندگی میں وہ ایک ناپسندیدہ وجود ہے لیکن پھر بھی اس کا یوں نگاہیں پھیرنا نجانے کیوں اسے تکلیف سے دوچار کر دیتا تھا۔شاید وہ بھی ایک عام لڑکی کی طرح اپنی انا اپنی ناپسندیدگی کو بالائے طاق رکھتے اسے اپنا شوہر مان بیٹھی تھی۔ماہا نے اس کی بے رخی پہ آنسو پیتے جائے نماز بچھائی اور نماز کی نیت باندھی۔اگلے ہی لمحے کسی نے اس کے پہلو میں جائے نماز بچھاتے نماز کی نیت باندھی تو ماہا کا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔اس کی امامت میں نماز ادا کرتے آنسو بے درپے اس کے گالوں پہ بہہ رہے تھے۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

آج اسے ظفر ہاؤس آئے پورا ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا اور یہ ایک ہفتہ اس کی زندگی کا سب سے بہترین وقت تھا۔اس نے اس وقت میں ہنسنا مسکرانا ایک نئے طریقے سے سیکھ لیا تھا۔ان سب کی سنگت میں رہتے جیسے اس کے آنسو کہی کھو گئے تھے۔بس لبوں پہ ہمہ وقت ایک خوشگوار سی مسکراہٹ بکھری رہتی جو ظفر کو دل ہی دل میں شادماں رکھتی لیکن پھر بھی ان کے دل میں ایک کسک سی تھی کہ ان دونوں کے درمیان اب تک معاملات سہل نہ ہو پائے تھے۔دونوں کے درمیان تلخی ہنوز قائم تھی جو ان کے دل کو ہمہ وقت کچوکے لگاتی رہتی تھی۔وہ آئے روز زاویار کو فون کرتے لیکن وہ ہمیشہ اپنے پروجیکٹ کا بہانہ بنا کر ٹال دیتا۔ابھی بھی انہوں نے اس سے بات کرکے فون رکھا تو صوفے کی پشت پہ کھڑی ماہا گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔ضبط کے باوجود آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ان کے عین سامنے آئی اور چائے کا کپ درمیان میں رکھے میز پہ رکھا۔ظفر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔وہ دھیما سا مسکراتے صوفے پہ ٹک گئی۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے بابا۔" اس نے ان کے زردی مائل چہرے کو دیکھتے پریشانی سے استفسار کیا۔وہ اس کی" تسلی کی خاطر ہولے سے مسکرا دیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھے کیا ہو گا ہٹا کٹا تو ہوں میں۔ پریشان مت ہو۔" وہ بول کر مدھم سا ہنس دیے۔ ماہا پر سکون تو نہ ہوئی تھی" لیکن خاموش ہو گئی اور کھوئی کھوئی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا۔ سب اتوار ہونے کی بدولت اپنے اپنے کمروں میں تھے۔

ارے کہاں کھوئی ہوئی ہے بھابھی ماں۔ کہی بھائی کی یادوں میں تو نہیں۔

پلیز علی بھائی۔" وہ اس کی ایک ہی تکرار پہ چڑتے چیخ کر بولی تو اس نے توبہ کرنے والے انداز میں کانوں کو ہاتھ" لگایا۔

یار آپ جانتی تو ہیں کہ انہیں اپنے کام سے کس قدر پیار ہے۔ پیار تو چھوٹا لفظ ہے عشق ہے انہیں اپنے پیشن" سے۔ اس لیے اب عادت ڈال لیں کیونکہ ساری زندگی آپ کو اسی چیز پہ جلتے کڑھتے گزارنی ہے۔ آخر کو آپ سے زیادہ فوقیت ان کے پیشن کو ملنے والی ہے۔" وہ شرارت آمیز لہجے میں بولتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ ماہا نے سر جھٹکا۔ پیار عشق محبت وہ ان سب چیزوں سے بہت دور آ گئی ہوئی تھی۔ ویسے بھی جب زاویار کی جانب سے کوئی مثبت رویہ نہیں دکھتا تھا تو پھر وہ کیوں بچھی چلی جاتی۔ ابھی بھی اس دن کے بعد سے اس کا سامنا ہی کب ہوا تھا زاویار سے۔

ماہا پلیز ایک کپ چائے۔ سر درد سے پھٹا جا رہا ہے میرا۔" معیز کی بھاری آواز پہ اس نے تشویش سے اس کی" جانب دیکھا جس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔" وہ فوراً تفکر سے آگے بڑھی تو اس نے دھیما سا ہنستے اثبات میں سر ہلایا۔"

ہاں میری ماں میں بلکل ٹھیک ہوں بس تم جانتی ہوں تمہارے ہاتھ کی چائے سے سر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔" اس نے باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تو وہ جھینپ گئی۔ علی اور ظفر معیز کے انداز پہ قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

بس کرو تم دونوں نے تو میری بیٹی کو گھن چکر ہی بنا دیا ہے۔ رائقہ کو جگاؤ تا کہ کچھ گھر گھر ستی میں پڑے۔" ظفر نے انہیں مصنوعی گھورتے ہوئے کہا۔

مت بھولیں آپ کی یہ پیاری سی بیٹی ہماری بہن بھی ہے۔ چلو ماہا اب وقت مت ضائع کرو۔" معیز بھی دوبدو جتانے والے لہجے میں بولا۔

میں ابھی لاتی ہوں آپ دونوں لڑنے مت لگ جایئے گا اور رہی بات رائقہ کی تو بابا آج ہی تو یونی سے اسے آف ہوا ہے۔ اسے سونے دیں۔ میں ہوں نا ابھی لاتی ہوں۔" وہ نرمی سے بولی۔ وہ تینوں سے دیکھ کر رہ گئے۔

"آپ کو بھی شاید آج ہی آف ہوا ہے۔"

میری بات الگ ہے۔ مجھے تو اب ساری زندگی کام کرنا ہے لیکن ابھی وہ شادی شدہ نہیں ہے اسے پر سکون رہنے دیں۔ بعد میں جا کر بھی تو ذمہداریاں ہی نبھانی ہے۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔

ارے تم کتنی اچھی ہو ماہا۔ جی چاہ رہا ہے تمہارا منہ چوم لوں۔ ویسے چوم بھی سکتی ہوں۔" سوئی جاگی کیفیت میں باہر نکلتی رائقہ کی سماعتوں میں جوں ہی اس کی آواز پڑی وہ باقاعدہ اس کا گال شدت سے چومتے ہوئے بولی۔ سب کی موجودگی میں ایسی حرکت کرنے پہ ماہا سچ مچ سٹپٹا گئی اور چہرے پہ سرخی لیے غصے سے اسے گھورا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور تن فن کرتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔ رائقہ بھی ہنستے ہوئے معیز کے ساتھ لگ کر بیٹھی اور اس کے شانے پہ سر رکھ لیا۔ اپنے کمرے کے دروازے پہ ایستادہ فرزانہ اور لائبہ نے رعونت سے ان کے محبت بھرے مظاہرے دیکھے۔

"مما آج اس ماہا کی جگہ میں بھی تو ہو سکتی تھی۔ کیا جاتا ماموں کا اگر وہ ماہا کی جگہ مجھے پسند کر لیتے۔ میں اس عالیشان گھر میں عیش و عشرت کی زندگی گزار لیتی۔" لائبہ جلتے بھنتے بولی۔ وہ جب جب ماہا کو ان سب کے ساتھ خوشحال زندگی گزارتے دیکھتی تھی اس کا دل ایسے ہی جلتا تھا۔ ابھی بھی دل ہی دل میں کڑھنے کا فریضہ بخوبی سرانجام دے رہی تھی۔ عبیر نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

ا"ایسے کیا گھور رہی ہو۔ جاؤ میرے لیے بھی چائے بناؤ اور کمرے میں پہنچا دینا۔" وہ عبیر کے بازو کو جھٹکا دیتے غصے سے بولتے اندر چلی گئی۔

"مما لائبہ آپی مجھ سے ایسے بات کیوں کرتی ہیں۔"

کیسے بات کرتی ہے وہ۔ بڑی بہن ہے کچھ بھی کہ سکتی ہے تم بس چپ کر کے مان لیا کرو۔" ان کے سخت لہجے پہ" عبیر بمشکل مسکراتے کچن کی جانب بڑھ گئی۔ ماہا جو چولہے کے پاس کھڑی علی رائقہ کی شرارتیں ان کی باتیں یاد کر کے دھیما سا مسکرا رہی تھی عبیر کو اندر آتا دیکھ مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

ارے عبیر کچھ چاہیے تھا کیا آپکو۔" اس نے چولہا بند کیا اور ٹرے سلیب پہ رکھی۔"

"جی بھابھی میں بس چائے بنانے لگی تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں نے بنالی ہے میری جان تم یہی لے جاؤ۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے محبت سے بولی۔ اس کی اتنی سی التفات پہ عبیر کا چہرہ دمک اٹھا۔ ماہا نے بغور اس کی جانب دیکھا۔ وہ ٹرے ہاتھ میں لیے جوں ہی مڑی دروازے پہ ایستادہ علی کو دیکھ مسکرا دی لیکن وہ جواب میں مسکرا بھی نہ سکا۔ اس کے جاتے ہی وہ کچن میں چلا آیا۔

"یہ عبیر آپ کو الجھی سی نہیں لگتی کیا۔"

لگتی تو ہے لیکن اس کی پھپھا سے بہت بنتی تھی شاید ان کے جانے کے بعد ایسی ہو گئی ہے۔" علی نے چونک کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہو سکتا ہے کیونکہ باپ کے جانے کے بعد زندگی بہت بدل جاتی ہے۔ انسان ڈپریشن کا مریض ہو جاتا ہے۔ عجیب عجیب باتیں سوچنے لگتا ہے۔ کچھ ایسا ہی مجھ پہ بھی بیتا تھا لیکن پھر ماما نے مجھے سنبھال لیا تھا۔" وہ بولتے بولتے اداس ہو گئی۔ علی نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

میں کیا سوچ رہا تھا کہ میں رائقہ کو لے کر نزدیکی آئسکریم پارلر جا رہا ہوں۔ سوچا تھا آپ کو بھی لے جاؤں گا"

"لیکن آپ تو مصروف ہیں کوئی بات نہیں آپ پھر کبھی۔

میں بلکل فارغ ہوں اور آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی۔ آ رہی ہوں بس میں۔" وہ نروٹھے پن سے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔ علی اس کی بات پہ ہنس دیا۔ رائقہ کی بات بلکل درست ثابت ہوئی تھی وہ سچ میں کھانے پینے کی بے حد شوقین تھی۔ کبھی کبھی تو اسے اتنا کھاتے دیکھ وہ سب پریشان ہو جاتے تھے کہ یہ سب جاتا کہاں ہے کیونکہ وہ توجوں کی توں تھی۔ ابھی بھی اس کا دھیان ہٹانے کی خاطر علی نے یہ حربہ آزمایا۔ اسے کسی سے بھی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کوئی غرض نہیں تھا اسے فلحال بس اس لڑکی کو خوش رکھنا تھا کیونکہ اس نے ماہا کو اپنی ماں بہن سب کچھ مانا تھا تبھی اس کی عزت پہ ذرا سی بات ان سب کو تڑپا کر رکھ دیتی تھی۔ ماہا سے ان سب کا یوں ہی ایک انوکھا سا رشتہ جڑ چکا تھا۔

****

پورے ایک ہفتے بعد اس نے گھر کی دہلیز پار کی تھی۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنے دن گھر سے غائب رہتا لیکن اس بار کچھ کام کی مصروفیت اور کچھ ویسے ہی ذہنی تھکان کی باعث وہ اچھا خاصا اکتا گیا تھا تبھی کچھ دن سب سے دور رہنے میں ہی عافیت جانی۔ آج بھی موبائل پہ ظفر سے بات کرتے ہوئے نجانے کیوں اس کا دل بری طرح الجھا تھا شاید ان کی طبیعت کچھ ناساز تھی تبھی اپنے ڈوبتے دل کی بدولت بھاگا بھاگا گھر لوٹ آیا۔ ویسے بھی دو دن سے جاگے رہنے کی بدولت وہ بھی تھکن سے چور تھا۔ گھڑی رات کے ساڑھے بارہ بجا رہی تھی۔ یقیناً سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ پورے گھر کی بتیاں گل تھی۔ بس کچن کے باہر جل رہی چھوٹی سی لائٹ سے اٹھتی روشنی پورے ہال میں اپنے پر پھیلانے کو ناکافی تھی۔ زاویار نے موبائل کی ٹارچ چلائی اور سب سے پہلے ظفر کے کمرے کی جانب بڑھا۔

ایم سوری بابا۔" اس نے شفقت بھرے چہرے کو دیکھتے وہ ان کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولا۔ وہاں" سے نکلتے اس کا رخ رائقہ کے کمرے کی جانب تھا۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کے لب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرا بچہ۔"اس کے معصوم چہرے کو دیکھ وہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا اور اس کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے وہ اس پہ کمفرٹر درست کرتے اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔دروازہ اندر سے لاک تھا۔وہ ضبط سے لب بھینچ گیا۔اپنے کمرے کی چابی نکالتے اس نے دروازہ کھولا تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔ٹارچ چلانے کی بدولت اسے اندازہ ہوا کہ کوئی وجود بیڈ پہ آرام فرما ہے اور وہ وجود کون ہے یہی چیز اسے دانت کچکچانے پہ مجبور کر گئی۔اس نے اپنے جوتے اتار کر ریک میں رکھے اور فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔اگلے پندرہ منٹ میں وہ تروتازہ سا کمرے میں داخل ہوا تو نم بالوں سے بوندیں ٹپک رہی تھی۔اس نے ہاتھوں کی مدد سے بالوں کو سنوارا اور شرٹ لیس ہی اوندھے منہ بیڈ کی دوسری جانب گر گیا۔تھکن سے برا حال تھا تبھی سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں مفلوج ہو چکی تھی۔اے سی کی سپیڈ بڑھاتے اسے اپنے وجود میں ٹھنڈک اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس نے پرسکون ہوتے آنکھیں موندی لیکن اگلے ہی لمحے اپنے قریب سے اٹھنے والی چیخ کی آواز پہ اس کی آنکھیں بھی پٹ سے کھلی۔وہ ہڑبڑا کر کہنیوں کے بل تھوڑا سا اونچا ہوا۔ایک سیکنڈ میں اسکی نیند اڑ گئی۔غصے کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں دوڑی۔

ہششش۔خاموش رہو۔"زاویار اس کے لبوں پہ سختی سے ہاتھ جماتے غصے سے دھیمی آواز میں گرجا۔ماہا کا وجود سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا۔یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے زاویار کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا اور اپنی جگہ پہ اٹھ بیٹھی اور اندھیرے میں خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔اس کے گرم سانسوں کی تپش انتہائی نزدیک سے محسوس ہو رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دماغ خراب ہے تمہارا جو یوں چیخ رہی ہو پاگلوں کی طرح۔"وہ تیز لب و لہجے میں گویا ہوا۔اگلے ہی لمحے ماہا نے تیزی سے سائڈ لیمپ آن کیا تو کمرہ کسی حد تک روشنی میں نہا گیا۔وہ اب اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھے اپنا بگڑا تنفس بحال کر رہی تھی۔زاویار کی نگاہیں اس کے وجود میں الجھ کر رہ گئی جو ڈوپٹے سے بے نیاز بکھرے بالوں میں خوفزدہ سی اپنا سانس بحال کر رہی تھی۔نیند کی بدولت آنکھوں میں سرخی۔شانوں پہ بکھرے بال۔ناجانے کیسے اسکی نگاہیں گہری ہوتی چلی گئی۔کسی کی نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کر وہ سٹپٹائی اور اگلے ہی لمحے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ۔مجھے لگا کہ شاید کوئی۔"

"اُس کمرے میں میرے علاوہ آنے کی جرأت کرنے والے کو اگلی سانس بھی نصیب نہ ہو۔"وہ پتھریلے لہجے میں گویا ہوا۔ماہا کا سانس اس کے شرٹ لیس چوڑے سینے کو دیکھ ہی رک گیا۔وجود کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔نگاہیں خود بخود جھکتی چلی گئی۔زاویار نے تعجب سے اس کا لہو چھلکاتا چہرہ دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ ساری بات جیسے سمجھ گیا۔اس نے پرسکون انداز میں بیڈ کراؤن سے پشت ٹکالی۔

اب نگاہیں شریف اٹھالیں اپنی محترمہ کیونکہ آپ کی شرم کی خاطر میں کم از کم شرٹ پہن کر نہیں سو سکتا۔ سمجھو تا یو نو۔"وہ اس کے شرمانے پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا۔ماہا کا چہرہ خفت کے مارے سرخ پڑ گیا۔وہ چہرہ جھکائے اپنی انگلیاں مسلنے لگی۔زاویار نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارے ناز نخرے اٹھانے نہیں آیا میں یہاں۔پہلے ہی تھکا ہوا ہوں یہ نہ ہو کہ سارا غصہ تم پہ انڈیل دو۔ پھر بعد میں شکایت لے کر بابا کے پاس نہ پہنچ جانا۔ اتنی رات میں مجھے جاگنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ اگر تمہیں ہے تو تم باہر جاسکتی ہو۔" وہ سفاکی سے کہ کر کمفرٹر تان کر لیٹ گیا۔ماہا کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔ ہفتے بعد وہ لوٹا تھا لیکن لفظ ابھی تک زہر میں ڈوبے ہوئے تھے۔ چہرے پہ نرمی کا عنصر بھی موجود نہیں تھا۔ماہا کی جان نکلنے والی ہو گئی اب اتنی رات کو وہ کہاں سوتی۔

کیوں کھڑی ہوئی ہو بی بی۔ مجھے سونا ہے۔لیمپ آف کرو۔ وہ اسے ایک ہی جگہ پہ کھڑا دیکھ اکتاہٹ بھرے" لہجے میں بولا۔

مم۔میں کہی اور سو جاتی ہوں آپ بیڈ پہ سو جائیں۔" وہ چور سے لہجے میں بولتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی صوفے کی جانب بڑھی لیکن صوفہ ہی ٹو سیٹر تھا۔اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا۔زاویار نے سنجیدگی سے اس کی حرکات کا ملاحظہ کیا۔

اب سمجھ آرہا ہے کہ بیٹی کو جہیز کیوں لانا چاہیے۔ کم از کم ان جیسوں کو لات مار کر بندہ یہ تو جتا سکتا ہے کہ یہ" میرے باپ کا دیا ہوا ہے۔" وہ غصے سے بڑبڑاتے صوفے پہ بیٹھی لیکن اگلے ہی لمحے کہنی کے بل بیڈ پہ نیم دراز زاویار کو بغور خود کو تکتا پا کر اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارے میں اتنی ہمت پھر بھی نہیں ہونی تھی۔ جو لڑکی اپنے حق کیلیے بولنا نہ جانتی ہو وہ زندگی میں کچھ نہیں" کر سکتی اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم مجھے لات مارتی تو میں خاموشی سے کسی بھی کونے میں لگ جاتا۔" وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا یا جتا رہا تھا وہ سمجھ نہ پائی لیکن اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

اس کو ہنوز خاموش دیکھ اس نے غصے سے لیمپ آف کیا اور کروٹ بدل لی۔ ماہا نے بھیگی آنکھوں سمیت وارڈروب کھولی اور وہاں سے چادر نکالتے زمین پہ بچھائی اور تکیہ اور کمفرٹر لینے کی خاطر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھی۔ اس نے تکیہ لینے کی خاطر ڈرتے ڈرتے ہاتھ بڑھایا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی کلائی زاویار کی آہنی گرفت میں مقید تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچتے اپنے حصار میں لے لیا۔ ماہا کے لبوں سے دبی دبی سی چیخ نکلی۔

وہاں کہاں سو رہی تھی۔" وہ اس کے چہرے پہ جھکتے سختی سے بولا۔ ماہا نے حلق تر کیا اور اس کی سخت گرفت میں مچلنے لگی۔

وہ صوفہ چھوٹا تھا۔" اس نے خود کو کبھی اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا اس کے حصار میں کر رہی تھی۔ اتنا" تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ زاویار کی قربت اس کی جان نکالنے کو کافی ہے۔

تمہیں میں اتنا بے غیرت لگتا ہوں کہ میری بیوی زمین پہ سوئے اور میں بیڈ پہ سکون سے آرام فرماؤں۔" "وہ اس کی سرد آواز پہ سہم گئی۔ اپنے حصار میں موجود لڑکی کا سہمنا اسے ایک عجیب سے لطف سے آشنا کر رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیوں خوفزدہ ہو مجھ سے۔یقین کرو زبردستی کرنا میرے لیے بلکل بھی اچھا فعل نہیں ہے۔جب بھی لوں گا اپنا" حق پورے حق سے لوں گا کیونکہ جو چیز میری ہے وہ صرف میری ہے اس پہ کسی کا حق تو کیا کسی کی نگاہ بھی برداشت نہیں مجھ سے اور اگر کبھی ایسا کچھ ہوتا ہے تو یقین کرو پھر اس چیز پہ میرا حق نہیں رہے گا۔"وہ اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے بھاری لہجے میں بولا۔ماہا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی سختی کوئی سرد مہری نہیں تھی بس ایک نرمی کا تاثر تھا۔زاویار نے اس کی نم پلکوں کو انگلی کے پوروں سے چھوا۔اس کے لب کپکپانے لگے۔

تسخیر کرنا چاہتی ہو نا مجھے۔"اس نے ایک بار پھر اس دن والی بات دہرائی اور اس کے کان میں موجود آویزے" کو چھوا۔ماہا نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔اس کے وجود سے اٹھتی کلون کی خوشبو ماہا کو اپنے حواسوں پہ سوار ہوتی محسوس ہوئی ایک تو ویسے ہی اس کی نزدیکی سے جان ہوا ہو رہی تھی سونے پہ سہاگہ اس کے سوال۔

"آپ کیا بول رہے ہیں۔میں ایسی لڑکی بلکل نہیں ہوں۔"

تم ایسی لڑکی نہیں ہوں اچھی بات ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ایسی بیوی بنو اور مجھے تسخیر کر لو۔میری" آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرو۔اپنی ضد منواؤ اپنے حق کیلیے لڑوں۔یقین کرو جس دن یہ سب مجھے تم میں دکھ گیا اس دن اسی وقت اسی لمحے زاویار ظفر صرف تمہارا۔اس کے بعد سمجھ جانا کہ تم نے زاویار ظفر کو تسخیر کر لیا ہے۔"وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے جھکا اور اس کی کنپٹی پہ اپنے لمس کا احساس دلاتے بے خودی کی کیفیت میں بولتے ماہا کا سانس روک گیا۔اس کا پہلا لمس پاتے ہی ماہا کی آنکھیں من من آنسوؤں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے بھر گئی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید بے خود ہوتا ماہا نے ہوش کی دنیا میں لوٹتے ایک جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا اور بیڈ پہ بیٹھتے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ آنسو تواتر گالوں پہ بہہ رہے تھے۔زاویار ایک لمحے میں سیدھا ہوا۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے آخر۔اگر اتنا ہی ناگوار گزرتا ہوں تو میرے گھر والوں سے اتنے مراسم بڑھانے" کی ضرورت تمہیں بلکل نہیں ہے۔ویسے بھی تم مجھے میرا حق لینے سے نہیں روک سکتی۔"وہ اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے سرد لہجے میں بولا۔ماہا نے دونوں کے درمیان فاصلہ رکھنے کی خاطر اس کے کشادہ سینے پہ دونوں ہاتھ جمائے۔اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ زاویار سے مخفی نہ رہی۔

میں جو کر رہی ہوں پورے دل سے کر رہی ہوں لیکن آپ صرف بے خودی کی کیفیت میں میرے نزدیک" آرہے ہیں۔ صبح تک آپ بدل جائیں گے اور اس کے بعد میرا کیا۔کچھ بھی نہیں۔یا تو نفرت نبھائیں یا پھر محبت۔یقین کریں دونوں کو ایک ساتھ نہیں سنبھال سکتی یہ زیادہ تکلیف دہ ہے۔ نفرت اکیلی سہی جا سکتی ہے لیکن نفرت محبت ایک ساتھ نہیں۔"وہ اسے خود سے دور دھکیلتے بھیگے لہجے میں بولی اور تیزی سے کمفرٹر سر تک تانتے کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔زاویار کا جلتا ہوا لمس ابھی تک اپنی کنپٹی پہ محسوس ہو رہا تھا۔اس نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچی اور بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔نا جانے کتنا وقت بیت گیا تھا وہ دونوں پاؤں جھلاتے نجانے کونسے خیالات میں گم تھا۔ مسلسل ساعتوں میں اس کی تلخ باتیں گردش کر رہی تھی معاًمدھم سانسوں کی آواز پہ اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا۔وہ اس کی جانب رخ کیے لیٹی ہوئی تھی۔اس کی گال پہ آنسوؤں کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مٹے مٹے نشان دیکھ وہ ایک بار پھر بے خود ہوتے بے ساختہ جھکا اور اس کی پلکوں پہ اٹکے آنسوؤں کو چن لیا۔ وہ ہنوز اس پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔ وہ ہولے ہولے کپکپا رہی تھی اور سردی کی شدت سے خود کو بچانے کی خاطر کمفرٹر اوڑھنے کے باوجود بیڈ کے کونے پہ سکڑی سمٹی لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اے سی کی سپیڈ کم کی لیکن اس کا کپکپانا ہنوز جاری تھا۔ وہ تھک ہار کر گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ پہ لیٹ گیا۔ بے ساختہ اس کا ہاتھ بے اختیاری کی کیفیت میں تکیے پہ رکھے اس کے ہاتھ سے مس ہوا جو ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے انتہائی نرمی سے اسے قریب کر لیا۔ اس کے قریب کرنے پہ بھی اس کی نیند نہیں ٹوٹی تھی۔ وہ ہنوز پر سکون نیند سو رہی تھی۔

دیکھتے ہیں کل تمہاری حالت کیا ہوتی ہے۔ مزہ تو اب آئے گا۔" اسے خود سے نزدیک کرتے وہ دل ہی دل میں " اس سے مخاطب تھا۔ یہ سب سوچتے اس کے لبوں پہ محفوظ کن مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس نے پر سکون ہوتے آنکھیں موند لی۔ اب کی بار نیند بھی بہت پر سکون انداز میں آئی تھی۔

****

سردی کا احساس تھا یا پھر غیر معمولی پن کا۔ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے اطراف کا جائزہ لیا۔ رات کا سارا واقعہ اس کے ذہن سے بلکل نکل گیا تھا۔ اس نے کسلمندی سے انگڑائی لیتے جوں ہی دائیں جانب دیکھا اپنے انتہائی قریب لیتے وجود کو دیکھ اس کے چھکے چھوٹ گئے۔ آنکھیں آخری حد تک پھیل گئی۔ وہ آدھے سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زیادہ کمفرٹر پہ قبضہ کیے ہوئے تھا تبھی سردی کے احساس سے اس کی آنکھ کھلی تھی اگلے ہی لمحے رات کا سارا منظر اس کی آنکھوں میں لہرا گیا۔

لیکن میں تو وہاں سوئی تھی تو یہاں۔" یہ سب سوچتے اس کی حالت غیر ہونے لگی۔اس نے سختی سے اپنے لبوں " پہ ہاتھ جما لیا۔زاویار جو اس کے جاگنے پہ ہی بیدار ہو چکا تھا اس کے چہرے کی اڑی اڑی رنگت دیکھ اس نے محفوظ ہوتے دوبارہ آنکھیں موند لی۔

کیا انہوں نے میرے ساتھ۔ نہیں نہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"وہ نفی میں سر ہلاتے بڑبڑائی۔چہرے پہ ایک " رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔اگلے ہی لمحے زاویار اپنی آنکھیں مسلتے اپنی جگہ پہ اٹھ بیٹھا۔اس کا خوف ایک بار پھر اسے مزہ دے گیا۔

امید ہے تمہاری کل کی رات بہت حسین گزری ہو گی۔"اس کی غیر متوقع بات پہ ماہا بھونچکارہ گئی۔اسے اپنے " شک کی تصدیق ہوتی محسوس ہوئی۔

کک۔کل رات۔کیا مطلب کیا ہوا تھا کل رات۔"وہ بدک کر اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔زاویار نے گہری " نگاہوں سے اس کا گریز محسوس کیا۔

اب اس دوری اس فاصلے کا فائدہ جب تمام تر فاصلے تم خود مٹا چکی ہوں۔"وہ اسے مزید تنگ کرنے پہ آمادہ تھا " تبھی ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔ماہا کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ مم۔ میں تو سو گئی تھی۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا۔" وہ آنکھوں میں الجھن لیے خوفزدہ سی بولی۔ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

"میں تمہیں پاگل لگتا ہوں۔ رات کو میرے نزدیک تم آئی تھی میں تو خود بخود پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اب اپنی غلطی میرے سر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ پتھریلے لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ماہا کی رنگت سپید پڑ گئی۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں نفی میں ہلا۔

"مم۔ میں تو سو گئی تھی پتہ نہیں۔" بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ واشروم کی جانب جاتا زاویار اس کے رونے پہ ٹھٹھک کر رکا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر پھر سر جھٹکتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی وہ ڈھے جانے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھی اور اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔ وہ واشروم سے نکلا تو اسے ابھی تک صدمے میں دیکھ سیخ پا ہوا۔ نہیں مطلب وہ نزدیک اگر آئی بھی تھی تو وہ اس کا شوہر تھا کوئی غیر تو نہ تھا۔

"صدمے سے باہر نکل آؤ بی بی کیونکہ اب جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے مجھے تمہارے نزدیک آنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی اور تم ساری دوریاں انہی نزدیکیوں میں سمیٹ لو گی۔" وہ برش ڈریسنگ ٹیبل پہ پٹختے اس کی جانب آیا اور جھک کر معنی خیزی سے بولتے اس کی جان نکال گیا۔ ماہا نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھیں اگر میں غلطی سے ایسا کچھ کر بھی بیٹھی تھی تو آپ کو مجھے ہوش دلانی چاہیے تھی۔ آپ یوں میری" بے بسی کا مذاق نہیں اڑا سکتے۔ "وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ زاویار نے چہرہ جھکاتے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی لیکن اس کے متوجہ ہوتے ہی وہ ایک بار پھر سنجیدہ ہو گیا۔

اب کوئی مکمل رضامندی کے ساتھ خود چل کر میرے نزدیک آیا تھا تو میری فطرت میں دھتکارنا تو ہے ہی" نہیں۔ کوئی محبت سے میری جانب ایک قدم بڑھائے میں اس کی طرف دس قدم بڑھاتا ہوں۔ کیا سمجھی۔ "وہ انگلی اس کی ٹھوڑی پہ رکھتے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے مزے سے بولتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا گیا۔ ماہا نے خفت سے سرخ پڑتے چہرہ جھکا لیا۔ اسے نا جانے کیوں کچھ یاد نہیں پڑ رہا تھا۔ زاویار خاصی گہری نگاہ اس کے وجود پہ ڈالتے دروازے کی جانب بڑھا مگر کچھ سوچتے ایک بار پھر واپس اس کی جانب آیا۔ اب کی بار دونوں کے درمیان صرف دو انچ کا فاصلہ تھا۔ یہاں تک وہ بہت آرام سے اسے چھو سکتی تھی۔ ماہا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔

تمہاری قربت کا خمار ہی کچھ ایسا تھا کہ مجھ معصوم کا بہکنا تو لازم تھا پھر۔ "وہ اس کے کان میں جھکتے گھمبیر" سرگوشی کرنے والے انداز میں بولتے اس کے چھوٹے آویزے پہ اپنا احساس دلاتے ہوا کے جھونکے کی مانند وہاں سے غائب ہو گیا۔ ماہا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس نے اپنے دماغ پہ بے حد زور ڈالا لیکن چاہ کر بھی اس کا ذہن کچھ یاد کرنے پہ آمادہ نہیں تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انہیں نجانے کونسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔" وہ تنک کر بولی اور تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے فریش ہوتے نیچے کی جانب بڑھی لیکن آج نیچے جاتے ہوئے اس کی چال میں وہ پرجوشی نہیں تھی جو روز موجود ہوتی تھی۔ اسکی سب سے بڑی وجہ زاویار کی موجودگی تھی۔ اس نے چور نگاہوں سے لاؤنج میں دیکھا جہاں زاویار ظفر صاحب کی کسی بات کا مسکراتے ہوئے جواب دے رہا تھا البتہ ان کی آنکھوں میں نمی دیکھ ماہا کا دل مٹھی میں جکڑا گیا۔

بھاؤوو۔" علی کے ڈرانے پہ وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ کر چیخ مارتے پیچھے ہوئی اور خشمگیں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب مسلسل ہنس رہا تھا۔

علی بھائی بس کر دیں۔ یقین کریں ہنستے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگ رہے۔" وہ اس کے مسلسل ہنسنے پہ خجالت سے سرخ پڑتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ زاویار نے آنکھیں چھوٹی کرتے ناسمجھی سے اس کا جائزہ لیا۔ اس میوٹ مشین کو ان میوٹ کس نے کر دیا تھا۔

چھپ چھپ کر دیدار بخشا جا رہا تھا ان نگاہوں کو۔ سامنے شان سے بیٹھے صوفے پہ آپ کے ہی ہیں۔ جتنی مرضی نگاہیں ٹھنڈی کریں کوئی اف تک نہیں کرے گا بھابھی ماں۔" وہ اسے ٹھوکا مارتے مسخرے پن سے بولتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ ماہا نے روہانسی نگاہوں سے نزدیک آتے معیز کو دیکھا۔

معیز بھائی دیکھیں نا۔ یہ پھر سے مجھے تنگ کر رہے ہیں۔" اس کے شکایتی لب ولہجے پہ زاویار کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ ایک ہفتے میں کونسے اس نے ایسے تیر مار لیے تھے جو تمام گھر والے اس کے گرویدہ ہو گئے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھے۔ سونے پہ سہاگہ اسے اپنا آپ کم بلکہ ماہا اس گھر کی فرد زیادہ محسوس ہوئی تھی۔ اب معیز علی کو جھڑکنے میں مصروف تھا اور ماہا شرارت سے مسکرا رہی تھی۔ اس دوران وہ یہ بات بلکل فراموش کر چکی تھی کہ وہ مسلسل کسی کی گہری نگاہوں کے حصار میں مقید تھی۔ اس کے بعد وہ چائے بنانے کی خاطر کچن کی جانب بڑھ گئی اور باقی سب زاویار کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"گڈ مارننگ بھائی۔"

گڈ مارننگ بھائی کی جان۔ کیسا ہے میرا بچہ۔ یونی کیسی جا رہی ہے۔" رائقہ کسلمندی سے اس کے شانے سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی۔ زاویار نے اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لیتے نرمی سے استفسار کیا۔ آج ویسے بھی اسے دس بجے تک یونی جانا تھا کیونکہ ایک ہی کلاس تھی۔ اس دوران ماہا بھی سب کیلیے چائے لے آئی۔ سب کو چائے سرو کرتے اس نے سب سے آخر میں کپ زاویار کی جانب بڑھایا۔ علی شرارت سے کھانسا۔ ماہا نے قہر برساتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں ود آؤٹ شوگر پیتا ہوں۔"

ود آؤٹ شوگر ہی ہے۔" اس کے برجستہ جواب پہ زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو اس کے ہاتھ میں موجود کپ کپکپا گیا۔ اب کی بار اس نے خاموشی سے کپ تھام لیا لیکن جان بوجھ کر اس کے ہاتھ پہ دباؤ بڑھانا نہیں بھولا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی آپ کو دیکھ کر لگتا نہیں کہ آپ شادی شدہ ہو گئے ہیں۔" علی کی لن ترانیاں عروج پہ تھی۔ ماہا نے بمشکل" مسکراتے پہلا گھونٹ بھرا کیونکہ علی سے کوئی بعید نہیں تھا۔

کیوں شادی شدہ لگنے کیلیے ماتھے پہ بینر لگا کر گھومنا پڑتا ہے کیا۔" وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے پر سکون سا" بولا۔ اس دوران اس کی نگاہوں کا فوکس مسلسل سامنے بیٹھی ماہا تھی۔ وہ جو چاہتا تھا وہ ہو رہا تھا اور اسے یہ سب کرنے میں ایک عجیب سا لطف آرہا تھا۔

کھلا کھلا رہنا پڑتا ہے خوشی آپ کے چہرے سے پھوٹنی چاہیے۔ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ زندگی میں بیوی" آئی ہے۔" وہ گردن اکڑا کر بولا۔ ظفر نے اس کی بات پہ دائیں بائیں افسوس سے سر ہلایا۔ ایسی باتوں کی توقع صرف اسی سے کی جاسکتی تھی۔

بیوی نہیں بے سکونی آئی ہے۔" وہ دل میں بڑبڑایا۔"

یہ بات تو سراسر پھر بیوی پہ منحصر ہے۔" اس نے چائے کی چسکی بھری۔ اسے یہ اعتراف کرنا پڑا تھا کہ ایسا" ذائقہ دار چائے اس نے کافی عرصے بعد پی تھی۔ ویسے بھی اپنے پروفیشن کی بدولت وہ گھر کا کھانا آج کل کم ہی کھا رہا تھا لیکن جب بھی کھاتا تھا بوا کے ہاتھ کا ذائقہ بھی نارمل ہوتا تھا اسے اپنی تمام تر تھکاوٹ معدوم ہوتی دکھائی دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلیں پھر آپ بتائیں بھابھی ماں۔" علی نے ماہا کو دیکھتے شرارت سے اپنا سوال دہرایا۔اس کا سانس سوکھ گیا اس" نے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا لیکن زاویار کے لبوں پہ زچ کر دینے والی مسکراہٹ دیکھ اس کا وجود کسی نے انگاروں کی لپیٹ میں دے دیا۔ناجانے کب کیسے اور کیوں اس کے اندر ایکدم خود سر ماہا نے ایکدم سر اٹھایا۔

ایک شوہر تبھی خوش رہ سکتا ہے جب اس کی بیوی خوش اور کھلی کھلی رہے۔جب اس کی زندگی بے سکون ہو گی" تو وہ اتنی دریادل بلکل نہیں ہوتی کہ شوہر کو سکون سے رہنے دے۔ان کی مثال کچھ ایسی ہی ہے۔"اس کے برجستہ جواب پہ زاویار کے لبوں کی مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی۔اگلے ہی لمحے ایک دو تین کر کے اس کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی اور ماہا وہ تو اسے جواب دے کر اپنی جگہ پہ ساکت رہ گئی۔آج کتنے عرصے بعد اس کے اندر ہی نڈر اور پر اعتماد ماہا جاگی تھی اور اس ظالم دنیا کی بھیڑ میں کہی کھو گئی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں نمی ابھری۔علی نے باقاعدہ کھڑے ہو کر اس کی ہمت کی داد دی تھی۔معیز اور ظفر کے چہرے پہ موجود ستائش دیکھ اس کا حلق تک سوکھ گیا۔

بھائی آپ نے جواب کیوں نہیں دیا۔ویسے سچ ہی کہتے ہیں ایک شیر بھی شیرنی کی موجودگی میں بھیگی بلی بن جاتا" ہے۔"رائقہ اپنی بات پہ ہی قہقہہ لگا کر ہنس دی لیکن ماہا چاہ کر بھی مسکرا نہ سکی۔اس نے چور نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

بھابھی ماں آپ اپنی آنکھیں بغیر کسی ڈر کے ٹھنڈی کر سکتی ہیں۔"اس کا وقت برا تھا کہ علی نے اس کی چوری" پکڑ لی۔اس نے فوراً سے پیشتر سٹپٹا کر نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہاری بھابھی ماں بہت فرصت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر چکی ہیں علی۔ تمہاری اجازت درکار نہیں ہے اسے۔ وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے اسے شاید گزری رات کا حوالہ دے رہا تھا۔ ماہا کو اب کی بار رونا آنے لگا۔ ایسا بھی کیا ہو گیا تھا رات کہ وہ بات بات پہ طعنہ مار رہا تھا۔ فرزانہ پھپھو کے اچانک آنے پہ جہاں ماہا نے تیزی سے اپنا دوپٹہ درست کیا وہی زاویار نے سنجیدگی سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا اور ان سے ملنے کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کبھی ڈری سہمی تو کبھی پراعتماد سی یہ لڑکی اسے خود میں ہی الجھی ایک پہیلی محسوس ہوئی جسے سلجھانے کی خواہش نا جانے کیوں زاویار کے دل میں پیدا ہوئی تھی۔

****

آج ناشتہ ملے گا یا نہیں بھئی۔" علی میز بجاتے ہوئے مسلسل اونچا اونچا بول رہا تھا۔ فرزانہ نے ناگواری سے اس" کی جانب دیکھا۔

چلا کیوں رہے ہو۔ جیسے تمہیں اتنے عرصے سے کسی نے کھانا نہیں دیا۔" فرزانہ تنک کر بولی۔ علی نے مسکرا کر" انکی جانب دیکھا۔

کھانا تو ملتا ہے میں کھاتا بھی ہوں لیکن آپ دیکھتی ہی ایسے ہیں کہ نظر لگ جاتی ہے اور پھر سارا کھانا ہضم " ہو جاتا ہے۔" وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔ پانی کا جگ میز پہ رکھتی رائقہ نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔

علی۔" زاویار کے تنبیہی لب ولہجے پہ علی نے سر جھٹکا اور کرسی کھسکاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ارادہ کچن " میں جانے کا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں کچھ مدد کروں بھابھی۔"عبیر کی دھیمی آواز پہ ماہارائقہ کے ساتھ علی نے بھی چونک کر اس کی جانب" دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں سے نکلتا خون دیکھ وہ تیزی سے اس کی جانب دیکھا۔

ہاتھ پہ کیا ہوا عبیر۔"علی نے نرمی سے اس کی کلائی تھامی تو وہ سہم کر اپنی کلائی اس کی گرفت سے آزاد کرانے" کی تگ ودو کرنے لگی۔

وہ میں۔وہ بیڈ کا کیل لگ گیا۔"اس نے چہرہ جھکائے دھیمے سے جواب دیا۔علی کی پیشانی پہ شکنیں نمودار" ہوئی۔رائقہ نے جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس علی کی جانب بڑھایا جواب عبیر کو کرسی پہ بٹھاتے خود دوازنوں اس کے نزدیک بیٹھا روئی سے اس کا زخم صاف کررہا تھا۔اس کے دل میں آندھی سی اٹھ رہی تھی۔اس کے ہاتھ پہ پٹی باندھتے علی نے بغور اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھا اور اس کا ہاتھ دبایا۔

عبیر یہاں دیکھو۔"ماہانے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اونچا کیا تو اس کی آنکھوں کا خالی پن ان سب کو تڑپا کر رکھ" گیا۔

بھابھی آپ جائیں باہر۔ایسے ہی پھپھو کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔علی نے ماہا اور رائقہ کو منظر سے ہٹانا چاہا۔ان کے جاتے ہی علی نے اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کرائی۔

عبیر۔کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ گی۔"علی نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے محبت سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔علی" نے زبردستی کرنا مناسب نہ سمجھا اور اگلے ہی لمحے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔عبیر نے آنسوؤں بھری نگاہیں اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی جانب اٹھائی۔ ہمیشہ اس کی مدد کرنے وہ ہی کیوں آتا تھا۔ اس کا کمزور دل اس کی توجہ کیلیے ہی تو ہمکتا تھا لیکن اب اس کے پوچھنے پہ چاہ کر بھی وہ کچھ نہ بتا سکی۔

آپ بہت اچھے ہیں۔ اس کی برجستہ بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دیا۔

اور تم مجھ سے بھی زیادہ اچھی ہو۔"وہ اس کا گال تھپتھپاتے محبت بھرے لہجے میں بولا لیکن وہ بغیر مسکراتے" ہنوز ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مم۔ میں تو اچھی نہیں ہوں۔ بلکل بھی اچھی نہیں ہوں۔"وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتے ایک ہی بات دہرا رہی" تھی۔ علی کو تشویش ہونے لگی۔

عبیر چندا۔"کچن میں آتی ماہا تیزی سے اس کی جانب بڑھی اور اس کا سپید پڑتا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں" بھرا۔ اس کا چہرہ ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔ علی نے نہایت سنجیدگی سے اس کی حرکات کا ملاحظہ کیا۔

چلو اٹھو باہر آ جاؤ ناشتہ کر لو۔"وہ اسے اپنی جگہ سے اٹھاتے ہوئے بولی۔ اب کی بار عبیر نے بھی کوئی مزاحمت" نہیں کی اور خاموشی سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

عبیر کے ساتھ شاید کوئی مسئلہ ہے علی بھائی کیونکہ وہ جو کیل کی بات کر رہی ہے وہ کیل کا دیا گیا زخم نہیں" ہے۔"باہر کی جانب جاتے ماہا نے اپنا نظریہ پیش کیا۔ علی نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ کیل کا دیا گیا زخم ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ وہ بلیڈز سے کٹس لگائے گئے ہیں۔ ایک ہی جگہ پہ مسلسل کٹس لگنا انتہائی تشویشناک بات ہے مگر میری سمجھ سے باہر ہے یہ سب۔" وہ ماہا کی سماعتوں میں بم پھوڑتے اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ ماہا کا ذہن اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگا۔ بے ساختہ اس کی نگاہ عبیر کی جانب اٹھی جو چہرہ جھکائے بری طرح میز سے اپنا ناخن رگڑ رہی تھی۔ اس کے قدم خود بخود اس کی جانب بڑھے۔

ماہا ناشتہ تو کر لو بیٹا۔" ظفر کی آواز پہ اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔"

جی بابا۔ میں آج عبیر کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کروں گی۔" وہ مسکرا کر بولتے اس کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھ " گئی۔ اگلے پانچ منٹ میں عبیر کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی۔ علی نے تشکرانہ انداز میں مسکراتے ماہا کی جانب دیکھا۔ زاویار نے چونک کر عبیر کی ہتھیلی کو دیکھا جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی۔

عبیر بچے۔ ہاتھ میں کیا ہوا۔" زاویار نے اپنی جگہ سے اٹھتے نرمی سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو سب کی نگاہیں " اس کی جانب اٹھی لیکن وہ خوف سے باقاعدہ کانپنے لگی۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ تفکر کی لکیر ابھری ہوئی تھی۔

کچھ نہیں بھائی بس کیل لگ گیا تھا۔ میں نے پٹی کر دی ہے ٹھیک ہو جائے گا۔" علی نے اپنی جانب سے بات " سنبھالنی چاہی۔ اس کی بات کا ہی اثر تھا کہ وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی آج مجھے یونی آپ چھوڑیں گے پلیز۔" رائقہ جلدی جلدی میں چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے" بولی۔ اس دوران ماہا بس خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف رہی۔ اگلے پانچ منٹ میں وہ اپنا بیگ شانے پہ لٹکائے جوں ہی باہر نکلی وہ ہنوز بیٹھی ہوئی تھی۔ زاویار کے چہرے کے عضلات تن گئے۔

تم یونی نہیں جا رہی۔" اس کے سنجیدگی سے پوچھے گئے سوال پہ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔"

میں۔" ماہا نے نا سمجھی سے اپنی جانب اشارہ کیا۔"

نہیں تمہارے فرشتوں سے پوچھ رہا ہوں۔" وہ تڑخ کر بولا۔ ماہا سٹپٹا گئی۔ علی اور معیز کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔"

مجھے آگے نہیں پڑھنا۔ میں پڑھائی چھوڑ چکی ہوں۔" وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتے بے خوفی سے بولی۔"

اوہ رئیلی کس سے پوچھ کہ آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے مقابل" آیا اور طنزیہ لب و لہجے میں بولا۔

میں نے بابا سے پوچھ لیا ہے۔" وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔"

بابا سے پوچھنے یا نہ پوچھنے کا کیا جواز ہے۔ یہ میرا حکم ہے اور میں تمہارا شوہر ہوں اسی لیے تمہیں میری سننی" پڑے گی۔ اگلے پانچ منٹ میں مجھے تم باہر ملو۔" وہ کھردرے لہجے میں بولتے اسے سلگا کر راکھ کر گیا۔ ماہا نے ملتجیانہ نگاہیں باقی سب کی جانب اٹھائی لیکن وہ بھی طوطا چشم بن گئے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ نہیں پڑھنا چاہتی تو کیا زبردستی ہے زاویار بیٹا۔" پھپھو کی مداخلت آج پہلی بار زاویار کو شدید ناگوار گزری تھی۔

پلیز پھپھو۔اس وقت ایک شوہر اپنی بیوی سے مخاطب ہے۔اس کے لہجے بھی ابھی بھی احترام موجود تھا۔ماہا کا حلق تک سوکھ گیا۔اس نے آنکھ کے اشارے سے اٹھنے کا کہا۔ ظفر نے مسکراتی نگاہیں باقی سب کی جانب اٹھائی وہ بھی مسلسل ان کی باتوں پہ مسکرانے پہ فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

آپ میرے ساتھ ذبردستی نہیں کرسکتے۔"وہ غصے سے بولتی تیزی سے کمرے کی جانب بڑھی۔زاویار کے" چہرے پہ سرخی پھیل گئی۔

چچ چچ کیا دن آگئے ہیں۔" علی افسوس کرنے والے انداز میں بولا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی گردن زاویار" کے شکنجے میں مقید تھی۔ علی نے ہنستے ہوئے اپنا آپ چھڑوایا تو وہ تیزی سے کمرے کی جانب بڑھا۔وہ سب لوگوں کی موجودگی میں اسے انکار کرنے والی ہوتی کون تھی۔اسے کمرے میں آتا دیکھ وہ بدک کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں نہیں جاؤں گی یونی۔"

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے انکار کرنے کی بیوقوف لڑکی۔سب کو تماشہ دکھا کر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو تم۔"وہ" بولا نہیں تھا دھاڑا تھا۔ماہا کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔اس نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔اب وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اسے کیا بتاتی وہ ان لوگوں سے سامنا نہیں چاہتی۔یونی جاتی تو لازماً وہاں انجم اور ارحام سے ملاقات ہوتی اور اس کا ماضی ایک بار پھر اس کے سامنے آجاتا۔وہ اسی سب سے تو دور بھاگ رہی تھی۔

میں نہیں جانا چاہتی پلیز میری صرف ایک بات مان لیں پھر کبھی کوئی ضد نہیں کروں گی پلیز۔"وہ بھرائے" لہجے میں بولتی اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑ گئی۔اس کی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں دیکھ زاویار کے چہرے پہ سختی عود آئی۔اس کے لہجے میں کیا کچھ نہ تھا مان بھروسہ جیسے وہ سچ مچ اس کی بات سن لے گا۔

اس کے علاوہ ہر بات مان لوں گا مگر فلحال تمہیں یونی جانا ہے اسی لیے جلدی باہر پہنچو اور اب نو مور" ایکسکیوزز۔"وہ اس کا گال تھپتھپاتے اپنی عادت کے برخلاف نرمی سے بولا۔

کیوں آپ پیچھے پڑ گئے ہیں میرے۔آپ یہی تو چاہتے ہیں کہ میں کبھی اپنے ماضی سے باہر نہ آؤں اور آپ کو" موقع مل جائے میرے کردار کی دھجیاں ادھیڑنے کا۔"وہ اب کی بار بلند آواز میں چلائی۔زاویار نے اس کی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے اپنے نزدیک کیا۔

آئندہ اگر اس قسم کی بکواس کرنے کا تم نے اگر سوچا بھی تو یقین کرو ماہا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"وہ" بے دردی سے اس کے آنسو پونچھتے سفاکی سے بولا۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔"

اچھی بات ہے ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ اگر مجھ سے برا کوئی تمہارے لیے ہوا تو پھر اپنی جان سے جائے گا" کیونکہ تمہارے ساتھ برا کرنے کا حق بھی صرف مجھے ہی حاصل ہے۔"اس کے لفظوں کی تاثیر سے ماہا کا چہرہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دھواں دھواں ہو گیا۔اس کے الفاظ بارود کی طرح تھے جو اس کی روح کو جھلسا گئے۔زاویار نے اس کے دونوں گال تھپتھپائے۔

"ویسے پہلے بتا دیتی اگر میرے ساتھ ہی یونی جانا تھا تو۔کچھ دن پہلے آ جاتا۔"

میں مری نہیں جا رہی تھی آپ کیلیے۔"وہ اس کی بکواس پہ تنک کر بولی۔"

کون کس کیلیے کتنا مر اجا رہا تھا یہ میں کل رات دیکھ چکا ہوں مسز زاویار۔"وہ اسے کل رات کا حوالہ دیتے ایک" بار پھر اس کی حالت کا حظ اٹھا رہا تھا۔ماہا کڑھ کر رہ گئی۔

"صرف پانچ منٹ اس سے نہ ایک منٹ اوپر نہ نیچے۔مجھے اپنی بات رد کرنے والے لوگ بلکل نہیں پسند۔"

میں خود کو آپکی پسند کے مطابق ڈھالنا بھی نہیں چاہتی۔"وہ اس کی پشت کو دیکھتے روتے روتے چلائی لیکن وہ" حکم سناتے باہر جا چکا تھا۔اس کے جاتے ہی لرزتے دل سمیت اس نے اپنا حلیہ درست کیا اور اپنا بیگ اٹھاتے نیچے کی جانب بڑھ گئی۔اس سے کسی سے بات کرنا بھی ضروری نہ سمجھا۔سب اس کا روٹھا روٹھا انداز دیکھ مسکراہٹ ضبط کر گئے۔

چلو اب پہلے ہی تمہاری وجہ سے دیر ہو گئی ہے مجھے۔"رائقہ اسے کھینچتے باہر پورچ کی جانب بڑھی جہاں وہ" فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا انہی کا منتظر تھا۔وہ جوں ہی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی زاویار نے سر تا پا ایک طائرانہ نگاہ اس پہ ڈالی۔اگلے ہی لمحے وہ گاڑی سے باہر نکلتے اندر کی جانب بڑھا۔چند ساعتوں بعد وہ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں موجود کیچڑ دیکھ ماہا نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات از حد پتھریلے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بال باندھو اپنے۔"اس نے کیچڑ اس کی جانب اچھالا۔ماہا نے کانپتے ہاتھوں سے وہ کیچڑ تھاما اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کرنے لگی۔رائقہ کے چہرے پہ ایک طمانیت بھری مسکراہٹ بکھر گئی۔زاویار نے بنا اس کی جانب دیکھے گاڑی یونی کی جانب بڑھائی۔سارا راستہ خاموشی سے طے ہوا۔بس رائقہ ہی تھی جو زاویار تو کبھی ماہا کو مخاطب کر لیتی ان دونوں نے تو سرد مہری کا روزہ رکھا ہوا تھا۔گاڑی جوں ہی یونی کی حدود میں داخل ہوئی رائقہ تو فوراً اندر کی جانب بڑھ گئی البتہ ماہا نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

کل رات دیکھ دیکھ کر من نہیں بھرا تھا جو ابھی بھی آنکھوں کو تسکین پہنچا رہی ہو۔"وہ اس کی نگاہیں خود پہ محسوس کر چکا تھا تبھی دل جلانے والے انداز میں بولا۔

کسی نے خوب کہا تھا کہ اپنی بیوی کے معاملے میں وہ دقیانوسی سوچ نہیں رکھتا۔اب اس پہ یہ سب نہیں جچ رہا۔اس کا لہجہ زاویار کے وجود میں چنگاریاں سی جلا گیا۔اس نے شعلہ اگلتی نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا۔

میری موجودگی میں تم جیسے چاہے ویسے رہو لیکن میری غیر موجودگی میں جیسے میں چاہوں گا تم ویسے رہو گی" کیونکہ خود سے منسلک چیزوں پہ مجھے کسی کی نگاہ برداشت نہیں ہے۔پاگل بھی کہ سکتی ہو تم مجھے۔"وہ تنے تنے تاثرات سمیت بولتے تمسخر سے ہنسا۔ماہا نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔

کہلائے نا پھر دقیانوسی ہی۔"ماہا سر جھٹک کر بولی۔زاویار نے ایک جھٹکے سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے" اپنی جانب کھینچا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بے شک۔ میری ایک بات ذہن نشین کر لو ماہا زاویار تم اب اپنی بھی نہیں ہو میرے نکاح میں آتے ہی تم" صرف میرے نام لکھ دی گئی تھی۔ صرف میرے۔" وہ اس کی کنپٹی پہ انگلی بجاتے زہر خند لہجے میں دھاڑا اٹھا۔ ماہا کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھر دی۔ اگلے ہی لمحے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکلی تو نگاہیں سامنے سے آتی رائقہ سے جا ٹکرائی۔

میں نے کہا کہیں بھائی کے ساتھ واپس نہ چلی گئی ہو۔" وہ اسے ٹھوکا مارتے ہوئے شرارت سے بولی تو وہ غصے سے" اس کے بازو پہ دھموکا جڑ گئی۔

تمہارے بھائی کو تو میں کبھی نہیں چھوڑوں گی۔" ماہا جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے بولی اور اپنا بیگ" کھولتے اندر سے آئی ڈی کارڈ تلاشنے لگی۔

تم کون ہوتی ہو فیصلہ کرنے والی۔ اس چیز کو سوچنے کی اجازت بھی میرے بھائی تمہیں نہ دے کجا کہ" چھوڑنا۔ دیکھا نہیں کیسے پوزیسو ہو رہے تھے تمہیں لے کر۔" اس نے جیسے ماہا کی بے بسی کا مزاق اڑایا۔

ان زبردستی کی شادیوں میں یہ پوزیسونیس یہ عشق معشوقیاں نہیں ہوتی صرف ضد ہوتی ہے اور وہ اسی ضد میں" بس اپنی دقیانوسی سوچ کو ظاہر کر رہے ہیں۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔

شادی کے بعد کے عشق میں جو لطف ہے وہ شادی سے پہلے کہاں۔" رائقہ ایک شان سے بولی۔ ماہا اس کی سوچ پہ" عش عش کر اٹھی۔ صد شکر تھا اسے آئی ڈی کارڈ بھی مل گیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم جانتی ہو میری مما مجھے کیا کہتی تھی اور میری دوستیں بھی کہ ماہا جس کو بھی ملے گی وہ بہت خوشقسمت ہو گا" جانتی ہو کیوں کیونکہ میں اپنے گروپ میں سب سے خوبصورت تھی لیکن مجھے ان سب باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اب شکر کر رہی ہوں کہ اپنی مما اور دوستوں کی باتوں میں نے سر پہ حاوی نہیں کیا۔ویسے رائقہ کیا میری آنکھیں سچ میں پیاری ہیں۔"وہ مسکرا کر بولتے بائیں جانب مڑی لیکن وہاں کھڑے زاویار کو دیکھ ماہا کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔زاویار نے ایک نظر اس کی خوبصورت آنکھوں اور خم دار پلکوں پہ ڈالی۔ تھی۔

۔یں بتاؤں۔"وہ بے خودی کی کیفیت میں اس سے پہلے کہ ماہا کی آنکھوں کو چھوتا وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔"

سن لوماہ۔"وہ جو اندر کی جانب بڑھ رہی تھی ماہ نام کی پکار پہ اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے تڑپ" کر زاویار کی جانب دیکھا۔یہ نام اس نام سے کیا کیا نہیں ذہن میں ابھرا تھا۔یہ نام تو اس کے ماما پاپا اس کا لیتے تھے۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم واپس زاویار کی جانب بڑھے۔

زاویار نے مسکراہٹ دبائی۔

جانتی ہو تمہاری آنکھیں کیسی ہیں۔"وہ بے حد نرمی سے اس کی آنکھوں پہ انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔ماہا یک" ٹک اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہاری آنکھیں ایسی ہیں جیسے کسی نشئی نے ڈوز چڑھائی ہو۔"ایک تسلسل تھا جو ان کے درمیان بندھا ہوا تھا" لیکن زاویار کی غیر متوقع بات پہ ماہا نے قہر برساتی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔اب اس سے بھلا کیا توقع کرتی تعریف کی۔وہ ہی پاگل تھی جو اس کیلیے ٹھہر گئی تھی۔اب دل ہی دل میں وہ خود کو صلواتیں سنا رہی تھی۔

تمہیں کیا لگا تمہارے حسن میں قصیدے پڑھوں گا میں۔"وہ زچ کر دینے والی مسکراہٹ سمیت بولا۔ماہا غصے" سے مڑی لیکن اگلے ہی لمحے اپنے کان کے نزدیک ابھرنے والی سرگوشی پہ اس کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی۔

تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں۔تم مجھے تسخیر کرنا چاہو تو تمہارے لیے صرف دو منٹ کا کام ہے لیکن اگر کرنا" چاہو تو۔"ماہا نے اپنی آنکھیں اس کی بھوری سرد آنکھوں میں گاڑھی۔

وہ لوگ پارکنگ سائیڈ پہ تھے تبھی وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔اگلے ہی لمحے وہ جھکا اور اس کے گال پہ اپنا محبت بھرا لمس چھوڑا۔ماہا کا چہرہ قندھاری ہو گیا۔

I already told you.

وہ اب اسی گال کو انگلیوں سے سہلاتے جتا رہا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ مسکرا کر پلٹا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی وہ جو ساکت کھڑی تھی بے دھیانی کی کیفیت میں پلٹی لیکن اپنے عین سامنے کھڑی انجم کو دیکھ ماہا کا وجود جیسے زلزلوں کی زد میں آ گیا۔اس کی رنگت پھیکی پڑ گئی البتہ انجم دل میں اٹھتے ابال کو دباتے شعلہ بار نگاہوں سے اس کے سرخ چہرے کو تک رہی تھی جہاں ابھی بھی زاویار کا احساس باقی تھا۔اہانت کے احساس سے ماہا کا سر جھکتا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلا گیا مطلب وہ انجم کی موجودگی میں جان بوجھ کر اس کے ساتھ یہ حرکت کر کے گیا تھا۔اس کی عزت نفس مجروح کر گیا تھا۔دل میں شدت سے بدگمانی نے سر اٹھایا۔آنکھیں اس کی حرکت کے بارے میں یاد کرتے ایک بار پھر بھیگ گئی۔

****

"بہت خوش ہو نا تم مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر۔"اس سے پہلے کہ وہ اسے نظر انداز کرتے اندر جاتی انجم کی بات پہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔اس دوران اس نے مڑ کر دیکھنا گوارا نہ کیا۔

"اب کیوں نگاہیں چرا رہی ہو تم جاہل لڑکی۔کسی کے نصیب کو چھین کر تم کبھی خوش۔"

"بکواس بند رکھو تم اپنی انجم۔میں خاموشی کو کمزوری مت سمجھنا۔میں تمہارا صرف لحاظ کر رہی ہوں ورنہ تم ایسی نہیں جس کی بات سننا میں گوارا کروں۔"وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔انجم تمسخر سے ہنسی۔

میری زندگی برباد۔

"میں نے تمہاری زندگی برباد نہیں کی۔اپنی زندگی برباد کرنے والی تم اور تمہارا پورا خاندان ہے۔ممانی کا یہ قصور کہ۔انہوں نے تمہیں اپنے جیسا بنانا چاہا۔تمہارے بھائیوں کا یہ قصور کہ وہ تمہاری ہر غلط بات ہر غلط خواہش پہ بھی پیش پیش رہے۔قصور میرا نہیں قصور تمہارا ہے۔"وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے جتانے والے انداز میں بولی۔لہجہ آگ برساتا تھا۔اس کے بے فضول الزامات نے ماہا کے تن بدن میں آگ ہی تو لگا دی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم نے یہ بلکل ٹھیک نہیں کیا ماہا۔ اس کا خمیازہ تو تمہیں بھگتنا ہی پڑے گا۔" وہ لہو ہوتی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔ ایک لمحے کو ماہا کا جی لرزا لیکن پھر نا جانے کیا سوچ کر وہ سر جھٹک گئی۔ اس کا ذہن اب تیزی سے آگے کے مراحل طے کرنے میں مصروف تھا۔

واٹ ایور۔ پہلے بھی تم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ایک بار پھر سہی۔ دیکھتے ہیں اس بار کیا حربہ آزماتی ہو تم نیچا دکھانے کا۔" وہ دل جلانے والے انداز میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ انجم کی قہر برساتی نگاہیں اسی کی پشت پہ جمی تھی۔ وہ ایسی پر اعتماد تو کبھی نہ تھی تو پھر آج اس کا لہجہ اس کے تیور سب کچھ بدلہ بدلہ سا تھا۔ اس نے تیزی سے کسی کو فون ملاتے کان سے لگایا۔

****

آج آپ کہاں سے نمودار ہوئے ہیں۔" کرن کی تمسخر اڑاتی آواز پہ وہ جو کرسی کھینچ کر بیٹھ رہے تھے لب سختی سے بھینچ گئے۔ ایک انہی جلی کٹی باتوں کی بدولت وہ کھانے کی میز پہ آنے سے کتراتے تھے۔ ابھی بھی ان کے تمسخر اڑاتے لہجے پہ ان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

اس گھر کے افراد نے ویسے بھی مجھے مرا ہوا تصور کر لیا تھا تو سوچا کہ انہیں ہوش دلاؤں کہ ابھی میں مرا نہیں ہوں۔" وہ ایک کاٹ دار نگاہ ان پہ ڈالتے خاموشی سے بیٹھ گئے۔ میز پہ معمول کے برعکس خاموشی کا راج تھا۔ یہ میز تو سب لوگوں سے ہرا بھرا رہتا تھا۔ ان کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی۔

"انسان جو احساس دلاتا ہے اگلا انسان وہی محسوس کرتا ہے۔ ویسے بھی ہم سے زیادہ تو آپ اس ماہا کے سگے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کا نام بھی اپنی گندی زبان سے مت لینا کرن بیگم ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ غصے سے دھاڑ اٹھے" لیکن عین اسی لمحے سامنے سے آتے ارحام اور مزمل کو دیکھ وہ مٹھی بھینچ گئے اور اپنی توجہ کھانے کی جانب مبذول کرائی۔ ان سب کے بیٹھتے ہی انجم بھی جو کچھ دیر قبل ہی یونی سے لوٹی تھی اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گئی۔ کھانے کی میز پہ خاموشی کا راج تھا۔ اس خاموشی کو ویسے بھی کسی نے تو توڑنا تھا تبھی انہوں نے گہرا سانس بھرتے اپنی توجہ ارحام کی جانب مبذول کرائی۔

تم اتنے دنوں سے کہاں تھے۔ یونی جانے کا کوئی ہوش بھی رہتا ہے یا نہیں تمہیں۔" ان کے تیز لہجے پہ سب کو" اندازہ ہوا کہ وہ جتنے بے خبر بنتے تھے اتنے تھے نہیں۔

کسی ضروری کام سے گیا تھا ڈیڈ۔" اس نے مختصر الفاظ بولتے بات ختم کی۔ رافع نے تاسف سے اس کی جانب" دیکھ ایک رعونت ذدہ نگاہ مزمل کی جانب اٹھائی۔

اور تم اب کس پہ گندی نظر رکھے بیٹھے ہو جو اتنے اتنے دن گھر سے غائب رہتے ہو۔" وہ طنزیہ لب و لہجے میں" گویا ہوئے۔

میں آپ کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ اس کے بد تمیزی سے بولنے پہ رافع نے مشکل خود پہ ضبط کیا۔ کرن سر جھٹک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بے یقین نہیں ہوں بس افسوس ہے کہ میرے سے ایسے بات کی تم نے۔ جس کی ماں ایسی ہو تو اولاد سے "انسان کیا توقع رکھے۔" وہ کرن کو دیکھتے کٹیلے لہجے میں بولے۔ کرن نے کینہ توز نگاہوں سے انہیں دیکھا جن کی ہر بات کا اختتام ان پہ ہی ہوتا تھا۔

میرے پہ تبصرے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنی اس پاکباز ماہا۔"

میں نے تمہیں پہلے بھی تنبیہہ کی ہے کرن بیگم۔ اپنی اولاد کو تو سنبھال نہ سکی۔ دوسروں کی اولاد پہ کیوں انگلی" اٹھا رہی ہو۔ وہ آج جہاں جس مقام پہ ہے وہ اسی لائق ہے اور تمہاری اولاد آج جس مقام پہ ہے وہ اسی لائق ہے۔" وہ کرسی کھسکا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مزمل نے رعونت سے سر جھٹکا البتہ ارحام کا چہرہ اس دوران سپاٹ ہی رہا۔

جہاں جانا ہو جاتے رہیے گا پہلے مجھے میرا حق دے کر جائیے۔ کل کلاں کو کچھ ہو گیا آپ کو تو میں کس کے آگے " ہاتھ پھیلاؤں گا۔" مزمل کے سرد لہجے پہ رافع نے رخ موڑتے صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔ وہ اس سے ہر قسم کی توقع کر سکتے تھے مگر اتنی بدتمیزی۔ ان کا دل ڈوبنے لگا۔ یہ انکی اولاد تو قطعی نہیں ہو سکتی تھی۔

ہاں اور مجھے بھی جاب کرنی ہے۔ جگہ میں پتہ لگوا چکی ہوں۔ اب بس وہاں جانا ہے۔" انجم شا نے اچکا کر " لاپرواہی سے بولی۔ سب کی نگاہوں کا مرکز اب اس کی ذات تھی۔

تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔ میں تمہیں اس چیز کی اجازت کبھی نہیں دوں گی۔ کس چیز کی کمی ہے تمہیں یہاں " پہ۔" کرن غصے سے چیخی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ میں سے کسی سے پوچھ کون رہا ہے۔ میں بتا رہی ہوں۔ کل سے جانے والی ہوں میں۔" وہ چمچ پلیٹ میں پٹختے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ آہستہ آہستہ ارحام بھی وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

جو بھی کرنا ہے جلد از جلد کر لیں۔ حصہ دیں مجھے میرا۔ بوڑھی جان ہے کبھی بھی کچھ ہو سکتا ہے آپکو۔ شمزمل" ان دونوں کو باور کراتے ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ رافع کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔ انہوں نے فق چہرے سمیت خالی خالی نگاہوں سے کرن کے چہرے کے اڑے اڑے رنگ ملاحظہ کیے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہاں سے نکل گئے۔ ان کی اولاد ایسا بھی کچھ کر سکتی تھی تو یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کرن نے پر سوچ نگاہیں مزمل کے کمرے کے بند دروازے پہ ٹکا دی۔ نا جانے ان کی ساری اولاد کس راہ کا مسافر بن بیٹھی تھی۔

****

تمہارا چہرہ کیوں پھولا ہوا ہے۔" واپسی کے وقت گاڑی تیزی سے گھر کی جانب رواں دواں تھی اسی دوران" رائقہ نے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ استفسار کیا تو وہ چہرہ جھکا گئی۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔" وہ نگاہیں چرا کر بولی۔ صبح والا منظر آنکھوں سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔ رائقہ نے اس" کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

ماہا از ایوری تھنگ آل رائٹ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے رائقہ۔ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ میں جب جب خوش فہمیوں میں گھرنے لگتی ہوں" میرا ماضی ایک برے خواب کی طرح ایک بار پھر میرے سامنے آجاتا ہے۔ میں نے آج یونی نہیں جانا تھا آج کیا میں نے کبھی یونی نہیں جانا تھا لیکن تمہارے بھائی نے زبردستی مجھے بھیجا۔ میں انجم سے سامنا نہیں چاہتی تھی لیکن۔ انہوں نے جان بوجھ کر انجم کے سامنے میرے۔" وہ جو بھیگے لہجے میں بول رہی تھی کچھ سوچ کر رکی اور گڑبڑا کر اس کی جانب دیکھا صد شکر تھا کہ جلد بازی میں وہ کچھ اور نہیں بول بیٹھی تھی۔

انجم کے سامنے کیا۔" رائقہ نے اصرار کیا۔"

انجم کے سامنے میرے ساتھ ہنس ہنس کر آئے ہیں جیسے میں بہت خوش ہوں ان کے ساتھ۔ اسے جلا کر وہ کیا" ثابت کرنا چاہتے ہیں اسے۔" وہ تھکے تھکے لہجے میں بولتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ رائقہ نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔

ماہا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اگر وہ اچھا چاہ رہے ہیں تو۔

اب تم بھائی نامہ شروع کر دو گی کیونکہ بھائی سے بھر کر تمہارے لیے کچھ اور بھی ہے کیا۔ میں ہی پاگل ہوں" ناجانے کس سے بات کر رہی ہوں۔" اس دوران گاڑی پورچ میں رکی تو وہ بغیر اس کی بات سنے تیزی سے گاڑی سے نکلتے اندر کی جانب بڑھی۔ آج اسے صاف لفظوں میں زاویار سے بات کرنی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہار کو سنو تو سہی۔" وہ عقب سے چلائی لیکن ماہا کے سر پہ تو جیسے خون سوار تھا۔اسی سب کے دوران وہ سامنے سے آتے علی کو دیکھ نہ پائی اور زوردار تصادم کی صورت میں بری طرح زمین بوس ہوئی۔ علی نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنی کہنی سہلا رہی تھی۔

"آپکو بھی ابھی ہی سامنے آنا تھا علی بھائی۔"

ارے کیا جنگجو جہاز بنی پھر رہی ہو۔سب ٹھیک ہے نا۔" علی نے اس کا ہاتھ تھام کر سہارہ دے کر کھڑا کیا۔ماہا" نے درد سے بے حال ہوتے اپنی کہنی سہلائی۔

آپکے بھائی کہاں ہیں۔" وہ یاد آنے پہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ علی نے تعجب سے نگاہیں اس کے" عقب میں آتی رائقہ کی جانب اٹھائی تو وہ لاپرواہی سے شانے اچکا گئی۔

ارے ارے دیکھو تو سہی کسی کو بھائی کی بہت یاد ستا رہی ہے۔" علی اسے ستانے کی خاطر بولا لیکن جواب میں" اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھرتی دیکھ اسے شدت سے فالوقت اپنی کوتاہی کا احساس ہوا۔شاید بات واقعی سنجیدہ تھی۔

"یاد نہیں ستا رہی بس کچھ حساب بے باک کرنے ہیں۔"

سب ٹھیک ہے نا آپ یہاں بیٹھیں۔" اس نے اسے تھام کر بیٹھانا چاہا لیکن وہ بدک کر اس سے فاصلہ قائم" کرتے زینوں کی جانب بڑھ گئی۔ علی نے پریشانی سے اس کی پشت کو تکا جو اب اپنی آنکھوں کو رگڑ رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انہیں کیا ہو گیا۔

کیا ہو سکتا ہے احساس کمتری کے علاوہ۔ فضول باتوں کو سر پہ حاوی کر کے اپنے بنے بنائے گھر کو خراب کرنے" کی تیاریاں۔ بھلا انجم کی باتیں کیوں بھائی کے سامنے دہرانی ہے اس نے میری سمجھ سے باہر ہے۔" رائقہ غصے سے بڑبڑاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ان سب کے جاتے ہی ہال میں موجود علی تن تنہا اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ کمرے میں آتے ساتھ ہی اس نے غصے سے بیگ صوفے پہ پٹخا اور خود بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہچکیوں سے رودی۔ کیا تھی وہ کیا حیثیت تھی سب کی نگاہ میں اس کی۔ آج زاویار نے جو بھی انجم کی موجودگی میں کیا تھا وہ سب جان بوجھ کر اسے دکھانے کی خاطر کیا گیا تھا یہی بات ماہا کو اندر ہی اندر کاٹ رہی تھی۔ اگر زاویار ابھی بھی انجم سے محبت یا پھر اسے پسند کرتا تھا تو وہ کیوں ایک ناپسندیدہ وجود کی مانند اس گھر میں اس کمرے میں اور سب سے بڑھ کر اس کی زندگی میں شامل تھی۔ اس کی ذات اتنی ارزاں تو نہ تھی۔ اس نے آنسو بہاتے ہوئے سوچا۔

تجھے اس انسان کے ساتھ اتنے مخلص رشتے میسر آئے ہیں۔ کیا ہوا اگر وہ نہیں تو باقی سب تو تیرے اپنے ہیں" نا۔ ماموں کے گھر میں بھی تو تیری عزت محفوظ نہیں تھی۔" اس نے دل نے صدا لگائی۔ وہ آنکھوں کو میچ گئی۔

لیکن جب تک شوہر ہی ساتھ نہ ہو تو بیوی کا کیا وجود۔" اس کے دماغ نے فوراً دل کی آواز کو رد کر دیا۔ اسی لمحے" کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔ وہ چونک کر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور آنسو پونچھتے آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ اندر آنے والی رائقہ تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب کیسی ہو تم۔"رائقہ کی تشویش ذدہ آواز پہ وہ دھیما سا مسکرائی اور اثبات میں سر ہلایا۔رائقہ اپنا لیپ ٹاپ" لیتے وہی بیڈ پہ جگہ سنبھال گئی۔

شکر ہے تمہیں عقل آئی۔ان چھوٹی موٹی باتوں کو سر پہ حاوی کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب جو" تمہارا جو ہو چکا ہے اس نے مرتے دم تک صرف تمہارا ہی رہنا ہے۔"رائقہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے محبت سے سمجھایا۔جواب میں وہ مسکرا بھی نہ سکی۔جو میرا تھا ہی نہیں وہ بعد میں بھی کیا میرا ہو گا۔اس نے ناخن کھرچتے آرزدگی سے سوچا۔

اچھا ماہا سنو۔یہ دیکھو یہ ڈریس اور اس کے ساتھ یہ بیگ کیسا لگ رہا ہے۔"اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین ماہا کے" سامنے کی۔سامنے سکرین پہ موجود ٹو پیس سوٹ کو دیکھ ماہا کی آنکھیں چمک اٹھی۔سیاہ رنگ وہ نہایت خوبصورت جوڑا تھا۔

بہت حسین ہے رائقہ۔اس نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی۔

مہں سوچ رہی تھی کہ ہم یہ منگوالیں۔تم کیا کہتی ہو۔"رائقہ نے جانچتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو" حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تم نے منگوانا ہے تو ضرور منگواؤ میری رائے درمیان میں کہاں سے آگئی۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔رائقہ نے" میسنی سی شکل بناتے اس کی جانب دیکھا۔

تمہاری ہی تو رضامندی ضروری ہے بس۔"وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کَ "لچھ کہا کیا تم نے۔" ماہا تکیے درست کرتے ہوئے ناسمجھی سے بولی تو وہ تیزی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں نہیں بتاؤ نا ماہا کیسا لگ رہا ہے منگوالوں کیا۔"

رائقہ۔ یہ تمہیں پسند آیا ہے تو تم لازمی منگواؤ۔ اس میں کیا مضائقہ ہے۔" وہ اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے محبت سے بولی۔ رائقہ نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

تم اجازت دو نا تمہارا نام لکھ کر ہی تو منگواؤں گی یہ کیونکہ بھائی کوریئر پہ میرا نام دیکھ کر مجھے قتل کر دیں گے" کیونکہ میں نے تین دن پہلے ہی تین جوڑے منگوائے ہیں م" اس کی اصل بات ماہا کی اب سمجھ میں آئی تھی لیکن اس کی بات سنتے ہی وہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔

تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔ نو وے میرا نام تو قطعی مت لکھنا تمہارے بھائی کا نام لکھ کر میں اپنے لیے کچھ" منگواؤں میری توبہ۔ ویسے ہی جان سے مار ڈالیں گے وہ مجھے طعنے دے دے کر۔" وہ تنک کر بولی۔ رائقہ نے حلق تر کیا اور خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

ماہا لیکن میں تو یہ ہفتہ پہلے ہی تمہارے نام سے منگوا چکی ہوں۔ آج تو یہ ڈیلیور بھی ہونے والا ہے۔ میں نے سوچا" تھا کہ میں تمہیں بتا دوں گی لیکن ذہن سے نکل گیا۔ آج کمپنی والوں کا میسج آیا تو یاد آیا۔" وہ دھیمے سے بولی۔ ماہا نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے یہ بات بول رہی تھی۔

تم نے یہ کیا کیا رائقہ۔ میری زندگی جہنم بنا دیں گے تمہارے بھائی۔" وہ غصے سے بڑبڑائی لیکن اس کی بات" رائقہ کی سماعتوں سے مخفی نہ رہ سکی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو تم یہ کالا جوڑا پہن کر ان کے سامنے جانا نا جہنم سے بہشت تک کا سفر بھی کروادیں گے وہ۔" وہ مزے سے بائیں آنکھ دبا کر بولی۔ ماہا کا چہرہ خفت کے مارے سرخ پڑ گیا۔ اس نے غصے سے تکیہ اٹھاتے اس کے منہ پہ مارا تو وہ کھکھلا کر ہنس دی۔ اب کی بار اس کی ہنسی میں ماہا کی ہنسی بھی شامل تھی۔ اس دوران وہ اس بیگ اور ڈریس کے اوپر تحریر رقم تو دیکھنا بلکل فراموش کر چکی تھی۔ اگر دیکھ لیتی تو منگوانے سے پہلے ہی توبہ کر لیتی۔

"شوہر کو کیسے ٹھگتے ہیں یہ سیکھو بہت اچھے سے تم۔"

پہلے شوہر کو تو ٹھگ لوں۔ انہیں ٹھگ لوں گی تو پھر ان سے منسلک ہر چیز خود بخود میری ہو جائے گی۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتے رائقہ کو ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔

****

تمام پولیس آفیسرز نے حیرت سے اندر آتے ایس ایس پی زاویار ظفر کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔ جیسے جیسے اس کے مضبوط قدم اپنے روم کی جانب بڑھ رہے تھے اس کے غصے سے خائف ہوتے تمام پولیس آفیسرز اپنی فام میں لوٹ چکے تھے۔ اپنے کمرے میں آتے ہی زاویار نے اپنی کیپ اور سٹک میز پہ پٹخی اور اشتعال کے عالم میں غصے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں گرا گیا۔ کمرے کے دروازے پہ دستک کے ساتھ ہی سیدھا ہوا تو اندر آنے والا حوالدار تھا لیکن اس کے ہاتھ میں ٹھنڈا پانی دیکھ اس کی پیاس کی شدت مزید بڑھ گئی۔ پانی ایک ہی سانس میں پیتے اس نے گلاس میز پہ رکھا اور اپنے سامنے رکھی نیلی فائل اپنی جانب کھسکائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ اس وقت اس کا ذہن مکمل طور پہ ساتھ دینے سے انکاری تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کیس کا کوئی گواہ۔؟"اس نے سامنے کھڑے حوالدار کو مخاطب کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔زاویار نے غصے " سے فائل بند کی اور کسی کو فون ملانے لگا۔اگلے پانچ منٹ میں حسن اس کے سامنے موجود تھا۔اس نے اشارے سے حوالدار کو وہاں سے جانے کا کہا اور اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کرائی۔

باہر سے اڑتی اڑتی خبر آئی ہے کہ تم بہت غصے میں تھے۔"

تو کیا ہنسوں۔ کبھی زندگی میں کسی کیس نے خود میں اتنا نہیں الجھایا جتنا اس نے الجھا دیا ہے۔ سمجھ سے باہر ہے۔جو وقت مجھے ملا تھا اب تو اس میں سے بھی بس ماہ باقی ہے۔اب تو میرے حوصلے بھی کمزور پڑنے لگے ہیں۔"وہ جو اتنے دنوں سے بھرا بیٹھا تھا پھٹ پڑا۔ حسن نے افسوس سے اس کی جانب دیکھتے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔فلحال وہ سب اسی کے انڈر کام کر رہے تھے لیکن حسن کی اس سے دوستی ہونے کے باعث ان میں کبھی بھی کسی قسم کی فارمیلیٹی نہیں رہی تھی۔

"زاویار ہمت کر۔ تجھ سے ایسے ہار جانے کی امید۔"

ہارا کون ہے حسن۔کوئی بھی نہیں ہارا ابھی۔جیت ہوگی ابھی اور جیت کو اپنے نام لکھوانے والا بھی زاویار ظفر " ہی ہوگا ہمیشہ کی طرح۔"وہ آنکھوں میں پتھریلے تاثرات لیے تند لہجے میں گویا ہوا۔ حسن نے مسکرا کر اس کا پر عزم انداز دیکھا۔وہ ایسا ہی تھا ایک پل میں تھک جاتا اگلے ہی پل اس کی دھاڑ سے پورا تھانہ دہل جاتا تھا۔

ہمارا سامنا اس دن جس سے ہوا تھا تم نے اس انسان کے بارے میں جاننے کی کوشش کی کچھ اور وہ" بچہ۔"زاویار نے ایک بار پھر فائل کھولی اور سنجیدگی سے استفسار کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ بچہ واحد گواہ ہے اس چیز کا تبھی فلحال اسے کسی محفوظ جگہ پہ رکھا گیا ہے لیکن اس کی حالت نہایت ابتر ہے" زاویار۔وہ کسی کی بھی نہیں سن رہا۔اس پہ اس قدر ٹارچر کیا گیا ہے کہ وہ کچھ بولنے سننے کو ہی آمادہ نہیں ہوتا البتہ اس سے کسی قسم کا سوال کرو تو وہ بپھر جاتا ہے۔"حسن نے اسے تفصیل سے آگاہ کیا۔زاویار کی پرسوچ نگاہیں اس دوران اس کے چہرے پہ جمی تھی۔

وہ بچہ ہی ہمارے لیے اس کیس کو سر کرنے کی ایک کڑی ہے حسن۔اسے ہم کسی قیمت پہ نہیں کھو سکتے۔"زاویار نے سردمہری سے اسے جتایا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

"اور وہ شخص۔"

وہ بہت چالاکی سے اپنا داؤ کھیل رہا ہے زاویار۔ایک منٹ رکو۔"حسن سنجیدگی سے بولتے اپنی جگہ سے اٹھا اور" ایک فائل اس کی جانب بڑھائی۔زاویار نے سوالیہ نگاہیں اس پہ مرکوز کی۔

اس پہ میں نے سب کچھ ڈال دیا ہے تفصیل وغیرہ ان آدمیوں کی بھی جس کے بارے میں تم نے مجھے کہا تھا اور" اس کیس پہ جس جس نے بھی کام کیا ہے ان کی تمام اکٹھی کی گئی معلومات کو دیکھ کر میں یہ سب جوڑ پایا ہوں لیکن کڑی ابھی تک پوری طرح پھر بھی نہیں سلجھی۔اب تمہاری نظر کرم باقی ہے۔"وہ خاموش ہوا تو زاویار نے فائل پہ اپنی نگاہیں دوڑانا شروع کی۔لیکن اگلے ہی لمحے تیسرے صفحے پہ ماسک کے ساتھ وہ آنکھیں دیکھ زاویار بری طرح الجھ گیا۔اس نے اپنی آنکھیں میچ کر کھولی اور اپنی پیشانی مسلنے لگا۔حسن بغور اس کی ایک ایک حرکات وسکنات کا جائزہ لے رہا تھا خود کو پوچھنے سے روک نہ پایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سب ٹھیک ہے زاوی۔" حسن نے تفکر بھرے لہجے میں باز پرس کی۔"

ہاں۔ نہیں میرا مطلب ہے کہ یہ آنکھیں میں کہی دیکھ چکا ہوں۔ میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے اس شخص" کو لیکن کہاں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں میں۔" وہ الجھن بھرے لہجے میں بولا اور ہاتھ کی مٹھی بناتے میز پہ ماری۔

تو سوچ سکتا ہے زاویار ٹھنڈے دماغ سے سوچ کیونکہ یہ شخص اس گینگ میں بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ سوچ" اگر ہماری اس شخص تک رسائی ہوگئی تو پھر کچھ بھی ناممکن نہیں رہے گا۔ ہمارا کام سہل ہو جائے گا زاوی اور بہت سے بچوں کی زندگیاں برباد ہونے سے بچ جائیں گی۔" وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ اسی دوران انٹرکام بجتے ہی ان دونوں کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی۔ فون اٹھاتے ہی اسے معلوم ہوا کہ کمشنر عاکف کے ساتھ اسکی ایک ایمرجنسی میٹنگ ہے۔ وہ حسن کا شانہ تھپتھپاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی حسن نے پرسوچ نگاہوں سے ان آنکھوں کو دیکھا جسے دیکھ بار بار زاویار الجھ جایا کرتا تھا۔

زکی عرف بھاؤ

عمر انتیس سال

ماتھے پہ ایک درمیانے سائز کے کٹ کا نشان۔

وہ مسلسل ان تین سطروں پہ انگلی پھیرتے انہیں دہرا رہا تھا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہاری طبیعت اب کیسی ہے عبیر۔"ماہانے پاس سے گزرتی عبیر کو نرمی سے مخاطب کیا تو وہ چونک گئی۔"

بھا بھی میں۔مجھے کیا ہوا تھا۔"اس کے سوال پہ کئی ثانیے ماہا اسے دیکھتی رہ گئی۔کل رات ہی تو وہ بخار میں پھنک رہی تھی اور آج کھوئی کھوئی کیفیت میں اس قسم کا سوال۔وہ بمشکل مسکرادی۔

"تمہیں بخار تھا نا۔"

بخار مجھے۔نہیں تو۔ہاں بخار تو تھا مگر مری تو نہیں نا۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولتی وہاں سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔اس کی آنکھوں میں چھپی وحشت اسے ہولا کرر کھ گئی۔جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی ماہا کی نگاہیں اسی کی پشت پہ جمی تھی۔ہال میں صد شکر تھا کہ کوئی موجود نہیں تھا۔ظفر طبیعت خرابی کی بدولت اپنے کمرے میں تھے اور رائقہ سو رہی تھی۔

کیا پڑھ رہی ہو ماہا۔"معیز کی اچانک آواز پہ وہ ڈر کر صوفے کی ہتھی سے جا لگی لیکن معیز کو دیکھ اس نے باقاعدہ اپنے دل پہ مقام پہ ہاتھ رکھا۔

معیز بھائی آپ۔"وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔"

کیا ہوا ڈر کیوں گئی۔"وہ بھی اس کے عین سامنے صوفے پہ لیپ ٹاپ کھولتے بیٹھ گیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں بس وہ کچھ سوچ رہی تھی اور میرا کل کوئز ہے تو اسی کی تیاری۔ اتنے دنوں بعد یونی گئی نا تو پڑھائی کا بہت حرج ہو گیا۔ اب سمجھ بھی نہیں آرہی کہاں سے شروع کروں۔" وہ کتاب چھانٹتے ہوئے بولی۔ معیز نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

مجھے نا شروع سے ہی ٹینسز سے نفرت ہے لیکن پھر بھی میں نے انگلش میں بی ایس کرنے کا سوچ لیا۔ آپ کو" آتے ہونگے نا ٹینسز پلیز تھوڑے بہت سمجھا دیں مجھے۔ مجھے آتے ہیں میں نالائق نہیں ہوں لیکن کہی کہی اڑ جاتی ہوں۔ بس وہ کلئیر کر دیں آپ مجھے۔" وہ تیزی سے کتاب اس کے حوالے کرتے ہوئے بولی۔ معیز اس اچانک افتاد پہ سنبھل بھی نہ سکا۔ اس سے پہلے کہ وہ کتاب پہ نظر ثانی کرتا خارجی دروازے سے اندر آتے زاویار کو دیکھ اس نے معنی خیز نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا جس کی تمام تر توجہ اپنے نوٹس کی جانب تھی۔ اسے ایکدم شرارت سوجھی۔

ماہا یہ سب مجھے بہت مشکل لگ رہا ہے۔ ایسا کرو تم بھائی سے سمجھ لو۔" معیز نے دور سے آتے زاویار کو دیکھ فوراً" سے پہلے پینترا بدل لیا۔ ماہا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا۔ اتنا بڑا بزنس مین اور ٹینسز نہ آتے ہو یہ کیسے ممکن تھا بھلا۔

ایک اتنے اچھے اور بڑے بزنس مین سے میں اس قسم کے جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی۔" اس نے طنزیہ" مسکراہٹ پاس کی۔ معیز نے اس کی بات پہ بلکل بھی کان نہ دھرا اور نزدیک آتے زاویار کو مخاطب کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی یہ لیں اپنی بیوی کی ذمہ داری اٹھائیں۔"معیز نے وہی نوٹس زاویار کی جانب بڑھائے لیکن اس کے تھامنے سے پہلے ہی ماہا نے اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیے۔ چہرے پہ کر ختگی چھا گئی۔ اسے سامنے دیکھ ایک بار پھر صبح والا منظر آنکھوں کے پردے پہ لہرایا۔ وہ کیسے ان باتوں کو اتنی آسانی سے فراموش کر دیتی۔

"جب آپ کو سمجھ نہیں آرہی تو انہیں کیسے آئے گی ویسے بھی وہ تو بس ایک پولیس والے۔"

کیوں تمہارے خیال میں پولیس والے ناکارہ ہوتے ہیں۔"وہ اب براہ راست ماہا کی آنکھوں میں دیکھ سرد لہجے میں سوال کر رہا تھا۔ زاویار کا وجود انگاروں کی لپیٹ میں آگیا۔ ماہا اس کے سخت لہجے پہ اپنی جگہ پہ چور سی ہو گئی۔

"نہیں میرا مطلب۔"

یو نو واٹ محترمہ۔ پولیس والے ہر چیز میں بہت ماہر ہوتے ہیں ہر چیز میں مطلب کہ ہر چیز میں۔ امید ہے تم سمجھ رہی ہو گی۔"وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے گہری نگاہیں نگاہیں اس پہ جمائے بول رہا تھا۔ ماہا کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ وہ اپنی جگہ پہ سمٹ کر رہ گئی۔ اور گلابی پڑتا چہرہ جھکاتے مٹھیاں بھینچ لی۔ یہ شخص اس قدر بے باک کیوں تھا اپنے بھائی کی موجودگی میں کس قسم کی واہیات بات کر رہا تھا۔

انگلش کے ٹینسز میں کافی کمزور ہے آپ کی بیوی۔"معیز نے اسے ایک بار پھر آگاہ کیا۔ ماہا پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔ بس اب پڑھائی کے معاملے میں ہی ذلیل ہونا رہ گیا تھا وہ بھی اس شخص کے سامنے۔ سونے پہ سہاگہ اس کی زچ کرتی نگاہیں ماہا جھنجھلا کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

صرف ٹینسنز نہیں وہ خود بھی کافی کمزور ہے۔" اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔ معیز نے اسے زاویار کے ساتھ بٹھاتے وہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی کیونکہ ماہا کا چہرہ لہو چھلکا رہا تھا۔ اس سے قبل زاویار تمام حدیں پھلانگتا معیز وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ماہا نے صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو دل جلانے والے انداز میں مسکرا رہا تھا۔ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے وہ اسے ذہر سے بھی انتہائی برا لگا۔

آپ کو شرم نہیں آتی اپنے بھائی کے سامنے اس قسم کی بات کرتے ہوئے۔" وہ دانت پہ دانت جماتے قہر برساتی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔ وہ کبھی بھی اتنی بے ہوشی میں نہیں سوئی تھی کہ اسے یاد ہی نہ ہو کہ گزری رات کیا ہوا تھا پھر کل ایسا بھی کیا ہو گیا تھا جو زاویار مسلسل اسے طعنے دے رہا تھا۔ اب تو سچ مچ اسے رونا آنے لگا۔

لو بھلا اس میں شرمانے والی کونسی بات ہے۔ بیوی ہو تم میری اور ویسے بھی کل بہت اطمینان سے جائزہ لیا ہے" تمہارا۔" وہ تو جیسے بے شرمی کی تمام حدیں پھلانگنے کی سوچ بیٹھا تھا۔ ماہا کے وجود کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔ زاویار نے جتاتی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

دیکھیں آپ۔ اس نے گہرے سانس بھرتے شہادت کی انگلی اٹھائی۔ ماہا نے آنکھیں موندتے خود پہ ضبط کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھاتی نہیں ہو کیا تم۔"زاویار کی اگلی بات پہ اس سے پہلے ماہا کچھ بولتی وہاں آتے علی اور انجم نے صدماتی کیفیت" میں ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے علی کی چیخ بے ساختہ تھی۔ماہا گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی تو زاویار نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔ایک کو بھیجا تھا تو یہ دوسرا پیس ناجانے کہاں سے آٹپکا تھا۔

اتنا تو کھاتی ہے بھائی اب کیا پورا گھر یہی کھائے گی۔"علی ماہا کو گھورتے ہوئے بولا تو وہ خجل سی ہوتے چہرہ" جھکا گئی۔زاویار نے سنجیدگی سے علی کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس کی نگاہیں ماہا کی جانب اٹھی جو چہرہ جھکائے انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

تو کیا تمہارا کھاتی ہے۔اپنے شوہر کے گھر موجود ہے اور شوہر کا ہی کھاتی ہے۔تمہیں پریشان ہونے کی قطعی" ضرورت نہیں ہے۔"وہ بے تاثر لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھا۔اس کی بات پہ جہاں علی نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا وہی ماہا کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیل گئی۔وہ یک ٹک بنا پلک جھپکائے زاویار کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اب کیا مجھے بھی کھانے کا ارادہ ہے۔"اس کی نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کرتے وہ چوٹ کرنے والے انداز" میں بولا تو ماہا خفت سے سرخ پڑتے گڑبڑا کر تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

صاحب جی یہ باہر کوئی دینے آیا ہے۔"اسی دوران بوا کی آواز پہ ان دونوں کی نگاہیں بیک وقت زاویار کی جانب" اٹھی جو باکس کو الٹ پلٹ کرتے دیکھ رہا تھا۔ان دونوں کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔باکس کو الٹتے زاویار کی نگاہ ایک منظر پہ جم کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہازاویار۔" یہ نام پڑھتے ہی اس نے ستائشی انداز میں ماہا کی جانب دیکھا تو وہ حلق تر کر گئی۔ رائقہ نے نفی میں سر ہلاتے اسے کچھ بھی بولنے سے باز رکھا۔

بیس ہزار۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔ ماہا کی حیرت سے کھلی آنکھیں مزید پھیل گئی۔ اس نے جھپٹنے والے انداز میں وہ باکس اس کے ہاتھوں سے لیا تو وہاں لکھی رقم دیکھ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

استغفر اللہ اتنا مہنگا۔ مم۔ میں نے نہیں منگوایا یہ اور یہ کیا بیس ہزار کے اوپر بھی دو سو چار جز۔ توبہ توبہ۔ لوٹ مار مچائی ہوئی ہے انھوں نے تو۔ ایسی چیزوں کو تو بس الماری کے سب سے اوپر والی جگہ پہ سنبھال کر رکھنا چاہیے۔ کیا کوئی سونا چاندی جڑا ہوا ہے اندر۔" وہ مسلسل اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے افسوس سے بول رہی تھی اور وہ تینوں تعجب سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ سب سے پہلے علی کا قہقہہ بر آمد ہوا۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو پیٹ پہ ہاتھ رکھے مسلسل ہنس رہا تھا۔

ماہا اٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔ میں تو اس سے پہلے اس سے بھی مہنگے تحفے تحائف منگوا چکی ہوں۔ آ جاؤ کھولتے ہیں۔" رائقہ نے ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگایا تو وہ بمشکل مسکرا دی۔ آنکھوں میں نمی سی جاگی۔ لازماً زاویار کو اسے ایک اور بات سنانے کا موقع مل جائے گا۔ زاویار نے گہرا سانس بھرتے مطلوبہ رقم بوا کی جانب بڑھائی اور اپنی پیشانی مسلتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

بوا ایک کپ چائے کمرے میں بجھوا دیں پلیز۔" وہ جان بوجھ کر اسے سنانے والے انداز میں بولا جو کچن میں گئی تھی۔ وہ چیزیں دیکھنے میں تو پہلے بھی اسے دلچسپی نہیں تھی کیونکہ وہ رائقہ کا منگوایا ہوا سامان تھا۔ اس نے سر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جھٹکتے چائے چولہے پہ چڑھائی۔اس دوران اندر آتی عبیر اور کچن کے باہر سے گزرتی لائبہ کو دیکھ ماہا الجھ گئی۔ عبیر کے چہرے پہ تھکن بھرے تاثرات دیکھ ماہا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

عبیر میری جان سب ٹھیک ہے نا ایسے تھکی تھکی کیوں ہو۔"ناہا نے اسے کرسی پہ بٹھاتے خود اس کے سامنے" جگہ سنبھالی۔

بھابھی میں بہت تھک گئی ہوں۔جب انسان تھک جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔"وہ کھوئے کھوئے لہجے میں" بولتے اسے ٹھٹھکا گئی۔ماہا کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا۔

اسے میرے ساتھ آئسکریم کھانے جانا چاہیے۔"علی کی چہکتی آواز پہ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس" نے آتے ساتھ ہی عبیر کی کلائی تھام لی تھی۔ عبیر کی آنکھوں میں خوف تیرنے لگا۔

عبیر میں علی۔"علی نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی۔"

"چلو تم باہر پورچ میں چلو میں ابھی آیا۔"

نہیں باہر نہیں جانا۔باہر اندھیرا ہے اور اندھیرے سے مجھے خوف آتا ہے۔اندھیرا مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا" ہے۔"وہ اپنے کان پہ ہاتھ رکھتے پاگلوں کی طرح چلائی۔علی نے بروقت اسے تھامتے سنبھالا ورنہ سارے گھر والے یہاں اکٹھا ہو جاتے۔

"کچھ نہیں ہو گا۔میں ہوں نا ساتھ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں۔کوئی نہیں ہوتا ساتھ۔پاپا بھی ایسے ہی بولتے تھے لیکن مجھے چھوڑ کر چلے گئے اب آپ بھی چلے جائیں گے۔اس سے پہلے آپ مجھے چھوڑ کر جائیں میں آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔میں اس بار اکیلی نہیں رہوں گی۔" وہ روتے روتے ہنا پڑی۔ماہا نے گھبرا کر علی کی جانب دیکھا۔

"ماما ڈانٹیں گی۔"

کچھ نہیں کہیں گی پھپھو۔میں ہوں نا۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا اور اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔"

علی بھائی اس کی حالت۔وہ بہت چھوٹی ہے وہ ایسی باتیں کیسے کر سکتی ہے۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" ماہا روتے ہوئے بولی۔علی نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا جیسے ویسے بھی رونے کا بہانہ چاہیے ہوتا تھا۔

بھابھی ماں اسے سائیکیٹرسٹ کی ضرورت ہے اس وقت۔میں اسے لے کر وہی جا رہا ہوں۔کوئی ایسی بات تو ضرور ہے جس نے اس کے ذہن پہ اثر ڈالا ہے۔وہ بہت دور کی سوچنے لگی ہے اور خود کو ان سوچوں میں الجھا لیتی ہے۔" وہ نرمی سے ماہا کو سمجھاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ماہا نے اپنے آنسو صاف کیے اور چائے کپ میں انڈیلتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے۔ٹرے میز پہ رکھتے اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر وہاں سے غائب ہوتی زاویار کے طنز بھرے لہجے پہ اس نے بمشکل خود پہ ضبط کیا۔

کل تک تو کوئی میرے نام کو ساتھ جوڑنے کو بھی تیار نہیں تھا اور آج میرے نام کے ساتھ ہی عیاشیاں ہو رہی ہیں۔" اس کے طنز کو ماہا نے مشکل ہضم کیا اور وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔خود کو یوں نظر انداز کیے جانا زاویار

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کو طیش میں مبتلا کر گیا۔وہ مضبوط قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھا اور ایک جھٹکے سے اس کی پشت الماری سے لگائی۔ماہا کے لبوں سے کراہ سی نکلی۔زاویار نے ماہا کی ٹھوڑی کو اپنی سخت گرفت میں لیتے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔

"کیا ثابت کرتا چاہتی ہو مجھے نظر انداز کر کے۔"

یہی ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے آپ سے آپ کی باتوں سے ذرا برابر بھی فرق نہیں پڑتا۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے بے خوفی سے بولی۔زاویار کے تنے تنے تاثرات فوراً سے پہلے ڈھیلے پڑے۔وہ زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

کوئی گھر بیٹھے بیٹھے میرے نام پہ شاپنگ کر رہا ہے۔عیش سے زندگی گزار رہا ہے اور اسے ہی میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"اہانت کے احساس سے ماہا کا چہرہ جھلسنے لگا۔

آپ کے پیسوں پہ میں تھوکتی۔ش"

لینگوج ماہا۔میں اس لب و لہجے کا عادی نہیں ہوں۔یہ پہلی اور آخری وارننگ سمجھنا میری طرف سے۔"وہ اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے ایک جھٹکے سے اس کی پشت اپنے سینے سے لگا گیا۔اس کی قربت پہ ماہا کا پور پور سلگنے لگا۔زاویار نے ذرا سا جھکتے اس کے دائیں گال کو اپنے لبوں سے چھوا تو ماہا کپکپا کر رہ گئی۔

اب ہوا نہ حساب برابر۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔اگلے ہی لمحے اس نے انتہائی نرمی سے اسے آزاد کر دیا۔ماہا نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی قربت میں وہ بے بس ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ نے صبح اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔"نا چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر بیٹھی۔زاویار نے چائے کی چسکی بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

انجوائے تم بھی بھرپور انداز میں کر رہی تھی ویسے۔"وہ شرارت سے بولتے بائیں آنکھ دبا گیا۔ماہا کی آنکھیں" شرمندگی کے مارے من من آنسوؤں سے بھر گئی۔

"آپ انجم کو دکھانے کی خاطر مجھے استعمال نہیں کر سکتے۔"

میں انجم کو کیا پوری دنیا کو دکھانے کی خاطر بھی تمہیں استعمال کر سکتا ہوں اور تم مجھے نہیں روک سکتی۔جانتی" ہو کیوں کیونکہ تم میری بیوی ہو۔"وہ اس کے چہرے پہ جھکتے پونی میں مقید اس کے لمبے بالوں کو دیکھنے لگا۔اگلے ہی لمحے اس نے انتہائی نرمی سے پونی اس کے بالوں سے نکالتے اس کی جڑیں سہلائی۔ماہا کا دل دھڑک اٹھا۔وہ بنا پلک جھپکائے اس کی آنکھوں میں دیکھے گئی۔

مزہ آرہا ہے ناماہا۔"زاویار اس کے بالوں کو سہلاتے بھاری گھمبیر لہجے میں بولا۔ماہا کا سر کسی ٹرانس کی کیفیت" میں اثبات میں ہلا۔زاویار نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

مزے خود لیتی ہوں اور بعد میں الزام میرے سر پہ ڈال کر خود سکون سے بری الذمہ ہو جاتی ہو۔"وہ اس کی" انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے دل جلانے والے انداز میں بولا۔ماہا کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسلسل مزاحمت کرتے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی سعی کر رہی تھی جو اس کے سیاہ گیسوؤں میں چہرہ چھپائے اس کی جان نکالنے کے درپے تھا۔ دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے دور دھکیلا اور جا کر دروازہ کھولا لیکن دروازے پہ ایستادہ بوا اور ان کے ہاتھوں میں سینڈوچ والے پلیٹ دیکھ ماہا کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔ مطلب ایک بار اور شرمندگی۔

ماہا بی بی یہ آپ کے سینڈوچ تیار ہیں۔ معذرت تھوڑی دیری ہو گئی تھی۔ پورے چار سینڈوچ ہیں۔"وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولتی اسے ٹرے تھماتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"وہ یہ۔ رائقہ نے بنوائے تھے۔ بوا کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

لیکن میں نے تو کچھ پوچھا ہی نہیں۔"زاویار کے مزے سے اس کے اڑے اڑے رنگ ملاحظہ کیے جو اس کے" سامنے شرمندہ ہونے سے بچنا چاہ رہی تھی۔

کھالو یار۔ اب اگر تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں اصرار کرتے یہ کہوں کہ کھالو تمہارے کھانے سے میرا پیٹ" بھی بھر جائے گا تو میری جانب سے معذرت عاشقوں کے تھرڈ کلاس جملے کستے میری جان جاتی ہے۔ کھانے کے معاملے میں مجھ سے جھوٹ برداشت نہیں ہے۔ بھلا کھانا کسی اور کے اندر جا رہا ہو اور بھوک کسی دوسرے کی مٹے۔ اٹس ریڈیکیولیس۔"وہ جھنجھلا کر بولتے اپنا آرام دہ لباس لیتے منظر سے ہٹ گیا۔ اس کے جاتے ہی ماہا نے وہ پلیٹ اٹھاتے تیزی سے قدم رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھائے۔

ایڈیٹ۔"وہ جو واشروم کے دروازے پہ ایستادہ اس کی حرکتوں کا جائزہ لے رہا تھا سر جھٹک کر بڑبڑایا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

* * * * * * * * * * * * * * * *

"اگر گھر میں کسی کو معلوم ہو گیا تو۔" وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی ابھی بھی انجام سے خوفزدہ تھی۔ علی نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جو ناجانے کس سے ڈر رہی تھی۔

"تو ہو جائے معلوم۔ آپ میرے ساتھ ہو کونسا کسی غیر کے ساتھ ہو۔ آفٹر آل وی آر کزنز۔" وہ دھیمے سے مسکرا کر بولا اور گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

"جی کیا بولا آپ نے۔" وہ نا سمجھی سے بولتے آگے کی جانب جھکی۔ علی نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ عبیر کی خاطر اپنی حیرت پہ قابو پا گیا۔

"میں بول رہا ہوں کہ ہم دونوں کزنز ہیں۔ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے نرمی سے گویا ہوا۔ عبیر ڈھیلے ڈھالے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئی۔ اس کے برعکس علی کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں اتری۔ مطلب وہ پڑھ لکھ بھی نہیں رہی تھی تبھی اس سب سے انجان تھی لیکن پھپھو اپنی ہی بیٹی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔ کم از کم ایک ماں تو ایسی ظالم نہیں ہو سکتی اور لائبہ وہ بھی تو پڑھی لکھی تھی تو پھر عبیر ہی کیوں۔ یہ سوالیہ نشان اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا معاً اس کی نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کر وہ بغیر چونکے مسکرایا اور اپنی تمام تر توجہ ڈرائیونگ کی جانب مبذول کرا لی۔

واؤ گول گپے۔ وہ جو خاموشی سے بیٹھی اپنی انگلیاں مسل رہی تھی ونڈ سکرین کے پار دیکھتے خوشی سے چلائی۔ اس کے چہرے پہ پھیلی۔ مسرت دیکھ علی نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی اور اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہیں کھانے ہیں۔"اس کی خوشی دیکھ وہ بے آواز ہنسا۔عبیر نے جلدی جلدی میں گاڑی کا دروازہ کھولنا چاہا" لیکن اسی جلد بازی میں ذور سے ہاتھ لگنے کی بدولت وہ کراہ کر رہ گئی۔

سنبھل کر سویٹ۔میں کھولتا ہوں۔"علی کی آواز پہ وہ جھجک کر پلٹی اور تھوڑا سا پیچھے ہوتے اسے دروازہ کھولنے " کا راستہ دیا۔دروازہ کھلتے وہ تیزی سے گاڑی سے باہر نکلی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کھلی ہوا میں سانس لے رہی ہو۔کسی قید سے نجات حاصل کر چکی ہو۔علی نے اس کے نزدیک آتے نہایت نرمی سے اسکے ہاتھ کو تھاما اور اسے لیتے ٹھیلے کی جانب بڑھا۔اس کا انداز بلکل نارمل تھا لیکن عبیر اس کے دل میں ایکدم میٹھی سی گدگدی ہوئی۔اس نے دھڑکتے دل سمیت اس کی جانب دیکھا جو اس سے کس قدر میٹھے لہجے میں بات کر تا تھا۔

کیا دیکھ رہی ہو۔"وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔عبیر اپنی بے اختیاری پہ خجل سی ہو گئی اور ہولے سے نفی میں " سر ہلایا۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہاں سے فراغت حاصل کرتے ہی علی نے گاڑی کی جانب قدم بڑھائے۔

آپی وہ فراک کتنا خوبصوت تھانا۔

ہاں مگر وہ صرف مجھ پہ جچے گا تجھ جیسی ان پڑھ پہ تھوڑی۔چل اب خیالوں کی دنیا سے باہر نکل آ۔"یہ منظر " دیکھ عبیر کا دل ایک بار پھر اندھیروں کا سفر کرنے لگا۔ذہن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ہاتھ پیر کانپنے لگے۔علی نے تحیر کے عالم میں اس کا پھیکا پڑتا چہرہ دیکھا اور بغیر اسے مخاطب کیے اس کا ہاتھ تھامتے گاڑی کی جانب بڑھا۔

"کیا ہو گیا عبیر۔ایسے گم صم سی کیوں ہو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں تو ایسی ہی رہتی ہوں۔لائبہ آپی مجھے بولتی ہیں کہ میں پاگل ہوں۔کیا میں سچ میں پاگل ہوں۔مجھے کسی کی" بات سمجھ میں نہیں آتی۔ہاں میں سچ میں بیوقوف ہوں۔میں تو پیاری بھی نہیں ہوں صرف لائبہ آپی پیاری ہیں اور پڑھی لکھی بھی۔"اس کے لہجے میں احساس کمتری بول رہی تھی۔علی نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو کھوئی کھوئی کیفیت میں عجیب سے لہجے میں بس مسلسل یہی الفاظ دہرا رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں ناچتی وحشت دیکھ ایک لمحے کو اس مضبوط مرد کا دل بھی لرز اٹھا۔

مجھے گھر جانا ہے۔مم۔میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ رہا ہے۔مجھے کچھ ہو رہا ہے۔مجھے گھر جانا ہے۔"وہ" اپنے بازوؤں کو ہاتھوں کو بے دردی سے مسلتے ہوئے بولی۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔"جب علی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا تو وہ پھیکے سے لہجے میں بولی۔"

ایک بہت ضروری کام ہے مجھے میں بس وہ نپٹالوں پھر گھر چلیں گے۔تھوڑا سا میرے ساتھ کوپریٹ کرلو۔"وہ" اس کا گال تھپتھپاتے دھیمے سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ہسپتال کے باہر گاڑی روکتے ہی اس نے گاڑی پارک کی اور اسے لیتے اندر کی جانب بڑھا۔سائیکیٹرسٹ کی اپاؤنمنٹ تو وہ پہلے ہی لے چکا تھا کیونکہ یہ بات اسے اچھے سے ازبر تھی کہ معاملہ ایسا ہی کچھ ہے۔ناک کرتے ہی اس نے جوں ہی اندر قدم رکھا ڈاکٹر کی کرسی کی منہ ہی دوسری جانب تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ایکسکیوز می ڈاکٹر۔ آپ سے اپائمنٹ لی تھی۔" اس نے گلہ کھنکھارتے بھاری لہجے میں بات کا آغاز کیا۔ اسی لمحے کرسی ایک جھٹکے سے گھومی اور وہاں بیٹھی ایک خوش شکل لڑکی کو دیکھ جہاں علی کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی وہی عبیر نے خوف سے علی کا بازو تھام لیا۔ علی نے نرمی سے اسے ساتھ لگاتے تسلی دی۔

"پلیز ہیو آ سیٹ۔" وہ لڑکی شائستگی سے بولی۔

"ایکسکیوز می ڈاکٹر کہاں ہیں۔" علی نے بمشکل خود پہ ضبط کرتے اس سے سوال کیا۔ وہ وقت کا ضیاع کرنے کے حق میں بلکل نہیں تھا اس وقت۔ اسے عبیر کی حالت کے پیش نظر اسے واپس گھر لوٹنا تھا۔

"آئی ایم ڈاکٹر۔ پلیز سٹ۔" اس نے ایک بار پھر اپنی نرم مترنم آواز سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اب کی بار علی خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھاتے ٹک بھی گیا۔

"کس کو تکلیف ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا آپ کو کوئی مرض لاحق ہے۔ آپ تو دکھنے میں کافی فٹ لگ رہے ہیں۔ پاگل بھی نہیں لگ رہے پھر سائیکیٹرسٹ کی ضرورت کیوں آن پڑی۔" وہ شاید مذاق پہ آمادہ تھی اور علی کو اپنی زندگی پہ پہلی بار مذاق بے تحاشہ برا لگا تھا۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا میرا جو یہاں چلا آیا۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔ وہ گڑبڑا گئی۔

"پھر تو آپ بلکل ٹھیک جگہ پہ آئے ہیں۔ دماغ کیسے ٹھکانے لگاتے ہیں یہ کام ہم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔" وہ دل ہی دل میں اس کی حالت سے خوب حظ اٹھاتے بظاہر پیشہ وارانہ لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کین یو پلیز شٹ اپ۔ ساتھ بیٹھی لڑکی نہیں دکھ رہی آپ کو۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ آپ کو کسی" اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔"وہ تند نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اور اگر میرا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہ ہو تو۔"وہ ابھی بھی اس کی باتوں کو سرے سے نظر انداز کرتے" مسکراہٹ دبا کر بولی۔علی نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔اسی دوران عبیر نے اس کا بازو کھینچا۔وہ ٹھٹھک گیا۔

"گھر چلیں۔"

بس جا رہے ہیں عبیر۔شوہ اس کے بالوں کو سنوارتے نرمی سے بولا۔اس سے پہلے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا" ہوتا سنجیدہ آواز پہ اسے واپس ٹکنا پڑا۔

ش"ارے مسٹر علی رائٹ۔"ڈاکٹر شائستہ کو وہاں موجود ایک کمرے سے نکلتا دیکھ علی نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔

یس ڈاکٹر۔وہ گہرا سانس بھرتے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

حوریہ نے کوئی شرارت تو نہیں کی نا۔دراصل یہ بہت شرارتی ہے اس کی نیچر شروع سے ہی ایسی ہے۔اس کی باتوں کا برا مت ماننا۔وہ شاید اس کی عادات سے آگاہ تھی تبھی پہلے ہی معذرت کر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہیلو لٹل فیری۔"انہوں نے مسکرا کر عبیر کے سامنے ہاتھ ہلایا لیکن وہ علی میں ہی سمٹتی چلی جا رہی تھی۔ حوریہ" نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔ اس کی عمر اسے اپنی جتنی ہی لگی تھی مگر ایسی حالت۔ شائستہ نے اپنی جگہ سے اٹھتے اس سے مصافحہ کیا اور تین چار ادھر ادھر کی باتیں کر کے خود سے مانوس کرنا چاہا۔ انہیں مریض کو اپنی جانب مائل کرنا آتا تھا۔ اس بات کا علی کو اندازہ ہو گیا تھا کیونکہ عبیر اب تھوڑا ہی سہی مگر مسکرا کر ان سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

علی اور حوریہ آپ دونوں ذرا باہر جائیں۔ مجھے اس گڑیا سے بات کرنی ہے اکیلے میں۔"انہوں نے براہ راست" ان دونوں کو مخاطب کیا۔

جی آنی۔"حوریہ تو مسکرا کر فوراً باہر نکل گئی البتہ علی نے تفکر بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔"

پرسکون رہیں علی۔ میں ایک ڈاکٹر ہوں کوئی غیر نہیں۔"انہوں نے علی کو پرسکون کرنا چاہا۔ کچھ لمحوں کی" توقف کے بعد وہ سر جھٹک کر باہر نکل گیا اور باہر بینچ پہ بیٹھتے اپنی انگلیاں مسلنے لگا۔ پریشانی حد سے سوا تھی۔ حوریہ نے ببل گم چباتے تعجب سے اس کا یہ مجنوں والا انداز دیکھا۔ شاید وہ اسے پسند کرتا ہو گا یا پھر محبت۔ نہیں نہیں ان کی حالت دیکھ کر تو لگتا ہے کہ پکا عشق کا معاملہ ہے۔ وہ دل ہی دل میں خود سے تانے بانے باندھنے میں مصروف تھی۔

آپ کے گھر میں کون ہے۔ کچھ مجھے اپنے بارے میں بتائیں گی آپ۔"ڈاکٹر شائستہ نے نہایت نرمی سے پوچھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری ماما آپی اور میں۔ پاپا نے تو وعدہ توڑ دیا اور چلے گئے اور پھر کبھی واپس نہیں آئے۔ ان کے جانے کے بعد" کچھ اچھا نہیں لگتا۔ ایسا لگتا ہے کہ میں بھی اندھیرے میں جی رہی ہوں۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔

پاپا کہاں چلے گئے۔" انہوں نے بات کو جان بوجھ کر طوالت بخشنی چاہی۔ عبیر نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔"

اوپر چلے گئے۔ وہ بہت سارا پیار کرتے تھے۔ بس وہی کرتے تھے۔ جب سے وہ گئے کسی نے بھی پیار نہیں" کیا۔ آپی کہتی ہیں پاپا میری وجہ سے گئے۔ ماما کہتی ہیں کہ میں نے اپنے پاپا کو کھا لیا۔ میں کس کو بتاؤں کہ مجھے پاپا کی بہت یاد آتی ہے۔" بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ اس کی باتیں سن کئی ساعتیں وہ کچھ بول ہی نہ پائی۔ ان کے پاس آئے روز نجانے کتنے کیسز آتے تھے لیکن کچھ کیسز ان کے وجود میں گہری چھاپ چھوڑ جاتے تھے۔ سامنے بیٹھی لڑکی کا قصہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

آپ سے ایک بات پوچھوں۔" عبیر نے کچھ سوچ کر ان کی جانب دیکھا۔ انہوں نے سر ہلاتے اسے اجازت" دی۔

پاپا کے پاس کیسے جایا جاتا ہے۔ مر کر نا مجھے مرنا ہے مجھے اپنی جان لینی ہے پھر میں بھی پاپا کے پاس چلی جاؤں گی" اور پر سکون ہو جاؤں گی۔ رات کو جب میں سونے کیلیے لیٹتی ہوں تو نیند نہیں آتی۔ تھکاوٹ سی ہوتی ہے بہت۔ نجات چاہیے اس سے۔ سکون چاہیے پلیز میری مدد کریں مجھے مار دیں یا پھر کچھ دیدیں آپ مجھے جس سے میں مر جاؤں جلد از جلد۔" شائستہ نے اس کی ایک ہی تکرار پہ پین کا ڈھکن بند کر کے میز پہ رکھا اور اپنی جگہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے اٹھتے اس کے لبوں سے پانی کا گلاس لگایا۔ عبیر کرسی سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی۔ انہوں نے علی کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سنبھالی۔

عبیر۔ "علی نے گھبرا کر اسے پکارا تو اس نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا لیکن جواب پھر بھی نہ دیا۔

یہ کچھ بول کیوں نہیں رہی۔ علی کی حالت غیر ہونے لگی۔ڈاکٹر شائستہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جانتے ہیں کس مرض میں مبتلا ہے یہ بچی۔ڈپریشن جیسے مرض میں۔ اس کے ذہن میں بس غلط باتیں گھومتی" ہے۔ جانتے ہو ابھی بیٹھے بیٹھے اس نے نجانے کتنی بار مرنے کی بات کی ہے۔ میں تو حیران ہوں کہ ایک ماں بہن کیسے ذہنی ٹارچر کر سکتے ہیں کسی کو وہ بھی اس حد تک کہ وہ ڈپریشن میں چلا جائے پاگل ہو جائے۔ ایک۔ معصوم سی لڑکی کو اپنے ہی باپ کی موت کا الزام۔ یہ سب کیا ہے۔ میری سمجھ سے باہر ہے یہ سب۔ اس کی زبان پہ بس ایک ہی بات ہے کہ وہ مر جائے گی۔ وہ اس مرض کے اس سٹیج پہ پہنچ چکی ہے جہاں انسان بس اپنی جان لینے کے "درپے ہوتا ہے۔

لیکن ایسا کیوں ہوا ڈاکٹر مطلب گھر میں تو سب ٹھیک ہیں اس کے ساتھ۔ اتنی سی لڑکی کو بھلا کیا ڈپریشن ہو سکتا" ہے اور کیوں۔؟" علی ابھی بھی انہیں جھٹلانا چاہتا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ بس پریشانیوں کی وجہ سے اس کا ذہن منتشر تھا۔ کچھ وقت دوا کھائے گی تو سنبھل جائے گی مگر ڈپریشن وہ بھی آخری سٹیج کا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا۔ وہ سرے سے ہی یہ بات ماننے سے انکاری تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا آپ ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں علی۔ کیا اس کے ساتھ اگر کچھ ہوتا ہے تو وہ آپ کے علم میں " ہے۔ ہم ڈاکٹرز ہیں انسان کو ایک نظر دیکھ کر ہی سمجھ جاتے ہیں کہ آخر مسئلہ کیا ہے۔ اس بچی کی حالت دیکھ میں دنگ ہوں۔ اداس سی خوفزدہ سی۔ اس کا تو کسی چیز میں بھی دل نہیں لگتا۔ میری سامنے بیٹھے وہ کوئی بیس بار اپنی زندگی ختم کرنے کی بات کر چکی ہے۔ خود اعتمادی انتہائی کم ہے اور وہ تو خود کو نجانے کسی لائبہ نامی لڑکی سے کمتر سمجھ رہی ہے۔ یہ سب کیا ہے یہ سب علامات ہیں ڈپریشن کی اور اس کا عمر سے کیا لینا دینا۔ بچے کو جس عمر میں ٹارچر کیا جائے گا پھر چاہے وہ چودہ سال کی ہو یا اٹھارہ سال یا پھر پچیس سال وہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔" وہ بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی۔ علی نے ساکت نگاہیں عبیر کی جانب اٹھائی جو چہرہ جھکائے کسی نادیدہ نقطے کو گھور رہی تھی۔

یہ کس وجہ سے ہوتا ہے ڈاکٹر اور اس کا کوئی حل جس سے ہم اسے اس فیز سے باہر نکال سکیں۔ علی نے خود کو مضبوط ظاہر کرتے استفسار کیا۔

بہت سی صورتیں ہیں اسکی۔ جیسے ابھی یہ اپنے پاپا کی موت کے غم سے باہر نہیں نکل پائی یا پھر کسی نے نکلنے " نہیں دیا۔ سب سے بڑی وجہ سے تو یہی سمجھ لیں لیکن جیسے آپ نے بتایا کہ یہ پڑھتی بھی نہیں تو پھر لازماً ان کا کوئی دوست کوئی قریبی نہیں ہوگا۔ اس نے اپنے دل کی باتیں دل میں رکھنا سیکھ لی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئی۔ تھکاوٹ دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ذہنی اور جسمانی اور یہ لڑکی ان دونوں تھکاوٹوں کا شکار ہے۔" علی کا چہرہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ان کی بات پہ پھیکا پڑنے لگا۔شائستہ نے حوریہ کو عبیر کو باہر لے جانے کا اشارہ کیا۔اس نے سر ہلاتے ان کی ہدایات پہ عمل گیا۔ان کے جاتے ہی علی نے اپنی تمام تر توجہ ڈاکٹر کی جانب مبذول کرائی۔

"ہم۔ہم اسے کیسے اوور کم کر سکتے ہیں۔"

اگر آپ کا اس کے ساتھ کوئی لگاؤ ہے تو کوشش کریں کہ اس کے دل کی باتیں جانیں۔اسے اپنے قریب کریں" اور دوست بن کر اس سے ہر بات اگلوالیں۔وہ دل کا بوجھ ہلکا کر لے گی روئیں گی تو کچھ افاقہ ہونے کے آثار ہیں۔اسے یہ احساس دلائیں کہ کوئی ان کے ساتھ ہے اور وہ کسی سے کم نہیں ہے وہ سب سے الگ ہے۔انہیں بتائیں کہ کوئی انسان مکمل نہیں ہو گا۔مکمل ذات تو بس ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ہے۔خیر اگر ڈپریشن کی سٹیج شروع کی ہوتی تو کوئی تھیراپی وغیرہ ان کے کام آجاتی لیکن اب ادویات کا استعمال بھی ضروری ہو گیا ہے۔"وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولی۔علی کو ان کی بات پہ ایک گونہ سکون سا محسوس ہوا۔

ایم سوری وہ میں ہر کسی کے ساتھ مذاق کرنے لگ جاتی ہوں۔بہت گندی عادت ہے میری لیکن میں کوشش" کر رہی ہوں اس پہ اوور کم کر سکوں۔"وہ لوگ باہر کی جانب جا رہے تھے کہ عقب سے آنے والی نرم آواز پہ علی کو رکنا پڑا۔اپنے سخت رویے کا احساس اسے بھی ہوا تھا۔

نو وریز۔میں بھی کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر گیا تھا بس کچھ پریشان تھا۔خیر میری خود کی نیچر بھی کچھ ایسی ہی" ہے۔امید ہے اگر ہم اگلی بار ملیں تو دونوں ایک سی نیچر کے ساتھ ملیں۔یہ ملاقات کچھ خوشگوار نہیں رہی اور خود کو ایک دوسرے کے سامنے اچھے سے متعارف کروانے کیلیے ہمیں ایک اور ملاقات کرنی ہی پڑے گی۔"وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہنستے ہوئے بولا اور سرسری سی نگاہ اس کے مسکراتے چہرے پہ ڈالتے عبیر کو لیتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ حوریہ نے ایک مسکراتی نگاہ اس کی پشت پہ ڈالی اور سر جھٹک گئی۔

****

کمرے میں ہوتی کھٹ پٹ کی آواز پہ اس کی نیند میں خلل ڈلا۔ اس نے چونک کر اپنی موندی موندی آنکھیں کھولی تو کمرے کی ساری لائٹس چل رہی تھی۔ کھڑکیوں کے پردے بھی ہٹتے سورج کی کرنوں کو کھلے دل سے اندر آنے کی دعوت دے رہے تھے۔ اس نے ٹائم پیس اٹھاتے وقت دیکھا تو وہ صبح کے سات بجا رہی تھی۔ لازماً 'ساتھ والی ہستی جاگ رہی ہوگی۔ صد شکر تھا کہ اس کے منہ تک کمفرٹر تھا ورنہ اس کی جاگ کھل جانے کی بدولت اسے بھی علم ہو جاتا۔ اس نے کچھ سوچ کر ذرا سا کمفرٹر اپنے چہرے سے ہٹایا تو وہ سامنے ہی صرف خاکی پینٹ پہنے آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح شرٹ ندارد تھی۔

ان کا بس چلے تو تھانے بھی ایسے ہی نکل جائے۔" وہ ایک بار پھر بلینکٹ میں گھستے کوفت سے بڑبڑائی۔ نجانے" اب وہ آئینے کے سامنے سے کب ہٹتا اسے بھی تو جاگنا تھا تبھی جان بوجھ کر سونے کا ناٹک کرتے میچی انکھوں سمیت اپنی جگہ پہ اٹھ بیٹھی۔ رخ دوسری جانب ہونے کی بدولت وہ اسے دیکھنے سے قاصر تھی۔

اب اٹھ تو گئی ہوں واشروم کیسے جاؤں۔ مجھے شرم آ گئی انہیں دیکھ کر۔ انہیں شرم نہ آئی یوں سینہ پھاڑ کر چلتے" ہوئے وہ بھی میرے سامنے۔" وہ منہ ہی منہ میں چڑتے ہوئے بولی اور خود میں ہمت مجتمع کرتے اپنی جگہ سے اٹھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس سے گزرتی واشروم میں بند ہوتی زاویار نے اسی تیزی سے اس کا راستہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

روکتے بیڈ پہ رکھی اپنی شرٹ اٹھائی۔ ماہا کی پیشانی اس کے سینے سے ٹکراتے بچی۔ وہ اس قدر نزدیکی پہ سانس روک گئی۔ زاویار نے دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی اور شرٹ پہننے لگا۔ ماہا سرخ پڑتا چہرہ جھکائے خود پہ ضبط کر رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ دوسری جانب سے نکلتی زاویار نے اس جانب جھکتے صوفے پہ رکھی کیپ اٹھائی۔ ماہا نے خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا جس کی آنکھیں مسلسل مسکرا رہی تھی۔

چاہتے کیا ہیں آپ آخر۔" وہ دبے دبے لہجے میں بولی۔"

تمہیں۔" اس کے ایک لفظی گھمبیر جواب پہ ماہا کا چہرہ لہو رنگ ہو گیا۔ وہ قدم پیچھے کی جانب لینے لگی۔"

تمہیں لگا کہ میں یہ کہوں گا۔" وہ سرد لہجے میں بولتے آخر میں بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اس کی لفظوں کی" تاثیر سے ماہا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

پہلے خود میں کچھ ایسا پیدا کرو کہ زاویار ظفر تمہیں چاہے یار۔ ایسی معمولی چیزوں پہ تھوڑی دل اٹکتا ہے۔" وہ" آئینے میں اپنا عکس دیکھتے سر پہ کیپ جماتے ہوئے مزے سے بولا۔

"کسی اور کی پسند کی خاطر میں تو کم از کم خود کو نہیں بدل سکتی۔ خیر آپ کا نہ سہی شاید کسی اور کا دل اٹک جا۔" بکواس بند رکھو اپنی۔" اس کی بے نیازی سے کہی بات مکمل ہونے سے قبل ہی وہ اس کی جانب رخ پھیرتے" درشتگی سے دھاڑا۔ ماہا گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹی۔ آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیل گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میرے علاوہ کسی کا دل تم پہ اٹکے گا تو میں بے غیرت مردوں کی طرح منہ اٹھا کر دیکھوں گا۔ ایسوں کی جان اٹکانا ہی تو زاویار ظفر کا کام ہے۔" وہ پتھریلے لہجے میں اسے باور کرواتے اپنا والٹ چابیاں اور موبائل اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ دروازہ ذور سے بند ہونے کی آواز پہ وہ اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گئی اور غصے سے سر جھٹکتے واشروم کی جانب بڑھی۔ اگلے پندرہ منٹ میں فریش ہوتے وہ جوں ہی ناشتے کی میز تک پہنچی سب وہاں موجود تھے۔ بوا ناشتہ بھی لگا چکی تھی۔

جسے سب سے پہلے اٹھنا چاہیے ناشتے میں بوا کی مدد کرنی چاہیے وہ سکون سے آرام فرماتی ہیں کمرے میں۔" پھپھو کے کاٹ دار طنزیہ لب و لہجے پہ وہ انہیں بغیر کوئی جواب دیے تیزی سے کچن کی جانب بڑھی اور بوا سے چائے کی ٹرے لیتے باہر آئی۔ جہاں علی کی پیشانی پہ ناگواری کی لکیریں ابھری وہی زاویار نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

طتاؤ لائبہ تمہاری ماما کیا کہہ رہی ہیں تمہیں۔ کل سے جلدی اٹھنا کنواری لڑکیوں کا دیر تک سونے کا کیا" کام۔ شادی شدہ کا تو سمجھ میں آتا ہے۔" زاویار کے معنی خیز لہجے پہ چائے کی ٹرے ماہا کے ہاتھ میں کپکپا کر رہ گئی۔ اس نے خفت سے سرخ پڑتے ٹرے میز پہ پٹخی اور اپنی جگہ پہ آ بیٹھی۔

زاویار میں لائبہ کی نہیں تمہاری بیوی کی بات کر رہی ہوں۔" پھپھو ٹھیک ٹھاک ناراض ہوئی۔ علی اور معیز نے" مسکراہٹ دبانے کی خاطر چہرہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن میں یہ بات اس کو کر رہا ہوں جو اس کی حقدار ہے۔ڈونٹ وری ابھی چھوٹی ہے نا سیکھ جائے گی آہستہ "
آہستہ کیوں لائبہ۔" وہ لائبہ کی جانب مسکراہٹ اچھالتے ہوئے سرد مہری سے بولا۔

ہاں زاویار۔" وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹک کر بولی۔ جہاں زاویار نے اس کے یوں اپنا نام لینے پہ لب بھینچے وہی "
ماہا پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

عبیر یہ بریڈ پاس کرو۔" لائبہ کے تحکم بھرے لہجے پہ اس سے پہلے کہ عبیر اپنی جگہ سے اٹھتی علی کی آواز پہ "
وہی تھم گئی۔

تمہارے ذیادہ نزدیک ہے بریڈ لائبہ یا پھر ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں۔" علی سنجیدگی سے بولا۔ماہا اب کی بار اس کی "
درگت بنتے دیکھ پر سکون ہو گئی البتہ لائبہ نے غصے سے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔

اوہ سلامت ہیں تمہارے ہاتھ تو۔ چلو خود کیلیے لگاؤ گی تو ایک عبیر کیلیے بھی لگا دینا۔" وہ ہنستے ہوئے سکون سے "
بولتے پھپھو اور لائبہ کو بے سکون کر گیا۔لائبہ نے سب کی نگاہیں خود پہ محسوس کرتے بریڈ پہ جیم لگاتے اس کی
پلیٹ میں رکھا تو وہ ہولے سے مسکرا دی۔ علی نے اس کی مسکراہٹ دیکھ دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔

اب سے میں یہ توقع کر سکتی تھی لیکن زاوی اور ظفر تم دونوں سے نہیں۔زاوی تم میری بیٹی کو بھری محفل میں "
"ذلیل کر رہے ہو اور ظفر تم خاموش بیٹھے ہو۔

اور میری بیوی کا کیا قصور پھپھو۔اسے ذلیل کرنے کا تو کوئی موقع آپ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔"زاویار "
چائے کی چسکی بھرتے دھیمے سے سوالیہ لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب بیوی آگئی ہے ناتو پھپھو تو دکھائی دینا بند ہو گئی۔ویسے بھی میں واپس اپنے گھر جا رہی ہوں۔اب یہاں کی زمین بھی تنگ پڑ گئی ہے مجھ پہ۔"انہوں نے اب کی بار پھر سے ہمیشہ والا پتا پھینکا۔زاویار اشتعال کے عالم میں کپ وہی رکھتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔سب نے پریشانی سے پھپھو اور اس کی جانب دیکھا جو اب چیزیں اٹھاتے باہر کی جانب جانے کو پر تول رہا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے باجی آپکو۔کیوں کر رہی ہیں آپ ایسے۔بچے کو ناشتہ تو کرنے دیتی۔جاؤ ماہا یہ چائے کا کپ تو لے جاؤ کم از کم۔نہیں پی کر جائے گا تو سارا دن سب کو پاگل کر دے گا۔"ظفر کی آواز پہ وہ اٹھنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن ناچار اسے اٹھنا پڑا۔اس کے غصے سے ہی تو وہ بے تحاشہ خائف تھی ابھی بھی اس کے عتاب کا نشانہ اسی نے بننا تھا۔وہ اپنی ہی خود ساختہ سوچوں میں غلطاں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ راہداری مڑتے ہی سامنے سے آتے زاویار کو نہ دیکھ پائی جس کی بدولت ماہا کے ہاتھ میں موجود چائے اس کی وردی پہ گر گئی۔کپ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پہ جا گرا۔

"یہ کیا کیا ہے پاگل لڑکی۔ایک کام تم سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔جب سے زندگی میں آئی ہو سب غلط ہو رہا ہے۔زندگی جہنم بنا دی ہے پکڑ کے تم نے۔جتنی جلدی تھی جانے کی مجھے اتنا ہی دیر کروا دی۔ہٹو اب آگے سے۔نا جانے کس گناہ کی سزا کے طور پہ تم مجھے مل گئی ہو۔"وہ طیش بھرے لہجے میں چبا چبا کر بولتے۔کمرے کی جانب بڑھ گیا۔باقی سب ساکت کھڑے اس کے منہ سے نکلتے الفاظوں کو دیکھ رہے تھے۔ماہا کی رنگت پھیکی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پڑ گئی۔ اس نے رخ موڑتے بمشکل اپنے آنسوؤں پہ پل باندھا اور کپ اٹھاتے واپس میز کی جانب آئی۔ پھپھو کے چہرے پہ کھلی مسکراہٹ دیکھ اس کے دل کو دھکا لگا۔ اس نے پلکیں جھپکتے آنسوؤں کو اندر اتارا۔

یہ کیا حرکت ہے بابا۔ بھائی کا جب جی چاہتا ہے کبھی بھی ذلیل کر دیتے ہیں۔" علی ناگواری سے بولا۔ ظفر نے اسے آنکھیں دکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ رائقہ نے نزدیک آتے سرعت سے اسے اپنے حصار میں لیا۔

ارے رو کیوں رہی ہو۔ وہ بس غصے میں ہیں اور غصے میں انسان اپنا آپا کھو دیتا ہے۔ لازماً وہ کسی اور چیز کی" فرسٹریشن آپ پہ نکال رہا ہے۔" معیز اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اس کا سر تھپتھپاتے محبت سے بولا۔ وہ بمشکل مسکرا دی۔

"آج آپ مجھے یونی چھوڑ دیں گے بھائی۔"

ہاں کیوں نہیں۔ تیار ہو۔" معیز نے اس کی بات پہ مسکراتے ہوئے ہامی بھری تو وہ بھی دل سے" مسکرا دی۔ زینے اترتے زاویار کی سماعتوں سے اس کی آواز مخفی نہ رہ سکی تبھی مٹھیاں بھینچتے بغیر کسی کو مخاطب کیے باہر کی جانب بڑھا لیکن افسوس ظفر کی آواز پہ اسے رکنا پڑا۔

اگر خود بھی سب کی موجودگی میں ذلیل ہی کرنا ہوتا ہے تو پھر دوسروں کو ذلالت کے لیکچر دینا بند کر دو" زاویار۔ یہ دوسری بار تھا جب تم اپنا آپا کھو بیٹھے ہو۔ وہ کیا تمہاری غلام ہے جسے جب جی چاہا تم نے ذلیل کر دیا۔ تم سے تو بہتر تھا کہ میں اس کی شادی معیز یا علی میں سے کسی سے کر دیتا۔" ظفر غصے سے ہانپتے ہوئے بولے۔ ان کی بات پہ ان سب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بابا۔"معیز دبے لہجے میں بولا۔"

وہ میری بیوی ہے جسے سونپا تو آپ نے اپنی مرضی سے مجھے ہے لیکن اس کا میری زندگی میں رہنا میری مرضی سے ہے۔بے غیرت نہیں ہوں بلکل بھی میں بابا کہ آپ میری بیوی کا نام میرے ہی بھائیوں کے ساتھ لیں اور میں خاموش تماشائی بنا رہوں۔"اس کی پیشانی پہ لاتعداد سلوٹیں دیکھ ماہا نے حلق تر کیا۔بات کہاں سے کہاں چلی گئی تھی۔

بیوی ہے تو بیویوں کی طرح ٹریٹ کرو۔زرخرید غلاموں کی طرح نہیں کہ جس سے جب جی چاہا نرمی سے پیش آئے اور جب جی چاہا سختی برت لی۔"وہ اشتعال سے بولتے اس سے پہلے اندر جاتے کچھ یاد آنے پہ ایک بار پھر پلٹے۔

رات بارہ بجے سے پہلے تم مجھے گھر چاہیے ہو۔اس کے بعد تمہاری گھر میں انٹری بند ہو گی۔"وہ سختی سے تنبیہہ کرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔جانتے تھے جس دن وہ غصے میں گھر سے نکلتا ہے بے مقصد ہی سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتا ہے تبھی پہلے ہی اسے وارن کرنا ضروری سمجھا۔زاویار ایک تیز نگاہ ماہا پہ ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ان سب کے جاتے ہی معیز نے ماہا اور رائقہ کو تسلی رکھنے کا کہتے باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود باہر نکل گیا۔

"آج آپ نے لائبہ آپی کو کیسے جواب دیا۔میں نہیں دے سکتی۔"

ارے کیوں نہیں دے سکتی۔دیا کرو تبھی اس کا منہ بند رہے گا۔جب وہ بڑی بہن ہو کر ایسا کر سکتی ہے تو تم کیوں نہیں۔"وہ اس کے بال بگاڑتے ہوئے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو آؤ آج میں تمہیں کیرم کھیلنا سکھاتا ہوں۔" وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہال کی جانب بڑھ گیا۔ اپنے کمرے کے دروازے پہ ایستادہ لائبہ نے خون آشام نگاہوں سے ان دونوں کی پشت کو تکا اور فرزانہ کو بتانے کی خاطر تیزی سے ان کے کمرے کی جانب بھاگی۔ ان کی موجودگی میں کیسے وہ آزاد پنچھی کی طرح اڑ سکتی تھی۔

اس کے پر کٹوانا تو اب لازم ہو گیا ہے۔" کمرے کے نزدیک پہنچتے وہ رعونت سے بولی۔ آنکھوں میں نفرت کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

****

سر باہر کوئی لیڈی آئی ہیں آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ میں نے منع بھی کیا ہے مگر کافی اصرار کر رہی ہیں۔" اس نے جوں ہی انٹر کام اٹھایا ریسپشنلسٹ کی آواز سن اس نے اپنی پیشانی مسلی اور حیرت بھرے تاثرات سمیت لیپ ٹاپ پیچھے کی جانب کھسکایا۔

ان کا نام۔" وہ پیپر ویٹ گھماتے نا سمجھی سے گویا ہوا۔ دوسری جانب سے شاید وہ نام پوچھ رہی تھی۔"

سر انجم رافع۔" لڑکی کا نام سن معیز کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔ انجم اور اس سے ملاقات کرنے کو" آفس آئی تھی اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

جی انہیں بھیج دیں۔" اس نے نا سمجھی سے بولتے کال کاٹ دی۔ اگلے پانچ منٹ میں وہ اس کے سامنے کرسی پہ" موجود تھی۔ معیز نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور گہرا سانس بھرتے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ ایک یہ لڑکی اس کے ضبط کا امتحان آزمانے نجانے کیوں آگئی تھی۔ اس کی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ پڑ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"یہاں آنے کا کوئی خاص مقصد۔"وہ بمشکل خود پہ ضبط کرتے ہوئے اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولا۔ایک تو دو بجے کا وقت اور اسے بے تحاشہ کام تھے۔اب سامنے بیٹھی لڑکی کو نظر انداز کرنا تو معیز کو آتا ہی نہیں تھا۔

"ایک وعدہ مجھے یہاں کھینچ لایا۔"اس کی مترنم آواز پہ معیز نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"کیسا وعدہ۔میرے خیال میں ہمارے درمیان کسی بھی قسم کے وعدے وعید نہیں ہوئے تھے انجم۔آپ کو شاید کوئی غلط فہمی۔"

"یاد ہے آپ نے مجھے ایک بار کہا تھا کہ مجھے کبھی بھی زندگی میں کسی مدد کی ضرورت ہو تو میں آپ کے پاس بلا جھجک آسکتی ہوں۔"وہ مسکراتے لہجے میں بولتی اسے ٹھٹھکا گئی۔اس کی سماعتوں میں اپنا ہی کہا گیا فقرہ گونجا۔وہ مرے مرے انداز میں سر ہلا گیا اور لیپ ٹاپ کھولتے اپنی تمام تر توجہ ای میلز کی جانب مبذول کرالی۔نجانے اسے کیا کام آن پڑا تھا۔اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی وہ کس قدر دھڑلے سے اسے اس کا وعدہ یاد دلا رہی تھی۔

"کیا کام ہے آپکو۔آپ جانتی ہیں کہ ہمارے گھروں کے مابین جو سب کچھ ہوا ہے اس کے بعد آپ کا یہاں آنا درست فیصلہ نہیں ہے۔کسی کو معلوم ہوا تو کیا سوچے گا وہ۔آپ کی ماں آپ کے بھائی نے کیا کیا ہے بھری محفل میں اور آپ۔اپنا بھول گئی سب کچھ۔اتنا آسان نہیں ہوتا انجم۔نہیں ہوتا۔"اس دوران وہ یہ بات بلکل

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

فراموش کر چکا تھا کہ زاویار کی بارات والے دن اس نے کس کس دل سے انجم کے نہ آنے کی دعائیں کی تھی۔ یہ نکاح نہ ہونے کی دعائیں کی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ وہ جو بھی ہوا بہت غلط تھا۔ مجھے اس سب کا پچھتاوا بھی ہے لیکن وہ ہی شاید ایسے ہی نصیب میں لکھا تھا۔ میں اسے اپنا نصیب سمجھ کر قبول کر چکی ہوں اور جو میری غلطیاں تھی میں اسے قبول بھی کر چکی ہوں۔ میرا یہاں آنے کا مقصد اپنی زندگی کو ایک نئے طریقے سے جینے کا ہی تو ہے۔" اس کے نرم لہجے پہ معیز جی بھر کر حیران ہوا۔ یہ وہ لڑکی تھی جو اس پہ ایک نگاہ ڈال کر دوسری ڈالنا گوارا نہیں کرتی تھی اور آج وہ کس حد تک خود کو بدل چکی تھی۔

"بہت اچھی بات ہے یہ تو لیکن میں اس سب میں کیا کر سکتا ہوں۔" معیز ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھا۔ وہ اسے امید کا کوئی سرا ہاتھ میں تھمانا نہیں چاہتا تھا۔

"دراصل میں جاب کرنا چاہتی تھی۔ ڈیڈی نے تو کہا کہ میں اپنے آفس جاؤں لیکن اپنے آفس میں وہ کیا مزا۔ مجھے کسی اور کے آفس جانا تھا کسی کے انڈر کام کرنا تھا اور آپ سے بہتر کون میری مدد کر سکتا ہے۔ ویسے بھی جان پہچان بھی تو صرف آپ سے ہی ہے نا۔ کیا آپ میرا ساتھ دیں گے پلیز۔" وہ چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ سجائے دلکشی سے بولتی معیز کے دل کی دنیا ہلا کر رکھ گئی۔ اس نے حلق تر کرتے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔ اگلے ہی لمحے اس کی نگاہیں انجم کی سرخ و سفید لمبی انگلیوں میں الجھ کر رہ گئی۔

"شرم کر معیز۔ اس لڑکی نے نجانے کیا کیا وقت دکھایا ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن وہ اب اپنے کیے پہ پشیمان بھی تو ہے اور تو بھی تو کچھ کچھ ایسا ہی چاہتا تھا نا کہ زاویار اور انجم کی شادی نہ ہو۔" اس نے دل نے فوراً دماغ کو سرزنش کی۔ وہ اس بات پہ شرمندہ سا ہو گیا۔ معیز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو ابھی بھی منتظر آس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں کیا کچھ نہ تھا وہ نگاہیں چرا گیا۔

میں آپ کو سوچ کر بتاؤں گا۔" اس نے انجم کو ٹالنا چاہا۔ وہ ایک دن میں اس سے نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا تو اتنا" عرصہ ساتھ کیسے گزارا کرتا۔

پلیز انکار مت کیجیے گا۔ میں بہت آس سے آپ کے پاس آئی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ انکار نہیں کریں" گے۔ میں تو موقع کی تلاش میں تھی کہ کب ماما اور زاویار سے ملاقات ہو اور میں ان سے بھی معافی مانگوں۔ بہت غلط کیا ہے میں نے سب کے ساتھ۔ مجھے سکون ہی نہیں ملتا۔" دھیمے سے بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ معیز بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پہلے ہی وہ لڑکی پاس برداشت نہیں ہو رہی تھی سونے پہ سہاگہ اس کی آنکھ میں آنسو۔

آپ کو احساس ہو گیا یہی بہت ہے انجم۔ انسان کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے اس سے بڑی بات کوئی نہیں" ہو سکتی۔ میں آپ کو گائیڈ ضرور کروں گا۔ آپ کل سے آفس جوائن کر سکتی ہیں۔" وہ دھیمے سے مسکرا کر بولتے اسے خوشی کی نوید سنا گیا۔ انجم نے تیزی سے اپنی آنکھیں صاف کرتے نم مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔ معیز اس دھوپ چھاؤں سے منظر میں الجھ سا گیا۔ انجم فرط مسرت کے باعث تیزی سے اس کا ہاتھ تھام گئی۔ معیز کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مسکراتے لب اس کی حرکت پہ سمٹ گئے۔ اس نے نگاہیں اس کے سرخ و سفید ہاتھوں میں مقید اپنے سانولے ہاتھوں میں جمادی۔ انجم نے بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔

"ایم سوری۔ وہ میں۔"

اٹس اوکے۔" اس کے دل میں ایک خوش کن احساس اترتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ محبوب کی اتنی سی التفات پہ بھی" کھل اٹھا۔ انجم نے مسکراتی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

اوکے پھر کل ملاقات ہوتی ہے آپ سے۔ آپ برا نہ مانیں تو اپنا کارڈ دے دیں مجھے۔" وہ جھجکتے ہوئے" بولی۔ معیز نے بنا کسی تردد کے اپنا کارڈ نکالتے اس کی جانب بڑھایا تو وہ نرمی سے تھام گئی اور اپنا بیگ اٹھاتے اسے اللہ حافظ بولتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی معیز کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔ اسے یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ آج زندگی میں پہلی بار خود چل کر اس کے پاس آئی تھی اور کتنی بدلی بدلی سی لگ رہی تھی۔ معیز مسکراتے ہوئے سر جھٹک گیا۔ دل خوش گمانیوں کی نذر ہوا تھا۔

****

اس کی جیپ جوں ہی تھانے کی حدود میں داخل ہوئی۔ غیر معمولی پن کے احساس سے اس کا ماتھا ٹھنکا۔ ایک جانب انتہا کا ہجوم دیکھ وہ تیزی سے گاڑی سے اترا اور مضبوط قدم اٹھاتے اس جانب بڑھا۔

اوبی بی جاؤ یہاں سے۔ دن میں نجانے کتنے لوگ آتے ہیں یہاں پہ۔ اب سب کی شکایات سننے بیٹھ جاؤ گے تو" ہمارا دن تو یہی ضائع ہو گیا نا۔ اب سر کام کر تو رہے ہیں جب وہ لوگ پکڑے گئے تو امید ہے تمہاری بیٹی بھی مل

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جائے گی۔ جاؤاب یہاں سے صبح صبح دماغ کی دہی کرنے آجاتی ہو۔" یہ حوالدار کی آواز تھی۔ زاویار جو پہلے ہی غصے سے بھرا بیٹھا تھا اس کا لہجہ سن ہی بپھر گیا اور اسے غصے سے پیچھے کی جانب دھکیلتے اس بوڑھی عورت کو اٹھنے میں مدد کی۔

شکریہ صاحب جی۔ میری مدد کرنے کیلیے۔

آپ آئیں اندر میرے ساتھ۔" وہ ایک قہر برساتی نگاہ اس پہ ڈالتے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرنے لگا۔ انہیں کرسی پہ بٹھاتے زاویار نے پانی کا گلاس ان کی جانب بڑھایا تاکہ ان کا سانس بحال ہو سکے۔

"کیا ہوا ہے مجھے بتائیں آپ۔"

صاحب جی میری بیٹی چھوٹی سی۔ تین روز ہو گئے ہیں غائب ہے۔ نکڑ والی دکان سے چیز لینے گئی تھی واپس نہ لوٹی۔ میں مسلسل تین دنوں سے یہاں کے چکر لگا رہی ہوں لیکن کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔ سب غصے سے بول کر واپس بھیج دیتے ہیں۔ مہربانی کریں مجھ غریب پہ اور میری بیٹی مجھے واپس لا دیں صاحب جی۔" وہ روتے ہوئے بولی۔ زاویار نے کیپ اتار کر میز پہ رکھی اور اپنی پیشانی مسلنے لگا۔

دیکھیں بی بی۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے آپ کی بیٹی کو تلاش کرنے کی۔ آپ ذرا حلیہ وغیرہ" حوالدار کو بتا دیں تاکہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔" وہ فلحال اس عورت کو بس تسلی ہی دے سکتا تھا تبھی حوالدار کو اندر آواز دی۔ اگلے پندرہ منٹ میں اس سے تمام معلومات وغیرہ لے کر زاویار نے انہیں تسلی دی اور ان کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جاتے وہ تھکے تھکے انداز میں کرسی سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔اندر آتا حسن اس کا چہرہ دیکھ ٹھٹھک گیا جو سرخ پڑ رہا تھا۔

زاویار تم ٹھیک ہو۔"حسن کی تفکر بھری آواز پہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔"

وہ بچہ کچھ بولا۔"زاویار نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ایک بار پھر کل والا سوال دہرایا۔حسن نے نفی میں سر ہلایا۔"

وہ بہت خوفزدہ۔"زاویار کو اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا دیکھ حسن رک گیا۔"

تم ایسا کرو جیپ تیار رکھو۔میں وہاں خود جاؤں گا۔"وہ اس کے چہرے پہ لکھی تحریر پڑھ چکا تھا تبھی سپاٹ لب و لہجے میں بولا۔

تم جاؤگے۔"وہ چونک گیا۔"

ہاں میں۔ویسے بھی اب ذرا سنجیدہ ہو کر اس سب پہ سوچنے کا وقت آگیا ہے۔"اس نے سیاہ رنگ کی فائل بند کی اور اسے آنے کا اشارہ کرتے چابیاں حوالدار کی جانب اچھالی۔کچھ ہی دیر میں جیپ اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔تقریباً دس منٹ بعد جیپ ایک کچے سے علاقے میں داخل ہوئی۔اونچی نیچی ڈھلوانیں۔کچڑوں کا ڈھیر،گند کے ڈھیر کے بھبھوکے اڑ رہے تھے۔آخر کار جیپ ایک کچے مکان کے آگے آکر رکی تو زاویار نے عجیب سے انداز میں حسن کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ مجھے گاؤں کم گند کا سامان زیادہ لگ رہا ہے۔ نجانے لوگ اپنی رہنے والی جگہ کو کیوں نہیں صاف رکھ پاتے اور" تمہیں یہی گھر ملا تھا اس بچے کو رکھنے کیلیے۔" وہ اب حسن پہ برس رہا تھا۔

فیکھوزاویار یہی جگہ اس کیلیے محفوظ تھی۔ وہ لوگ اس بچے کی تلاش میں ابھی بھی ہونگے لیکن ہمیں اسے اس" گینگ کی نگاہوں سے بچانا تھا بس اسی لیے۔" حسن نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے سمجھایا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔ زاویار نے اپنی سٹک کی مدد سے دروازے پہ دستک دی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دروازہ ایک بوڑھی عورت نے کھولا تو سامنے کھڑی پولیس کو دیکھ گھبرا گئی۔ اسی لمحے زاویار کے عقب سے نمودار ہونے والے حسن کو دیکھ ان کی جان میں جان آئی۔ وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھے۔ حسن اسے لیتے مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھا مگر وہاں موجود ایک بارہ سالہ سہمے ہوئے بچے کو دیکھ زاویار نے لب بھینچے اور حسن کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔ وہ بچہ اسے دیکھ کر ڈر کے مارے الماری کے پیچھے چھپ گیا۔ اس کے نزدیک پہنچتے وہ دوزانوں اس کے پاس بیٹھا۔

کیا نام ہے آپکا۔" زاویار کے نرم لہجے پہ وہ نفی میں سر ہلا گیا۔"

وہ۔ وہ گندا آدمی مارے گا۔" وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔ زاویار نے اس کے بالوں کو سنوارتے نفی میں سر" ہلایا۔ اس کے کپڑے کس قدر میلے ہو رہے تھے۔

"کوئی کچھ نہیں کہے گا کیونکہ آپ یہاں محفوظ ہو۔ اب بتاؤ۔"

طط۔ طیب۔" وہ ابھی بھی ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھو میں اب آپ کا دوست ہوں نا چلو مجھے بتاؤ کہ وہاں کا کچھ یاد ہے آپکو۔ وہ کون لوگ تھے کیسے تھے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ بہت شارپ بچے ہو۔" کچھ دیر اسے اپنی جانب مائل کرنے کے بعد زاویار نے نرم خو لہجہ اپنایا۔

"نہیں۔ نہیں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا مجھے یہ سوئی مت لگاؤ۔ مجھے مت مارو۔ چھڑی سے بھی نہ کاٹو۔ میں نہیں بتاؤں گا۔" اس بچے کی خوفزدہ نگاہیں مسلسل دروازے پہ ٹکی تھی اور وہ یہی الفاظ دہرا رہا تھا۔

"آپ کو معلوم ہے۔ آپ ہی کی طرح پانچ مزید چھوٹے چھوٹے بچے ان لوگوں نے اغواء کر لیے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ بھی غلط کریں گے۔ آپ تو محفوظ ہو گئے۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کے بھائی بہن بھی اس سب سے محفوظ رہے۔" وہ اسے اپنے حصار میں لیتے نرمی سے سوال کر رہا تھا۔ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر بتاؤ کچھ ایسا بتاؤ جس سے ہم انہیں ڈھونڈ سکیں۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ وہ اس بچے کو اس کی ذہنیت کے مطابق ہی ڈیل کر رہا تھا۔ جانتا تھا کہ اگر سختی برتی تو وہ ایک بار پھر سے سہم جائے گا۔

"وہ بہت بیڈ انکل تھے۔ سب کو مارتے تھے اور میرے سامنے انہوں نے دو بچوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ۔" وہ پھولی سانسوں سمیت یہ سب سناتے چیخ چیخ کر رونے لگا۔ زاویار کا ذہن اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگا۔ ظلم کی ایسی انتہا اس کا ذہن سنسنا اٹھا۔ اس نے بمشکل طیب پہ قابو پایا اور اسے وہی بٹھاتے باہر کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گولڈ ٹیکسٹائل۔"اس کے بڑھتے قدم اس بچے کے منہ سے نکلتے الفاظ سن تھم گئے۔اس نے مڑ کر اس کا چہرہ جانچا جس کی حالت غیر تھی لیکن آنکھوں میں ایک عزم تھا۔وہ اسی تیزی سے طیب کی جانب بڑھا۔

"کیا یہ اس جگہ۔"

نہیں جگہ نہیں۔وہ جو بھی ہے اس سے تھوڑا سا دور ہے مگر وہ کبھی کبھی بچوں کو وہاں بھی لے جاتے تھے۔وہ" کہتے تھے کہ پولیس آجائے گی۔"اس کا ذہن جتنا سوچ رہا تھا وہ بس اتنا ہی بتا پا رہا تھا لیکن فالوقت زاویار کیلیے یہی بات سب سے بڑھ کر تھی۔

سوپر ٹیکسٹائل۔"وہ زیر لب بڑبڑایا اور مسکراتے ہوئے اس بچے کو لیتے باہر کی جانب بڑھا جہاں دو بچے مٹی سے" اٹے کھیل میں مصروف تھے۔ایک عورت پلنگ پہ بیٹھی تھی۔وہ ناگواری سے لب بھینچ گیا۔جو عورت اپنے بچوں کی صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھ پا رہی تھی وہ کسی غیر کا کیوں رکھتی۔

حسن اگر اسے یہاں محفوظ کیا تھا تو اس کی ہر چیز کا خیال بھی رکھنا چاہیے تھا۔"وہ سرد لہجے میں بولا۔"

لیکن زاویار میں نے انہیں رقم دی تھی۔

ہاں تو صاحب جی کھانے پینے میں ہی صرف ہو گئی۔اب مہنگائی بھی تو اتنی ہے۔"وہ عورت منہ پہ ڈوپٹہ رکھتے" ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولی۔زاویار نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"یہ اب میرے ساتھ جائے گا۔ جیسے ہی اس کے پیرنٹس کا معلوم ہو جائے گا تو وہاں بھیج دیں گے اسے باحفاظت۔" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتے حسن کو ٹھٹھکا گیا لیکن وہ فالوقت کوئی بات چھیڑنے کی بجائے اثبات میں سر ہلا گیا۔ زاویار نے اسے لیتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔ اب اسے سب سے پہلے گھر پہنچانا تھا۔ ایک وہ بچہ ویسے ہی خوفزدہ تھا سونے پہ سہاگہ اس عورت کو دیکھ کر ہی زاویار پہ اسی وقت بہت کچھ واضح ہو گیا تھا۔

"یہ آنٹی گندی تھی۔" طیب کی آنکھوں میں خوف اسے جھنجھلا کر رہ گیا۔ اس نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔

"اسی لیے تو آپ کو اپنے ساتھ لے آیا ہوں چیمپ۔" وہ اس کے بال بکھیرتے ہوئے محبت سے بولا۔ حسن بھی اس کی بات پہ ہولے سے مسکرا دیا۔ زاویار نے جیپ کا رخ گھر کی جانب ہی کروا لیا تھا۔ تقریباً بیس منٹ کی مسافت طے کرتے وہ لوگ وہاں پہنچے تو زاویار انہیں آنے کا اشارہ کرتے خود اندر کی جانب بڑھ گیا۔ پورے گھر میں عجیب سے سناٹے کا راج تھا۔ گھڑی بھی شام کے پانچ بجا رہی تھی۔ اب تک تو ماہا اور رائقہ کو یونی سے آ جانا چاہیے تھا پھر سب کہاں غائب تھے۔

"ارے زاوی بچے۔ کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا اور یہ بچہ۔" بوا کی پریشان کن آواز پہ وہ سب سوچوں کو جھٹکتے دھیما سا مسکرایا اور ان سے ظفر کے متعلق پوچھا۔ ان کے کمرے میں دستک دیتے ہی جوں ہی اجازت ملی وہ طیب کو لیتے اندر کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار اتنی جلدی کیسے آ گئے تم۔" وہ جو کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے سوالیہ لہجے میں بولے۔ اسی دوران ان کی نگاہ اس بچے کی جانب اٹھی تو وہ سہم گیا۔ زاویار نے ان کے سوال پہ مختصر ساری بات ان کی سماعتوں میں اتاری اور طیب کا خیال رکھنے کی تاکید کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

بوا آپ ایسا کریں ڈرائیور کے ساتھ قریبی مارکیٹ چلی جائیں۔ وقتی کپڑے لا کر طیب کو فریش کروا دیں تاکہ "وہ کچھ ہلکا پھلکا محسوس کرے۔ کھانے کو بھی کچھ دے دیجیے گا۔

جی زاویار بچے۔" وہ مسکرا کر بولی اور اس کی پشت کو دیکھتے دل ہی دل میں اسے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔"

آج رات گولڈ ٹیکسٹائل پہ ریڈ کیلیے تیار رہنا سب۔" وہ اپنی جگہ سنبھالتے تحکم بھرے لہجے میں گویا ہوا۔ سب" نے بیک وقت یس سر کہتے گاڑی کی رفتار بڑھائی۔ زاویار کے چہرے پہ کرختگی چھائی ہوئی تھی۔ اسی لمحے اس کا فون بجا۔ علی کالنگ لکھا دیکھ اس نے بغیر کسی تردد کے فون کان سے لگایا۔

بھائی وہ بھابھی ماں۔" اس کے بھیگے کپکپاتے لہجے پہ زاویار کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس" ہوئے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔ چہرے کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ گئی۔ موبائل پہ گرفت آخری حد تک سخت ہو گئی۔

****

اس نے بیس منٹ کا سفر اگلے دس منٹ میں کیسے طے کیا تھا یہ بات اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس کی بھیجی گئی لوکیشن پہ پہنچنے کے بعد زاویار نے اڑے اڑے حواسوں سمیت اس جگہ کا جائزہ لیا۔ یہ ایک پر تعیش سا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ریسٹورینٹ تھا۔زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔اس نے اپنی پیشانی مسلتے گہرا سانس بھرا۔اسی اثناء میں اس کی نگاہ اندر کی جانب جاتی ماہا کی جانب اٹھی جو مسکراتے ہوئے رائقہ سے کوئی بات کر رہی تھی۔زاویار کو تو پتنگے ہی لگ گئے اسے بلکل صحیح سلامت سامنے دیکھ کر۔وہ تن فن کرتے اس کے سر پہ پہنچا اور اس کا بازو تھامتے چہرہ اپنی جانب موڑا۔ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا لیکن سامنے کھڑے زاویار کو دیکھ اس کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔حیران تو رائقہ بھی رہ گئی تھی۔ماہا نے خوفزدہ نگاہیں رائقہ کی جانب اٹھائی تو وہ لاعلمی سے شانے اچکا گئی۔

کہاں گئی تھی تم۔"وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے غرایا۔ماہا نے تعجب سے اس کی سرخ پڑتی آنکھوں میں" دیکھا۔وہ بھلا کہاں گئی تھی۔اسے جانا بھی کہاں تھا۔

مم۔میں کہی بھی نہیں۔یہی تھی میں تو۔"وہ کسمساتے ہوئے دھیمے سے بولی اور اطراف کا جائزہ لیا کیونکہ ہر" آتا جاتا شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میرے سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ماہا۔مجھے وہ لوگ انتہائی زہر لگتے ہیں۔تمہیں کیا لگا کہ میرے" صبح والے رویے کے زیر اثر تم کہی بھی جا کر مجھے ڈراوادوگی تو میری ایک بات کان کھول کر سن لو کہ ایسا خوف مجھے تمہارے لیے تو کبھی لاحق نہیں ہوگا۔"ماہا کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ وہ کس متعلق بات کر رہا تھا لیکن اس کی باتوں پہ ماہا کا دل خون کے آنسو رودیا۔اسے زاویار سے ویسے بھی کوئی توقع نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ تھی تو ایک موم سی لڑکی نا۔جس کے دل میں اپنے ہمسفر کو لے کر ایک خاکہ سا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار مجھے سچ میں نہیں معلوم آپ کیا بول رہے ہیں۔رہی بات آپ کو ڈراوا دینے کی تو میرے خیال میں ہمارے درمیان ایسا کوئی تعلق ایسا کوئی رشتہ یا محبت عشق نہیں ہے جس کی بناء پہ میں خوش فہمیوں میں پڑوں۔پلیز چھوڑیں مجھے سب یہی دیکھ رہے ہیں۔گھر میں تو سب کے سامنے تماشہ لگوادیا۔کم از کم بھرے بازار میں مجھے رسوا مت کریں۔زیادہ نہ سہی تو کچھ دیر کیلیے ہی سہی یہ جان لیں کہ میں آپ ہی کی عزت ہوں۔" وہ دھیمے مگر کاٹ دار لب و لہجے میں بولتی اسے جھنجھوڑ کر رکھ گئی۔زاویار کی گرفت اس کے بازو پہ ہلکی پڑی۔اس نے نا سمجھی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں نمی تیر رہی تھی۔ماہا نے تیزی سے اپنی آنکھیں صاف کی۔رائقہ نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

بھائی کم از کم ایک بار تو اگلے انسان کی بھی سنا کریں۔یقین کریں آپ کا یہ روپ مجھ سے ہضم نہیں ہو رہا۔میں نے کبھی آپ کو ایسا نہیں پایا۔" رائقہ خفگی سے بولی۔زاویار نے مٹھیاں بھینچتے بمشکل خود پہ ضبط کیا۔

لیکن مجھے علی نے کچھ اور کہا تھا۔" وہ نجانے کیوں اپنی صفائی میں بولتے بولتے رکا اور چہرے پہ ازلی سرد مہری چھا گئی۔

"چلو ماہا اندر۔۔۔"

نہیں رائقہ۔اب مجھے گھر جانا ہے پلیز تم علی بھائی کو بلالو۔" وہ اس سے ہاتھ چھڑواتی ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا" ہوئی۔زاویار کی الجھی ہوئی نگاہیں ابھی بھی اس پہ ہی جمی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے بھائی آپ آ گئے۔" علی کی سنجیدہ آواز پہ زاویار نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا جو اس کی جانب آتے مسلسل مسکرا رہا تھا۔ زاویار کے چہرے پہ پتھریلا پن نمودار ہوا۔ یہ ہی آدمی اسے فون کر کے اس کے سامنے رونے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔ وہ مضبوط قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھا۔ علی نے حلق تر کیا کیونکہ زاویار کے عقب میں وہ بھی ماہا کو دیکھ چکا تھا۔ مطلب پول کھل چکی تھی۔

تم تو بول رہے تھے کہ ماہا کہی کھو گئی ہے۔" اس نے بغیر اس کی بات کا جواب دیے سختی سے پوچھا۔ علی کو اپنے اطراف میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی۔

ہاں تو کھو گئی ہے نا۔" وہ بغیر ہکلائے جی کڑا کر بولا۔ زاویار نے خشمگیں نگاہیں اس کی جانب دیکھا جو ابھی بھی کس قدر سکون سے جھوٹ بول رہا تھا۔ ماہا اور رائقہ نے صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔ زاویار نے آگے بڑھتے غصے میں علی کے منہ پہ تھپڑ مارا تو ماہا اور رائقہ نے ایک ساتھ اپنے لبوں پہ ہاتھ جما لیے۔

بھائی۔" علی کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔ وہ ابھی بھی بے یقین تھا کہ زاویار اتنی سی بات پہ اس پہ ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔

میرا بس نہیں چل رہا ہے تمہارا منہ توڑ دو علی ظفر۔ تم نے جو آج کیا ہے وہ سراسر حماقت ہے۔ جانتے ہو اتنے مشکل کیس میں الجھا ہوا ہوں میں اور تم نے ایک اور مصیبت میرے سر ڈال دی۔ جانتے ہو دماغ خراب ہو گیا تھا ایک لمحے کیلیے میرا۔" وہ ارد گرد کا لحاظ کیے بغیر اشتعال کے عالم میں اسے جھڑک رہا تھا۔ اس سے قبل کہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آگے بڑھ کر وہ ایک اور تھپڑ اس کے منہ پہ مارتا ماہا نے برق رفتاری سے اس کے آگے آتے منت کرتی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

پپ۔پلیز زاویار سب دیکھ رہے ہیں۔" وہ چہرہ جھکائے انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔زاویار نے ہاتھ کی مٹھی" بناتے خود پہ ضبط کیا۔

"مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔"

بھائی میری بھی تو سنیں۔میں تو صبح والے واقعے کا اثر زائل کرنا چاہتا تھا تبھی آپ کو یوں جھوٹ بول کر یہاں" بلایا کہ بھابھی ماں کہی کھو گئی ہیں۔سوچیں اگر میں آپ کو سچ بتا کر یہاں بلاتا تو آپ کیا کبھی یہاں آتے۔نہیں نا تو پھر۔اسی لیے تو جھوٹ کہا۔کسی کی بھلائی کیلیے بولا گیا جھوٹ غلط نہیں ہوتا۔" علی منہ بناتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا ساتھ ہی اپنا جلتا ہوا گال سہلایا۔اس کی بات پہ ماہا اور زاویار کی نگاہیں بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اٹھی۔ایک کی آنکھوں میں غصہ تھا جبکہ دوسرے کی آنکھیں بلکل بے تاثر تھی۔

واٹ ایور۔مجھے واپس جانا ہے۔وقت نہیں ہے میرے پاس ضائع کرنے کو۔"زاویار کی بات پہ ماہا کے دل میں" ٹیس سی اٹھی۔علی نے رائقہ کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے زاویار کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔

بھائی اب آ ہی گئے ہیں تو پلیز ہمارے ساتھ کچھ کھا لیں نا پلیز پلیز بھائی۔"زاویار نے گہرا سانس بھرتے اثبات" میں سر ہلایا اور رائقہ کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے اندر کی جانب بڑھا۔ماہا نے بے دردی سے اپنی انگلیاں مڑورتے حسرت سے اس کی چوڑی پشت کو تکا جو اب رائقہ کے بال بکھیر رہا تھا۔وہ افسردگی سے مسکرا دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"چلیں ہم بھی بھابھی ماں۔"

آپ مجھ سے بات مت کریں علی بھائی۔ آپ کی بدولت مجھے ایک بار پھر سب کے سامنے ذلیل کر دیا وہ بھی" کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر۔"وہ علی کی بات پہ سر جھٹکتے غصے سے بولتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

ب"بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔"علی نے سر کھجایا۔ آمنے سامنے بیٹھے بھی وہ ایک دوسرے سے لا علم تھے۔ماہا کی نگاہیں ایک دوبار اس کی جانب اٹھی لیکن اس کی نگاہیں یا تو موبائل پہ ہوتی یا پھر رائقہ پہ۔وہ بے دھیانی میں میز پہ آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی کہ اسی دوران ویٹر کے ہاتھ سے جوس کا گلاس چھوٹتے اس کی گود میں جا گرا۔ماہا گڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔شرمندگی کا احساس رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

واٹس رونگ ودیو۔"زاویار اس ویٹر پہ دھاڑا۔ماہا نے گھبرا کر حلق تر کرتے علی کی جانب دیکھا جس نے بمشکل" اسے سنبھالا۔نا جانے وہ ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ مرچیں چبا رہا تھا۔

"ایم۔ایم سوری میم پلیز۔"

اٹس اوکے بھائی۔ آپ جائیں۔"وہ دھیمے سے بولی اور ان سب سے ایکسکیوز کرتے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔"

ارے رائقہ واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔"نسوانی چہکتی آواز پہ رائقہ نے چونک کر نگاہیں اٹھائی تو سیدھا انجم سے" جا ٹکرائی۔زاویار نے ایک سرسری سی نگاہ اس پہ ڈال کر ہٹالی۔علی نے اس کے عقب سے نمودار ہوتے ارحام کو دیکھتے رعونت سے آنکھیں گھمائی مگر ایکدم نجانے اسے کیا ہوا کہ وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"پلیز انجم تم یہاں سے جاؤ۔پہلے ہی بھائی کا موڈ ٹھیک نہیں ہے۔ تمہیں زیادہ دیر دیکھا تو برداشت نہیں کر پائیں گے۔" رائقہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ایک یہ لڑکی فضول میں اچھے بھلے فیملی مومنٹ میں اپنا کالا سایہ لے کر آگئی تھی۔

"لگتا ہے اپنی بھابھی کو نہیں لائے آپ لوگ۔اکلوتی تو بھابھی ہے فلحال وہ تم دونوں کی لانا چاہیے تھا یا پھر صرف گھر کے کاموں کیلیے معمور کیا ہے اسے۔" انجم ہنستے ہوئے مزے سے بولی اور بنا کسی تکلف کے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔زاویار کی پیشانی پہ رگیں ابھر کر نمایاں ہوئی۔

"میرے خیال میں تمہیں یہاں کسی نے بیٹھنے کی پیشکش نہیں کی۔" علی تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے بولا۔انجم کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔زاویار نے نجانے کیا سوچ کر اطراف میں نگاہیں گھمائی یکلخت اسی احساس کے تحت وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور واشروم کی جانب بھاگا۔

****

"ساری شرمندگی ان کے سامنے ہی ہونی ہے مجھے۔ کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔یا اللہ کبھی تو بچالے مجھے۔" وہ اپنا ڈوپٹہ صاف کرتے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ہاں اس کے ہونے یا نہ ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن اس کی بھی کوئی عزت تھی۔

"اب بس مجھے یہاں نہیں رہنا۔مجال ہے جو کبھی کسی کے کہنے پہ کہی باہر چلی جاؤں۔میرا تو وقت ہی خراب چل رہا ہے۔" وہ اپنا ڈوپٹہ درست کرتے مصروف سے انداز میں جوں ہی مڑی سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پیروں تلے زمین کھسک گئی۔ قدم باقاعدہ لڑکھڑا گئے۔ اس نے خوفزدہ نگاہیں اطراف میں گھمائی لیکن کسی زی روح کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ وہ بنا اسے مخاطب کیے اپنا دل مضبوط کرتے اس سے قبل کہ اس کے سائیڈ سے نکلتی ارحام نے اس کا بازو تھام لیا۔ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

چھوڑو مجھے ارحام۔ کیا بدتمیزی ہے یہ۔" وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔"

دیکھو ماہا بس میری ایک بار بات سن لو۔ میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں میں نے جو کچھ بھی کیا۔ میں جانتا ہوں" کہ میں غلطی پہ تھا۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پلیز مجھے معاف کردو ماہا پلیز۔" وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔ ماہا نے اس کے قریب سے گزرنا چاہا لیکن وہ پھیل کر کھڑا تھا۔ ماہا کو یہی ڈر تھا کہ کوئی اسے یہاں دیکھ نہ لے۔

"ٹھ۔ ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا لیکن پلیز مجھے جانے دو ارحام۔ اگر زاویار نے تمہیں یوں دیکھ لیا تو۔"

چھوڑ دو اسے۔ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اپنی بیوی کو تو بھرے بازار میں ذلیل کرتا رہتا ہے۔ سب دیکھ چکے ہیں" میں اور انجم۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں وہ خوش رکھ پائے گا تمہاری رکھوالی کر پائے گا۔ ارے جسے اپنی بیوی کی عزت کی پرواہ نہیں ہے تم مجھے اس کے نام کی دھمکی دے رہی ہو۔ کہی میں ڈر ہی نہ جاؤں۔" وہ شاطرانہ انداز میں بولتے بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ ماہا کا ذہن سائیں سائیں کرنے لگا۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم میرے ساتھ چلو تمہیں میں اپنے دل میں۔" اس سے پہلے کہ وہ مسکرا کر بولتے اپنی بات مکمل کرتا اپنے منہ پہ پڑنے والے مکے کی بدولت وہ لڑکھڑا کر گرتے گرتے بچا۔ ماہا فق چہرے سمیت زاویار کو دیکھ رہی تھی جو پاگلوں کی طرح اس پہ پل پڑا تھا۔ اس نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں پہ قابو پایا اور زاویار کی جانب بڑھی۔

زز۔ زاویار پلیز۔" وہ آنسو ضبط کرتے بھیگے لہجے میں بولی۔"

جانتا ہے تو کس سے مخاطب ہے میری بیوی سے۔ زاویار ظفر کی بیوی سے۔ تیری اتنی جرأت تو میری بیوی سے اس قسم کی گھٹیا بات کرے۔" وہ اس کا ہاتھ تھام کر کمرے سے لگا تا درشتگی سے بولا۔"

تجھ سے تو سنبھل نہیں پا رہی تو سوچا کیوں نہ میں ہی صلح۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زاویار نے" ایک اور بار اس کے منہ پہ مکہ مارا تو وہ تکلیف کی شدت سے بلبلا کر رہ گیا۔ ماہا کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

تجھ جیسے بے غیرت کتوں کو سیدھا کرنا بہت اچھے سے آتا ہے مجھے۔ اگر آئندہ تو مجھے میری بیوی کے آس پاس" بھی دکھا تو تیری بوٹی بوٹی کر کے گلی کے آوارہ کتوں کو نہ کھلایا تو میرا نام بدل کر رکھ دینا۔" وہ اسے پیچھے کی جانب پھینکتے سفاکی سے غرایا۔ ارحام نے اپنے ناک سے نکلتے خون کی لکیر کو آستین سے رگڑا اور وحشیانہ نگاہیں ماہا کی جانب اٹھائی تو وہ سہم کر ناچاہتے ہوئے بھی زاویار کی اوٹ میں ہو گئی۔ زاویار نے سختی سے اس کی کلائی تھامی اور بغیر اسے مخاطب کیے کھینچتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا ہوا بھائی سب ٹھیک ہے نا۔" علی ماہا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن وہ بغیر اس کی بات کا جواب دیے ان دونوں کو باہر آنے کی تاکید کرتے باہر نکلتا چلا گیا۔ پورا راستہ بھی ان کے درمیان خاموشی کا راج تھا۔ گاڑی میں غیر معمولی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ریش ڈرائیونگ کرتے وہ بیس منٹ میں گھر موجود تھے۔ علی اور رائقہ تو اندر چلے گئے البتہ ماہا نے خشک پڑتے حلق سمیت اس کی جانب دیکھا جو تھکے تھکے انداز میں اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔ کیا وہ ارحام کے ساتھ ساتھ اسے بھی غلط گردان رہا تھا۔

"زاویار۔ وہ میں نے ارحام کو نہیں۔"

میں نے تم سے کوئی سوال پوچھا۔" زاویار کے سخت لہجے پہ ماہا کا سر تیزی سے نفی میں ہلا۔ وہ نگاہیں جھکا گئی۔"

جس دن پوچھوں گا اسی دن جواب دینا۔ بے فضول بولنے والے لوگوں سے مجھے نہایت چڑ ہے ماہا زاویار۔" وہ چبا چبا کر بولتے اس کی جان نکال گیا۔ جھکا سر مزید جھک گیا۔ ماہا زاویار نام کی بازگشت مسلسل اس کی سماعتوں میں ہو رہی تھی۔ کیسا عجیب شخص تھا کبھی اپنے نام کا حوالہ اس سے چھینتا تھا تو کبھی اسی نام سے اس کے زخموں پہ مرہم رکھتا تھا۔ وہ کئی ثانیے کھوئی کھوئی کیفیت میں اس کی گاڑی کو نگاہوں سے اوجھل ہوتا دیکھتی رہی اور پھر مریل قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

ارے یہ کون ہے۔" ماہا نے ظفر کے ساتھ بیٹھے بچے کو دیکھ ناسمجھی سے استفسار کیا جو خود نئے نئے چہروں کو دیکھ گھبرا چکا تھا۔ اس نے بھی اندر آکر سبھی والا سوال دہرایا تو ظفر نے مختصر ساری بات اس کی سماعتوں میں اتار دی۔ ماہا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور اپنا بیگ صوفے پہ رکھتی وہی ٹک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

علی ویزہ کب کا لگا ہے۔" ظفر نے چونک کر علی کو مخاطب کیا تو علی نے طیب سے نگاہیں ہٹا کر ان کی جانب" دیکھا۔

جی بابا ایمر جنسی ٹکٹ تھی تو دو تین دنوں میں ہی بس۔ اس کی بات پہ ظفر پر سکون ہوتے مسکرا دیے۔ ماہا نے تحیر کے عالم میں ان کی جانب دیکھا۔

کس کا ویزہ۔ کون کہاں جا رہا ہے۔" وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔ آنکھوں میں خوف سا تیرنے لگا۔"

وہ بابا جا رہے ہیں دو دنوں کیلیے اپنے کسی دوست کے ہاں۔ ہر سال جاتے ہیں۔ وہ باہر لندن سے آتے ہیں تو بابا کا" ان سے ملنا لازمی ہو جاتا ہے۔ بیسٹ فرینڈ جو ہیں۔" رائقہ نے اسے آگاہ کیا۔ ماہا نے آنکھوں میں نمی لیے ان کی جانب دیکھا۔

ارے رو کیوں رہی ہو۔" ظفر نے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھا تو وہ مزید پھوٹ" پھوٹ کر رو دی۔

آپ پلیز مت جائیں بابا۔" اس کے منہ بسور کر کہنے پہ علی اور رائقہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ ماہا نے کٹیلی نگاہیں" ان کی جانب اٹھائی۔ ظفر نے ہاتھ پھیلا کر نرمی سے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ ان کے ساتھ ہی صوفے پہ ٹک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک دوروز کی ہی تو بات ہے۔ میں اپنی بیٹی کے پاس دوبارہ لوٹ آؤں گا۔ بس ایک کام کرنا میرے آنے تک میرے جلاد بیٹے کو قابو کر لینا۔" وہ ہنستے ہوئے اسے تنگ کرنے کی خاطر بولے تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی جھینپ کر چہرہ جھکا گئی۔

یہ تو تم دیکھ ہی چکے ہو کہ کون کسے قابو کرتا ہے تو بلاوجہ کی ہدایتیں مت کرو تم اسے۔ صبح بھی زاویار نے کیسے جھڑکا ہے اسے۔" پھپھو کی آواز پہ ظفر نے کوفت سے ان کی جانب دیکھا جن کا ہر بات میں بولنا فرض تھا۔

اچھا ظفر میں کچھ سوچ رہی ہوں۔ان کی پر سوچ آواز پہ سب نے بیک وقت نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔

عبیر کی شادی کر دوں۔ رشتہ ہے میری نظر میں ایک۔ وہی گاؤں کا ہے۔ لڑکا دیکھا بھالا ہے عبیر کو خوش رکھے گا۔ تم کیا کہتے ہو اس بارے میں۔" انہوں نے تفصیلاً بتاتے بہت گہری نگاہوں سے علی کی جانب دیکھا جس کا چہرہ ان کی بات پہ پھیکا پڑ گیا۔لائبہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے مسکراتے دبا گئی۔

لیکن باجی بڑی سے پہلے چھوٹی کی شادی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ آپ پہلے لائبہ کی ذمہداری اتاریں عبیر کی ہم کچھ عرصے بعد کر لیں گے۔" ظفر نے انہیں ٹالنا چاہا۔ علی نے بے ساختہ شکر ادا کیا اور اس کا یہی انداز رائقہ اور ماہا کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا۔ ان دونوں نے مسکراہٹ دبا کر اس کی جانب دیکھا تو وہ سٹپٹا گیا۔

نہیں لائبہ کا ابھی کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مجھے پہلے عبیر کے فرض سے سبکدوش ہونا ہے۔ میں تو لڑکے کو جانتی ہوں بہت اچھے سے اسی لیے میری طرف سے تو ہاں ہے۔"

باجی کیا ہو گیا ہے۔کچھ وقت دیں بیٹیوں کے معاملات بہت نازک ہوتے ہیں۔ظفر کو ان کی بات انتہائی ناگوار" گزری جو لائبہ کے حق میں بول رہی تھی لیکن عبیر کو کچھ سمجھتی ہی نہیں تھی اور ایسا کیوں تھا یہ وہ بخوبی جانتے تھے تبھی لب بھینچ گئے۔

ٹھیک ہے پھر جیسی آپ کی مرضی۔آپ زاویار کو تمام معلومات دے دیجیے گا اسکی۔وہ خود ہی پتہ لگوا لے" گا۔"ان کی بات پہ اب رنگ پھیکا پڑنے کی باری لائبہ اور پھپھو کی تھی۔

نہیں اس کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتی ہوں اسے اور عبیر کی شادی وہی ہو گی کیونکہ میں اس کی ماں" ہوں"۔وہ جتانے والے لہجے میں بولتی وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اب تم بھی ان سب کے سامنے رونا مت ڈالنا کہ شادی نہیں کرنی کیونکہ میرے سے پہلے تمہاری ہی شادی" ہونی ہے۔مجھے تو ابھی فیشن ڈیزائننگ کرنی ہے اور بہت آگے جانا ہے۔"لائبہ جاتے جاتے بھی عبیر کو جھڑکنے سے باز نہ آئی۔علی کا بس نہیں چلا کہ اس کا منہ توڑ کر رکھ دیتا۔

تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے کیا۔کیوں خاموشی سے سنتی ہو سب کی۔اپنے حق میں بولا نہیں جاتا۔"ان" دونوں کے جاتے ہی علی بھی عبیر پہ برس پڑا۔عبیر اس کے تیز لہجے پہ خوفزدہ ہوتے سمٹ کر ماما کے بازو سے جا لگی۔طیب نے بھی ڈر کر تیزی سے ظفر کا بازو تھام لیا۔ظفر نے بغور اس کے بگڑے تیور کا جائزہ لیا تھا۔وہ جہاندیدہ مرد تھے تبھی یہ سب دیکھتے ہر ایک گتھی سلجھتی چلی گئی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

طیب سو گیا علی بھائی۔"رائقہ جو سکون سے بیڈ پہ ٹانگیں پھیلائے بیٹھی لیپ ٹاپ پہ کورین ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھی اس کو اندر آتا دیکھ سنجیدگی سے بولی۔ علی نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔اسی اثناء میں ماہا بھی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی۔ معیز سر درد کی بدولت جلدی ہی سو چکا تھا اور ظفر تو ویسے بھی جلد ہی کمرے میں چلے جاتے تھے تبھی ان تینوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر چائے پینے کا سوچا۔

لگتا ہے کسی کو بہت پسند ہے عبیر۔"ماہا نے چائے کی ٹرے بیڈ پہ رکھتے شرارت سے علی کو دیکھ کر آنکھیں گھمائی۔

نہیں یار پسند نہیں ہے۔"وہ عجیب سی کیفیت سے دوچار تھا۔رائقہ اور ماہا سیدھے ہو کر بیٹھے۔"

تو پھر اس کی شادی کی بات پہ آپ بھڑک کیوں گئے تھے۔"رائقہ نے مشکوک نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔"

کیونکہ اس کی ماں بہن اسے خوش نہیں دیکھ سکتی کبھی بھی۔اسے ذہنی طور پہ ٹارچر کرتی ہیں وہ۔ آپ کو یاد ہے" بھابھی ماں پرسوں میں اسے لے کر باہر گیا تھا تو اس کی ڈاکٹر سے اپائنمنٹ تھی۔ان کا کہنا ہے کہ یہ۔ڈپریشن کی آخری سٹیج پہ ہے جہاں انسان کے ذہن میں صرف خودکشی کا خیال ہمہ وقت رہتا ہے۔ پھپھا کی موت کو تو یہ حاوی کر چکی تھی لیکن اس کے بعد بھی کسی نے اسے سنبھلنے نہیں دیا بلکہ اس کی ذات کو پھپھا کی موت کا ذمہدار ٹھہرا کر اسے مزید اس ٹروما میں دھکیل دیا۔"وہ غصے سے بولتے بولتے رکا کیونکہ تنفس بری طرح پھول چکا تھا۔ماہا اور رائقہ نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جواب غصے سے جھنجھلاتے باہر نکل گیا تھا۔

"تو اس وجہ سے پریشان تھے علی بھائی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھو ماہا انسان اتنا پریشان کسی کیلیے اس وقت ہی ہوتا ہے جب وہ انسان اس کے حواسوں پہ سوار ہو۔ علی بھائی" مانے نہ مانے لیکن وہ عبیر کو بہت کچھ مانتے ہیں۔ اگر علی بھائی کی شادی ہم عبیر سے کر دیں تو۔" رائقہ مزے سے بولتے خوشی سے چیخی۔ ماہا نے اسے انکھیں دکھاتے گھر میں چھائی خاموشی کا احساس دلایا۔ آئیڈیا تو اسے بھی رائقہ کا بے حد پسند آیا تھا۔ ایک بار پھر وہ کمرے میں داخل ہوا تو ماہا نے بات بدلنے میں ہی عافیت جانی۔

آپ دونوں نے مجھے کہا تھا یاد ہے کہ شادی کے بعد مجھے کبھی بور نہیں ہونے دو گے۔" وہ منہ پھلا کر بولتی ان" دونوں کو ٹھٹھکا گئی۔

تو اس کیلیے اپنے شوہر سے رابطہ کریں نا۔ وہ آپ کو ہم سے زیادہ اچھا اینٹرٹین کر سکتے ہیں۔" علی نے شوخ لہجے" میں کہا۔ ماہا کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے۔

ان کا بس نہ چلے کہ کل نہیں تو آج ہی مجھے جان سے مار دیں بھلا میرے جیسی لڑکی کس کا خواب ہو سکتی ہے۔ وہ" تو چاہتے ہیں کہ کب میں مروں اور کب ان کی جان چھوٹ جائے۔ خیر قصور ان کا بھی نہیں ہے۔ میں تو ان کی شکر گزار ہوں کہ اس زبردستی کی شادی میں بھی انہوں نے کبھی بلاوجہ غلط طریقے سے مجھ سے بات نہیں کی نہ کبھی مجھ پہ ہاتھ اٹھایا ورنہ ایسی شادیوں میں یونہی ہوا کرتا ہے۔" وہ تلخی سے گویا ہوئی۔ علی کو احساس ہوا کہ اسے یہ الفاظ نہیں بولنے چاہیے تھے۔

یو نو واٹ میرے بھائی سب سے بیسٹ ہے۔ معیز اور علی بھائی سے بھی۔ میں تو انہیں ہر وقت یہ ہی بولتی تھی" کہ جو آپ کی لائف پارٹنر بنے گی وہ بہت لکی ہو گی۔ وہ دل کے برے نہیں ہیں بس حالات برے ہیں اور حالات

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو ایک نہ ایک دن نارمل ہو ہی جاتے ہیں۔" رائقہ نے اسے ساتھ لگاتے تسلی دی۔ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو کھوجتے وہ خود میں پرانی ماہا کا عکس تلاش کر رہی تھی۔ ایک وہ وقت تھا جب اس کی ماں اسے ٹوکا کرتی تھی حق بات بولنے سے بھی اور ایک یہ وقت آگیا تھا کہ وہ خود ہی پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اسے شدت سے اس بات کا ادراک ہوا کہ اس کے اندر کی زندہ دل لڑکی کو وقت نے بری موت مارا ہے۔

تمہارے بھائی ہیں وہ تم تو ان کے حق میں بولو گی نا اور بولنا بنتا بھی ہے کیونکہ میں نے انہیں تم سب کے حق میں" ہمیشہ بہترین پایا ہے لیکن میری جانب سے۔ ان کی غلطی نہیں میری قسمت کا قصور ہے۔ جب تک پاپا تھے قسمت بہت اچھی تھی۔ کم بھی تھا نہ تو سکون تھا زندگی میں۔ ان کے جانے کے بعد ماما کی طبیعت جب خراب رہنا شروع ہو گئی لیکن پھر بھی انہوں نے ہمت نہیں ہاری وہ آرڈر پہ کھانا تیار کیا کرتی تھی اور کچھ پاپا کی پینشن آیا کرتی تھی۔ مجھے پڑھایا لکھایا اس قابل بنایا کہ میں کمزور نہ رہ جاؤں۔ خود گھلتی رہی لیکن مجھ پہ آنچ نہ آنے دی۔ مجھے ہر سرد گرم سے بچا کر رکھا لیکن پھر وہ بھی چلی گئی۔ وہ ماہا جسے محلے کے لوگ بدتمیز ہونے کا طعنہ دیتے تھے نا وہ سنور گئی وہ کہی کھو گئی اپنی ماں کے موت پہ اس کی بھی موت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد تو خیر زندگی نے کیا کیا رنگ دکھا دیے کہ اب بس ایک ہی چاہ باقی ہے کہ کاش میں اپنی ماما کے پاس جا سکوں۔" اس سے زیادہ وہ بول نہ سکی تو سسک پڑی تھی۔

ماہا۔" رائقہ نے آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا تو وہ اس کے شانے سے سر ٹکائے ہچکیوں سے رو دی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہ اس میں قصور قسمت ہے اور نہ بھائی کا۔ سراسر قصور آپکا ہے غلطی پہ آپ ہے کیونکہ خود کو دنیا کی بھیڑ میں آپ نے کھویا ہے۔ خود کو باتیں کرنے کا موقع آپ نے ہی دنیا کو فراہم کیا ہے حتی کہ اپنے شوہر کو بھی۔ اسلام شوہر کی عزت کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن بلاوجہ بیوی کو بے عزت کرنے کی نہیں بھابھی ماں۔ خود میں پرانی ماہا کو لائیں۔ میں ملنا چاہتا ہوں اس سے۔ مضبوط ہٹ دھرم اور کچھ کچھ بدتمیز سی ماہا ہی میرے بھائی کو ٹھکانے پہ لا سکتی ہے۔ رونے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ خود میں ہمت پیدا کرنی ہو گی۔ آج تو ہمارے سامنے بیٹھ کر رو رہی ہیں۔ یہ بھائی آپ کے ساتھ ہیں ہمیشہ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے لیکن آگے کبھی جب بھی سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہونگے اس وقت کس کے سامنے آنسو بہائے گی۔ کون سنے گا۔ وہ آپ کے شوہر ہیں اور انہیں آپ نے ہی سیدھا کرنا ہے اور ایک کہاوت تو آپ نے سنی ہی ہو گی کہ جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی پڑتی ہے۔" وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے بولتے آخر میں شرارتی لب و لہجے میں بولتے اسے ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔ اگلے ہی لمحے علی نے کچھ سوچ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

****

سر یہ ٹھیک نہیں ہے ہمیں ہسپتال چلنا چاہیے۔ یوں زخم گہرا ہو سکتا ہے۔" حوالدار کی آواز پہ اس نے بمشکل خود پہ ضبط کرتے غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ ریڈ کے دوران مقابل گینگ کی پستول سے نکلنے والی گولی اس کے بازو چھو کر گزر گئی تھی تبھی اس کی حالت ایسی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جب میں بول رہاہوں کہ میں ٹھیک ہوں تو کیوں پاگل پنتی دکھا رہے ہو۔اگر ہم یہاں سے کہی بھی نکلے تو تین" چار گاڑیاں تو ضرور ہمارے تعاقب میں نکلے گی۔ تم لوگ سب سے پہلے ریڈ والی جگہ سے جو جو سامان بر آمد ہوا ہے وہ اور ان آدمیوں کو لے کر تھانے پہنچو باقی خاطر داری وہی ہو گی کل۔اس وقت بس مجھے کسی بھی طرح گھر جانا ہے۔"وہ اسے جھڑکنے والے انداز میں بولا اور انہیں پولیس کی جیپ وہاں سے لے جانے کا اشارہ کیا۔جیپ کے وہاں سے نکلتے ہی زاویار نے ایک نگاہ اپنے بازو پہ ڈالی جہاں سرخ دھبہ نمایاں تھا۔وہ لب آپس میں پیوست کر گیا۔

چلو زاویار گاڑی تیار ہے۔"ائیر پیس سے آنے والی مدھم سر گوشی پہ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے درخت" کی۔اوٹ میں موجود گاڑی کے نزدیک پہنچا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔

صد شکر ہے کہ آج کامیابی ہوئی کچھ حد تک۔اور یہ سب صرف طیب کی بدولت ممکن ہوا ہے مطلب وہ بچہ" عام بچوں کی نسبت کافی شارپ ہے تبھی اسے یہ نام بہت اچھے سے یاد تھا۔"حسن کی بات پہ زاویار نے آنکھیں موندتے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"زاویار پلیز میرے خیال میں ہسپتال۔"

شٹ اپ حسن۔"اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی زاویار تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔حسن اس کے غصے سے" خائف ہوتے لب بھینچ گیا۔اگلے بیس منٹ میں اسے اس کے گھر اتار کر حسن نے گاڑی اپنے گھر کی جانب بڑھائی۔زاویار نے ایک نظر اپنے موبائل پہ وقت دیکھا جو رات کا ایک بج کر پانچ منٹ بجا رہی تھی۔اس نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنی پیشانی مسلی۔ دروازہ بھی لاک تھا اور چابیاں بھی شاید وہ تھانے میں ہی بھول آیا تھا۔ اس نے غصے سے لات دروازے پہ ماری۔

اگر بابا کو معلوم ہو گیا تو اندر نہیں گھسنے دیں گے سونے پہ سہاگہ بازو پہ زخم۔ سب پریشان ہو جائیں گے۔" وہ" بڑبڑایا اور کچھ سوچ کر موبائل نکالتے ماہا کا نمبر ملایا۔ یہ بھی اللہ کی طرف سے رائقہ نے گزرے دنوں میں ہی اس کے موبائل میں سیو کیا تھا یہ بول کر کہ ماہا اب اس کی بیوی ہے۔ فون کان سے لگاتے وہ دوسری جانب سے فون اٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔ بیل مسلسل جا رہی تھی لیکن کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

کون۔" فون اٹھاتے ساتھ ہی دوسری جانب سے اس کی سوئی سوئی آواز گونجی۔ زاویار نے سکون سے باہر" رکھی کرسی پہ جگہ سنبھالی۔

باہر آؤ جلدی ماہا۔" اس کی نرم آواز پہ ماہا نے چونک کر موبائل کان سے ہٹایا اور دوبارہ کان سے لگایا۔"

خواب تو نہیں دیکھ رہے آپ۔" وہ سوئی جاگی کیفیت میں بولی۔ اس کا ذہن یہ بات مکمل طور پہ فراموش کر چکا" تھا کہ زاویار گھر ہی نہیں لوٹا اب تک۔

ماہا۔" وہ ضبط سے بولا۔"

جی۔" فوراً سے پہلے جواب آیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"جی کی بچی دروازہ کھولو۔" وہ اس کی سوئی جاگی کیفیت سے چڑ کھاتے دبے دبے لہجے میں غرایا۔ ماہا نے آنکھیں موند کر کھولی اور اگلے ہی لمحے پھر سے آنکھیں موند گئی جیسے اس سب سے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

"بند دروازہ کیسے کھولوں۔ سونے دیں اور خاموش ہو جائیں۔" وہ موبائل ہنوز کان سے لگاتے کروٹ بدلتے آنکھیں موند گئی۔ فون کی دوسری جانب موجود زاویار کا شدت سے جی چاہا کہ موبائل میں گھس کر اس کا منہ بند کروادے جو مسلسل نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔

"ماہا سن۔ جو دروازہ بند ہے نا اسے کھولنا ہے ہوش کرو پاگل لڑکی۔" وہ شدید اشتعال کے عالم میں دھاڑا۔ ماہا ہڑبڑا کر ہوش کی دنیا میں لوٹی اور ناک منہ چڑھائی۔

"خود ہی کھول لیں اٹھ کر۔ جاگتے ہوئے تو سکون برباد کیا ہوا ہے اب میری نیند کے بھی دشمن بن گئے ہیں۔" وہ چڑ کر بولی۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اپنی اسائمنٹ مکمل کر کے وہ لیٹی تھی۔ نیند کے جھونکے مسلسل اس کے سر پہ سوار تھے۔ زاویار کی آنکھیں پھیل گئی اس کے انداز دیکھ۔

"تمہاری نیندیں تو میں اڑاتا ہوں۔" اس نے دھمکی دی۔

"اب آپ کی شکل اتنی بھی بھیانک نہیں ہے کہ میری نیند اڑ جائے۔" زاویار کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مسکرائی تھی۔ مطلب وہ اس کا مذاق اڑا رہی تھی۔ وہ طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچ گیا۔ اس لڑکی سے اسے اتنی بے ہوشی والی نیند کی توقع نہیں تھی۔ سونے پہ سہاگہ کیسے منہ پھاڑ کر اسے جواب دے رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ تو تمہیں کچھ دیر میں معلوم ہو جائے گا جب میں تمہاری جان نکالوں گا ماہا بی بی۔" اس نے ایک نظر کلائی میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھا جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔ اگر ظفر اسے اس وقت باہر دیکھ لیتے تو گھر میں نہ گھسنے دیتے ساری رات۔ اسے ایک بار پھر ماہا پہ بے تحاشہ غصہ آیا۔ کیسی بیوی تھی وہ۔

ماہ اوپن ساڈور پلیز۔ بابا جاگ جائیں گے۔" اب کی بار وہ دھیمے سے دانت پیستے سرگوشی کرنے والے انداز میں" بولا۔ تکلیف سے اس کی جان آدھی ہو رہی تھی۔ ماہا اس کے منت کرنے پہ ناک منہ چڑھاتے نیند میں گم اپنی جگہ سے اٹھی اور بند آنکھوں سمیت چپل پیروں میں اڑسنے لگی۔

انسان ویسے اتنا ہڈحرام بھی نہ ہو کہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازہ نہ کھول سکے۔" دروازہ کھولنا تو دور کی بات اب" ایک ہی کمرے میں موجود کسی کام کیلیے فون پہ بات ہو گی۔ آلسی پنے کی حد ختم ہے۔ وہ کھولتے دماغ کے ساتھ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ زاویار نے دانت پہ دانت جماتے بمشکل اس کے طنز کو ہضم کیا۔ مطلب وہ کب سے یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ بیڈ پہ لیٹا اسے ہی دروازہ کھولنے کا کہتے ہڈحرامی دکھا رہا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

باہر تو کوئی بھی نہیں ہے کسے اندر بلانا ہے۔" وہ دروازہ کھول کر دائیں بائیں دیکھتے ہوئے بولی۔ زاویار تیزی سے" اپنی جگہ سے اٹھا لیکن دروازہ تو بند تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہاں ہو تم۔" وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ ماہا نے غصے سے فون بند کیا اور کمرے کی لائٹ جلائی لیکن اگلے ہی لمحے " اس کی نیند بھک سے اڑ گئی کیونکہ کمرے میں تو کوئی موجود نہیں تھا۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے تیزی سے دوبارہ اس کا نمبر ڈائل کیا اور ڈرتے ڈرتے فون کان سے لگایا۔

تم دروازہ کھولنے آ رہی ہو یا نہیں ماہا۔ وہ ایک بار پھر گرجا۔

آپ کہاں ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیا بول رہے ہیں آپ۔" وہ سر کھجاتے ہوئے بولی۔"

جتنا سوتی ہو نا اتنا پڑھائی پہ دھیان لگا لیا ہوتا تو اتنی بے عقل نہ ہوتی تم۔ مین گیٹ بول رہا ہوں میں۔" وہ شدید" اشتعال کے عالم میں بولا۔ ماہا ہانپتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی۔

نہیں مجھے کیا ملازمہ سمجھ رکھا ہے۔ ایک تو کام کیلیے بلا رہے ہیں اور وہ بھی ایسے چیخ چیخ کر۔ بندہ تمیز اور نرمی سے " مخاطب کر لے لیکن نہیں یہ تو نجانے خود کو کس کی اولاد سمجھتے ہیں۔ اچھا ہے آج باہر ہی ٹھنڈی ہوا میں سوتے تو اندر کی گرمی کچھ کم ہوتی۔" سیڑھیاں اترنے کے ساتھ ساتھ اس کی زبان بھی تیزی سے فراٹے بھر رہی تھی۔ زاویار نے لب بھینچے۔ اس نے بگڑے تنفس سمیت دروازہ کھولا تو وہ اسے سامنے ہی کھڑا دکھائی دیا۔ چوکیدار آج چھٹی پہ تھا تبھی اتنی مشکل پیش آئی تھی البتہ زاویار کی نگاہیں ناچاہتے ہوئے بھی اس پہ جم کر رہ گئی۔ بال شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے۔ ڈوپٹہ سرے سے ہی ندارد تھا۔ شاید وہ جلد بازی میں لینا ہی بھول گئی تھی۔ ماہا نے اس کی گہری نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کیا تو چونک کر خود کا جائزہ لیا مگر اگلے ہی لمحے اس کا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ ایک بار پھر اس شخص کے سامنے شرمندگی۔ اس نے حلق تر کرتے سوچا۔

تم پہ میں نے آج تک کوئی پابندی نہیں لگائی ماہا لیکن میں تم سے اس قدر لاپرواہی کی توقع نہیں کر سکتا۔ یہاں میرے بھائی بھی رہتے ہیں۔ اسی لیے آئندہ خیال کرنا۔" وہ اس کے پیچھے چلتا غصے سے بول رہا تھا اور ماہا کا جھکا سر شرمندگی کے مارے مزید جھک گیا۔ وہ تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی۔ زاویار نے سر جھٹکا۔ ایک تو بھوک سے بھی جان جا رہی تھی لیکن فلحال سب سے پہلے بینڈیج ضروری تھی۔ کمرے میں آتے ہی اس نے دروازہ بند کیا تو وہ اسے کمبل سر تک تانے دکھائی دی۔ اس نے کئی لمحے اس کے سونے کا انتظار کیا اور خود وہی صوفے پہ بیٹھا کسی نادیدہ نقطے کو گھورتا رہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو بھی اس متعلق معلوم ہو۔ تقریباً دس منٹ بعد اس نے مشکل اپنے بازو کو حرکت دیتے شرٹ اتار کر صوفے پہ پھینکی اور خود گہرا سانس بھرتے صوفے سے پشت ٹکا کر آنکھیں موند گیا۔ ناچاہتے ہوئے بھی لبوں سے ایک کراہ نکلی۔ ماہا جو مسلسل اس کی موجودگی میں سونے کی کوشش کر رہی تھی اس اچانک آواز پہ اس نے اپنا کمبل ذرا سا نیچے سرکایا لیکن سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھٹنے والی ہو گئی۔

زاویار۔ وہ چیخی اس کی جانب بڑھی اور اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گئی۔ زاویار جو روئی کی مدد سے زخم صاف کر رہا تھا گڑبڑا گیا۔ زاویار نے وردی کے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی تبھی ماہا پہلے نہ دیکھ پائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار یہ۔ یہ زخم کیسے۔ میں کسی کو بب۔ بلاتی ہوں ہاں ایک منٹ۔" وہ ہکلاتے لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے" اٹھی لیکن زاویار نے اسی تیزی سے کھینچ کر اسے اپنے پاس بٹھایا۔

ماہا کچھ نہیں ہوا بس ذرا سا زخم ہے۔ وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

یہ ذرا سا زخم نہیں ہے۔ اتنا ذیادہ ہے میں کسی کو بلاتی ہوں پلیز۔" وہ روتے ہوئے بولی۔ اس کی حالت" کے۔ پیش نظر زاویار نے اسے نرمی سے ہی ڈیل کرنا بہتر سمجھا۔ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے آنسو زاویار کو بے چین کر گئے تبھی نرمی سے اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے محبت سے بولا۔

"کسی کو تو بتانے دیں۔"

تمہیں پتہ لگ گیا نا فلحال تو خود تک ہی محدود رہنے دو کیونکہ تم میری بیوی ہو۔ باقی سب کو کیوں پریشان" کرنا۔ سب سو رہے ہیں انہیں سونے دو۔" زاویار نے اسے سمجھایا۔ ماہا نے تیزی سے اپنے آنسو پونچھے۔

"یہاں ہوا کیا ہے آپ کو۔ مم۔ مطلب کیسے۔"

بس گولی ذرا سا چھو کر گزری ہے۔ ذیادہ کچھ نہیں۔ پولیس والا ہوں ضرور کسی کیس کے سلسلے میں ہی ہوا ہو گا" نا۔ اس کے عام سے لہجے پہ ماہا کی آنکھیں پھیل گئی۔ زاویار اس کے ساتھ اپنا صبح والا رویہ یاد کرتے لب بھینچ گیا۔

میں وہی ہوں جس نے بھرے بازار میں اور بھری محفل میں تمہاری بے عزتی کی تھی۔ وہ اسے جتانے سے باز نہ آیا۔ ساتھ ساتھ وہ اپنا زخم بھی صاف کر رہا تھا۔ ماہا نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرا آپ سے کیا مقابلہ۔ویسے بھی آپ کے پاس میرے علاوہ بہت سے سگے رشتے ہیں لیکن میرے پاس آپ" کے علاوہ کوئی رشتہ اپنا نہیں ہے باقی سب رشتے تو آپ سے ہی منسلک ہیں۔"وہ بھرائے لہجے میں بولی۔زاویار کئی ساعتیں بنا پلک جھپکائے اسے دیکھتا رہ گیا۔اگلے ہی لمحے اس نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے نزدیک کیا۔اس قدر نزدیکی پہ ماہا سانس روک گئی۔اگلے ہی لمحے اس کا دہکتا لمس اپنی دونوں آنکھوں پہ محسوس کر ماہا کا پورا وجود ٹھنڈا پڑ گیا۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے بس تمہاری آنکھوں میں آنسو مجھے بے چین کر جاتے ہیں۔اسی لیے رونے سے گریز" کیا کرو۔"وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔گرفت ڈھیلی ہوتے ہی وہ اس سے فاصلہ قائم کرتے اپنی جگہ سے اٹھی اور خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔اس کی پر تپش نگاہوں سے ماہا کا چہرہ جھلسنے لگا۔

مم۔میں آپ کیلیے دودھ لاتی ہوں۔آپ لیٹ جائیں۔"وہ اس کی نگاہوں سے گھبراتے تیزی سے کمرے سے" باہر نکل گئی۔اس کے جاتے ہی زاویار مسکراتی نگاہوں سمیت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ماہا کا یوں اس کیلیے رونا پریشان ہونا زاویار کو ایک عجیب سے احساس سے روشناس کروا گیا تھا۔اتنا سب ہو جانے کے باوجود وہ اسے اپنا کہ رہی تھی۔فریش ہونے کا سوچتے وہ واشروم کی جانب بڑھا اور اگلے دس منٹ میں نم بالوں سمیت وہ جوں ہی باہر نکلا وہ ابھی بھی کمرے میں نہیں آئی تھی۔زاویار نے مشکل شرٹ پہنتے قدم نیچے کی جانب بڑھائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ارے آپ نیچے کیوں آ گئے۔ وہ طیب جاگ گیا تھا ڈر کے میں بس اس کے پاس گئی تھی۔ اب اوپر ہی آ رہی تھی۔ "وہ نظریں چڑاتے ہوئے بولی۔ زاویار کے ذہن میں ایکدم جھماکہ سا ہوا۔ وہ تو طیب کو بھول ہی چکا تھا۔ ماہا نے چونک کر اس کے نم بالوں کو دیکھا تو اس کا دماغ بھک سے اڑا۔

"آپ نہائے ہیں۔ ابھی تو زخم بلکل تازہ تھا آپ کو نہانا نہیں چاہیے تھا اس طرح زخم خراب ہو سکتا ہے۔ "وہ سرزنشی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی لیکن زاویار نے کوئی جواب نہ دیا بس اس کے لہجے میں گھلی اپنے لیے فکر مندی نجانے کیوں اسے دل ہی دل میں سرشار کر رہی تھی۔

"یہ لیں دودھ ہلدی والا۔ ماما کہتی تھی اس سے جلدی آرام آ جاتا ہے آپ بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ "اس نے معصومیت دودھ کا کپ اس کی جانب بڑھایا۔ زاویار نے پر سکون سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔ نجانے اس لڑکی کے ابھی کتنے چہرے اس پہ کھلنا باقی تھے۔

اور اگر میں نہ پیو تو۔ فوکس اس کا گلابی پڑتا چہرہ تھا۔"

مجبوری ہی سہی پینا تو پڑے گا ورنہ میں گھر میں سب کو آپ کے بارے میں بتا دوں گی۔ وہ بھی اب کی بار ہٹ دھرمی سے بولی۔ زاویار نے دلچسپی سے اس کی جانب دیکھا۔

دھمکی دے رہی ہو۔ اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے ماہا کو تھام کر سلیب سے لگایا اور خود اس کے آگے پھیل کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ وہ بلکل چھپ سی گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں منت کر رہی ہوں۔" وہ چہرہ جھکائے دھیمے سے بولی۔ زاویار نے اس کی ٹھوڑی کی مدد سے چہرہ اوپر کیا اور اس کی ناک سے ناک مس کی۔ ماہا کی آنکھوں میں الجھن نمودار ہوئی۔

"مگر میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے حکم دو بیوی۔" وہ اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے بھاری گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔ اس کی گرم سانسوں کی تپش ماہا کو اپنے گال پہ محسوس ہو رہی تھی۔

"پپ۔ پی لیں اسے زاویار۔ گرم دودھ میں ہی تو تاثیر ہوتی ہے۔ ٹھنڈا ہو گیا تو کوئی افاقہ نہیں ہو گا۔" وہ اسے خود سے دور دھکیلتے سنجیدگی سے بولی۔ زاویار نے بنا کسی تردد کے ٹیبل۔ٹ کے ساتھ گلاس تھامتے لبوں سے لگا لیا۔ اس دوران بھی اس کی نگاہیں مسلسل ماہا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

کیا مسئلہ ہے کیوں ایسی کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس کی نگاہوں سے عاجز آتے ہوئے بولی۔

"کھانا دے دو مجھے اس سے پہلے میں تمہیں کھا جاؤں۔ بعد میں شکوہ مت کرنا کوئی۔ بھوک کی شدت بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔" اس کے معنی خیز لہجے پہ ماہا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں شرارت جھلک رہی تھی۔ وہ تیزی سے فریج کی جانب مڑی اور اگلے دس منٹ میں اسے کھانا گرم کر کے دیتے خود تیزی سے زینوں کی جانب بھاگ گئی ورنہ اس سے سچ میں کوئی بعید نہیں تھا۔

"گولی بازو میں لگی ہے لیکن شاید اثر دماغ پہ ہو گیا ہے۔ یہ اتنے بے شرم کیوں ہو گئے ہیں۔" وہ ناخن چباتے ہوئے بولی۔ اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ وہ خود میں ہی سمٹ کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار نے بغیر اس کی جانب دیکھے بیڈ کی دوسری جانب جگہ سنبھالی لیکن بازو میں زخم ہونے کی بدولت لیٹنے میں بھی دقت پیش آرہی تھی۔ ماہا نے کئی ساعتیں اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا جہاں تکلیف نمایاں تھی۔ وہ بمشکل خود میں ہمت مجتمع کرتے اس کی جانب بڑھی۔ زاویار نے سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پہ مرکوز کی۔

اگر آپ کو لیٹنے میں دقت ہو رہی ہے تو کیا میں آپکی مدد کروں۔" اس نے جھجک کر پوچھا۔ زاویار کی آنکھیں جی جان سے مسکرائی۔

ضرور اگر تمہیں زحمت نہ ہو تو۔" وہ آنکھوں میں والہانہ چمک لیے بولا۔ ماہا کا حلق سوکھ گیا۔ ماہا نے اپنے" کپکپاتے ہاتھ اس کے شانے کے گرد رکھتے ایک ہاتھ سے بازو تھاما لیکن اسے لٹاتے لٹاتے اس کا سانس بری طرح پھول چکا تھا۔

اتنے میں ہی تھک گئی۔" زاویار اسے اپنے ساتھ بیڈ پہ بیٹھا دیکھ شرارتی مسکراہٹ لبوں پہ روکے سوال کیا۔ ماہا" نے قہر برساتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ زاویار اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے آنکھیں موند گیا۔ ماہا نے اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی جانب کا لیمپ بجھایا اور اپنی جانب کا چلتے رہنے دیا۔ اس کی سانسوں کی مدھم آواز سن ماہا اپنی جگہ سے اٹھی اور صوفے سے کشن اٹھاتے دوبارہ بیڈ پہ آئی اور نرمی سے اس کا زخم والا بازو ہٹاتے کشن اس کے نیچے رکھا تاکہ رات کو اسے کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ اس کا نرم گرم لمس اپنے بازو پہ محسوس کر زاویار نے اپنی مندی آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ۔وہ میں بس یہ کشن رکھ رہی تھی۔"ماہا نے صفائی دی۔"

جب اتنا خیال رکھ ہی رہی ہو تو اگر زحمت نہ ہو تو تمہیں تو میرے حصار میں ہی آجاؤ۔"اس کی بکواس پہ ماہا کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی۔اس نے غصے سے اس کی جانب دیکھا اور پلٹ کر کروٹ بدل کر بیڈ پہ کونے پہ لیٹ گئی۔

"سو جائے لگتا ہے گولی کا اثر دماغ پہ ہو گیا ہے۔"

اس کے تند لہجے پہ زاویار ہنس کر پرسکون سا آنکھیں موند گیا۔ماہا اس کی ہنسی کی آواز سن جلتی کڑھتی رہ گئی۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی آنکھ بازو میں اٹھتی ٹیس کی بدولت کھلی تو سیدھا بیڈ کے کونے پہ سکڑی سمٹی ماہا سے جا ٹکرائی جو زمین پہ گرنے کی تیاریوں میں تھی۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی زاویار ہمت کرتے کہنی کے بل اٹھا اور اسے کمر سے تھام کر اپنی جانب کھینچا۔نیند میں ہونے کی بدولت وہ اس کی جانب کروٹ بدلتے آنکھیں موند گئی۔سیاہ گیسوؤں سے ڈھکا چہرہ کسی چاند کی مانند لگا اسے جسے بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو۔ناک پہ غصہ ابھی بھی موجود تھا۔اس نے نرمی سے اس کے چہرے پہ جھولتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا تو وہ کسمسا گئی۔اس کے گھنی مونچھوں تلے کٹاؤ دار لب مسکرانے کے انداز میں پھیلے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مائے گینگسٹا بے بی۔"وہ دلکشی سے بولتے جھکا اور اس کی پیشانی پہ محبت بھرا احساس جتاتے پیچھے ہوا۔زاویار" گہرا سانس بھرتے تکیے پہ سر رکھ گیا۔آج ابھی اور اسی لمحے اسے شدت سے اس بات کا ادراک ہوا کہ وہ اس لڑکی پہ حق رکھتا ہے اور استحقاق کا احساس اس کے پورے وجود میں بھرپور انداز میں جاگ رہا تھا۔

سو جا زاویار۔کہیں وہ جھوٹ آج سچ نہ ہو جائے۔"اس نے اپنے دل میں جاگتے جذباتوں کو تھپک تھپک کر" سلاتے خود کو جھڑکا۔اپنے صبر پہ آج وہ خود بھی حیران تھا۔

****

کھڑکی سے چھن سے پڑتی دھوپ کی بدولت اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولی اور روشنی سے آنکھوں میں ہوتی چبھن کی بدولت وہ دوبارہ موند گیا معاً فون بجنے کی آواز پہ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

ہاں بول حسن۔"اس نے اپنی آنکھیں مسلتے پریشانی سے استفسار کیا۔"

جو دو آدمی کل پکڑے گئے تھے ان میں سے ایک ہی ابھی تک زبان نہیں کھول پایا۔بہت کوشش کی" ہے۔ایک نے تو اپنی جان لینے کی بھی کوشش کی ہے تبھی اسے چند اہلکاروں سمیت ایمرجنسی میں بھجوایا ہے البتہ دوسرا بلکل خاموش ہے۔اس کے علاوہ ان کے گینگ کے سربراہ کی جانب سے مسلسل دھمکیوں والی کالز موصول ہو رہی ہے۔کل بھی ایک کانسٹیبل زخمی ہوا تھا زاویار۔"حسن کی بات مکمل ہوتے ہی زاویار کی ماتھے کی شریانیں پھٹنے والی ہو گئی۔اس نے دانت پہ دانت جماتے مٹھیاں بھینچی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

صرف ایک بار۔ایک بار اجازت مل جائے۔ آرڈر مل۔جائے مجھے اوپر ان کتوں کو ایسی اذیت سے روشناس کرواؤں کہ موت کیلیے تڑپیں گے۔"وہ دانت پہ دانت جماتے ہوئے بولا۔

تم جلدی تھانے پہنچو۔یہاں تمہارا ہونا بے حد لازم ہے۔"حسن نے سنجیدگی سے بولتے کال کاٹ دی۔اس کے فون رکھتے ہی کئی ثانیے وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے گم صم سا وہی بیٹھا رہا۔اس کی سوچوں میں خلل کھٹکے کی آواز پہ پڑا۔اس نے چونک کر واشروم کے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ماہا باہر آ رہی تھی۔وہ سر جھٹک کر نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔بازو کا درد قدرے کم تھا لیکن ابھی بھی تھا۔وہ ایک بازو کے سہارے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ماہا جو بالوں میں برش پھیرتے چور نگاہوں سے اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہی تھی اسے واشروم کی جانب جاتا دیکھ ٹھٹھک گئی۔

آپ کہی جا رہے ہیں کیا۔"ماہا سے رہا نہ گیا تو پوچھ بیٹھی۔زاویار نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

میرے خیال میں میں روز اس وقت کہی جاتا ہوں۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے جتانے والے لہجے میں بولا۔"

"لیکن آج آپ کی حالت۔"

کیا ہوا میری حالت کو۔ بلکل ٹھیک ہوں میں۔یہ چھوٹی موٹی چوٹیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔جو تمہیں برداشت کر سکتا ہے وہ کسی کو بھی برداشت کر سکتا ہے۔"اس نے سنجیدگی سے بولتے آخر میں ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔ماہا کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"یہ چھوٹی موٹی چوٹ نہیں ہے گولی لگی ہے۔ ہر انسان مضبوط ہوتا ہے بے شک لیکن زخم بھرنا۔"

گولی کسے لگی ہے مجھے۔ تکلیف کس کو ہے مجھے ناتو پھر تمہیں کس بات کی پریشانی ہے۔ بہتر ہے کہ تم یونی جانے کی تیاری کرو۔" وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے واشروم میں گھس گیا۔ ماہا کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

ٹھیک ہی تو بول رہے ہیں وہ۔ مجھے ہی اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔ رشتہ ہی کونسا استوار ہے ہمارے درمیان۔ تو بھی ناماہا فضول میں مراسم بڑھانے کے چکروں میں ہے۔" وہ اپنی پیشانی پہ ہاتھ مارتے بڑبڑاتے ہوئے اپنا بیگ اٹھاتے نیچے کی جانب بھاگی۔ لاؤنج میں پہنچتے ہی ہلکی پھلکی باتوں کی آوازیں آرہی تھی۔ وہ بھی سب کو سلام کرتے علی سے کچھ فاصلے پہ جگہ سنبھال گئی لیکن علی کے چہرے پہ پھیلتی سرخی اسے جی جان سے ٹھٹھکا گئی۔ اس نے چونک کر رائقہ کی جانب دیکھا جو خود پریشان حال بیٹھی ہوئی تھی۔ باتوں کا مرکز ایک بار پھر عبیر کے رشتے کی بات تھی۔

کیا ہو گیا ہے آپ سب کو اتنے سنجیدہ کیوں بیٹھے ہیں۔" زاویار نے ان سب کے اترے ہوئے چہروں کو دیکھ ناسمجھی سے استفسار کیا۔ ظفر نے چونک کر گہرا سانس بھرا۔

تم یہاں آؤ مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" ظفر کی آواز میں سنجیدگی بھانپتے وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔ معیز بھی اب سیدھا ہو کر بیٹھا کیونکہ بات سے وہ بھی سرے سے انجان تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم چاہے زاوی کو بتاؤ یا کہی اور لیکن میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گی۔ عبیر کے متعلق ہر فیصلہ لینے کی ذمہ داری میری ہے۔" پھپھو تیز لہجے میں بولی۔ علی نے کٹیلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور ایک نگاہ کونے پہ ڈری سہمی کھڑی عبیر پہ ڈالی۔

کیسا فیصلہ۔" زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ اس کے سوال پہ ظفر نے مختصر ساری بات اس کے گوش گزار دی۔ ان کی بات مکمل ہوتے ہی چند ساعتیں وہ یوں ہی چہرہ جھکائے بیٹھا رہا لیکن پھر سوالیہ نگاہیں پھپھو کی جانب مرکوز کی۔

"تم مجھے ایسے مت دیکھو۔ میں حق رکھتی ہوں اس کی زندگی کا فیصلہ لینے کا۔"

آپ اس کی زندگی کا فیصلہ نہیں لے رہی بلکہ اسے مزید ایک اور دلدل میں پھینک رہی ہیں۔ چاہتی کیا ہیں" آپ آخر۔ اپنی ہی اولاد کو کھانے کی تیاری کر رہی ہیں آپ۔ آپ نے اس کی خوشیوں کی ضمانت لی تھی تو اسے برباد کیوں کرنا چاہتی ہیں۔ ایک ماں ایسی ظالم نہیں ہو سکتی۔" علی تو جیسے بھرا بیٹھا تھا ان کی ایک ہی تکرار پہ پھٹ پڑا۔ ظفر نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

علی بی ہیو۔" زاویار کے سخت اور تنبیہی لب و لہجے پہ وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتے سر جھٹک گیا۔ ایک ہمیشہ اسے" ہی خاموش کروا دیا جاتا تھا اس عورت سے کوئی سوال نہیں کیا جاتا تھا۔

پھپھو آپ ابھی اور اسی وقت مجھے اس لڑکے کی تصویر دے رہی ہیں۔ اس کی جانچ پڑتال میں خود کروالوں" گا۔ اگر وہ مجھے عبیر کیلیے بہترین لگا تو پھر میں خود اس کی شادی اس سے کرواؤں گا لیکن اگر وہ آپ کی اتنی جانچ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پڑتال کے باوجود ٹھیک نہ ہوا تو آپ وعدہ کریں کہ لائبہ کی شادی اس سے کروائیں گی۔" اس نے بہت سوچ کر داؤ کھیلا۔ پھپھو اس کی بات پہ بلبلا کر رہ گئی۔

"یہ کیا گھٹیا بکواس ہے۔" وہ چیخی۔ زاویار پرسکون سا ان کی جانب دیکھ رہا تھا البتہ اب کی بار علی اور معیز بھی کافی حد تک پرسکون تھے۔

"جاؤ لائبہ تصویر لے کر آؤ جو تمہاری اور پھپھو کی پسند ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں۔" وہ گھمبیر مگر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔ پھپھو اس کی بات پہ غصے سے اٹھتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ان کے جاتے ہی زاویار نے ظفر کی جانب رخ موڑا جو انتہائی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

"مجھے بہت پریشانی ہوتی ہے اس بچی کیلیے زاویار۔ نجانے کیوں دل میں ایک بھاری پن سا محسوس ہوتا ہے۔ تم اس کیلیے کوئی اچھا فیصلہ لے لینا کیونکہ باجی تمہارے علاوہ کسی کی نہیں سنتی۔" ظفر کی بات پہ ماہا کی نگاہیں نا چاہتے ہوئے بھی اس کی جانب اٹھی۔

"آپ پریشان مت ہو بابا۔ سوچ سوچ کر اپنی طبیعت خراب مت کریں آپ پلیز۔" وہ ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے محبت سے بولا۔

"اور تم۔" زاویار کی بھاری آواز پہ سب بیک وقت ٹھٹھکے۔

تمہارا یوں بولنا کسی اور جانب ہی اشارہ کر رہا تھا علی۔ اس بابت بات تو تم سے میں کروں گا لیکن اس وقت نہیں اکیلے میں۔" وہ اسے دیکھتے سختی سے بولا۔ علی اس کی نگاہوں سے خائف سا ہو گیا۔ انہی سب باتوں کے دوران وہ سب اٹھتے ناشتے کی میز کی جانب بڑھے تو ماہا بھی خاموشی سے کچن میں چلی گئی۔

بوا ایک کپ چائے آپ کے ہاتھ کی پلیز۔" وہ جو سلائز پلیٹ میں رکھنے میں محو تھی زاویار کی آواز پہ دانت پیس گئی۔

میں تو جیسے چائے میں زہر ملا دوں گی نا۔" وہ غصے سے بڑبڑا کر پلٹی لیکن سامنے ہی زاویار کو دیکھ اس کی آنکھیں آخری حد تک پھیل گئی۔

تمہارا کوئی بھروسہ۔" وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔ ماہا نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔"

یقین کریں ان لفظوں سے زہریلی پھر بھی نہیں ہو گی جو آپ کبھی کبھی میرے لیے استعمال کرتے ہیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بے خوفی سے بولی۔ زاویار سنجیدگی سے اسے دیکھتے باہر نکل گیا۔ بوا نے اتنی دیر میں چائے کا کپ ٹرے میں رکھا اور ماہا کی جانب بڑھایا۔

"جاؤ بٹیا زاویار میاں کو دے آؤ۔"

بوا آپ خود ہی۔" اس نے پہلے انہیں ٹالنا چاہا لیکن پھر نجانے کیا سوچ کر ٹرے ان کے ہاتھ سے تھامتے باہر کی جانب بڑھی۔ وہ فون پہ کسی بات کرتے ہوئے اندر کی جانب ہی آرہا تھا۔ چہرے پہ پریشان کن تاثرات واضح تھے۔ ماہا کے ہاتھ میں چائے کا کپ دیکھ وہ کوفت سے گہرا سانس بھر گیا۔ اس نے کہا بھی تھا کہ چائے اسے بوا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کے ہاتھ کی ہی پینی تھی خیر اب فلحال وہ سب کے سامنے اسے کیا بولتا تبھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔اس کے بیٹھتے ہی ماہا نے کپ اس کی جانب بڑھایا جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا۔ایک گھونٹ بھرتے ہی اس نے چونک کر ماہا کی جانب دیکھا جو پوری دلجمعی سے ناشتہ کرنے میں محو تھی۔اگر یہ چائے اس نے بنائی تھی تو واقعی بے حد لذیذ تھی معاً اسے ایکدم شرارت سوجھی۔

بوا میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ چائے خود بنائیے گا پھر کسی اور سے کیوں بنوائی۔"زاویار کی بات پہ ماہا نے" حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔بوا ہانپتی ہانپتی باہر آئی تو پھپھو نے مسکرا کر ماہا کی جانب دیکھا۔اب زاویار لازماً اسے بولے گا۔

جب کوئی کام کرنا نہیں آتا ہو تو اسے کرنا نہیں چاہیے۔ایسی چائے کون بناتا ہے بھلا۔اس سے اچھا تو بندہ زہر" کھا کر مر جائے۔"وہ اب ماہا پہ برس پڑا۔ماہا نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سنجیدگی سے بوا کی جانب دیکھا جو خود ہونقوں کی طرح زاویار کی جانب ہی متوجہ تھی۔

"زاویار میاں چائے اچھی نہیں بنی کیا۔"

خاک اچھی۔سارا موڈ خراب کر دیا میرا۔"وہ ناگواری سے بولتے اپنی جگہ سے اٹھا۔ماہا سکتے کی کیفیت میں اس" کی ڈرامے بازیوں کا ملاحظہ کر رہی تھی۔

لیکن چائے تو میں نے روز والے طریقے سے ہی بنائی ہے پھر کیوں نہیں پسند آئی آپکو۔"ان کی برجستہ بات پہ" زاویار کے باہر کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے۔اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے بوا کی جانب دیکھا۔اگلے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہی لمحے اس کی نگاہ ماہا کی جانب اٹھی جس کے لبوں پہ دل جلانے والی مسکراہٹ ابھری ہوئی تھی۔زاویار جل کر راکھ ہوگیا۔وہ تو اسے جلانے کی خاطر یہ سب بول رہا تھا۔یہاں تو اس کی ہی اچھی خاصی بے عزتی ہوگئ تھی۔باقی سب بھی مسکراہٹ دباتے چہرہ جھکا گئے۔

"آپ اس کا الزام اپنے سر پہ مت لیں بوا۔"

زاویار میاں مجھے آپ نے چائے بنانے کا کہا میں نے بنادی۔اب آپ کو میرے ہاتھ کی چائے بھی پسند نہیں رہی اسی لیے آپ اب سے بٹیا کے ہاتھ کی ہی چائے پیجیے گا۔شاید میرے ہاتھ میں اب وہ ذائقہ نہ رہا ہو۔"وہ افسردگی سے بولتے اپنی چائے کا کپ اٹھاتے واپس کچن کی جانب بڑھ گئی۔ان کے جاتے ہی سب سے اونچا نکلنے والا قہقہہ بے ساختہ ماہا کا تھا۔زاویار نے خشمگیں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو مستقل ہنس رہی تھی۔معاً اسے اپنی حرکت کا احساس ہوا تو ایک نظر آنکھیں ٹپٹپا کر زاویار کو دیکھتے بمشکل مسکراہٹ ضبط کرتے چہرہ جھکا گئی۔

چلو ماہا اٹھو زاویار کو چائے سرو کرو۔" ظفر کے تحکم بھرے لہجے پہ وہ اترا کر جی بابا کہتے اپنی جگہ سے اٹھی اور چائے کپ میں انڈیلتے مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھائی۔زاویار نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب ہنستے ہوئے ہال کی جانب بڑھ رہی تھی تا کہ اپنا بیگ لا سکے۔

آج رائقہ نے یونی سے آف کیا تھا تبھی وہ زاویار کے ساتھ جانے والی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لائبہ وہ تصویر لا کر دو۔"زاویار نے براہ راست اسے مخاطب کیا تو وہ غصے سے دندناتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"میں نے کہا ہے زاویار کہ میں اسے بہت اچھے سے جانتی ہوں۔"

جب آپ اسے جانتی ہیں تو پریشان کیوں ہو رہی ہیں پھپھو۔یقیناً وہ بہت اچھا ہو گا۔کوئی بات نہیں ہم بھی" تھوڑی بہت اس کی اچھائی دیکھ لیتے ہیں۔اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔"اس نے قریب آتی لائبہ کے ہاتھ سے کھینچنے والے انداز میں تصویر لی اور ایک نگاہ تصویر میں موجود شخص پہ ڈالتے اس کے چہرے کے عضلات تن گئے۔اس نے نہایت سنجیدگی سے پھپھو کی جانب دیکھا تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔وہ ٹھنڈی آہ بھرتے عبیر کی جانب متوجہ ہوا۔

اس بات کو لے کر پریشان ہونے کی بلکل ضرورت نہیں ہے آپکو۔جب تک میں سر پہ موجود ہوں کوئی آپکا" کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"وہ عبیر کے سر پہ ہاتھ رکھتے ظفر کی جانب مڑا اور جھک کر ان کی پیشانی چومی۔ظفر معیز اور علی اس کے چہرے کے بگڑے تاثر دیکھ چکے تھے لیکن فالوقت انہوں نے کسی بھی بات کو اکھیڑنے کو ترجیح نہ دی۔اگلے پانچ منٹ میں وہ دونوں سب کو الوداعی کلمات کہتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

****

ڈرائیونگ کے دوران بھی اس کے ذہن میں مسلسل اس آدمی کی تصویر گھوم رہی تھی۔وہ عمر میں اتنا بڑا تھا اور پھپھو کو اس سترہ سالہ لڑکی کیلیے وہ بلکل ٹھیک لگا تھا۔انہوں نے اکیس سالہ لائبہ کو چھوڑ کر عبیر کو ہی کیوں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چنا۔یہ بات اسے ازحد پریشان کر رہی تھی۔وہ ایک ہاتھ سے پیشانی مسلتے زخمی بازو کی مدد سے ڈرائیو کر رہا تھا معاً کسی کے ہنسنے کی آواز پہ اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا۔اس نے چونک کر دائیں جانب دیکھا لیکن وہاں ہنستی ماہا کو دیکھ اس کے وجود میں غصے کے ابال اٹھنے لگے۔

کیا بدتمیزی ہے کیوں ہنس رہی ہو۔"وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔ماہا کی ہنسی کو بروقت بریک لگی لیکن اگلے ہی لمحے" اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ ایک بار اس کی ہنسی کا پھوارا چھوٹ گیا۔

ماہا دیکھو بلکل خاموش ہو جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔کیوں ہنس رہی ہو پاگل لڑکی۔"ہنستے ہنستے اس کی" آنکھوں سے پانی نکل آیا جسے اس نے انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے گہرا سانس بھرا تاکہ ہنسی قابو میں آسکے۔

اوکے سوری سوری۔وہ دراصل مجھے کسی بے وقوف کی حرکت یاد آگئی تھی۔"وہ دھیما سا مسکرا کر بولی۔زاویار" کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔اس کے مطابق وہ اس کی گھروالی حرکت پہ ہنس رہی تھی تو وہ اسے ہی بے وقوف بول رہی تھی۔اس نے دانت پہ دانت جمائے۔

تم مجھے بے وقوف بول رہی ہو۔"وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔"

ارے ارے میری کیا مجال جو میں اپنے مزاجی خدا کو بیوقوف کہوں۔ہاں وہ تھوڑے سے اکڑو، مغرور، بدتمیز" بھی ہیں۔ناسمجھ بھی ہو سکتے ہیں لیکن بیوقوف نہیں۔توبہ توبہ۔وہ تو انتہائی عقل مند ہیں۔کبھی کبھی تو مجھے ان کی عقل مندی پہ رشک آتا ہے۔"وہ مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں لال چہرے سمیت بولتی اسے جلا کر راکھ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کر گئی۔زاویار نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو اب ونڈ سکرین سے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر دیکھ رہی تھی لیکن مسکراہٹ ابھی بھی ہونٹوں سے جدا نہیں ہوئی تھی۔

تم مجھے ہنستی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگ رہی۔"وہ چڑ کر گویا ہوا۔ماہا نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔"

ویسے زاویار آپ نے ایک بات نوٹ کی آپ مجھے نیچا دکھانے کے چکر میں خود ہی منہ کے بل زمین بوس ہو گئے ہیں۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے مزے سے بولی۔زاویار نے آنکھیں موند کر کھولی۔یہ لڑکی اس کا ضبط آزمار ہی تھی۔وہ سر جھٹک کر اس پر ہی دھیان ہٹانے لگا۔ماہا نے ہنستے ہوئے چہرہ جھکا لیا۔

میرے ہاتھ کی چائے کیسی تھی زاویار۔"اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ زاویار نے ایک جھٹکے سے گاڑی کو" بریک لگاتے خشمگیں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسی کی جانب متوجہ تھی۔

ارے ایسے مت دیکھیں۔بتائیں نا۔"وہ آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت بھرے لہجے میں دلفریبی سموئے بولی۔"

"دیکھو ماہا۔میرے ساتھ زیادہ اوور سمارٹ بننے کی ضرورت۔"

اوور سمارٹ کے ساتھ اوور سمارٹ تھوڑی نہ بنا جاتا ہے۔میں نے تو بس چائے کا پوچھا ہے۔"وہ اپنی تمام تر توجہ " اس کی جانب مبذول کرتے ایک ادا سے بولی۔زاویار نے دل ہی دل میں خود کو سو صلواتوں سے نوازا۔بھلا کیا ضرورت تھی گھر میں وہ ڈرامہ کرنے کی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیسی ہونی تھی چائے۔عام سی تھی بلکل تمہاری طرح۔"وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتے ماہا کو" ٹھٹھکا گیا۔ماہا نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔

کیا سچ میں عام تھی زاویار۔میں نے اس میں بہت خاص کچھ ملایا تھا آپ کو محسوس نہیں ہوا کیا۔"وہ اس کے بازو" کے گرد بازو حمائل کرتے ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولتے زاویار کو زہر سے بھی انتہائی بری لگی تھی۔یہ ایکدم اس میں کونسا جن آگیا تھا۔اگلے ہی لمحے زاویار کی آنکھیں کسی احساس کی تحت چمک اٹھی۔

ایسا بھی کیا خاص تھا اس چائے میں۔"وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا لیکن لہجے میں موجود شرارت ماہا سے بلکل مخفی" تھی۔

"ایک چمچ محبت،ایک چمچ بھرپور توجہ اور۔"

اور۔۔"زاویار نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے گھمبیر لہجے میں استفسار کیا۔ماہا کا حلق اس کی حرکت پہ" سوکھ گیا۔ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔

زز۔زاویار۔"وہ ہکلائی۔اپنی حرکت اسے خود پہ بھاری پڑتی دکھائی دی تھی۔"

ضرور ایک چمچ کوئی جڑی بوٹی ملائی ہوگی محبوب آپ کے قدموں میں والی۔ہے نا۔"وہ اس کی انگلیوں کی نرمی" کو محسوس کرتے گہرے لہجے میں بولا۔ماہا نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

محبوب۔۔"وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولتے ایکدم قہقہہ لگا کر ہنس دی۔زاویار نے تیکھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"زاویار سیر سلی محبوب۔"وہ ایک بار پھر قہقہہ لگا کر ہنسی۔زاویار نے قہر آلود نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

"انسان خوش فہم ضرور ہو مگر اتنا نہیں۔جو دل ابھی آپ کو شوہر نہیں مان پایا ڈھنگ سے وہ محبوب مانے گا۔اتنی واحیات حرکت کی توقع کم از کم مجھ سے مت رکھیے گا آپ۔"وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتی اسے اچھا خاصا جلا گئی۔زاویار نے شعلہ اگلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب کسمسا کر خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی سعی کر رہی تھی۔زاویار نے خود پہ قابو پایا اگر وہ اس وقت ردعمل دکھاتا تو لازماً ماہا اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی۔

"شوہر کیسے مانو گی۔کیا مجھے ہی احساس دلانا پڑے گا کہ شوہر اصل میں ہوتا ہے اور بیوی پہ اس کے کیا حقوق ہوتے ہیں۔"ماہا نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ زچ کر دینے والی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

"زز۔زاویار۔"شرم کے مارے اس کے وجود کا سارا لہو چہرے پہ سمٹ آیا۔اس نے ایک جھٹکے سے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرایا۔وہ اسے جلا رہی تھی لیکن وہ جواب میں مسلسل مسکرا رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنی باری تم بازو میں ہاتھ ڈالتی ہو۔ محبت سے پیش آتی ہوں۔ ذراسی محبت میں کیا دکھادوں تم سرخ پڑ جاتی" ہو۔ ایسا کیسے چلے گا۔" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے مصروف سے انداز میں بولا۔ ماہا نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے خود پہ قابو پایا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد گاڑی ڈیپارٹمنٹ کے پارکنگ سائیڈ پہ رکی۔ اس سے پہلے کہ ماہا تیزی سے گاڑی سے باہر نکلتی زاویار نے ایک جست میں اس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچا۔ ماہا کے حلق سے چیخ بے ساختہ تھی۔

نوڈاؤٹ چائے بہت لذیذ تھی۔ اگر تم روز یونہی ایک چمچ محبت اور ایک چمچ اپنی بھرپور توجہ اور جڑی بوٹی کہتی" ہو تو میں تمہیں خود لادوں گا اس میں ملادو گی تو کون کافر خود کو تمہارا اسیر ہونے سے روک پائے گا۔" وہ اسے تنگ کرنے پہ آمادہ تھا۔ ماہا نے روہانسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اسے ڈر تھا کہ کوئی انہیں دیکھ نہ لے۔ اس کی خراب ہوتی حالت دیکھ زاویار نے جوں ہی اسے آزاد کیا وہ گاڑی سے اتر گئی۔

ہنستی رہا کرو ماہ۔ ہنستے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو۔" اس کی اچانک کہی گئی بات پہ ماہا نے چونک کر اس کی جانب" دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں سچائی بھانپتے ماہا کے چہرے پہ لالی بکھر گئی۔

روتے ہوئے تو تمہاری شکل کسی بندر سے ملتی ہے۔" اس کی اگلی بات پہ وہ جو شرمانے کا فریضہ سرانجام دے" رہی تھی پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔ اس نے غصے سے گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا۔

"انسان کی فطرت ویسے کبھی نہیں بدلتی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بیویوں کی کرم نوازگی ہو تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا ڈئیر۔ ہم تو انتظار کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ نظر کرم فرمائیے۔"اس کے طرز مخاطب پہ ماہا کا دل زوروں سے دھڑکا۔

"میں بیوی نہیں ہوں آپکی۔"

تو محبوبہ بن جاؤ یار۔"ماہا اس کی بات پہ پیر پٹختے آگے کی جانب بڑھ گئی۔زاویار کے قہقہے نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ماہا کے لبوں پہ بھی بھولی بھٹکی مسکراہٹ بکھر گئی۔درخت کی اوٹ میں کھڑے وجود کو اس کے ہونٹوں پہ کھلی مسکراہٹ کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔

جب کوئی چیز آسانی سے ہاتھ نہ آ رہی ہو تو اس کے ساتھ زور آزمائی کرنی چاہیے پھر چاہے وہ توڑ پھوڑ کا شکار ہی کیوں نہ ہو جائے۔وہ شاطرانہ لب ولہجے میں بولتے بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔آنکھوں سے شیطانیت ٹپک رہی تھی۔

بی ریڈی ماہا ڈئیر فور بگسٹ سرپرائز۔"اس کے لہجے میں خباثت کا عنصر صاف نمایاں تھا۔اب وہ اپنی شیو سہلاتے کسی کو فون ملا رہا تھا۔

****

ایک دن تو سب کو جانا ہی پڑتا ہے میری جان۔ایسے آپ بھی چلی جاؤ گی جیسے ماہا یہاں آئی ہے۔ویسے آپ کو بھی تو جانا ہے۔"ظفر نے اسے ساتھ لگاتے محبت سے سمجھایا۔علی مسلسل اسے شادی کا نام لے کر زچ کر رہا تھا اور وہ اس ذکر پہ اتنا ہی چڑ رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"م" میں آپکو چھوڑ کر کہی نہیں جاؤں گی۔ جسے آنا ہو گا وہ یہاں آجائے گا۔

ہنہہ اتنی تم سے محبت کوئی کر ہی نہ لے۔" علی ایک بار پھر اسے چڑانے سے باز نہ آیا۔"

ویسے بھی میری ایک بات مطلب راز غور سے سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں اڈاپٹ کیا گیا ہے۔ بیٹی نہیں" ہو رہی تھی نا تو پھر ماما بابا نے تمہیں اڈاپٹ کر لیا۔ کسی غلط فہمی میں مت رہنا کہ تم ہماری سگی بہن یا بابا کی سگی بیٹی ہو۔ اڈاپٹڈ ہو تم اور اڈاپٹڈ چیزوں کی قدر سگی چیزوں سے کم ہی ہوتی ہے۔ اس لیے جتنا جلدی ہو سکے اس گھر سے نکل جاؤ۔" علی کی بات پہ اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ معیز نے غصیلی نگاہوں سے علی کی جانب دیکھا تو وہ گھبرا گیا۔ وہ بھی معیز کے سینے سے لگتی ہچکیوں سے رو دی۔

کوئی کام تم میں ڈھنگ کا ہے بھی یا نہیں۔ تمہارا دماغ ہی اصل میں خراب ہو چکا ہے۔" معیز اب اشتعال آمیز " لہجے میں اسے جھڑکنے میں مصروف تھا۔

"لیکن میں تو مذاق۔"

بکواس بند رکھو اپنی۔" معیز کے غصے سے بولنے پہ علی منہ بسور کر دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا اترا" ہوا منہ دیکھ رائقہ روتے روتے کھل کر ہنس دی۔ معیز نے محبت بھری نگاہوں سے اس کا ہنستا چہرہ دیکھا اور نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے اس کی پیشانی چومی۔

دیکھا کیسی فتنی عورت ہے یہ۔ مجھے ڈانٹ پڑوا کر ہنس رہی ہے۔" علی ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو آپ کو ڈانٹ پڑوا کر ہی تو مجھے سکون ملتا ہے۔اب دیکھیں اور بتائیں کہ کون کس سے زیادہ پیار کرتا ہے۔"وہ اترا کر بولتے۔معیز کے سینے سے لگی جواب اس کے بال سہلا رہا تھا۔اس میں تو ان سب کی جان بستی تھی۔

"علی بھائی اگر کوئی اور مجھے ایسے ڈانٹے تو۔"

تو اس کی زبان گدی سے نہ کھینچ نکالے تمہارا یہ بھائی۔آخر کس کام کا ہے یہ۔"وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی تڑپ کر بولا تو رائقہ کھکھلا کر ہنس دی اور اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے سینے سے لگی۔

بابا میرے خیال میں ہمیں گھر داماد ہی ڈھونڈ لینا چاہیے۔"علی کی شرارت میں ڈوبی آواز پہ رائقہ جھینپ کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔علی نے نرمی سے اس کے سر پہ بوسہ دیا۔

اوکے بابا اب میں نکلتا ہوں۔"معیز اپنا کوٹ بازو میں ڈالتے بریف کیس اٹھاتے نہایت سنجیدگی سے گویا ہوا۔ان سب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

ویسے بابا آپ نے محسوس کیا ہے یہ کچھ زیادہ ہی کھلے کھلے لگ رہے ہیں آج کل۔بھاگے بھاگے آفس جاتے ہیں بھئی۔"علی نے مشکوک نگاہوں سے سر تا پا اس کا جائزہ لیا تو وہ اچھا خاصہ بندہ گڑبڑا گیا۔ایک اس لڑکے کی آنکھیں نہیں بلکہ ایکسرے مشین تھی۔

ہاں سچ میں نے بھی اس بابت تم سے بات کرنی تھی۔میرے سننے میں آیا تھا کہ تم نے ایک نئی لڑکی کو ہائر کیا ہے آفس میں۔"ان کے سنجیدہ لب ولہجے پہ معیز نے گہرا سانس بھرتے ان کی جانب دیکھا۔شاید اب انہیں بتانے کا وقت آ گیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جی باباوہ دراصل وہ لڑکی انجم ہے۔"اس کے جواب پہ بیک وقت ان تینوں کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔"

ایسے بھی کیا برے دن آگئے بھائی کہ آپ کو اسے رکھنا پڑا۔"علی نے ناگواری سے اس سے استفسار کیا۔"

لینگو تیج علی۔وہ میری امپلوائے ہیں اور میں اپنے آفس میں کام کرنے والے کسی بھی ورکر کے خلاف ایسا کچھ "نہیں سنوں گا۔"اس کے تیز لہجے پہ علی نے سر جھٹک کر نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ظفر بغور اس کے بگڑے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے۔یہ ان کا بہت دھیمے مزاج کا بیٹا تھا تو پھر ایسا کیوں۔کچھ تو تھا جو انہیں کھٹکا تھا۔

یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ اس نے کیا کیا نہیں کیا۔تم کیسے سب بھول سکتے ہو معیز۔ہمیں اس لڑکی پہ کوئی" بھروسہ نہیں ہے۔اس آفس سے ہم لیو لے چکے ہیں لیکن شاید کچھ حق ہمارا بھی ہے اس آفس پہ اور زاویار اگر اسے اس معاملے کے بارے میں معلوم ہوا اس کا ردعمل جانتے ہو کیا ہو گا۔وہ وہی لڑکی ہے جس نے اس کی بیوی کو اغواء کروانے کی کوشش کی تھی۔"وہ پہلی بار اونچے لہجے میں بولتے ان سب کو پریشان کر گئے۔

باباوہ اپنے کیے پہ شرمندہ ہے۔وہ مجھ سے معافی مانگ رہی تھی رو رہی تھی۔وہ آپ سب سے بھی معافی مانگنا" چاہتی ہے بابا۔آپ یقین رکھیں وہ بدل گئی ہے اور اگر وہ نہیں بدلی ہوئی تو یقین کریں میں خود اسے اس آفس سے دھکے دے کر باہر نکالوں گا۔وہ بہت مان سے آفس آئی تھی۔کچھ وقت کی ٹریننگ ہے پھر چلی جائے گی۔جو ہوا وہ گزرا ہوا کل تھا۔ہم آج میں جی رہے ہیں۔ماہا نے شاید اسی طرح اس گھر میں آنا تھا کوئی نہ کوئی بہتری اسی میں تھی۔آپ مثبت ہو کر سوچیں۔"وہ انہیں قائل کرنے والے انداز میں بولا۔اس کی باتیں کسی حد تک ٹھیک بھی تھی تبھی وہ خاموشی اختیار کر گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ایم سوری علی وہ میں بس۔"

م"میرے خیال میں جس کی زندگی میں انجم نامی بدقسمتی آجائے اس کے گھر والوں کو اس رویے کیلیے تیار رہنا چاہیے۔ آپ کیلیے وہ بدل گئی ہوگی نیک پروین بن گئی ہوگی لیکن مجھے وہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ آئی جسٹ ہیٹ ہر۔" وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی غصے سے بولتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ معیز نے سر جھٹک کر قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

یہ سب اس انجم کی بدولت ہو رہا ہے بابا۔ وہ ہماری فیملی کو خوش دیکھ ہی نہیں سکتی۔" رائقہ اذیت سے بولی"

نجانے کیا چل رہا ہے یہاں۔ دو یہاں لڑ کر بیٹھ گئے ہیں اور ایک کو اپنے تھانے کے جھمیلوں سے فرصت نہیں" ہے۔ بوڑھا باپ تو کسی کو دکھتا ہی نہیں ہے۔ رائقہ ایک کپ چائے میرے کمرے میں پہنچادو میری جان اور طیب کے ناشتے کو بھی دیکھ لینا۔" وہ نرمی سے بولتے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ رائقہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

****

ہ"ہیو آ سیٹ مس انجم۔" معیز نے اسے اپنے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ مسکراتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

امید ہے کہ یہاں آپ کو کسی قسم کی پرابلم نہیں ہوگی اور اگر ہوئی بھی تو آپ مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہیں۔ میں" ہمہ وقت پیش ہوں۔" اس کے لہجے میں نرمی محسوس کر انجم نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی جگہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتی اس کے قدم ایکدم لڑکھڑائے۔اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی معیز نے اپنی جگہ سے اٹھتے اس کا بازو تھام کر سہارہ دیا۔

"سب ٹھیک ہے مس انجم۔"

جی سر بس شاید بی پی لو ہے اس وجہ سے۔"وہ دھیمے سے بولی۔معیز نے اسے صوفے پہ بٹھاتے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔انجم نے تیزی سے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے سانولے ہاتھ پہ رکھتے گلاس لبوں سے لگالیا۔معیز نے سانس روکتے اس کی جانب دیکھا جواب چہرہ جھکائے گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی لیکن اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر سے ابھی بھی نہیں ہٹایا تھا۔

شاید اب آپ کچھ بیٹر فیل کر رہی ہو۔"وہ بمشکل اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرایا اور اپنی جگہ سے اٹھ" کھڑا ہوا۔دل کی حالت عجیب تھی۔یہ لڑکی نجانے کیوں اس کے دل میں ایک عجیب سی ہلچل مچادیتی تھی۔انجم اپنی جگہ سے اٹھا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی لیکن ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانے کی بدولت وہ لڑکھڑا کر اس کا کوٹ دونوں ہاتھوں سے تھام گئی۔معیز کی دھڑکنوں میں شور سا برپا ہو گیا۔یہ لڑکی اسے کونسے امتحانوں میں ڈال رہی تھی۔اس کے وجود سے اٹھتی مسحور کن مہک معیز کو اپنے حواسوں پہ سوار ہوتی محسوس ہوئی۔

مس انجم۔"اس نے بھاری لہجے میں اسے پکارا تو انجم نے چونک کر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔اس" کے بھینچے لب اس کے ضبط کے گواہ تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایم سوری سر۔"اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں بولتے اس کا کوٹ چھوڑ دیا۔"

میرے خیال میں آج آپ کو آنا نہیں چاہیے تھا۔ خیر اب آپ آگئی ہیں تو یہاں تھوڑا ریسٹ کر لیں۔"اس نے نزدیک رکھے صوفے کی جانب اشارہ کیا تو وہ بنا کسی تردد کے اثبات میں سر ہلاتے وہاں جگہ سنبھال گئی۔اس کا ڈوپٹے سے بے نیاز وجود دیکھ معیز کی ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو گئی۔ایک لڑکی کو اپنی عزت کی پرواہ ہونی چاہیے تھی۔پہلے پہل تو وہ خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے کھڑا رہا لیکن اگلے پانچ منٹ تک جب اس کی موجودگی اور اس کی خود سے یوں لاپرواہی اس سے برداشت نہ ہوئی تو بول اٹھا۔

مس انجم کل سے آپ اس آفس کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پروپر ڈریسنگ کر کے آئیں گی۔مجھے" لڑکیوں سے خود سے یوں لاپرواہی بلکل نہیں پسند۔"اس کے تیز لہجے پہ وہ شرمندگی سے سرخ پڑتے چہرہ جھکا گئی۔معیز سے نگاہیں ہٹانا مشکل ہو گیا۔انٹر کام بجنے کی آواز پہ معیز نے چونک کر فون کان سے لگایا لیکن دوسری جانب سے آنے والی آواز پہ اس کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔

یہ کیسے ممکن ہے۔وہ اتنے ضروری دن آف کیسے لے سکتی ہیں۔آج بہت اہم میٹنگ ہے ہماری اور پریزنٹیشن" بھی فاطمہ ہی دینے والی تھی۔آپ انہیں فون کریں۔"اس نے خود پہ ضبط کرتے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا۔انجم سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

کیا مطلب وہ فون بھی نہیں اٹھا رہی۔اب کیا ہو گا۔یہ پارٹی ساتھ چھوڑ گئی تو کیا ہو گا وہ لوگ ہماری کمپنی کیلیے" بہت اہم ہے۔اتنی جلدی سب کیسے تیار ہو گا۔بارہ بجنے میں بھی صرف دو گھنٹے باقی ہیں۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مسلسل آفس میں چکر کاٹ رہا تھا۔ انجم کی آنکھیں اس کی بات سن چمک اٹھی۔ اس نے کچھ سوچ کر معیز کی جانب دیکھا۔

سر اف یو ڈونٹ مائنڈ میں آپ سے کچھ کہوں۔" انجم کی نرم آواز پہ معیز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔"

میں ایک بار کوشش کر سکتی ہوں پریزنٹیشن دینے کی۔ آپ ایک بار مجھے سب تفصیل سے بتادیں۔ میں ابھی سے تیاری شروع کرتی ہوں۔ امید ہے آپ بلکل بھی مایوس نہیں ہونگے۔" اس کے پریقین لہجے پہ معیز نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔ انجم نے اسی تیزی سے کرسی کھینچتے اس کے ساتھ لگائی اور خود اس پہ بیٹھ گئی۔ اس کی اس قدر نزدیکی پہ معیز نے اپنا خشک پڑتا حلق تر کیا اور اپنے کپکپاتے ہاتھوں پہ قابو پایا۔ انجم کی نگاہوں سے اس کے ہاتھوں کی لرزش مخفی نہ رہی۔ وہ اپنی کامیابی پہ دلکشی سے مسکرا دی اور اسکی یہی مسکراہٹ معیز کی نگاہوں سے اوجھل رہی۔

****

بہت دیر کر دی مہربان آتے آتے۔" اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ زاویار نے حسن کو گھورا تو وہ گڑبڑا گیا۔"

"وہ بس کچھ مصروف تھا۔"

ہاں تمہاری مصروفیت کا اندازہ ہے مجھے۔ بھابھی کو چھوڑنے گئے تھے لگتا ہے بھابھی کے ساتھ پڑھنے بھی چلے گئے تھے اندر۔" وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے سے باز نہ آیا۔ زاویار نے سرد نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جسے نجانے کس نے اس متعلق بتادیا تھا۔ اب پورا دن اسے اسی قسم کی بکواس سننی پڑنی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کس کی بکواس کی ہے تم سے اس قسم کی۔" وہ تیکھے لب و لہجے میں بولتے اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔"

آپ کے گھر کے سب سے چھوٹے سپوت میر امطلب علی ظفر نے۔ان کا کہنا تھا کہ ہو سکتا ہے راستے میں کہی" وہ دونوں ایک دوسرے کی نگاہوں میں کھو گئے ہو۔محبت کے اشعار پڑھے جا رہے ہو یا پھر کچھ اور۔" وہ بول کر مدھم سا ہنسا۔علی کی باتوں نے اسے بھی بے حد لطف دیا تھا۔

لیکن تم جانتے ہو میرا کیا جواب ہے کہ تم جیسا اکھڑ مزاج اکڑو بد تمیز انسان ان سب چیزوں میں پڑنے سے" قبل خود کی جان لینا پسند کرے۔" وہ سراسر اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔زاویار کا چہرہ خفت کے مارے سرخ پڑ گیا۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے کرسی پہ ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھا۔اب گھر میں علی کم تھا جو باہر حسن بھی شروع ہو گیا تھا۔

اب ہم اپنے کام پہ توجہ دے لیں۔" زاویار کے سخت لہجے پہ وہ گڑبڑا کر تیزی سے سیدھا ہوا اور اثبات میں سر" ہلایا۔

اس کی حالت کیسی ہے جو ہسپتال گیا ہے اور دوسرا جو حوالات کے پیچھے ہیں اس نے کچھ بولا یا نہیں۔" زاویار" نے اپنی پیشانی مسلتے استفسار کیا۔

کچھ بھی حل نہیں نکل پایا سر۔ایک تو زیادہ لمبے عرصے کی بیماری پہ چلا گیا ہے مطلب فالج کا اٹیک اور دوسرا" اس نے تو اتنی مار کھا کر بھی کچھ نہ بولنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔" زاویار نے اس کی بات پہ گہرا سانس بھرا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حیرت ہے اس کے گینگ کے سربراہ نے کوئی رابطہ نہیں کیا اپنے ساتھیوں کو غائب دیکھ۔"وہ بھنویں کے درمیان انگلی پھیرتے پرسوچ لب و لہجے میں بولتے حسن کو بھی سوچوں میں مبتلا کر گیا۔اسی دوران حوالدار اجازت لیتے اندر داخل ہوا اور کسی کے آنے کی اطلاع دیتے وہاں سے باہر نکل گیا۔

کون ہو سکتا ہے۔ حسن نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں تھی۔وہ ایکدم سیدھا ہو کر بیٹھا۔چہرہ از حد پتھریلا تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دو بے حد ہٹے کٹے نوجوان ہاتھوں میں بھاری بھرکم سوٹ کیس تھامے جوں ہی اندر داخل ہوئے زاویار اور حسن کا ماتھا ٹھنکا۔ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

تم مجھے پہچان تو نہیں پائے ہو گے ایس ایس پی زاویار لیکن ہم تم جیسوں کو بہت اچھے سے پہچان گئے ہیں۔"وہ بریف کیس میز پہ رکھتے سکون سے کرسیوں پہ براجمان ہو گئے۔زاویار کی پیشانی کی رگیں پھٹنے کے قریب تھی۔ بھینچی ہوئی مٹھیاں اس کے ضبط کے گواہ تھی۔ حسن نے گہرا سانس بھرتے پلکیں جھپکائی اور مجھے پرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔

تجھ جیسے کتوں کو کون نہیں پہچانتا۔ہاں نام کا تو معلوم نہیں لیکن اتنا تو اندازہ ہو گیا ہے کہ تو بھی اسی گینگ سے تعلق رکھتا ہے تبھی ڈنکے کی چوٹ پہ یہاں موجود ہے لیکن میں بھی ایس ایس پی زاویار کو کوئی کھلونا نہیں جس سے جب جی چاہا تو نے کھیل لیا سمجھے۔"وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔ان دونوں آدمیوں کا بلند بانگ قہقہہ بے ساختہ تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو ابھی نیا ہے تبھی اتنا پاک صاف بن رہا ہے لیکن پریشان مت ہو یہاں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ تیرے سے پہلے بھی بہت بکے ہیں۔ چل تیرے ساتھ ایک ڈیل کرتے ہیں بچوں کو اغواء کر کے جو پیسہ ہمیں ملے گا اس کا ایک چوتھائی حصہ بھی تیرا۔ بول اب منظور ہے۔ زاوایار نے لہو رنگ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی جو کس قدر دھڑلے سے اس بات کا اعتراف کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ بپھرتے اپنی جگہ سے اٹھتا حسن نے یکلخت اسے قابو کیا۔

ارے ارے رک تو سہی یہ ہماری جانب سے نہیں ہمارے باس کی جانب سے پیش کی گئی ڈیل ہے۔" انہوں" نے ایک اور دھماکہ کیا۔ زاویار تھم سا گیا۔

باس۔" حسن کے لب بے آواز سرسرائے۔ ان دونوں کے آنکھوں کے پردے ذکی نامی شخص کی آنکھیں" لہرائی۔ مطلب یہ دونوں بھی اس گینگ کا حصہ تھے سربراہ تو کوئی اور ہی تھا جو ابھی بھی پردے کے پیچھے تھا۔

کون ہے تمہارا باس۔ اس کتے کو بھی سامنے لاتے تاکہ منہ پہ بات ہوتی۔ پیٹھ پیچھے اپنے ساتھیوں کو بھیج کر وہ" ڈرپوک باس تمہارا کیا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کیا چھپا رکھا ہے اسے۔" وہ اشتعال کے عالم میں غرایا۔

تاکہ اگر تم لوگ ہمیں موت کے دہانے پہ بھی لے جاؤ تو یہ سلسلہ نہ رکے کیونکہ باس ہے نا۔ دو کو مارو گے تو" دس مزید اجاگر ہونگے مگر یہ سلسلہ جو پانچ سالوں سے چلتا آرہا ہے وہ ختم نہیں ہوگا۔" وہ مسلسل ان کی سماعتوں میں صور پھونک رہا تھا۔ زاویار کی آنکھوں کے سامنے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ لے دس کڑور بھلی چنگی رقم ہے۔ کب تک بیٹھ کر کھاتا رہے گا وہ بھی مفت میں تجھے بھی علم نہیں ہے اس" بات کا۔ چھوڑ یہ کرسی اور گھر بیٹھ کر آرام کر۔ ان سب خدمتوں میں کچھ نہیں رکھا۔ سرکاری ملازم بن کر کتنا تو کمالے گا۔" زاویار کی آنکھیں جلنے لگی۔ وہ کاٹ دار نگاہیں اسی پہ جمائے کھڑا تھا۔

میں چاہوں تو تجھے ابھی اور اسی وقت یہ دس کڑور دینے کے جرم میں حوالات کے پیچھے کر سکتا ہوں لیکن نہیں" ابھی نہیں اندر تو تم اسی وقت جاؤ گے جب تمہارا مالک تمہارا سربراہ تمہارے آگے آگے ہو گا۔ تم تو نا سمجھ ہو معصوم ہو جو اپنے بے غ*** باس کے حکم پہ مجھے یہ نظرانہ پیش کرنے آئے ہو لیکن میں بے ایمان اور ڈرپوک نہیں جو اتنے پیسوں میں اپنے ایمان بیچ ڈالوں۔" زاویار بہت سکون سے اپنی کرسی سے پشت ٹکائے اسے جھلاتے اس پہ براجمان بولا۔ وہ دونوں تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تیزی سے سیاہ رنگ کا نوٹوں سے بھرا سوٹ کیس زاویار کے آگے کھول کر رکھ دیا تھا جو کہ ان کے مطابق اس کی بہادری کا تحفہ تھا لیکن وہ ان کی ساری چالاکیاں سمجھ رہا تھا جو اسے رشوت دے کر بے ایمان کرنے کی پوری تیاریوں میں تھے۔

جاؤ اسے واپس لے جاؤ اور میری ایک بات کان کھول کر سن لو اپنے باس کو بول دینا کہ وہ پولیس آفیسر زاور" ہونگے جو اتنا پیسہ دیکھ کر رال ٹپکاتے ہیں اور سیکنڈوں میں بک جاتے ہیں لیکن میں ان میں سے نہیں جو تجھ جیسے بزدل کی غلامی کروں اور سرِ تسلیم خم کروں۔" زاویار اپنی کرسی چھوڑ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پہ غصے کی لالی تھی۔ آنکھوں میں ایک طرح کا عزم بڑھ چڑھ کر بول رہا تھا۔ ان آدمیوں کا اب غصے سے برا حال تھا۔ وہ تو

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سمجھے تھے کہ یہ معمولی سا افسران کے پیسوں کے آگے بک جائے گا اور اس کیس کو ہمیشہ کی طرح بند کر دیا جائے گا لیکن وہ یہ بات فراموش کر بیٹھے تھے کہ پانچوں انگلیاں برابر بلکل نہیں ہوتی۔

اور ایک بات اور سن۔" وہ جو اپنا سوٹ کیس بند کرتے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے زاویار کے تیز لہجے میں تھمے" اور مڑ کر اسے دیکھا۔

اپنے باس کے کفن کیلیے سنبھال کر رکھو یہ پیسہ۔ وہ کیا ہے نا اسے دفنانے کو جگہ نہیں ملے گی۔ پھر ہو سکتا ہے" کڑوروں میں قیمت دینی پڑے۔ اس کیلیے ہر چیز کا انتظام کر لو کیونکہ اب اس کا پالا ایس ایس پی زاویار ظفر سے پڑا ہے۔ اگر اس کی موت کے بعد بھی پیسوں میں کمی بیشی ہو تو مجھ سے مانگ لینا میں بہت دریا دل ہوں۔" وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔ حسن اس کی بات سن دلکشی سے مسکرا دیا۔ زاویار اپنی جگہ سے اٹھتے ان کی جانب دیکھا اور اس کے سوٹ کیس پہ نرمی سے ہاتھ پھیرا تھا۔ ان آدمیوں نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو اب دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔

آؤٹ۔ اگلے ہی لمحے وہ درشتگی سے دھاڑا۔ وہ دونوں تیزی سے باہر کی جانب بھاگے۔ ان کے جاتے ہی زاویار تیزی سے حسن کی جانب مڑا اور کرسی پہ بیٹھتے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا۔ اسی لمحے اس کی نگاہ میز پہ رکھے ایک خاکی لفافے پہ پڑی۔ اس نے چونک کر وہ لفافہ اٹھاتے کھولا تو اندر سے ایک کاغذ نکلا۔ زاویار نے اسے کھولتے جوں ہی پڑھنا شروع کیا اس کی ماتھے کی رگیں پھٹنے والی ہو گئی۔ آنکھوں میں بے تحاشہ لہو اتر آیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھے ایسا لگا تھا کہ تجھے اپنی فیملی کی جان اور عزت بہت پیاری ہو گی خاص طور پہ اپنی حسین بیوی کی لیکن چلو" تیری مرضی تھی انسپکٹر۔ ویسے ایک راز کی بات بتاؤں مجھے بچوں کے ساتھ ساتھ حسین لڑکیاں بھی بہت اپنی جانب متوجہ کرتی ہیں۔" اس کے ساتھ ہی نیچے ذکی لکھا ہوا تھا۔ زاویار کا ذہن اس کی بکواس پڑھ سائیں سائیں کرنے لگا۔ اس کی اڑی اڑی رنگت دیکھ حسن نے اس کے ہاتھ سے وہ کاغذ پکڑ کر جوں ہی پڑھا اس کی حالت بھی مختلف نہ تھی۔

بھابھی یونی ہے زاویار۔" حسن نے ہوش میں لوٹتے بے چینی سے استفسار کیا لیکن اس کی نگاہیں تو جیسے ایک" جگہ ہی ٹھہر گئی تھی۔ حسن نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے ہوش دلایا۔

تم جاؤ یونی سے بھابھی کو پک کرو اور یہ لیپ ٹاپ کا کام مجھ پہ چھوڑ دو۔ میں باقی سنبھال لوں گا۔ تمہیں اب نکلنا" ہو گا کیونکہ وہ اب تمہیں کمزور کرنے کیلیے تمہاری فیملی کو ٹارگٹ کرے گا تاکہ تم اپنے قدم اس کیس سے پیچھے لے لو۔ اٹھو زاویار جاؤ۔" حسن نے غصے سے اسے باہر کی جانب دھکیلا۔ اگلے ہی لمحے وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے باہر کی جانب بھاگا اور گاڑی نکالتے سیدھا یونی کی جانب دوڑائی۔ سارا راستہ اس کا ذہن ان بے لگام سوچوں میں ہی الجھا رہا تھا۔ اس نے اپنی پیشانی مسلتے ڈیش بورڈ سے فون اٹھایا اور ماہا کا نمبر ڈائل کیا لیکن دوسری جانب سے کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ پریشانی کے عالم میں اس نے آدھے گھنٹے کا راستہ پندرہ منٹ میں طے کرتے گاڑی جوں ہی اس کے ڈیپارٹمنٹ کے باہر روکی۔ اس نے ایک بار پھر فون کان سے لگایا لیکن ایک بار پھر ناکام رہ گیا۔ گارڈز

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے ملاقات کرتے وہ ایچ اوڈی سے ملنے کی خاطر تیزی سے ڈیپارٹمنٹ کے اندر کی جانب بڑھا۔اس دوران مسلسل وہ ماہا کو فون بھی ٹرائے کر رہا تھا۔

میری وجہ سے اس کی ذات کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔وہ پھیکے پڑتے چہرے سمیت بڑبڑایا۔اس سے قبل کہ وہ ایچ اوڈی کے آفس میں گھستا اس کی نگاہیں سامنے دکھائی دینے منظر کو دیکھ جم سی گئی۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں سامنے دیکھ رہا تھا جہاں ماہا کسی لڑکی سے مسکراتے ہوئے کوئی بات کرنے میں محو تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کی جانب بڑھا۔چہرہ اشتعال کے مارے سرخ پڑ رہا تھا۔آس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس حیرت سے اس جاذب پولیس آفیسر کو تک رہے تھے۔اگلے ہی لمحے وہ ماہا کے نزدیک پہنچا تو ماہا بھی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

زاویار۔آپ یہاں۔"اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی زاویار نے ایک سرد نگاہ اس پہ ڈالتے اس کی کلائی" تھامی اور اسے لیتے باہر کی جانب بڑھا۔اس کی سخت گرفت میں ماہا کو اپنے کلائی کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"زاویار سب دیکھ۔"

بکواس بند رکھو تم اپنی۔مجھے تمہاری آواز نہ آئے۔"وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔ماہا کے لبوں کو قفل لگ گیا۔سب" سٹوڈنٹس میں چہمگوئیاں شروع ہو چکی تھی۔

دیکھیے سر آپ کسی لڑکی کو یوں نہیں لے کر جاسکتے۔"گارڈز نے ڈرتے ڈرتے اسے روکنا چاہا جو پولیس کی وردی" میں ملبوس تھا۔ماہا نے اپنا حلق تر کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بیوی ہے یہ میری۔" وہ قہر برساتے لہجے میں بولتے ماہا کا سانس سو کھا گیا۔ نجانے اب اس سے ایسا کونسا گناہ ہو گیا تھا جو وہ اسے لینے پہنچ گیا تھا۔ اسے ایک جھٹکے سے گاڑی میں بٹھاتے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

"زاویار۔"

تمہیں موبائل کس لیے دیا ہے پاگل لڑکی۔" وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی غصے سے بولا۔ ماہا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک خوف واضح تھا۔ وہ جی جان سے ٹھٹھکی۔

موبائل۔" وہ بڑبڑائی اور تیزی سے بیگ میں جھانکتے موبائل نکالا۔ تیس مسڈ کالز دیکھ اس نے حلق تر کیا اور چور نگاہیں زاویار کی جانب اٹھائی۔

وہ۔ سائیلنٹ پہ تھا موبائل۔" وہ اس کے خوف سے ہکلا کر بولی۔"

جی تو چاہ رہا ہے شدت سے کہ تمہیں سائیلنٹ کر دوں ابھی اور اسی وقت۔ جانتی ہو نا میری کام کی نوعیت کیسی ہے۔ اپنا دماغ ہر وقت حاضر رکھنا پڑتا ہے۔ میری زندگی میں تم ہی پریشانی بن جاؤ گی تو باقی مصیبتوں سے کیسے چھٹکارہ حاصل کر پاؤں گا۔ جان نکل گئی تھی میری یہ سوچ کر ہی۔" وہ درشتگی سے بولتے رکا اور اس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے یکلخت اسے اپنے کہے گئے سخت الفاظوں کا اندازہ ہوا۔

آئی ایم سوری۔ میں آئندہ خیال رکھوں گی۔ وہ کلاس میں موبائل سائیلنٹ پہ ہی رکھا جاتا ہے۔" وہ اپنا رخ موڑ کر آنسو پونچھتے دھیمے سے بولی۔ زاویار نے غصے سے ہاتھ سٹیرنگ پہ مارتے اپنا ماتھا مسلا۔ ایک بار پھر وہ اپنی ساری فرسٹریشن اس پہ نکال چکا تھا۔ اپنی کوتاہی کا ادراک اسے شدت سے ہوا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اول تو اب تم کچھ روز یونی نہیں جاؤ گی۔" اس کی بات پہ ماہا حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس کی جانب مڑی۔"

کیوں۔ کیوں نہیں جاؤں گی۔ شاید آپ بھول رہے ہیں کہ مجھے یونی زبردستی بھیجنے والے بھی آپ ہی" تھے۔" وہ اسے جتانے والے لہجے میں بولی۔ اس دوران گاڑی گھر کی حدود میں داخل ہوئی۔

کیونکہ یہ میرا حکم ہے۔ اب جاؤ اندر مزید کوئی بحث نہیں ہو گی اس بابت۔" وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتے" اسے اشتعال میں مبتلا کر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ بحث کو مزید طوالت بخشتی زاویار نے اس کی جانب کا دروازہ کھولتے اسے باہر نکالا اور اندر جانے کا اشارہ کیا۔

تمہارا فون سائیلنٹ پہ نہ ہو اور دوسری بات اس گھر سے باہر تم نے پاؤں رکھا مجھ سے پوچھے بغیر تو مجھ سے برا" "کوئی نہیں ہو گا ماہا۔

دیکھتی ہوں کیسے روکتے ہیں مجھے یونی جانے سے۔" وہ ہٹ دھرمی سے بول کر سر جھٹکتے تن فن کرتے اندر کی" جانب بڑھ گئی۔

پاگل لڑکی۔" وہ سر جھٹک کر بڑبڑایا اور گاڑی واپسی کے راستے کی جانب بڑھالی۔ معاً کچھ سوچتے اس نے اس" لڑکے کی تصویر پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ہی موجود اپنے کسی دوست کو بھیجی اور اس کے بابت تمام معلومات نکالنے کا حکم صادر کیا۔

آخر کون ہے یہ ذکی۔" وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گراتے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ اس بات پہ تو اسے یقین تھا" کہ وہ اسے کہیں نہ کہیں دیکھ ضرور چکا ہے لیکن کہاں یہ بات چاہ کر بھی اس کے ذہن میں نہیں آرہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا۔" علی جو لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کرنے میں محو تھا نزدیک سے ابھرنے والی دھیمی" آواز پہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوا جہاں عبیر کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں بے دردی سے مسل رہی تھی۔

ہاں میں ناراض ہوں تم سے۔ علی نے بھی بغیر کسی تردد کے جواب دیا۔اس دوران وہ دوبارہ نگاہیں لیپ ٹاپ پہ مرکوز کر چکا تھا۔ عبیر کی جان پہ بن آئی۔ایک وہ تو اس سے زیادہ تر محبت سے پیش آتا تھا۔ایک وہ ہی تو تھا جو اسے اتنے لوگوں کی موجودگی میں نظر انداز نہیں کر پاتا تھا۔

کیوں ناراض ہیں آپ مجھ سے۔" وہ بجھے بجھے لہجے میں بولی۔"

تم بہت اچھے سے جانتی ہو کہ میں کیوں ناراض ہوں تم سے۔" وہ دھیمے مگر سرد لہجے میں اسے جتانے سے باز نہ" آیا۔وہ اس میں اعتماد بحال کرنا چاہتا تھا اور یہ لڑکی مزید ان کے قدموں میں گری چلی جا رہی تھی۔

نہیں میں تو نہیں جانتی۔" وہ بے چینی سے بولتی اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھال گئی۔"

جب وہاں تمہارے رشتے کی بات چل رہی تھی تو اس وقت بولی کیوں نہیں۔یا پھر تمہیں بھی شادی کا شوق ہوا" جا رہا ہے۔اپنی عمر دیکھی ہے تم نے۔یہ تمہاری کوئی عمر ہے ان جھنجھٹوں میں پڑنے کی۔" وہ غصے سے اسے باور کرانے والے انداز میں بولا۔عبیر نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔اس کی ناراضگی وہ بلکل بھی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں کیا کر سکتی ہوں۔میرے متعلق تو ہر فیصلہ مما لیتی ہیں۔میں انہیں کچھ کہتے ہوئے اچھی لگتی ہوں" کیا۔وہ میری مما ہے میرے سے بڑی ہے۔میں ان کے فیصلے سے انکار نہیں کر سکتی۔"وہ بھیگے لہجے میں بولی۔اس کی سرخ متورم آنکھیں دیکھ علی نے لب بھینچے۔اسے یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ وہ اس کی ناراضگی سے خوفزدہ تھی۔اتنی بھیڑ میں جب کوئی ایک انسان اپنا ملتا ہے تو وہ انسان اسے بھی کھونے سے ڈرتا ہے۔عبیر کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔

ٹھیک ہے وہ تم سے بڑی ہے لیکن زبردستی وہ بھی نہیں کر سکتی۔خیر پھپھو کو تو چھوڑ ہی دو لائبہ وہ جب تمہیں" کمتر سمجھتی ہے ٹوکتی ہے بات بات پہ اس وقت منہ میں کونسی سپاری ڈالی ہوتی ہے تم نے۔عبیر اگر تم ایسی ہی رہی تو پھر مجھ سے بھی کسی قسم کی نرمی کی توقع مت رکھنا۔"وہ غصیلے لہجے میں بولتے اسے ٹھٹھکا گیا۔عبیر کی آنکھیں اس کی بات پہ من من آنسوؤں سے بھر گئی۔اس نے تڑپ کر علی کا بازو تھام لیا۔اس کی بے ساختہ حرکت پہ علی ساکت رہ گیا۔

پلیز آپ مجھ سے ناراض مت ہو۔مم۔میں ٹھیک ہوں وہ مجھے کچھ نہیں کہتی۔۔"علی نے اس کے جھوٹ پر" ضبط کے کڑوے گھونٹ بھرے۔اس کا بگڑا تنفس دیکھ علی ٹھٹھک گیا تبھی اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے تھپتھپایا۔

ا"اوکے اوکے۔ریلیکس کچھ نہیں ہوا عبیر۔"وہ نرمی سے گویا ہوا۔اس کی حالت خراب ہو رہی تھی اور اس کی بدولت اس کی صحت پہ کوئی اثر پڑتا علی کو یہ گوارا نہیں تھا۔عبیر نے سرعت سے اپنے آنسو پونچھے اور مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔علی نے تھکے تھکے انداز میں اپنا سر صوفے سے ٹکا لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو اس کا مطلب ہے کہ تم تیار ہو اس شادی کیلیے۔ تم نے بھی رضامندی ظاہر کی ہوئی ہے۔" اس کی تھکی ہاری آواز سن عبیر کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا۔ اس نے چند ساعتیں اس کے چہرے کو دیکھا اور چہرہ جھکا لیا۔

جی میں تیار ہوں۔ اتنے سال انہوں نے پال لیا یہی بہت ہے۔ اس سے زیادہ ان سے کچھ نہیں چاہیے مجھے۔" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ علی نے ایک خاموش نگاہ اس کے بھیگے چہرے پہ ڈال کر ہٹالی۔

اتنے سال انہوں نے جو کیا ہے وہ ان کا فرض تھا۔ کوئی انوکھا کام نہیں کیا ہر ماں باپ کرتے ہیں لیکن کبھی" اولاد کو جتاتے نہیں خیر اب جب تمہاری مرضی اس میں شامل ہے تو پھر کسی بات کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ تم جاسکتی ہو عبیر۔" وہ شکست خوردہ لہجے میں بولتے نگاہیں لیپ ٹاپ پہ جما کر بیٹھ گیا۔ عبیر نے تڑپ کر اس کی بے رخی دیکھی۔

وہ میں۔

پلیز عبیر۔" وہ دانت پہ دانت جماتے ضبط سے بولا۔ عبیر اپنے چہرے پہ کپکپاتے ہاتھ پھیرتے اپنی جگہ سے اٹھ" کھڑی ہوئی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس کی پشت کو دیکھ وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

جب اسے پسند کرتے ہیں تو اعتراف کرنے میں جھجک کیسی۔" ماما کی دھیمی آواز پہ علی کے چہرے پہ ایک سایہ" سا لہرایا۔ اس نے گھڑی کی جانب دیکھا۔ ابھی اس کے لوٹنے کا وقت تو نہیں ہوا تھا پھر اتنا جلدی وہ کیسے لوٹ آئی۔

"پسند اور میں عبیر کو کیا ہو گیا ہے بھابھی ماں۔ بس عجیب سا افسوس ہوتا ہے اسے دیکھ کر۔ شاید ہمدردی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

محبت کو ہمدردی کا نام دینے والے بزدل کہلاتے ہیں علی بھائی۔ آپ اپنی محبت کی ہی توہین کر رہے ہیں۔ وقت" ابھی بھی نہیں بگڑا۔ آپ کسی سے بھی بات کر سکتے ہیں گھر میں۔ سب کچھ ممکن ہے۔ عبیر کی جس طرح کی حالت ہے وہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا آپ اسے سنبھال سکتے ہیں۔ اس طرح کے ٹروما سے نہ سہی مگر زندگی کا کچھ حصہ تاریکی میں میں نے بھی گزارا ہے بہت مشکل وقت تھا وہ۔ پاس کوئی بھی نہیں تھا میرے۔ کوئی سنبھالنے والا سمجھنے والا کوئی نہیں تنہا تھی بلکل لیکن آپ اگر اسے سمجھ سکتے ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ آپ اسے زندگی بھر سمجھیں۔" وہ نم مسکراہٹ سمیت بولی۔ علی جو یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔ اس نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

ارے ماہا تم اتنی جلدی گھر آ گئی۔ خیریت۔" رائقہ کی خوشگوار آواز پہ ایک بار پھر زاویار کی باتیں اس کے ذہن" میں تازہ ہو گئی۔ وہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔ علی نے شکر ادا کیا کہ بات بدل گئی تھی۔

تمہارے بھائی میری سمجھ سے باہر ہیں۔ کبھی یونی جانے کیلیے خود زبردستی کرتے ہیں۔ گھسیٹ کر نکالتے ہیں اور" آج گھسیٹ کر گھر لے آئے کہ میں اب یونی نہیں جاؤں گی بس فون نہیں اٹھا پائی تھی ان کا کیونکہ سائیلنٹ پہ تھا۔" وہ منہ بنا کر بولی۔ رائقہ اور علی نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

پوری بات بتائیں نا کیا ہوا۔" علی سیدھا ہو کر بیٹھا۔"

تیس مسڈ کالز تھیں ان کی موبائل پہ۔ اب مجھے بھی پوری بات نہیں معلوم۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے" بولی۔ علی کے ذہن میں فوراً کچھ کلک ہوا۔ ویسے بھی وہ کسی کیس میں آج کل الجھا ہوا تھا شاید اسی کی کوئی کڑی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہو گی۔ علی نے اس سے ذکر کرنا ضروری نہ سمجھا ورنہ خوامخواہ پریشانی بڑھتی۔ اب وہ سب ظفر کے جانے کے متعلق باتیں کر رہے تھے کیونکہ وہ آج رات کی فلائیٹ سے ہی کراچی جا رہے تھے جس کی بدولت ماہا کا دل ٹھیک ٹھاک اداس تھا۔

کچھ وقت اپنے کمرے میں گزار کر وہ رات کے آٹھ بجے نیچے اتری تو سب لاؤنج میں ہی آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ وہ بھی ان کے نزدیک جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے آنے کے کچھ دیر بعد ہی مسکراتا ہوا معیز جوں ہی لاؤنج میں داخل ہوا سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی۔

آج بہت خوشگوار موڈ میں دکھ رہے ہو۔ سب خیریت ہے نا صاحبزادے صاحب۔" ظفر کی بات پہ معیز ایک بار پھر کھل کر مسکرا دیا۔ علی نے اس دوران اس کی جانب دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ اس کا ذہن ابھی بھی صبح والے واقع کے زیر اثر تھا۔

جی بابا آپ کا یاد ہے دبئی والے کلائنٹس جن کے ساتھ ڈیلنگ چل رہی تھی ہماری ہم اس میں کامیاب ہو گئے" ہیں بابا۔ میں آج بہت خوش ہوں کیونکہ میرے لیے یہ میری لائف کی سب سے بڑی اچیومنٹ ہے۔" اس کا لہجہ کھنکتا تھا۔ علی بھی اس بار اسے نظر انداز نہ کر پایا کیونکہ اس کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ سچی تھی۔ ظفر اب اسے گلے سے لگا کر مبارکباد دے رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ علی بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے مبارکباد دیتا معیز کی اگلی بات پہ علی کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹ گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور یہ سب آپ جانتے ہیں کس کی بدولت ممکن ہوا ہے صرف انجم کی بدولت۔ جس نے پریزنٹیشن دینی تھی" وہ آج لیو پہ تھی جس کی بدولت جلد بازی میں اس نے پریزنٹ کرنے کی ٹھانی اور کامیابی ہمارا مقدر ٹھہری۔"معیز مسکراتے لہجے میں بولا۔ ماہا کا ذہن اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگا۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں رائقہ کی جانب دیکھا تو وہ نگاہیں چرا گئی۔

ا"ان۔ انجم۔۔ کک۔ کیا مطلب۔"ماہا اپنی لرزتی انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے ہوئے بولی۔ علی اپنے وجود میں اٹھتے ابال کو دباتے واپس صوفے پہ ٹک گیا۔ اس کی حرکت کو معیز نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

آپکو کسی نے بتایا نہیں ہو گا ماہا مگر انجم اب ایک امپلوائے کی حیثیت سے میرے آفس میں اپنی خدمات" سرانجام دے رہی ہے۔ علی تم مبارک باد نہیں دو گے۔"وہ ماہا کو جواب دیتے علی کی جانب متوجہ ہوا۔ علی اس کی بات پہ تمسخر سے مسکرایا۔

اپنی جیت کا تمغہ آپ جسے پہنا رہے ہیں نا اسی سے موصول کریں مبارکباد۔ اصل میں یہ ڈیلنگ پہلے بھی آپ" کے نام ہی ہونی تھی مگر اس نے ایک اچھی سی پریزنٹیشن دے دی ہو گی جو مقابل پارٹی کو اچھی لگ گئی اور اس کے بعد آپ کی سالوں کی محبت دن رات کا جاگنا سب رائیگاں چلا گیا کیونکہ آپ کو تو اپنی معصومیت داؤ پہ لگانے کا بہت شوق ہے نا۔ میں آپ کو ایک بار پھر بول رہا ہوں معیز بھائی کہ وہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے وہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ آپ کو اس مقام پہ لا کر مارے گی جہاں پانی بھی نہیں ملے گا۔"وہ غصے سے سرخ ہوتے چیخا۔ اگلے ہی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لمحے اپنے منہ پہ پڑنے والے زناٹے دار تھپڑ کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑایا۔ معیز نے تیزی سے زاویار کو سنبھالا جو طیش کے عالم میں اسے گھور رہا تھا۔ علی خالی خالی نگاہوں سے زاویار کو دیکھ رہا تھا۔

تمہیں یہی تربیت دی ہے کہ بڑوں سے یوں بات کرو تم۔ کس طرح مخاطب ہو تم معیز سے۔ آج تک اس گھر" میں ایسا کچھ نہیں ہوا تو پھر آج کیوں۔" وہ گرجا۔ علی نے شکوہ کناں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ ماہا جو انجم کے خلاف کچھ بولنے والی تھی اس کے خوف سے سہمتے حلق تر کر گئی اور خاموشی سے قدم پیچھے کی جانب لے لیے۔ اسے اپنی سوچیں سچ محسوس ہوئی مطلب وہ انجم کے خلاف کوئی بھی بات سن کر بھڑک اٹھا تھا۔ بدگمانی عروج پہ تھی۔

بھائی۔ ریلیکس کچھ نہیں ہوا۔ "معیز نے نرمی سے زاویار کو سنبھالنا چاہا۔ ظفر افسوس سے ان تینوں بھائیوں کو" ایک دوسرے کے مقابل دیکھ رہے تھے۔

ابھی وہ آفس تک آئی ہے اور اس کا کالا سایہ ہم بھائیوں پہ پڑ بھی گیا۔ بہت جلد وہ اس گھر میں آئے گی اور اس" کے بعد جو ہوگا نہ وہ یقیناً آپ میں سے کسی سے بھی دیکھا نہیں جائے گا۔ ختم کر دے گی وہ سب۔ سب ختم۔" وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں انہیں حقیقت سے روشناس کراتے مضبوط قدم اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی زاویار نے غصے سے اپنے ہاتھ کو بھینچا جو اس نے علی پہ اٹھایا تھا۔ اس کے منظر سے غائب ہوتے ہی وہ معیز کی جانب مڑا۔

اور یہ علی کیا بول رہا تھا کس کو رکھا ہے تم نے آفس میں۔" وہ سرد مہری سے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی وہ انجم لیکن آپ پریشان مت ہو وہ بدل گئی ہے کافی حد تک میں نے اسے پرکھا ہے۔شاید وہ ایک نئی" شروات چاہتی ہو۔"معیز نے اسے سمجھانا چاہا۔زاویار تمسخر سے ہنسا۔

بہت خوب معیز۔بہت اچھے جارہے ہو تم۔"وہ تلخی سے بولتے سر جھٹک گیا۔"

خیر فلحال باجی کے آنے سے قبل اس بات کو رفع دفع کرو۔ان کی آمد پہ بات مزید بگڑے گی۔جاؤ معیز فریش" ہو جاؤ تم اور تم بھی جاؤ زاویار۔اب کھانے کی میز پہ ہی ملاقات ہوتی ہے۔"وہ تحکم بھرے لہجے میں بولے۔کسی نے بھی ان کی بات پہ کوئی بحث نہ کی اور خاموشی سے کمروں کی جانب بڑھ گئے۔ماہا اور رائقہ کچن کی جانب چل دی اور ظفر نے اپنی توجہ صوفے پہ بیٹھے طیب کی جانب مبذول کرالی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ تازہ دم ہوئے کھانے کی میز پہ موجود تھے۔علی کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔اس کی یہی اچھی عادت تھی کہ چاہے ناراضگی اس کی کسی سے بھی ہو وہ باقی کاموں سے منہ نہیں موڑتا تھا۔

بیٹھو ماہا آپ بھی۔"ظفر کی نرم آواز پہ وہ اثبات میں سر ہلاتے کرسی کی جانب بڑھی۔"

ارے یہی رہنے دیتے۔کھانے کے دوران کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی تو۔"زاویار نے سختی سے لب آپس" میں پیوست کرتے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا اور چمچ واپس پلیٹ میں پٹخ دیا۔

تو کیا ہوا پھپھو لائبہ قریب ہی بیٹھی ہے۔کسی چیز کی ضرورت پڑی تو ہم لائبہ سے بول دیں گے آخر کو وہ بھی" اس گھر کی ایک فرد ہے۔ویسے بھی اب اسے یہ سب کام سیکھ لینے چاہیے وہ کیا ہے ناعنقریب شادی ہونے والی ہے اسکی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار پتھریلے لہجے میں بولتے آخر میں مسکراتے ہوئے بولا۔ سب نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔ لائبہ کا نوالہ حلق میں ہی اڑ گیا۔ سب کھانا پینا بھلائے اس کی بات مکمل ہونے کے منتظر تھے۔

کیا مطلب۔ کیا بول رہے ہو یہ۔" پھپھو پیشانی پہ شکنیں سجائے بولی۔"

شاید آپ صبح والی بات فراموش کر چکی ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ اگر مجھے اس رشتے میں کوئی خامی دکھی تو لائبہ" اس شخص سے بندھے گی اور اگر وہ بلکل ٹھیک ہوا تو عبیر۔ یہی کہا تھا نا میں نے علی۔" اس نے سپاٹ لب و لہجے میں بولتے قدرے توقف کے بعد معنی خیزی سے علی کو مخاطب کیا۔ وہ سٹپٹا گیا۔ باقی سب پریشانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

آپ کو ذرا بھی افسوس نہ ہوا پھپھو ایک معصوم سی لڑکی کی زندگی داؤ پہ لگاتے ہوئے۔ اتنے بڑے بڑے بچوں" کے باپ سے اسے بیاہنے چلی تھی آپ جس کی خود کی بیٹی عبیر جتنی ہے۔ کونسے جنم کا بدلہ لے رہی ہیں آپ اس سے۔ یا یوں کہوں کہ اس کی ماں کا بدلہ لے رہی ہیں آپ عبیر سے۔ اس بچی کی زندگی برباد کرنے سے پہلے اپنے شوہر سے سوال جواب کرنے چاہیے تھے آپ کو۔ دوسری شادی انہوں نے اپنے شوق سے کی تھی وہ بھی ایک مظلوم لڑکی سے۔ اپنے شوہر کے سامنے تو آپ ہمیشہ میٹھی رہی مگر جیسے ہی وہ گئے آپ نے عبیر کو اپنی مٹھی میں لے لیا۔ جانتا ہوں سوتن کسی سے برداشت نہیں ہے لیکن بیٹیوں کی زندگی سے یہ کھلوار تو کوئی ظالم بھی نہیں کر سکتا۔" وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔ صبح سے سوچ سوچ کر اس کے ماتھے کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی تبھی وہ جو بھرا ہوا تھا پھٹ پڑا۔ علی اور معیز نے فق چہرے سمیت زاویار کی جانب دیکھا مطلب عبیر ان کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سوتیلی بیٹی تھی اور وہ اس سب سے بے خبر تھے۔ یہ اصلیت جانتے ہی اب ایک ایک گھتی سلجھتی جا رہی تھی۔ ان کا عبیر کے ساتھ برا رویہ۔ اسے ٹارچر کرنا۔۔ وہ ان کی سوتیلی بیٹی تھی تبھی وہ اس کو کچھ نہ سمجھتی تھی۔

آپ کا یہ راز شاید راز ہی رہتا کیونکہ انکل نے جاتے وقت مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میری بیٹی کے نام کے ساتھ "کبھی سوتیلا لفظ نہ لگے لیکن آپ نے تو یہ ظاہر کر ہی دیا کہ سوتیلا سوتیلا ہی ہوتا ہے۔ اسی لیے مجھے آج سب کو اس حقیقت سے روشناس کروانا پڑا جس سے صرف میں اور بابا آگاہ تھے۔" وہ تمسخرانہ لب و لہجے میں بولا۔ علی کی نگاہیں بے اختیاری کی کیفیت میں عبیر کی جانب اٹھی جو چہرہ جھکائے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔ وہ لبوں کو سختی سے بھینچ گیا۔

اای لیے اب میں نے سوچا ہے کہ عبیر کی جگہ لائبہ کی شادی وہاں ہو گی تاکہ آپ کو بیٹی کی قدر و قیمت کا اندازہ" "ہو سکے۔

وہ میری بیٹی ہے تم کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے۔" پھپھو چلائی۔ زاویار نے پر سکون سے انداز میں ان" کی جانب دیکھا۔

آپ جانتی ہیں پھپھو میں ظلم کرنے کے جرم میں آپ کو ابھی جیل کی ہوا کھلوا سکتا ہوں کیونکہ میرا کام ہی یہی" ہے۔ اتنے سال آپ نے اس معصوم جان پہ ظلم و ستم ڈھائے ہیں جو کم تو بلکل نہیں ہے۔ اس کی سزا بھی بہت بھیانک ہو سکتی ہے۔ میں آپ کو آخری بار وارن کر رہا ہوں پھپھو کہ اپنے قدم پیچھے لے لیں ورنہ مجھے آپ کو جیل لے کر جاتے کوئی شرمندگی نہیں ہو گی۔ ایک اور بات بابا اب عبیر کا نکاح میں خود کرواؤں گا اور بہت جلد

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرواؤں گا کیونکہ جو بھی ہو سرپرست ابھی بھی پھپھو ہی ہیں اسکی یہ نہ ہو کہ دوبارہ اس حق کا استعمال کریں یہ۔" وہ ٹھیک ٹھاک سے انداز میں ان کی طبیعت صاف کرتے کرسی کھینچ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور آخر میں ظفر سے مخاطب ہوا۔ پھپھو اس کی باتوں پہ ساکت رہ گئی۔ لائبہ کی اڑی اڑی رنگت دیکھ عبیر کو خوف سا محسوس ہوا مگر وہ حلق تر کرتے چہرہ جھکا گئی۔ علی کا ذہن زاویار کی آخری بات سن سائیں سائیں کرنے لگا۔ نجانے اب اس نے کسے پسند کر لیا تھا۔ ماہا اور رائقہ نے پریشانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا کیونکہ وہ دونوں کی علی کی عبیر کیلیے پسندیدگی سے واقف تھے جو علی خود بھی ماننے کو تیار نہیں تھا۔ نجانے اب یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھنا تھا۔

****

" میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں تم مووی وغیرہ کی تیاری کرو۔" وہ جو کب سے بیٹھی پہلو پہ پہلو بدل رہی تھی کچھ سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے قدم خودبخود سست پڑ گئے کیونکہ وہ سامنے ہی صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کرنے میں مصروف تھا۔ ماہا نے گہرا سانس بھرتے خود میں ہمت مجتمع کی۔

لیکن مجھے تو ان سے بات ہی نہیں کرنی تھی۔" وہ دل ہی دل میں بولی۔ صبح والا غصہ ایکدم بیدار ہو گیا لیکن اس " غصے سے فرق کس کو پڑنا تھا یہی سوچ آتے ہی وہ غصہ ایکدم ماند پڑ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا سائیڈ ٹیبل سے نیلے رنگ کی فائل دینا مجھے۔"اس کی مصروف سی بھاری آواز پہ ماہا کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔وہ خاموشی سے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی۔اس کی جانب سے مسلسل خاموشی محسوس کر زاویار نے نگاہیں اوپر اٹھائی تو وہ پر سکون سی اپنے ہاتھوں میں لوشن لگا رہی تھی۔

ماہا میں تم سے مخاطب ہو۔"وہ دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔ماہا نے ایک بار پھر سے نظر انداز کر دیا۔زاویار کے ذہن میں یکلخت دھماکہ ہوا وہ فوراً سے پہلے سیدھا ہو کر بیٹھا اور لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھتے مضبوط قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھا۔ماہا کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

اب یہ یہاں کیا کرنے آرہے ہیں۔"وہ ہاتھوں کی انگلیوں میں آپس میں الجھا کر اسے مکمل نظر انداز کرنے کی تیاریوں میں تھی لیکن دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔

ماہا۔کیا تم بہری ہو گئی ہو۔اس کی بات پہ وہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔زاویار نے اس کی کلائی کو ایک لمحے میں اپنے شکنجے میں لیتے اپنے مقابل کیا۔

لگتا ہے تم بہری کے ساتھ ساتھ گونگی بھی ہو گئی ہو۔"اس کی بات پہ ماہا نے کٹیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔اس سے پہلے کہ وہ اس کی ایک جانب سے باہر نکلتی زاویار نے اس کی گردن کے گرد دونوں بازو حمائل کیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

صونٹ ٹچ می مسٹر زاویار۔ہاتھ مت لگائیں مجھے۔کھلونا نہیں ہوں میں جس کے ساتھ جب جی چاہا نرمی سے " پیش آلیا اور جب جی بھر گیا کسی کوڑے کے ڈھیر کی مانند قدموں میں روند دیا۔"بولتے بولتے ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ بھرا گیا۔وہ تیزی سے آنسو پی گئی۔

"دیکھو ماہا میں نے جو بھی کیا وہ تمہاری بہتری۔"

میری بہتری کی فکر آپ کو کیوں ہونے لگی۔"وہ اس کے سینے پہ ہاتھ مارتے غصے سے بولی۔"

میری بہتری نہیں آپ کی بہتری ہے اس میں بھی۔آپ کا سکون ہے۔میرا نہیں میں جانتی ہوں کیونکہ میری" ذات کبھی کسی کیلیے اتنی اہمیت کی حامل نہ رہے کہ ساری دنیا کو چھوڑ کر وہ میری بہتری کیلیے سوچے۔آئی ایم آ یوزلیس تھنگ فور آل آف یو۔جسٹ یوزلیس۔"وہ اسے خود سے دور دھکیلتے بھیگے لہجے میں بولی۔زاویار کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔اس نے چہرہ جھکاتے خود پہ ضبط کیا۔

میری بہتری تم سے منسلک اور تمہاری میرے سے منسلک ہے کیونکہ تم مجھ سے منسلک ہو۔"وہ اس کے دونوں" بازوؤں کو اپنے شکنجے میں لیتے کاٹ دار لہجے میں بولا۔ماہا کے لبوں سے ایک سسکی نکلی۔

"مم۔مجھے ہاتھ مت لگائیں پلیز۔"

ہاتھ نہیں لگا سکتا۔منہ تو لگا سکتا ہوں نا۔"اگلے ہی لمحے اس کا لہجہ اور انداز بدل گیا۔ماہا اسے دیکھ کر رہ گئی۔"

زیادہ پھیلنے کی ضرورت۔"اگلے ہی لمحے اپنی کن پٹی پہ اس کا لمس محسوس کر ماہا سانس روک گئی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آئی ایم سوری۔"اس کی سماعتوں میں زاویار کی دھیمی سی سرگوشی گونجی۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پہ" ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے وہ اس کی نظر میں آنے سے پہلے ہی سمیٹ گئی۔

علی بھائی ٹھیک کہتے ہیں ہم چاہے تو ان کے غصے کو لائن پہ لا سکتے ہیں۔"وہ دل ہی دل میں بولی۔زاویار گہری" نگاہوں سے اس کے چہرے پہ پھیلتے رنگوں کو تک رہا تھا۔

"یہ جو دل ہی دل میں تم بولتی ہو نا۔خوب سمجھتا ہوں میں۔"

اگر آپ سمجھتے ہوتے تو مجھے دل میں بولنے کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔"وہ اس کی بات کے جواب میں دوبدو" بولتے بہت گہری بات کر گئی۔زاویار اسے دیکھ کر رہ گیا اور نفی میں سر ہلاتے فائل لیتے واپس صوفے کی جانب بڑھ گیا۔ماہا نے دل مضبوط کرتے قدم اس کی جانب بڑھائے۔زاویار نے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

"وہ۔وہ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔"

ہمم۔"ماہا نے مٹھیاں بھینچی اور یہ حرکت زاویار کی نگاہوں سے مخفی نہ رہی۔"

عبیر کیلیے آپ نے کس کو پسند کیا ہے۔"وہ تیزی سے بول کر آنکھیں میچ گئی۔زاویار نے سکون سے اس کے" اڑے اڑے رنگ ملاحظہ کیے۔

انسان کو۔"وہ مصروف سے انداز میں بولا۔ماہا ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔کبھی جو یہ انسان سیدھے منہ جواب" دے دے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

د" دیکھیں کسی سے اس کی محبت کو چھیننا بہت غلط بات ہے آپ گنہگار کہلائیں گے۔ جب نیکی کرنے کی ٹھانی ہی ہے تو پوری ٹھانے نا۔" وہ اسے ڈراوادے رہی تھی یا سمجھا رہی تھی زاویار سمجھ نہ سکا۔

مجھے آدھی ادھوری نیکیاں کرنے کا بہت شوق ہے ماہا بی۔" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سمیت سکون سے" بولتے اس کا سکون سرے سے غارت کر گیا۔ ماہا پہلو بدل کر رہ گئی۔ اس شخص کے پاس نجانے کیوں وہ آگئ تھی سب جانتے بوجھتے بھی۔ وہ سر جھٹک کر اپنی جگہ سے اٹھی۔ اس سے پہلے کہ وہ غصے سے کمرے سے باہر نکلتی زاویار کی سخت آواز نے اس کے قدم وہی روک لیے۔

"کہاں جا رہی ہو تم اس وقت۔ گھڑی رات کے ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔"

وہ ہمارا مووی دیکھنے کا پلان ہے رائقہ کے کمرے میں وہی جا رہی ہوں۔" زاویار نے تیوریاں چڑھائی۔"

چپ کر کے یہاں لیٹو۔ مجھے آدھی راتوں کو یہ حرکتیں بلکل بھی نہیں پسند۔" وہ سختی سے گویا ہوا۔"

ے وکیا پسند ہے پھر آپ نواب صاحب کو آدھی رات کے وقت۔" وہ بنا اپنے لفظوں کو خیال کیے پھاڑ کھانے" والے انداز میں بولی۔ زاویار کے لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

اس قصے پہ اب تفصیلاً بات ہو گی کسی دن۔" اس کی نگاہوں میں نجانے ایسا کیا تاثر تھا ماہا کے حلق میں کانٹے سے" چبھنے لگے۔ زاویار نے لیپ ٹاپ بند کرتے میز پہ رکھا اور کمرے کا دروازہ لاک کرتے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ ماہا جل بھن کر رہ گئی اور غصے سے بیڈ پہ جا کر کمفرٹر سر تک تان کر لیٹ گئی۔ کچھ دیر بعد اسے بیڈ پہ اپنے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ساتھ آہٹ محسوس ہوئی تھی۔اس نے ذراسا کمفرٹر اتار کر بائیں جانب دیکھا وہ دوسری جانب کروٹ لیے شرٹ لیس سو رہا تھا۔

جب شرٹ پہننی ہی نہیں ہے تو جاکر کسی غریب کو دان کر آئیں۔"وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔میسج کی ٹون بجتے ہی اس نے تکیے کے نیچے سے موبائل نکالا تو علی کا میسج جگمگا رہا تھا۔

جب بھائی سوجائیں تو خاموشی سے اٹھ کر آجائیے گا۔وہ مردوں سے شرط لگا کر سوتے ہیں نیند نہیں کھلے گی "انکی۔"اس کا میسج پڑھ ماہا کو ایک گونہ سکون سا محسوس ہوا.

نہ خود کی زندگی میں سکون ہے نہ مجھے لینے دیتے ہیں لیکن میں کیوں کسی کی بدولت اپنی زندگی بے سکون "کروں۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے بڑبڑائی۔تقریباً آدھا گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد وہ اس کے سوجانے کا یقین کرتے اپنی جگہ سے اٹھی اور دبے پاؤں قدم اٹھاتے زاویار کی جانب بڑھی۔کچھ سوچ کر ماہا نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کے آگے لہرایا لیکن وہ پر سکون نیند سو رہا تھا یہ سوچ آتے ہی وہ آنکھیں گھما کر مسکراتے تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول باہر نکل گئی۔

میں بھی آج مووی دیکھ کر ہی رہوں گی۔ایسا کرتی ہوں سب سے پہلے کھانے پینے کی چیزوں کا انتظام کرلیتی "ہوں۔"وہ معصم ارادہ کرتے رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کمرے میں بڑھتی سردی کی بدولت اس کی آنکھ کھلی تو اس نے بے دھیانی میں ہاتھ بیڈ پہ مارتے اے سی کا ریموٹ تلاش کرنا چاہا لیکن ماہا کی خالی جگہ دیکھ اس کی نیند اگلے پل لمحے بھک سے اڑی۔ وہ ایک جست میں اٹھ کر بیٹھا۔

یہ لڑکی اب مجھ سے پنگے لے گی۔ تم مجھ سے بچ جاؤ آج مسز زاویار۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو" سنوار کر اپنی شرٹ پہنی اور اس کے بٹن بند کرتے چپل پیڑوں میں اڑستے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ چہرے پہ سرد مہری چھائی ہوئی تھی۔

****

ماہا زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کی مووی ہے اور تم کھانے کا سامان ایسے اکٹھا کر رہی ہو جیسے ہم دس گھنٹوں کے سفر پہ" جا رہے ہو۔" رائقہ اسے فرنچ فرائز پلیٹ میں نکالتے دیکھ تڑخ کر بولی مگر وہ بے نیاز بنی اپنے کام میں مصروف تھی۔ رائقہ نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا۔ ایک نکال رہا تھا تو ایک سلیب پہ بیٹھا نہایت سکون سے کھانے میں مصروف تھا۔

تمہیں کس بات کی پریشانی ہے تم بھی کھاؤ نا۔ ویسے بھی کھاتے کھاتے جو مووی دیکھنے میں مزہ ہے وہ اور کسی" چیز میں کہاں۔ کھانے سے تو کبھی انکار نہیں کرنا چاہیے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی اور فریج کی جانب بڑھی۔ فریج سے کیچپ نکالتے اس نے ٹرے میں رکھی اور نگٹس بھی ساتھ ہی سجا لیے۔ رائقہ آنکھیں پھاڑے اس کی پھرتیاں دیکھ رہی تھی۔ علی کے وارے نیارے ہو گئے اتنی تیاری دیکھ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں کیا سوچ رہا ہوں ہمیں روز مووی کا پلین کرنا چاہیے۔ ایسے ایسے کھانے ملیں گے تو کیا ہی بات ہے۔" علی کی بات پہ ماہا نے ہنس کر اس کی جانب دیکھا۔

آئی ایم سو سوری لیکن میں تو ذرا سا کھاؤں تو موٹی ہو جاتی ہوں۔ مجھے تو ہوا بھی لگ جاتی ہے۔ ماہا تم تو گاڈ گفٹڈ ہو" جتنا بھی کھالو وہی کی وہی رہتی ہو۔" رائقہ کی بات پہ ماہا نے مسکراہٹ دبائی۔

خیر وقت کافی ہو گیا ہے میرے خیال میں ہمیں مووی شروع کرنی چاہیے اس سے پہلے وہ جلاد جاگ" جائے۔ توبہ ہے تمہارے بھائی کو تو میرے ہر کام سے ہی مسئلہ ہے۔" وہ چڑ کر بولی اور ساتھ ہی ٹرے رائقہ کی جانب بڑھائی۔ اس کام سے فراغت حاصل کرتے وہ خود کیبنٹ کھولتے اندر سے کچھ تلاش کرنے لگی۔ اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھوں میں چپس کے بڑے بڑے پیکٹس دیکھ رائقہ کا منہ تحیر کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔ علی کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

بھابھی ماں اب سچ میں زیادہ ہو رہا ہے۔ خیال کریں اگر میں موٹا ہو گیا تو آپ کے ننھے منھے سے دیور کو کسی نے" لڑکی نہیں دینی۔" علی نے مسکینیت سے اسے جتانا ضروری سمجھا لیکن ماہا نے اس کی بات کو سرے سے ہی ہوا میں اڑا دیا۔

آپ فکر مت کریں جب میں رائقہ کے کمرے سے نکلوں گی ان سب چیزوں کا صفایا ہو چکا ہو گا۔" وہ تفاخر سے" بولی۔ ان دونوں نے بے ساختہ حلق تر کیا اور سر تا پا اس کا جائزہ لیا جسے کچھ لگتا ہی نہیں تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"تم وہ ہر کام کر رہی ہو جس سے بھائی کو چڑ ہے۔ آدھی رات کو مووی ایک رسک تو چلو ہم نے لے لیا لیکن یہ سب ان آئلی چیزیں بھائی جان سے مار ڈالیں گے۔" رائقہ اب سچ مچ خوفزدہ تھی۔

"انہیں کون بتائے گا بھلا۔" ماہا سر جھٹکتے ہوئے بولی۔ ان دونوں نے فق چہرے سمیت ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"ماہا تمہیں معلوم ہے بھائی کو ان چیزوں سے کس قدر الجھن ہوتی ہے۔ وہ مجھے بھی نہیں کھانے دیتے چاہے پھر کتنا ہی دل ہو۔ اس سب سے حالت خراب ہو جاتی ہے میری۔" رائقہ نے گہرا سانس بھرتے بمشکل مسکراتے ایک بار پھر اسے سمجھانا چاہا۔ ماہا نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"وہ تم تھی جسے وہ ٹوکتے تھے لیکن وہ مجھے نہیں ٹوک سکتے کیونکہ۔۔۔" وہ کچھ بولتے بولتے رکی۔ ان دونوں کی دھڑکن بھی ایک ساتھ رکی تھی۔ نا جانے اب وہ کیا بولنے والی تھی۔

"کیونکہ۔" رائقہ نے دھیمے سے استفسار کیا۔ ماہا کھل کر مسکرائی۔

"کیونکہ ان میں اتنی ہمت نہیں کہ مجھے ٹوک سکیں۔" وہ جتانے والے لہجے میں اترا کر بولی۔ ان دونوں نے ترچھی نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا البتہ دروازے پہ ایستادہ زاویار نے ستائشی انداز میں بھنویں سکیڑی۔ وہ اس سے اس قسم کے جواب کی توقع بلکل نہیں کر رہا تھا۔ اس اللہ میاں کی گائے کے منہ میں بھی زبان تھی یہ اسے ابھی معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ سکون سے سینے پہ باندھتے سلیب پہ رکھی چیزوں کا جائزہ لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بلکل ٹھیک بول رہی ہیں تم لوگوں کی بھابھی ماں بھلا میری کیا جرأت جو ان کے سامنے زبان کھولوں۔" اپنے عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ ماہا کا سانس سوکھ گیا۔ آنکھیں تحیر کے مارے آخری حد تک پھیل گئی۔ اس نے روہانسی نگاہوں سے علی اور رائقہ کی جانب دیکھا۔ قدموں کی چاپ نزدیک سے ابھر رہی تھی۔ زاویار دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے اس کے نزدیک آیا اور اس کے پیچھے سے جھک کر وہ لوازمات سے بھری ٹرے اٹھائی۔ ماہا کا رہا سہا سکون بھی غارت ہو گیا۔

وہ۔ مم۔ میں تو ایسے ہی بول رہی تھی۔" اس نے شیرنی سے بھیگی بلی کا سفر نہایت تیزی سے طے کیا تھا۔ علی" نے چہرہ جھکاتے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

ہاں ہاں تم نیند میں شاید اسی وجہ سے۔ ہوتا ہے اکثر جب نیند بہت زیادہ سر پہ سوار ہو جائے۔" اس کے سرد" مگر مسکراتے لہجے پہ ماہا مسکینیت سے مسکرا دی۔

یہ کیسے جاگ گئے آپ نے تو کہا تھا کہ یہ مردوں سے شرط لگا کر سوتے ہیں۔" وہ علی کی جانب جھکتے دھیمے سے" سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔ اس کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ زاویار کی سماعتوں سے مخفی نہ رہی۔

وہ یہ بات فراموش کر گیا تھا کہ اب میری ایک عدد بیوی ہے جو نیند میں چلتے کمرے سے باہر نکل جاتی" ہے۔ خیال کرنا پڑتا ہے۔" وہ ماہا کو دیکھتے طنزیہ لب و لہجے میں بولا۔ ماہا سٹپٹا گئی۔ شرمندگی کے مارے شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"یہ سب ان ہائیجینک۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی میں نہیں ماہا اور علی بھائی۔" رائقہ ان دونوں کو ہری جھنڈی دکھاتے ایک جانب ہو گئی۔ماہا نے اس" چالاک عورت کو دیکھ دانت کچکچائے۔زاویار نے آگے ہو کر سلیب پہ رکھی ٹرے اٹھائی تو ماہا تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے تڑپ کر آگے بڑھی۔

دیکھیں آپ میرے پہ یہ ظلم نہیں کر سکتے۔"وہ دبے دبے لہجے میں مسکینیت سموئے بولی۔"

ذرا میں بھی تو سنوں کہ کونسے ظلم کے پہاڑ توڑنے والا ہوں میں تم پر۔"وہ ٹرے ہنوز ہاتھ میں لیے گہری" نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔

"یہ سارا کھانے کا سامان لے کر۔"

تمہارے مطابق یہ ظلم ہے رائٹ۔"زاویار ٹرے میں موجود چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بھاری لب و" لہجے میں گویا ہوا۔

مجھے کوئی کھانے کا طعنہ دے پھر میرا کھانا چھینے مجھ سے یہ چیز قطعی برداشت نہیں ہے۔نہ ہی اس سے بڑا ظلم" کوئی میرے نزدیک ہے۔ماموں کے گھر بھی اسی وجہ سے میں نے جاب شروع کی تھی تا کہ بغیر کسی روک ٹوک کے کھا سکوں۔"وہ غصے سے بولتے آخر میں نرم پڑی۔وہ سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھ رہے تھے جو اب ٹرے لیے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"بھائی یہ کہاں لے جا رہے ہیں آپ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مووی نہیں دیکھنی تم لوگوں کو۔میں نے سوچا کیوں نہ آج میں بھی تو دیکھوں کہ ساتھ بیٹھ کر مووی دیکھنے کا کتنا مزہ آتا ہے۔"وہ معنی خیزی سے بولتے بھنویں اچکا گیا اور ساتھ ہی ٹرے میں رکھا نگٹس اٹھا کر منہ میں ڈالتے رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔وہ سب صدمے سے کنگ اس کے لاپرواہ انداز اور چوری پشے کو تک رہے تھے۔

ان کے ساتھ ہورر مووی دیکھنے سے بہتر ہے انسان ان کی شکل ہی دیکھ لے وہ کیا کم ہورریبل ہے۔"ماہا جلے بھنے لہجے میں بولی لیکن اگلے ہی لمحے رائقہ علی کو آنے کا اشارہ کرتے ماہا کو کھینچتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

ویسے مووی دیکھتے ہوئے پاپ کورن کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے خیر اب وہ نہیں ہیں تو ان سے ہی کام چلانا پڑے گا۔ویسے کونسی مووی دیکھنے والے تھے تم سب۔"وہ سکون سے بیڈ پہ پسارتے انگڑائی لیتے ہوئے بولا۔ماہا نے دانت پیستے بظاہر مسکراتے اس کی جانب دیکھا جس کا یہاں ٹھہرنے کا لمبا پروگرام تھا۔علی تو اس کی بات کو نظر انداز کرتے صوفے پہ جا کر بیٹھ گیا۔اس کی اس حرکت کو زاویار نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

بھائی ماہا کا کہنا تھا کہ ہورر مووی دیکھنی چاہیے آپ کا خیال ہے۔"علی کی حرکت کا اثر زائل کرنے کی خاطر رائقہ زاویار کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے ہوئے مزے سے بولی۔زاویار نے کچھ چونک کر ماہا کی جانب دیکھا جو بیڈ کے کونے سے لگ کر بیٹھی تھی۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی گر جائے گی۔

تم میں اتنا حوصلہ ہے کہ ہورر مووی دیکھ سکو۔"زاویار کے طنزیہ لب ولہجے پہ وہ کھسک کر اس کی جانب متوجہ" ہوئی اور کینہ توز نگاہوں سے اسے دیکھا۔

مجھے ڈرپوک کہہ رہے ہیں آپ۔"وہ تڑخ کر بولی۔زاویار نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا۔وہ پیچ و تاب کھاتی رہ" گئی۔بالآخر ان سب بحث کے بعد سکریم مووی طے پائی تھی۔اگلے ہی لمحے رائقہ نے اپنی جگہ سے اٹھتے بتی بجھادی۔ماہا جو بیڈ کے کونے سے لگ کر بیٹھی تھی چور نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا اور ذرا سا اور کھسکتے ٹانگیں بھی اوپر کرلی۔صد شکر تھا زاویار کا دھیان اس کی جانب نہیں دیکھا ورنہ جو بے عزتی ہوتی۔ہر گزرتے سین کے بعد ماہا کا دل ڈوب کر ابھرتا اور وہ زاویار کی جانب کھسکتی چلی جاتی۔علی تو صوفے پہ سکون سے لیٹا ہوا تھا البتہ رائقہ بیڈ پہ ہی آگے کو ہو کر بیٹھی کھانے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

کھاؤ گی۔"زاویار کی اچانک سرگوشی پہ وہ جو نہایت دلجمعی سے سکرین کو دیکھ رہی تھی اس کی چیخ بے ساختہ" تھی۔ماہا نے غصے سے اس کا چپس والا ہاتھ پیچھے کیا البتہ باقی سب اس کی حالت پہ قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔ماہا کڑھ کر رہ گئی۔اگلے ہی لمحے ہارر سین آتے ہی ماہا نے تیزی سے اپنا ڈوپٹہ چہرے پہ رکھتے گہرا سانس بھرا۔زاویار کے سامنے اپنی حالت پہ اسے رونا آرہا تھا۔

"پیچھے ہو کر بیٹھیں سر پہ ہی چڑھ گئے ہیں۔"

میں نہیں تم نزدیک آرہی ہو ماہا ڈیئر۔"وہ جتانے والے لہجے میں بولتے مسکرادیا۔ماہا کو یکلخت اپنی حرکت کا" ادراک ہوا تو وہ کھسک کر ذرا سا دور ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہارر سین گزر گیا ہے ماہا۔" کچھ دیر بعد زاویار ایک بار پھر اس کی جانب جھکتے اسے تنگ کرنے والے انداز میں" بولا۔اس نے تیزی سے اپنا ڈوپٹہ چہرے سے ہٹایا اور ایک بار پھر نگاہیں سکرین پہ جما دی۔ کھانا پینا تو جیسے وہ بھول ہی چکی تھی اس کے برعکس زاویار سکون سے بیٹھا کھانے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس کر اس سے پہلے کہ وہ چیختی زاویار نے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتے اس کی چیخ کا گلہ گھونٹا۔ ماہا کی آنکھیں پھٹنے والی ہو گئی۔

آواز نہ نکلیں تمہاری۔ پاس ہی تو موجود ہوں۔" وہ اسے جھڑکنے والے انداز میں بولا۔ ماہا حلق تر" کر گئی۔ نجانے وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب اس نے ہارر مووی کا نام لیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ زاویار کے بازو کی بدولت اسے خاصا حوصلہ ہو گیا تھا۔ ان دونوں کے درمیان جو تین چار ہاتھ کا فاصلہ برقرار تھا کھسک کھسک کر وہ بھی تقریباً ختم ہو چکا تھا مگر ہر تھوڑی دیر بعد جوں ہی ماہا چیختی زاویار کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوتے۔ ساتھ ہی رائقہ اور علی کی گھوریوں پہ وہ شرمندہ سی ہو جاتی۔

اتنا ہی ڈرتی ہو تو یہ سب دیکھنا لازم ہے کیا۔" سرگوشی نہایت گھمبیر تھی۔ ماہا نے سٹپٹا کر رخ پھیرا تو زاویار کی" نگاہیں اس کی صراحی دار گردن پہ ساکت رہ گئی۔ کچھ دیر بعد ایک خوفناک سی حویلی کا منظر شروع ہوا تو ماہا کی آنکھوں میں ڈر کے مارے باقاعدہ آنسو آگئے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ زاویار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

ایسی مووی پہ کون ہنستا ہے۔" وہ روہانسے لب و لہجے میں بولی۔ اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو دیکھ" زاویار کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں مووی پہ نہیں تم پر ہنس رہا ہوں۔" ماہا نے شکوہ کناں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو وہ مسکراہٹ دبا کر دوبارہ اپنی توجہ سکرین کی جانب مبذول کرا گیا۔ کچھ دیر بعد ماہا کا کپکپاتا ہاتھ اپنے بازو پہ محسوس کر زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو آہستہ آہستہ اس میں گھس رہی تھی لیکن پھر بھی ایک آنکھ سے مووی دیکھنا لازم تھا۔

آپ کو ڈر نہیں لگ رہا۔" اس نے سکرین پہ نظریں جمائے ہی پوچھا۔"

لگ رہا ہے نا۔ لگ رہا ہے ڈر کہ کہیں آج خود سے کیے کچھ وعدے نہ ٹوٹ جائے۔ تم اب کڑا امتحان لے رہی ہو" میرا۔ اتنا پاس آؤ گی تو دوری کیسے برقرار رہے گی۔" وہ اس کے سیاہ آبشار پہ نگاہیں جمائے بہکے بہکے لہجے میں بولا لیکن ماہا کی ساری توجہ تو مووی کی جانب تھی۔ زاویار کو اس کی اس قدر نزدیکی پہ کسی اور ہی دنیا میں تھا۔ اس کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی ہی تھی کہ زاویار نے پاس رکھے ریموٹ کی مدد سے جھٹ سے مووی بند کر دی۔ ماحول پہ چھایا تسلسل ایکدم ٹوٹ گیا۔ ماہا نے آنکھیں موند کر گہرا سانس بھرا اور زاویار نے اپنا کان سہلاتے خود پہ تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا ورنہ کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ سننے کی صلاحیت سے ہی مفلوج ہو جاتا۔

"ارے مووی کیوں بند کر دی بھائی۔"

معاف کرو تم دونوں ہمیں۔ میری ایک ایک ہی تو بیوی ہے اس مووی نے اس کا سانس سکھا دیا ہے۔" وہ ان" دونوں کو ڈپٹنے والے انداز میں بولا۔ ماہا کو ایکدم اپنی حالت کا اندازہ ہوا تو وجود کا سارا لہو چہرے پہ سمٹ آیا۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آخری سیریز چل رہی تھی اچھی بھلی۔ سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔" علی تلملا کر بولتے کمرے سے باہر نکل گیا۔

علی مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ زاویار کی سنجیدہ آواز پہ وہ جو آگے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا وہی تھم گیا۔ زاویار نے اسے لیتے باہر لان کی جانب قدم بڑھائے۔ اس کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی علی کو جی جان سے ٹھٹھکا گئی۔

"بیٹھو۔"

نہیں بھائی آپ ایسے ہی بولیں۔ میں سن رہا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ شاید وہ ابھی تک صبح والے واقعے کے" زیرِ اثر تھا۔

ایم سوری یار۔ صبح بس خود پہ اختیار نہیں رہا۔" علی نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں شرمندگی کا" عنصر صاف نمایاں تھا۔

اب ایسے معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کریں۔ مجھے دکھ آپ کے ہاتھ اٹھانے پہ نہیں ہے بھائی۔ آپ سو بار" اٹھائیں۔ آپ کیلیے میری جان بھی حاضر بس مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ آپ نے معیز بھائی کو ٹوکا کیوں نہیں۔ حالانکہ آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ غلط راہ کے مسافر بن رہے تھے۔ کچھ کچھ شک تو مجھے اس دن سے ہی تھا جب آپ کی اور انجم کی شادی طے پائی گئی تھی بلکل مجنو بنے گھوم رہے تھے لیکن جوں ہی شادی کینسل ہوئی وہ ایکدم ٹھیک ہو گئے۔ ہم میں سے سب سے نرم دل اور معصوم سے وہی ہیں بھائی۔ وہ لڑکی بہت بری ہے پلیز

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کچھ کریں نا۔" علی اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولا۔زاویار نے اس کی باتوں پہ گہرا سانس بھرا۔یہ ساری وہی باتیں تھی جس سے وہ بھی کہی نہ کہی آشنا تھا۔

علی باتیں تمہاری سب درست تھی لیکن طریقہ غلط تھا۔انجم ابھی چاہتی بھی یہی ہے کہ وہ معیز کے سامنے اچھی" رہے اور ہماری نگاہوں میں وہ بری ہی ہو گی اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ معیز اسے پسند کرتا ہے تبھی وہ یہ داؤ کھیل رہی ہے۔اس کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہم غصے میں اس کے متعلق کچھ غلط معیز سے کہیں اور معیز ہم سے بدگمان ہو جائے وہ ہم بھائیوں میں سب سے پہلے پھوٹ ڈلوانا چاہتی ہے جو میں کم از کم اپنی زندگی میں تو نہیں ہونے دے سکتا۔"زاویار کے پتھریلے لہجے پہ علی نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔اس کی ایک ایک بات درست تھی۔

"تو پھر اس کا کیا حل ہے بھائی۔"

ابھی معیز کو اس کے حال پہ چھوڑ دو۔اس کو انجم کے خلاف باتیں کی تو وہ ہمارے خلاف ہو گا۔ان سب باتوں کو" "چھوڑو اب اور اپنا حال بتاؤ۔میں یہاں آپ سے آپ کی ہی بات کرنے آیا ہوں۔

میری سے مراد۔"اس کی سوالیہ نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ اٹک کر بولا۔زاویار نے دونوں ہاتھ پشت پہ" باندھتے وہی ٹہلنا شروع کر دیا۔

علی میں گھما پھرا کر بات کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ تمہارا عبیر کیلیے اس حد تک سنسئیر ہونا ہمیں تشویش میں مبتلا کر رہا ہے۔ اب تم کہو گے کہ یہ اس کی حالت کے پیش نظر فقط ہمدردی ہے تو ہمدردی میں اس حد تک نہیں جایا جاتا کہ اپنے سے منسلک ہر رشتے سے لڑ جاؤ۔"

"مگر بھا۔" زاویار نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے باز رکھا۔

ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔ اس نے سرد لہجے میں ٹوکا۔ علی چہرہ جھکا گیا۔ جو بھی تھا زاویار کی عزت وہ دل سے کرتا تھا۔

"میں نے ایک دنیا دیکھی ہے علی۔ آج اس کا جو رشتہ آتا یہ سن کر تکلیف اٹھی نا تو پھر کیوں اس بات سے انکاری ہو کہ تم اسے اپنانا نہیں چاہتے۔ وہ بھی تو محبتوں کو توجہ کو ترسی ہوئی ہے۔ اسے شاید تمہارا ساتھ ملے تو سنور جائے کیونکہ اب اس کے معاملے میں پھپھو پہ بھروسہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے میرا یقین توڑ دیا ہے۔ بس عبیر کے حق میں یہ فیصلہ ہی لے سکتا ہوں گھر کا بڑا ہونے کے ناطے۔ بابا نے خود مجھ سے اس متعلق بات کی ہے علی اور اب ہم دونوں یہی چاہتے ہیں کہ کل ان کے کراچی جانے سے پہلے پہلے عبیر کو تمہارے نکاح میں دے دیا جائے۔" اس کی بات پہ علی کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ اس نے ہونقوں کی طرح زاویار کو دیکھا کہ شاید وہ مذاق کر رہا ہو۔

"بھائی آر یو سیریس۔ میں اتنی جلدی اس جھنجھٹ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

صرف نکاح علی شادی نہیں۔اس لڑکی کیلیے تمہارا نام ہی بہت ہو گا۔" زاویار کی بات پہ وہ لاجواب سا ہوتے سر جھکا گیا۔

"میں اتنی بڑی ذمہداری کیسے بھائی۔" وہ نپے تلے لفظوں میں گویا ہوا۔

"مجھے یقین ہے تم پہ اور خود سے کہی زیادہ یقین ہے۔" وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے بھاری لہجے میں گویا ہوا۔ علی نے ہولے سے سر اثبات میں ہلا دیا۔زاویار نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"کل تیار رہنا پھر۔بس چھوٹی سی رسم ہو گی گھر میں۔" زاویار اس کے ساتھ اندر قدم بڑھاتے بول رہا تھا لیکن علی کا دھیان تو نجانے کس جانب تھا۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں اثبات میں سر ہلا گیا۔اس کے برعکس زاویار کا دل اس سے بات کر کے ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوا ماہا کی آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

"اتنا بھی کیا ڈرنا ہے کہ اگلے انسان کے اوپر ہی چڑھ جاؤ ماہا۔حد ہے ڈرپوک کی۔" وہ بیڈ پہ تکیہ سیٹ کرتے مسلسل بڑبڑانے میں مصروف تھی۔بار بار آنکھوں کے سامنے وہی منظر لہرا رہا تھا۔

"ہاں میں بھی تو یہی بول رہا تھا اتنا بھی کیا ڈرنا۔" عقب سے آنے والی بھاری آواز پہ وہ اچھل کر پیچھے ہوئی اور دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے بے ساختہ گہرا سانس بھرا۔

"لیکن پھر بھی آپ کو مووی بند نہیں کرنی چاہیے تھی۔آدھی ادھوری چھوڑ دی۔ابھی تو مزہ آنا شروع ہوا تھا۔" وہ بے دھیانی میں بولی۔زاویار نے معنی خیز مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے ٹھیک ہی کہہ رہی ہو تم ابھی تو مزہ آنا شروع ہوا تھا لیکن کیا ہے ناوہاں میرے بھائی بہن بھی موجود تھے" تنہا ہوتے تو۔۔"اس کی بات کے معنی اخذ کرتے ماہا نے سرخ چہرے سمیت شر ربار نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو زاویار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

آپ نہایت بے شرم انسان ہیں زاویار۔"ماہا اس کی بیہودہ بکواس پہ چیخ کر بولی۔ زاویار نے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس بات کو کسی اعزاز کی مانند قبول کیا۔

"ویسے ایک اور ڈر بھی تھا مجھے کہ اس مووی کی بدولت اگر تمہارا سانس رک جاتا تو۔۔۔"

تو میرا سانس تھا نارک جاتا۔ آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔"وہ اس کی بات پہ بے نیازی سے شانے اچکا کر بولی لیکن اگلے ہی لمحے وہ کلائی سے اسے کھینچتے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔ماہا نے خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

ایسے ہی رک جاتا۔ میں اس شخص یا چیز کی سانسیں نہ روک لوں جس کی بدولت تمہاری جان پہ بات آئے۔ ویسے بھی اگر تمہیں کچھ ہوتا تو میرا کیا ہوتا جس کی سانسیں تم سے منسلک ہیں۔"وہ اس کا دایاں گال انگوٹھے کی مدد سے سہلاتے پر تپش لہجے میں بولا۔ اگلے ہی لمحے اس نے نرمی سے اس کے گال پہ اپنا لمس چھوڑا اور پیچھے ہوا۔ماہا اس کی اس قدر قربت پہ اپنی دھڑکنیں شمار کرتی رہ گئی اور سٹپٹا کر نگاہوں کا زاویہ بدلتے اپنا تکیہ درست کرتے لیٹ گئی۔ اگلے پانچ منٹ بعد اسے بیڈ پہ اس کی موجودگی کا گمان ہوا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ہارر مووی بھی اتنی دلچسپ ہو سکتی ہے۔اب ہم جب بھی پلین کریں گے ناتو اپنے" کمرے میں ہی کریں گے کسی کے کمرے میں نہیں۔ کم از کم ہمارے رومانس میں خلل نہ پڑیں۔"زاویار کی اس بکواس گفتگو پہ ماہا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا منہ نوچ لیتی۔

"ماہارات کو اگر کوئی بلا بیڈ کے نیچے سے۔"

جب ایک اتنی بڑی بلا میرے ساتھ بیڈ پہ موجود ہے تو بیڈ کے نیچے سے نکلنے والی بلا سے کیا ڈرنا۔"وہ بھی اس کی" بات مکمل ہونے سے قبل ہی دوبدو بولی۔زاویار کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹ گئے۔اگلے ہی لمحے وہ اٹھا اور اس کے نزدیک سڑکتے نیم دراز ہوا اور اس کے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا۔ماہا اس کی نزدیکی پہ آنکھیں میچ گئی۔

جس دن یہ بلا تمہارا خون پینے کیلیے تیار ہوئی نا اس دن بس اپنی خیر منانا ماہا بیگم۔"اس کا لہجہ خاصا جتاتا ہوا تھا۔ماہا" کے اعصاب جھنجھنا اٹھے۔اس کے دل کی دھڑکن معمول۔سے تیز ہو گئی۔اگلے ہی لمحے وہ ہوا کے جھونکے کی مانند واپس اپنی جگہ پہ لیٹ کر کروٹ بدلتے آنکھیں موند گیا۔اس کے سو جانے پہ ماہا نے بھی تیزی سے آنکھیں میچ لی مبادہ اس کے سوتے ہی سچ میں بیڈ کے نیچے سے کوئی بلا نہ نکل آتی۔ڈر کے مارے جان نکل رہی تھی لیکن اب زاویار کے سامنے اپنی مضبوطی کا بھرم بھی تو رکھنا لازم تھا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رات کو سونے میں تاخیر ہونے کی بدولت صبح ان چاروں کی نیند پوری نہیں ہو پائی تھی۔زاویار کی سرخ ہوتی آنکھوں کو ظفر نے بغور دیکھا اور ناسمجھی سے بھنویں اچکائی۔ساتھ ہی انکی نگاہ علی کی جانب اٹھی جو مسلسل جمائیاں لے رہا تھا۔وہ ٹھٹھک گئے۔

کیا ہوا تم دونوں سوئے نہیں رات کو۔" ظفر کے سوال پہ زاویار نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔اگلے ہی لمحے" اسے شرارت سوجھی۔کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔

کیا کریں بابا آپ کی بہو نے سونے ہی نہیں دیا۔اس کے چہرے پہ چھائی مظلومیت دیکھ ماہا کا جی چاہا اس کی مسکراہٹ نوچ لیتی۔سب کے سامنے اس قسم کی بات پہ شدت سے اس کا جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

اور تم علی۔" ظفر نے زاویار کو گھورتے اب اپنی توجہ علی کی جانب مبذول کرائی۔وہ سٹپٹا گیا۔"

وہ بابا ہم۔ہم چاروں نے ایک دوسرے کو سونے نہیں دیا۔مم۔میرا مطلب ہے کہ کل رات ہم مووی دیکھ" رہے تھے وہ بھی ہارر۔بھائی کی حالت میں سمجھ سکتا ہوں کہ کمرے میں بھابھی ماں نے ڈر ڈر کر انہیں سونے نہیں دیا ہو گا اور مجھے بیس دفعہ کوئی یہ لڑکی ڈر کر اٹھانے آئی تھی میرے کمرے میں۔پھر اسے سلا کر دوبارہ اپنے کمرے میں جاتا تھا میں۔"وہ ایک بار پھر جمائی روکتے ہوئے بولا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ضرور اس لڑکی کا ہی آئیڈیا ہو گا یہ۔ ورنہ اس سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا اس گھر میں کہ آدھی آدھی راتوں کو ایسے فلمیں دیکھی جائیں۔" پھپھو کینہ توز نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔ ماہا کے چہرے پہ ایک سایہ لہرایا۔

نہیں پھپھو یہ سراسر میرا پلین تھا۔ آپ کسی غلط فہمی کا شکار مت ہو اور ہاں ماہا سے اتنی محبت مت کریں آپ" کہ چوبیس میں سے پندرہ گھنٹے آپ اسی کے نام کی مالا جبتی رہیں کچھ محبت کرنے کیلیے اس گھر کے باقی فرد بھی موجود ہیں۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولتے اپنی پلیٹ پہ جھک گیا۔ علی نے مسکرا کر ایک نظر لائبہ کو دیکھا تو اسے جلا کر راکھ کر گئی۔ اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ اس کے ساتھ بیٹھی عبیر کی جانب اٹھی جو کھوئی کھوئی سی پلیٹ میں چمچ گھما رہی تھی۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ وہ ٹھٹھک گیا لیکن وہ فالوقت کچھ بھی بول کر بات کو بڑھاوا نہیں دے سکتا تھا تبھی لبوں کو آپس میں سختی سے پیوست کر گیا۔

اتوار ہونے کی بدولت سب آج فری تھے تبھی تاخیر سے جاگے تھے بس زاویار کو کیس کے سلسلے میں تھانے جانا تھا۔

میں نے آج ان لوگوں کو بلایا ہے۔ کوشش ہیں کہ آج ہی بات بن جائے۔ پھپھو کی بات پہ علی معیز اور زاویار نے بیک وقت ناگواری سے ان کی جانب دیکھا۔

"بابا اگر آپ کی اجازت ہو تو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار نے بات آدھی ادھوری چھوڑی۔ ظفر نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔زاویار اپنی جگہ سے اٹھا اور فون کان سے لگاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ حسن اور مولوی صاحب کی موجودگی میں اندر داخل ہوا تو سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ماہا تیزی سے اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھپھو کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

ماہا ذرا اندر آؤ۔"زاویار نرمی سے بولتے اندر کی جانب بڑھا۔ماہا نے بھی اس کی تقلید میں قدم بڑھائے۔"

یہ۔یہ سب کیا ہے۔مم۔میں کچھ سمجھی نہیں۔"وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔زاویار نے اپنی شیو سہلاتے اس کی" جانب دیکھا۔

یہ وہی ہے جس کا طعنہ تم نے کل مجھے دیا تھا۔تم نے کہا تھا کہ آپ میری دل کی باتیں نہیں سمجھتے لو سن لی" تمہارے دل کی بھی۔"وہ دھیمے سے مسکرا کر آئینے کی جانب رخ پھیر کر کھڑا ہو گیا اور برش کی مدد سے بالوں کو سنوارنے لگا۔ماہا کی آنکھوں کی چمک اور لبوں کی مسکراہٹ مزید بڑھ گئی۔

مطلب علی بھائی اور عبیر کا نکاح۔"وہ ہنس کر بولی۔اس کے لہجے میں چہک محسوس کر وہ ہولے سے" مسکرا دیا۔کیسی لڑکی تھی جس کا خود کا رشتہ سنورا نہیں تھا اور باقیوں کے رشتے وہ جوڑنے چلی تھی۔

اب تم نے بس عبیر کو کسی طرح بھی راضی کرنا ہے۔کسی طرح بھی اس کا ذہن بناؤ کیونکہ نکاح ابھی ہی ہونا" ہے۔"وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے نرمی سے بولا۔ماہا تیزی سے سر اثبات میں ہلا گئی۔زاویار اسے دیکھ کر رہ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کبھی اپنی خوشی کے متعلق بھی سوچا ہے۔" اس کو باہر کی جانب بڑھتا دیکھ زاویار نے اس کی کلائی تھام کر روکا۔ ماہا چونکی۔

"نہیں کیونکہ میری زندگی میں خوشی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ مجھ سے اس وقت نرمی سے بات کیوں کر رہے ہیں۔" وہ جی کڑا کر افسردگی سے بولی۔ زاویار نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی۔

"اچھا ذرا ہمیں بھی تو معلوم پڑے کہ یہ اللہ میاں کی گائے کیا کیا جانتی ہے۔" اس کا لہجہ لُو دیتا تھا۔

"یہی کہ فلحال آپ کو مجھ سے کام نکلوانا تھا اس وجہ سے آپ مجھ سے نرمی سے پیش آرہے ہیں ورنہ میری اوقات جو آپ کی نگاہوں میں ہے اس سے مجھ سے بہتر کون واقف ہو سکتا ہے۔ میں ماہا ہی ہوں زاویار جسے آپ بلکل پسند نہیں کرتے۔ مجھ پہ پلیز ترس مت کھائیں۔" ماہا نے صرف کہا لیکن اس کا کہنا ہی غضب ڈھا گیا۔

"ماہا سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ فضول کی بکواس مجھے قطعاً پسند نہیں ہے لیکن نہیں تم اسی میں تو ڈگری حاصل کر رہی ہو۔" وہ خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ پیچھے زوردار آواز میں دروازہ بند ہوا تو وہ اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گئی لیکن پھر عبیر سے بات کرنے کی خاطر وہ بھاگتی ہوئی اس کے کمرے کی جانب بڑھی۔ اگلے بیس منٹ میں نجانے کیسے ماہا نے اسے راضی کیا تھا لیکن وہ خاموش ہو گئی تھی۔ اسے اس سب سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔ بس ایک بات اس کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی کہ اس کے پاپا کے بعد اس کی زندگی میں جو مرد آیا ہے وہ بلکل اس کے پاپا جیسا ہے اور یہ بات بھی ماہا نے ہی اس کے دماغ میں بٹھائی تھی تاکہ وہ آسانی سے رضامند

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہو جائے۔اس سے بڑھ کر تو اسے کچھ چاہیے ہی نہیں تھا۔ پھپھو نے تو خوب واویلا کیا لیکن زاویار نے انہیں تنبیہی نگاہوں سے دیکھ خاموش کروادیا۔وہ اب یہ معاملہ مزید بگڑنے نہیں دے سکتا تھا۔چند ساعتوں بعد چند گواہوں کی موجودگی میں یونہی سادگی سے اگلے پندرہ منٹ میں نکاح کرتے عبیر کو علی کے نکاح میں دے دیا گیا تھا۔سب اسے مبارکباد دے رہے تھے لیکن وہ اپنے احساسات سمجھنے سے ہی قاصر تھا۔عبیر کا جھکا سر خاموش انداز اس کے اضطراب کو مزید دعوت دے رہا تھا۔معیز نے آگے بڑھ کر علی کو مبارکباد دی تو اس نے بھی بنا کسی تردد کے اسے سینے میں بھینچ لیا۔

سوری بھائی۔

اوئے ایسے ہر بات پہ سوری کون کہتا ہے بھائیوں کو۔"وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے محبت سے بولا۔علی نے نم" نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور شدت سے دعا کی کہ اس کا دل انجم کی بدولت بلکل نہ ٹوٹے۔وہ تو اتنا پیارا تھا کہ کسی کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر ہی تڑپ اٹھتا تھا بلکل سادہ سا اور نجانے وہ انجم اس کیلیے کیا سوچ بیٹھی تھی۔ظفر سے ملتے ہی وہ زاویار کی جانب بڑھا۔

تم سب میں میری جان بستی ہے۔"زاویار نے شدت سے بولتے ان سب کو اپنے حصار میں لیا۔زاویار کی محبت" میں انہیں ویسے بھی کوئی شک نہیں تھا کہ اپنا سب کچھ وہ ان پہ وارنے کو تیار رہتا تھا۔ظفر نے تو اپنے بچوں کی بلائیں لے ڈالی۔ماہا بھی ان کے محبت بھرے مظاہرے دیکھ دلکشی سے مسکرا دی۔زاویار کی نگاہ اس دوران اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی جانب اٹھی تو دونوں کی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹ گئی۔ ماہا کو اس کی سمٹتی مسکراہٹ بری طرح ٹھٹھکا گئی۔ وہ بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئی۔

"آؤ عبیر تمہیں کمرے میں لے چلوں۔"

بہت شکریہ لائبہ لیکن اب وہ میری بھابھی ہے تو یہ کام تم مجھ پہ سونپ دو۔ میں بخوبی نبھا سکتی ہوں۔" وہ تیز لہجے میں بولی اور عبیر کو اپنے حصار میں لیتے ہلکی پھلکی باتیں کرتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ علی نے پر سوچ انداز میں اس کی پشت کو تکا۔ کیسے عجیب سے احساسات تھے اس کے جو وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ نجانے قسمت نے اسے کس دوراہے پہ لا کر کھڑا کر دیا تھا۔

****

مجھے بس معیز ڈراپ کر دیں ائیر پورٹ پہ۔ کونسا مہینے یا سال کیلیے جا رہا ہوں چار پانچ دنوں کی تو بات ہے۔" علی مسلسل اصرار کر رہا تھا کہ وہ بھی انہیں ساتھ چھوڑنے جائے گا لیکن وہ صاف ہری جھنڈی دکھا چکے تھے۔ شام کے وقت سب ہی لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے تبھی ماہا سب کیلیے چائے لیے وہاں داخل ہوئی۔ سب کو چائے سرو کرنے کے بعد وہ اپنا کپ لیے ظفر کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئی۔

ارے بھابھی ماں یہ چہرہ کیوں اترا ہوا ہے۔" زاویار جو کسی کی ضروری کال سنتے اندر ہی آ رہا تھا علی کی بات سن اس کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری بیٹی میرے جانے پہ اداس ہے۔ ظفر نے فوراً پہچان لیا۔ ان کی بات پہ ماہا کے جو آنسو بہنا شروع ہوئے وہی سب بوکھلا گئے۔ زاویار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

مم۔مجھے یہاں نہیں رہنا آپ کے جانے کے بعد۔" اس کے بھیگے لہجے پہ وہ ٹھیک ٹھاک قسم کا بوکھلا گئے۔"

ماہا بیٹے یہ کیا بات ہوئی۔" ظفر نے فوراً اسے ٹوکا۔"

"مم۔مجھے یہاں آپ کے بغیر اچھا نہیں لگے گا۔"

ایسا کرتے ہیں تمہاری بھی ٹکٹ ساتھ ہی بک کروا دیتے ہیں۔" زاویار نے چائے کی چسکی بھرتے پیشکش کی۔ ماہا" نے شکوہ کناں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

زاویار۔" ظفر نے مسکراہٹ دبا کر اسے ٹوکا تاکہ ماہا کا دل برا نہ ہو۔"

یہ دیکھیں بابا یہ آپ کے جانے کے بعد بھی مجھے یونہی طعنے دیتے رہیں گے۔" وہ شکایتی لب و لہجے میں" بولی۔ معیز نے مسکراہٹ چھپانے کی خاطر چہرہ جھکا لیا۔ علی نے نجانے کیا سوچ کر اطراف میں نگاہیں گھمائی جو ناکام ہی واپس لوٹ آئی۔ وہ تو نکاح کے بعد منظر عام پہ ہی نہیں آئی تھی۔ نجانے اب ہچکچاہٹ تھی یا پھر زبردستی اسے اس رشتے میں باندھا گیا تھا تو وہ کترا رہی تھی۔ وہ فقط ہنکارہ بھر کر رہ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھابھی ماں شوہر کو اپنے قابو میں کرنا سیکھیں۔ طعنے تو دور کی بات آنکھ اٹھا کر دیکھ لے تو میرا نام بدل دیجیے گا۔" علی فرضی کالر جھاڑتے جتانے والے لہجے میں بولا۔ ماہا نے سختی سے اپنے دونوں گالوں کو رگڑا اور نم مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔

"میں کیا سوچ رہا ہوں آپ کو ایک تعویز بنوا کر لا دیتا ہوں محبوب آپ کے قدموں میں والا۔ زندگی سہل ہو جائے گی۔" زاویار نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گیا۔

"محبوب کا تو معلوم نہیں لیکن اگر ابھی تم یہاں سے دفعہ نہ ہوئے تو تم ضرور میرے قدموں میں ہو گے۔" اس نے بھنویں اچکاتے سرد مہری سے علی باور کروایا۔ ماہا ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

"میرے خیال میں اب ہمیں نکلنا چاہیے۔" معیز اپنی شرٹ درست کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔ ماہا کے آنسو ایک بار پھر بہنے کو بے تاب تھے۔ جاتے جاتے جب رائقہ ان کے سینے سے لگی تو ماہا نے حسرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور چہرہ جھکا گئی۔ زاویار کی نگاہوں سے اس کی یہ حرکت مخفی نہ رہ سکی۔

"ماہا۔" ظفر کی آواز پہ اس نے چونک کر انہیں دیکھا تو وہ بانہیں پھیلائے اسی کے منتظر تھے۔ ماہا دلکشی سے مسکراتے ان کی جانب بڑھی اور ان کی پر شفقت بانہوں میں آسمائی۔

"میری بیٹی کو تنگ مت کرنا زاویار۔" وہ جاتے جاتے اسے تنبیہہ کرنا نہ بھولیں۔ زاویار چہرہ جھکائے ہولے سے مسکرا دیا۔ کچھ دیر بعد ان کے نکلتے ہی زاویار نے بھی تھانے کی جانب روانہ ہو گیا۔ علی نے کچھ سوچ کر اپنے قدم

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عبیر کے کمرے کی جانب بڑھائے جو نکاح کے بعد سے ہی غائب تھی۔ایک جھجک تھی جو آڑے آرہی تھی لیکن اسے دیکھے بنا سکون کیسے میسر آتا۔ نجانے کیا کر رہی ہو گی۔

علی بھائی آپ عبیر کے پاس جارہے ہیں۔"ماہا کی آواز پہ وہ آنکھیں میچتے خجل سا ہو گیا۔"

ارے جائیں جائیں میں تو بس یہ بول رہی تھی کہ کھانا میں وہاں بجھواتی ہوں آپ کھلا دیجیے گا اسے۔ صبح سے" خالی پیٹ ہے کچھ نہیں کھایا۔ آپ کہیں تو شاید کھالے۔"ماہا اسے بولتے کچن کی جانب بڑھ گئی۔ علی اس کی بات پہ مدھم سا مسکرا دیا۔ہاں ان کے درمیان تو اب ایسا رشتہ استوار ہو چکا تھا کہ شک کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ماہا نے اس کی جانب ٹرے بڑھائی تو وہ مضبوطی سے چلتے اس کے کمرے کی جانب بڑھا۔

جب میں اس گھر کی بہو نہیں بنی تو پھر اس عبیر کی قسمت اتنی اچھی کیسے۔ سکون تو اسے ابھی بھی میسر نہیں آئے گا۔ میں پاگل کر دوں گی اسے۔ لائبہ غصے سے یہ سب بولتے اس وقت سچ میں کوئی جنونی انسان ہی معلوم ہو رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں نفرت کا ایک جہاں آباد تھا جو نجانے کس کس کو بھسم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

****

عبیر۔"علی نے کمرے کا دروازہ کھولتے اسے پکارا تو دروازہ چرڑ کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ کمرے میں" داخل ہوتے ہی غیر معمولی خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔ معاً اس کی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ دیوار کے سہارے بیٹھی عبیر کی جانب اٹھی تو اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔وہ تڑپ کر اس کی جانب

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بڑھا۔ جاتے جاتے ٹرے وہ میز پہ رکھنا نہیں بھولا تھا۔ اسے بری طرح کانپتا روتا بلکتا دیکھ علی کی حالت غیر ہونے لگی۔

عبیر۔ "اس نے اس کے نزدیک دوزانوں بیٹھتے بے بسی سے پکارا لیکن وہ تو جیسے اپنے حواسوں میں ہی نہیں تھی" مسلسل کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ سب کہتے ہیں میں نے آپ کو مارا ہے لیکن میں آپ کو کیسے مار سکتی ہوں بابا" مم۔ میں تو آپ سے بہت محبت کرتی ہوں نا۔ "اس کا بھیگا لہجہ علی کا دل ریزہ ریزہ کر گیا۔ اس نے سختی سے لب بھینچے۔ ضرور یہ سب باتیں اس کے ذہن میں ڈالنے والی پھپھو اور لائبہ ہی تھی ورنہ کسی کی موت کو سر پہ سوار کون کرتا ہے لیکن اسے اپنے بابا سے محبت بھی تو تھی۔ علی سوچ کر رہ گیا۔

ماما بھی نے کہا تھا کہ جس سے میرا نکاح ہو گا وہ بلکل بابا جیسا ہو گا لیکن بابا گو مجھ سے پیار کرتے تھے یہاں تو" "کوئی بھی مجھے پسند نہیں کرتا کجا کہ پیار کرنا۔

وہ سسکتے ہوئے ان کی تصویر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے ان سے مخاطب تھی۔ علی کا دل تڑپ اٹھا۔ وہ سکون سے اس کے پاس ہی کارپیٹ پہ بیٹھ گیا۔ آج وہ اسے شاید سننا چاہتا تھا اور کسی قسم کا خوف بھی نہیں تھا۔ وہ اس کی محرم تھی۔

مم۔ مجھے آپ کے پاس آنا ہے بابا۔ "اس کی نم شکست خوردہ لہجے علی نے مزید برداشت نہ ہوا تو دھیمے سے " اسے پکارا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عبیر۔ علی کی دھیمی سی پکار پہ عبیر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور تیزی سے اپنے کپکپاتے ہاتھ چہرے پہ پھیرے۔ اگلے ہی لمحے علی کی نگاہ اس کی کلائی پہ پڑے نشانوں پہ جم کر رہ گئی۔ اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان زخموں کو دیکھا اور اسی تیزی سے اس کی کلائی تھام لی۔

"یہ کیا ہوا ہے ہاتھ میں۔" وہ آنکھوں میں سرد سا تاثر لیے کٹیلے لہجے میں بولا۔ عبیر کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔ اس نے خوفزدہ انداز میں نفی میں سر ہلایا۔ علی کو یکلخت اپنے سخت رویے کا احساس ہوا تو اپنی پیشانی مسلتے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی جانب ہتھیلی پھیلائی جو اس نے سہم کر تھام بھی لی مبادہ وہ ایک بار پھر غصہ نہ ہو جائے۔ وہ اسے لیتے بیڈ کی جانب بڑھا۔ ذہن اس دوران مفلوج ہو چکا تھا کیونکہ کلائی میں موجود زخموں سے خون رس کر وہی جم چکا تھا اور انہیں صاف کرنے کی زحمت بھی نہیں کی گئی تھی۔

"یہاں کیا ہوا ہے۔" علی نے اسے صوفے پہ بٹھاتے خود فرسٹ ایڈ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی۔ سائیڈ ٹیبل کے دراز میں اسے باکس ملا تو وہ اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھال گیا۔

کک۔ کچھ نہیں وہ میں واشروم میں گر گئی تھی۔ وہ منمنائی۔ علی نے سپاٹ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ اس کے ہاتھوں کی حرکت تھم گئی۔

"مجھ سے جھوٹ نہیں بولنا عبیر۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ یہاں کیا ہوا ہے۔ مجھے جھوٹ بولنے والے لوگ نہیں پسند۔" علی بظاہر نرمی سے بول رہا تھا لیکن لہجے میں ایک تنبیہہ شامل تھی۔ عبیر خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ بلیڈ لگ گئی تھی مجھے۔"وہ بھرائی آواز میں بولی۔ علی نے سرد مہری سے اس کی جانب دیکھا اور نرمی سے ان زخموں پہ مرہم لگاتے بینڈ یج کی۔ اسے حیرت ہوئی تھی کہ وہ ڈپریشن کی اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ ایسے کام بھی کرنے لگی تھی۔

جانتی ہو یہ کتنا غلط ہے عبیر۔" علی نے بے بسی و بے کسی سے اسے کہا۔ بولنے کو جیسے الفاظ ہی نہیں تھے۔"

مم۔ مجھ سے نہیں جیا جاتا۔ مجھے سکون نہیں آتا۔ بس رونا آتا ہے ڈر لگتا ہے عجیب سا۔ خالی خالی سا لگتا ہے غلط غلط سوچیں آتی ہیں۔ مجھے مرنا ہے مجھے نہیں جینا میں کیا کروں۔ مجھے مرنا ہے۔ مم۔ میری وجہ سے میرے بابا بھی چلے گئے اس لیے اب میں کسی سے پیار نہیں کرتی نہ مجھے کسی سے لگاؤ ہے میں کسی سے محبت کروں تو وہ مر جاتا ہے۔ مجھے اپنی مما کے ساتھ مرنا تھا یا پھر بابا کے ساتھ لیکن دونوں ہی مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔" وہ اپنے بھیگے پڑتے گال رگڑتے بھیگے لہجے میں بولی۔ مسلسل رونے کی بدولت اس کا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔ علی نے ضبط سے لب بھینچے۔ پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

اللہ ایسی باتیں کرنے والوں کو بھی پسند نہیں کرتا عبیر۔ جو لوگ ایسا سوچتے ہیں وہ اللہ کے ناپسندیدہ بن جاتے ہیں۔" علی نے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ رسانیت سے اسے آگاہ کیا۔ عبیر نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ ان آنکھوں میں خالی پن علی کو اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ گیا۔ ان میں تو جینے کی کوئی رمق نہیں تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں اللہ کو جا کر سب بتاؤں گی نا اور معافی بھی مانگ لوں گی پھر اللہ پاک مجھ سے ناراض نہیں ہونگے۔"اس کی بات پہ علی ساکت رہ گیا۔اس کی بات پہ دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی لیکن وہ اسے ٹوک نہ سکا۔

"وہ تو آپ ابھی بھی دعا مانگتے ہوئے اللہ کو بتا سکتی ہو۔"

بتاتی ہوں نماز پڑھتی ہوں تو بتاتی ہوں۔قرآن پڑھتی ہوں تو بتاتی ہوں لیکن فلحال کوئی نہیں سن رہا نا۔مجھے اللہ کے پاس جا کر انہیں بتانا ہے اپنے دل کا ہر دکھ ہر درد۔صبر کرتے کرتے تھک گئی ہوں۔اب مزید صبر نہیں ہو رہا مجھ سے۔"وہ آرزدگی سے بولی۔چہرے پہ ویرانی نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔علی خاموش ہو گیا۔وہ اس بات کو جتنی طوالت بخشتا یقیناً وہ مزید ناامید ہوتی۔

اگر تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تو پھر میرا کیا ہو گا۔اب میں تم سے اور تم مجھ سے جو منسوب ہو چکے ہیں۔"وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔عبیر نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور دھیما سا مسکرائی۔

کوئی فرق نہیں پڑے گا۔آپ کے پاس میرے جانے کے بعد اتنے رشتے ہونگے۔زاوی بھائی معیز بھائی رائقہ آپی ماما بھی ظفر ماموں جان دیکھیں سب اتنے اچھے ہیں اور اگر میری بدولت آپ کو کچھ ہوا تو میرے پاس کوئی نہیں ہو گا۔سب لوگ مجھے منحوس کہیں گے نفرت کریں گے جیسے بابا کے جانے کے بعد مما اور لائبہ آپی کرتے ہیں۔"وہ ایک بار پھر اسی ٹروما میں جا رہی تھی۔علی نے سپید پڑتے چہرے سمیت گلہ کھنکھارا۔اس کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔ علی نے کھانے کی ٹرے اٹھاتے چاولوں سے بھرا چمچ اس کی جانب بڑھایا تو وہ ہچکی بھرتے نفی میں سر ہلا گئی۔

"دل نہیں چاہ رہا۔"

دیکھو میں نے بھی کھانا نہیں کھایا۔ اگر تم نہیں کھاؤ گی تو میں کیسے کھا پاؤں گا۔" وہ اس کے آنسو نرمی سے" پونچھتے محبت سے بولا۔ عبیر نے فوراً منہ کھول دیا اور چھوٹے چھوٹے نوالے کھانے لگی۔ علی نے محبت سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے پہ آتے بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے اڑسا۔

آپ کو پتہ ہے بابا بھی مجھے ایسے ہی کھلاتے تھے لیکن پھر وہ میری وجہ سے ہی مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور اور کبھی" واپس نہ آئے۔ آپ بھی مجھے مت کھلائیں پلیز۔ مم۔ مجھے ماہا بھابھی نے نہیں بتایا تھا کہ جس سے میرا نکاح ہو رہا ہے وہ آپ ہیں ورنہ میں کبھی آپ سے نکاح نہ کرتی۔ یہاں سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں اگر آپ کو ذرا بھی خراش بھی آئی میری وجہ سے تو مم۔ میں۔" علی نے اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی ٹرے واپس میز پہ رکھی اور اس کے ہانپتے وجود کو سختی سے خود میں بھینچ لیا۔

کچھ نہیں ہو گا مجھے۔ کون کہے گا مجھے کچھ عبیر۔ کوئی کچھ نہیں کہے گا پلیز بھول جاؤ سب۔ تمہارے بابا تمہاری" وجہ سے نہیں گئے۔ ان کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔ ہر انسان اپنے مقررہ وقت پہ ہی جاتا ہے جتنی عمر وہ لکھوا کر آتا ہے میری جان۔" وہ اس کے بالوں کو سہلاتے اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ اپنا لمس چھوڑتے ہوئے بولا۔ یہ سب بے اختیاری کی کیفیت میں ہوا تھا۔ نجانے کیوں اس کے آنسو علی کے دل پہ گر رہے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مم۔میں سو جاؤں۔"وہ نجانے کیوں اس سے اجازت طلب کر رہی تھی۔علی نے اسے خود سے علیحدہ کرتے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔علی نے اس کے لیٹتے ہی ایک الوداعی نگاہ اس پہ ڈالی اور اس کے آنکھیں موندتے ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔وہ جو عبیر کا دل ہلکا کرنے آیا تھا اب خود بھاری دل لیے اس کے کمرے سے نکل رہا تھا۔نجانے ابھی مزید کتنے امتحان باقی تھے۔عبیر کو نارمل کرنا چاہتا تھا وہ لیکن کیسے یہ سمجھ سے باہر تھا۔کیا دوبارہ اسی ڈاکٹر پہ لے کر جانا ٹھیک ہو گا لیکن انہوں نے تو دوا دی تھی مگر وہ دوا وہ لے بھی رہی تھی یا نہیں یہ تو اس سے پوچھنا علی کو یاد ہی نہیں رہا۔

"اب جب بھی نیند سے جاگے گی تو پوچھ لوں گا۔"وہ گہرا سانس بھرتے دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔یہ جانے بغیر کہ دو آنکھوں نے اس کے کمرے میں جانے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

****

وہ کرسی کی بیک سے پشت ٹکائے آنکھیں موندیں کرسی کو ہلکا ہلکا جھلا رہا تھا۔سوچوں کے سارے دھاگے اسی کیس سے جڑے تھے لیکن نیند نہ پوری ہونے کی بدولت دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا۔سر بے تحاشہ بھاری ہو رہا تھا۔اس نے کچھ سوچ کر فون اٹھایا اور انسپکٹر شاہد کو چائے کا بول کر فون کاٹ دیا اور خود دوبارہ اپنی پیشانی مسلتے آنکھیں موند لی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار ارے تم کب آئے مجھے لگا تھا کہ تم دیر۔" وہ جو اپنے منہ دھیان بولتے اندر آرہا تھا اسے آنکھیں" موندے دیکھ حیرت سے گھڑی کی جانب دیکھا جو شام کے پانچ بجا رہی تھی۔ اسے شدید حیرت ہوئی کیونکہ وہ اپنے کام کے معاملے میں جیسا تھا یہ بات ان سب کو وہاں اچھے سے ازبر تھی۔

یہاں تک کہ اس کے بولنے پہ بھی اس نے آنکھیں نہ کھولی۔

زاویار۔ حسن نے اونچی آواز میں اسے پکارا تو وہ سرعت سے ہوش کی دنیا میں لوٹا اور گلہ کھنکھارتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ دیر بعد انسپکٹر شاہد نے چائے کا کپ کمرے میں پہنچایا تو اسے یک گونہ سکون سا محسوس ہوا۔

لگتا ہے تیری نیند نہیں پوری ہوئی۔" یہ بات عام سے انداز میں کی گئی ہوتی تو اسے اتنا محسوس نہ ہوتا لیکن حسن" کا بدلا بدلا لہجہ معنی خیز مسکراہٹ زاویار کو جلا کر راکھ کر گئی۔ اس نے چائے کا کپ وہی چھوڑتے کٹیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو وہ ہکلا گیا۔

کیا بکواس ہے یہ۔" وہ دھیمے سے گرجا تا کہ آواز باہر نہ جائے۔ ویسے بھی نیند نہ پوری ہونے کی بدولت سر" چکرا رہا تھا اور ایک چکرانے والی مخلوق سامنے بیٹھی تھی۔

"نہیں وہ تو شادی شدہ ہے نا تو۔۔ تو سوچا کہ شاید۔"

کیوں شادی کے بعد ایسا کیا ہوتا ہے۔" وہ اس کے سوال کے جواب میں دوبدو بولا۔ حسن بری طرح سٹپٹا گیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو تو ابھی بھی بے حد معصوم ہے میری جان۔ کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ سب سیکھ جائے گا۔" وہ مسکینیت سے ہنستے ہوئے بولا۔ زاویار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

شادی کو تو معلوم نہیں لیکن رات میں میرے خواب میں تم ضرور آئے تھے اس کے بعد ساری رات نیند ہی نہیں آئی۔" وہ سرد لہجے میں بولتے اسے قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گیا۔ زاویار نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

تمہارے بھڑکنے سے یہ اندازہ تو مجھے بخوبی ہو رہا ہے کہ بھابھی تجھے بلکل بھی منہ نہ لگاتی ورنہ اتنا ترسا ہوا نہ ہوتا۔" حسن کی بات پہ اسے پتنگے ہی لگ گئے تبھی ایک جھٹکے سے کرسی چھوڑ کر اٹھا اور اسے باہر کی جانب دھکیلنے لگا۔ حسن نے مسلسل ہنستے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی اور سرینڈر کرنے والے انداز میں دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے۔ زاویار سر جھٹک کر رہ گیا۔

ان آدمیوں نے ابھی بھی کچھ نہیں بولا منہ سے زاویار۔ اب تو جہاں ریڈ کیا تھا وہاں بھی کوئی سراغ نہیں ملتا" کیسے حل ہو گا یہ کیس۔ اس ذکی نامی آدمی کی آنکھیں تمہیں دیکھی دیکھی لگتی ہے تو جی جان لگا کر سوچ۔ ضرور یہی سے ہماری گتھی سلجھ جائے گی"۔ حسن کی بات پہ وہ تھکے سے انداز میں دونوں ہاتھوں میں چہرہ جھکا گیا۔ حسن نے افسردگی سے اسکی جانب دیکھا۔ اس نے کبھی کسی کیس میں اسے یوں پریشان نہیں دیکھا تھا لیکن یہ کیس تو اب اس کیلیے ہی چیلنج بن گیا ہوا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ہمم۔ابھی ہمارے پاس تین دن ہیں۔مجھے امید ہے کہ ہم ہی کامیاب ہونگے۔یہ کیس بھی میرے پچھلے تمام کیسز کی طرح سکسیسفل رہے گا۔"

ان شااللہ۔حسن نے پورے دل سے کہاتو وہ ہولے سے مسکرادیا۔

****

"آپ کیوں فکر کرتے ہیں صاحب۔سب کچھ ہو گا وہ آپ کی مرضی سے ہی ہو گا۔ایسے کیسے آپ پکڑیں جائیں گے۔جب تک میں آپ کے ساتھ ہوں کوئی آپ کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتا۔"انسپکٹر شاہد نے دروازے پہ پار ایک بار پھر جھانکا کہ کہی کوئی آتو نہیں رہا لیکن تسلی ہوتے ہی وہ گہرا سانس بھر اٹھا۔

"ابھی تک تو کوئی سراغ انہیں مل نہ سکا ورنہ زاویار سر تو چٹکیوں میں کیس حل کر لیتے ہیں لیکن آج کل ان کے طور اطوار بتارہے ہیں کہ ان کی توجہ تو کسی اور کی جانب ہے اس کیس کے متعلق وہ اتنا سوچ ہی نہیں رہے۔بس آپ ناامید نہ ہو۔زاویار سر اس کیس میں ناکام ہی رہیں گے۔بس آپ میری بات کا یقین رکھیں۔"اس کے لبوں پہ انتہائی خبیث مسکراہٹ تھی جیسے اسے یقین ہو کہ جو وہ چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا۔

"بس تمہیں کسی بھی طرح اس کیس کو کلوز کروانا ہے جیسے ہر بار ہر انسپکٹر کرواتا ہے اس کے بعد کا کام میرا۔جب میرا دھندا بغیر کسی پریشانی کے چلے گا تو تم پہ پیسہ لٹاتے ہوئے مجھے بھلا کیا پریشانی ہو گی۔"دوسری جانب سے آنے والا بھاری قہقہہ سن شاہد کے لبوں پہ بھی معنی خیز مسکراہٹ دور گئی۔پیسوں کا سوچ کر ہی اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس بار جو ہو گا وہ کبھی نہیں ہوا ہو گا صاحب۔ آپ بس دیکھتے جایئے۔ جہاں پیسوں کا معاملہ وہاں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں رہنی چاہیے۔ بس آپ گرم گرم نوٹوں کی۔"۔ دوسری جانب سے کسی نے زور سے رسیور پٹخا تھا۔ انسپکٹر شاہد نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں موجود فون کو دیکھا اور ناک منہ چڑھا کر رہ گیا لیکن پھر اس کا کانٹریکٹ یاد کر کے ایک طمانیت بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔ وہ بھلا اپنے کہے سے کیسے مکر سکتا تھا۔

اس نوکری نے تو جان بھی نکال لینی ہے اور اتنا کچھ دینا بھی نہیں تو اس سے بہتر تو یہی ہے کہ یہ لوگ ہی ہمارا خیال رکھیں۔ اگر آج اس دنیا میں ان جیسے کھلے دل کے لوگ نہ ہو تو نجانے ہم مظلوموں کا کیا بنے۔"اس نے مسکرا کر رسیور نہایت سکون سے کریڈل پہ رکھا اور وہاں سے مڑا لیکن عقب میں کھڑے زاویار کو دیکھا اس کی آنکھیں خوف کے مارے پھیل گئی۔ ہاتھ پیر کانپنے لگے کیونکہ وہ مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

ارے کیا ہوا انسپکٹر شاہد۔ حوصلہ رکھیں۔ جن نہیں ہوں میں ویسے کس کا فون تھا جس سے بہت پیار محبت سے باتیں کی جا رہی تھی۔"اس نے بہت غور سے شاہد کو تکا۔

سس۔ س۔ سر میں وہ پتہ نہیں بس فون اٹھا کر کوئی بولا نہیں۔"وہ ہڑبڑا کر جو منہ میں آیا بول اٹھا۔"

اوکے نو پرابلم۔ ایسے غلطیاں لوگوں سے ہو جاتی ہیں۔ آپ گھبرایئے مت۔ پر سکون رہیے اور یہ ماتھے سے پسینہ پونچھ لیجیے۔"زاویار نے تحمل سے بولتے ٹشو اس کی جانب بڑھایا تو وہ جلد بازی میں اپنا ماتھا صاف کرنے

لگا۔زاویار نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا جس کی حالت نہایت غیر تھی جیسے کوئی چور چوری کرتے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہو۔

"شش۔شکریہ سر۔گرمی بہت تھی یہاں۔"وہ ہکلا کر بولا۔زاویار نے اثبات میں سر ہلایا۔انسپکٹر شاہد نے بغور اس کے ہاتھ میں موجود فائل کو دیکھا اور خود میں اس سے کچھ پوچھنے کی ہمت مجتمع کرنے لگی۔

"سس۔سر وہ اس کیس کا کیا بنا کوئی سراغ حل۔"وہ رک رک کر بولا۔زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں لیکن ہو جائے گا تم فکر مت کرو۔سب کچھ بہت اطمینان سے ہو گا اور کامیاب بھی ٹھہرایا جاؤں گا میں اس میں۔پریشان مت ہو۔ایک بار پھر نام روشن ہو گا اور ہاں حسن تم اسے وہ فائل دو یہ اس جگہ کا سروے کر آئے اور ہاں وہاں کسی قسم کی کوئی بات ایسی ہو جو مشکوک لگے سب کچھ اس میں درج کر لینا باقی کا کام میرا ہی ہو گا۔"اس نے حسن کے ہاتھ میں موجود سرخ رنگ کی فائل اسے تھمائی۔

"نو پرابلم سر۔سب کچھ ہو جائے گا۔فکر ہی مت کریں آپ۔میں اپنا کام بہت ایمانداری سے نبھاؤں گا۔"زاویار اسے ایک نظر دیکھتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی شاہد نے وہ فائل میز پہ پھینکی اور گرنے والے انداز میں کرسی پہ بیٹھا۔صد شکر تھا کہ اس نے کچھ سنا نہیں تھا ورنہ نجانے اس کے ساتھ کیا سلوک رکھا جاتا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارے نزدیک وہاں جانا کیا آسان کام ہے۔اگر ان لوگوں کو ذراسی بھی بھنک لگی تو کام خراب ہو جائے گا" زاویار۔وہ لوگ جان لینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔وہاں جاناوہ بھی تنہا۔۔ہماری پوری ٹیم ساتھ ہونی چاہیے۔ حسن اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا لیکن زاویار کی سوئی بھی ایک ہی جگہ پہ اڑی ہوئی تھی کہ اسے اس جگہ کو لازمی ریڈ کرنا ہے جہاں ہر بار ہر افسر کو ریڈ کرکے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

"تم۔میرے ساتھ چل رہے ہو یا نہیں۔اگر انجام سے خوفزدہ ہو تو کوئی مسئلہ نہیں۔میں اکیلا ہی۔

میں انجام سے خوفزدہ نہیں ہوں لیکن تمہارے پیچھے تمہارے باپ بھائی بہن اور سب سے بڑھ کر تمہاری بیوی" جس سے تمہارا اتنا گہرا رشتہ ہے۔اگر وہاں کوئی اونچ نیچ۔تمہارا بازو کا زخم بھی ابھی نہیں بھرا زاویار۔"حسن کی بات پہ ایک لمحے کیلیے زاویار کی آنکھوں کے سامنے ماہا کا چہرہ لہرایا لیکن وہ کمزور بلکل نہیں پڑ سکتا تھا تبھی سر جھٹک گیا۔ان تمام خیالات کو جھٹک گیا جو اسے کمزور کر سکتے تھے۔ حسن نے اسے پر عزم دیکھ اس کی تقلید میں قدم بڑھائے۔جانتا تھا ایک بار جو اس نے ٹھان لی ہے اس کے بعد وہ کسی کی بھی نہیں سنے گا۔

اس فائل کو مجھے دے دینا میں سٹڈی کروں گا اور کوشش کروں گا کہ کوئی گہرا سراغ ہاتھ لگے۔"زاویار کی" بات پہ حسن نے سیاہ رنگ کی فائل اس کی جانب بڑھائی جو اس نے بنا کسی تردد کے تھام بھی لی۔

✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عبیر نے کھانا کھالیا تھا علی بھائی۔" ماہا کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ ماہا نے بھی تشکر بھرا سانس خارج کیا اور اپنی کتابیں لیتے وہی صوفے پہ ٹک گئی۔ علی نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جو اب نوٹس پہ کچھ انڈر لائن کر رہی تھی۔ چہرہ ظفر کے جانے کے بعد سے بجھا بجھا ہی تھا۔

کبھی اپنی بھی اتنی فکر کی ہے آپ نے یا پھر اپنے شوہر کی ہی کر لیں۔" وہ اس کا موڈ خوشگوار کرنے کی خاطر ہنس کر بولا۔ ماہا کے چہرے پہ ایک تاریک سایہ لہرایا۔

اپنی فکر خود کرتی میں اچھی نہیں لگوں گی اور آپ کے بھائی کو میری فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" وہ سادگی سے بولتی چہرہ جھکا گئی۔ علی نے نا سمجھی سے بھنویں سکیڑی۔ اس کا لہجہ ہر وقت نا امیدی ہی کیوں لیے ہوتا تھا۔

ہر وقت یہ نا امیدی کیوں بھابھی ماں۔ میں مانتا ہوں کہ بھائی کا رویہ شروع شروع میں کافی اکھڑا اکھڑا تھا آپ سے جو ہر نارمل انسان کا ہو سکتا ہے لیکن وہ ایسے ہیں نہیں۔ وہ کچھ بھی غصے میں بول جاتے ہیں لیکن ان کے دل میں ہم سب کو لے کر جو فکر جو محبت ہے وہ ہم میں سے شاید کسی کے دل میں نہیں ہے۔" وہ اسے نجانے کیوں یہ سب سمجھا رہا تھا۔ ماہا کا چہرہ جھک گیا۔

"مم۔ مگر میں۔"

آپ کو میں نے ہر وقت بھائی کو لے کر یونہی نا امید اور الجھا ہوا ہی دیکھا ہے۔ کیا بھائی کا رویہ ہر۔ وقت آپ کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیا کبھی انہوں نے آپ کو نرمی سے مخاطب نہیں کیا یا پھر کبھی ان کی وجہ سے آپ کو ایسا محسوس ہوا ہو ابھی بھی کہ آپ ان کی زندگی میں ابھی تک ناپسندیدہ ہی ہیں۔ یار عورت کی حس تو اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معاملے میں بہت تیز ہوتی ہے وہ تو مرد کو دیکھ کر ہی پہچان جاتی ہے کہ کون اس سے محبت سے پیش آتا ہے کون عزت سے اور کون ناپسندیدگی سے۔" ماہا یک ٹک خاموشی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو تاسف سے یہ سب اسے بول رہا تھا۔ رائقہ بھی اس دوران آکر خاموشی سے ماہا کے ساتھ ہی ٹک گئی۔

لیکن وہ مجھے اپنی زندگی میں نہیں چاہتے وہ مجھے بات بات پہ طعنے دیتے ہیں۔" ماہا ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم " تھی۔ علی نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

یار کیا طعنہ دیا ہے بھابھی ماں انہوں نے آپ کو۔ یہ چھوٹے موٹے محبت بھرے طعنے یا پھر ایسی محبت بھری " لڑائیاں تو ہر رشتے میں ہوتی ہیں اس کو لے کر بدگمان ہونگی تو پھر رشتہ کیسے چلے گا۔ آپ نے کبھی انہیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا کبھی اس محاذ پہ ڈٹی کہ آپ ان کی بیوی ہے آپ کا ان کی زندگی میں کوئی حق ہے۔ نہیں آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ رات کے کس پہر لوٹ رہے ہیں آپ کو فکر نہیں ہوتی آپ سو جاتی ہیں ان کے آنے سے قبل اور پھر یہ بات وہی رک جاتی ہے۔ اس کا کوئی حل آپ کو ہی نکالنا ہو گا۔ پہل کریں گی تو نتائج آپ کے سامنے ہونگے ورنہ پھر ایسے ہی ساری زندگی بیتانی پڑے گی۔" وہ دبے دبے لہجے میں بولتے آخر میں ناراضگی بھرے لہجے میں بولا۔ ماہا نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔ چہرے پہ زمانے بھر کی تھکن آسمائی۔

ماہا ایک بار تمہیں ٹرائے کرنا چاہیے۔" رائقہ نے بھی اس کا حوصلہ بڑھایا لیکن اب کی بار ماہا کی سماعتوں میں بس " انجم کا نام گھوم رہا تھا۔ وہ یہ بات ان تک کیسے پہنچاتی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ لوگ نہیں سمجھ رہے جو میں کہنا چاہتی ہوں۔ان کے دل میں ابھی بھی انجم ہے۔وہ انجم کو پسند کرتے " ہیں۔ان کی پسند اس جیسی لڑکی تھی میرے جیسی نہیں۔میں انجم سے کمتر ہوں اور ان کے نزدیک رہوں گی۔"اس کے رونے پہ اب کی بار علی اور رائقہ نے صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو شاید نیند میں تھی یا کافی لمبے عرصے کی بیہوشی سے جاگی تھی۔"اگلے ہی لمحے علی کا بلند بانگ قہقہہ بے ساختہ تھا۔ماہا خجل سی ہو گئی۔رائقہ نے بھی اس کی ہنسی میں بھرپور انداز میں ساتھ دیا۔

بھائی اور وہ بھی انجم کو پسند۔ذہنی توازن ٹھیک ہے تمہارا۔وہ انجم کو پسند کر ہی نہ لیں تم جانتی ہو جب انجم پکڑی" گئی تھی اور اس وقت بھائی نے انکار کر دیا تھا شادی سے لیکن میں نے بھائی کو منایا تھا کہ وہ سنبھل جائے گی آپ کی شادی کے بعد۔جس انسان کو زبردستی کسی سے شادی کیلیے منایا جائے وہ کیسے اسے پسند کر سکتا ہے اور خاص طور پہ اس کی۔عادتوں کو جس کی ایک بھی عادت پچ کی نہ ہو۔"رائقہ نے ٹھیک ٹھاک انداز میں اس کی طبیعت صاف کی۔علی نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا۔ماہا نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔تو وہ پھر سب اس دن یونی میں جو ہوا تھا وہ کیا تھا۔یہ سوالیہ نشان اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔اس کا سر خود بخود نفی میں ہلا۔

نہیں تم غلط ہو رائقہ کیونکہ اس دن یونی میں بھی انہوں نے انجم کی موجودگی میں مجھے۔"وہ جلدبازی میں کچھ " بولتے بولتے رکی اور چونک کر ان دونوں کی جانب دیکھا جو سوالیہ نگاہیں اس پہ مرکوز کیے بیٹھے تھے۔

"کیا ہوا تھا اس دن۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کک۔کچھ بھی تو نہیں۔اچھا چھوڑیں پلیز اس بات کو مجھے فلحال اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔"وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔

چلیں ہم انجم کو چھوڑتے ہیں آپ کے بارے میں بات کرتے ہیں پلیز خدارا بھائی کو اپنی موجودگی کا احساس دلائیں ان سے باتیں کریں ان کیلیے کھانا خود بنائیں سرو کریں ہو سکے تو دو تین محبت بھرے جملے بھی بول دیں پھر تو کیا ہی بات ہو جائے گی۔"علی کی باتوں پہ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔رائقہ نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔وہ ان دونوں کی تنگ کرتی نگاہوں پہ سٹپٹا کر چہرہ جھکا گئی۔چہرہ سرخ پڑ گیا۔

اقر جواب میں ان کی طرف سے ملنے والی محبت پہ آپ اگر یوں شرمائیں گی تو یقین کریں بھائی کیلیے کچھ اور کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی وہ یوں ہی فلیٹ ہو جائیں گے۔"اس کی اگلی بات پہ ماہا نے اپنے ہاتھ میں پکڑے نوٹس دھیرے سے اس کے شانے پہ مارے۔

علی بھائی۔"وہ جھنجھلا کر بولتی ان دونوں کو قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔"

علی میاں وہ باہر۔"اسی دوران بوا ہانپتی ہوئی اندر داخل ہوئی تو ان سب نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔علی" نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

وہ باہر ماہا بی بی کے ماموں آئے ہیں جی ان سے ملنے کیلیے۔"ان کی اگلی بات پہ ماہا کے لب مسکرا اٹھے۔وہ دھیمے" سے مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔

اور ان کے ساتھ شاید ان کی بیٹی بھی ہے۔"ان کی اگلی بات پہ ماہا کے مسکراتے لب سمٹ گئے۔اس نے ٹھٹھک کر علی اور رائقہ کو دیکھا جو خود انجم کی اچانک یہاں آمد پہ حیران پریشان تھے۔رافع کے اندر آتے ہی وہ انجم کو سرے سے نظر انداز کرتے ان کے سینے سے لگی تو انہوں نے اس کا سر چوم لیا۔

کیسی ہے میری بیٹی۔ماموں کو تو یہاں آکر بھول ہی گئی ہے۔یاد نہیں آتی ماموں کی۔ایک بار بھی ملنے نہیں آئی۔"وہ شکوہ کناں لہجے میں بولے۔ماہا جھجک کر پیچھے ہوئی اور ان کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئی۔نجانے کیا سوچ کر اس نے گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے نو بجا رہی تھی۔اگر انجم کی موجودگی میں زاویار گھر آجاتا تو۔۔یہ۔سوچ آتے ہی وہ بے چینی سے پہلو بدل گئی۔

ارے ماہا تم مجھ سے نہیں ملی۔تمہاری کزن ہی ہوں وہی جس سے تمہیں بہت محبت تھی اور جسے تم سے بہت محبت ہے۔"انجم کی مسکراتی بات پہ ماہا نے سختی سے لبوں کو بھینچا اور بمشکل مسکراتے اپنی جگہ سے اٹھی۔

شرمندہ ہے میری بیٹی اپنی حرکتوں پہ ماہا۔اسے معاف کر دینا یہ جھلی سی ہے کچھ بھی کرتی ہے۔میں جانتا ہوں" کہ جو کچھ اس نے کیا تھا وہ کوئی چھوٹی موٹی چیز نہیں ہے لیکن اب جس مقام پہ تم ہو اس کے صدقے ہی میری بیٹی کو معاف کر دو۔"رافع کی بات پہ وہ بمشکل خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھاتی اپنی جگہ سے اٹھی اور انجم کے سینے سے لگی۔انجم نے ہولے سے اس کی پشت تھپتھپائی۔

یہ معافی صرف بابا نے مانگی ہے میری طرف سے۔مجھ سے بدلنے کی۔توقع مت رکھنا کیونکہ تم نے مجھ سے" میرا وہ چھینا ہے جس کا ازالہ تمہیں ساری عمر بھگتنا ہے میری جان اور کہی نہ کہی زاویار بھی میرا طلبگار اور منتظر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہے۔" انجم کی کاٹ دار آواز پہ ماہا کو اپنے وجود میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ سرعت سے پیچھے ہٹی۔ انجم شانے اچکا کر مسکراتے رافع کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئی۔

ظفر صاحب یا زاویار گھر نہیں ہیں کیا۔ ماہا نے غور کیا کہ زاویار کے نام پہ اس کی نگاہیں خود بخود اسے تلاش کرنے لگی تھی۔ اس کا چہرہ مارے غصے کے سرخ پڑ گیا۔

جی زاویار بھائی پولیس سٹیشن ہیں اور بابا کراچی گئے ہیں کچھ دنوں کیلیے۔" جواب ماہا کی بجائے علی نے دیا تھا۔ بوا" نے دیگر لوازمات سے میز سجا دیا۔ ابھی وہ سب آپس میں خوشگپیوں میں ہی مصروف تھے کہ انہیں زاویار اور معیز ایک ساتھ اندر آتے ہوئے دکھائی دیے۔ ماہا کی رنگت سپید پڑ گئی۔ زاویار روز تو دیر سے آیا کرتا تھا گھر تو پھر آج اتنی جلدی کیسے۔ اس نے پلکیں جھپکتے بمشکل آنسوؤں کو اندر اتارا۔

ارے بھائی آپ اتنی جلدی گھر آ گئے آج۔" علی کی بات پہ اس نے سر اثبات میں ہلایا مگر ان دونوں کی نگاہ" جوں ہی لاؤنج میں بیٹھے افراد کی جانب اٹھی ایک کے چہرے پہ ناگواری چھا گئی البتہ دوسرے کے چہرے پہ مدھم سی مسکراہٹ۔

ارے انجم آپ یہاں۔

جی سر آج دل کیا اپنی بہن سے ملنے کا تو چلی آئی۔" انجم چہرہ جھکاتے دھیمے سے بولی۔ معیز مسرور سا ہوتے" صوفے پہ ہی جگہ سنبھال گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن شاید تمہیں تمہاری بہن نے بتایا نہیں کہ اسے تم سے ملنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"زاویار کے کاٹ دار لب و لہجے پہ جہاں انجم کے چہرے پہ تاریک سا سایہ لہرایا وہی ماہا نے الجھ کر اس کا چہرہ جانچا جو بے تاثر تھا۔

زاویار وہ۔

ایک منٹ انکل۔ میں اس لڑکی سے مخاطب ہوں۔"اسے اس گھر میں اینٹری کس نے دی۔وہ دھاڑا۔معیز نے گھبرا کر اسے تھاما۔

بھائی پلیز۔وہ ایک لڑکی ہے اور ایک لڑکی کو اپنی عزت بہت پیاری ہوتی ہے۔باہر گارڈز بھی موجود ہیں۔"معیز اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولا۔زاویار تمسخر سے مسکرایا۔ماہا بھی تعجب سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ علی نے زاویار کو دیکھ کر پلکیں جھپکائی تو وہ گہرا سانس بھر اٹھا۔

ایم سوری مجھے معاف کر دیں پلیز۔میں بہک گئی تھی اس دن لیکن غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں نا۔آپ مجھے۔معاف کر دیں میں شرمندہ ہوں۔"انجم اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے نم لہجے میں بولی۔

اٹس اوکے۔میں نے تمہیں معاف کیا۔ویسے بھی معاف کرنے سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہو جاتا۔"زاویار کے نرم لہجے پہ جہاں انجم نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا وہی ماہا کا چہرہ ماند پڑ گیا۔اسے بلکل امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی اسے معاف کر دے گا۔معیز بھی نرمی سے مسکرا دیا۔انجم حیرت میں غرق اپنی جگہ پہ جا کر بیٹھی تو نگاہیں ابھی بھی زاویار کے چہرے پہ ہی جمی تھی۔

ماہا اپنے ماموں کو سرو کرو۔"زاویار کی آواز پہ وہ آنسو پیتے اپنی جگہ سے اٹھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے نہیں ماہانو پرابلم۔ میں خود کرلوں گی۔" انجم کی نرم آواز پہ اس نے دانت پیسے اور رائقہ کی جانب دیکھا" تو وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دے گئی۔ وہ جلتے بھنتے واپس اپنی جگہ پہ ٹک گئی۔ معیز مسکراتی نگاہیں مسلسل انجم کے چہرے پہ جمائے بیٹھا تھا۔

"زاویار دراصل میں ایک دو دن کیلیے ماہا کو اپنے ساتھ لے جانے۔"

کیا ساتھ لے کر جانا ہے آپ نے اسے۔ بہت معذرت انکل لیکن میری بیوی کہی نہیں جائے گی۔ یہ ہی اس کا" گھر ہے اور اس گھر کے لوگ ہی اس کے اپنے۔ میری طرف سے صاف معذرت۔" ماہا جو ان کی بات پہ سانس روک گئی تھی زاویار کی آواز پہ جیسے اس کے وجود میں کسی نے نئے سرے سے جان ڈال دی تھی۔

"لیکن بیٹا بس ایک دن۔"

وہ نہیں جائے گی مطلب نہیں جائے گی۔ دراصل آپ کی بھانجی کے بغیر دل نہیں لگتا میرا۔" وہ معنی خیزی" سے ماہا کو تکتے دلفریبی سے بولا۔ ماہا کا چہرہ لال انار ہو گیا۔ کس قدر بیہودگی دکھاتا تھا وہ سب کے سامنے۔ شاید نہیں یقیناً علی اس پہ ہی گیا تھا جو کچھ بھی بولنے سے پہلے کتراتا نہیں تھا۔

"آپ ماہا سے تو پوچھیں کہ وہ۔"

شاید تمہیں معلوم نہیں ہے انجم کہ بڑوں کے درمیان بولنے والے کو بدتمیز کہا جاتا ہے۔" زاویار کے ٹھنڈے" ٹھار لہجے پہ انجم کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ رافع نے زاویار کی بات پہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مرے مرے انداز میں سر اثبات میں ہلایا۔ماہا اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔زاویار کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

"میں ماہا کے پیچھے جاؤں۔وہ مجھے کمرہ دیکھنا ہے اسکا۔اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔"

چڑیل کمینی چمٹ ہی جاتی ہے۔"علی زاویار کے کان میں گھستے بڑبڑایا۔وہ اسے گھور کر سب سے معذرت کرتے اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کے تعاقب میں قدم بڑھائے۔کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہی جوں ہی ماہا نے دروازہ کھولا سامنے کھڑی انجم کو دیکھ وہ دانت کچکچا گئی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"وہ سلگتے لہجے میں بولی۔

کچھ خاص نہیں بس کمرہ دیکھنا چاہتی تھی اپنا ہونے والا۔"اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ ماہا کو اپنا وجود ٹکروں میں کٹتا محسوس ہوا۔یہ خیال ہی اس کیلیے سوہانِ روح تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔جب زاویار میرا ہو گا تو یہ کمرہ بھی تو میرا ہوا نا۔ہٹو اب مجھے تفصیل سے دیکھنے دو تا کہ اگر مجھے کچھ بدلوانا ہو تو بعد میں مشکل نہ پیش آئے۔"ماہا اس کی بات پہ مزید دروازے پہ پھیل کر کھڑی ہو گئی۔

میں ان کی بیوی ہوا انجم۔اس کی دلیل پہ انجم زور سے ہنسی۔

"بیوی اور وہ بھی تم۔تم جیسیوں کو تو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہمہ وقت اپنے دل کی مسند پہ سب سے اونچی جگہ پہ براجمان رکھنا چاہیے۔" عقب سے آتے زاویار نے خاصے اونچے لہجے میں بولتے اس کی بات اچک لی۔ اس کا پتھریلا لہجہ انجم کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا گیا۔ ماہا نے نم نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو زاویار کے وجود میں غصے کے بھانبھڑ جلنے لگے۔

ہاں میں بھی یہی کہنے والی تھی۔" انجم ہنس کر بولی۔ زاویار نے تیز نگاہ اس پہ ڈالی۔"

"چلو اب تو آنے دو۔"

میں تمہیں اس کمرے میں کبھی نہیں آنے دوں گی کیونکہ تمہارا اس کمرے پہ کوئی حق نہیں ہے۔ یہ کمرہ بھی" میری ملکیت ہے اور اس کمرے میں بسنے والا بھی اور اس پہ حق بھی صرف میرا ہے یہ بات میری تم ہمیشہ یاد رکھنا۔ جب تک زندہ ہوں ان پہ صرف میرا ہی حق رہے گا ہاں جب مر جاؤں گی تو جو مرضی کرنا۔" وہ کمرے سے باہر نکلتے دروازہ لاک کرتے ہوئے بھیگے لہجے میں غصے سے بولی۔ زاویار نے بمشکل مسکراہٹ روکتے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی۔ انجم اپنی اس قدر بے عزتی پہ جلتے کڑھتے واپس مڑ گئی۔

یاد رکھیے گا میری بات آپ بھی۔" وہ زاویار کی جانب مڑتے درشتگی سے بولی۔ لہجہ ابھی بھی نم تھا۔"

حفظ کر لیا بیگم۔" وہ ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے قدرے توقف کے بعد سینے پہ ہاتھ رکھتے جھک کر بھاری لہجے" میں گویا ہوا۔ زاویار کے پر تپش لہجے پہ ماہا نظریں چڑاتے غصے سے باہر کی جانب بڑھی۔

ارے جس پہ اپنا حق جتا رہی ہو اس کا بھی اس کمرے پہ کوئی حق ہے چابی تو دے دو۔" وہ اس کے غصے کا سوچتے" ہنستے ہوئے بولا۔ اگر ماہا ابھی اس کے چہرے پہ یہ مسکراہٹ دیکھ لیتی تو ضرور غش کھا کر گر پڑتی۔ اس سے پہلے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہ وہ باہر جاتا فون آنے پہ کان سے لگاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ ماہا نے اسے حیرت سے یوں عجلت میں باہر جاتا دیکھا۔ ماموں اور انجم کے جانے کے بعد علی نے کچھ سوچ کر معیز کی جانب دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

آپ کیوں مسکرا رہے ہیں بھائی۔" رائقہ نے اس کے شانے پہ سر رکھتے پوچھا تو معیز نے نرمی سے اسے اپنے" حصار میں لے لیا۔

بھائی کی جان بس ایسے ہی۔" وہ اس کی پیشانی چومتے محبت سے بولا۔ علی نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔"

تم نے دیکھا انجم کتنی اچھی ہے۔ اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہے اور دیکھو اس نے سب سے معافی بھی مانگ" لی۔ کبھی کبھی ہم کسی شخص کے بارے میں غلط گمان کر لیتے۔ ہیں لیکن وہ اصل میں ایسا ہوتا نہیں ہے علی۔" وہ پریشانی سے عبیر کے کمرے کی جانب جاتے علی کا شانہ تھپتھپاتے سمجھا رہا تھا۔ علی نے اس وقت تک اس کی پشت کو تکا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ بھائی کبھی کبھی ہم سچ میں غلط گمان کر لیتے ہیں جیسے کہ آپ۔" وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ" گیا۔

****

تم دیکھ رہے ہو اپنے بھائی کو سوا بارہ ہو گئے ہیں لیکن ان کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔" وہ مسلسل بڑبڑاتے" اطراف میں چکر کاٹ رہی تھی۔ کب سے سب لوگ رات کے کھانے سے فراغت حاصل کرتے اپنے اپنے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کمروں میں جا چکے تھے۔ علی بھی عبیر کو دوا دیتے آج پر سکون تھا ورنہ اسے یہی دھڑکا تھا کہ شاید وہ دوا بھی لیتی تھی یا نہیں۔

تم کیوں ہنس رہی ہو۔" وہ رائقہ کے مستقل ہنسنے پہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو وہ کھل کر ہنس دی۔"

آج لگ رہی ہو نا پکے تھانے دار کی بیوی تھانے دارنی۔" وہ اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے مزے" سے بولی۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو یکلخت اپنی پوزیشن کا احساس ہوا۔

"اسی لیے بولتا ہوں کہ انہیں قابو کرنا سیکھیں لیکن نہیں میری کس نے سننی ہوتی ہے۔"

کیسے کروں مجھے ایسا ویسا کچھ نہیں آتا۔" وہ علی کی بات پہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ علی نے اپنا سر پیٹا۔"

دیکھیں میں بتاتا ہوں۔ ہاں اب دیکھیں وہ گھر جب دیری سے آئیں تو آپ کا حق ہے کہ آپ ان سے سوال" کریں کہ کہاں تھے اتنے رات گئے۔ بیوی ہیں آپ یار ہمت لائیں تھوڑی سی۔ یونہی ڈرتے ڈرتے زندگی گزار دیں گی تو کیسے چلے گا بھئی۔ ساری عمران کی برتری کا خوف آپ کے سر پہ منڈلاتا رہے گا۔" علی نے اسے پٹی پڑھاتے رائقہ کو دیکھ آنکھ دبائی تو وہ چہرہ جھکا گئی۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب وہ گھر آیا تو سیدھا کمرے میں گھس گیا۔ ماہا پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

جائیں کھانا لے جائیں ان کیلیے۔ علی نے اسے سمجھایا۔ ماہا نے غصے میں بریانی پلیٹ میں انڈیلی اور گرم کرتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ وہ اپنے یونیفارم کی شرٹ اتارتے ہاتھوں کو گول گول گھماتے جیسے تھکان نکال رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ کھانا کھالیں۔" ماہا کے لٹھ مار انداز کو اس نے بمشکل ہضم کیا۔"

نو تھینکس۔" اس کے دوبدو جواب پہ ماہا پوری کی پوری اس کی جانب گھومی۔ اس کا سر گھوم گیا۔"

"میں کوئی شوق سے نہیں آئی۔ مجھے علی۔"

جانتا ہوں تمہیں علی نے بھیجا ہے تبھی کہا ہے نو تھینکس جس دن خود آؤ گی اس دن بات کرنا۔ ڈرپوک کہی" کی۔" وہ تولیے کی مدد سے اپنے بازو پونچھتے سر جھٹک کر چڑانے والے انداز میں بولا۔ ماہا سلگ کر رہ گئی۔

ڈرپوک کسے کہا آپ نے اور میری ایک بات آپ کان کھول کر سن لیں آئندہ اگر بارہ بجے کے بعد آپ نے" "گھر میں قدم رکھا تو پھر۔

تو پھر۔" زاویار نے نزدیک آتے اس کی اٹھی ہوئی انگلی جکڑتے گھمبیر لہجے میں پوچھا۔ ماہا کا حلق تک سوکھ گیا۔"

ماہا تو پھر کیا کرو گی تم۔" وہ مسکراتی نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا جس کا منہ پھولا ہوا تھا۔"

تو پھر میں آپ پہ کھانا پانی بند کر دوں گی۔" وہ ایک ادا سے بولی۔ زاویار اس کی بچگانہ بات پہ کھل کر ہنس دیا۔"

میرے ہی گھر کا کھانا پانی بند کرو گی وہ بھی مجھ پہ ہی۔" وہ ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے" بولا۔ ماہا کو اپنی بے بسی پہ رونا آنے لگا۔

ہاں تو کھانا تو میں بناتی ہوں نا۔" وہ ہکلا کر بولی۔ زاویار نے ستائش بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کوئی مسئلہ نہیں کل سے بوا بنا دیں گی اتنی زحمت مت کریں آپ میرے لیے۔"وہ اس کا گال تھپتھپا کر بولتے مسکراتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھا مگر پھر کچھ یاد آنے پہ واپس پلٹ کر اس کی جانب آیا۔

ہاں آج جو میں نے تمہیں تمہارے ماموں کے گھر جانے سے منع کیا وہ تمہاری محبت میں مجبور ہو کر نہیں کیا" بس فکر تھی تمہاری تو کر دیا۔"وہ جھک کر اس کے گال سے گال ٹکراتے ہوا کے جھونکے کی مانند واشروم میں گھس گیا۔اس کے جاتے ہی ماہا پیچ و تاب کھاتے کمرے سے نکل گئی۔ایک تو اس آدمی کیلیے وہ کھانا لے کر آئی اوپر سے وہ اس کو باتیں سنا رہا تھا۔

****

بات تو بگڑ گئی نا یار میرا نام کیوں لیا درمیان میں آپ نے۔سارا کام خراب کر دیا۔کھانے کا بھی کوئی کہتا ہے کہ " نہیں دو نگی کہتی کہ میں آپکو کمرے میں گھسنے نہیں دوں گی۔"علی اس کی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے بولا جو کب سے ان دونوں کے سامنے بیٹھی اپنی کم عقلی پہ خود کو کوس رہی تھی۔

ہاں اور اس کے بعد وہ مجھے کہتے کہ یہ ان کا کمرہ ہے تو میں تو انہیں جہیز کا بھی طعنہ نہیں دے سکتی کیونکہ۔میں " تو اپنے ساتھ کچھ لائی ہی نہیں۔"اس کے معصومیت بھرے لہجے پہ علی اور رائقہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔ریلنگ پہ کھڑے زاویار کو حیرت کے ساتھ ساتھ ہنسی بھی آئی تھی۔کیا سچ میں اس کی بیوی اتنی معصوم تھی۔علی صدماتی کیفیت میں زمین پہ لیٹ گیا۔ماہا نے پریشانی سے رائقہ کی جانب دیکھا جس کا خود کا حال کچھ ایسا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایم سوری مجھے لگتا ہے کہ میں نے غلط نمبر ڈائل کر لیا ہے۔ آپ اپنے شوہر کو کبھی قابو نہیں کر سکتی۔" علی کے " بڑبڑانے پہ وہ ناک سکوڑ گئی البتہ زاویار تاسف سے نفی میں سر ہلاتے واپس اوپر چلا گیا۔ وہ اس پہ حکم چلائے یہ اس کی حسرت ہی رہ گئی تھی۔ وہ اسے پر اعتماد دیکھنا چاہتا تھا جیسے وہ پہلی نظر میں لگی تھی لیکن وہ تو کسی اور رخ کو ہی جا رہی تھی۔

اور کتنا قابو کرے گی کہ یہ میرے بیٹے کو۔ ہم سے تو چھین ہی لیا ہے اور کیا کرے گی۔ اب کیا گھر سے بھی لے " جائے گی اپنی دنیا میں یہ۔ اچھا بھلا انجم سے بیاہ رہے تھے مجھے تو لگتا ہے ڈورے ڈالنے کی اس کی پرانی عادت ہے تبھی تو اس دن سارا کھیل رچا کر زاویار سے شادی کی اور اب اسے اپنے چنگل میں بھی پھنسا لیا۔" پھپھو کی سفاک آواز پہ ماہا نے بھیگی نگاہیں اور فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا۔ وہ کیا بول رہی تھی اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ ان کی باتیں ایسی ہی تو ہوتی تھی۔ ماہا نے تھکی تھکی سانس فضا کے سپرد کی۔

"پھپھو مم۔ میں۔"

مجھے پھپھو مت کہو تم لڑکی۔ تم جیسی ڈائن گھر میں بسنا شروع کر دیں تو کسی اصل ڈائن کی ضرورت ہی محسوس نہ " ہو۔ انجم ملی مجھ سے آج اتنے سلیقے سے اور یہ تو ایک نظر ڈال کر دوبارہ ڈالنا بھی پسند نہیں کرتی۔"

جی اس میں بلکل وہی سلیقہ پایا جاتا ہے پھپھو جو آپ کی بیٹی میں ہے۔ آپ کو تو اچھی لگے گی ہی وہ۔ کوئی بات " نہیں برے لوگوں کو برے لوگ ہی پسند آتے ہیں۔" اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ علی کی بات پہ پھپھو نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا تو وہ ڈھیٹوں کی طرح مسکرا دیا۔ رائقہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی لیکن

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پھپھو کے جاتے ہی ماہا بھی سختی سے اپنی آنکھیں رگڑتے بھاگتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھی لیکن کمرے میں داخل ہونے سے پہلے وہ اپنا چہرہ اچھے سے صاف کرنا نہیں بھولی تھی۔بیڈ کے نزدیک پہنچتے اس نے ایک نظر خالی پلیٹ پہ ڈالی مطلب وہ کھانا کھا چکا تھا۔وہ خاموشی سے اپنی جگہ پہ ٹک گئی۔

تم رو رہی ہو ماہا۔"زاویار کے سنجیدہ لہجے پہ ماہا نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا اور مسکرائی لیکن اس کی" مسکراہٹ نے اس کا ساتھ بلکل نہ دیا۔زاویار کی پیشانی پہ سلوٹوں کا جال بچھا۔مطلب وہ جتنا اس سے بے خبر بنتا تھا وہ اتنا تھا نہیں۔

کسی نے کچھ کہا ہے ماہا۔"وہ اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے بولا۔ماہا نے مریل انداز میں نفی میں سر ہلایا لیکن" آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی من من آنسوؤں سے بھر گئی۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس سے پہلے نیچے جاتا ماہا سختی سے اس کی چوڑی کلائی جکڑ گئی۔

"کچھ نہیں ہوا زاویار سچ میں۔بس ایسے ہی رونا آ گیا۔"

تم پاگل ہو یا میں پاگل ہوں جو مجھے تم بیوقوف بنا رہی ہوں۔میں نیچے ہی جاتا ہوں کیونکہ تمہارے منہ میں تو" زبان ہی نہیں ہے۔"ماہا کی آنکھوں میں آنسو اسے پاگل کرنے کو کافی تھے۔

پلیز زاویار پھپھو اس وقت۔"ماہا جلدبازی میں کچھ بولتے بولتے آنکھیں میچتے چہرہ جھکا گئی۔زاویار کے چہرے پہ" چھایا پتھریلا پن اسے سہما کر رکھ گیا۔

"پ"پلیز زاویار اس وقت کچھ مت کیجیے گا۔پھپھو تو ایسے ہی بولتی ہیں۔آپ فکر مت کریں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور وہ ایسے ہی جسے بولتی ہیں وہ میری بیوی ہے۔میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا ماہا کہ اگر وہ کوئی غلط بات کہیں تو تم انہیں ٹوک سکتی ہو یہ حق تمہیں تمہارا شوہر دے رہا ہے۔ٹوکنا ضروری نہیں بد تمیزی سے ہی ہو آپ نرمی سے بھی اگلے انسان تک اپنی بات پہنچا سکتے ہو۔" وہ اس کی گرفت سے ہاتھ آزاد کراتے دھاڑا۔ماہا سہم گئی۔زاویار ایک غصیلی نگاہ اس پہ ڈالتے بیڈ کے کنارے پہ ٹک گیا۔اس سے پہلے ماہا گھبرا کر اسے پکارتی میز پہ پاؤں لگنے کی بدولت وہاں رکھی سیاہ رنگ کی فائل زمین بوس ہو گئی جس کی بدولت س کے صفحے کھل گئے۔اس سے پہلے کہ ماہا اس فائل کو اٹھاتی اس کی نگاہ اس صفحے پہ سب سے اوپر لگی ایک تصویر پہ جا کر ٹھہر گئی۔اس نے بغور نقاب میں چھپی ان آنکھوں کو تکا۔اس سے پہلے کہ وہ فائل اٹھاتی زاویار نے تیزی سے وہ فائل بند کرتے بکس ریک میں رکھی تھی۔ماہا اس کے رویے سے الجھتے ایک لمحے کیلیے اس تصویر کو فراموش کر گئی۔اس کے لیٹتے ہی ماہا بھی خاموشی سے اپنی جگہ پہ لیٹ گئی۔

اگر روز یوں ہی چلتا رہا تو پھر ہماری زندگیوں میں سکون کب آئے گا۔" وہ روتے ہوئے آنکھیں میچ گئی۔کچھ سوچ کر اس نے رخ زاویار کی جانب موڑا جو شاید سونے کی تیاریوں میں تھا۔

زاویار پلیز آپ ڈانٹ لیں لیکن پلیز ایسے مت کریں۔" وہ لجاجت سے بولی۔"

مجھے کیا حق ہے تم سے ناراض ہونے کا ماہا۔تمہاری اپنی زندگی ہے عزت تم نے اپنی خود کروانی ہے ہر وقت ہر جگہ میں نہیں ہونگا تمہارے پاس۔میرا کام ایسا ہے آج ہوں کل نہیں ہوں تو کس کے سہارے جیوں گی۔" وہ اسے حقیقت سے روشناس کروا رہا تجا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار۔" ماہانے دہل کر اس کی جانب دیکھا۔ آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔"

بڑوں کے آگے جواب دینا اچھی بات نہیں ہوتی۔" اس کے جھکے سر کو دیکھ زاویار نے بمشکل اپنا دل سنبھالا ورنہ " جس سادگی سے اس نے یہ کہا تھا۔

میں تمہیں جواب دینے کا نہیں کہہ رہا ماہا لیکن اپنی ذات کا دفاع کرنا سب کو آنا چاہیے ورنہ دنیا اگلے انسان کو " اپنے منہ کا نوالہ سمجھتے نگل جاتی ہے۔" وہ کہنی کے بل اونچا ہوا اور اس کے گالوں پہ بہنے والے آنسوؤں کو پونچھا۔

اور جتنا میں جانتا ہوں میری ماہا ایسی بلکل نہیں تھی۔" زاویار نے اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے کہا۔ ماہا کی آنکھ " سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہہ گیا جسے زاویار نے نرمی سے پونچھا۔ ماہا کا ذہن بس میری ماہا پہ ہی اٹک گیا۔ اس کے دماغ میں مسلسل میری ماہا لفظ کی بازگشت ہو رہی تھی۔ زاویار نے جھک کر نرمی سے اس کی پیشانی کو چھوا تو وہ تھم سی گئی۔ زاویار نے ہولے سے اس کے بالوں کو چھوا۔ ماہا اس دوران یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

یہ آخری دفعہ تھا۔ اب ایسا کچھ مت ہو ماہا۔" وہ نرمی سے وارن کرنے والے انداز میں بولتے پیچھے ہوا۔ ماہا نے " الجھ کر اس شخص کو دیکھا۔ وہ اس شخص کو سمجھنے سے قاصر تھی۔

اب اسے بھی محبت مت سمجھ لینا بس تمہاری عزت میں کمی برداشت نہیں ہے مجھ سے۔ اختیار کھو دیتا ہوں خود " پہ۔" وہ جو اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی زاویار کی آواز پہ دھیما سا مسکرائی۔ ایک نم مسکراہٹ۔ ایک تھکی ہاری

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مسکراہٹ۔کیسا عجیب شخص تھا محبت کے تمام تقاضے پورے کر کے بھی اس جذبے سے انکاری تھا۔زاویار نے نگاہیں پھیر لی۔

اور مجھ پہ آپ کے علاوہ کسی اور سے محبت کرنا حرام ہے زاویار۔"اس کی نم سرگوشی پہ کروٹ بدلتا زاویار اپنی" جگہ پہ ساکت رہ گیا۔اگلے ہی لمحے نجانے کیا سوچ کر اس نے کروٹ لے کر لیٹی ماہا کی کمر کے گرد بازو حمائل کیا اور اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔اس اچانک افتاد پہ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔

میں تمہیں میرے علاوہ کسی سے محبت کرنے کا حق بھی نہیں دیتا ماہا زاویار۔"وہ شدت پسندی سے بولتے اس کا" سر اپنے بازو پہ رکھ گیا۔ماہا نے کسمسا کر اس کی گرفت سے آزاد ہونا چاہا لیکن دوسری جانب سے گرفت قابل ستائش تھی۔

سو جاؤ ماہا سکون سے۔وہ بھاری لب و لہجے میں بولتے آنکھیں موند گیا۔ماہا اپنی جگہ پہ ٹھہر سی گئی۔اگلے ہی لمحے اس نے حلق تر کرتے خاموشی سے آنکھیں موند لی۔یہ شخص ہی تو اس کا واحد آسرا تھا۔چاہے وہ اس سے لڑتی جھگڑتی خوفزدہ ہوتی ناراض رہتی سکون تو یہی میسر تھا نا۔یہ سوچ آتے ہی وہ نم مسکراہٹ سمیت آنکھیں موند گئی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگلا دن اپنی تمام تر آن و تاب لیے نمودار ہوا تھا۔ ماہا کی آنکھ تو فجر کے وقت ہی کھل گئی تھی۔ اس نے نماز پڑھ کر اس کے نزدیک الارم پیس سیٹ کیا اور خود یونی جانے کیلیے نک سک سا تیار ہوتے باہر کی جانب بڑھ گئی کیونکہ اسے پھپھو کی جاگ کھلنے سے پہلے بوا کے ساتھ مل کر ناشتے کی تیاری کرنی تھی۔ آج کل ان کی طبیعت کچھ خراب رہنے لگی تھی تبھی اتنا سارا کام وہ اکیلے نہ سنبھال پاتی تھی۔ ان کی طبیعت کے پیش نظر ماہا نے ان کے ساتھ مدد کروانے کا سوچا تھا۔

السلام و علیکم بوا۔" اس نے کچن میں آتے مسکرا کر سلام کیا تو انہوں نے رخ موڑتے اس کے چھکتے چہرے کی" بلائیں لے ڈالی۔ انہیں ماننا پڑا کہ وہ مسکراتے ہوئے کتنی بھلی لگتی تھی۔

چلیں اب آپ تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ باقی کا کام میں نپٹا لیتی ہوں۔ زیادہ دیر کھڑی رہی تو گھٹنوں میں درد" نکل آئے گی۔ وہ مسکرا کر بولی اور جلدی سے ایپرن باندھ لیا تاکہ کپڑے خراب نہ ہو۔" بوا نے تو اس کی بات پہ سختی سے اسے ٹوک دیا۔ ابھی وہ دونوں اسی بحث میں مصروف تھے کہ عقب سے آتی عبیر کو دیکھ ماہا نرمی سے مسکرائی۔ جواب میں اس نے بھی تھکی تھکی سی مسکراہٹ پاس کی۔

کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے چندا۔" وہ تیزی سے اس کے نزدیک آئی اور اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔ عبیر نے خالی" خالی نگاہیں ان کی جانب اٹھائی اور ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس دوران اس کی نگاہ اس کی کلائی پہ بندھی پٹی کی جانب گئی تو آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"یہ کیا ہوا۔ کل ہی تو علی بھائی ملے ہیں تم سے اور رات کو تم سو رہی تھی پھر یہ اچانک۔" وہ حیران پریشان تھی۔ عبیر نے تڑپ کر اس کی گرفت سے ہاتھ آذاد کرایا۔

"وہ گر گئی تھی میں تو چوٹ لگ گئی کل انہوں نے ہی تو پٹی کی تھی۔" اس کے ویران لہجے پہ ماہا اسے دیکھ کر رہ گئی جس کی آنکھیں حد درجہ سوجھی ہوئی تھی۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے کپکپاتے ہاتھ اور زرد پڑتا چہرہ اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

"طبیعت ٹھیک ہے نا۔" وہ عبیر کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی۔"

"کی وہ بس نیند نہیں آتی رات کو۔ بہت سونے کی کوشش کرتی ہوں لیکن آنکھیں بند ہی نہیں ہوتی۔ سر بھاری بھاری سا رہتا ہے۔ تھک جاتی ہوں میں بہت جلد۔" ماہا نے اس کی باتوں پہ تشویش سے اس کا جائزہ لیا اور اسے لیتے باہر کی جانب بڑھی۔

"کوئی بات نہیں کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے میری جان۔" وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے محبت سے بولی۔ عبیر نے نفی میں سر ہلایا۔

"لیکن میرے ساتھ تو روز ایسا ہوتا ہے۔ سب ٹھیک کہتے ہیں کہ میں کسی کام کی نہیں ہوں نا۔ پتہ نہیں میں اس دنیا میں بھی کیوں ہوں۔ ایسے لوگوں کو جینے کا حق نہیں ہونا چاہیے نا جو دوسروں پہ بوجھ ہوتے ہیں۔" وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔ ماہا نے بے چینی سے اطراف میں نگاہیں گھمائی۔ وہ خود اس صورتحال پہ گھبرا گئی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔اس نے نرمی سے اس کے آنسو پونچھے اور اسے ساتھ لگایا لیکن وہ اس کا حصار توڑتے ماہا کے دونوں ہاتھ تھام گئی۔

ماہا بھابھی آپ نماز پڑھتی ہیں نا دعا بھی مانگتی ہونگی۔میرے لیے بھی ایک دعا کیجیے گا پلیز۔"وہ کپکپاتے لبوں کو بھینچتے خود میں کچھ کہنے کی ہمت مجتمع کر رہی تھی اور ماہا سوالیہ نگاہیں اس پہ جمائے بیٹھی تھی۔

آپ دعا کیجیے گا کہ اللہ مجھے اپنے پاس بلالے۔میرے پاپا کے پاس میری ماما کے پاس میں ان کے پاس جانا چاہتی" ہوں۔زندگی کا سفر بہت مشکل ہے نہیں کٹ رہا مجھ سے اب۔مجھے نہیں جیا جا رہا ماہا بھابھی۔میں ختم ہو رہی ہوں۔کچھ نہیں بچا ہے اندر۔"ماہا کی آنکھیں اس کے رونے پہ من من آنسوؤں سے بھر گئی۔اس نے نفی میں سر ہلاتے سختی سے اسے سینے میں بھینچ لیا۔

نہیں بچے ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔ایسی باتیں نہیں کرتے اللہ پاک انہیں پسند نہیں کرتے۔صبر سے کام" لیتے ہیں۔"

نہیں ہو رہا نا صبر۔نہیں ہو رہا کیسے کروں صبر۔"وہ دبے دبے لہجے میں بولی۔ماہا نے اپنے آنسو پونچھتے اس کا چہرہ" صاف کیا کیونکہ کسی کے قدموں کی چاپ انتہائی نزدیک سے سنائی دی تھی۔

ارے آج ناشتے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں اتنی دیر ہو گئی کوئی جاگا بھی نہیں ہے اب تک۔"پھپھو کی کرخت آواز" پہ ماہا نے اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ ان کے ذہن میں بلکل بھی شک نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جاگ گئی تھی تو ہاتھ پیر بھی ہلا لینے تھے مہارانی صاحبہ۔ تمہیں کسی امیر گھرانے سے نہیں اٹھا کر لائے جس کے پیچھے باپ نے فوج بھیجی ہو نوکروں کی۔" وہ طنزیہ لب و لہجے میں بولی۔ ماہا چہرہ جھکائے لبوں کو آپس میں پیوست کر گئی۔ لائبہ خود سکون سے دونوں ٹانگیں صوفے پہ رکھے براجمان ہو چکی تھی۔ ماہا نے اسے دیکھ کر تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

تم جاؤ کچن میں اور تم جاؤ لائبہ زاویار کو جگا آؤ۔" ان کی بات پہ ماہا کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔ وہ پوری کی پوری ان کی جانب گھومی۔ وہ اس کا شوہر تھا تو لائبہ کیوں اسے جگانے جاتی۔ لائبہ دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتی اپنی جگہ سے اٹھی۔ نک سک سے تیار علی اور رائقہ جو ڈائننگ ٹیبل کی جانب آرہے تھے یہ منظر دیکھ رہی رک گئے۔

یہ پھپھو نہیں باز آسکتی۔ مجھے آج ان سے نپٹ ہی لینے دو۔" علی طیش بھرے لہجے میں بولتے اس سے پہلے ان کی جانب بڑھتا عقب سے کسی نے اس کا بازو اپنے مضبوط شکنجے میں لے لیا۔ وہ تھم گیا اور ٹھٹھک کر مڑا۔

اسے اپنے لیے خود بولنے دو کب تک ان کی حمایت میں بولو گے۔ مضبوط انہیں ہی ہونا ہو گا ورنہ کام بہت خراب ہو جائے گا۔ آج دیکھتے ہیں وہ اپنے حق کیلیے کیسے بولتی ہیں۔"معیز نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا۔ علی وہی تھم گیا۔

تم گئی نہیں ابھی تک۔" پھپھو نے لائبہ کو گھر کا جو مسلسل ماہا کو زچ کر رہی تھی۔ ماہا دانت پہ دانت جماتے تیزی سے لائبہ کی جانب بڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لائبہ تم بیٹھو یہاں پہ سکون سے۔میں جاتی ہوں دراصل مہمانوں سے کام کروانا ہمارے گھر میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔اب تم اتنا چل کر اوپر جاؤ گی تھک جاؤ گی نا اتنا چلنے کی عادت جو نہیں ہے۔میں اگر مہمانوں سے کام کرواؤں گی تو سب گھر والے میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔ تھینکیو لائبہ فور یور کنسرن۔" ماہا اس کا ہاتھ تھام کر پھپھو کی جانب کرتی مسکراتے لہجے میں بولتی اسے سلگا کر راکھ کر گئی۔ پھپھو نے تعجب سے اس کا جائزہ لیا اس اللہ میاں کی گائے کے منہ میں کس نے زبان ڈال دی تھی جو اتنی چل رہی تھی۔

"اے لڑکی۔"

ماہا نام ہے میرا پھپھو اور آپ پریشان مت ہو مجھے آپ کی بہت فکر ہے بی پی ہائی ہو گیا تو مہمان جیسے گھر آتے ہیں ویسے ہی انہیں واپس لوٹنا چاہیے تندرست ورنہ سب لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے کہ بھائی کے گھر گئی اور یوں کمزور ہو کر آ گئی۔" ماہا کا لہجہ ابھی بھی مسکراتا ہوا تھا۔علی معیز اور رائقہ کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔ان سب نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

زاویار کو یوں تمہارا کمرے میں آنا پسند نہیں آئے گا لائبہ اور پھر وہ تمہیں جھڑکیں گے جو یقیناً تمہیں پسند نہیں آئے گا۔دراصل انہیں صبح صبح صرف میرا چہرہ دیکھنے کی عادت ہے۔" وہ آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت سے بولتی اسے جلا کر راکھ گئی۔ان سب کی آنکھیں ماہا کی باتوں پہ تحیر کے مارے پھیل گئی۔

اور ہاں لائبہ اگر پھر بھی تمہارا کوئی کام کرنے کا من ہو تمہارا تو تم کچن میں جا سکتی ہو۔نو پرابلم اب انسان جہاں رہتا ہوں وہاں کام کو تو ہاتھ لگا ہی سکتا ہے۔رہی بات زاویار کی تو میں اپنے شوہر کو خود ہی جگا لوں گی وہ بھی تم سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہتر۔ان کو بہت اچھے سے جو جان گئی ہوں۔"وہ اترا کر بولی اور ایک زچ کر دینے والی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتی اس سے پہلے زینوں کی جانب بڑھتی پھپھو نے اس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کیا۔

کل کی آئی لڑکی تیری اتنی ہمت کہ میرے آگے زبان چلائے۔"اس سے پہلے کہ پھپھو کا ہاتھ اٹھتا عبیر نے" حلق تر کرتے سرعت سے ان کا ہاتھ تھامتے ملتجیانہ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔

پلیز مما بھابھی کو کچھ مت کہیں۔"وہ بھرائے لہجے میں بولی لیکن اس سے پہلے ہی لائبہ اس کی کلائی مڑورتے" پشت سے لگا چکی تھی۔عبیر کے لبوں سے کراہ نکلی۔

لائبہ اس کا ہاتھ چھوڑو۔"ماہا تنبیہی لب و لہجے میں بولی۔"

علی سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ دانت پہ دانت جماتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کی جانب بڑھا اور عقب سے ہی اسے پیچھے کھینچتے اس کے گال پہ تھپڑ دے مارا۔یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ کسی کو بھی کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔عبیر سہم کر سرعت سے علی کے ساتھ لگ گئی۔علی نے بھی بنا کسی تردد کے اسے خود میں بھینچ لیا۔

تمہاری جرأت کیسے ہوئی میری بیوی کے ساتھ یہ سب کرنے کی۔تمہیں تو میں آج ابھی اسی وقت اس گھر سے" باہر پھنکواتا ہوں۔آئندہ اگر تم نے میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا نا لائبہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے درشتگی سے دھاڑا۔

"تم نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بس نہیں چل رہا میرا کہ میں منہ ہی توڑ دوں اس جاہل لڑکی کا۔" وہ ان کے سوال پہ دو بدو بولا۔ پھپھو پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

"اسے ھولائبہ یہاں سے اب ظفر سے ہی بات ہو گی۔" پھپھو ایک قہر برساتی نگاہ ان سب پہ ڈالتے لائبہ کو لے کر بوا کو ناشتہ کمرے میں بجھوانے کا کہتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ علی نے رعونت سے سر جھٹکا۔ ایک ہی بلا تھی جو سر سے ٹل ہی نہیں رہی تھی۔

"ٹھیک ہو تم۔" علی نے نرمی سے عبیر کو مخاطب کیا تو وہ ڈرتے ڈرتے اثبات میں سر ہلا گئی۔ ماہا نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"علی بھائی آپ کو ہاتھ نہیں اٹھانا۔"

"پلیز بھابھی ماں میرا منہ مت کھلوایئے۔ کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں میں جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن بھائی نے بہت یقین سے اس لڑکی کو میرے نکاح میں دیا ہے میں ہی اس کی رکھوالی نہیں کروں گا تو کون کرے گا پھر۔ میں اس کا سائبان ہوں میرے ہوتے ہوئے بھی اگر وہ تپتی دھوپ میں سفر کرے گی تو تف ہے میرے ہونے پہ۔" وہ دونوں ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپاتے تلخی سے بولا۔ معیز نے اس کے شانے پہ ہاتھ جماتے اسے تسلی دی۔

"چلیں سب ٹھنڈے ہو جائیں کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس لائبہ کی اتنی ڈوز تو بنتی تھی۔ پہلے تو چھپ کر کرتی تھی اب سب کے سامنے اس کی ہمت بڑھ گئی تھی۔ بہت اچھا کیا آپ نے بھائی۔ خیر زاوی بھائی نہیں جاگے اب تک اتنی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیر تک تو کبھی نہیں سوئے۔" رائقہ ہلکے پھلکے لہجے میں انہیں تسلی دیتے آخر میں پریشانی سے گویا ہوئی۔ ماہا نے لاعلمی سے شانے اچکائے۔

لگتا ہے کل سکون کی نیند آئی ہو گی۔" اتنی پریشانی میں بھی اس قسم کی بات کی توقع صرف علی سے ہی کی جا سکتی تھی۔ جہاں ان سب نے مسکراہٹ دبائی وہی ماہا نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ عبیر اس سب سے بے پرواہ کسی غیر مرئی نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔

"علی بھائی آپ نہیں سدھر سکتے۔"

اگر ہم سدھر گئے نا بھابھی ماں اس گھر کی رونق دوبارہ کبھی بحال نہ ہو پائے گی۔" وہ تفاخر سے گردن اکڑا کر" بولتے ان سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔ ماہا جھینپ کر اپنی جگہ سے اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھی۔

****

جانتی ہوں جان بوجھ کر تنگ کرنے کیلیے یہ سب کر رہے ہیں مجھے زاویار۔" وہ زینے چڑھتی جھنجھلائی۔ کمرے" میں داخل ہوتے ہی وہ لارڈ صاحب اسے سکون سے اوندھے منہ سوتے دکھائی دیے۔ وہ تیزی سے بیڈ کی جانب بڑھی۔

رات تک تو بلکل ٹھیک تھے یہ صبح صبح کونسی طبیعت خرابی کا بھوت چڑھ سکتا ہے بھلا۔ وہ بیڈ پہ بیٹھتے منمنائی اور" ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی پہ رکھا جو بلکل سرد تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بلکل ٹھیک ہیں یہ تو بس نیندیں کچھ ذیادہ ہی چڑھ گئی ہیں۔" بولتے بولتے اس کی نگاہ زاویار کے چہرے پہ جم سی گئی۔ سوتے ہوئے وہ بلکل بھی سڑا ہوا کریلا نہیں لگ رہا تھا۔ اپنے دیے گئے نام پہ وہ خود ہی دھیما سا مسکرائی۔ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔ گھنی مونچھوں تلے عنابی لب آپس میں پیوست تھی اور شیو کے عین درمیان میں ذرا سا کٹ موجود تھا۔

کون کہ سکتا ہے کہ اس معصوم چہرے کے پیچھے ایک خونخوار ڈریکولا موجود ہے۔ نجانے جب یہ جاگتے ہیں تو ان کے ساتھ کونسے جن جاگ جاتے ہیں۔" وہ ہنستے ہوئے بڑبڑائی۔

کین یو پلیز شٹ اپ ماہا۔" جواب میں اس کی بھاری آواز سن ماہا بدک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور گھبرا کر اس کا چہرہ جانچا۔ یہ تو زاویار کی ہی آواز تھی لیکن وہ تو چہرہ دوسری جانب موڑتے سکون سے سو چکا تھا۔ وہ تلملا کر رہ گئی۔ ایک تو نجانے نیچے وہ اترا کر کیا کیا بول آئی تھی اور ایک یہ تھا کہ جاگ ہی نہیں رہا تھا۔

زاویار پلیز جاگ جائیں۔ نیچے سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔" وہ ہمت کرتے اس کا بازو ہلاتے ہوئے بولی۔ زاویار نے موندی موندی آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے اپنی جگہ پہ ہی اٹھ بیٹھا. اس سے پہلے ماہا عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھتی زاویار نے اسی تیزی سے اسے اپنی جانب کھینچا۔ ماہا سانس روکے اس کے پہلو میں آ گری۔ اس نے خوفزدہ نگاہیں زاویار کی جانب اٹھائی جو پر شوق نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

زز۔ زاویار چھوڑیں مجھے۔ کیا ہو گیا ہے آپکو۔" ماہا نے جرح کی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا۔" جس دن ہوا تفصیل سے سمجھاؤں گا۔وہ اس کے چہرے سے بالوں کو پیچھے ہٹاتے جتانے والے لہجے میں بولا۔ماہا نے حلق تر کیا۔

"ویسے میں کیا سوچ رہا تھا کہ کبھی کبھار تمہیں بھی اپنے شوہر کیلیے تیار ہونا چاہیے. سجنا سنورنا چاہیے شوہر کے آنے پہ کچھ اہتمام کرنا چاہیے۔کچھ حقوق ہوتے ہیں شوہر کے جن پہ تمہیں نظر ثانی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔"اس کا لہجہ سراسر مسکراتا ہوا تھا۔ماہا نے آنکھیں پھیلا کر ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا۔

"معاف کر دیں مجھے زاویار آپ۔میں آپ کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔فلحال سب آپ کا نیچے انتظار کر رہے ہیں۔"وہ چڑ کر بولی۔

"معافی تو تمہیں قطعی نہیں ملے گی کیونکہ جہاں بات حق کی ہو وہاں میں کبھی معاف نہیں کرتا۔یہاں سراسر میری حق تلفی ہو رہی ہے ماہا بی بی۔"زاویار ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھا۔ماہا نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اپنا حق آپ کو یاد ہے اور میرا حق اس کا کیا زاویار صاحب۔ہنہہ حق تلفی۔بول تو ایسے رہے ہیں جیسے آپ کا کچھ چرا لے بھاگی ہوں میں۔جتنی حق تلفی آپ میری کر چکے ہیں میں نے تو اس کا پانچ پرسنٹ بھی واپس آپ کو نہیں دیا۔"اس کی بات پہ زاویار مسکرایا۔

"تم ابھی حکم کرو تمہارے سارے حقوق پورے کروں گا۔"اس کی معنی خیز بات پہ ماہا سانس روک گئی اور گھبرا کر تیزی سے اس کی گرفت سے نکلتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رات کو جب میں گھر لوٹوں تو مجھے یہ احساس دلانا کہ میں بھی شوہر کے عہدے پہ فائز ہوں۔ سمجھ رہی ہو نا" میری بات۔ "زاویار نے اس کی کلائی ایک بار پھر شکنجے میں لیتے مسکراتے لہجے میں کہا۔ ماہا کا دل اس کی باتوں پہ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔ وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر سرخ چہرے سمیت باہر کی جانب بھاگی۔

آج لگتا ہے ان کے ساتھ جن جاگنا بھول گئے ہیں تبھی اول فول بول رہے ہیں۔ "وہ اس کی باتوں کو یاد کرتے" باقاعدہ جھرجھری لے اٹھی اور تیزی سے زینے اترتے نیچے پہنچی جہاں سب صوفے پہ بیٹھے اپنی باتوں پہ مشغول تھے۔ وہ ان سب کو نظر انداز کرتے اس سے پہلے کچن کی جانب بڑھتی علی کی آواز پہ اس نے سختی سے آنکھوں کو میچا۔

"آپ کے پیارے شوہر اٹھ گئے بھابھی ماں۔ مجھے لگ رہا ہے آج بھائی کو بھابھی ماں پہ کچھ زیادہ ہی پیار۔"

بہت بکواس کرنے لگے ہو تم ہاں۔ "اس سے قبل کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا زینے اترتے زاویار نے سنجیدگی سے" اس کی جانب دیکھا اور کف کے بٹن بند کرتے اس کی جانب آیا۔

بھائی آپ کو اگر معلوم ہو جائے کہ یہاں کیا ہوا ہے تو پھر آپ بھی شاید کچھ کچھ۔ "وہ ہنستے ہوئے بولتے رکا اور" معنی خیزی سے ماہا کی جانب دیکھا جو ملتجیانہ نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔ زاویار کے متوجہ ہونے پہ وہ سٹپٹا کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب لازماً علی بھائی باتوں کو بڑھا چڑھا کر بتائیں گے اور پھر زاویار کو مزید موقع مل جائے گا مجھے چڑانے کا۔" وہ چائے کپ میں انڈیلتے مسلسل بڑبڑانے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

قیسے ماہا۔ تم جانتی ہو آج کافی عرصے بعد مجھے تم میں پرانی ماہا کی جھلک دکھی ہے۔ ویل ڈن میری جان اپنے حق کیلیے ایسا ہی بولنا پڑتا ہے۔" رائقہ اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے محبت بھرے لہجے میں بولی۔ اس کی حوصلہ افزائی پہ ماہا دھیما سا مسکرائی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل ہوتے ہی معیز اور رائقہ تو آفس اور یونی کیلیے نکل گئے البتہ زاویار ابھی بھی گھر پہ ہی تھا۔ ماہا کے امتحانات ہونے کی بدولت اسے چھٹی تھی۔

طیب کے والدین کا معلوم ہو گیا ہے۔" زاویار کی بات پہ علی اور ماہا دونوں نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ طیب کا چہرہ بھی ان کی بات پہ کھل اٹھا۔ ابھی بھی وہ مکمل طور پہ اس ٹروما سے نہیں نکلا تھا لیکن ماہا وقتاً فوقتاً اسے اپنے پن کا احساس دلاتی رہتی تھی۔

پھپھو کیوں نہیں آئی آج باہر ناشتے کی میز پہ۔" اس نے شوز پہنتے مصروف سے انداز میں پوچھا۔ اس کی بات پہ جہاں علی مسکرایا وہی ماہا نے باقاعدہ حلق تر کیا۔ اس نے علی کو دیکھ تیزی سے نفی میں سر ہلاتے اسے کچھ بولنے سے باز رکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"یہ آپ اپنی بیوی سے ہی پوچھیں کہ اس نے کیا کیا ہے۔ جس پہ ذرا بھی شرم ولحاظ نہیں ہے کہ بڑوں سے کیسے مخاطب ہوا جاتا ہے۔ شاید آپ ان کی زبان کو لگام دینا بھول گئے ہیں۔" لائبہ کی تیز لہجے پہ ماہا کی رنگت سپید پڑ گئی۔ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ اس نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔

"وہ تم سے رشتے میں بڑی ہے لائبہ۔ تمیز سے مخاطب ہو اس سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" زاویار کے کرخت لہجے پہ لائبہ نے غصیلی نگاہیں ماہا کی جانب اٹھائی۔

"رہی بات اس کی زبان چلانے کی تو کل رات بہت لمبا لیکچر دیا ہے میں نے ماہا کو زبان کو لگام ڈالنے کا نہیں بلکہ زبان چلانے کا شاید اسی کا اثر ہے۔ میں یہ بات بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ اس کا اپنے حق کیلیے آواز اٹھانا زبان چلانا ہی کہلائے گا جس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا تو جسے اپنی عزت پیاری ہے وہ اطمینان سے بغیر کوئی غلط بات کیے یہاں رہ سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں جیسے سب مجھے کچھ کہنے سے قبل سو بار سوچتے ہیں ویسے ہی میری بیوی کو بھی کچھ بولنے سے قبل ہزار بار ضرور سوچیں آفٹر آل یہ ماہا زاویار ہیں۔" وہ سپاٹ لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔ علی اس کی بات پہ دلکشی سے مسکرایا البتہ ماہا نے نم نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ لائبہ تن فن کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ زاویار نے ایک سرسری سی نگاہ اس پہ ڈال کر ہٹالی۔

"بھائی اچھا اب ان سب باتوں کو چھوڑیں مجھے آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔" علی کے سنجیدہ لہجے پہ وہ دونوں چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے۔ زاویار نے بھنویں اچکائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی وہ عبیر کے متعلق۔ نکاح سے قبل میں اسے ڈاکٹر پہ لے کر گیا تھا انہوں نے ڈپریشن کی لاسٹ سٹیج بتائی" تھی کہ وہ خطرناک حد تک اس چیز میں مبتلا ہے مگر بھائی اس کا یہ ڈر یہ سوچیں بڑھتے وقت کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ مجھے یاد ہے ڈاکٹر نے دوا دی تھی کہ یہ کھائے گی تو کچھ تو فرق معلوم ہو گا مگر اب تک تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔" علی کے پریشان کن لہجے پہ ماہا کے ذہن میں بھی صبح والی بات لہرائی۔

عبیر تو صبح بھی بہت اداس تھی۔ بار بار مرنے کی سوچیں۔ نجانے وہ کیا کیا سوچتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ" اپنے بابا کی موت کا ذمہدار بھی خود کو ہی مانتی ہے۔ مجھے بہت خوف آتا ہے کہ کہی اس نے کوئی ایسا ویسا قدم۔" ماہا نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی۔ زاویار کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں تھی اور گہرا سانس بھرتے علی کی جانب دیکھا۔

"تم نے وہ دوائی خود دی ہے اسے کبھی۔"

جی بھائی کل بھی دی ہے۔ دوا تو وہی تھی۔" وہ بغیر چونکے بولا۔ زاویار سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر" ہلا گیا۔

وہ اس وقت جس سٹیج پہ ہے اسے شاید ان دوائیوں سے زیادہ توجہ اور محبت کی ضرورت ہے علی۔ اس کے" ساتھ گھلو ملو۔ باتیں کرو۔ اس سے اس کے متعلق پوچھوں۔ چھوٹی موٹی ہی سہی مگر بچگانہ باتوں میں اس کا دھیان لگاؤ۔" اس کی سوچوں کا محور انکل کی موت سے ہٹا کر اپنی جانب لگاؤ۔ اسے یہ احساس دلاؤ کہ تم ہمہ وقت اس کے ساتھ ہو۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"لیکن بھائی ابھی تو صرف نکاح۔"

نکاح کے بعد بھی وہ تمہاری منکوحہ تو ہے نا۔ میں نے تمہیں کچھ غلط کرنے کو نہیں کہا۔کچھ رشتے بہت پاکیزہ ہوتے ہیں علی ظفر اور مجھے تم پہ خود سے بھی زیادہ یقین ہے۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔ماہا نے بھی مسکرا کر اس کی بات کی تائید کی تھی۔

بھائی آپ اپنی مثال ہی دے دیتے میں سمجھ جاتا۔چچ چچ چچ دنیا کے مظلوم ترین شوہر۔"وہ اس کے کان کے نزدیک جھکتے سرگوشی والے انداز میں بولتے زبردست قسم کا قہقہہ لگا اٹھا۔زاویار نے گھورتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ ایک بار پھر کھل کر ہنس دیا۔زاویار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے۔ماہا نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی چوری پشت کو تکا۔

"جب اتنے غور سے دیکھ ہی رہی ہیں تو نزدیک جا کر دیکھ لیں۔یقین کریں بہت حسین ہے چہرے سے۔"

اور دل سے بھی۔"وہ اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی کھوئی کھوئی کیفیت میں برجستہ بولی۔علی معنی خیزی" سے مسکرایا۔

جب مانتی ہیں تو اقرار کیوں نہیں کرتی۔وہ مسکراتی نگاہوں سے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔ماہا خاموشی سے چہرہ" جھکا گئی۔جب تک انجم نامی کانٹا اس کے حلق میں ہی اڑا رہے گا وہ کیسے کچھ کر پائے گی۔وہ چاہ کر بھی انجم کی باتوں کو فراموش نہیں کر پاتی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ڈر لگتا ہے آپکے بھائی سے۔ مجھے دیکھ کر تو ویسے ہی ان کے اندر کا جن جاگ جاتا ہے۔" وہ ناک منہ سکیڑ کر بولی۔ علی کا بلند بانگ قہقہہ بے ساختہ تھا۔

فکر مت کریں۔ آپ کو دیکھ کر جو ان کے اندر کا جن جاگتا ہے وہ مکمل طور پہ آپ پہ فدا ہے بھابھی ماں۔" وہ مزے سے گنگناتے ہوئے بولا۔ ماہا نا چاہتے ہوئے بھی جھینپتے چہرہ جھکا گئی۔

شرما بعد میں لیجیے گا پہلے شوہر کو ڈھنگ سے اللہ کی امان میں تو بھیج کر آئیں۔ کیسی بیوی ہیں یار آپ۔" وہ اسے باہر کی جانب دھکیلتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ ماہا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھی جہاں وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی والا تھا۔ دروازے پہ ایستادہ ماہا کو دیکھ جہاں اس نے بھنویں سکیڑی وہی ماہا کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اس کی جانب آیا۔ ماہا سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔

قابو اپنی اداؤں پہ نہیں ہے اور پھر بے شرمی کا تاج ہمارے سر پہ سجتا ہے۔ ایک اچھے بھلے بندے کو کیسے قابو میں کرنا ہے بہت اچھے سے جانتی ہے یہ۔" وہ سر جھٹکتے بڑبڑا کر رہ گیا۔ ماہا کی آنکھیں اس کی بڑبڑاہٹ پہ پٹ سے کھلی۔

کیا۔ کیا بول رہے ہیں آپ۔ وہ انگلیاں مسلتے نا سمجھی سے گویا ہوئی۔

اچھی بات ہے میری جان۔ میرے لیے تمہارا نہ سننا ہی بہتر ہے ورنہ جو کمرے میں جھانک لیتی ہو اس سے بھی محروم رہ جاؤں گا میں۔" اس کے لو دیتے لہجے پہ ماہا کی حسیات ایکدم چوکنا ہوئی۔ دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا۔ ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی۔ زاویار نے تاسف سے اس کا شرمانا محسوس کیا اور ایک نظر اطراف کا جائزہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیتے وہ جھکا اور اس کے گال کو اپنے لمس سے مزید کیا۔ ماہا تیزی سے پیچھے ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑاتی زاویار نے اسی تیزی سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیا۔

جب تک ہم نہیں لوٹ آتے اپنا خیال رکھیے گا محترمہ اور ہاں اگر ہو سکے تو علی کی باتوں پہ غور و فکر بھی ضرور کیجیے گا۔" وہ اس کا گال سہلاتے ایک دلکش مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے وہ اس کی مسکراہٹ کے حصار میں ہی مقید رہ گئی۔ ایکدم وہ کچھ یاد آنے پہ پلٹا۔

اب اسے محبت وحبت مت سمجھ لینا ہاں بس ذرا ذرا سی پسند ہو تم مجھے۔" وہ گہری نگاہوں سے اسے تکتے آگے" کی جانب بڑھ گیا۔ ماہا اس کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکا دی اور قدم اندر کی جانب بڑھائے۔

اگر میری باتوں پہ عمل کرنے کا جی چاہے تو بھائی کو بریانی بہت پسند ہے ساتھ کباب ہو جائیں تو وہ مجھے بہت پسند" ہیں۔" وہ ہنس کر بولتے زینے چڑھ گیا۔ ماہا کے لب نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا اٹھے۔

****

دو بجے کے قریب کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر جب وہ اکتا گئی تو کمرے سے باہر نکل آئی۔ لاؤنج میں کسی ذی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ بھوک کی شدت سے مجبور ہوتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے کچن کی جانب بڑھی اور وہاں جھانکا لیکن کچھ ہوتا تو دکھتا نا۔ ماہا بھی بریانی کو دم لگا کر شاید کمرے میں گئی تھی۔ اس نے گہرا سانس بھرتے فریج کھولی اور دودھ نکالتے چولہے کی جانب بڑھی۔ ارادہ چائے بنانے کا تھا۔ وہ بے دھیانی کی کیفیت میں دودھ

پین میں ڈالنے میں محو تھی کہ کسی کے قدموں کی چاپ پہ اس نے چونک کر چہرہ جونہی اوپر اٹھایا سامنے کھڑی لائبہ کو دیکھ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی۔ پین پہ اس کی گرفت مضبوط ہو گئی۔

ارے ڈالو نا۔ اب تو تم اس گھر میں ایک اہم فرد کی حیثیت سے شامل ہو چکی ہو۔ ہے نا۔" وہ اس کے نزدیک آتے دل جلانے والے لہجے میں بولی۔ اس کی حالت غیر ہونے لگی۔ لب بے آواز کچھ کہنے کو پھڑ پھڑا رہے تھے۔ لائبہ تمسخر سے مسکرائی۔

کچھ کہنا ہے کیا تمہیں۔" وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔ عبیر نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔ اگلے ہی لمحے لائبہ نے نہایت نرمی سے اس کے ہاتھ سے پین لیتے اس کے قدموں میں پھینک دیا۔ تکلیف کی شدت ایسی تھی کہ عبیر کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے لب بھینچتے چیخ کو اندر ہی دبا لیا۔

بہت ہمت بڑھ گئی ہے نا تمہاری۔ کسی کے گھر میں رہ کر بہت سکون سے تم جب جی چاہے کھاؤ پیو عیش کرو۔ ہے نا۔ یہ تو بس اس کی چھوٹی سی سزا تھی میری جان۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی۔ عبیر کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ اسے اپنی تمام حسیات مفلوج ہوتی محسوس ہوئی۔

بہت خوش ہو نا علی سے شادی کر کے لیکن میں تمہیں ایک بات بتاؤں میں ذرا بھی خوش نہیں ہوں اس نکاح سے۔ جس گھر میں اس حیثیت سے میں نہ آ پائی تمہاری قسمت اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے عبیر۔" وہ پاگلوں کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

طرح بڑبڑا رہی تھی اور عبیر وہ خالی خالی نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اتنی نفرت اتنی ہتک اس کی سانسیں الجھنے لگی۔

نن۔ نہیں ایسا نن۔ نہیں ہو سکتا۔

ایسا ہی ہو گا کیونکہ کوئی خوشی بر قرار نہیں رہ سکتی تم سے منسلک ہو کر۔ پہلے تم نے پاپا کی جان لے لی اور اب "علی۔"

نہیں۔ پلیز ایسے مت بولیں۔ نہیں نہیں نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا میں یقین دلا رہی ہوں نا۔" وہ روتے روتے بے بسی و بے کسی سے بولی۔ لائبہ اس کا بگڑا تنفس دیکھ کھل کر ہنس دی۔ یہی تو چاہتی تھی وہ۔ ایک بار پھر اسے اس ٹروما میں دھکیلنا چاہتی تھی۔

تمہیں سب معلوم ہے کہ تم سے کوئی بھی خوشی زیادہ دیر تک منسلک نہیں رہ سکتی لیکن پھر بھی تم نے علی کو خود" سے جوڑ لیا۔ اگر تم سے جڑ کر اسے کچھ ہو گیا تو کیا ہو گا۔

بہت جلد ہی کبھی نا کبھی علی کی موت کی خبر بھی تم تک پہنچ جائے گی ڈیئر عبیر۔" وہ مسکرا کر اس کا گال چھوتے باہر نکل گئی۔ اس کا کام مکمل ہو چکا تھا۔ عبیر اس کی پشت کو دیکھ ساکت رہ گئی۔ وہ یہ کیا بول کر گئی تھی۔ اس سے تیزی سے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے اور علی کے کمرے کی جانب بڑھی۔ اسی تیزی میں اس کا ٹکراؤ بے دھیانی میں ماہا سے ہوا تو اس زور دار تصادم پہ ماہا نے مشکل سے اسے سنبھالا جس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ ہاتھ پیر بری طرح کانپ رہے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عع۔ علی۔ کہاں ہے وہ۔ کہاں ہے مم۔ مجھے دیکھنا ہے انہیں۔" وہ ماہا کے بازو تھام کر روتے ہوئے بولی۔ ماہا اس کی گرتی حالت دیکھ گھبرا گئی۔

"و"وہ گھر نہیں ہے عبیر۔ تم ادھر آؤ میرے پاس میری جان۔

نہیں آنا مجھے کسی کے پاس۔ علی کہاں ہے پلیز مجھے بتا دیں۔ مم۔ میری وجہ سے انہیں کچھ۔" ماہا نے اس کی بات پہ تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔ اسی دوران لاؤنج میں رکھے فون کی آواز گونجی تو ماہا اسے صوفے پہ بٹھاتے خود فون کی جانب بڑھی اور کان سے لگایا۔ اگلے ہی لمحے دوسری جانب سے آنے والی آواز سن وہ ساکت رہ گئی۔ آنکھوں میں دھند سی اتر آئی۔

کک۔ کیا ہوا علی بھائی کو۔" وہ ہکلا کر ویران لہجے میں بولتے عبیر کو ٹھٹھکا گئی۔ اس کا سر تیزی سے نفی میں ہلا۔ قدم خود بخود پیچھے کی جانب بڑھے۔ ماہا نے اس کا خطرناک حد تک سپید پڑتا چہرہ دیکھ فون کریڈل پہ رکھا اور تیزی سے اس کی جانب بڑھتے اسے سہارہ دیا۔

مم۔ میں منحوس ہوں۔ میں ہوں ہی منحوس۔ میری وجہ سے سب مر جاتے ہیں۔ میں منحوس ہوں۔ مم۔ مجھے مرنا ہے۔ مجھے مرنا ہے کسی اور کو نہیں مرنا۔ مجھے جانا ہے اس دنیا سے۔" وہ بگڑے تنفس سمیت ہانپتے ہوئے بولی۔ ماہا نے روتے روتے نفی میں سر ہلایا۔

کچھ نہیں ہوا عبیر علی بھائی کو۔ وہ آرہے ہیں بس ٹانگ پہ ذرا سا زخم آیا ہے زاویار کے ساتھ آرہے ہیں وہ پلیز خاموش ہو جاؤ پلیز۔" وہ اسے سینے میں بھینچتے روتے ہوئے بولی۔ عبیر اس کے سینے سے لگتے ہچکیوں سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رودی۔ ماہا نے اس کے بال سہلاتے اس کے سر پہ نرمی سے لب مس کیے۔ ان دونوں کو یوں روتا دیکھ زینوں کی اوٹ میں کھڑی لائبہ دلکشی سے مسکرادی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد باہر ہارن بجنے کی آواز کے ساتھ ہی زاویار علی کو لیتے اندر داخل ہوا جو جھنجھلا کر زاویار سے کچھ کہتے مسلسل مسکرا رہا تھا لیکن صوفے پہ نگاہ پڑتے ہی اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹ گئے۔ وہ بغیر اپنے درد کی پرواہ کیے عبیر کی جانب بڑھا تو ماہا سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ بھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

یار سچ میں مجھے کچھ نہیں ہوا۔ بس یہ ذرا سی چوٹ آئی ہے جسے بھائی نے ہوا بنا لیا ہے۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے" تسلی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔ عبیر نے ہچکیاں بھرتے اس کی جانب دیکھا۔ ماہا عقب سے آتے نوجوان کو دیکھ تیزی سے آنسو پونچھ گئی۔ عبیر بھی خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھتے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔

ارے عبیر۔" علی نے اسے روکا لیکن وہ بغیر سنے کمرے میں گھس کر دروازہ بند کر گئی۔ علی نے ناراضگی بھری" نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنی پیشانی مسلنے لگا۔

السلام و علیکم بھابھی۔" حسن کی مسکراتی آواز پہ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ علی اس کے چہرے پہ" ناسمجھی بھانپتے ہنس دیا۔

ہم آپ کے شوہر نامدار کے واحد دوست ہوتے ہیں حسن۔" اس نے ہنس کر اپنا تعارف کروایا تو ماہا نے بھی" خجل ہوتے اس کے سلام کا جواب دیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بب۔ بیٹھیں نا آپ۔" وہ اپنی بے اختیاری پہ خجل ہوتے سٹپٹا کر بولی۔ زاویار نے تاسف بھری نگاہوں سے اس" کی جانب دیکھا تو وہ بھاگنے والے انداز میں کچن کی جانب بڑھی۔

میں آتا ہوں۔ علی ان دونوں کو دیکھ کر عبیر کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ ماہا نے کچن میں آتے عجلت میں بریانی کا دم توڑا اور اسے چمچ سے ہلانے لگی۔

ابھی اسے بھول جاتی تو لازماً یہ جل جاتی۔" وہ چمچ ہلانے کے ساتھ ساتھ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ "

بھابھی ماں۔" علی کی پکار پہ وہ چمچ وہی رکھتے باہر کی جانب بڑھی تو لائبہ عین اسی لمحے اندر داخل ہوئی اور" چاولوں کا ایک چمچ بڑھتے منہ میں ڈالا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں ستائشی انداز میں پھیل گئی۔

اس قدر لذیذ بریانی لیکن افسوس اب نہیں رہے گی۔" اس نے مسکرا کر بولتے مرچوں والا جار اٹھایا اور باہر کا" جائزہ لیتے دو چمچ چاولوں میں ڈالتے اس پہ چمچ پھیر دیا۔ باہر سے آنے والی قدموں کی چاپ پہ وہ تیزی سے فریج میں جھک گئی۔ ماہا نے ایک سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالی اور چاولوں کو ڈھک دیا۔ لائبہ مسکراتے ہوئے کچن سے نکل گئی۔ ماہا نے تعجب سے اس کو یوں مسکرا کر جاتے دیکھا اور بوا کو کھانا لگانے۔ کا کہتے خود بھی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

عبیر نے دروازہ کھولا۔" اس نے علی سے استفسار کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا۔ ماہا نے افسوس سے اس کی جانب" دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہا بھی تھا میں نے آپ سے۔ وہ زاویار کی طرف مڑتے اب خفگی سے بول رہا تھا جس نے اس کی حرکت پہ کان بھی نہ دھرے اور اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

مجھے امید نہ تھی کہ اتنی جلدی عمل ہو جائے گا میری بات پہ۔ کیا کریں محبت ہی ایسی ہے۔" علی کی شریر آواز" پہ وہ اس کے شانے پہ دھموکہ جڑتے ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔ بوا نے کھانا لگنے کا بتایا تو وہ ان سب کو اشارہ کرتے کھانے کی میز کی جانب بڑھ گئی۔ پھپھو اور لائبہ کو باہر آتا دیکھ ماہا نے تعجب سے علی کو دیکھا تو وہ لا عملی سے شانے اچکا گیا۔ کھانے کی اشتہا آمیز مہک جوں ہی حسن کے نتھنوں سے ٹکرائی تو اس کا دل جیسے سرشار ہو گیا۔

"واہ بھابھی خوشبو تو بہت اچھی ہے۔ جانتی ہیں اتنے عرصے بعد گھر کا کھانے والا ہوں۔"

کیوں۔ آپ اپنے ماما بابا کے ساتھ نہیں رہتے۔" وہ اس کی بات پہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔"

وہ حیات نہیں ہیں۔ ان کے بعد سے کافی وقت تو تھانے میں ہی بیت جاتا ہے ویسے بھی گھر جاؤ بھی تو کون انتظار" کرنے والا ہو۔ اسی لیے دل ہی نہیں چاہتا۔" وہ مسکراتے لہجے میں اسے بتا رہا تھا۔

"اوہ آئی ایم سوری۔"

ارے نہیں نہیں بھابھی۔" وہ ہنس کر ٹال گیا اور بغیر کسی جھجک کے پلیٹ میں بریانی نکالی۔ علی نے اس کی پلیٹ" میں کباب بھی رکھ دیے۔ اس دوران پھپھو نے جوں ہی کھانے کا پہلا نوالہ لیا اگلے ہی لمحے وہ بری طرح کھانسنے لگی۔ ماہا نے گھبرا کر ان کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا اور گلاس میں پانی انڈیلتے ان کی جانب بڑھایا جسے انہوں نے بے دردی سے زمین پہ پھینک دیا۔ ماہا حسن کے سامنے اس حرکت پہ خفت سے سرخ پڑ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مارنا چاہتی ہو ایسے ہی بتا دو۔ مریضہ کو یہ مرچوں والا کھانا کھلا کر مارنا چاہتی ہو۔ اتنی مرچیں کھانے میں کون ڈالتا ہے۔" ان کے غصیلے لہجے پہ ماہا نے آنکھوں میں نمی لیے نفی میں سر ہلایا۔ اس دوران لائبہ نے مسکراتے ہوئے چہرہ جھکا لیا۔ ماہا نے علی کی جانب دیکھا۔ اس سے قبل کہ وہ ہلا نوالہ منہ میں ڈالتا ماہا نے تیزی سے پلیٹ پیچھے کھینچ لی۔

پپ۔ پلیز آپ میں سے کوئی نہ کھائیں۔ آئی ایم سوری وہ پتہ نہیں کیسے۔" وہ نم لہجے میں بولتے بھاری دل سمیت ٹرے اٹھاتے کچن کی جانب بڑھ گئی۔ رکے ہوئے آنسو ایک دم سے آنکھوں سے نکل پڑے۔ اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں کو پونچھا اور اپنے چہرے پہ پانی کے دو تین چھپاکے مارے۔ زاویار کو کچن میں آتے دیکھ ماہا نے تیزی سے اپنا چہرہ صاف کیا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں کیوں رو رہی ہو۔"

نن۔ نہیں کچھ بھی نہیں۔" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ زاویار چونک گیا۔"

ماہا مجھے ہر بات دہرانا بار بار نہیں پسند۔ اسی لیے ایک بار جب پوچھوں تو خاموشی سے جواب دے دیا کرو۔" وہ تنبیہی لب و لہجے میں گویا ہوا۔

وہ جو آج بریانی بنی ہے اس میں نجانے کیسے مرچیں تیز ہو گئی۔" وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔"

"تو اس میں رونے کی کیا بات ہے یار۔ یہ غلطی کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔ بوا سے ہو گئی تو اس میں کیا مسئلہ ہے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن پھپھو سمجھ رہی ہیں کہ شاید میں نے جان بوجھ کر۔"۔زاویار کی سرد نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ لب بھینچ گئی۔اس نے خاموشی سے ٹرے میں موجود چاول پلیٹ میں ڈالے تو ماہا نے تیزی سے پلیٹ تھام لی۔

آپ پلیز یہ مت کھائیں اس میں بہت مرچیں ہے۔میں آپ کو پھر بنادوں گی۔یہ ٹھیک نہیں بنی مجھ سے۔شاید کافی وقت بعد بنائی ہے نا۔"وہ دھیمے سے بولی۔

تم نے بنائی ہے یہ۔"وہ چونک کر بولا۔ماہا نے مرے مرے انداز میں سر ہلایا۔"

اب تو لازماً اس ایک نقص کے علاوہ دس اور بھی نکلیں گے۔"وہ دل ہی دل میں بولی اور چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔وہ سٹپٹا کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

اب تو کھانی ہی پڑے گی آخر کو میری بیوی نے بنائی ہے۔"اس کی اگلی بات پہ ماہا نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس نے پہلا چمچ منہ میں ڈالا تھا۔ماہا سانس روک گئی۔زاویار نے اس کے اڑے اڑے رنگ ملاحظہ کیے۔

"کافی اچھی بنی ہے بریانی۔"

اور بریانی کا ڈھکن اتارتے اس میں موجود چاول پلیٹ میں نکالے۔ماہا تعجب سے اس کی حرکات کا جائزہ لے رہی تھی۔اگلے ہی لمحے زاویار نے پہلا چمچ جوں ہی منہ میں ڈالا گھنی مونچھوں تلے عنابی لب دلکشی سے مسکرا دیے۔

کافی اچھی بنی ہے بریانی۔"اس کے نرم لہجے پہ ماہا نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"لیکن سب تو بول رہے تھے کہ مرچیں تیز۔"

مرچیں تیز تو ہیں لیکن تمہاری زبان سے زیادہ نہیں ڈئیر بیوی۔"اس کی بات پہ ماہا جل کر راکھ ہو گئی۔"

باتیں سنانے کے معاملے میں تو بلکل اپنی پھپھو پہ چلے گئے ہیں یہ۔"وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔"

کچھ کہا کیا تم نے۔"وہ جان بوجھ کر انجان بنا۔"

ہاں کہانا۔کسی عقل مند نے خوب کہا ہے کہ مرد دنیا کی ہر عورت سے خوش ہو سکتا ہے ماسوائے اپنی بیوی" کے۔"وہ معصومیت سے جل کر بولتی اسے زبردست قسم کا قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔اس نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی اور اس کی ناک محبت سے کھینچتے ہوئے بولا۔

اس ٹرے کو سائیڈ پہ کر کے دوسری ٹرے میں یہ والے چاول ڈالو۔"اس نے نرمی سے کہا۔ماہا نے چہرے پہ" ناقابل فہم تاثرات سجائے ناچاہتے ہوئے بھی اس کے کہے پہ عمل کیا۔زاویار نے اس کے ہاتھ سے ٹرے لی اور اسے لیتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

زاویار پھپھو۔"اپنی بات مکمل ہونے سے قبل ہی اس کی تنبیہی نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ چہرہ جھکا گئی۔"

اب ٹرائے کریں پھپھو۔زاویار نے ایک جتاتی ہوئی نگاہ لائبہ پہ ڈالتے مسکرا کر کہا۔لائبہ کا رنگ اڑ گیا۔زاویار خاموشی سے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔پھپھو نے جوں ہی پہلا نوالہ منہ میں ڈالا وہ بمشکل مسکرادی کیونکہ اس میں تو مرچوں کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ایسا بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"دیکھا تمہاری بیوی نے جان بوجھ کر میرے کھانے میں۔"

اگر کسی نے جان بوجھ کر میری بیوی کو بے عزت کروانے کیلیے کھانے میں مرچیں ملا ہی دی تھی تو ڈھنگ سے " اسے مکس تو کر لیتا۔"اس کے پتھریلے لہجے پہ سب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو کانٹے کی مدد سے کباب منہ میں ڈالتے لائبہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔لائبہ نے حلق تر کیا۔علی کو ایک سیکنڈ میں ساری بات سمجھ آ گئ تھی۔

تم لائبہ کو کیوں دیکھ رہے ہو زاویار۔" پھپھو برہم ہوئی۔"

یہ آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں پھپھو کہ میں اسے کیوں دیکھ رہا ہوں۔میرے پاس اتنا بولنے کا وقت نہیں" ہے۔میرے لیے سب سے بڑھ کر میری بیوی کی عزت ہے اور اگر اس میں ذرا بھی اونچ نیچ ہوتی ہے وہ بھی بلاوجہ۔وہ برداشت نہیں ہے مجھ سے۔ہاں اگر کوئی وجہ بنے تو میں بہت ظالم ہوں لیکن بے وجہ نہیں پھپھو۔"وہ کاٹ دار نگاہیں لائبہ پہ جمائے بول رہا تھا۔ماہا نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا اور دھیما سا مسکرا کر چہرہ جھکا گئ۔یہ شخص نجانے کب کب اور کیسے کیسے اس کے دل میں اپنا مقام بڑھا دیتا تھا جو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

کھانے سے فراغت حاصل ہوتے ہی وہ سلیب سے پشت ٹکائے کھڑی مسکراتے ہوئے زاویار کی باتوں کے متعلق ہی سوچ رہی تھی کہ عین اسی لمحے عقب سے کسی نے اسے اپنے حصار میں لیا تو وہ دم سادھ گئ۔کلون کی خوشبو سے ہی وہ پہچان چکی تھی کہ عقب میں کون ہے۔

زز۔زاویار۔"اس نے نہایت نرمی سے اپنی انگلیوں کی مدد سے اس کے کیچڑ میں مقید بالوں کو شانے پہ رکھا اور" ٹھوڑی اس کے شانے پہ ٹکائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا آج کا یہ اہتمام میرے لیے تھا۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔ وہ اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنے گال پہ محسوس کر سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔

اگر میرے لیے تھا تو زاویار ظفر اپنی بیوی کے اس اہتمام کا بہت دل سے احترام کرتا ہے۔" وہ اس کے گال کو نرمی سے اپنے لبوں سے چھوتے پیچھے ہوا تو ماہا جھجک کر نگاہیں جھکا گئی۔ زاویار نے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اٹھاتے اپنے مقابل کیا۔ ماہا کے حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔

ویسے کیا خوب سوچا ہے اُس اہتمام سے بچنے کیلیے جس کی فریاد ایک شوہر نے تم سے کی تھی۔" اس کے معنی خیز لہجے پہ ماہا کی لرزتی پلکیں گالوں پہ سجدہ ریز ہو گئی۔ زاویار نے محبت بھری نگاہ اس دلکش منظر پہ ڈالی اور اس کے بالوں کو جان بوجھ کر کیچڑ میں مقید اس کے بالوں اس کے بالوں کو آزاد کر دیا۔ ماہا نے گھبرا کر اطراف کا جائزہ لیا۔ اس کے لمبے گھنے بال دونوں شانوں پہ پھیلتے چلے گئے۔ زاویار ایک مسکراتی گہری نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی وہ اپنا سرخ پڑتا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔ لبوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی۔

****

میرے خیال میں اب ہمیں نکلنا چاہیے حسن۔" زاویار نے گھڑی میں وقت دیکھتے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس سے پہلے کہ حسن اپنی جگہ سے اٹھتا نزدیک سے ابھرنے والی نسوانی آواز پہ اس کی تمام تر سماعتیں اس جانب متوجہ ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کوئی احسان نہیں کرتے آپ مجھ پہ یونی لینے آکر۔

آئے ہائے کیسی احسان فراموش عورت ہو تم۔ایک تو تمہیں لینے آتا ہوں اس سڑتی ہوئی گرمی میں اوپر سے " باتیں سنا رہی ہو۔" علی تنک کر بولا۔وہ ارد گرد سے بے نیاز ایک دوسرت سے لڑنے میں محو تھے۔

" جاؤ اپنے شوہر کے گھر اور اسکی ذمہداری لگاؤ یہ۔"

ہاں تو لگاؤں گی اور آپ فکر مت کریں۔وہ آپ کی طرح احسان فراموش بلکل نہیں ہو گا۔بھلا اتنی " خوبصورت بیوی کو کون ایسی باتیں سنائے گا۔"وہ اترا کر بولتی علی کو قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔حسن اور ماہا نے بھی مسکراہٹ چھپانے کی خاطر چہرہ جھکا لیا۔زاویار نے تاسف سے ان دونوں کو دیکھا جو کسی کے سامنے بھی شرمندہ کروانے کا ہنر رکھتے تھے۔

ہاں ہاں چلو شادی کرو اور نکلو اس گھر سے۔کب تک ہمارے سروں پہ مسلط رہو گی۔"وہ چڑ کر بولا۔رائقہ نے " کٹیلی نگاہوں سے اسے دیکھا۔اس دوران رائقہ کی نگاہ جوں ہی سامنے کھڑے حسن پہ پڑی اس کو سانپ سونگھ گیا۔شرمندگی کے مارے شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

علی بھائی ایسے مت کہیں پلیز۔آپ کو معلوم ہے بیٹیوں سے ہی تو گھر میں رونق ہوتی ہے۔"وہ رائقہ کو ساتھ " لگاتے محبت سے بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور رہی بات مسلط ہونے کی تو میرا بچہ مجھ پہ بوجھ نہیں ہے۔"زاویار نے بھی مسکرا کر محبت سے اسے ساتھ لگایا" تو وہ اترا کر اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔ حسن نے حسرت بھری نگاہوں سے اس منظر کو دیکھا۔ کتنا خوبصورت منظر تھا بہن بھائی سب آپس میں۔ وہ گہرا سانس بھر اٹھا۔

آپ پہ بوجھ نہیں ہے لیکن اس دھرتی پہ تو ہے نا۔ وزن دیکھیں بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔"علی ایک بار پھر اسے" زچ کرتے ہوئے بولا۔

جس دن میں چلی گئی نا واپس نہیں آؤں گی۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔ حسن نے دلچسپی سے اس کا چہرہ جانچا" جہاں ناراضگی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

بس اپنی اسی بات پہ قائم رہنا۔"علی کی بات پہ اس نے ناراضگی بھری نگاہوں سے زاویار کو دیکھا تو اس نے" محبت سے اس کی پیشانی پہ بوسہ دیا۔

علی مت تنگ کرو بہن کو۔"وہ غصے سے اسے وارن کرتے حسن کو لیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ ان کے جاتے ہی" ماہا نے رخ رائقہ کی جانب موڑا جو بے چینی سے باہر جاتے وجود کا جائزہ لے رہی تھی۔ ماہا کو یکلخت کچھ کھٹکا۔

رائقہ۔ کیا ہوا کسے دیکھ رہی ہو۔"ماہا کی آواز پہ وہ سٹپٹا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی اور نفی میں سر ہلا گئی۔"

چلو تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے کھانا لگا دیتی ہوں۔"وہ اپنے سر پہ ڈوپٹہ درست کرتے سنجیدگی سے بولتی" اپنے کمرے کی جانب بڑھی کیونکہ سب سے پہلے اسے اپنے بال پونی یا کیچڑ میں مقید کرنے تھے۔ ایک بار پھر زاویار کی حرکت کی بابت سوچتے وہ جھجک گئی۔ کیسا انوکھا رشتہ استوار تھا ان دونوں کے درمیان کہ وہ دونوں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک دوسرے کے نزدیک بھی ہو رہے تھے رشتہ سنور بھی رہا تھا لیکن کیسے انوکھے انداز میں۔ بغیر ایک دوسرے سے اظہار کیے اقرار کیے فکر کیے بس یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ وہ بے دھیانی میں انہی سوچوں میں غلطاں کمرے میں داخل ہوئی تو ایک بار پھر اس کی توجہ میز پہ رکھی سیاہ فائل نے اپنی جانب مبذول کرائی۔ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم اس جانب بڑھے۔ اس نے جھک کر وہ فائل اٹھائی اور اس فائل کا دوسرا صفحہ کھولا تھا جہاں ان آنکھوں کو دیکھ وہ جی جان سے ٹھٹھکی تھی۔ اس نے جوں ہی وہ صفحہ کھولا وہاں موجود تصویر اسے جی جان سے ٹھٹھکا گئی۔ آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیل گئی۔ ذہن میں ایک شخص کی آنکھیں گھوم گئی۔ وہ فق چہرے سمیت اس چہرے کو تک رہی تھی جو نقاب میں چھپا ہونے کی بدولت وہ دیکھنے سے قاصر تھی لیکن دیکھے بغیر ہی وہ ان آنکھوں کو پہچان گئی تھی۔

ماہا وہ فائل۔ ہاں یہی فائل لینے آیا تھا۔ اس نے چونک کر اس کے ہاتھ سے فائل تھامنی چاہی لیکن وہ مضبوطی سے اسے تھامے کھڑی تھی۔

ماہا۔ "زاویار نے اس کے شانے پہ ہاتھ جماتے اسے پکارا تو وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں لوٹی۔"

"زاویار یہ۔"

تمہیں میں نے منع کیا تھا ماہا۔ میرے کسی بھی کیس کی فائل کو مت چھونا۔ مجھے تم پاگل بھی کہ سکتی ہو لیکن میں" اپنے کام کو لے کر ایسا ہی ہوں مجھے نہیں پسند کہ کوئی میرے کام میں مداخلت کرے۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا اور اس کے ہاتھ سے وہ فائل تھامی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار یہ آنکھیں۔"ماہا کی بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے قدم تھمے۔ماہا تیزی سے چلتے اس کے عین سامنے آئی۔

"یہ تو مزمل بھائی ہیں زاویار۔"

مزمل۔"اس نے حیرت سے نام دہرایا۔"

انجم کا بھائی مزمل جسے ایک بار آپ نے میرے ساتھ دیکھا تھا۔"وہ اسے گزری ملاقات کا حوالہ دے رہی تھی۔اس کی بات پہ زاویار کے ماتھے کی رگیں تن گئی۔شریانیں پھٹنے کے قریب تھی۔جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔ماہا ایک لمحے کیلیے گھبر اگئی۔

آر یو شیور ماہ۔"اس نے سرد لہجے میں استفسار کیا۔ماہا نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔"

ان کے بھی یہاں کٹ کا نشان ہے آئبرو کے پاس اور اس تصویر میں بھی۔"وہ یقین سے بولی۔زاویار نے ایک نظر سنجیدگی سے اسے دیکھا۔اگلے ہی لمحے وہ بھاگ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ماہا نے پریشانی سے اس کی پشت کو تکا اور اپنے کپکپاتے ہاتھ چہرے پہ پھیرنے لگی۔نجانے اس فائل میں ایسا کیا تھا اور پولیس کو اس کی تلاش کیوں تھی۔یہ سوچ ہی اسے پریشان کرنے کو کافی تھی۔

حسن جیپ جن راستوں پہ میں بول رہا ہوں وہاں چلاتے رہو"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شاید اس کیس سے متعلق ایک گتھی سلجھنے والی ہے۔" زاویار نے عجلت میں بولتے اپنی جگہ سنبھالی۔ حسن نے اس کی بات پہ فوری عمل کیا۔

****

رات کے سائے چاروں اطراف میں اپنے پر پھیلانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ وہ ابھی کچھ دیر قبل ہی ظفر سے ویڈیو کال پہ بات کر کے فارغ ہوئے تھے اور اب علی کا ان سب کو لے کر باہر آئسکریم کھلانے کا پروگرام تھا تاکہ عبیر کا موڈ بھی کچھ بہتر ہو سکے۔ وہ کمرے سے باہر تو آگئی تھی لیکن اس وقت سے بلکل خاموش تھی۔ یہاں تک کہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا تھا۔

آپ تیار نہیں ہوئی ابھی تک۔ جانے کا ارادہ ہے یا نہیں۔" علی نے ماہا کو صوفے میں بیٹھا دیکھ نا سمجھی سے" استفسار کیا۔

ہاں۔ نہیں علی بھائی میں نہیں جاؤں گی۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ بلکل بھی ہمت نہیں ہے مجھ" میں۔" وہ اس کی بات پہ ٹالنے والے انداز میں بولی۔

"اگر آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک تو ہم بھی کینسل۔"

ارے نہیں نہیں۔ میں کچھ دیر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی آپ پلیز جائیں عبیر اور رائقہ کو لے" کر۔" وہ اس کی بات کاٹ کر دھیمے سے بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مگر آپ گھر پہ اکیلی۔"

ارے اکیلی کہاں پھپھو اور لائبہ بھی تو ہیں۔ چاہے بلاتی نہیں مگر گھر میں بڑے کا ہونا ہی بہت بات ہے۔" وہ مسکرا کر بولی۔ علی نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے بعد رائقہ نے بھی اسے چلنے کا کہا لیکن اس کی ناں ہاں میں نہیں بدلی۔ ان لوگوں کے جاتے ہی ماہا نے کچھ سوچ کر اپنا موبائل اٹھایا لیکن پھر واپس رکھ گئی۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر پلٹی لیکن عقب میں ہی نک سک سی تیار پھپھو اور لائبہ کو دیکھ اس نے نا سمجھی سے بھنویں اچکائی۔

ہم ذرا باہر جا رہے ہیں کچھ خریدنا ہے ہمیں۔ کچھ دیر میں لوٹ آئیں گے۔" پھپھو نے نا چاہتے ہوئے بھی اسے بتایا۔ ان کی بات پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ ان کے آسرے ہی تو وہ گھر پہ ٹھہری تھی اور اب وہ بھی جا رہی تھی۔

لیکن پھپھو میں اکیلی۔" اس نے انہیں ٹوکنا چاہا مگر وہ اس کی ان سنی کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ماہا نے گھبرا کر گھر کا جائزہ لیا۔ اس پورے گھر میں اب وہ اکیلی تھی۔ اس نے تیزی سے موبائل اٹھاتے علی کا نمبر ملایا لیکن دوسری جانب سے کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

ایسا کرتی ہوں یہی رہتی ہوں ابھی کچھ دیر میں تو معیز بھائی یا پھر زاویار لوٹ ہی آئیں گے۔" وہ گہرا سانس بھر کر بولی اور اپنا موبائل لیتے وہی صوفے پہ ٹک گئی لیکن پھر بھی نجانے کیوں دل میں ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔ خوف سا وجود میں برپا تھا۔ اس نے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے خود میں ہمت مجتمع کی اور زاویار کے نمبر پہ فون

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ملایا۔وہاں سے بھی جواب موصول نہ ہوا تو اس نے غصے سے موبائل صوفے پہ پٹخ دیا۔ غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔ اگلے ہی لمحے فون چنگھاڑنے کی آواز پہ وہ اس نے ہڑبڑا کر فون اٹھایا تو کسی ان نون نمبر سے فون تھا۔

شاید گھر میں سے کسی کا فون ہو گا۔"وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور فون اٹھاتے کان سے لگایا اور دوسری جانب " سے کسی کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔

ہیلو۔کون بات کر رہا ہے۔"وہ دھیمے سے بولی۔"

کون بول رہا ہے۔فون کر کے لگتا ہے بولنا بھول گئے ہیں۔"وہ کوفت سے بڑبڑائی۔دوسری جانب ہنوز موت " کی سی خاموشی کا راج تھا۔ماہا نے فون کان سے ہٹاتے ایک نظر موبائل کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے کال کاٹ دی۔

اتنی بھی کیا مصروفیت کہ بندہ بیوی کا فون ہی نہ اٹھا سکے۔"وہ سر جھٹک کر غصے سے بولی اور اپنے نوٹس کھول کر " بیٹھ گئی۔چہرے پہ غصیلا پن چھایا ہوا تھا۔

****

جیپ دھول اڑاتی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔اس دوران زاویار کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔ماہا کی باتیں مسلسل ذہن میں گردش کر رہی تھی۔اس نے اپنا درد سے پھٹتا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔اس کیلیے یقین کرنا مشکل تھا کہ اس گھناؤنے کام کے پیچھے وہ ہو سکتا ہے۔جیپ ان کے گھر کی حدود میں داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے چھلانگ لگاتے جیپ سے اترا اور اندر کی جانب بھاگا۔ حسن بھی اس کے تعاقب میں بھاگا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مزمل کہاں ہے۔" وہ اندر لاؤنج میں پہنچتے ہی دھاڑا۔ رافع حیران پریشان سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا اور اس کے عقب میں آتی پولیس کی وردیوں میں ملبوس نوجوانوں کو۔

"ارے زاویار بیٹا آپ یہاں۔"

بیٹا کہاں ہے آپکا۔ اسے بلائیں۔ مزمل کو بلائیں۔" وہ ایک بار پھر درشتگی سے دھاڑا۔ اس کی دھاڑ پہ در و دیوار لرز اٹھے۔

مگر ہوا کیا ہے وہ تو گھر نہیں ہے فلحال۔ ان کی بات پہ وہ تمسخر سے مسکرایا۔ کچھ ہی دیر میں پولیس کی بھاری نفری وہاں پہنچ چکی تھی۔ زاویار کے حکم پہ وہ سب گھر کے کونے کونے پہ پھیل گئے اور ہر جگہ کا جائزہ لینے لگے۔ رافع بے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے قہر برساتی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا۔

سر اندر کہی بھی نہیں ہے کوئی بھی۔ حوالدار کی بات پہ زاویار کے ماتھے کی رگیں تن گئی۔ آنکھوں کے ڈورے سرخ پڑ گئے۔

کہاں ہے مزمل انکل۔" وہ پتھریلے لہجے میں بولا۔ آنکھوں میں واضح تنبیہہ تھی۔ رافع نے ہولے سے نفی میں" سر ہلایا۔ بے چینی حد سے سوا تھی۔

میں سچ میں نہیں جانتا۔ وہ تو آج کل مجھے کچھ بتاتا ہی نہیں ہے۔" وہ بیچارگی سے بولے۔ زاویار نے مٹھیاں سختی" سے بھینچی۔

جب بھی گھر لوٹے یا پھر اس کا کچھ بھی علم ہو تو اسے کہ دیجیے گا اس بار اس کا کیس زاویار ظفر کے پاس آیا ہے" وہ جان بخشی کرنے کی بجائے جان سے ضرور مار دے گا۔ بخشا نہیں جائے گا وہ۔ جتنا بچ سکتا ہے بچ لے لیکن آخر میں اس کی قسمت میں موت ہی لکھی ہے۔زاویار کے عتاب سے نہیں بچے گا وہ۔" حسن نے اس کے بگڑے تنفس کو دیکھ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔

"لیکن اس نے کیا کیا ہے۔"

بہت جلد معلوم ہو جائے گا آپکو کہ آپ کے بیٹے نے کیا کیا ہے۔ چلو زاویار۔ اس انسان کے نام تک تو پہنچ ہی گئے ہیں انسان تک بھی رسائی حاصل کر لیں گے۔" حسن پر عزم لہجے میں گویا ہوا۔زاویار نے اثبات میں سر ہلاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔باقی اہلکاروں نے بھی اس کی تقلید کی تھی۔

گھر پہ پل پل کی نظر رکھو۔وہ شخص بچنا نہیں چاہیے۔ہو نا ہو وہ یہاں ضرور آئے گا۔"زاویار نے حسن کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

"لیکن تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ یہ مزمل نامی شخص ہے وہ۔"

میں نے تمہیں اس دن بھی کہا تھا کہ اس شخص کی انکھیں دیکھی دیکھی ہے لیکن میں پہچاننے سے قاصر تھا مگر" آج ماہا نے فائل میں دیکھ لیا اور پہچان بھی لیا کیونکہ وہ ماہا کا کزن ہے۔"اس کے انکشاف پہ حسن نے پھیلی آنکھوں سمیت سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن اب تمہیں بھی ایک بات کا خیال رکھنا ہے۔اگر یہ خبر اس تک پہنچ گئی کہ ہم نے اس تک رسائی حاصل کرلی ہے تو وہ تمہاری فیملی کو نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرے گا خاص طور پہ ماہا بھابھی کو۔"حسن کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور عجلت میں علی کے نمبر پہ فون ملایا۔

شاید یہاں سگنل کا پروبلم۔"حسن کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا۔"

"علی کہاں ہو تم لوگ۔"

بھائی ہم تو یہاں رائل مال میں آئے ہیں۔بس بھابھی ماں۔"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی آواز کٹنے لگی۔زاویار نے اس کی آدھی بات سنتے ہی تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔صد شکر تھا کہ وہ سب ساتھ ہی تھے۔

بھائی نے پوری بات ہی نہیں سنی اور فون کاٹ دیا۔"وہ اپنی بھنوؤں کے درمیان انگلی پھیرتے ہوئے بولا اور ایک بار پھر کسی امید کے تحت کال ملائی لیکن ناکامی ملتے ہی اس نے موبائل ڈیش بورڈ پہ رکھ دیا۔

رائل مال میں ہیں وہ سب۔میرے خیال سے مجھے بھی وہی جانا چاہیے۔تم یہاں نظر رکھنا میں ماہا کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کر سکتا۔"وہ حسن کو تاکید کرتے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی مال کی جانب دوڑائی۔حسن نے دل ہی دل میں اس کی سلامتی کیلیے دعا کی تھی۔نجانے کیوں ایک عجیب سی خاموشی نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی آپ ایک بار پھر زاوی بھائی کو فون ملائیں اور ان سے پوچھیں کہ وہ کہاں ہے کیونکہ ماہا بھی کال اٹینڈ نہیں کر رہی نجانے کیوں۔"رائقہ کی پریشان کن بات پہ علی نے تسلی آمیز نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

کیوں پریشان ہو رائقہ سب ٹھیک ہو گا۔ویسے بھی بھابھی ماں آج کل کچھ زیادہ ہی پڑھائی میں مصروف ہیں یا ہو سکتا ہے سو گئی ہو۔ویسے میں ایک بار پھر ٹرائے کرتا ہوں بھائی کو فون۔"اس نے نرمی سے بولتے زاویار کو فون ملاتے کان سے لگایا اور ایک جانب ہو گیا۔رائقہ نے مسکرا کر عبیر کی جانب دیکھا لیکن اس کی سنجیدگی مسکراہٹ میں نہ بدلی۔اسے کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

بھائی کال نہیں اٹھا رہے شاید سگنلز پرابلم ہو جس ایریا میں وہ ہیں۔علی نے شانے اچکا کر کہا۔رائقہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

چلو ہم کچھ شاپنگ کر لیتے ہیں پھر کچھ کھائیں گے۔"اس نے مسکرا کر بولتے دونوں کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔عبیر کا دل تو اس کے ساتھ چلتے بھی بے تحاشہ گھبرا رہا تھا۔وہ کہاں اس چکا چوند کی عادی تھی۔اس بھیڑ ان لوگوں سے ہی تو اس کی جان جاتی تھی۔ابھی بھی اس کا دل بلکل خالی تھا البتہ آنکھیں خوف سے لبریز تھی۔

دو تین مطلوبہ دکانوں میں گھسنے کے بعد وہ کچھ حد تک شاپنگ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔رائقہ نے تو دل کھول کر سب خریدا البتہ عبیر نے صاف انکار کر دیا تھا۔علی نے اس کی بات کو کسی کھاتے میں نہ لاتے خود ہی اس کیلیے تین سوٹ خریدے اور دکان سے باہر نکل آیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہی رکو میں آئسکریم لاتا ہوں۔" وہ مسکرا کر ان دونوں کو تاکید کرتے آئسکریم پارلر کی جانب بڑھا۔ اس کے جانے کے بعد وہ دونوں آپس میں باتوں میں مشغول تھی۔ اس دوران پاس سے گزرتی لڑکی کچھ چونک کر رکی اور حیرت سے مڑ کر ان کی جانب دیکھا۔ اگلے ہی لمحے وہ مسکرا کر اس کی جانب آئی اور اس کے بازو پہ ہاتھ رکھا۔

ارے عبیر آپ یہاں۔" نسوانی آواز پہ رائقہ نے موبائل سے نگاہیں اٹھائی اور چونک کر سامنے کھڑی پیاری سی لڑکی کو دیکھا جو مسکرا کر عبیر سے مخاطب تھی۔ عبیر تو سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ گھبرا گئی اور تیزی سے رائقہ کا بازو تھام لیا۔

عبیر ریلیکس۔ ایکسیوزمی کیا آپ جانتی ہیں عبیر کو۔" رائقہ نے مسکرا کر حوریہ کی جانب دیکھا۔ جواب میں وہ بھی مسکرا دی۔

جی میں جانتی ہوں انہیں۔ وہ دراصل یہ میری آنی کے کلینک ہی آئے تھے ان کے علاج کیلیے۔ ساتھ علی بھی تھے۔" اس کی بات پہ رائقہ چونک گئی۔

یہ لو بھئی تم دونوں کی۔" علی سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ بولتے بولتے رکا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔ حوریہ نے چمکتی نگاہوں سے اس کا حیران چہرہ دیکھا اگلے ہی لمحے وہ دلکشی سے مسکرا دی۔

"ہائے کیسے ہیں آپ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں محترمہ۔" علی بھی جواباً مسکرا کر بولا۔اس کی خوبصورت مسکراہٹ دیکھ حوریہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔وہ مسکرا کر چہرہ جھکا گئی۔رائقہ حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی البتہ عبیر کا دھیان تو ان کی جانب تھا ہی نہیں۔

"میں تو بلکل ٹھیک۔ایک دم فٹ اور عبیر کیسی ہیں اب۔" وہ عبیر کی جانب دیکھتے پریشانی سے گویا ہوئی۔

"ہو جائے گی بہت جلد ٹھیک میری سنگت میں رہ کر۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔حوریہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کی سنگت ہی شاید ایسی ہے کہ خراب سے خراب انسان بھی ٹھیک ہو جائے۔" وہ برجستہ بولی۔علی نے چونک کر اس کی جانب دیکھا لیکن وہ بے تاثر چہرے سمیت مسکرا رہی تھی۔وہ اندازہ لگانے سے قاصر رہا کہ اس نے یہ بات کس طرح کی ہے۔

"خیر اس سے ملو۔یہ میری چھوٹی بہن ہے اور یہ اسے تو تم جانتی ہی ہو لیکن کسی اور حیثیت سے مگر آج اس کی ایک اور حیثیت جان لو۔یہ علی ظفر کی بیوی ہے مسز علی ظفر۔" علی مسکرا کر بول رہا تھا لیکن حوریہ کے کان اس کی بات پہ سائیں سائیں کر رہے تھے۔اس نے فق چہرے سمیت علی کا چہرہ جانچا جہاں ہر طرف سکون تھا۔اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک کر مسکرائی۔

"بہت مبارک ہو آپکو۔" وہ نرمی سے بولی اور مسلسل بجتا فون کان سے لگایا۔دوسری جانب سے شاید اسے کوئی ڈانٹ رہا تھا۔وہ زبان دانتوں میں دیے دو منٹ اس کی ڈانٹ سنتی رہی پھر کال کاٹتے ان کی جانب مڑی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نائز ٹو میٹ یو۔ اب میں چلتی ہوں آنی نے کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا ہے مجھے اور آپ ہمیشہ خوش رہا کرو۔ مسکراتے ہوئے ہی پیاری لگتی ہو۔" وہ عبیر کا گال چھوتے نرمی سے بولی اور ایک الوداعی نگاہ علی پہ ڈالتے وہاں سے پلٹ گئی۔ علی نے کئی ثانیے اس کی پشت کو تکا اگلے ہی لمحے اس نے نگاہیں ہٹالی۔ باہر کی جانب جاتی حوریہ نے اپنی جلتی آنکھیں بند کر کے کھولی اور دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ایک بار پھر رخ موڑا۔ سامنے ہی وہ اپنے ہاتھ سے اسے آئسکریم کھلانے میں مصروف تھا لیکن عبیر کا چہرہ اس دوران بھی سپاٹ ہی رہا۔ وہ تھکے تھکے سے انداز میں مسکراتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ شاید نہیں یقیناً صرف یہی تک کا تھا۔

میرے خیال سے اب ہمیں گھر چلنا۔ ارے زاوی بھائی۔" رائقہ زاویار کو سامنے سے آتا دیکھ حیرت کے مارے چلائی اور تیزی سے اس کی جانب بھاگتے اس کے سینے لگ گئی۔ زاویار نے مسکرا کر اس کے سر پہ بوسہ دیا اور اسے خود سے علیحدہ کرتے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی۔

کیا ہوا بھائی کسے ڈھونڈ رہے ہیں۔" علی اس کی نگاہیں اطراف میں گھومتی دیکھ چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے گویا ہوا۔ زاویار نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

ماہ کہاں ہے۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ علی کے مسکراتے لب اس کی بات پہ سمٹ گئے۔ حیران تو رائقہ بھی رہ گئی تھی۔

"کیا مطلب بھائی ماہا تو ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ وہ تو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہے مطلب۔ تم نے ہی تو کہا تھا کہ ہم سب قریبی مال میں آئے ہیں تو پھر۔"اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ علی نے چونک کر رائقہ کو دیکھا۔

جی بھائی میں نے کہا تھا لیکن میری بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسری جانب سے کال کٹ گئی تھی۔ ہم سب آئے ہیں لیکن بھابھی ماں کے سر میں درد تھا اس وجہ سے وہ نہیں آپائی تھی۔ اسے آرام کرنا تھا۔" علی نے اسے تفصیل بتائی۔ زاویار نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے اور غصیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

تمہارا دماغ درست ہے جو اسے تنہا گھر چھوڑ آئے۔" وہ درشتگی سے بولتے بغیر ان لوگوں کو بولنے کا کوئی موقع دیے باہر کی جانب بھاگا۔ اس کے یوں بھاگنے پہ ان سب کا دماغ بھک سے اڑا۔ کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا۔ علی نے بھی ان دونوں کو اپنے پیچھے آنے کی تلقین کرتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

اگر اسے ایک کھروچ بھی آئی نا علی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھتے دھاڑا۔ علی نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا اور ایک بار پھر ماہا کو فون ملایا لیکن دوسری جانب سے فون ہی بند جا رہا تھا۔ اس نے غصے سے موبائل اپنی ہتھیلی پہ دے مارا۔ لبوں پہ سب اس کی سلامتی کی دعائیں تھی۔ یکلخت کچھ سوچتے وہ چونک گیا۔

بھائی گھر میں پھپھو اور لائبہ بھی تو ہیں۔" اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ اب وہ اتنی بھی گری ہوئی نہیں ہو سکتی تھی" کہ اسے کوئی نقصان پہنچاتی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ دونوں تو ہیں لیکن مجھے ان پہ یقین نہیں ہے۔"اس نے سفاکی سے بولتے گاڑی کی رفتار آخری حد تک" بڑھادی۔اس کا دل غیر معمولی انداز میں دھڑک رہا تھا۔ماتھے کی شریانیں ابھر کر پھٹنے کے قریب تھی۔ علی نے دل ہی دل میں اپنی خیر منائی۔وہ سب کچھ جانتے بوجھتے ایسی لاپرواہی کیسے کر سکتا تھا۔

****

اتنے بڑے گھر میں اکیلی ہونے کی وجہ سے وہ ڈر کر مین ڈور لاک کرتی اپنے کمرے میں آگئی۔دل بے تحاشہ خوف سے لزر رہا تھا۔گھڑی رات کے ساڑھے سات بجارہی تھی۔اس کا دل اتھاں گہرائیوں میں ڈوب رہا تھا۔گھبرا کر وہ بستر پہ لیٹی اور آنکھیں موندی تو اگلے ہی لمحے ڈر کر آنکھیں کھول دی اور متلاشی نگاہیں اپنے موبائل کی تلاش میں گھمائی۔اسے ذیادہ تردد نہ کرنا پڑا وہ ساتھ ہی رکھا نظر آگیا لیکن شاید اس کی بیٹری ڈاؤن تھی تبھی وہ آف تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور چارجر کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی۔

نجانے چارجر کہاں رکھ دیا ہے انہوں نے۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے ایک ایک دراز کھول کر دیکھ رہی تھی لیکن" چارجر نہ مل سکا۔اس نے اشتعال کے عالم میں موبائل وہی بیڈ پہ پھینک دیا اور چپل پیڑوں میں اڑستے کمرے سے باہر نکل آئی۔نہ کمرے میں سکون میسر تھا اور نہ ہی کمرے سے باہر۔ایک عجیب سی کیفیت نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔کافی دیر تک وہ راہداری میں ہی ٹہلتی رہی۔بے چینی حد سے سوا تھی۔اس بے چینی کے دوران اس کی سماعتوں میں عشاء کی اذان گونجی۔اس کے دل میں یک گونہ سکون سا محسوس ہوا۔قدم خود بخود اپنے کمرے کی جانب بڑھے۔ارادہ وضو کر کے نماز ادا کرنے کا تھا۔اگلے آدھے گھنٹے میں جوں ہی اس نے نماز سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

فراغت حاصل کی اس کا دل کافی حد تک پر سکون ہو گیا تھا اور اسی سکون میں کھوتے وہ وہی ہال میں صوفے پہ نیم دراز ہو گئی۔ نیند سے آنکھیں بوجھل ہو رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی۔ اگلے ہی لمحے نیند کی دیوی اس پہ یوں مہربان ہوئی کہ اسے اطراف کا کوئی ہوش نہ رہا۔ نیند میں خلل تو اس وقت آیا جب اپنے دائیں گال کے ساتھ ساتھ گردن پہ بھی کسی کا لمس محسوس ہوا۔ پہلے پہل تو وہ اپنا وہم سمجھتے سوتی رہی لیکن جب مقابل کی حرکت حد سے سوا ہونے لگی تو اس نے ڈرتے ڈرتے جھٹ سے آنکھیں کھولی لیکن اگلے ہی لمحے خود پہ جھکے مزمل کو دیکھ اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھٹ گئی۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ اس کا دل بند ہونے والا ہو گیا۔ وہ تو گھر کا مین گیٹ بند کر کے پر سکون تھی تو پھر یہ یہاں کیسے۔

تت۔ تم۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ آنکھوں میں خوف وہراس موجود تھا۔ وہ کسمسا کر اپنی جگہ سے اٹھی" اور اسے دھکا دیتے اٹھ کھڑی ہوئی۔ مزمل نے خباثت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

مم۔ میں زاویار۔" اس کے لب بے آواز سرسرائے۔ اس سے قبل کہ وہ کمرے کی جانب بھاگتی مزمل نے اسی" تیزی سے اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ ماہا کی حالت غیر ہونے لگی۔ اس نے اس کے ہاتھ پہ ناخن چبھوتے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا لیکن وہ تو جیسے مکمل تیاری کر کے آیا تھا۔

تم اندر کیسے آئے خبیث انسان میں تو دروازہ بند کر کے۔

جب تم جیسا مال گھر میں موجود ہو تو چور تو خود بخود نقب لگاتا ہے۔ ویسے بھی میری تو یہ نجانے کتنے عرصے سے دلی خواہش تھی تو دیکھو مراد بر آئی۔ پھر اس کیلیے مجھے نجانے کیا کیا کرنا پڑا۔ دروازہ بند ہے تو کیا ہوا چھت تو

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری اپنی تھی نا۔ دیکھو تمہارے لیے کتنے میدان سر کر کے آیا ہوں اب میری خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دینا میری جان۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی حدیں پار کرتے ماہا کے ہاتھ کی پشت کو چھوتا ماہا نے کسمسا کر اسے دھکا دیتے خود سے دور دھکیلا اور نم پھٹی نگاہوں سے اسے گھورا۔ اس کا تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

تم زندہ نہیں بچو گے مزمل۔ تمہاری موت زاویار کے ہاتھوں ہی ہو گی۔ نہیں بچو گے تم۔" وہ تیزی سے نفی میں سر ہلاتے بڑبڑا رہی تھی۔ اس سے بچنے کی واحد امید فون کال تھی اور اسے کسی بھی قیمت پہ زاویار کو کال ملانی تھی لیکن کیسے اس کا تو فون بھی بند تھا۔ اسے شدت سے رونا آنے لگا لیکن وہ فلحال رو کر خود کو کمزور ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔

زاویار۔" ماہا نے چونک کر زاویار کا نام لیا تو مزمل نے تاریک چہرے سمیت مڑ کر پیچھے دیکھا۔ ماہا نے موقع" دیکھتے تیزی سے کمرے میں بھاگنا چاہا لیکن مزمل نے اسی تیزی سے اس کے بندھے ہوئے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑتے اپنی جانب کھینچا۔

مجھے چکما دے رہی ہے سالی۔" وہ اس کے کان کے نزدیک پھنکارا۔ ماہا نے اپنی کہنی اس کے پیٹ میں مارنی چاہی" لیکن مزمل نے دوسرے ہاتھ سے اس کے دوسرے بازو کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا۔

چھوڑو مجھے گھٹیا ذلیل انسان۔" ماہا غرائی۔ مزمل اسکی دیدہ دلیری پہ دلکشی سے مسکرایا جس میں نجانے کہاں" سے اتنی ہمت آگئی تھی۔ اس نے مزمل کو دھکا دیتے زینوں کی جانب بھاگنا چاہا لیکن اسی ہاتھا پائی کے دوران میز

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پہ رکھا ڈیکوریشن پیس دھکا لگنے کی بدولت زمین پہ گرتے چکنا چور ہو گیا۔ماہا نے رک کر اس ٹوٹے ہوئے کانچ کو دیکھا۔

جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو۔ آنا تو تمہیں میرے پاس ہی ہے کیونکہ گھر میں صرف ہم دونوں ہی ہیں جانِ من۔" وہ دلفریبی سے بولتے خباثت سے مسکرایا۔ماہا کی آنکھوں میں اپنی بے بسی پہ دھند سی چھانے لگی۔اس نے دل میں شدت سے زاویار کو پکارا تھا۔

میں تمہیں تمہارے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی مزمل۔زاویار نہ سہی تم میرے ہاتھوں ضرور مروگے آج۔" وہ بگڑے تنفس سمیت لہو رنگ آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔مزمل نے ستائشی انداز میں اس کا دھمکی آمیز لہجہ سنا۔ماہا نے اپنے قدم پیچھے لیے۔اسی اثناء میں زمین پہ گرا کانچ کا ٹکڑا بری طرح اس کے پاؤں کی ایک جانب پیوست ہو گیا۔اس کے لبوں سے ایک کراہ سی نکلی۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر نکل آئے۔مزمل کھل کر ہنسا۔

دیکھو آج تو یہاں موجود ہر چیز ہمارا ملن چاہتی ہے۔کچھ تم ہم پہ احسان کرو ڈارلنگ۔" وہ مزے سے بولتے" اس کی جانب قدم بڑھانے لگا۔ماہا نے قدم پیچھے لیے۔آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ تیز بھاگنے کیلیے جوں ہی مڑی مزمل نے اس کے وجود سے ڈوپٹہ کھینچتے ہوا میں اچھال دیا۔ماہا کے لبوں سے دبی دبی چیخیں نکلی۔ہاتھ پیر بری طرح کپکپانے لگے۔

زاویار۔" اس کی چیخ بہت بلند اور دردناک تھی۔مزمل اس کی حالت سے بے پرواہ مسلسل ہنس رہا تھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہ"ہر وقت میں تمہارے ساتھ نہیں ہو نگا ماہ۔ تمہیں خود ہی ہمت کر کے اپنا دفاع کرنا ہو گا۔" اگلے ہی لمحے اس کی سماعتوں میں زاویار کی کہی گئی بات لہرائی۔ اس نے روتے ہوئے اپنی آنکھیں میچی تو کئی آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے گالوں پہ بہہ گئے۔ اسی دوران اس کی نگاہ ریلنگ کے ساتھ رکھے لوہے کی سلاخ کی جانب اٹھی۔ اس نے ایک قہر برساتی نگاہ ہنستے ہوئے مزمل پہ ڈالی اور ایک جست میں وہ سلاخ اٹھالیا۔ اس کے چہرے پہ چھائے پتھریلے پن کو دیکھ مزمل کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

ذلیل کمینے انسان تو مجھے چھوئے گا۔ مجھے ہاتھ لگائے گا تو۔ نہیں مجھ پہ صرف میرے شوہر کا حق ہے۔ جن" ہاتھوں سے تو نے مجھے چھوا ہے نا آج میں ان کا نام ونشان ہی مٹادوں گی۔ "اس نے درشتگی سے بولتے اس لوہے کی سلاخ سے اس کے ہاتھوں پہ وار کیا۔ اگلے ہی لمحے مزمل کی دلخراش چیخیں فضا میں گونجی۔ وار اتنا گہرا تھا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ اسے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

انہی ہاتھوں سے تو نے میری عزت کو ہوا میں اچھالا نا۔ "اس نے ایک بار پھر اس کے ہاتھوں پہ وار کیا۔ اس کی" چیخیں سن نجانے کیوں اس کے سینے میں جل رہی آگ پہ ایک پھوار سی پڑ رہی تھی۔ وہ زمین پہ گرا تڑپ رہا تھا اور ماہا بغیر رکے مسلسل وار پہ وار کر رہی تھی۔ جب مارتے مارتے وہ تھک گئی تو رک کر گہرا سانس بھرا۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ اس نے ڈنڈا ہاتھ میں تھامے تیزی سے قدم نیچے ہی موجود رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ اگلے ہی لمحے اس نے دروازہ اندر سے بند کرتے چٹخنی چڑھائی اور وہی زمین پہ بیٹھتے ہچکیوں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے رو دی۔ اس نے خوفزدہ نگاہیں اطراف میں گھمائی۔ باہر سے اب نجانے کتنی ملی جلی آوازیں آ رہی تھی۔ وہ ہمت کر کے اپنی جگہ سے اٹھی اور دروازہ کھولتے زینوں کے نیچے بنی جگہ پہ چھپ کر بیٹھ گئی۔

کک۔ کون ہے۔ وہ کانپتے لب و لہجے میں گویا ہوئی لیکن آواز ہلکی ہونے کی بدولت جواب ندارد تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم آگے کی جانب بڑھانے لگی۔ کسی کا سایہ اپنی جانب بڑھتا محسوس کر ماہا نے اپنے کانپتے ہاتھوں پہ قابو پایا اور زور سے اس لوہے کی سلاخ کو تھام لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سلاخ سے مقابل انسان پہ حملہ کرتی سامنے کھڑی شخصیت نے اسی تیزی سے اس سلاخ کو تھامتے اسے روک لیا۔ ماہا نے ڈرتے ڈرتے اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھولی تو سامنے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کی آنکھوں سے سیل رواں ہو گیا۔ زاویار حیرت سے کنگ اس کی بکھری بکھری حالت دیکھ رہا تھا۔ پیلے کپڑوں میں ملبوس الجھے بکھرے بال۔ ڈوپٹے سے بے نیاز وجود اور بغیر جوتوں کے وہ سچ میں ماہا ہی تھی۔

زاویار۔" وہ تیزی سے اس کے سینے سے آ لگی اور اس میں چھپنے لگی تھی۔ وہ خواب نہیں بلکہ حقیقت میں اس" کے سامنے تھا۔

زاویار وہ۔" وہ ہچکیوں کے درمیان اٹک اٹک کر بولی۔ زاویار جو سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا" اگلے ہی لمحے اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ اس نے سختی سے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ ماہا اس کا حصار پاتے ہی مزید ہچکیوں سے رو دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار وہ مزمل۔ وہ۔" وہ بری طرح ہانپتے ہوئے بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ زاویار نے اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے نرمی سے اس کے آنسو پونچھے اور اس کے گال سہلاتے سر چوما۔ غیر ارادی طور پہ اس کی نگاہ ماہا کی گردن پہ موجود ناخن کے نشان کو دیکھ اس کے ماتھے کی رگیں تن گئی۔ اس نے چونک کر اپنا انگوٹھا اس نشان پہ پھیرا تو ماہا کے لبوں سے ایک سسکی نکلی۔ زاویار نے آنکھوں میں ویرانی لیے اس کے خوفزدہ چہرے کو دیکھا۔ اگلے ہی لمحے اس کے قدم خود بخود پیچھے کی جانب ہٹنے لگے۔ ماہا کے چہرے کے رنگ اڑ گئے۔

بھائی۔" علی نے حیرت سے اسے پکارا جس کا سر نفی میں ہل رہا تھا۔"

کون ہے تمہاری اس حالت کا ذمہدار۔" وہ خشک لہجے میں بولتے ماہا کو مزید شدت سے رونے پہ مجبور" کر گیا۔ اس کا وجود مسلسل ہچکولے کھا رہا تھا۔ رائقہ تیزی سے اپنے کمرے سے ڈوپٹہ لائی اور اسے اوڑھایا۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔" وہ اس کا بازو تھامتے دھیمے سے بولا۔ اس کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ ماہا کی جان فنا" ہونے لگی۔ اس کی گرفت سے اپنے بازو میں اٹھتی درد تو وہ فراموش کر گئی تھی۔

؟م۔ مزمل۔" وہ اٹک اٹک کر بولی۔ زاویار کے چہرے کے عضلات تن گئے۔ اس نے کاٹ دار نگاہیں اس کی" جانب اٹھائی اور قدم پیچھے کی جانب لیے۔ علی نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کا انداز دیکھا۔

بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں۔ انہیں آپ کی ضرورت ہے۔" علی بے بسی سے بولا۔ ماہا کی انکھوں کے سامنے" باقاعدہ اندھیرا سا چھایا۔ مطلب اب وہ اس کے کردار پہ شک کر رہا تھا۔ اسنے خوفزدہ سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔ وہ کم از کم اس کے منہ سے کچھ ایسا سننا نہیں چاہتی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"زاویار۔ مم۔ میں نے کک۔ کچھ۔ نہیں۔"

"ابھی کچھ بھی نہیں کہو۔ جس نے تمہاری یہ حالت کی ہے سب سے پہلے اسے کتوں کو کھلوا کر تمہارے سامنے آؤں گا اب۔ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا وہ۔ مزمل کو تو میں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا۔" وہ سفاک لب و لہجے میں بولتے بغیر اس پہ ایک غلط نگاہ ڈالے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ علی نے دانت پہ دانت جمائے اور بے بسی سے اس کی پشت کو تکا۔ فلحال ماہا کو سب سے زیادہ جس کی توجہ درکار تھی وہ ہی اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔

"وہ۔ وہ چلے گئے مجھے چھوڑ کر۔ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں نا وہ۔ ہے نا علی بھائی۔" وہ علی کا گریبان جھنجھوڑتے چلائی۔ علی نے اپنی آنکھوں کو میچ کر کھولا اور اسے اپنے حصار میں لیا لیکن وہ ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے آزاد ہوئی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے بھابھی ماں۔ وہ آپ کو چھوڑ کر کہاں جائیں گے۔ کل تک لوٹ آئیں گے وہ۔" اس کا ہاتھ تھامتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ رائقہ اس کے پیر کی حالت دیکھ فرسٹ ایڈ باکس لے آئی۔

"نہیں۔ وہ مجھے اب بدکردار سمجھیں گے۔ ان کے نزدیک میں غلط ہوں۔ علی بھائی میں نے سچ میں کچھ نہیں کیا۔ کچھ بھی نہیں کیا۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔ علی نے نرمی سے اس کا سر اپنے شانے سے لگایا تو وہ مزید بکھر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کس کو گواہی دے رہی ہیں آپ یار۔ اپنے بھائی کو۔ جس بھائی کو خود سے زیادہ آپ پہ بھروسہ ہے۔" وہ اس کا سر سہلاتے نہایت محبت سے بول رہا تھا۔ وہ اسے کنسول کر رہا تھا۔ رائقہ نرمی سے مسکرائی اور نیچے جھک کر اس کا خون آلود پیر تھامنا چاہا جسے اس نے فوراً چھڑوا لیا۔

کاش میں آپ کے ساتھ چلی جاتی۔ وہ ذلیل انسان یہاں نجانے کیسے آ گیا۔ اس نے میرے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی لیکن پھر میں نے بھی اسے خوب مارا۔" وہ اتنی معصومیت سے بول رہی تھی کہ نا چاہتے ہوئے بھی وہ دونوں ہولے سے مسکرا دیے۔ ماہا نے روتے ہوئے چہرہ جھکا لیا۔ علی نے بے بسی سے تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی اور رائقہ کو ایک جانب کرتے خود ہی اس کا پیر تھاما۔

چچ۔ چھوڑیں میرا پاؤں۔" وہ ہکلا کر بولی۔ علی نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں وحشت سی ناچ رہی تھی۔

میں نے آپ کو اپنی ماں مانا ہے۔ چھوٹی ہیں تو کیا ہوا میرے لیے آپ میری ماں کے برابر ہے۔ یو نو بڑی بہن جو ماں بھی ہوتی ہے۔" وہ دھیمے سے بولتے اسے لاجواب کر گیا۔ علی اس کی بینڈیج کرتے اس سے کچھ فاصلے پہ براجمان ہو گیا۔

ماہا آؤ ہم کمرے میں چلے۔" رائقہ نے اس کا ہاتھ تھاما تو اس نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا۔"

نن۔ نہیں کمرے میں نہیں جانا۔ وہ پھر سے آ گیا تو۔" وہ ڈرے سہمے لہجے میں بولتی ان دونوں کو لب بھینچنے پہ مجبور کر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے کمرے میں چلو میری جان۔ میرے ساتھ ہو گی تو پھر کیسا ڈر۔" رائقہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔ ماہا" خوفزدہ سی صوفے سے لگ کر بیٹھ گئی۔

پھپھو اور لائبہ کہاں ہیں۔" ایکدم علی کا ماتھا ٹھنکا۔ اس نے چونک کر ماہا سے پوچھا تو اسے مزید شدتوں سے رونا" آنے لگا۔ علی کو اپنے سوال پہ خود ہی غصہ آنے لگا۔

وہ تو آپ کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی کہی چلی گئی تھی۔ ابھی تک نہیں لوٹی۔" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ علی نے" سختی سے مٹھیاں بھینچی۔ جبڑے بری طرح بھینچ لیے۔ اس کی حالت دیکھ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب تہس نہس کر دے۔ اتنا ہنستا مسکراتا چھوڑ کر گئے تھے اسے اور واپسی پہ اس کی حالت۔

مزمل کو تو بھائی نہیں چھوڑیں گے اب اس بات کا تو مجھے یقین ہے۔ اب تو وہ اس دنیا سے ہی جائے گا کیونکہ اس" نے ان کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی جرأت کی ہے۔" علی کی بات پہ ماہا اور رائقہ دونوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ پتھریلا پن چھایا ہوا تھا۔

او مائی گاڈ۔ مزمل آیا تھا کیا یہاں اور ماہا کے ساتھ کچھ غلط۔" اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ ان سب نے" چونک کر سامنے دیکھا جہاں لائبہ دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھے بے یقین سی کھڑی تھی۔

ارے کیا ہو گیا۔" پھپھو نے لائبہ کے اڑے اڑے رنگ ملاحظہ کیے تو استفسار کیا۔ لائبہ نے چونک کر ان کی" جانب دیکھا۔ علی جانتا تھا کہ اب اس بات کا بتنگڑ لازمی بنے گا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جو بھی ہوا ہے آپ دونوں کی بدولت ہوا ہے۔ویسے تو اس گھر پہ ڈیرہ جمائے بیٹھی رہتی ہیں اور آج باہر پھرنا یاد آگیا آپکو۔ہم لوگ نکلے تو ساتھ ہی آپ کو بھی جانا یاد آگیا ہو گا۔جانا ہے تو ہمیشہ کیلیے جایئے یوں کچھ کچھ دیر کیلیے نہیں۔صاف کہوں تو آپ کا یہاں رہنا اب میری برداشت کے باہر ہو رہا ہے۔اب میں بدتمیز کہلاؤں گا تو بدتمیز ہی سہی لیکن آپکی اس نالائق بیٹی کی طرح ڈرامائی طور پہ کسی کے زخموں پہ نمک چھڑکتا نہیں ہوں بلکہ پورا کا پورا انڈیل دیتا ہوں جیسے ابھی آپ پہ انڈیلا۔اب غیرت باقی ہو تو جو نمک چھڑکا گیا ہے اس کی جلن سے مجبور ہوتے یہاں سے چلی جایئے گا آپ دونوں۔" علی جو کافی دنوں سے بھرا بیٹھا تھا لائبہ کی حرکت پہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے دھاڑ اٹھا۔پھپھو نے اس کی بات پہ چونک کر ماہا کی جانب دیکھا جس کی غیر ہوتی حالت جس جانب اشارہ کر رہی تھی وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔

"یہ لڑکی۔کیا ہوا ہے اس کے ساتھ۔کیا کیا ہے اس لڑکی نے اس گھر کی عزت کے ساتھ۔لٹوادی نا اس نے عزت۔" پھپھو غصے سے اس کی جانب جھپٹی۔ماہا تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھی اور رائقہ سے جا لگی۔وہ بھی اس صورتحال پہ اچھا خاصہ بوکھلا گئی تھی۔

"خاموش رہیں پھپھو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" علی شہادت کی انگلی اٹھاتے انہیں وارن کرنے والے انداز میں بولا کیونکہ ماہا کا چہرہ ان کی باتوں پہ زرد پڑ رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا خاموش رہوں۔اس جیسی داغدار عورت کو ابھی بھی گھر بٹھا رکھا ہے تم لوگوں نے۔میں ہوتی تو ایک جھٹکے " میں نکال باہر کرتی۔"وہ ایک بار پھر غرائی۔ماہا نے خالی خالی نگاہوں سے انکی جانب دیکھا۔عبیر کی حالت بھی ان کے یوں بولنے پہ خراب ہونے لگی۔

دیکھیں تو مما۔زاویار بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ہو سکتا ہے اس کی عزت داغدار ہونے کے خوف سے بھاگ " گیا ہو۔"لائبہ کی بات نے مزید جلتی پہ تیلی کا کام کیا تھا۔ماہا کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔رائقہ نے روتے ہوئے اسے گلے سے لگایا لیکن اگلے ہی لمحے وہ بے دم ہوتے اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔رائقہ کی چیخ پہ جہاں پھپھو اور لائبہ گھبرائی وہی علی نے فق چہرے سمیت ماہا کا سپید پڑتا چہرہ دیکھا۔پھپھو اور لائبہ تو خاموشی سے وہاں سے کھسکتے کمرے میں گھس گئی۔علی نے تیزی سے ماہا کو اپنے بازوؤں میں بھرا اور رائقہ کے کمرے میں لاتے بیڈ پہ لٹایا تھا۔

میں ڈاکٹر کو بلواتا ہوں۔"علی خالی خالی لہجے میں بولتے باہر کی جانب بڑھا۔ڈاکٹر کو آنے کا کہتے اس نے کچھ " سوچ کر معیز کو کال ملائی جسے آج لوٹنے میں کچھ زیادہ ہی تاخیر ہو گئی تھی۔

کس کا فون ہے معیز سر۔آپ نے کہا تھا کہ جب آپ مجھے ٹریٹ دیں گے تو یہ فون وون نہیں چلے گا۔"اس " سے پہلے کہ فون اٹھاتے ساتھ ہی وہ کچھ بولتا دوسری جانب سے آتی انجم کی کھلکھلاتی آواز پہ اس کا تن بدن سلگ اٹھا۔اس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو میچا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھے بات کرنے دیں انجم۔ ہو سکتا ہے کوئی ایمر جنسی ہو۔"معیز نے تحمل سے بولتے فون کان سے لگایا۔ وہ جانتا تھا کہ علی کو یوں انجم کا دھڑلے سے اس کا فون اٹھانا کس قدر ناگوار گزرا ہو گا۔

جب ان سب چیزوں سے فرصت مل جائے تو گھر لوٹ آیئے گا بھائی جسے ہر گزرتے دن کے ساتھ آپ" بھولتے جارہے ہیں۔"اس سپاٹ لب ولہجے میں بولتے کال کاٹ دی۔ معیز اس کی بات کا مطلب اخذ کیے بغیر اسے پکارتا رہ گیا۔

****

تم کہاں سے آرہے ہو زاویار۔ آخر چاہتے کیا ہو تم۔ وہاں بھابھی کی حالت اس قدر خراب ہے اور تم انہیں تنہا" چھوڑ کر یہاں آگئے ہو۔ کچھ خیال بھی ہے یا نہیں تمہیں ان کا۔ علی نے تمہیں اتنے فون ملائے ہیں لیکن تم نے ایک بھی نہیں اٹھایا۔"حسن اس پر برس ہی تو پڑا تھا۔

جب تک میں اس مزمل کو اس کے انجام تک نہیں پہنچا دیتا میں اس کا سامنا نہیں کروں گا۔"وہ ابھی بھی اپنے" موقف پہ قائم تھا۔

"ٹھیک ہے تم درست کہ رہے ہو لیکن اس وقت بھابھی۔"

تمہاری بھابھی کے پاس اس وقت مجھ سے بھی بہترین رشتے موجود ہیں حسن۔ بہتر ہے مجھے میرا کام کرنے" دو۔"وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے درشتگی سے بولا۔ حسن ایک لمحے کو خاموش ہو گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ بات مت بھولو کہ وہ تمام رشتے تم سے منسلک ہے زاویار۔ تم پہ منحصر تھا کہ تم ان کے ساتھ اس صورتحال پہ" کیسا برتاؤ کرتے۔ تمہیں یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ تمہاری پھپھو کسی حال میں انہیں نہیں بخشتی اور تم نے اتنی بڑی بات پہ انہیں تنہا چھوڑ دیا۔" وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔ زاویار نے اس کی بات پہ لب سختی سے بھینچتے اپنی پیشانی مسلی اور جیپ میں سوار ہو گیا۔ حسن سمجھ گیا تھا کہ فلحال اسے سمجھانا مطلب اپنا سر دیوار میں مارنا ہے۔

تم تاخیر کر رہے ہو حسن اب۔" اس نے سپاٹ لہجے میں اسے جتایا۔ اس کے بیٹھتے ہی زاویار کے حکم پہ انہوں" نے جیپ مزمل کے گھر کی جانب دوڑائی تھی۔ گاڑی رکتے ہی زاویار بنا کسی کو دیکھے قدم اندر کی جانب بڑھائے لیکن ناچاہتے ہوئے بھی ایک منظر دیکھ اسے رکنا پڑا۔

بھائی آپ یہاں۔" معیز زاویار کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ ٹھٹھک گیا۔ زاویار نے تمسخرانہ انداز میں" بھنویں اچکاتے تالیاں بجائی۔

واہ معیز۔ جس لڑکی کے بھائی نے میری بیوی کی عزت پہ ہاتھ ڈالا تم اسی کی بہن کے ساتھ گھوم رہے" ہو۔" زاویار عجیب سے لہجے میں گویا ہوا۔ انجم نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنا ہاتھ لبوں پہ جمالیا۔ معیز کی حالت بھی مختلف نہ تھی۔ ہاں وہ جانتی تھی کہ مزمل ماہا سے بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اس طرح بدلہ لے گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کک۔ کیا۔ کیا بول رہے ہیں آپ بھائی۔"اس نے تیزی سے زاویار کا بازو تھا مالیکن اس نے ایک جھٹکے سے اپنی گرفت سے آزاد کرایا۔

اس سے پوچھو نا۔ یہ تو سب کچھ جانتی ہو گی۔"زاویار نے انجم کی جانب اشارہ کیا۔اس کا سر خود بخود نفی میں ہلا۔معیز کی سوالیہ نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ اندر تک کانپ گئی۔

مم۔ میں سچ میں کچھ نہیں جانتی سر۔ہاں بھائی اس سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔بدلہ میں بھی لینا چاہتی تھی لیکن اس طرح نہیں جیسے مزمل بھائی نے کیا۔مم۔ میں اس سب کے بارے میں سچ میں کچھ نہیں جانتی۔ آئی سوئیر میرا یقین کریں پلیز۔"وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔اسے خود سمجھ نہ آئی کہ وہ اس کی ناراضگی کے خوف سے کیسے سب سچ بول گئی تھی۔اس کی ناراضگی کیا اسے اس کی ناراضگی سے خوف آتا تھا۔معیز نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سانس روک کر نگاہیں چرا گئی۔زاویار نے تھکے تھکے سے انداز میں اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی۔

یہی سب بتانا چاہتے تھے میں اور علی تمہیں معیز لیکن تمہاری آنکھوں پہ اس کی محبت کی پٹی بندھی ہوئی تھی"

زاویار نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں اسے جتایا۔معیز کا ذہن سنسنا اٹھا۔"

پپ۔ پلیز ایسے مت کہیں۔ سر پکا میں اب ایسا کچھ نہیں کروں گی۔"انجم بھیگے لہجے میں بولی۔اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ معیز اپنی بے بسی پہ دھیما سا ہنسا۔اس کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔انجم کا دل ریزہ ریزہ ہو گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یقین نہیں ہے تم پہ مجھے خاص طور پہ۔" اگلے ہی لمحے وہ سفاکی سے غرایا۔ انجم نے معیز سے نگاہیں ہٹاتے گھبرا" کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں سچ میں نہیں جانتی کیسے ثابت کروں آپ کو۔"

فون ملاؤ اسے۔" وہ اس کے سوال کے جواب میں بلا کسی تردد کے بولا۔ بولا بھی کیا اسے حکم صادر کیا۔ انجم" نے خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جو کسی کو معاف کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

مم۔ مگر میں کیسے۔" وہ گھبرا گئی۔"

میں نے کہا فون ملاؤ اس خبیث انسان کو۔" وہ شرربار نگاہوں سے اسے گھورتے دھاڑا۔ اس کی آنکھوں سے" نکلتی آگ انجم کو جھلسانے کو کافی تھی۔ معیز اس دوران خاموش تماشائی بنا ان دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ علی کا فون پہ یوں بولنا اسے اب سمجھ آیا۔ گھر میں اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ کیسے غائب دماغی کی کیفیت میں انجم کے ساتھ گھوم رہا تھا۔ یہی بات اسے پشیمانی کے سمندر میں دھکیل رہی تھی۔ انجم نے اثبات میں سر ہلاتے کچھ سوچ کر مزمل کو کال ملائی۔ جب وہ اس سب میں شامل ہی نہیں تھی تو کیونکر خوفزدہ ہوتی۔ زاویار نے مشکوک نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ آخرکار دو تین بیل کے بعد دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا۔ ان سب کی حسیات چوکنا ہوئی۔ زمانے لبوں پر انگلی رکھتے ان سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور انجم کو بولنے کا حکم صادر کیا۔

بھائی کہاں ہے آپ۔" وہ کچھ ڈرتے ڈرتے بولی کہ کہی وہ پہچان نہ لے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیوں تمہیں کیا کرنا ہے۔"جوابًا وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولا۔اگلے ہی لمحے اس کی کراہ نکلی۔"

کیا ہوا بھائی آپکو۔سب ٹھیک ہے نا۔"انجم نے زاویار کے اشارے پہ حلق تر کرتے استفسار کیا۔دوسری جانب" سے ایک بار پھر وہ کراہ اٹھا۔

اس سالی کمینی میں نجانے اتنی ہمت کہاں سے آگئی کہ مجھ پہ برس پڑی وہ۔اتنا مارا کہ جان نکل رہی ہے" اب۔"ماہا کیلیے اس کے طرز مخاطب پہ معیز اور زاویار دونوں نے بیک وقت مٹھیاں بھینچی۔زاویار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ موبائل میں گھستے اس کا منہ توڑ دیتا اس کی زبان جلا کر راکھ کر دیتا جس سے اس نے یہ الفاظ بولنے کی جرأت کی تھی۔

کک۔کون بھائی۔کیا بول رہے ہیں آپ میں سمجھی نہیں۔"اب کی بار انجم خود ہی سوچ سوچ کر بولی۔"

اس ماہا کی بات کر رہا ہوں یار۔گھر گیا تھا اس کے۔سوچا تھا آپ اس کی عزت پہ وار کرکے اپنا بدلہ پورا کر لوں گا" لیکن وہ تو ان سب کی سنگت میں رہ کر پھر سے پرانی ماہا بن گئی ہے۔بہت مارا اس نے۔"وہ ایک بار پھر کراہا۔

بھائی زیادہ تو نہیں لگی نا آپ کو۔اس ماہا کے پاس جانے کا کس نے کہا تھا آپ کو۔اس کی ہمت ویسے بھی بہت" بڑھ گئی ہوئی ہے۔آپ مجھے بتائیں کہ آپ کہاں ہیں۔میں آتی ہوں وہاں پھر ہم دونوں مل کر آگے کا لائحہ عمل طے کرتے ہیں کوئی۔"ایکدم سے انجم کے پینترا بدلنے پہ زاویار نے کچھ سوچ کر اسے تھمبز اپ کا اشارہ کیا۔اسے حیرت تھی کہ انجم کیسے اتنی جلدی بدل سکتی ہے لیکن جو بھی تھا فلحال وہی ان کی سب سے بڑی مددگار ثابت ہوئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یار وہی ہوں فلیٹ پہ۔ آجاؤ میں انتظار کر رہا ہوں اور ایسا کرنا میرے کمرے میں الماری میں دو بوتلیں رکھی ہیں وہ بھی لینی آنا اور اس سب کے بارے میں بابا اور ارحام کو کچھ خبر نہ ہو آج کل نجانے کیا کیا کرنے لگے ہیں وہ دونوں بھی۔" وہ مزید کچھ بھی بول رہا تھا مگر انجم نے فوراً سے پہلے اوکے بھائی کہتے کال کاٹ دی۔

ہمیں جلد از جلد وہاں جانا ہو گا اس سے پہلے بھائی اپنی جگہ بدلیں۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔ زاویار نے حسن کو اشارہ کرتے جیپ میں بیٹھنے کا کہا اور انجم معیز کی گاڑی میں ہی فرنٹ پہ براجمان ہو گئی۔ اس کا دل اپنی اس حرکت پہ تیزی سے دھڑک رہا تھا لیکن وہ ایک لڑکی ہو کر کیسے کسی دوسری لڑکی کی عزت پہ بات برداشت کر سکتی تھی۔ اس کے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔ معیز نے اس کی گھبراہٹ کو بھانپتے نرمی سے اس کے سرخ وسفید ہاتھ پہ اپنا ہاتھ دھرا تھا۔ انجم نے چونک کر ان رنگوں کے فرق کو دیکھا۔ کیا تھا یہ فرق کچھ بھی نہیں کیا مقام ہے ان رنگوں کا جو وہ ہر چیز میں رنگ کو لے آتی تھی کیا رنگوں سے زیادہ دل کا اچھا ہونا بہتر نہیں تھا۔ کیا کالے رنگ والوں کی شخصیت بھی کالی ہوتی ہے۔ نہیں اس کے دل نے فوراً جواب دیا تھا۔ ساتھ بیٹھی شخص کی شخصیت تو اس کے رنگ سے بلکل مختلف تھی۔ صاف شفاف کسی آئینے کی مانند اور وہ خود کیا پایا تھا اس نے اس سفید رنگ کو پا کر۔ اندر سے شخصیت تو اس کی سیاہ ہی تھی نا۔ اس کی آنکھوں میں نمی بھانپتے معیز نے بھنویں اچکائی تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔ اس اس وقت اس کی شخصیت بری طرح بکھر گئی تھی۔ ونڈ سکرین کے پار دیکھتے پلکوں کی باڑ پہ رکھا ایک آنسو اسکے گال پہ بہہ گیا جسے وہ سرعت سے صاف کر گئی۔ اسی لمحے اسے ادراک ہوا تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی ساتھ بیٹھے شخص سے محبت کر بیٹھی تھی جس نے آج اس کا سچ جاننے کے باوجود ابھی بھی اسے تنہا نہیں چھوڑا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

تمہیں یقین ہے وہ یہی ہو گا۔"زاویار کی آواز پہ گم صم کھڑی انجم ہوش کی دنیا میں لوٹی اور مرے مرے انداز" میں سر ہلایا۔وہ اندر موجود شخص کو دھوکا دینے والی تھی جو اس کا بھائی تھا۔اس نے آنکھیں میچتے سوچا لیکن اس نے غلط بھی تو کیا تھانا۔اس نے دل میں خود کو تسلی دی۔اس نے کھوئی کھوئی کیفیت میں معیز کی جانب دیکھا جس نے اتناسب ہونے کے باوجود اسے ایک لفظ بھی شکایت کا نہیں کہا تھا۔کیا تھاوہ شخص۔اس کیلیے تو وہ ایک الجھی پہیلی تھی جس میں جتناوہ ڈوب رہی تھی کھوتی جارہی تھی۔

انجم۔معیز کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی اور نم نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جو اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔پولیس کی بھاری نفری وہاں پہنچ چکی تھی تاکہ وہ چاہ کر بھی وہاں سے فرار نہ حاصل کر سکے۔

"میں ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔جو بھی ہے وہ میرے بھائی ہے اور میں۔"

بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ اس آدمی نے جو جو کچھ کیا ہے وہ تم سن لو تو تمہاری سانس رک جائے تمہارا رواں" رواں کانپ اٹھے۔"زاویار کی پتھریلی آواز پہ وہ سختی سے لبوں کو بھینچتے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔

کیا مطلب۔"وہ تحیر کے مارے بولی۔معیز نے بھی اب کی بار ناسمجھی سے بھنویں اچکائی۔زاویار نے تنفر سے" سر جھٹکا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہت جلد معلوم ہو جائے گا تمہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اب بہت احتیاط سے اندر جانا ہو گا حسن۔ تم تیاری رکھو اور اہلکاروں کو مختلف جگہوں پہ کھڑا کر دو تا کہ وہ بھاگنے کی کوشش بھی کرے تو چاہ کر بھی فرار نہ حاصل کر پائے۔" زاویار کے تحکم بھرے سخت لہجے پہ حسن نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا اور اس کی ہدایات پہ عمل کرنا شروع کر دیا۔

آج تو اس کی سانسیں روک لوں گا میں۔" اس کے لہجے میں ایک آگ سی تھی جو انجم کا سانس سہی معنوں میں روک گئی۔ معیز نے ہولے سے زاویار کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے انجم کے ہونے کا احساس دلایا جس کے چہرے کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ چکی تھی۔ اتنا تو وہ سب جان گئے تھے کہ مزمل کا خفیہ ٹھکانہ تھا جسے وہ وقت آنے پہ استعمال کرتا تھا۔ وہ سب آگے پیچھے آگے کی جانب بڑھے۔ زاویار نے ہولے سے دروازہ بجایا۔ وہ اسے کسی بھی حال بھی شک میں نہیں ڈال سکتے تھے۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اندر سے دروازہ کھلا۔ اس سے پہلے کہ اندر موجود گھبرا کر اڑی اڑی رنگت سمیت دروازہ بند کرتا زاویار نے دروازے پہ لات مارتے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا اور تیزی سے اندر کی جانب بڑھا۔ حسن نے اس آدمی کو گردن سے پکڑتے اہلکاروں کی جانب دھکیلا۔

ارے آ بھی جا اب واپس۔ درد سے جان نکل رہی ہے۔ ٹھیک سے ٹکور کر۔ سکون نہیں آ رہا کسی" کروٹ۔" مزمل کی تکلیف ذدہ آواز پہ انجم کی آنکھیں پل بھر میں آنسوؤں سے لبریز ہوئی تھی۔ اس سے پہلے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہ وہ روتے ہوئے اس کی جانب بھاگتی اس کی کلائی کسی کی سخت گرفت میں تھی۔اس نے دھندلی نگاہوں سے عقب میں دیکھا جہاں معیز اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

ان کا خون بہ رہا ہے بہت۔"وہ ہولے سے بولی۔معیز نے نگاہیں چرا لی۔انجم خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔"

ارے نومی۔"مزمل اب کی بار گرجا۔"

ٹکور تو تیری ہوگی بہت اچھے سے ہوگی اور اب کی بار ایس ایس پی زاویار کے ہاتھوں سے ہوگی۔"زاویار" درشت لہجے میں بولتے اس پہ جھپٹا۔مزمل کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔وہ اس کی سخت گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گیا۔اسی دوران اسکی نگاہ روتی ہوئی انجم کی جانب اٹھی۔وہ ہڑبڑا گیا۔

ان۔انجم۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"وہ ہلکا کر بولا۔زاویار نے تمسخرانہ مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔"

اسے چھوڑ مجھ سے بات کر تو خبیث انسان۔"زاویار ایک بار پھر مزمل پہ جھپٹا۔وہ جو پہلے ہی درد سے دہرا ہو رہا" تھا اس کے لبوں سے دلخراش چیخ بلند ہوئی۔

دیکھو چھوڑو مجھے۔تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔"مزمل چاہ کر بھی انجم کی موجودگی میں کھل" کر نہیں بول سکتا تھا ورنہ ساری بات اس پہ آشکار ہو جاتی جو وہ سرے سے ہی نہیں چاہتا تھا۔اسے فلحال اپنی تمام تر تیاری مٹی میں گھلتی محسوس ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تیرے زخموں پہ پہلے مرہم تو رکھ دوں جو میری بیوی نے تجھے دیے ہیں۔" اس کے لہجے میں ایک کاٹ سی تھی۔ مزمل بلبلا کر رہ گیا لیکن انجم کی موجودگی کے باعث خود پہ ضبط کر گیا۔

بھائی آپ۔ آپ نے ماہا کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے بتائیں بھائی۔ انہیں بھی بتائیں۔ انہیں غلط ثابت کر دیں آپ۔ آپ سب غلط کر سکتے ہیں لیکن کسی لڑکی کی عزت پہ ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ آپ کو یاد ہے نا ایک بار پہلے بھی ماہا نے آپ پہ الزام لگایا تھا۔ بھائی پلیز کچھ تو بولیں۔" انجم اس کا ہاتھ تھامتے روتے ہوئے بولی۔ مزمل کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک اٹھی۔ زاویار نے آنکھ کے اشارے سے معیز کو اسے باہر لے جانے کا اشارہ کیا۔ معیز تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے باہر لے گیا۔ انجم چیختی چلاتی رہ گئی۔

اب بول۔ بہن کے سامنے بولتے تیری زبان لڑکھڑا رہی تھی نا۔ اب بول۔ ویسے سزا تو تجھے مل گئی ہے" خوب۔ آخر کو میری بیوی سے ملی ہے ڈرتی ورتی نہیں ہے وہ کسی سے۔ اب تجھے میں بتاؤں گا کہ تجھ جیسے انسان کو عبرت کا نشانہ کیسے بنایا جائے سب کیلیے۔" وہ اس پہ تابڑ توڑ مکے برسانے لگا۔ مزمل نے ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"ویسے تیری بیوی ہے بہت کمال کی چیز۔ چکھنا چاہتا ہوں کھل کر اسے لیکن سالی ہاتھ۔"

بکواس بند کر خبیث انسان۔" وہ اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی بپھرے شیر کی مانند غرایا۔ مزمل کے" لبوں سے فلک شگاف قہقہہ بر آمد ہوا۔ زاویار کی نگاہوں کے سامنے ماہا کی ابتر حالت لہرائی تو وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گیا۔ مزمل کی گردن پہ اس کی گرفت خود بخود سخت ہوتی چلی گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مزمل کا سانس اس کی حرکت پہ رکنے لگا۔

زاویار رک یار۔ یہ مناسب نہیں ہے۔" حسن نے بروقت اسے عقب سے جکڑتے ٹوکا۔"

میری بیوی کو چھوئے گا تو۔ تیرے ہاتھ سلامت رہیں گے تو پھر نا۔" وہ یہ سب بولتے وہ ان سب کو واضح جنونی" محسوس ہوا۔ وہ کچھ لمحوں میں ہی اس کا حال بدتر کر چکا تھا۔

رک۔ رکو بب۔ بس۔" وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ گیا۔"

اب معافی نہیں بس سزا کا وقت ہے مزمل عرف زکی۔" زاویار کی اگلی بات پہ اس کے کان سائیں سائیں کرنے" لگے۔ اس نے خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جس کی لہو رنگ نگاہیں اس کے چہرے پہ ہی جمی تھی۔

کک۔ کون زکی۔ کک۔ کیا بول رہے ہو تم۔" وہ گھبرا گیا۔ زاویار نے نفرت میں ڈوبی نگاہوں سے اسے" دیکھا۔ دروازے پہ ایستادہ انجم نے خالی خالی نگاہوں سے اندر کا منظر دیکھا۔

یہ سب تجھے تھانے جا کر معلوم ہو گا۔ اس سے پہلے ایک مزے کی بات تو سن۔ جانتا ہے یہاں کا رستہ ہمیں کیسے" معلوم ہوا۔ تیری بہن نے بتایا ہے۔" وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔ مزمل نے سختی سے لبوں کو بھینچا۔

مم۔ میں اس کا حال بگاڑ دوں گا۔ یہاں سب آستین کے سانپ ہیں۔ صرف اس کو ہی اس فلیٹ کا رستہ معلوم" تھا تو اس نے اپنے ہی بھائی کو پکڑوا دیا۔ وہ بھی تو ماہا سے نفرت کرتی تھی تو پھر کیوں وہ میرا ساتھ چھوڑ کر اس کا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ساتھ دے سکتی ہے۔ مزمل کے بات پہ انجم باقاعدہ لڑکھڑائی۔ اس نے معیز کا بازو تھامتے خود کو گرنے سے روکا۔ اتنی نفرت اس قدر ہتک۔

کیونکہ میں ایک لڑکی ہوں بھائی۔ ہاں ماہا سے نفرت کرتی تھی۔ بری لگنے لگی تھی وہ مجھے۔ اس کی ہر ایک عادت" سے چڑ تھی مجھے۔ مجھے لگا تھا اس نے آپ کو اس گھر سے نکلوانے کی خاطر آپ کے کردار پہ الزام لگایا لیکن یہاں تو بات ہی کچھ اور ہے۔ یہاں تو بھیڑیا آپ ہی نکلے آپ نے بس۔ سچ میں اس کی عزت پہ حملہ کیا بھائی۔ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔" وہ وہی کھڑے کھڑے چلائی۔ مزمل کا سانس سوکھ گیا۔ اس کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔

ان۔ انجم یہ سب جج۔ جھوٹ۔ "اس کا یہ فقرہ ادا ہونے سے پہلے ہی وہ نفرت سے رخ موڑ گئی۔ جب سب کچھ اپنے" کانوں سے سن چکی تھی تو پھر اس جھوٹ کا تو کوئی جواز ہی نہیں تھا۔

حسن اسے لے کر تھانے پہنچو۔ باقی ملاقات وہی ہو گی۔ "اس نے مزمل کو غصے سے حسن کی جانب دھکیلا جو" اس کے زخموں کی پرواہ کیے بغیر اسے کھینچتے ہوئے گاڑی کی جانب لے کر جا رہا تھا۔

انجم میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔ تم نے بہت غلط کیا ہے اپنے اس یار کے پیچھے لگ کر۔"۔ مزمل کی بات" پہ انجم ناچاہتے ہوئے بھی سہم کر کھسکتے معیز کی اوٹ میں ہو گئی۔ اپنے ہی بھائی کی باتوں پہ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ زاویار نے کٹیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔ ان کے باہر جاتے ہی وہ انجم کی جانب مڑا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہت شکریہ اس کام میں ہماری مدد کیلیے۔ بہت بڑی مشکل آسان کی ہے تم نے ہماری۔ معیز تم اسے باحفاظت اس کے گھر پہنچادو۔" زاویار نے انجم کا سر تھپتھپاتے معیز کو حکم صادر کیا اور خود لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ جبھی زاویار کا فون بجا۔

بھائی پلیز سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر واپس لوٹ آئے۔ بھابھی ماں کی طبیعت بلکل بھی نہیں سنبھل رہی پھپھو کی بدولت۔ ان کا آپ کی بے اعتباری پہ یقین کچھ غلط نہ کروادے۔" علی کی بات سن کر کچھ بولے بغیر ہی اس نے کال کاٹ کر موبائل جیب میں رکھ دیا۔ چہرہ مکمل طور پہ سپاٹ تھا۔

****

اب کیسی طبیعت ہے بھابھی ماں کی۔" علی نے کمرے سے نکلتی رائقہ کو دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا۔"

سو ہی نہیں رہی تھی۔ بہت مشکلوں سے آنکھ لگی ہے۔ بس ایک ہی بات دہرا رہی تھی کہ نجانے بھائی اس کے حق میں کیا فیصلہ لیں گے۔ وہ بند دروازے کو گھورتے ہوئے دھیمے سے بولی۔ علی نے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے گہرا سانس بھرا۔ پھپھو اور لائبہ اپنے کمرے میں تھے اسی لیے اتنی پریشانی نہیں تھی اور عبیر کو وہ خود دوا دے کر لٹا آیا تھا ورنہ اس قسم کی باتوں کو وہ بہت جلد ہی سر پہ حاوی کر لیتی تھی۔

بھائی کا ردعمل ہی اچانک ایسا تھا کہ اچھے بھلے بندے کو بھی غلط فہمی ہو جائے خیر اب بس بھائی کا ہی انتظار ہے۔"

معیز بھائی کو فون نہیں کیا آپ نے۔" وہ اس کے بات کے جواب میں سوالیہ لب ولہجے میں بولی۔ علی کے چہرے کے عضلات تن گئے۔ اس نے غصے سے سر جھٹکا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ان کو اس انجم میڈیم سے فرصت ہو تو گھر لوٹے نا۔ ابھی بھی فون کیا تو وہ ان کے ساتھ ہی تھی۔" علی سر جھٹک کر غصے سے بولا۔ اس کی بات پہ رائقہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ علی نے کھوئے کھوئے انداز میں بند دروازے کو دیکھا۔

"کبھی کبھی وہ ذات انسان کو کیسی کیسی آزمائشوں میں ڈال دیتی ہے۔ پہلے عبیر اور اب بھابھی ماں۔ یہاں تو چاہ کر بھی کچھ درست نہیں ہو پا رہا۔ عبیر کی ذمہداری میں نے اٹھا تو لی لیکن میں تمام تر کوششوں کے بعد بھی اسے سنبھال نہیں پا رہا۔ نجانے کیوں اس کی حالت ٹھیک ہونے کی بجائے مزید خراب ہوتی جا رہی ہے حالانکہ وہ دوائیاں بھی وہی لے رہی ہے جو ڈاکٹر نے کہی تھی۔" وہ صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے سر دونوں ہاتھوں میں گرا گیا۔ رائقہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا معاً کچھ یاد آنے پہ وہ اس کی جانب گھومی۔

"بھائی کیا آپ عبیر کو دوا خود دیتے ہیں۔" اس کے پر سوچ لہجے پہ علی نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا لیکن پھر یہ سوچ کر پر سکون ہوا کہ دوا تو وہ خود ہی دیتا تھا اور درست دیتا تھا۔ اس نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔ رائقہ کے چہرے پہ الجھن نمودار ہوئی۔

"تم لوگ جتنی بھی کوششیں کر لو لیکن عبیر کی حالت اب چاہ کر بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی جانتے ہو کیوں کیونکہ وہ پاگل ہو چکی ہے اور پاگل بھی کبھی ٹھیک ہوا ہے کیا۔ چچ چچ افسوس زاویار نے بھی تمہیں نجانے کس الجھن میں ڈال دیا ہے جس کی گرہ سلجھنے کی بجائے مزید الجھتی جا رہی ہے۔"۔ لائبہ کے تمسخر اڑاتے کاٹ دار لہجے پہ علی نے قہر برساتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم اپنی بکواس بند رکھو ورنہ میرا ایک تھپڑ ہی تمہارا منہ دوسری جانب لگانے کیلیے کافی ہوگا جاہل لڑکی۔" وہ اشتعال سے سرخ پڑتے دھاڑا۔ رائقہ کا بھی غصے سے برا حال تھا۔ لائبہ ڈھیٹائی سے مسکرا دی۔

میں نے تو وہی کہا ہے جو سچ ہے۔" وہ معصومیت سے بولتی دروازے کے پار دیکھنے لگی جیسے کسی کی منتظر ہو۔"

ویسے بھی میں یہاں تم لوگوں کے پاس تھوڑی آئی ہوں میں تو زاویار کا انتظار کر رہی ہوں۔" اب ماہا جیسی" داغدار لڑکی کو قبول تو نہیں کرے گا وہ اور نہ ہی ماہا کی حالت ایسی ہے کہ وہ اپنے حق کیلیے بول سکے۔ وہ شانے اچکا کر مزے سے بولی اور میز سے ایک سیب اٹھا کر ہوا میں اچھالتے آنکھوں میں جیت لیے مسکرا دی۔ اس کی بات پہ رائقہ کے کمرے سے نکلتی ماہا نے جلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا ہے میری حالت کو لائبہ۔" ماہا کے کاٹ دار لہجے پہ ان دونوں نے بیک وقت چونکتے اس کی جانب" دیکھا۔ چہرے پہ الوہی چمک نے احاطہ کیا۔ لائبہ کے چہرے سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی۔ ماہا دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے نزدیک آئی۔ علی نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کی متورم آنکھیں اس کے مسلسل رونے کی جانب اشارہ کر رہی تھی لیکن وہ پر سکون تھا کہ اب وہ آگئی ہے تو خود ہی نپٹ لے گی۔

اس بات کا جواب تمہیں زاویار زیادہ اچھے سے دے گا۔" لائبہ نے ابھی بھی ہار نہ مانی۔ اس سے پہلے کہ وہ" سیب دانتوں سے کترتی ماہا نے جھٹ سے اس کے ہاتھ سے سیب اچکتے واپس ٹوکری پہ رکھا۔

میں نے تمہیں شاید پہلے بھی جتایا تھا کہ ایک مہمان کو مہمان کی طرح ہی رہنا چاہیے مالک نہیں بننا چاہیے اچھا" نہیں لگتا۔ میں نہیں چاہتی کہ میں کسی مہمان کو بے عزت نہیں کرنا چاہتی اسی لیے بی ان یور لمٹس۔ مجھے بات بار

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بار دہرانا پسند نہیں ہے۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے جتانے والے لہجے میں بولی۔ لائبہ اس کے طور اطوار دیکھ جل کر راکھ ہو گئی۔ علی نے خاصی جتاتی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔ وہ غصے سے تن فن کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی ماہا نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا۔ یوں سب کو بولنے کا موقع بھی تو زاویار نے ہی دیا تھا۔ کاش وہ اسی لمحے سب کے منہ بند کر دیتا تو وہ اس کی غیر موجودگی میں سب سے بے عزت نہ ہو رہی ہوتی۔

"بھابھی ماں۔ بھائی۔"

مجھے کچھ نہیں سننا علی بھائی۔ خاص طور پہ آپ کے بھائی کے متعلق۔ ایک بات جو مجھے بہت پہلے سمجھ جانی چاہیے تھی وہ آج بخوبی سمجھ آ گئی ہے کہ میری ذات ان کی نگاہ میں کسی کچرے کے ڈھیر کم نہیں ہے۔ "بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ ان دونوں نے ایک ساتھ نفی میں سر ہلایا۔

غلط فہمیوں کو وہی روک دیں بھابھی ماں ورنہ یہ بہت آسانی سے راستہ تلاش کر لیتی ہیں۔ زندگیاں سہل ہونے کی بجائے کٹھن ہو جائے گی۔" وہ اسے صوفے پہ بٹھاتے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ ماہا نے سختی سے آنکھوں کو رگڑا۔

تمہیں تو بھائی کے آنے سے پہلے ان کی خاطر داری کی تیاری کرنی چاہیے اور تم ہو کہ رو دھو رہی ہو۔ جب تمہارے شوہر گھر آئیں گے تو جم کر پوچھنا ان سے۔ یاد ہے ایک بار کیفے میں تم نے ارحام کو بھی اچھے سے پوچھا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھا۔بھائی کی بھی ٹیوننگ ہونے والی ہوئی ہے اور وہ ایک بیوی سے بہتر کون کر سکتی ہے۔"رائقہ کے شرارتی لب ولہجے پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکرائی۔رائقہ نے ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگایا۔

سی دوران باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز کے ساتھ ہی ان سب کا دل بھی رکا تھا۔ماہا سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اب ان سب کی نگاہیں اندر آنے والے شخص کی منتظر تھی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اندر آنے والی شخصیت کو دیکھ جہاں ماہا کی آنکھیں دھندلائی وہی علی اور رائقہ کی آنکھیں چمک اٹھی۔

بابا۔"ماہا کے لب بے آواز سرسرائے۔ظفر نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا اور ان دونوں کیلیے اپنی باہنیں" واں کی۔اگلے ہی لمحے وہ دونوں ان کے بازو میں آسمائی۔ماہا کی آنکھوں سے آنسو تو اتر بہہ رہے تھے اور کب یہ آنسو ہچکیوں میں بدلے ان میں سے کسی کو خبر نہ ہوئی۔

ارے کیا ہوا۔جاتے ہوئے بھی ایسے ہی رو رہی تھی اور میری واپسی پہ بھی۔میری واپسی پہ تو خوش ہونا چاہیے" تھا آپکو۔"ظفر کی مسکراتی آواز پہ ماہا نے تیزی سے اپنے گالوں کو صاف کیا اور دقت سے مسکرائی۔

میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔"وہ بھرائے لہجے میں بولی۔انہیں کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے" ہوا۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی سوال کرتے عقب سے آنے والی حیران کن آواز پہ اس جانب پلٹے۔

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز بابا۔آپ کب لوٹے۔"زاویار مضبوط قدم اٹھاتے ان کی جانب آیا اور ان کے گلے" سے لگا۔ان کے ساتھ لگتے ہی اسے اپنی تمام تر تھکن اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔ماہا نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

افسوس کا مقام ہے تم پہ زاویار۔ ایک بیوی کا خیال نہ رکھا گیا تم نے۔" ان کے شکایتی لب ولہجے پہ ان دونوں کی نگاہیں بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اٹھی۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں نگاہیں چرا گئے۔ ماہا نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔

اب جب بیوی کی خود کی کرتوتیں ایسی ہو تو پھر اس معصوم کا کیا قصور میاں۔" پھپھو کی کاٹ دار آواز پہ ان سب نے سختی سے لبوں کو بھینچ لیا۔ ظفر نے ناسمجھی سے ان سب کو دیکھا۔ وہ یہاں ان سب کو سرپرائز کرنے آئے تھے لیکن یہاں کوئی سرپرائز شاید ان کا منتظر تھا۔

کیا بول رہی ہیں باجی زاویار۔ سب ٹھیک ہے نا علی اور معیز کہاں ہے۔ مجھے کچھ بتاؤ گے تم سب۔" وہ اب کی بار غصے سے بولے۔ زاویار نے ایک کڑی نگاہ پھپھو پہ ڈالی۔

کچھ نہیں ہوا ابا آپ بیٹھیں ابھی تو لوٹے ہیں آپ۔ پریشان مت ہو پرسکون رہیں۔ آپ جانتے ہیں پھپھو یونہی بولتی ہیں۔"۔ زاویار نے ٹالنا چاہا لیکن ظفر کی تنبیہی نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا۔

مجھ سے پوچھو میں بھی اس گھر کی بڑی ہو۔ اس گھر کی بہو صاحبہ بہت دھڑلے سے اپنے اس کزن کے ساتھ گھر پہ تن تنہا تھی۔ تمہارا گناہ یہی سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارا شوہر ہی تمہارے ساتھ نہیں ہے۔۔" وہ نہایت بے دردی سے بول رہی تھی جب زاویار نے کٹیلے لہجے میں انہیں ٹوکا۔

بس کردیں پھپھو پلیز۔" زاویار نے خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے۔ وہ ان سے بدتمیزی قطعی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تَ "تم تو خاموش ہی رہو۔ تم سب کی آنکھوں پہ تو اس کی محبت کی پٹی بندھی ہوئی ہے پتہ نہیں کیا گھول کر پلاتی رہی ہے یہ۔ جب ماں باپ کی تربیت ہی ایسی ہو تو پھر اس کا کیا قصور۔" انہوں نے اس پہ ایک نفرت بھری نگاہ ڈالی۔

پھپھو بس۔ اب میں مزید ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گی۔ میرے ماں باپ کی تربیت پہ حرف اٹھانے" والی آپ کون ہوتی ہیں جب آپ خود کی بیٹی کی تربیت ڈھنگ سے نہ کر پائی۔ کم از کم میرے ماں باپ کی تربیت مجھے حیا میں اور تمیز کے دائرے میں رہنا سکھاتی ہے۔ مجھے اپنا دفاع کرنا سکھاتی ہے۔ کیا ہوا شوہر ساتھ نہیں ہے تو میں اپنا ساتھ خود دے سکتی ہوں اور مجھے اس چیز پہ فخر ہے۔" وہ ضبط کے تمام بندھن توڑتے پوری قوت سے چلائی۔ اس کی بات پہ معیز کے ساتھ اندر داخل ہوتی انجم کے قدم دہلیز پہ ہی تھم گئے۔ زاویار نے سنجیدگی سے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے اس کی جانب دیکھا۔

"ہر لڑکی عزت لٹوانے کے بعد۔"

بس۔" زاویار کی دھاڑ پہ ان سب نے گھبرا کر اس کا لہو چھلکتا چہرہ دیکھا۔ پھپھو بھی ایک لمحے کو گھبرا گئی۔"

بس اب خاموش ایک لفظ بھی مزید نہیں۔" اس نے شہادت کی انگلی اٹھائی۔ اس کی تیز ہوتی آواز سے سہمی" کانپتی عبیر بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔

خاموش ہوں میں تو آپ نے اس کا مطلب یہ سمجھ لیا کہ اپنی بیوی کے حق کیلیے بول نہیں سکتا۔ اس کی پاکیزگی" کو ثابت نہیں کر سکتا اور کروں بھی کیوں۔ کیا کیا ہے اس نے جو میں آپ لوگوں کے سامنے اس کی پاکیزگی کا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ڈنڈورا پیٹوں۔ جانتی کیا ہیں آپ اس کے بارے میں پھپھو۔ کیا جانتی ہیں آپ؟ کچھ نہیں جانتی تبھی تو ہمیشہ کی طرح جو جی میں آرہا ہے وہ بول رہی ہیں مگر میں جانتا ہوں اسے کیونکہ یہ میری بیوی ہے میرا اس پہ حق ہے اور جو اس کے بارے میں میں جانتا ہوں وہ میرے علاوہ یہاں موجود کوئی فرد نہیں جانتا نہ ہی میں کسی کو یہ حق دیتا ہوں۔" وہ چہرہ جھکائے ہچکیاں بھرتی ماہا کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔ سب نے تفاخر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ ماہا ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ زاویار نے نہایت نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تو اس کے کب کے رکے ہوئے آنسو گالوں پہ بہہ گئے۔

آ" آپ کو جواب کیلیے یہی کافی ہے کہ جب تک وہ اپنے شوہر کے حصار میں ہے وہ محفوظ ہے ہر قسم کی بلا سے۔" وہ سرد لہجے میں بولتے ان کے وجود میں سنسناہٹ دوڑا گیا۔

بابا آپ آرام کریں اور پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ میں ماہا کو بھی کمرے میں لے جاتا ہوں" اسے آرام کی ضرورت ہے۔" زاویار مسکراتے لہجے میں بولا معاً کچھ یاد آنے پہ وہ ایکدم پھپھو کی جانب پلٹا۔

اور ہاں ایک اور بات جتنی جلدی ہو سکے آپ اس گھر سے چلی جایئے واپس اپنے گھر۔ مجھے اب اس گھر میں ذرا" بھی بے سکونی نہیں برداشت پھپھو۔ آپ کی ہر بات پہ خاموش رہ کر دیکھ لیا لیکن آپ کی سفاکیت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی گئی مگر اب مزید نہیں۔ ہو سکے تو آج رات ہی روانہ ہو جایئے گا کیونکہ کل کے سورج کے نکلنے سے پہلے میں اس گھر میں صرف خوشحالی چاہتا ہوں۔" اس کی بات پہ پھپھو کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا البتہ علی اور رائقہ نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"دیکھ رہے ہو اپنی اولاد کو۔"

جی ان کو بھی اور آپ کو بھی باجی۔ وہ ٹھیک کہ رہا ہے۔ بہنیں بیٹیاں اپنے گھر میں ہی اچھی لگتی ہے بھائیوں کے" گھر میں بس جائیں تو نہ تو خود جیتی ہیں اور نہ کسی اور کو جینے دیتی ہیں۔" ظفر سپاٹ لب و لہجے میں بولتے ماہا کی جانب مڑے اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے تھپتھپایا۔ ماہا ان آنکھوں میں نمی لیے مسکرا دی۔

وقت نکال کر مجھ سے ملنا زاویار۔" ظفر اسے تاکید کرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ ایک سفر کی تھکاوٹ" دوسرا یہاں ہونے والے واقع سے ان کا سر پھٹنے والا ہو گیا تھا۔ زاویار نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا اور ایک نگاہ کھوئی کھوئی کیفیت میں کھڑی ماہا پہ ڈالی۔

****

کیسی ہو ماہا۔" قریب سے ابھرنے والی نسوانی آواز پہ ماہا نے اپنا چہرہ اٹھایا تو سامنے کھڑی انجم کو دیکھ اس کی" آنکھوں میں خوف کی لکیریں تیرنے لگی۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتی انجم نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

پلیز ایک بار میری بات سن لو ماہا۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی انجم پلیز۔" وہ کسمسا کر اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتے دھیمے سے بولی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہاتھ چھوڑوان کا۔ آپ کو ایک بار کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا۔ علی کے تیز لہجے پہ انجم نے ملتجیانہ نگاہیں زاویار کی جانب اٹھائی۔

"میرے خیال سے ہمیں بابا کے پاس سے ہو آنا چاہیے۔" علی نے معیز اور علی کو وہاں سے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ علی تو اس کی بات سن تپ ہی اٹھا جو ہمیشہ اس کی سوچوں کے برعکس ہی جاتا تھا۔ ماہا نے دور جاتے زاویار کی پشت کو غصے سے گھورا۔

"ماہا پلیز میری بات سن لو۔"

"کیا سنوا انجم۔ کیا رہ گیا بولنے سننے کو۔ سب کچھ تو ختم ہو گیا ہے۔ ختم کر دیا ہے اس گھر نے میرا سب کچھ۔ میں میں ہی نہیں۔ تمہارے بھائی نے میری زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ایک بھائی نے عزت کو تار تار کرنا چاہا ایک نے شادی والے دن کیلیے چال چلی اور تم بھی تو یہی چاہتی تھی نا انجم۔" وہ روتے روتے جیسے پھٹ پڑی۔

"میں مانتی ہوں میں بہت غلط تھی ماہا۔ میں پاگل ہو گئی تھی۔ شروع سے اپنے مقابلے میں کسی کو نہیں دیکھا تھا میں نے۔ بھٹک گئی تھی میں۔ تم تو جانتی ہو نا شروع شروع میں تمہیں میں کتنا پسند کرتی تھی ہم دونوں تو بہنوں جیسے تھے نا۔ برا وقت تو ہر کسی کی زندگی میں آتا ہے ہماری زندگیوں میں بھی آ گیا۔ ہم اس وقت کو بھول بھی تو سکتے ہیں۔ یقین جانو بس ایک وہی پہلی اور آخری غلطی تھی۔ مزمل بھائی سے مجھے کبھی بھی ایسی توقع نہ رہی جبھی جب تم نے پہلی بار ان کا نام لیا تھا تو میں غصہ کر گئی تھی لیکن آج بھائی کے منہ سے اعتراف سن کر مجھے اندازہ ہوا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہ میں غلط تھی۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔" وہ نم لہجے میں بولتی اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔ ماہا نے روتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے دونوں ہاتھوں کو کھولتے اسے گلے سے لگا لیا۔ رائقہ ابھی تک پورا منہ کھولے اس صورتحال کو سمجھنے کی کوششوں میں تھی جو دونوں رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

یہ کایاں کیسے پلٹ ہو گئی۔" علی نے خشمگیں نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جن کے چہروں پہ بلا کا" سکون تھا۔

مزمل کو پکڑوانے میں ہماری مدد انجم نے ہی کی ہے۔ زاویار کے سنجیدہ لہجے میں کیے گئے انکشاف پہ علی کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

سب کی نیاں تو پار لگ ہی رہی ہے تو کیوں نا اب سب کی توجہ میری شادی کی طرف بھی مبذول کرائی" جائے۔ نکاح تو ہو گیا ہے اب بس ذرا سی رخصتی باقی ہے۔" علی کے شرارت بھرے لہجے پہ زاویار نے معیز نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنا سر کھجا رہا تھا۔ پلر کی اوٹ میں کھڑی لائبہ نے رعونت سے ان سب کے ہنستے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

جب میں اس گھر کی بہو نہیں بن پائی تو عبیر کیسے۔" وہ بولتے شیطانیت سے مسکرائی اور ہاتھ میں موجود موبائل" کو گھماتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ وہ سوچ چکی تھی کہ اسے اب کیا کرنا ہے۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار کے کمرے میں جانے کے بعد بھی وہ صوفے پہ ہی جمی رہی تو رائقہ اور علی نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔ ماہا صوفے پہ ہی بیٹھی مسلسل پہلو پہ پہلو بدل رہی تھی۔

اب کیا مسئلہ ہے جا کیوں نہیں کمرے میں۔" علی تنک کر بولا۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔"

میں نہیں جاؤں گی۔ آپکے بھائی نے کونسا مجھ سے معافی مانگی ہے۔ میں ان سے ناراض ہوں ویسے بھی۔" وہ سر "جھٹکتے منہ پھلا کر بولی۔ علی نے باقاعدہ اپنا سر پیٹ ڈالا۔

ناراض ہیں تو انہیں جا کر بتائیں نا ہمیں کیوں بتا رہی ہیں۔" وہ جلے بھنے لہجے میں بولتے اسے بھی جلا کر راکھ " کر گیا۔ اسی دوران کچن کی جانب جاتے زاویار کو دیکھ علی کو نجانے ایکدم کیا سوجھی اس نے ماہا کو جلدی سے اٹھنے کا حکم صادر کیا۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

چلیں وہ دیکھیں بھائی اب کمرے میں جا رہے ہیں۔ اب آپ نے پتہ کیا کرنا ہے انہیں نظر انداز کر کے گزر جانا" ہے تاکہ انہیں احساس ہو کہ آپ ان سے ناراض ہے۔" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ ماہا نے کچھ سوچ کر مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔ اب علی آگے آگے اور ماہا اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ رائقہ وہی صوفے پہ بیٹھی تمام صورتحال سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ علی نے عقب سے ہی اسے دھکا مارا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتے ریلنگ سے پشت ٹکا کر کھڑا ہو گیا۔ ماہا کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا وہ جو اس سے ایک سیڑھی کے فاصلے پہ تھی دم سادھ گئی۔ زاویار نے غصے سے جوں ہی رخ موڑا عقب میں کھڑی ماہا کو دیکھ اس کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مم۔میں نے کچھ نہیں کیا۔" وہ شرمندگی کے مارے دھیمے سے بڑبڑائی۔زاویار تاسف سے نفی میں سر ہلاتے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگ گیا۔ماہا نے دانت پیستے علی کی جانب دیکھا جو مسلسل ہنس رہا تھا۔وہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

عجیب انسان ہیں۔ناراض تو مجھے ہونا چاہیے تھا کھڑوس انسان خود منہ پھلا کر اوپر چلے گئے ہیں۔" وہ غصے بھرے لہجے میں بولی۔

ماہا میں نے منہ بلکل نہیں پھلایا۔اب اگر شکایتیں سب کو سنالی ہو تو میرے خیال میں تمہیں اب کمرے میں آجانا چاہیے۔" اپنے نزدیک سے ابھرنے والی بھاری گھمبیر آواز پہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔زاویار نے نرمی سے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا۔

میری بیوی کو میری بیوی ہی رہنے دو علی۔" وہ جاتے جاتے اسے جتانے سے باز نہ آیا۔علی خجل سا ہوتے بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔زاویار نے کمرے میں آتے ساتھ ہی اس کا ہاتھ چھوڑا اور سوالیہ نگاہیں اس کی جانب مرکوز کی۔

کیا۔" ماہا نے اس کی معنی خیز نگاہیں خود پہ محسوس کر کر تڑخ کر استفسار کیا۔"

کیا ہوا ہے تمہیں۔" وہ سیدھا مدعے کی بات پہ آیا۔ماہا کا حلق تک سوکھ گیا۔پوچھ تو ایسے رہے ہیں جیسے معلوم ہی نہ ہو کہ ہوا کیا ہے۔

کچھ بھی نہیں۔میری شکل ہی ایسی ہے۔" وہ چیخ کر بولی۔زاویار نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شکل تو تمہاری ایسی ہی ہے نوڈاؤٹ مگر تمہاری آنکھیں بلکل ایسی نہیں ہیں۔"زاویار نے بھی اب کی بار سنجید گی سے بولتے اس کی حالت سے حظ اٹھایا۔ماہا نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے ناک منہ چڑھائی۔

آپ کو میری آنکھوں میں بھی اب کمی دکھنے لگی ہے۔"وہ اس کے بے وجہ نقص نکالنے پہ چڑ کر بولی۔آنکھوں میں ناگواری در آئی تھی

کمی نہیں دکھ رہی بس تمہاری آنکھیں شاید کچھ کہنا چاہتی ہیں۔تم لبوں سے کچھ نہ کہ کر بھی آنکھوں سے بہت کچھ کہ جاتی ہوں۔تمہارا چہرہ نہیں آنکھیں بولتی ہیں۔"وہ اس کی آنکھوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے کھوئی کھوئی کیفیت میں بولا۔اس کے لہجے پہ بھاری پن ماہا کو لزرنے پہ مجبور کر گیا۔وہ بہک رہا تھا۔

جیسے میری ذات کو نظر انداز کرتے ہیں ویسے ہی میری آنکھوں کو بھی کر دیں۔یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔اب ساری زندگی ہی تو میری آنکھیں تھوڑی ناپڑھتے رہیں گے آپ۔"وہ خود پہ ضبط کرتے سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔اتنی آسانی سے مان جاتی تو مقابل انسان کو آسانی سے جیت جاتا اور فلحال اسے زاویار کی جیت قطعی قبول نہیں تھی۔زاویار کو اب کی بار معاملہ گھمبیر ہوتا دکھائی دیا۔اس نے سرد نگاہوں سے اسے گھورا۔

دیکھو ماہا اس وقت میرا مزمل کو پکڑنا ضروری تھا۔"

اس وقت بھی آپ کو اپنی ڈیوٹی ہی یاد آئی نا۔میری تو ویسے بھی کسی کو فکر نہیں ہے لاوارث جو ہوں۔"اس کے تلخ لہجے پہ زاویار کی کشادہ پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا۔گھنی مونچھوں تلے عنابی لب بھینچ لیے۔ناگواری آنکھوں میں سمٹ آئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اچھاجب یہ سب جانتی ہو تو میرے پیچھے رونے کا مقصد۔ کیا بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔"اس نے نرمی سے بولتے" اسے اپنے حصار میں لیا اور ہمیشہ کی طرح وہ پگھلنے والی ہو گئی۔

ڈرتی ورتی تو میں کسی سے نہیں ہوں۔ بس مجھے تھا کہ آپ کو نجانے اب مجھ پہ یقین نہیں رہا اب شاید۔ وہ چہرہ جھکائے دھیمے سے اعتراف کرنے والے انداز میں بولی۔ اس نے خود کو زاویار کے حصار سے آزاد کرانے کی سعی بھی نہیں کی تھی۔

ضروری تو نہیں کہ جہاں محبت نہ ہو وہاں یقین بھی نہ ہو۔"زاویار نے ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اٹھاتے اس" کی پیشانی پہ اپنا عقیدت بھرا لمس چھوڑا۔ ماہا نے آنکھیں موندتے اس احساس کو اندر اترتے محسوس ہوا۔ کیسا پر لطف احساس تھا کہ وہ اس کے پاس تھا اسی کا تھا۔ اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔

تو پھر جو نیچے وہ سب آپ نے کہا۔"اس نے زاویار کی آنکھوں میں دیکھا۔ ایک لمحے کیلیے اسے ایسا محسوس ہوا" جیسے وہ مسکرائی ہو۔ وہ الجھ گئی۔

وہ سب ضروری تھا میری جان۔"وہ ہنس کر بولتے پلٹا اور اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے اپنی شرٹ کے بٹن" کھولے۔ ماہا یک ٹک اس کے ہاتھوں کی حرکت کو نوٹ کر رہی تھی۔ یکلخت وہ تھمے تو ماہا کی آنکھیں بھی اس کی جانب اٹھی۔ وہ بغور اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا کہ ماہا کی سانسیں رک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

محبت نہیں سمجھنا اسکو۔بس خود سے زیادہ یقین ہے مجھے تم پہ۔" وہ اسے اپنی جانب کھینچتے اس کی سماعتوں میں رس گھولنے والے انداز میں بولا۔بولتے بولتے اس کی مونچھوں کی چبھن ماہا کو اپنے دائیں گال پہ محسوس ہوئی تو وہ خود میں سمٹ گئی۔

کوئی خاص وجہ۔" وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔اس کی سانسوں کی تپش ماہا کا چہرہ جھلسانے کو کافی" تھی۔زاویار نے نرمی سے اس کی مومی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی اور اس کی انگلیوں کو لبوں سے چھوا۔ماہا کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

کیا یہ وجہ کم ہے کہ۔تم میری بیوی ہو۔" وہ شدت بھرے لہجے میں بولتے اس کے گرد گرفت مضبوط" کر گیا۔ماہا کا سانس اس کی حرکت پہ سینے میں ہی اٹک گیا۔

"جب محبت نہیں ہے تو پھر بھروسہ کیوں۔"

اس کے سوال پہ زاویار نے ہنستے ہوئے اس کی ناک پہ ضرب لگائی اور اسے لیتے بیڈ کی جانب بڑھا۔دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالتے وہ اس کے عین سامنے بیٹھا۔ماہا کی آنکھوں میں سامنے بیٹھے شخص کیلیے عزت اور محبت ایک نئے سرے سے بڑھ گئی تھی۔

کبھی کبھی آپ کا ایک ذرا سا یقین بھروسہ بہت کچھ بچا لیتا ہے۔محبت کا کیا ہے جب یقین ہی نہ ہو۔میں نے" بہت سے ایسے رشتے دیکھے ہیں جہاں محبت تو ہوتی ہے لیکن عزت نہیں ہوتی نہ ہی یقین ہوتا ہے۔ایسی محبت کا کوئی ایک فائدہ۔" وہ نرمی سے اس کی کلائی کے زخم پہ مرہم لگاتے محبت سے بول رہا تھا اور ماہا کسی ٹرانس کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔ہاتھوں کا زخم صاف کرتے اس نے اس کے سر سے ڈوپٹہ اتارتے گردن سے سر کایا تو آنکھوں کے سامنے وہی نشان دوبارہ ظاہر ہوئے۔زاویار کی آنکھیں جلنے لگی۔ماہا آنکھیں میچ کر چہرہ جھکا گئی۔کمرے میں بس ان دونوں کی مدھم سانسوں کی آواز گونج رہی تھی۔لب سے کچھ نہ بول کر بھی احساسات اپنی جگہ بنا رہے تھے۔

"مجھے بار بار محبت کا اظہار پسند نہیں ہے ماہا۔یہ آئی لو یو آئی مس یو اس قسم کے وقتی الفاظ کہہ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔کچھ عمل بھی درکار ہوتا ہے اور میری محبت تمہیں میرے ہر عمل میں ہی دکھائی دے گی۔ہاں تم اسے زاویار ظفر کا انوکھا انداز بھی کہہ سکتی ہو۔تم میرے لیے اہم ہو کیونکہ تم میری بیوی ہو اور بیوی کو کیسے رکھا جاتا ہے یہ زاویار ظفر بخوبی جانتا ہے۔"وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کی دونوں آنکھوں کو شدت سے چھوتے اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے بھاری لب و لہجے میں بولا۔ماہا نم آنکھوں سمیت مسکائی۔ہمیشہ کی طرح پورے حق سے میری بیوی کہنا ماہا کا دل ایک نئے سرے سے دھڑکا گیا۔اس نے بنا کسی خوف اور جھجک کے اپنا سر پورے حق سے زاویار کے سینے پہ رکھ دیا۔اس کے سینے میں دھڑکتا دل اس کے دل کی دھڑکن بھی بڑھا گیا۔زاویار نے ہولے سے اس کے گرد حصار کھینچتے اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھے اور اس کی گردن پہ موجود نشانوں پہ دھیمے سے اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑا۔ماہا اس کی حرکت پہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔اس کی حرکت زاویار کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکی تبھی گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ بکھر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

وہ سب رات کے کھانے سے فراغت حاصل کرتے لاؤنج میں بیٹھے آپس میں محو گفتگو تھے۔اسی دوران رائقہ کچن میں داخل ہوئی تو ماہا سب کیلیے چائے بنا رہی تھی۔

عبیر نے کھانا کھالیا رائقہ۔"ماہا نے کچھ سوچ کر پوچھا۔کھانے کی میز پہ بھی سونے کی بدولت نہیں آپائی تھی۔"

نہیں گئی تھی میں لیکن وہ ابھی بھی پر سکون نیند سو رہی تھی۔"رائقہ نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔ماہا کے چہرے پہ الجھن نمودار ہوئی۔

لائیں مجھے دیں میں جاتا ہوں ویسے بھی کھانے کے بعد جو دوا دینی ہے وہ مجھے ہی معلوم ہے۔اگر وہ سو رہی تھی" تو تم جگالیتی اسے رائقہ۔یہ کونسا وقت ہے سونے کا۔"علی نے کھانے کی ٹرے اٹھاتے اسے جھڑکنا ضروری سمجھا۔وہ خفت سے سرخ پڑتے چہرہ جھکا گئی۔علی وہاں سے نکلتے اس کے کمرے کی جانب بڑھا اور ہولے سے دروازہ ناک کرتے اندر داخل ہوا۔کمرے میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔اس نے ٹرے سائیڈ پہ رکھتے موبائل کی ٹارچ آن کی اور اسکے بیڈ کی جانب بڑھا جہاں وہ کمبل سینے تک تانے پر سکون نیند سو رہی تھی۔اس نے سائیڈ لیمپ جلاتے اس کے نزدیک ہی بیڈ پہ جگہ سنبھالی لیکن اس کی موجودگی سے بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

عبیر۔"علی نے اس کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتے نرمی سے پکارا۔"

عبیر اٹھو کھانا کھالو۔یہ کونسا وقت ہے سونے کا۔کتنی بار بولا ہے بے وقت مت سویا کرو۔"اس کی ہلکی پھلکی" ڈانٹ کا ہی اثر تھا کہ اگلے ہی لمحے وہ کسمسائی تھی مگر اس کا یہ کسمسانا بلکل الگ قسم کا تھا۔علی اس کی حالت دیکھ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک لمحے کو گھبرا گیا۔اس کے ہاتھ پیر اکڑ رہے تھے۔ علی نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ پسینے سے تر تھا۔

عب۔ عبیر اٹھو۔"اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھپتھپایا لیکن وہ مسلسل اپنا سر دائیں بائیں مار رہی تھی۔ علی نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا پانی کا گلاس اٹھاتے اس کے چہرے پہ پانی پھینکا تو وہ اگلے ہی لمحے ہانپتے ہانپتے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور پھیکے پڑتے چہرے سمیت علی کی جانب دیکھا۔ علی نے تشکر بھرا سانس خارج کیا اور ڈھے جانے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھا۔

کیا ہو گیا تھا یار تمہیں۔"وہ بے بسی و بے کسی سے گویا ہوا۔ایک اس لڑکی کو جتنا وہ زندگی کی جانب لانے کی کوشش کر رہا تھا وہ اتنا ہی زندگی سے دور بھاگ رہی تھی۔

خ۔خواب دیکھ رہی تھی ڈ۔ڈر گئی۔"وہ ہچکیوں کے درمیان اٹک اٹک کر بولی۔ علی نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھتے اسے ساتھ لگایا اور اس کا سر سہلایا۔

ڈرنا کس بات کا یار میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔"وہ اس کا تر چہرہ پونچھتے محبت سے پچکارنے والے انداز میں بولا۔وہ تڑپ کر اس سے الگ ہوئی۔

نن۔ نہیں پپ۔ پاس نہیں آئے۔ آپ کا پاس ہونا ہی تو ڈر کی وجہ ہے۔ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو۔"وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔اس کے لہجے میں خوف ہلکورے کھا رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو ٹھیک ہے پھر میں اصل میں ہی تمہیں مر کر دکھا دیتا ہوں۔" وہ ناراضگی بھرے لہجے میں بولا۔ عبیر کا دل" اس کی بات پہ خوف سے بھر گیا۔ پہلے پاپا اور اب علی۔ کیا اس کی زندگی سے جڑے تمام مرد۔ نہیں۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ چہرے کی رنگت سپید پڑ رہی تھی۔

مذاق کر رہا ہوں یار۔ تمہیں چھوڑ کر اب کہاں جانا۔ اب تا عمر صرف یہی رہنا ہے۔ چلو اب جلدی سے ڈنر کر لو" پھر دوا لے کر چاہے تو سو جانا۔" وہ محبت سے بولتے ساتھ ساتھ اسے کھانا بھی کھلا رہا تھا اور وہ بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جیسے وہ سچ میں کہی جانے والا ہو۔ کھانے سے فراغت حاصل کرتے ہی اس نے دراز سے دوا نکالی۔

مم۔ میں لے لوں گی۔" وہ جلدی سے بولی۔ علی نے مشکوک نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔"

مم۔ میں سچ میں لے لوں گی۔" وہ انگلیوں کو آپس میں الجھاتے خالی خالی لہجے میں بولی۔ علی نے شیشی اس کی" جانب بڑھائی تو اس نے جلدی سے گولی نکالتے منہ میں ڈال لی۔ علی نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔ اس کی دوائی کھانے کا یقین کرتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔

چلو اب اگر آرام کرنا ہو تو تم کر سکتی ہو اگر سونا چاہو تو تھوڑی سی چہل قدمی کر لینا پہلے کمرے میں ہی۔ اگر باہر" بھی آنا ہو تو بلا جھجک آ جانا۔" وہ اس کا گال سہلاتے نرمی سے بولا۔ عبیر آنکھوں میں ویرانی لیے مسکرائی اور دور جاتے اس شخص کی پشت کو دیکھتے اس کی آنکھوں کی جوت جیسے بجھ سی گئی۔ وہ کمرے کے عین وسط میں کھڑے مسلسل بند دروازے کو گھورے جا رہی تھی۔ یکلخت اس نے کسی احساس کے تحت تیزی سے چلتے پنکھے کو گھورا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور چہرہ جھکا لیا اور ہاتھوں کو سختی سے بھینچتے ان کی کپکپاہٹ پہ قابو پایا۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے گالوں پہ بہہ گئے۔

****

کالی رات مزید تاریک ہوتی جا رہی تھی مگر اس کی آنکھوں میں نیند کا شائبہ تک نہیں تھا۔ آسمان پہ بادلوں نے اپنا ڈیرا جمایا ہوا تھا۔ تیز ہوا کے جھونکے اس کے وجود سے ٹکراتے تو وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا دیتے۔ وہ لان کے عین وسط میں کھڑی یک ٹک آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"پاپا مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔ آپ کا مجھے ہنسانا مجھے سیر کروانا مجھے کھلانا پلانا میرا خیال رکھنا سب کچھ بہت یاد آتا ہے۔ علی بھی میرا بلکل ایسے ہی خیال رکھتے ہیں لیکن میں انہیں آپ کی طرح کھونا نہیں چاہتی۔ ٹھیک کہتی ہے لائبہ آپی جو مجھ سے منسلک ہوتا ہے وہ مر جاتا ہے۔ مم۔ میں ان کو ان کے گھر والوں سے الگ نہیں کر سکتی پاپا۔ نہیں کر سکتی۔ میں خود غرض بھی نہیں ہوں بری بھی نہیں ہوں۔ میں انہیں نہیں مار سکتی۔ ایک بار خونی کہلا چکی ہوں دوبارہ نہیں کہلانا چاہتی۔ نہیں۔ نہیں۔"

تم نے مارا ہے میرے پاپا کو۔ قاتل ہو تم۔ منحوس ڈائن نگل گئی اپنے ماں باپ کو۔" پھپھو اور لائبہ کا چیخ چیخ کر رونا اس کی سماعتوں میں لہرایا تو اس کی بھی چیخیں نکل گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے کان پہ رکھتے گہرے سانس بھرے اور ان آوازوں سے پیچھا چھڑوانا چاہا۔

"نہیں ہوں میں قاتل۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جتنا مرضی پیچھا چھڑوالوں ان باتوں سے لیکن جو سچ ہے وہ سچ ہے۔ تم نے ہی مارا ہے میرے پاپا کو۔ کاش اس" دن سڑک کے بیچ و بیچ پاپا تمہیں بچانے نہ آتے اور تم خود مر جاتی۔ تم مر جاتی اس دن۔ تم قاتل ہو اور اب علی بھی بہت جلد مر جائے گا کیونکہ میرے ہوتے تم اس گھر کی بہو نہیں بن سکتی۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔ وہ مر جائے گا۔ جب جیت میرے حصے میں نہیں آئی تو تمہارے حصے میں کیسے آئے گی۔ وہ مر جائے گا۔ اگر تم نے اسے نہ چھوڑا تو ہو سکتا ہے وہ کل مر جائے پرسوں مر جائے لیکن مرے گا ضرور اور تمہارے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہ ہو گا۔ پھر ہماری طرح یہ گھر والے بھی نفرت کریں گے تم سے۔" لائبہ کی سفاکیت بھری آواز پہ عبیر نے مڑ کر خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا جو شیطانیت بھرا قہقہہ لگا رہی تھی۔

وہ مرے گا ضرور عبیر۔ وہ مرے گا۔ تم دونوں کی کہانی میں کسی ایک کو مرنا ہو گا۔ اگر وہ مر گیا تو تم خالی ہاتھ رہ" جاؤ گی اور اگر تم مر گئی تو ان کی زندگیوں سے منحوسیت کا سایہ مٹ جائے گا۔ ختم ہو جائے گا سب۔" وہ اسے بری طرح جھنجھوڑ کر بولتے جس راستے سے آئی تھی وہی سے واپس چلی گئی۔ عبیر نے فق چہرے سمیت اس کی پشت کو گھورا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

نن۔ نہیں۔۔ نن۔ نہیں علی نن۔ نہیں۔" وہ بگڑے تنفس سمیت بولی اور بھاگنے والے انداز میں اندر کی" جانب بڑھی۔ سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ وہ دبے پیروں سے چلتی علی کے کمرے کی جانب بڑھی۔ زرد پڑتے چہرے سمیت اس نے دروازہ ہولے سے واں کیا تو وہ چرر کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے بیڈ کے نزدیک آ کر رکی تو وہ سکون سے اوندھے منہ لیٹا سویا ہوا تھا۔ وہ وہی بیڈ کے کنارے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے لگ کر زمین پہ بیٹھ گئی اور کھوئی کھوئی کیفیت میں بنا پلک جھپکائے اسے گھورتی رہی۔ یہاں تک کہ بیٹھے بیٹھے کمر اکڑ گئی۔

کہانی وہی اچھی لگتی ہے جس میں کسی ایک فریق کی وجہ سے دوسرے کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو پھر عبیر کی بدولت علی کو کیوں۔ میں آپ پہ ایک آنچ بھی نہیں آنے دوں گی پھر چاہے مجھے اس کہانی کا اختتام ادھورا ہی کیوں نہ لکھنا پڑے۔ میں سب ٹھیک کر دوں گی۔" وہ اپنی وحشت زدہ نگاہیں اس کے چہرے پہ جمائے ہی وہاں سے اٹھی اور ذرا سا جھک کر اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ اذیت سے مسکرا کر جھکی اور اس کی پیشانی پہ ہولے سے اپنے سرد پڑتے لب رکھے۔ اس نے قدم واپسی کی جانب بڑھائے تھے۔ لاؤنج میں پہنچتے ہی اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دوڑائی۔ اپنے کمرے کی جانب جاتے قدم من من بھاری ہو رہے تھے۔

تم منحوس ہو۔ قاتل ہو۔ تمہاری وجہ سے پہلے میرا باپ مارا اب علی بھی مر جائے گا اور نجانے کن کن زندگیوں کو جہنم بناؤ گی۔ تم قاتل ہو۔ تم کسی کی محبت کے لائق نہیں۔ تمہیں مر جانا چاہیے۔ یہ سبز قدم ہے سب کو کھا جاتی ہے یہ۔" طرح طرح کی آوازیں ذہن میں گڈمڈ ہو رہی تھی۔ اپنے کمرے میں قدم رکھتے ہی اس نے آنکھیں میچ کر کھولی تو وہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھی۔ اس نے مضبوطی سے دروازے کے ہینڈل کو تھاما اور ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر دیا۔ ایک محبت بھرا باب کھلنے سے قبل ہی بند ہو گیا تھا اور یہ کہانی بھی پوری ہونے سے قبل ہی ادھوری رہ گئی۔ غیر معمولی آواز کے ساتھ ایکدم نجانے کس احساس کے تحت علی کی آنکھ ایک جھٹکے سے کھلی تھی۔ گھٹن کا احساس ایکدم بڑھتا چلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

صبح آنکھ کھلتے ہی وہ بغیر زاویار کو جگائے کمرے سے باہر نکلی اور سیدھا کچن میں چلی آئی۔ ارادہ بوا کے ساتھ مدد کروانے کا تھا۔

بٹیا سب کچھ ہو گیا ہے آج تو۔ آپ کو اٹھنے میں تاخیر ہو گئی۔" بوا کے بتانے پہ خواہ مخواہ ہی وہ شرمندہ سی" ہو گئی۔ چہرے پہ سرخی چھا گئی۔ وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلاتے باہر نکلی تو سامنے ہی لاؤنج میں ظفر بیٹھے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ ہی صوفے پہ ٹک گئی۔

"کیسی ہی میری بیٹی۔"

میں بلکل ٹھیک بابا۔ آپ لوگوں کے ہوتے ہوئے مجھے بھلا کچھ ہو سکتا ہے۔" اس کے لہجے میں ایک اعتماد بول" رہا تھا اور یہ بات انہیں اچھے سے ازبر تھی کہ اعتماد اسے کس کا دیا ہوا تھا۔ ان کا دل ایکدم خوشی سے بھر گیا۔ چہرے پہ تروتازگی چھا گئی۔ کل رات سے اب تک وہ جس قدر پریشانی میں مبتلا تھے زاویار کی جانب سے ایکدم ساری اڑنچھو ہو گئی۔

السلام علیکم بابا۔" معیز کی خوشگوار آواز پہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئے تو ماہا کے لب کل رات" کی بابت سوچتے خود بخود مسکرا اٹھے۔ اس کے چہرے سے چھلکتا سکون کسی کو بھی ٹھٹھکا دینے کو کافی تھا۔ یہی سب سامنے سے آتے علی کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے مشکوک نگاہوں سے اسے خود ہی مسکراتے دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لگتا ہے کسی پہ خاص رحمت برسی ہے۔" وہ جان بوجھ کر اسے ٹھوکا مارتے معنی خیزی سے بولتے اسے ہڑبڑانے پہ مجبور کر گیا۔ وہ خجل سی ہوتے چہرہ جھکا گئی۔

اس سے پہلے اس کے شوہر کی رحمت تم پہ برسے اپنی شکل یہاں سے گم کر لو۔" معیز نے بھی حساب بے باک کیا۔ علی تو اس اچانک حملے پہ بلبلا اٹھا اور متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی۔

لگتا ہے آج کا دن اچھا گزرنے والا ہے۔ برے لوگوں کا سامنا جو نہیں ہوا۔" علی پرسکون سا صوفے سے پشت ٹکا کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ وہ سب اس کا اشارہ بخوبی سمجھ گئے تھے۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

میں دیکھتی ہوں۔" ماہا ظفر کی نگاہوں کا اشارہ سمجھتے ان کے کمرے کی جانب بڑھی لیکن خالی کمرہ اس کو منہ چڑھا رہا تھا مطلب وہ سچ میں جا چکی تھی۔ وہ گہرا سانس بھرتے دروازہ بند کرتے باہر آئی۔ ظفر نے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

کمرے میں کوئی نہیں ہے شاید وہ جا چکی ہیں۔" ماہا نے جھجکتے ہوئے بتایا۔ اس کا دل ایکدم ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔ شاید وہ اس کی بدولت ہی گھر سے نکالی گئی تھی۔

آپ کو پریشان ہونے کی بلکل ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس چیز کا الزام اپنے سر ڈالنے کی ضرورت ہے کہ شاید وہ آپ کی بدولت اس گھر سے گئی ہے۔ یہ سب باتیں سوچ کر اچھا بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بھئی ہم تو ٹھہرے برے اور دنیا بری ہی اچھی ہے۔ اچھا بن کر کونسا کسی نے ہم پہ خاص عنائتیں کر دی ہیں بلکہ مزید ذلیل ہو گئے ہیں۔" وہ تڑخ کر بولتے ان سب کو حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا۔ اس کی باہر کڑوی ضرور تھی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن سو فیصد درست تھی۔ کچھ لمحے تو ان کے درمیان خاموشی حائل رہی مگر اس خاموشی کو بھی علی کی ہی آواز نے توڑا تھا۔

بھابھی ماں ویسے بھائی نہیں جاگے اب تک۔ بابا آپ نے نوٹ کیا ہے کچھ زیادہ ہی نشہ کرنے لگے ہیں آج کل" بھائی۔" علی مزے سے بھنویں اچکاتے اسے تنگ کرنے والے انداز میں بولا۔ اس کا چہرہ خفت کے مارے سرخ پڑ گیا۔

علی بھائی۔" وہ سب کے سامنے اس قسم کی بکواس پہ شرمندہ سی ہو گئی۔"

ارے میں نے آپ کو نشہ تھوڑی کہا ہے نیند کے نشے کی بات کر رہا ہوں میں۔" وہ بائیں آنکھ دباتے بلند بانگ" قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ ماہا نے ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالی اور ہاتھ سے اسے بعد میں پوچھنے کا اشارہ کرتے زینوں کی جانب بڑھ گئی۔ کمرے کا دروازہ کھولتے بھی وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

زاویار آپ نے اٹھنا ہے یا نہیں۔ اتنی کونسی نیندیں چڑھ گئی ہیں آپ کو۔" وہ اس کا شانہ ہلاتے ہوئے غصے سے" بولی۔ زاویار نے مندی مندی آنکھیں کھولی۔

ب"بس انہی نازک ہاتھوں کا منتظر تھا میں۔" اس کی نیند میں ڈوبی آواز ابھری۔

سستے ڈائیلاگ جھاڑنے سے میں آپ کی جانب مائل نہیں ہونگی زاویار اسی لیے صبح صبح آپ وہی سڑے ہوئے" زاویار ہی رہا کریں۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ زاویار کی آنکھیں اس کی بات پہ پٹ سے کھلی۔ وہ تکیہ بیڈ کراؤن سے لگا کر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ ماہا اسکی نگاہیں خود پہ محسوس کر جزبز سی ہو گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جو آلریڈی میری جانب مائل ہے اسے مزید کیا مائل کرنا یار۔" وہ ہنستے ہوئے بالوں کو سنوار رہا تھا اور ماہا بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس نے جان بوجھ کر مسکراہٹ لبوں میں دبائی اور نفی میں سر ہلاتے مڑی لیکن اگلے ہی لمحے اپنی کلائی اس کے شکنجے میں مقید محسوس کر اسے رکنا پڑا۔

پلیز زاویار فلحال یہ فضول حرکتیں کسی اور وقت کیلیے سنبھال کر رکھیں کیونکہ نیچے سب مجھے ہی گھور رہے ہیں" آپ کے نام پہ۔خاص طور پہ علی بھائی ان کا بس نہیں چلتا کہ مجھے آنکھوں کے راستے ہی نگل لیں۔" وہ کسمسا کر اس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرتے ملتجیانہ لب ولہجے میں بولی۔زاویار چہرہ جھکائے کھل کر ہنسا اور اس کے مقابل آیا۔ماہا کی نگاہیں اس کے نزدیک آنے پہ جھک گئی۔اب اس کی نگاہوں کے سامنے زاویار کی گھنی مونچھیں تھی۔زاویار نے ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔

مجھ سے ڈرتے ہوئے کتنی حسین لگتی ہو نا تم۔"اس کی غیر متوقع بات پہ ماہا نے خشمگیں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اسے خود سے دور دھکیلا۔

"خیال کیجیے گا کہی ڈر ہی نہ جائے ماہا حسن۔"

ماہا زاویار۔"اس نے تیزی سے اس کے لبوں پہ انگلی رکھتے جتایا۔ماہا کی آنکھیں اس کی حرکت پہ تعجب سے پھیل گئی۔اس کی آنکھوں میں پنہاں چمک دیکھ اگلے دو منٹ میں وہ کمرے سے باہر تھی۔زاویار اس کی جلد بازی پہ سر پیچھے گرائے کھل کر ہنس دیا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار کچھ دیر بعد فریش ہوتے باہر نکلا تو لاؤنج میں خوب رونق لگی ہوئی تھی۔ آج کتنے عرصے بعد اس نے سب کو یوں ایک ساتھ ہنستے مسکراتے دیکھا تھا بلکل پہلے کی طرح۔ عرصے سے وہ اس رونق کو ترسا ہوا تھا۔

السلام و علیکم۔"اس نے بلند آواز میں سلام کیا جس کا جواب سب نے کورس میں دیا۔ ظفر معیز اور رائقہ بڑے صوفے پہ بیٹھے ہوئے تھے۔ سنگل صوفے پہ حسب عادت علی براجمان تھا البتہ ماہا تنہا ہی ٹو سیٹر پہ سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اپنے بیٹھنے کا واحد آپشن سمجھتے وہ ماہا کے پہلو میں پھیل کر بیٹھ گیا۔ماہا کی حالت تو اس وقت ٹھیک ٹھاک غیر ہوئی جب زاویار کا ہاتھ عقب سے ہی صوفے پہ پھیل گیا۔وہ حلق تر کرتے بمشکل مسکرائی۔وہ خود پر سکون سا بیٹھتے اپنے ساتھ بیٹھی ماہا کو مشکل میں ڈال گیا تھا۔اس کی آنکھیں ماہا کی حالت دیکھ مسلسل مسکرا رہی تھی۔

کیا ہوا ماہا از ایوری تھنگ آل رائٹ۔"زاویار نے جان بوجھ کر جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے استفسار" کیا۔وہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

بھائی آپ اپنا بازو پیچھے سے ہٹا لیں نا۔ حرکتیں خود کی درست نہیں ہیں اور موردِ الزام آپ میری بھابھی ماں کو ٹھہرائیں ہمیں یہ گوارا نہیں ہے۔" علی جو کافی دیر سے تمام صورتحال کا ملاحظہ کر رہا تھا اس کی زبان میں کھجلی ہوئی تو دھیمے سے مسکراتے لہجے میں بولا۔زاویار نے وہی آنکھیں اٹھاتے اس کی آنکھوں میں گاڑھی تو وہ گھبرا گیا البتہ باقی سب نے مسکراہٹ دبائی۔

ویسے بابا میں کافی عرصے سے نوٹ کر رہا ہوں کہ ماشاءاللہ اچھی خاصی تبدیلی رونما ہوگئی ہے۔"معیز نے بھی" اب کی بار علی کا ساتھ دیا تو وہ تو چہک ہی اٹھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آج لگے ہیں نا آپ میرے بھائی۔ مجھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس خوبصورت بستی میں بس میری ایک ہستی ہی عقلمند ہے لیکن آج سے آپ بھی اس فہرست میں شمار ہوتے ہیں۔" علی نے خوشی خوشی اسے اپنی ٹیم میں آنے کی اجازت دی۔

"آج کل کچھ ذیادہ ہی بکواس کرنے لگ گئے ہو تم۔" زاویار نے سرد لہجے میں اسے جتایا۔ اس دوران اس نے موبائل پہ آنے والی کال کو اگنور کیا تھا۔

"جس دن بکواس کرنا بند کر دی نہ میں نے اس دن پورے جہاں میں سوگ منایا جائے گا۔" اس کے جواب پہ سب نے بیک وقت ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنی کہی بات پہ کھل کر ہنس رہا تھا۔ اس لمحے اسے اپنے کہے الفاظوں کا خود ہی اندازہ نہیں تھا۔

"میں عبیر کو دیکھتی ہوں۔" ماہا کچھ یاد آنے پہ اپنی جگہ سے اٹھی لیکن بوا کی بات پہ وہ دوبارہ وہی ٹک گئی۔

"میں دیکھتی ہوں بٹیا آپ یہی رہو۔ آج شادی کے کتنے عرصے بعد تو یہ محسوس ہوا ہے کہ نئے نویلے دلہا دلہن ہیں اس گھر میں ہی۔" وہ اس کے سر پہ ہاتھ جماتے محبت سے بولتی اسے جھینپنے پہ مجبور کر گئی۔ بوا آگے کی جانب بڑھ گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ واپس لوٹی تو اب کی بار ان کے چہرے پہ گھبراہٹ کا عنصر صاف نمایاں تھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی خوشی غائب تھی۔

"کیا ہوا بوا سب ٹھیک ہے نا۔" علی کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔ اس نے خوفزدہ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔ زندگی میں پہلی بار وہ عبیر کی وجہ سے خوفزدہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ۔ عبیر بٹیا اندر سے دروازہ نہیں کھول رہی۔" ان کے لہجے کے پھیکے پن پہ علی اور زاویار دونوں تیزی سے اس کے کمرے کی جانب بڑھے۔ علی نے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو وہ اندر سے لاکڈ تھا۔

عبیر دروازہ کیوں نہیں کھول رہی بھائی۔" زاویار نے اس کی آنکھوں میں پنہاں خوف دیکھ معیز کو اشارہ کیا تو وہ اس کی جانب بڑھا۔

آپ سب پیچھے ہو جائیں میں دروازہ کھولتا ہوں۔" وہ سب کی ان سنی کرتے جلدی سے بولا۔ اس سب کے دوران اسے اپنی حسیات مفلوج ہوتی محسوس ہوئی۔ سب کے پیچھے ہوتے ہی اس نے اپنی قوت دروازے پہ کک لگانے پہ لگائی تھی لیکن وہ ناکام رہا۔ یقیناً اس نے اندر سے چٹخنی بھی چڑھائی ہوئی تھی۔ اس نے تشویش سے اپنا ماتھا مسلا۔

کھولیں دروازہ۔ کیوں نہیں کھل رہا۔ وہ کبھی اتنی گہری نیند نہیں سوتی۔ آپ پوری قوت سے دروازہ کھٹکھائیں" وہ کھول دے گی۔" دل اس کا بھی عجیب سے وسوسوں میں گھرا ہوا تھا لیکن وہ ایسا کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا جس سے اس کے ساتھ ساتھ تمام گھر والوں کے دل کو بھی ٹھیس پہنچتی۔ اگلے ہی لمحے کچھ سوچتے علی نے رائقہ کے کمرے کی جانب دیکھا اور تیزی سے دروازہ کھولتے اندر بھاگا۔ زاویار جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے والا تھا۔ وہ اس کی منکوحہ تھی اس کی ذمہداری تھی ایسی حالت ہونا تو ایک فطری عمل تھا۔ سب اس کے تعقب میں بڑھے۔ رائقہ کے کمرے کی کھڑکی کا پردہ ہٹاتے اس نے دائیں جانب جھانکا۔ ٹیرس سے اس کے ٹیرس کا فاصلہ زیادہ نہیں تھا۔ اس نے ہمت مجتمع کی اور گرل سے لٹکتے دوسری جانب جھانکا۔ ٹیرس کے درمیان فاصلے میں ہی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک شیڈ ہونے کی بدولت وہ اس کے سہارے کھڑا تھا۔ اس دوران اس کے ذہن میں صرف عبیر کا روتا ہوا چہرہ گھوم رہا تھا۔ کاش وہ اسے کل اس لمحے تنہا نہ چھوڑتا۔ نجانے کیا کیا ہو گا اس لڑکی نے اپنے ساتھ۔ ایکدم وہ لڑکھڑایا تو تو سب چلا اٹھے۔

ع" علی احتیاط سے۔ نجانے کس کی بری نظر کھا گئی ہے میرے گھر کی خوشیوں کو۔" ظفر کے بھرائے اور تھکے تھکے لہجے پہ زاویار نے آگے بڑھتے انہیں سنبھالا تھا۔ اگلے ہی لمحے اس کی کھڑکی میں جوں ہی علی کو داسب نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔ پردہ ہٹاتے ہی اندر کا منظر واضح ہوا تھا۔ اس نے دھکا مارتے کھڑکی کے پٹ کھولے تو وہ کھلتے چلے گئے۔ اس نے عبیر کی تلاش میں اطراف میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ اسے کہی بھی دکھائی نہ دی۔ اندر پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے دروازہ کھولا لیکن اگلے ہی لمحے بیڈ کے پاس زمین پہ اوندھے منہ گری عبیر کو دیکھ اس کی آنکھیں جیسے پتھر کی ہو گئی۔ قدم اٹھنے سے انکاری تھے۔

عبیر۔" چیخ و پکار پہ اس نے بمشکل اپنی نم ہوتی پلکیں جھپکائی اور اپنے قدموں کو گھسیٹتے آگے کی جانب بڑھا جہاں" زاویار اسے سیدھا کر چکا تھا لیکن اس کے منہ سے نکلتی جھاگ دیکھ ان سب کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ علی نے نیچے بیٹھتے زاویار کے ہاتھوں سے اسے لیا اور اس کا یخ پڑتا گال تھپتھپایا۔ وہ بے سدھ پڑی تھی۔

عبیر آنکھیں کھولو۔" علی کا لہجہ بھرا گیا لیکن اس بار اس نے اس کی نہیں سنی۔"

عبیر پلیز آنکھیں کھولو۔" اس نے اسے جھنجھوڑا۔ ایکدم کسی احساس کے تحت اس نے اپنی انگلی عبیر کی ناک" کے آگے کی تو اس کا سانس رک گیا۔ وہ سانس نہیں لے رہی تھی۔ اس کی دھڑکنیں ساکت تھی۔ وہ بلکل

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خاموش تھی۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔معیز نے پاس ہی زمین پہ رکھی شیشی اٹھائی تو وہ نیند کی گولیاں تھی۔وہ سختی سے لبوں کو بھینچ گیا۔

سانس نہیں لے رہی یہ بھائی۔یہ خاموش ہے بھائی پلیز اسے کہے نا اٹھے یہ ایسا کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ۔"وہ زاویار کو جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔

علی ہم اسے ہسپتال لے چلتے ہیں۔"معیز نے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔"

اس نے نیند کی گولیاں کھالی ہے علی۔گھر میں وقت ضائع کرنا اب درست نہیں ہے۔ہمیں ذرا سی بھی تاخیر" نہیں کرنی چاہیے۔اٹھاؤ اسے۔"زاویار اس کا سر سہلاتے ضبط سے بول رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ پڑ رہی تھی۔اسے بازوؤں میں بھرتے علی باہر کی جانب بھاگا تو معیز اور زاویار بھی اس کی تقلید میں بھاگے تھے۔ماہا اور رائقہ نے نڈھال بیٹھے ظفر کو تھاما جو ابھی تک اس ساری صورتحال کو سمجھنے کی تگ و دو میں تھے۔

ہو سکتا ہے کہ خودکشی کا کیس ہونے کی بدولت وہ علاج نہ شروع کریں اس لیے میں اس ہسپتال ہی لے کر جارہا" ہوں جہاں علاج جلدی شروع ہو سکے وہاں میرا ایک دوست بھی ہے اور وہاں مجھے زیادہ تگ و دو بھی نہیں کرنا پڑے گا۔"زاویار نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا اور فرنٹ مرر سے ایک نگاہ خاموش بیٹھے علی پہ ڈالی جو کھویا کھویا سا عبیر کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی علی۔"معیز نے اسے کمزور سا حوصلہ دیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"وہ کیسے ٹھیک ہو گی بھائی وہ اپنی موت کا سامان مکمل طور پہ تیار کر چکی ہے بھائی۔ نجانے کب کی اس نے یہ گولیاں کھائی ہو نگی۔" وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اگلے پندرہ منٹ میں ان کی گاڑی ایک ہسپتال کے باہر رکی تھی۔ صد شکر تھا کہ اس کا دوست اسے ہسپتال میں ہی مل گیا تھا۔ اسے تیزی سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔ زاویار نے ہمت کرتے علی کے پہلو میں جگہ سنبھالی۔ وہ جو چہرہ جھکائے اضطراب کی کیفیت میں مسلسل اپنی بائیں ٹانگ ہلا رہا تھا کسی کو اپنے پاس بیٹھتا محسوس کر اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تو زاویار کی شکل دیکھ کر اس کا خود پہ باندھا گیا ضبط کا پہرہ بری طرح چکنا چور ہو گیا۔ وہ زاویار کے شانے پہ سر رکھ کے بلک بلک کر رو دیا۔ زاویار نے اسے کھل کر رونے دیا بس اس دوران وہ اس کی پشت سہلاتا رہا تھا۔

"ایم سوری بھائی میں آپ سے کئے گئے عہد کا پاس نہیں رکھ پایا میں آپ کی بہن کا خیال نہیں رکھ پایا۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں ضرورت سے زیادہ غیر سنجیدگی آپ سے آپ کا سب کچھ چھین لیتی ہے۔" وہ بھیگے لہجے میں بولا۔ زاویار کا سر تیزی سے نفی میں ہلا۔

"کس نے کہا کہ تم نے اپنا عہد نہیں نبھایا۔ تم نے تو پوری کوشش کی تھی نا۔ ہمیں تمہاری غیر سنجیدگی بہت بھاتی ہے۔ ایک تمہارا ہی تو وجود ہے جس کا ہنسنا مسکرانا ہمارے گھر میں رونق بخشتا ہے۔" وہ اس کی پیشانی چومتے محبت سے بولا۔ وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتے بکھر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پے در پے آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہو گئے۔

پتہ نہیں وہ کن سوچوں میں غلطاں تھی بھائی۔ میں نے اس سے پوچھا تھا لیکن اس نے نہیں بتایا مجھے۔ نجانے کتنے دکھ کتنے درد خود میں ہی سموئے رکھتی تھی وہ۔ بھائی پلیز اسے بچالیں۔" وہ اس کے شانے پہ سر رکھتے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ زاویار نے آنکھیں موند کر کھولی۔

اندر موجود پیشنٹ۔

جی ہم ہیں ان کے ساتھ۔ سب ٹھیک ہے نا۔" معیز نے ڈوبتے دل سمیت استفسار کیا۔"

سب ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے نجانے انہوں نے کب سے نیند کی گولیاں کھائی ہوئی ہے۔ ان کی حالت بے حد" کریٹیکل ہے۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ چار کر بھی سانس بحال نہیں کر پا رہی وہ ہمت ہار رہی ہیں۔" ڈاکٹر کی بات پہ علی نے خالی خالی نگاہوں سے جاتی ڈاکٹر کی پشت کو تکا۔

"تمہاری آخری ملاقات عبیر سے کب ہوئی تھی علی۔"

کل رات بھائی۔ بہت رو رہی تھی۔ مرنے کی باتیں کر رہی تھی مایوس تھی۔ میں نے اسے سمجھایا تھا۔ مجھے لگا تھا" کہ شاید میری باتیں اسے اثر انداز کریں گی۔ میری ہستی اس کیلیے اتنی اہمیت کی حامل ہے لیکن یہ سب میری خوش فہمی تھی۔ یہاں سر رکھ کر روئی تھی وہ۔ یہاں شانے پہ سر رکھتے اس نے آنسو بہائے تھے۔ بہت تکلیف ہوئی تھی بھائی۔ وہ جو بات بات پہ ہنسنے کی کوشش کرتی تھی نا بھائی میرے گلے لگ کر روئی تھی۔ مم۔ میں تو اسے خوشیاں دینا چاہتا تھا لیکن وہ تو۔ وہ تو میری خوشیاں بھی اپنے ساتھ لے کر جانا چاہ رہی ہے۔ اس کی سانسیں کیسی تھم سکتی ہیں بھائی۔ میں نے بہت کم عرصے میں اسے اپنا سب کچھ مانا ہے۔ وہ مجھے ایک لمحے میں پرایا کیسے کر سکتی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہے وہ۔اسے مجھ سے محبت ہی نہیں تھی۔ محبت ہوتی عقیدت ہوتی تو اس سب سے قبل وہ میرے بارے میں ضرور سوچتی۔"وہ ویران لب و لہجے میں بولتے ان دونوں کو ٹھٹھکا گیا۔وہ اندر زندگی موت کی جنگ لڑتی لڑکی سے بدگمان ہو رہا تھا۔اگلے ہی لمحے معیز نے اپنی جیب سے سفید رنگ کا کاغذ نکالتے اس کی جانب بڑھایا تھا۔

وہ تم سے محبت کرتی تھی یا نہیں شاید تمہارے ہر سوال کا جواب تمہیں اس کاغذ کے ٹکڑے میں مل جائے۔"وہ نظریں چرا کر بولا۔علی نے لرزتے ہاتھوں سے وہ کاغذ تھاما اور بینچ پہ جا کر ٹک گیا۔

میں جانتی ہو جب تک یہ کاغذ کا ٹکڑا آپ تک پہنچے گا آپ مجھ سے شدید بدگمان ہو چکے ہوں گے شاید نفرت" بھی کرنے لگے۔شاید ہی مجھ سے برا کوئی آپ کو اس دنیا میں لگے۔شاید ہی میرے مردہ وجود سے آپ کو گھن آنے لگے اور آپ نگاہیں پھیر لیں۔شاید آپ کا دل چاہے کہ کاش آپ خود میری جان اپنے ہاتھوں سے لے لیتے۔یہ سب کچھ میرے لیے شاید جانتے ہیں کیوں ہیں کیونکہ میں نے کبھی کبھی میرے پاگل پن پہ علی کی آنکھوں میں الجھن نہیں دیکھی۔میں نے کبھی اپنے مسلسل رونے پہ آپ کی آنکھوں پہ کوفت محسوس نہیں کی۔کبھی میں نے آپ کو بلاوجہ کسی پہ میرا دل کھولتے نہیں دیکھا تو پھر میں یہ بات یقین سے کیسے کہوں کہ علی عبیر سے نفرت کر سکتا ہے۔میں چھوٹی ہوں جانتی ہوں لیکن اس دنیا نے مجھے چھوٹا نہیں رہنے دیا۔میرا دل بھی بہت چھوٹا تھا جس میں اس پوری دنیا کی نفرت بھر چکی تھی اس میں مزید محبت کی گنجائش نہیں تھی۔مجھ سے کوئی پیار کرتا تھا تو لگتا تھا ہمدردی ہے۔محبت تو کہی دکھتی ہی نہیں تھی۔ناامید تھی نا اپنی زندگی سے۔پاپا کے بعد کبھی کوئی اچھا مرد دیکھا ہی نہیں تھا زندگی میں تو لگتا تھا کہ باپ کے بغیر کوئی مرد چھاؤں نہیں دے سکتا لیکن

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاوی بھائی معیز بھائی اور آپ نے مجھے وہ چھاؤں دی تھی مگر مجھ جیسی ناشکری وہ ہضم نہیں کرپائی۔ قبول نہیں کرپائی۔ الجھن ہونے لگی تھی اس سب سے۔ میں سب سے محبت کرنا چاہتی تھی لیکن میں کسی سے محبت کر کے اس کی جان کو خطرے میں کیوں ڈالتی۔ میں کیوں زاوی بھائی کی جان کو خطرے میں ڈال کر ماہا بھابھی کی زندگی میں بے سکونی لاتی۔ پھر وہ بھی تو مجھ سے ماما اور آپی جیسی نفرت کرتی نا میں کیوں آپ کو مشکل میں ڈالتی۔ آپ کے ہنسنے سے تو وہ گھر مسکراتا ہے نا۔ لائبہ آپی کہتی تھی کہ بہت جلد آپ کو کچھ ہو جائے گا میری وجہ سے دیکھیں میں نے وہ وجہ سے ختم کر دی۔ اب تو ہر طرف سکون ہو گا نا۔ سب خوش رہیں گے۔ میرے جانے سے کسی کو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ جب میرے ہونے سے کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا تو پھر جانے سے بھی نہیں پڑے گا۔ میں نے ہر چیز برداشت کر لی لیکن آپ کی ذات کو کچھ ہو یہ برداشت نہیں کرپائی۔ مجھ میں پاپا کے بعد کسی کو کھونے کا حوصلہ نہیں تھا۔ کسی کو بھی نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے آپ سے محبت نہیں۔ مجھے آپ سے بے حد محبت ہے عقیدت ہے کیونکہ میرے اللہ نے آپ کو میرے لیے چنا تھا مگر اللہ نے پہلے ماما کو مجھ سے چھینا پھر پاپا کو اس کے بعد۔۔۔" کافی جگہ خالی چھوڑی گئی تھی۔ اس کے آگے آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان محسوس کر علی نے آنکھوں کو میچا تو اس کے آنسو بھی اسی مقام پہ جذب ہوئے تھے۔

"ماہا بھابھی اور رائقہ آپی کو دیکھ کر مجھے حسرت ہوتی تھی۔ حسد نہیں ہوتی تھی بس حسرت تھی کہ جب وہ کھل کر جی سکتی ہیں تو پھر کیوں نہیں۔ یہ منفی سوچیں میری ساتھی بن گئی تھی۔ عبیر بری نہیں بننا چاہتی تھی۔ مجھے سب کی نگاہوں میں بس اچھا رہنا تھا۔ برا نہیں بننا تھا کیونکہ میں نے کبھی کسی کا برا نہیں سوچا تھا۔ میں اس لیے کسی کے سامنے نہیں آتی تھی کہ کسی کو میری گندی نظر نہ لگ جائے۔ یہ سب سوچیں میرا دماغ سوچتی تھی۔ کچھ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرنے کو جی چاہتا تھا۔ چاہتا تھا خود کو اذیت دوں تڑپوں۔ پتہ نہیں ایسا کیوں تھا۔ سکون نہیں مل رہا تھا مجھے۔ میں "ختم ہو رہی تھی۔ ختم ہو رہی تھی میں۔

"میں آپ کو مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی اسی لیے خود مر گئی۔ فقط علی کی عبیر۔"

اس نے آخری سطر پڑتے ہی کاغذ کو بے دردی سے مٹھی میں بھینچا اور بے دم سا گھٹنوں کے بل زمین بوس ہوا تھا۔ آنسو تواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ زاویار اور معیز نے اسے رونے سے نہیں روکا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ ایک بار وہ کھل کر رو لے۔ یوں گھٹ گھٹ کر رونے سے بہتر تو ایک بار کا رونا ہی تھا۔

****

ڈاکٹر اب کیسی ہے عبیر۔" علی نے اپنی آنکھوں کو دباتے کھولا اور سنجیدگی سے انہیں مخاطب کیا لیکن کمرے" سے نکلتی ایک اور ڈاکٹر کو دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔ وہ بھی علی کو دیکھ پہچان چکی تھی۔

علی۔"ڈاکٹر شائستہ حیرت بھرے لہجے میں بولی۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھیں انہیں ٹھٹھکا گئی۔"

کیسی ہیں آپ ڈاکٹر۔" وہ دھیمے مگر شکستہ خوردہ لہجے میں بولا۔"

"سب ٹھیک ہے نا علی۔"

آج ہی ایک پیشنٹ کو ایڈمٹ کروایا ہے انہوں نے۔ چھ گھنٹے بیت چکے ہیں مگر وہ سانس بحال نہیں" کر پا رہی۔ میں تو ان سے بول رہی ہوں کہ وہ اب جینا نہیں چاہتی لیکن یہ ابھی بھی اپنی امید پہ قائم ہے۔ بھلا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اتنی ہیوی مقدار میں کون نیند کی گولیاں۔" اس سے قبل کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی ڈاکٹر شائستہ کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی وہ دوبارہ علی کی جانب مڑی۔

کون سی پیشنٹ۔ از ایوری تھنگ آل رائٹ۔" علی کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔"

عبیر۔ عبیر نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے ڈاکٹر۔ وہ ہمت ہار رہی ہے۔ وہ جینا نہیں چاہتی آپ نے کہا تھا" کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی کاؤنسلنگ سے اور دوائیوں سے تو پھر وہ کیوں ایسے کر رہی ہے۔ آج نے مجھے اس کے ٹھیک ہونے کی امید تھمائی تھی تو اس کی زندگی کی امید کا سرا بھی مجھے تھما دیں پلیز۔" وہ نم لہجے میں بولتے ان کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گیا۔ انہوں نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا البتہ دل ہی دل میں وہ اچھی خاصی الجھن کا شکار ہوئی تھی کیوں کہ جو دوائیاں عبیر کی صحت یابی کے لئے دی جا رہی تھی وہ کافی ہیوی تھی اتنا عرصہ وہ دوائی کھانے کے باوجود بھی افاقہ نہ ہونا ان کیلیے باعث حیرت تھا۔

علی مجھے ایک بار وہ دوائیاں دیکھنی ہے۔ کیا آپ وہ خود اسے دیتے تھے۔ انہوں نے جھجک کر اسے دیکھا۔ وہ کھل کر بات کرنے سے کترا رہی تھی مبادا وہ انہیں غلط نہ سمجھ لے یا ان کی بات کا معنی کچھ اور اخذ نہ کر لے۔ علی نے مریل انداز میں سر ہلایا۔ اس وقت اسے ابھی اس سے زیادہ کسی چیز کی فکر نہیں تھی۔

اوکے آنی میں نکل رہی۔" حوریہ اپنا بیگ کندھے پہ لٹکائے باہر نکلی اور مصروف سے انداز میں بولی لیکن" سامنے کھڑے علی کو دیکھا اس کے لبوں پر قفل لگ گیا۔ اس کے چہرے پہ الجھن آمیز تاثرات عیاں ہوئے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

البتہ اس کی آنکھیں بہت سے راز افشاں کرنے کو کافی تھی۔ وہ تھوڑا ٹھہر کر علی سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن پھر کبھی کے باب سوچتے دل مسوس کر رہ گئی۔

میں چلتی ہوں۔" وہ کسی اور کا تھا یہ سوچ آتے ہی اس نے نکاح پھیری اور دھیمے سے بولتے آگے کی جانب" بڑھی۔ اس نے چند قدم ہی آگے کی جانب بڑھ رہے تھے علی کی بات پر اس کے قدم زمین پر منجمد ہو گئے۔ اس کا دل بے ساختہ سکڑ کر پھیلا۔

آپ بچا لیں گی ناعبیر کو۔" اس کے لہجے میں ایک آس تھی۔ حوریہ تیزی سے اس کی جانب آئی اور چہرے پہ" ناقابل فہم تاثرات سجائے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

کیا ہوا عبیر کو۔" وہ بے چینی سے بولی۔ مختصر شائشتہ نے اسے پوری بات بتائی۔ حوریہ کے چہرے پہ ایک سایہ" سالہرایا۔ کئی ساعتیں ان سب کے دوران خاموشی حائل رہی۔

وہ نہیں جینا چاہتی تو ہم کیوں بے جا کوشش کر رہے ہیں۔"۔ ڈاکٹر شائستہ نے ساتھ کھڑی ڈاکٹر کے منہ سے" نکلنے والے الفاظوں پہ افسوس سے انہیں دیکھا۔ عقب سے آتے زاویار نے پتھریلی نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔

ڈپریشن کا مرض مذاق نہیں ہے ڈاکٹر۔ وہ ایک ایسی اذیت ہے جو جان نکال لیتی ہے وجود سے۔ ویسے بھی" تکلیف کی شدت برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات تو نہیں نہ ہوتی۔ حوریہ نے آنکھوں میں ناگواری لیے چبھتے لہجے میں انہیں جتایا۔ وہ لب بھینچ گئی۔ علی نے عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔" جہاں اس کے منہ سے نکلے گئے الفاظوں پہ ڈاکٹر شائستہ کو حیران کیا وہی ولی نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ڈاکٹر شائستہ نے جلد ہی اپنے حیرت پر قابو پاتے ہولے سے سر ہلایا جیسے اسے اجازت دی تھی۔ حوریہ بنا کسی کی جانب دیکھے تیر کی تیزی سے ایمرجنسی وارڈ کی جانب بڑھی تھی۔ اندر کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کے قدم باقاعدہ لڑکھڑائے۔ اس کے منہ پہ مصنوعی سانس لینے والی نالی لگائی ہوئی تھی۔ حوریہ نے اذیت سے لب بھینچے اور اس کے نزدیک ہی رکھی کرسی پہ جگہ سنبھالی۔ وہ عبیر سے شاید چار پانچ سال بڑی تھی۔ اس کی حالت دیکھ اس کی آنکھوں میں نمی سی ابھری۔

تمہیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے تھی عبیر۔ اپنے لیے نہیں تو کم از کم اس شخص کیلیے جس نے تمہیں زندگی کی" جانب لانے کیلیے ہمت کی تھی۔" حوریہ نے سرگوشی کی کیفیت میں بولتے اس کا نحیف ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما جو سرد پڑ رہا تھا۔ کس قدر اذیت میں تھی وہ۔ ایک پل کیلیے تو حوریہ کو اپنی ہمت ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

میں شاید تمہیں نہیں سمجھ سکتی نہ میں سمجھ پاؤں گی کیونکہ جس اذیت کو تم نے سہا ہے وہ صرف تم ہی جانتی ہو" لیکن ان سب کو سہنے کے بعد بھی تم نے یہ کیسا قدم اٹھا لیا عبیر۔ تم اللہ کی آزمائش پہ پورا اترتے اترتے خالی ہاتھ رہ گئی کیونکہ تم نے اتنا بڑا گناہ سرزد کر لیا عبیر۔ تم کسی سے بات کرتی۔ اپنے دل کا حال سناتی۔ وہ باہر کھڑا شخص اس کی حالت دیکھو ایک بار اٹھ کر وہ تمہیں سننے کو ترس گیا ہے یار چھ گھنٹے بہت ہوتے ہیں کسی اپنے کو تکلیف میں مبتلا کرنے کیلیے۔ اس کی آنکھیں دیکھو اس کا ستا ہوا چہرہ دیکھو۔ اس کا اجڑا حال دیکھو۔ وہ سب تمہارے لیے ہے۔ اس کے سامنے اپنا دل تو کھولتی یار۔ اگر وہ تمہارا ہاتھ تھامنے کی بجائے رد کر دیتا تو پھر تو اس چیز کا کوئی جواز

بھی تھانا۔ کیوں کیا تم نے ایسا عبیر۔ ایک بار اٹھو۔ ہمت کرو ہمت کرنے سے تو اللہ بھی مل جاتا ہے۔ اگر علی کو نہیں پکار سکتی تو اللہ کو پکارو۔ اس ذات سے مدد مانگ لیتی۔ انسان ٹھکرا دیتا ہے میری جان بس واحد اللہ نہیں ٹھکراتا۔ ہم اللہ کو بھول جاتے ہیں لیکن وہ ہمیں نہیں بھولتا۔ اس دنیا میں تم سے بھی برے حالاتوں کے لوگ ہونگے عبیر۔ وحشتوں میں گھرے مشعل راہ ڈھونڈتے ہوئے خالی ہاتھ۔ وہ بھی تو زندگی گزار رہے ہیں نا تو تم نے ہی کیوں یہ راستہ چنا۔ تم نے سب کو یہ دکھانا تھا کہ یہ بیماری ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جب ساتھ دینے والا خود اللہ ہو۔ تم ناشکری ہو کیونکہ اللہ نے اس سب کے بدلے تمہیں علی جیسے انسان سے بھی نوازا تا کہ وہ تمہارے تمام دکھوں کا مداوا کر دے مگر تم نے ناشکری کی ہے عبیر۔ ایک بار اٹھو آنکھیں کھولو۔ امید بنو ان سب کیلیے جو ان حالاتوں سے گھبرا کر یہ حرام موت کو گلے لگاتے ہیں۔ تمہیں ان سب کیلیے مشعل راہ بننا ہے یار۔ تمہیں انہیں بتانا ہے ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔" (بے شک) اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ میں مقید عبیر کا ہاتھ کانپا تھا۔ حوریہ نے اپنے آنسوؤں کو سختی سے رگڑا اور اس کے چہرے پہ جھکی۔

میں اگر چاہتی تو علی کو حاصل کر سکتی تھی لیکن جانتی ہو میں نے ایسا کیوں نہیں کیا کیونکہ میں اسے تم سے چھیننا" نہیں چاہتی تھی۔ تمہیں وہ چاہیے تھا ہر سانس کی مانند اور میں تمہاری سانسیں تم سے کیسے جدا کر سکتی تھی۔ جب میں ایک غیر ہو کر تمہارا خیال کر سکتی ہو تم نے اس کا خیال کیوں نہ کیا جو اپنا سب کچھ تم پہ لٹانے کو تیار ہے۔ تم اس بات کو راز رکھنا کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ یہ راز کسی پہ بھی عیاں ہو۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔ لہجے میں ایک درد تھا اور یہ درد واحد علی کیلیے نہیں بلکہ سامنے ہوش و حواس سے بیگانہ لڑکی کیلیے بھی تھا۔ یکلخت اس کی نگاہ عبیر کی آنکھوں کے ہلتے پپوٹوں پہ پڑی۔ اس کے چہرے پہ ایک امید کی لہر دوڑی۔ وہ بے تابانہ اس کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چہرے پہ جھکی اور اس کے بالوں کو سنوارا۔ عبیر اب اپنا سر تکیہ سے اٹھاتے گہرے گہرے سانس رہی تھی۔ اس کی آنکھیں کبھی بند تو کبھی کھل رہی تھی۔ ایک سیکنڈ کیلیے حوریہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ گھبرائی مگر اگلے ہی لمحے اس نے مضبوطی سے عبیر کے ہاتھوں کو تھام کر سہلایا تھا جیسے اسے وہ اپنے ساتھ کا یقین بخش رہی ہو۔ آہستہ آہستہ عبیر کا سانس مدھم پڑنے لگا۔ بند آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے اطراف میں نگاہیں دوڑائی تھی۔ ایک نرس کی مدد سے اس نے مصنوعی سانس کی نالی اتروائی اور دھیما سا مسکراتے اسے دیکھا جو خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

سن سب رہی تھی مگر ہمت نہیں کر رہی تھی بس۔" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔ اسی دوران باہر دروازے پہ کھٹکا ہوا تھا۔ حوریہ اسے ایک نظر دیکھتے باہر کی جانب بڑھی۔

مجھے ایک بار اس سے ملنا ہے پلیز حوریہ۔

فلحال مجھے اس سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ صرف پندرہ منٹ زیادہ وقت نہیں لوں گی آپ کا۔ اگر آپ آنا" چاہیں تو آسکتی ہیں۔" وہ دھیمے سروں میں بولتے ان سب کو پریشان کر گئی ساتھ ہی اس نے ماہا کو اندر آنے کا کہا۔ وہ جو عبیر کی دوائیاں لے کر کچھ دیر قبل ہی ہسپتال پہنچی تھی آنکھوں ہی آنکھوں میں سب کو تسلی دیتے خاموشی سے اندر چلی آئی۔

کیسی ہو عبیر۔" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں عبیر سے مخاطب تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ عبیر نے اپنی نم پلکیں" جھپکائی۔ سانس لینے میں اسے ابھی بھی دقت ہو رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب وہ دونوں اس کے اطراف میں بیٹھی ہوئی تھی۔

آپ کون۔"ماہانے جھجک کر پوچھا۔"

فیوچر کی ایک کامیاب ڈاکٹر اور جہاں سے عبیر کا چیک اپ وغیرہ ہو رہا تھا وہ میری آنی ہے۔"وہ چہرہ جھکائے" دھیما سا مسکرائی۔ماہانے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

کیوں اٹھایا تم نے یہ قدم عبیر۔"حوریہ کی جانچتی آواز پہ اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔ماہانے" تیزی سے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما۔

کیونکہ مم۔میرا کوئی نہیں ہے۔"اسے بولنے میں بھی اچھی خاصی دقت پیش آرہی تھی۔یہ اندازہ ان دونوں" کو اس کی بات سننے کے بعد ہوا تھا۔

یہ بات تم کیسے کہ سکتی ہو عبیر۔تمہارا تو وہ ہے جو کسی اور کا نہیں ہے۔عبیر کے پاس علی ہے۔"حوریہ کا لہجہ" کانپ گیا تھا یہ بولتے ہوئے۔ماہا کو کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا لیکن وہ اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک گئی۔عبیر نگاہیں چرا گئی۔

"مجھے کسی کا سہارہ چاہیے تھا اور میں علی کو اپنا سہارہ نہیں بنانا چاہتی تھی اگر میری وجہ سے ا نہیں۔"

پتہ ہے میری مما کیا کہتی تھی عبیر۔وہ کہتی تھی کہ جو اللہ کو تھام لیتا ہے اسے کسی دنیاوی سہارے کی ضرورت" نہیں پڑتی کیونکہ یہ دنیا مذاق بنا دیتی ہے مگر اللہ وہ کبھی اپنے بندوں کو رسوا نہیں کرتا۔تم اس ذات کی جانب

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک قدم بڑھاؤ گی تو اللہ کو اپنے قریب سے قریب تر پاؤ گی۔" ماہا اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی نرمی سے بولی۔ عبیر نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔ آنسو گالوں پہ لڑھک آئے تھے۔

لیکن لائبہ آپی وہ مجھے ہرانا چاہتی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ منحوس ہوں۔" وہ آنکھوں کو شدت سے میچتے ہوئے" بولی۔ ان دونوں نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔

تم غلط ہو عبیر۔ تم خود ہار رہی تھی عبیر۔ اپنی ہار کا الزام کسی کو مت دو کیونکہ انسان کو کوئی شخص کوئی چیز کچھ" بھی اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک وہ خود نہ ہار مان لے اور تم نے ہار مان لی تھی۔" حوریہ آج اسے آئینہ دکھانا چاہتی تھی لیکن اس دوران بھی اس کا لہجہ ذرا بھی تلخ نہیں ہوا تھا۔

یہ جنگ تمہاری ہے اسے لڑنا بھی تمہیں ہے اور جیتنا بھی تمہیں ہی ہے۔ اگر لڑ کر جیتو گی نہیں تو فاتح کیسے کہلاؤ" گی میری جان۔" حوریہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت سے بولی۔ ماہا نے نم مسکراہٹ سمیت حوریہ کی جانب دیکھا جو اس سے کوئی رشتہ نہ ہونے کے باوجود بھی کیسے بڑی بہنوں کی طرح اسے سمجھا رہی تھی۔

یہاں کوئی بھی مجھے اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ ماما اور لائبہ آپی بہت مارتی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ سب میری وجہ سے" مر جاتے ہیں۔ میں سبز قدم ہوں منحوس ہوں بری ہو سب سے حسد کرتی ہوں۔ میری وجہ سے سب کی خوشیاں راکھ ہو جائیں گی۔" وہ ایک بار پھر روتے ہوئے اپنے دل کا حال سنا رہی تھی۔ ان دونوں نے خاموشی سے اسے سنا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم انسانوں سے امید لگا رہی ہو اور وہ توڑ پریشن میں ہی مبتلا کرتی ہیں عبیر۔ اللہ سے امیدیں لگاؤ سکون زندگی کا" حصہ بن جائے گا۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ زندگی میں کبھی کچھ برا نہیں دیکھا میں نے۔ میں نے بھی اذیتیں سہی ہے لیکن تم سے کم مگر پھر بھی اللہ پہ اپنا یقین برقرار رکھنے کی کوشش تھی میری۔ اگر اللہ پہ یقین نہ ہوتا تو آج زاویار میری قسمت میں کیسے ہوتے۔ اگر وہ برا وقت دکھاتا ہے تو کچھ اچھا بھی تو ہمارے لیے سوچتا ہے نا۔ اس کیلیے ہر انسان برابر ہے۔ وہ ذات انسانوں کی طرح تفریق نہیں کرتی۔" ماہا نے چہرہ جھکاتے اپنے آنسو پونچھے۔

جہاں دیکھتی تھی ہر طرف تاریکی سے ہی سامنا ہوتا تھا ذرا سی روشنی چاہیے تھی تا کہ امید کا دامن تھامنے میں " "کوئی مشکل پیش نہ آتی۔

وہ مشعل راہ ہے تاریکی میں بھی اس کی جانب قدم بڑھاؤ گی تو ذرا سی روشنی کیا ہر پار روشنی ہی پاؤ گی۔ تم قطرہ" مانگ رہی ہو وہ دریا سے نواز دیتا ہے۔ تم کس وہم میں ہو عبیر۔ تم نے اس ذات کو ابھی اچھے سے سمجھا ہی نہیں۔" حوریہ نم لہجے میں گویا ہوئی۔ اس کی باتیں آہستہ آہستہ ہی سہی مگر عبیر کے دل و دماغ پہ بندھی گرہ کھول رہی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عبیر کے ذہن پہ کیسے قابو پانا ہے۔

اللہ کو پکارتی ہو۔" عبیر نے اس کے سوال پہ چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ "

جی کم کم۔" وہ شرمندگی سے بولی۔ "

کبھی اپنے کسی غم کو لے کر اس سے مدد مانگی ہے۔" ایک اور سوال حاضر تھا۔ "

نہیں۔" اس نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلایا۔ "

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کبھی اپنے دل کا راز اس ذات پہ آشکار کیا ہے۔"عبیر نے آنکھیں میچی۔"

نہیں۔"اب کی بار اس کا لہجہ بھرا گیا۔"

کبھی شدت غم سے روتے ہوئے اسے پکارا ہے اس سے سکون طلب کیا ہے۔"حوریہ افسوس سے گویا ہوئی۔"

نہیں۔"وہ تھکے تھکے سے انداز میں بولی۔"

دنیا کی باتیں دل سے لگالی ہیں تبھی تو اللہ سے دل نہیں لگا پا رہی۔"اب کی بار وار گہرا تھا۔عبیر کے دل کے" ٹکرے ٹکرے ہو گئے۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔"وہ اذیت سے گویا ہوئی۔"

دن میں کتنی بار یاد کرتی ہو اس ذات کو۔"اس کے برجستہ سوال پہ وہ شرمندہ ہو گئی۔کیا جواب دیتی کہ وہ تو" اس ذات کو ہر لمحہ فراموش کر جاتی تھی۔

مہینے میں سال میں۔

جب سے پاپا چھوڑ کر گئے ہیں میں خود اندر سے مر گئی تھی۔"وہ روتے ہوئے بولی۔اس نے ہاتھ کو حرکت" دیتے چہرہ صاف کرنا چاہا لیکن ماہا نے اس کی اس کوشش کو ناکام بناتے اس کی آنکھوں کو صاف کیا۔

مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا عبیر۔"حوریہ نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جب تم اسے پکارتے سجدے میں نہیں جاؤ گی تو پھر صاف ظاہر ہے کہ ڈپریشن میں ہی جاؤ گی۔ تمہارے اس" مرض میں مبتلا ہونے کے پیچھے لوگوں کا ہاتھ کم تمہارا اپنا زیادہ ہے۔ جب تم نے خود کو ہی مار لیا تو پھر یہ فریبی دنیا کہاں جینے کی امنگ دیتی ہے۔ یہ مرتے شخص کو مزید بے دردی سے مارتی ہے۔" وہ اسے ایک تلخ حقیقت سے روشناس کروا رہی تھی اور عبیر غائب دماغی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے بلکل توقع نہیں تھی کہ وہ عبیر کے دل کو یوں ان باتوں سے باندھے گی۔

تمہیں خود کو خود ہی سنبھالنا ہو گا سنوارنا ہو گا کیونکہ یہ کام تم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔ اپنے آپ سے بہتر" آپ کو کوئی نہیں بدل سکتا۔" ماہا اس کا گال نرمی سے چھوتے ہوئے بولی۔ حوریہ ان دونوں کا دھیان ایک دوسرے کی جانب دیکھ اپنی جگہ سے اٹھی کہ اسی لمحے چبھن کے احساس سے اس نے آنکھیں میچ کر کھولی تو ہتھیلی پہ سرخ نشان واضح تھا۔ اس نے دوبارہ مٹھی بند کرتے ایک نظر اس ہینڈل پہ لگے کیل کو دیکھا اور تیزی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

حوریہ آپی۔" عبیر نے اسے پکارنا چاہا لیکن وہ بھاگتے ہوئے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ علی نے اسے باہر نکلتا دیکھ" قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔ حوریہ جو اپنے دھیان میں آگے کی جانب بڑھ رہی تھی ذوردار تصادم کی صورت میں لڑکھڑاتے خود ہی سنبھل گئی۔ اس سے پہلے کہ معیز سامنے کھڑی لڑکی کو تھامتا وہ دونوں کے درمیان فاصلہ قائم کر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایم ایم سوری وہ میں۔"معیز اس کی طرف دیکھ ہی کہہ رہا تھا وہ تو اس کی ہتھیلی سے نکلتے خون اور اپنی شرٹ پہ لگے نشان کو دیکھنے میں محو تھا۔

سب ٹھیک ہے مس۔"اس نے نرمی سے پکارا۔وہ دھیمے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلا گئی۔"

"تو آپ کے ہاتھ میں یہ زخم۔میرا مطلب کوئی مرہم یا دوا۔"

جب زخم اس ذات نے دیا ہے تو مرہم بھی وہی دے گا نا۔"وہ یقین سے گویا ہوئی۔معیز نے ستائشی انداز میں" اسے لمحہ بھر دیکھا۔

اتنا یقین ہے؟"اس کے سوال پہ حوریہ کو اپنے کہے گئے الفاظوں کا اندازہ ہوا تو لب بھینچ گئی۔"

اگر اس ذات پہ یقین نہ کرو تو کیا آپ پہ کروں؟"جواباً وہ بھی دوبدو بولتے اسے خاموش کروا گئی۔اس سے قبل" کہ معیز کچھ بولتا حوریہ ایک نگاہ اس پہ ڈالتے تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔معیز نے اس کی پشت کو تکتے اپنی پیشانی مسلی اور تھکا تھکا سا سانس فضا کے سپرد کیا۔

****

ماہا نے ایک نظر آنکھیں موندے لیٹی عبیر کو دیکھا اور دوسری نگاہ اندر آتے علی پہ ڈالتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس سے قبل کہ زاویار کمرے میں آتا ماہا نے اس کا بازو تھامتے اسے روک لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے خیال میں ان دونوں کا علیحدہ بات کرنا درست ہے" وہ زاویار کو دیکھتے دھیمے سے بولی۔ وہ اس کی بات کا" مطلب سمجھ گیا تبھی خاموشی سے وہی سے پلٹ گیا۔ ماہا کمرے سے نکلتی دروازہ بند کرنا نہ بھولی تھی۔ آواز پہ بھی اس نے آنکھیں نہ کھولی بس آنکھیں موندے مسلسل کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

میں منحوس ہوں۔" اس کی نم سرگوشی پہ علی نے اذیت سے لب بھینچتے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اس سے" ناراضگی جتانا چاہتا تھا لیکن نا چاہتے ہوئے بھی وہ جھکا اور اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مہکایا تھا۔

تم تو علی ظفر کی زندگی ہو یار۔" اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکاتے وہ گھمبیر لب و لہجے میں گویا ہوا۔ عبیر آنکھوں کو" سختی سے میچ گئی۔ شدت سے جی چاہا کہ اس کے ساتھ لگ کر خوب روئے۔

مم۔ مجھے معاف۔

اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے۔" وہ اس کی بات ان سنی کرتے تنبیہی لب و لہجے میں بولتے سیدھا" ہوا۔ عبیر نے سرخ متورم نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جو سیدھا علی کی سرخ ہوتی آنکھوں سے جا ٹکرائی۔

بہت اچھی سزا منتخب کی ہے تم نے میرے لیے۔ ان گزرے آٹھ گھنٹوں میں جیسے لمبی مسافت طے کر آیا" ہوں۔" وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس سے شکوہ کر رہا تھا۔ عبیر نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

یہی ہوں تمہارے پاس فکر مت کرو۔" وہ اس کے بال کان کے پیچھے اڑستے محبت سے بولا۔ عبیر کی آنکھیں" من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ وہ اس پہ غصہ کیوں نہیں ظاہر کر رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آپ مجھ سے غصہ۔"

اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں عبیر۔"اب کی بار اس کا لہجہ تھوڑا سا سخت تھا۔عبیر جہاں کی تہاں رہ گئی۔علی نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔اس کا چہرہ سپید پڑ رہا تھا۔

"مت کرو پلیز عبیر۔"

پہلے آپ نے کس طرح بات کی۔"وہ بھیگے لہجے میں بولی۔علی نے تھکا تھکا سا سانس فضا کے سپرد کیا۔"

کیونکہ مجھے غصہ آگیا تھا۔"وہ صاف گوئی سے بولا۔"

تو اب۔اب واپس چلا گیا کیا۔"اس نے پلکیں جھپکاتے سرعت سے پوچھا مگر وہ تو اس کے ہاتھ پہ لگی ڈرپس کی جانب متوجہ تھا۔اس کے ہاتھ چہرہ سب زردی مائل ہو رہا تھا۔

ہاں تم نے بھگا جو دیا اسے۔وہ اس کی بھیگی آنکھوں کو انگلی کے پوروں سے چھوتے انہیں اپنے لمس سے مہکا رہا تھا۔اس لڑکی کو جتنا وہ انسوؤں سے دور رکھنے کی کوشش کرتا تھا اتنا ہی وہ اپنی ان غلافی آنکھوں پہ ظلم ڈھایا کرتی تھی۔

مم۔میں نے۔وہ کیسے۔"اس کے چہرے کی جانب دیکھتے وہ دھیمے سے بولی۔علی نے گہری نگاہیں اس کی جانب" اٹھائی لیکن فلحال وہ یہ سب سمجھنے سے قاصر تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

فرصت میں بتاؤں گا کہ کیسے۔ ابھی یہ تمہارا اور میرا سیکریٹ۔" وہ اس کی ناک دباتے بھاری لہجے میں بولتے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلانے لگا۔ عبیر نے اپنا حلق تر کرتے آنکھیں میچی۔ اس کی اس حرکت پہ علی کی دھڑکنیں ناچاہتے ہوئے بھی منتشر ہوئی۔ اسی لمحے وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا ہے۔

بہت کوشش کی ہے اپنی ان وحشتوں کو مسکراہٹ سے چھپانے کی مگر تھک گئی۔ زندگی بہت تھکا دیتی ہے۔" کمرے کی خاموش فضا میں اس کی بھرائی آواز گونجی۔ علی جو یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ تڑپ اٹھا۔ آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی تھی۔

میں سمیٹ لوں گا میری جان۔" وہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھتے محبت سے بولا۔ اسی دوران" دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی زاویار اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پہ پتھریلا پن دیکھتے علی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ زاویار نے نرمی سے عبیر کے سر پہ ہاتھ رکھا اور اس کی جانب مڑتے وہ دوا کی شیشی اس کی جانب بڑھائی۔

اس شیشی میں موجود دوائیاں اصل دوائیوں سے مختلف ہے اور کافی حد تک نقصان دہ بھی۔ کسی نے جان بوجھ" کر یہ حرکت کی ہے۔" زاویار کے سرد لہجے پہ علی کے چہرے پہ بھی پتھریلا پن عود آیا۔

"یہ تمام میڈیسنز۔"

معیز نے بیگ ان کی جانب بڑھایا اور مسکراتے ہوئے عبیر کی جانب بڑھا۔

کیسی ہو بچہ۔" عبیر نے اس کے سوال پہ ہولے سے سر ہلایا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"معیز بھائی یہ آپ کی شرٹ پہ نشان۔"

ہاں وہ ایک لڑکی بھاگتی ہوئی جارہی تھی اس کا ہاتھ لگا زخم تھا اس کے ہاتھ پہ۔ رو بھی رہی تھی۔ "معیز نے شانے اچکاتے لاپرواہی سے بتایا۔ ماہا اور عبیر کی نگاہیں ایکدم اس کی جانب اٹھی۔

حوریہ۔ "ماہا کے لبوں سے نکلتی سرسراتی آواز پہ علی نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا۔ اس سب" میں الجھتے وہ یہ بات بلکل ہی فراموش کر چکا تھا۔

میں اگر چاہتی تو علی کو حاصل کر سکتی تھی لیکن جانتی ہو میں نے ایسا کیوں نہیں کیا کیونکہ میں اسے تم سے چھیننا" نہیں چاہتی تھی۔ تمہیں وہ چاہیے تھا ہر سانس کی مانند اور میں تمہاری سانسیں تم سے کیسے جدا کر سکتی تھی۔ "اس کی بات ایکدم عبیر کی سماعتوں میں لہرائی وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔

یہ تا عمر صرف آپ کا اور میرا اسکریٹ ہی رہے گا حوریہ آپی۔ "وہ دل ہی دل میں خود سے عہد باندھنے میں محو" تھی۔

بھائی مجھے جلد از جلد رخصتی چاہیے۔ "علی کے سپاٹ انداز پہ زاویار اور معیز دونوں نے بیک وقت مشکوک" نگاہیں اس کی جانب اٹھائی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات میں رتی برابر بھی فرق نہ آیا۔ عبیر کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔ نا جانے وہ رخصتی کا ذکر اتنی اچانک کیوں لے کر بیٹھ گیا تھا۔ ماہا نے علی کی جانب دیکھتے مسکراہٹ دبائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اور یہ آرڈر کس خوشی میں تم مجھ پہ لگا رہے ہو۔زاویار ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔وہ واپس اپنی ٹون میں لوٹ رہا تھا ان سب کیلیے تو وہی بہت تھا۔"وہ انہیں ہمیشہ ہنستا مسکراتا ہی اچھا لگتا ہے۔

"کیونکہ وہ میری منکوحہ ہے۔ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں رخصتی کے بعد وہ منکوحہ سے بیوی ہو جائے گی بس منکوحہ کا ٹیگ ہٹوا کر بیوی کا لگوانا چاہتا ہوں۔"وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتے معیز کو زبردست قسم کا قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گیا۔علی نے چہرہ جھکاتے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی۔زاویار کو زچ کرنے کا مزہ ہی الگ تھا۔

اس کی تیاریاں ہم کچھ دن ٹھہر کر کرتے ہیں۔"وہ لاپرواہی سے بولتے سر جھٹک گیا۔"

"ہاں ابھی تو آپ اپنی دوست کم محبوبہ عنایہ کے آنے کی تیاریاں کریں۔بھابھی ماں خیال کیجیے گا بری طرح فریفتہ ہیں وہ آپ کے شوہر پہ اور آپ کے شوہر کا زیادہ تر وقت بھی انہی کی سنگت میں بیتتا ہے ان کے آنے کے بعد۔پھر کون بھائی کون بہن کون باپ اور کون بیوی۔دوستی کب رشتے داری میں بدل۔"علی اس کے لاپرواہی سے بولنے پہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔ماہا کے چہرے سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی۔اب یہ عنایہ نامی کونسا عذاب تھا جو اس کے سر پہ مسلط ہونے جا رہا تھا۔اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔اس کا فق چہرہ دیکھ زاویار نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

"میری بیوی کو مجھ سے بدگمان کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ایک سیکنڈ لگے گا مجھے اس کی بدگمانی دور کرنے میں۔ہے ناماہا۔"اس کے معنی خیز لہجے پہ ماہا کے وجود کا سارا لہو چہرے پہ سمٹ آیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

فیکھا بس ایسی باتیں میں بھی اپنی بیوی سے کرنا چاہتا ہوں۔ آئی لائک کو ڈورڈنگ۔"وہ زچ کرنے والے انداز میں بولا۔ ماہا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

بس معیز بھائی ہی اچھے ہیں آپ تینوں بھائیوں میں۔"ان دونوں کی بیہودہ گفتگو پہ وہ چیخ کر بے دھیانی میں بولی۔اس کی بات پہ علی کا بلند بانگ قہقہہ بے ساختہ تھا۔ماہا کو اپنے کہے کا اندازہ شدت سے ہوا تبھی خواہ مخواہ شرمندہ سی ہو گئی لیکن ابھی بھی عنایہ نامی پھندا حلق میں اٹکا ہوا تھا۔

خیر میں یہ میڈیسنز یاور کو دے رہا ہوں وہ ٹیسٹ کروالے گا اور تم ڈسچارج پیپرز تیار کروا کر گھر جانے کی تیاری کرو۔ ماہا ذرا بات سننا۔"وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتے آخر میں ماہا سے مخاطب ہوا۔وہ اس کے یوں بلانے پہ سٹپٹا گئی۔سونے پہ سہاگہ علی کی نظریں۔وہ تیزی سے زاویار کی تقلید میں کمرے سے باہر نکلی۔

دیکھا علی بھائی کیسے دیکھ رہے تھے۔ آپ نے ان کے سامنے کیوں بلایا۔"وہ دانت کچکچا کر بولی۔"

وہ ترسا ہوا ہے یار۔"اس کی بات پہ ماہا کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی لیکن ایکدم عنایہ نامی لڑکی یاد آتے ہی وہ دل مسوس گئی۔زاویار جانتا تھا اس کے منہ پھلانے کی وجہ۔

جب وہ ذات عقل بانٹ رہی تھی تو کہاں تھی تم۔"زاویار نے اس پہ گہرا طنز کیا۔ماہا تڑپ اٹھی۔"

آپ کی تلاش میں تھی ڈر تھا کہ کہی ساری عقل مجھ میں نہ آجائے۔اب میں عقل مند اور آپ بے وقوف اچھا لگتا کیا۔"وہ آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔زاویار نے مسکراتی نگاہوں سمیت نفی میں سر ہلایا۔جواب دینے میں تو وہ ماہر تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہر جگہ میری تلاش ضروری تھی کیا۔" اس کی آنکھوں میں جھانکتے ایکدم اس کا لہجہ بدلا۔ ماہا کا سانس سوکھ گیا۔"

بلکل ضروری تھی کیونکہ اپنے حق پہ میں کسی کا حق برداشت نہیں کرتی زاویار ظفر بتا دیجیے گا اپنی کزن پلس" دوست عنایہ کو۔ ماہا زاویار نام ہے میرا۔ جیسے آپ کو اپنی بیوی پہ کسی کی نگاہ برداشت نہیں ہے ویسے ہی مجھے بھی اپنے شوہر پہ کسی کا حق نہیں برداشت۔" وہ بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے بے خوفی سے بولی۔ زاویار زیرِ لب مسکرایا۔

ماہا دوست یا کزن کے آنے کے بعد بھی بیوی بیوی ہی رہتی ہے کیونکہ بیوی کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔" وہ" اس کی پیشانی پہ ماتھ مارتے تاسف سے بولا۔ ماہا اپنی چوری پکڑی جانے پہ جھینپ گئی۔ بھلا وہ اس کے دل کی بات کیسے جان گیا تھا۔

سچ میں میری جھلی ہو تم۔" وہ اس کے سر سے سر ٹکراتے پیچھے ہوا اور ایک مسکراتی ہوئی بھرپور نگاہ اس پہ" ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا لیکن ماہا کا دل ابھی بھی اس عنایہ نامی بلا کی جانب سے پرسکون نہیں ہوا تھا۔ اس نے بے چینی سے اپنے ہاتھوں کو مسلا۔

بھابھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" عبیر کی سہمی ہوئی آواز پہ ماہا نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔"

تم جانتی ہو میں نے سنا تھا کہ محبوب کا ہاتھ تھامنے سے آپ کا تمام ڈپریشن اور خوف کسی حد تک ختم ہو جاتا ہے" مگر شاید تم نے اب تک اس رشتے کو محسوس ہی نہیں کیا ہے اسی لیے اب اس بات کا احساس تمہیں علی بھائی ہی

دلائیں گے۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے محبت سے بولی۔ دروازے پہ ایستادہ علی نے مسکراتی نگاہوں سے اندر کا منظر دیکھا۔

دیکھا کتنا جان گئی ہیں میری بھابھی ماں مجھے۔

آپ کو نہیں جانوں گی تو کس کو جانوں گی علی بھائی کیونکہ جو رشتہ میرا آپ کے ساتھ ہے وہ کسی کے ساتھ نہیں ہے۔" اس کے لہجے کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں بھی علی کے لیے بے تحاشہ عقیدت تھی۔ علی نے آگے بڑھتے محبت سے اسے ساتھ لگاتے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

****

ہسپتال سے نکلتے اس کا رخ سیدھا تھانے کی جانب تھا کیونکہ حسن کی اطلاع کے مطابق مزمل کسی کے بھی قابو میں نہیں آرہا تھا۔ اس دن کے بعد وہ ایک بار بھی مزمل کی خاطر تواضع نہیں کر پایا تھا جو آج اس کا کرنے کا بھرپور ارادہ تھا۔ تھانے پہنچتے ہی اس کا رخ سیدھا اپنے آفس کی جانب تھا۔ اس کے جاتے ہی حسن بھی اس کی تقلید میں اس کے آفس میں داخل ہوا تو زاویار نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

کہاں رہ گئے تھے یار۔ اس نے حیرت سے استفسار کیا۔

بس کچھ مصروفیات ہو گئی تھی۔ تفصیل بعد میں بتاؤں گا پہلے یہ بتاؤ کہ اس نے منہ کھولا۔ مزمل کے ذکر پہ اس کے چہرے کے تاثرات ازحد پتھریلے تھے۔ حسن نے غصے سے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں کچھ بھی نہیں حالانکہ بہت مار پیٹ کی ہے لیکن وہ مسلسل بس ہنس ہی رہا ہے نجانے کیوں۔" حسن کی ناسمجھ آواز پہ زاویار نے پر سوچ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی اور تیز تیز قدم اٹھاتے حوالات کی جانب بڑھا جہاں اسے ڈالا گیا تھا۔ مزمل کی نگاہیں اس کی جانب اٹھی تو وہ تمسخر سے مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ کچھ عجیب سی تھی یہی چیز اسے بے چین کر گئی۔

چلو سوچ رہا تھا کہ شاید تم اس جگہ کو شرف نہ بخشو لیکن ملاقات ہو ہی گئی۔" مزمل بے تحاشہ پر سکون" تھا۔ زاویار نے کٹیلی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

تجھ جیسے انسان کی خاطر داری بھی تو کرنی تھی۔ تو جانتا ہے نا کہ کس سے مخاطب ہے تو۔ پانچ منٹ" بھی کم ہونگے میرے لیے تجھے تمام گناہوں کی سزا کے طور پہ پھانسی کے پھندے پہ ٹانگنے کیلیے۔" وہ دل جلانے والے لہجے میں بولتے اسے چونکا گیا۔ مزمل کو زاویار کی آنکھوں کی چمک ٹھٹھکا گئی۔

کیسا لگ رہا ہے پھر یہاں آکر سالے صاحب۔" اس نے ایک جھٹکے سے مزمل کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے" پیچھے کی جانب جھٹکا دیتے درشتگی سے استفسار کیا۔ گرفت اس قدر سخت تھی کہ اسے اپنے سر کے بال جڑ سے اکھڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اسکی درد سے پھیلی آنکھیں دیکھ زاویار فتح مندی سے مسکرایا۔

بے حد اچھا اور پر سکون۔ تجھے کیا لگا میری بہن کو میرے ہی خلاف استعمال کر کے تو مجھے پکڑوائے گا اور میں" پکڑا جاؤں گا۔ میرا کام تمام ہو جائے گی۔ ہمارا دھندا بند ہو جائے گا۔ تجھے لگا تو نے اصل مجرم کو پکڑ لیا ہے۔" وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مزے سے بولتے بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔زاویار کی گرفت اس کے بالوں پہ مزید سخت ہوئی۔حسن کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔

تجھے ایک راز کی بات بتاؤں۔مزمل سر گوشی میں بولتے اس کے نزدیک ہوا۔زاویار نے خاموشی سے اس کی" جانب دیکھا۔

تو اپنے آپ کو شیر سمجھ کر دھاڑتا ہے نا اصل میں تو شیر نہیں ہے گیڈر ہے جو اتنی سی جیت کو جشن کی طرح منا رہا ہے اور سمجھ رہا ہے کہ تو جیت گیا حالانکہ اصل جیت تو ہماری ہوئی ہے۔تو گیڈر۔"اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا زاویار کے تھپڑ نے اس کا منہ وہی بند کروادیا تھا۔اس کا ہونٹ بری طرح پھٹ چکا تھا جس کی بدولت اسے اپنے حلق میں نمکین خون کا ذائقہ محسوس ہوا۔وہ اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ مزمل پہ مزید وار کرتا حسن نے تیزی سے اسے تھام لیا۔زاویار نے چہرہ موڑ کر گہرا سانس بھرتے اپنے اشتعال پہ قابو پایا ورنہ شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ گولی سے اسے شوٹ کرکے کام تمام کردے۔بہت مشکل سے اس کی رگوں میں ابلتا خون کنٹرول میں آیا تھا ورنہ وہ آج اسے جان سے مارنے کے درپے تھا۔

تجھے کیا لگ رہا ہے کہ مجھے پکڑنے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا نہیں۔"وہ استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔"

یہ سلسلہ مزید آتش فشاں کی طرح پھیلے گا اور بہت تیزی سے پھیلے گا ایس پی۔"وہ اس کی پشت کو تکتے نہایت" دیدہ دلیری سے چلایا۔زاویار نے پلٹ کر اپنی کاٹ دار نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کون ہے تیرے ساتھ اس گینگ کا حصہ۔"وہ اس کا جبڑا مٹھی میں جکڑتے سفاکی سے بولا۔مزمل کو اپنا سانس" رکتا ہوا محسوس ہوا۔زاویار نے گرفت مزید سخت کر دی۔

نہیں بتاؤں گا۔"اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔"

بس اتنا جان لو کہ جب تمہیں اس کے بابت علم ہو گا تو تم لوگوں کی سانسیں تھم جائے گی۔ہم کوئی کام کچا نہیں" کرتے اور بہت جلد میں بھی یہاں سے باہر ہو نگا۔پھر کیا کرے گا تو ایس پی۔"اب کی بار وہ بدتمیزی پہ اتر آیا۔زاویار نے اپنی قہر برساتی نگاہیں اس کی آنکھوں میں ڈالی اور اس کے بالوں کو کھینچتے پیچھے کی جانب جھٹکا دیا۔کڑک کی آواز کے ساتھ ہی مزمل کے حلق سے دلخراش چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی۔وہ چلا کر رہ گیا۔اگلے ہی لمحے وہ اپنی گردن پہ ہاتھ جمائے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔

مجھے اپنے سامنے زبان چلانے والے مجرم ناپسند ہیں اور جب کوئی میرے سامنے اونچی آواز میں بولتا ہے تو اسے" یہ چیز انتہائی مہنگی پڑتی ہے اب اپنا ہی انجام دیکھ لے۔"وہ اس کی آنکھوں کو دیکھتے کھل کر ہنسا جو ضبط کے مارے سرخ پڑ رہی تھی۔

بہت جلد تیرے تمام ساتھی بھی تیرے ساتھ پھانسی کے پھندے پہ ہونگے اور انہیں لٹکانے والا کوئی اور نہیں" زاویار ظفر ہو گا۔کیا کہتے ہو تم لوگ کہ ابھی تک کوئی ایسا افسر نہیں آیا جو یہ کام کر سکے تو کان کھول کر میری بات سن لو زاویار ظفر کوئی کتا نہیں کہ جس پہ کسی نے ہڈی ڈالی تو وہ اس کا گرویدہ ہو گیا نہ ہی میں ضمیر فروش

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہوں۔مجھے اپنے اعمالوں کا جواب صرف اللہ کو دینا ہے۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتے حوالات سے باہر نکلنے لگا کہ ایک بار پھر اس کی ہلکی سی آواز زاویار کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"تو نہیں بچے گا ایس پی۔کچھ نہیں کر پائے گا۔" اب کی بار زاویار اسے سرے سے نظر انداز کرتے ہنس دیا۔

"میں بچھتاؤں گا یا نہیں یہ بعد کی بات ہے فلحال تو اپنے تڑپنے کا تماشہ دیکھ اور ہاں حسن ذرا ایچ ڈی کیمرے میں ویڈیو بنانا۔" وہ حسن کو حکم صادر کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔باہر نکلتے ہی تین اہلکار ایک ہی لائن میں چہرہ جھکائے اسی کے منتظر تھے۔وہ مضبوط قدم اٹھاتے ان کی جانب بڑھا ان تینوں کا حلق تک سوکھ گیا۔

"جانتے ہو مجھے اپنے پیشے سے غداری کرنے والے لوگ کس قدر برے لگتے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ میری پستول سے نکلی ایک گولی ان کے سینے میں پیوست ہو جائے۔" وہ ان تینوں کو شانہ تھپتھپاتے جتانے والے لہجے میں بولا۔ان تینوں کا رنگ اس کے سفاک لہجے پہ پھیکا پڑ گیا۔

"ارے کیا ہوا تم لوگ کیوں پریشان ہو رہے ہو۔تم میں سے کوئی ایسا تھوڑی ہے۔تم لوگ تو بہت نیک ہو اور مجھے تم لوگوں پہ پورا بھروسہ ہے۔آخر کو میرے انڈر جو کام کرتے ہو۔پیسوں کے لالچ میں اس حد تک نہیں گر سکتے۔" وہ ان تینوں کو تسلی دینے والے انداز میں گویا ہوا۔اسی لمحے ان کا سانس بحال ہوا۔وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلا گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خیر اندر جاؤ اور اس کے ہاتھوں اور پاؤں کی دو دو انگلیاں توڑ دو تا کہ جس وجود پہ اسے اتنا ناز ہے اس پہ ناز" کرنے کی کوئی وجوہات باقی نہ رہیں۔" اس کے حکم پہ ان تینوں نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔ زاویار نے بھنویں اچکائی۔

اس۔ سر وہ ابھی تو کیس بھی فائل نہیں ہوا اور ان کا مجرم ہونا بھی۔ ایسا تو قانون بھی الاؤ نہیں کرتا وہ بھی پختہ" ثبوت مانگتا ہے تو ہم کیسے۔ مم۔ مطلب اگر ڈی آئی جی۔

اس وقت یہاں کون موجود ہے۔" وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے دھاڑا۔ اس کا تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

یہ کیس میرے انڈر ہے میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس لیے جو کہا ہے وہی کرو۔" وہ زہریلے" لہجے میں بولا۔ ان میں سے ایک نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے چہرے پہ جس قدر سرد مہری تھی لہجہ اس کی بدولت بے حد ٹھنڈا ٹھار تھا۔ زاویار نے لب بڑی دقت سے مسکراہٹ میں ڈھلے۔ اگلے ہی لمحے اس نے فراز کی ناک پہ ایک مکہ مارا تھا۔ وہ درد سے بلبلاتے کراہ کر رہ گیا۔

"سس۔ سر یہ۔"

پختہ ثبوت۔ قانون مجرم ملزم کا گیم ذرا دیر کیلیے روکتے ہیں۔ یہ ناک سے نکلتا خون اس بات کی جانب تو نشاندہی" کر رہا ہے نا کہ مزمل نے ہمارے اہلکاروں پہ ہاتھ اٹھانے کی جرأت کی ہے اور اس کی سزا کیا ہے۔" اس نے براہراست ایک اہلکار کی آنکھوں میں دیکھا جس نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔ زاویار سفاکیت سے مسکرایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ۔ ہم سب سنبھال لیں گے سس۔ سر۔" زاویار کی آنکھوں میں شیطانی چمک لہرائی۔"

بہت ترقی کرو گے تم۔" وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے اپنے آفس کی جانب آ گیا۔"

مم۔ میں نہیں جاؤں گا۔" فراز اپنے ناک سے بہتا خون پونچھتے درد سے کراہتے ہوئے بولا۔۔ جواباً ان دونوں" نے بے دھیانی سے شانے اچکائے۔ وہ دونوں فلحال اب ظفر والا حال خود کے ساتھ نہیں کروانا چاہتے تھے۔

ہمیں تو جانا پڑے گا کیونکہ یہ زاویار سر کا حکم ہے اور ہم ان کا حکم ٹال کر موت کو اپنی جانب دعوت نہیں دے" سکتے۔" وہ سر جھٹک کر بولتے حوالات کی جانب بڑھ گیا۔ کرسی پہ بیٹھتے ہی اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا تو ایک ہی سانس میں پی لیا۔ حسن نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جو اب چہرہ جھکائے اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

پریشان ہو۔ حسن کی آواز پہ وہ چہرہ اٹھائے اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا پھر ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

اس سے پہلے بھی تین کیس لڑ چکا ہوں اور فاتح بھی کہلایا ہوں مگر اس کیس میں اگر ایک پنہ کھلتا ہے تو اس کے" بعد ایک نیا سرا ہاتھ میں آجاتا ہے۔ اگر اصل مجرم مزمل نہیں ہے تو پھر کون ہے۔ مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ یہ سب ہمیں گمراہ کرنے کیلیے کیا گیا ہے تاکہ ہمارا دھیان اصل چیز کی جانب جا ہی نہ سکے کیونکہ بچے تو اب تک بازیاب نہ ہو سکے کیونکہ مزمل کچھ بولنے کو تیار نہیں ہے۔ کہی یہ سب ان سب کی ملی بھگت۔" زاویار نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار اگر یہ ان سب کی ملی بھگت بھی ہے تو بچوں کو تو یہ لوگ پھر بھی کہی نہیں بجھوا سکتے کیونکہ پورے شہر میں" جگہ جگہ ناکہ بندی ہے۔ ایسے میں کیسے بچوں کو شفٹ کیا جا سکتا ہے۔" حسن نے اسے تسلی دینی چاہیے جسے سن کر وہ کچھ حد تک پر سکون ہو بھی گیا تھا۔

یہ بات میں نے جان بوجھ کر مزمل کے سامنے نہیں کی کیونکہ اس کے اصل ارادوں سے فلحال ہم ناواقف" ہیں۔ اگر آس پاس ہی اس کا ایسا کوئی ساتھی ہے جو بھرپور انداز میں اس کا ساتھ دے رہا ہے تو پھر کام شدید خراب ہونا تھا۔" حسن کی بات سے وہ بھی کسی حد تک متفق تھا۔

اب بس ایک ہی حل کے اس سب کا۔ جسمانی ریمانڈ۔ تمہیں اب ایک کام کرنا ہے حسن کسی بھی طرح" عدالت سے نوٹس لے کر اسکا ریمانڈ حاصل کرو۔ اس سے قبل کہ مزمل کا ساتھی کوئی انتہائی قدم اٹھائے یا پھر ہمارے سارے اقدام پھیکے پڑ جائے۔ اب نہیں تو ریمانڈ کے بعد تو ضرور بکے گا یہ۔" وہ فائلوں کے پلندے کو گھورتے سنجیدگی سے اس سے مخاطب کیا۔ حسن نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

تم بے فکر رہو یہ کام تو چٹکیوں میں ہو جائے گا۔" وہ نہایت پر جوش ہو چکا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ زاویار کو سلیوٹ" کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی زاویار نے اپنی کرسی سے پشت ٹکاتے آنکھیں موندلی۔ آنکھیں موندتے ہی ایک بار پھر مزمل کی باتیں ذہن کے پردوں پہ لہرائی تو وہ بے چینی سے آنکھیں کھول بیٹھا۔ ایک عجیب سا خالی پن اس کی رگ رگ میں اتر چکا تھا نجانے کیوں۔ اس نے دراز کھولتے اپنی گاڑی کی چابیاں نکالی اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک سوال کا جواب تو دیتے جاؤ ایس پی۔" اس کی بکواس پہ ایک بار پھر زاویار کا دماغ گھوم گیا۔ اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے خود پہ قابو پایا۔ وہ سلاخوں کو تھامے نڈھال سا کھڑا تھا۔ زاویار نے ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالی۔

اپنی کمزوریوں کی حفاظت کرنی چاہیے نا ایس پی کیونکہ اگر وہ ہاتھ لگ جائیں تو مسل دی جاتی ہیں۔ وہ معنی خیزی سے بولتے نجانے کیا جتانا چاہ رہا تھا۔ زاویار کی آنکھوں کی پتلیاں ایک لمحے کیلیے حیرت سے پھیلی اگلے ہی لمحے وہ خود پہ قابو پا چکا تھا۔

پھر تو تیرے مسلے جانے کا وقت قریب ہے سالے صاحب۔" زاویار کی بات پہ اس کے مسکراتے لب سمٹ گئے۔ آنکھوں میں ناگواری سی چھا گئی۔ زاویار لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ مزمل نے نخوت سے اس کی پشت کو تکا اگلے ہی لمحے اس کے لبوں پہ پھیلنے والی مسکراہٹ نہایت غیر متوقع تھی۔

****

اب کیسی طبیعت ہے عبیر کی۔" ظفر کی پریشان کن آواز پہ علی نے ہولے سے مسکراتے انہیں تسلی دی۔"

اب ٹھیک ہے بابا آپ پریشان مت ہو کیونکہ آپ کی طبیعت خرابی ہم افورڈ نہیں کرسکتے۔" ماہا کی ہشاش بشاش" آواز پہ ظفر نے مسکرا کر اس کی جانب اپنی بانہیں واں کی تھی۔ اب کی بار وہ بھی بغیر کسی تردد کے ان کی بانہوں میں آسمائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دس از ناٹ فیئر بابا۔ جب سے ماہا آئی ہے سب کے دل میں جو پیار صرف میرے لیے تھا وہ بٹ گیا ہے۔ رائقہ منہ بسور کر بولتے ان سب کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔

"تو سیکھو پھر بھابھی ماں سے کچھ کہ سسرال آکر بھی انہوں نے سب کو اپنا گرویدہ کر رکھا ہے۔"

تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ رائقہ ایسا نہیں کر سکتی۔ وہ تو مجھ سے بھی کہی زیادہ ہنس مکھ ہے۔ دیکھیے گا آپ ہماری" رائقہ بھی سب کے دلوں پہ راج کرے گی۔" ماہا نے محبت سے جواب دیا۔ رائقہ اس کی بات پہ کھل کر مسکرا دی۔

عبیر سو رہی ہے رائقہ۔" علی نے براہ راست اسے مخاطب کیا تو وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔"

بہت مشکلوں سے سوئی ہے ورنہ اس کے ذہن پر تو بس غلط سوچیں ہی سوار تھی۔ نجانے کیا چلتا رہتا ہے اس" کے چھوٹے سے دماغ میں۔" رائقہ کے لہجے میں افسوس در آیا۔ علی کی سماعتوں میں ڈاکٹر کی گئی باتیں لہرائی تو وہ بے چینی سے پہلو بدلتے ایک جھٹکے میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سب نے تشویش سے اس کی جانب دیکھا۔

میں ایک بار اسے دیکھ آؤ جب تک دیکھوں گا نہیں تو تسلی نہیں ہو گی۔" وہ سنجیدگی سے بولتے اس کے کمرے" کی جانب بڑھا۔ ظفر کی پر سوچ نگاہیں علی کی چوڑی پشت پہ جمی تھی جس کا برتاؤ کل کے حادثے کے بعد کچھ بدلا بدلا سا تھا۔ وہ جو بے وجہ ہی مسکراتا رہتا تھا اب سنجیدگی سے ہر پہلو پہ بات کر رہا تھا۔ اس نے ذرا سا دروازہ کھولتے اندر جھانکا تو پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ گہرا تھا سانس کرتے اندر داخل ہوا۔ کمر شل کرنے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بدولت عبیر کی نیند میں ذرا سا بھی خلل پڑے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اندھیرے میں ہی اس کے بیڈ کے نزدیک پہنچے اس کی مدھم سانسوں کی آواز علی کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے باقاعدہ آسمان کی جانب دیکھتے اللہ کا شکر ادا کیا ورنہ کل اس کی بگڑتی حالت دیکھ علی کو اپنی سانسیں بھی رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ وہ اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالتے اس کی پیشانی پہ جھکا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی کھلی آنکھیں دیکھ علی کا دل دھک سے رہ گیا۔

عبیر۔"اس نے دھیمے سے اسے پکارا جس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ عبیر نے نگاہیں گھمائی۔ علی نے" فوراً سے پیشتر سائیڈ لیمپ جلایا تو اس کی جانب کا پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ اس کا چہرہ دیکھ علی کا دل تڑپ کر رہ گیا۔

کیوں رو رہی ہو۔ کہی درد ہو رہا ہے کیا۔ سب ٹھیک ہے نا مجھے بتاؤ اور کھل کر بتاؤ پلیز جو بھی ہو رہا ہے۔"اس" نے پے درپے سارے سوال کر ڈالے۔ عبیر اپنے ہاتھوں پہ دباؤ ڈالتے اپنی جگہ پہ بیٹھی اور اسے بغیر سوچنے سمجھنے کا موقع دیے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔ علی کا دل اس کی حرکت پہ تیزی سے دھڑک اٹھا۔

مم۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا۔"وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ علی نے اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنایا۔"

کیا میرے ہوتے بھی ڈر لگ رہا ہے۔" علی نے ذرا سا جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ نفی میں سر" ہلا گئی۔ علی نے نرمی سے اسے ساتھ لگاتے اس کے سر پہ اپنی گال ٹکا دیا۔ ب وہ مکمل طور پہ اس کے حصار میں مقید تھی۔

"مجھے نہیں سونا اندر۔ مجھے سب کے ساتھ بیٹھنا ہے سب سے باتیں کرنی ہے۔ مجھے اکیلا نہیں رہنا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"توکون کہ رہاہے اکیلا رہنے کو میری جان۔ چلو اٹھو ہم ابھی باہر چلتے ہیں۔ ویسے بھی بابا ابھی تمہارا ہی پوچھ رہے تھے۔" علی اس کی آنکھوں کو صاف کرتے اسے سہارہ دے کر اٹھاتے ہوئے بولا۔ عبیر نے ہاتھ کی پشت سے اپنی آنکھیں رگڑ ڈالی۔

"کب تک اندھیرے میں بیٹھ کر روتی رہو گی عبیر۔ یوں رونے کے بہانے ڈھونڈنے والے لوگ بزدل ہوتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ میری عبیر کو کوئی بزدل کہے۔" وہ اس کے شانوں پہ ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے سمجھا رہا تھا۔ عبیر نے اس کی بات سمجھتے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔ علی کے لبوں پہ ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ بکھر گئی۔ اگلے ہی لمحے نجانے کیا سوچ کر علی نے اس کے شانوں پہ دباؤ بڑھایا تو اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی۔ علی نے پرسوچ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جواب اس سے فاصلہ قائم کر چکی تھی۔

"کیا ہوا عبیر سب ٹھیک ہے نا۔ کہی درد ہوا کیا۔" وہ نجانے اس کے منہ سے کیا اگلوانا چاہتا تھا لیکن عبیر کے لبوں پر تو قفل لگا ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔

"میرے خیال میں تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے لاؤ دکھاؤ مجھے۔ اگر ایسا کچھ ہے تو تم مجھ سے کھل کے شیئر کر سکتی ہو عبیر۔ دل میں بات رکھنے والے لوگ مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے اور میں جانتا ہوں کہ تم خود کو میری نظروں میں برا نہیں بنانا چاہوں گی۔" عبیر کا رنگ اس کی بات پہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ اس نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وپ۔ پپ۔ پتہ نہیں یہاں کیوں درد ہوتی ہے مجھے۔ رات کو سوتی ہوں تو ایسا لگتا تھا کہ کسی گہری کھائی میں گر رہی ہوں اندھیرے میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اتنے سارے لوگ میری جانب ہی آرہے ہو۔ مم۔ مجھے اکیلے کمرے میں نہیں رہنا۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔" بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرا گیا۔ علی نے سختی سے اپنے لبوں کو بھینچا اور آگے بڑھتے اسے صوفے پہ بٹھاتے خود اس کے شانے سے ذرا سی قمیض سرکائی تھی۔ عبیر اس کی حرکت پہ تڑپ کر رہ گئی۔ اگلے ہی لمحے علی کی آنکھوں میں جیسے لہو اتر آیا۔ اس کے کندھے پہ ذرا ذرا سے فاصلے پہ تین سے چار نشان تھے جیسے کسی نے انجیکشن دیا ہو مطلب ڈاکٹر کی کہی بات درست تھی کہ عبیر کوئی انجیکشن۔ اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس نے تیزی سے رخ موڑتے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔

عبیر کیا تم کسی قسم کے انجیکشنز یوز کرتی رہی ہو۔" علی کی بات پہ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اس نے بے یقینی کی کیفیت میں علی کی جانب دیکھا۔ اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ وہ اس سے اس قسم کا سوال کرے گا۔

آپ ایسا کیسے کہ سکتے ہیں میں جانتی ہوں میں نے غلط کام کیا ہے لیکن آپ انجیکشنز میں کیوں ایسا کام کروں گی۔" اس کا لہجہ روتے روتے خود بخود اونچا ہو گیا تھا۔ علی کو شدت سے اندازہ ہوا کہ عبیر کو اس کی بات کس قدر ناگوار گزری ہے تبھی وہ لب بھینچ گیا۔ وہ دوزانوں اس کے نزدیک بیٹھے اس کے دونوں ہاتھ تھام گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھو ابھی یہ سب میں نہیں ڈاکٹر کہہ رہی تھی جنہوں نے تمہارا پر علاج کیا ہے اس وقت میں بالکل نہیں جانتا تھا کہ انہوں نے یہ بات کس بناء پر کی لیکن اب تمہارے کندھوں پر یہ نشان مجھے پریشان کر رہے ہیں۔ یہاں سچ مجھ سے انجکشن کے نشان موجود ہیں۔ تمہارے وجود پے یہ نشان اگر تمہارے دیے نہیں ہیں تو پھر کون۔" وہ پریشانی سے کچھ بولتے بولتے رو کا اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں وحشت اتر آئی۔ اس نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا۔ عبیر اس کے پل پل بدلتے تیور دیکھ گھبر اگئی۔

چچلو اٹھو ہم باہر چلتے ہیں۔" علی نے بات بدلنا ہی ٹھیک سمجھا لیکن اس کے چہرے پہ غیر محسوس انداز میں ایک سختی در آئی تھی جو ابھی کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔

تم سوئی نہیں عبیر۔" ماہا نے اسے علی کی تقلید میں باہر آتا دیکھ مسکرا کر استفسار کیا تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔ ظفر نے نرمی سے اسے ساتھ بٹھایا تو وہ اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔

سب ٹھیک ہے۔" ظفر نے غیر معمولی خاموشی محسوس کرتے نا سمجھی سے اسے مخاطب کیا تو وہ کھل کر ہنس دیا۔

جی بابا سب کچھ ٹھیک ہے کیا میرے ہوتے کچھ غلط ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی اسے نیند نہیں آرہی تھی اس لئے میں باہر لے آیا۔" اس نے صوفے سے پشت ٹکاتے سہولت سے بات گھمائی۔ عبیر اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اسی دوران ایک ساتھ ہی زاویار اور معیز کی آمد پہ سب کی نگاہیں بیک وقت ان دونوں کی جانب اٹھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو عبیر ہم اندر چلتے ہیں۔" رائقہ اس کا ہاتھ تھامتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ ماہا نے پریشانی سے زاویار کی جانب دیکھا جو تھکا تھکا سا اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔ عین اسی لمحے زاویار کی نگاہیں اس کی آنکھوں سے ملی تو وہ سٹپٹا گئی۔ زاویار نے چہرہ جھکاتے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

بھائی کھل کر ہنس لیں یار دیکھ کر آپ کی اپنی ہی بیوی ہے۔" علی کی شرارت سے بھرپور آواز پہ زاویار نے تاسف سے اسکی جانب دیکھا۔

کیا اس سب کیلیے مجھے تمہاری صلاح کی ضرورت ہے۔" زاویار نے عجیب سے انداز میں بھنویں اچکائی۔ اس سے قبل کہ ان کی باتیں مزید طوالت بخشتی ماہا پہلو بچاتے رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ان سب کے منظر سے ہٹتے ہی زاویار کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہوئے۔ علی بھی تیزی سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

رپورٹس اگئی ہیں ان دوائیوں کی۔ وہ بہت ہیوی قسم کی نشہ آور ادویات ہیں جو عبیر لے رہی تھی۔ اس نے شروع سے وہ ادویات استعمال ہی نہیں کی جو ڈاکٹر نے بتائی تھی مطلب یہ کام شروع سے ہی ہوا ہے۔" زاویار کی بات پہ علی نے اپنی لہو رنگ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

اور یہ کام لائبہ اور پھپھو کی سوا کون کر سکتا ہے بھائی۔ جانوروں سے بھی بدتر برتاؤ رکھا ہے انہوں نے عبیر کے ساتھ۔ اس کے وجود پہ ڈاکٹرز کے مطابق انجیکشن کے نشانات تھے۔ شاید وہ انجیکشنز بھی اسے لائبہ۔" معیز نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے پرسکون کرنا چاہا جس کی ماتھے کی شریانیں پھٹنے کے نزدیک تھی۔ زاویار نے اپنے درد سے پھٹتے سر کو سنبھالتے ظفر کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"میں ٹھیک ہوں بابا۔بس وقتی ایسے ہو جاتا ہوں۔ آپ پریشان مت ہوا کریں۔"

میرے بچوں کی زندگیوں میں زہر گھولنے والے میری بہن۔"وہ بھیگے لہجے میں بولے۔ان تینوں نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔

بابا آپ یوں بول کر ہمیں پرایا تو مت کریں۔یہ تو وہ سب ہے جو ہماری قسمت میں تھا۔اب وہ جا چکی ہیں خیر معافی تو ابھی بھی انہیں نہیں ملے گی۔سزا کی مستحق تو وہ ہے لیکن خود کو ذمہدار ٹھہرانا چھوڑ دیں بابا۔"زاویار نے اس کے ہاتھ کی پشت پہ بوسہ دیا۔

آپ ہماری کل کائنات ہیں۔اس گھر میں ہمیں بس ایک آپ ہی تو نظر آتے ہیں بابا۔"معیز کی بات پہ ظفر نے نرمی سے ان تینوں کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا تھا۔

روتے ہوئے ویسے آپ کسی ظالم حسینہ سے کم نہیں لگتے۔"علی کی شرارت میں ڈوبی آواز پہ ظفر نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی تو وہ کھل کر ہنس دیے۔

بابا ویسے آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا بیٹا اب شادی کرنا چاہتا ہے۔"زاویار نے علی کا کان جکڑتے ظفر کو اس کی شکایت لگانی چاہی۔علی کھل کر ہنس دیا۔

ہاں تو۔بہت دبالیا حسرتوں کو۔اب جو ہو گا ڈنکے کی چوٹ پہ ہو گا۔"وہ ایک ادا سے بولا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے میں کیا سوچ رہا ہوں کہ بابا میرے ساتھ معیز بھائی کا نمبر بھی آنا چاہیے آفٹر آل وہ میرے سے بڑے ہیں۔" علی نے معیز کو بھی اپنی باتوں میں گھسیٹا۔ ظفر نے محبت پاش نگاہوں سے اپنے تینوں بیٹوں کو دیکھا۔

بلکل اور تم سے پہلے ہم اسی کے فرض کے سبکدوش ہونگے بیٹا کیونکہ پہلے اسی کا حق ہے۔ خیر میں کیا سوچ رہا ہوں بابا ہم معیز کے رشتے کی بات کرنے کیلیے پھر جتنی جلدی ہو سکے انجم کے گھر چلتے ہیں تا کہ علی کے ساتھ ساتھ معیز کو بھی نپٹا سکیں۔" زاویار کی بات پہ معیز نے تشکرانہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی البتہ اس کی بات پہ ظفر کی پیشانی پہ شکنوں کا جال نمودار ہوا۔

انجم کے گھر کیوں۔" وہ عجیب سے لہجے میں بولتے ان سب کو ٹھٹھکا گئے۔"

بابا آپ کو یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ معیز انجم کو پسند کرتا ہے اس کی خوشی انجم میں ہی ہے۔ ویسے بھی جہاں رضامندی ہو رشتہ تو وہی باندھنا چاہیے نا۔" زاویار نے مسکرا کر انہیں جواب دیا۔ معیز نے سوالیہ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔

کیا باپ کی رضامندی نہ بھی ہو پھر بھی۔" ظفر کے سوال پہ ان سب کے چہروں کی مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی۔ معیز نے خالی خالی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔

"بابا آپ نے تو کبھی ہمیں کسی چیز سے نہیں ٹوکا۔"

کسی اچھے کام سے نہیں ٹوکا لیکن اگر تم کوئی غلط کام کروگے تو پھر میں ٹوکوں گا۔ میں اپنی اولاد کو کسی دلدل میں پھنستا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ پہلے بھی بہت کچھ اس لڑکی کی بدولت میں برداشت کر چکا ہوں۔ وہ خاندان جیسا ہے ہم

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سب جانتے ہیں۔مجھے پرسنلی وہ نہیں پسند۔بس بات ختم.وہ لڑکی اس گھر میں قطعی نہیں آئے گی۔"انہوں نے چہرہ موڑتے بات ہی ختم کر ڈالی۔زاویار نے پریشانی سے معیز کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا۔

"بابا آپ نے جیسے ماہا۔"

ماہا پہلے میری بیٹی تھی جسے میں نے تمہیں سونپا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں اور اسے اس سب کے درمیان مت لاؤ میں نہیں چاہتا کہ ہر ایرے غیرے کی بات پہ تم میری بیٹی کو گھسیٹو۔"انہوں نے سختی سے زاویار کو ٹوک دیا۔زاویار لب بھینچ گیا۔

کہنے کو تم ایک پولیس والے ہو سب سمجھتے بھی ہو گے لیکن اپنے بھائی کی محبت میں اندھے ہو کر غلط بھی کرنے سے گریز نہیں کر رہے لیکن میں اپنے بیٹے کی زندگی برباد نہیں کر سکتا۔ہاں اگر معیز تمہیں میرے فیصلے پہ کوئی اعتراض ہے تو تم اسے بیاہ کر لا سکتے ہو لیکن یہاں نہیں بلکہ وہاں جو حصہ میں تمہیں دوں گا۔"ان کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ معیز کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا۔

بابا۔"اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی لیکن وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ چکے تھے۔"

"معیز میں بابا سے بات۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"نہیں بھائی آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے اگر بابا نہیں چاہیں گے میں وہاں شادی نہیں کروں گا۔ میں ایک لڑکی کی خاطر اپنے باپ کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا۔" وہ ویران لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھا اور ظفر کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ علی اور زاویار نے گہرا سانس بھرا۔

"بابا نے پہلے تو کبھی ایسا نہیں کیا۔"

"وہ ہمارا باپ ہے علی۔ کچھ غلط نہیں سوچیں گے وہ۔ دنیا دیکھی ہے انہوں نے۔ جو انجم نے کیا ہے ایک بار ہمارے خاندان کے ساتھ ایسی لڑکی کو معاشرہ نہیں اپناتا تو یہاں تو بات ان کے اپنے دوسرے بیٹے کی ہے ویسے بھی تم شاید بھول رہے ہو یہاں ان کی ایک لاڈلی بیٹی بھی ہے جن پہ انہیں ایک بھی آنچ برداشت نہیں ہے۔" زاویار سنجیدگی سے بولتے آخر میں ماہا کا ذکر کرتے مدھم سا ہنسا۔

"ہاں اب آنچ تو مجھے بھی برداشت نہیں ہے آخر کو بھابھی ماں ہیں وہ میری۔" علی کے لہجے میں اس کیلیے محبت اور عزت دونوں چیزیں تھی جو زاویار کو اندر تک سرشار کر گئی۔

"مجھے کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ میری بیوی کم بابا کی بیٹی اور تمہاری بھابھی ماں زیادہ ہے۔" زاویار جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کو آمادہ تھا۔ علی سرشاری سے ہنس دیا۔ زاویار نے اس کا شانہ تھپتھپاتے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔

ان کے کمرے میں قدم رکھتے ہی معیز خود میں ہمت مجتمع کرتے ان کے قدموں کے نزدیک بیٹھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگر آپ نہیں مانیں گے بابا تو میں وہاں شادی نہیں کروں گا۔ مجھے آپ کی خوشی زیادہ عزیز ہے۔ میں اپنی خوشی" ماردوں گا لیکن آپ کو ناراض نہیں کروں گا۔" وہ ان کے پیروں کو چومتے محبت سے بولا۔ ظفر نے آنکھیں میچی تھی۔ اس کے قدموں کی آہٹ پہ انہیں محسوس ہوا کہ وہ باہر جا چکا ہے۔

ابھی تمہیں میرا فیصلہ شاید بہت برا لگے ناگوار گزرے لیکن والدین اپنی اولاد کیلیے کبھی برا نہیں سوچتے۔ کبھی" نہ کبھی تم اس بات کو قبول کروگے میری جان۔ تم میرے سب سے بھولے اور نرم دل بیٹے ہو میں کیوں کسی سخت دل کے ساتھ تمہیں ریزہ ریزہ بکھرنے کیلیے چھوڑ سکتا ہوں۔ تمہیں تو بلکل تمہاری جیسی ملنی چاہیے اور وہ تمہارا باپ ڈھونڈے گا تمہارے لیے۔" انہوں نے ایک عزم سے سوچا۔ لب آپ ہی آپ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ اپنی اولاد کی فرمانبرداری پہ انہیں پہلے بھی کوئی شک نہیں تھا لیکن آج ان کی فرمانبرداری پہ ان کا شدت سے جی چاہا کہ اپنی تمام ترجمع پونجی ان پہ لٹا دیں۔

****

تم کہاں جارہی ہو۔" رائقہ نے اسے کمرے سے نکلتا دیکھ چونک کر استفسار کیا۔"

اس گھر میں شاید میرے ایک شوہر بھی موجود ہیں۔" ماہا اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی اور مسکراہٹ دبا کر" کمرے سے باہر نکل آئی۔ باہر پہنچتے ہی خالی لاؤنج اسے منہ چڑھا رہا تھا۔ اس کے کمرے میں ہونے کا سوچتے وہ کچن کی جانب بڑھی اور چائے چولہے پہ چڑھائی تھی۔ اگلے دس منٹ میں مگ ٹرے میں رکھتے ہی کمرے کی جانب بڑھی۔ وہ ٹیرس پہ کھڑا آسمان کو تکتے نجانے کن سوچوں میں غلطاں تھا۔ ماہا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی جانب بڑھی۔ اس کے نزدیک جانے پہ بھی اس کی سوچوں کا تسلسل نہیں ٹوٹا تھا۔ماہانے ٹرے میز پہ رکھی اور ہمت کرتے ہاتھ اس کے شانے پہ رکھا۔وہ ٹھٹھک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

تم کب آئی۔"وہ چونک کر گویا ہوا۔"

جب آپ نے میرے آنے کا نوٹس ہی نہیں لیا۔"جواباً اس نے بھی ذور و شور سے جتایا۔زاویار نے مسکراہٹ" ضبط کرنے کی خاطر چہرہ جھکا لیا۔ماہانے تاسف سے نفی میں سر ہلاتے چائے کا مگ اٹھایا اور اس کی جانب بڑھایا۔

یہ آپ کی چائے۔"وہ ہنوز اس کے چہرے پہ نگاہیں جمائے نرمی سے گویا ہوئی۔"

اتنی عنایتیں ہم پہ۔"اس نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھتے مگ لبوں سے لگایا۔ماہانے تاسف سے اس" کی جانب دیکھا۔

جب ایک انسان اس کا حقدار ہو تو پھر۔"وہ آنکھوں میں خاص چمک لیے اس کے مقابل آئی۔زاویار نے اس" کی بات پہ ٹھٹھکتے سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ مسکرا رہی تھی۔

تم مجھ سے اظہار کرنا چاہ رہی ہو۔"اسے سامنے پا کر ہی اسے اپنی تمام تر تھکن زائل ہوتی محسوس ہوئی۔"

بڑے خوش فہم ہیں آپ۔"وہ سر جھٹک کر بولتے اس سے قبل اندر کی جانب بڑھتی اس کی کلائی زاویار کی" گرفت میں تھی۔ماہانے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارا لبوں سے اظہار کرنا ضروری نہیں ہے تمہاری آنکھیں بولتی ہے اور ان آنکھوں کو پڑھنے میں ہمیں کافی خاصہ عبور حاصل ہے۔" اس نے ماہا کو ریلنگ سے لگاتے بازوؤں سے اس کے اطراف میں گھیرا بنایا۔ ماہا گہرا سانس بھرتے چہرہ جھکا گئی۔ زاویار نے ذرا سا جھکتے نرمی سے اس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔ ماہا نے آنکھیں موندتے اس احساس کو اپنے رگ وپے میں اترتا محسوس کیا تھا۔

میرے خیال میں تم نے چائے میں چینی کی جگہ خاصہ نمک ملا دیا ہے۔ ذرا پی کر چیک کرنا۔" زاویار نے اب کی بار اس کی توجہ چائے کی جانب مبذول کروائی۔

یہ سب خاصہ پرانا ہو چکا ہے زاویار۔ اس چائے میں نہ نمک ہے اور نہ ہی چینی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ" شوگر فری چائے پیتے ہیں۔" وہ ہنس کر اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔ زاویار اس کی چالاکی پہ سر پیچھے گرائے بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ ماہا ایک ٹک بنا پلک جھپکائے اسے ہنستا دیکھ رہی تھی۔ اس کی ہنسی کس قدر حسین تھی۔ اپنی سوچ پہ وہ خود ہی جھینپ گئی۔ اسے خود کو یوں تکتا پا کر زاویار نے بھنویں اچکائی۔

کیا آپ کو کسی نے بتایا ہے کہ آپ کی ہنسی کس قدر خوبصورت ہے۔" زاویار اس کے سوال پہ ایک لمحے کو" ساکت رہ گیا اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پہ نرم گرم سا تاثر پھیلا۔

ہاں۔ اس کے جواب پہ ماہا کے چہرے پہ بے چینی کا عنصر پھیلا۔ وہ بے ساختہ پہلو بدل گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری بیوی کی آنکھوں نے۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے معنی خیزی سے بولا۔ ماہا نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا۔ مطلب اس کی چوری پکڑی جاچکی تھی۔ زاویار اس کے یوں نگاہیں چرانے پہ ہولے سے مسکرا دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ اندر کی جانب بڑھی تو زاویار نے بھی اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔

"کیا آپ پریشان ہیں۔" ماہا نے بیڈ کی چادر درست کرتے مصروف سے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔ زاویار نے بنا کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔ ماہا تیر کی سی تیزی سے سیدھی ہوئی اور بے چینی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ خاص پریشانی نہیں ہے بس مزمل کو لے کر الجھن کا شکار ہوں۔ وہ کچھ بھی بولنے کو آمادہ نہیں ہے۔ بلوا تو میں اس سے لوں گا لیکن اگر اس سے پہلے اس کیس سے جڑے بچوں کو کچھ ہوا تو وہ غلط ہو جائے گا۔" اس کی بات پہ ماہا نے نچلا لب دانتوں میں دباتے اس کی جانب دیکھا۔ اس کے چہرے پہ تھکن واضح تھی۔ پہلے گھر کی ٹینشنز اور پھر تھانے کی۔ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"زاویار کیا انجم سچ میں بدل گئی ہے۔" ماہا کے غیر متوقع سوال پہ اس نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ موجود ناقابل فہم تاثرات اسے چونکا گئے۔

"وہ بدل بھی سکتی ہے یا پھر کسی قسم کا ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اس چیز میں۔" میں یقین دہانی نہیں کروا سکتا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن میں کروا سکتی ہوں یقین دہانی آپکو کہ وہ نہیں بدلی۔ رکیں ایک منٹ میں آئی۔" وہ عجلت میں بولتے وارڈروب کی جانب بڑھی۔ زاویار اس کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا تھا اگلے ہی لمحے وہ اس کی جانب آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چاول کے دانے جتنا ائیر پیس موجود تھا۔ زاویار کے چہرے پہ یکلخت کرختگی چھا گئی۔

" تمہیں یہ کہاں سے ملا۔"

وہ جس دن انجم یہاں آئی تھی اسی دن ہی میرے گلے لگی تھی وہ تو یہ میری جھولی میں گر گیا تھا۔ میں شاید اسے پھینک بھی دیتی لیکن اس میں جلتی یہ لائٹ مجھے پریشان کر گئی تھی اسی لیے میں نے سنبھال لیا۔" ماہا کی بات کے اختتام پہ اس نے سرعت سے حسن کو فون لگاتے گھر آنے کا کہا تھا۔ اب اس متعلق وہی معلوم کر سکتا تھا۔

اچھا چلو یہ وہم بھی ہو سکتا ہے۔ تم پریشان مت ہو۔" زاویار نے مسکرا کر اسے ٹالنا چاہا لیکن اس کا دماغ بری طرح اس سب میں الجھ چکا تھا۔

دیکھا کس قدر عقل مند ہو گئی ہو میرے ساتھ رہ کر۔ بس صحبت کا اثر ایسے بھی ہوتا ہے۔ ماہا حسن سے ماہا زاویار بن گئی ہو۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اسے چڑانے سے باز نہ آیا۔ ماہا ایک بار پھر اس کے خود ہی پر اترانے پہ کلس کر رہ گئی۔

میں جب بھی میں ایسی کوئی عقلمندانہ بات کروں تو آپ کس قدر چالاکی سے اپنا نام میرے نام سے جوڑ دیتے ہیں ویسے میں ماہا حسن ہی رہتی ہوں۔" وہ ناک منہ چڑھا کر بولی۔ زاویار نے ہنستے ہوئے اس کی پیشانی پہ ہلکا سا ہاتھ مارا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے تو تم سے مجھے کسی قسم کی عقلمندانہ بات کی توقع ہوتی نہیں لیکن پھر بھی جب تم کرتی ہو تو اس کا مطلب" میں تمہارے حواسوں پہ سوار ہوتا ہوں تو پھر وجہ کون بنا میں مطلب زاویار ظفر اور تم کون ہو ماہا زاویار۔"وہ اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے مزے سے جیت کا سہرہ اپنے سر سجا چکا تھا۔اس سے قبل کہ وہ مزید کچھ بولتی موبائل بجنے کی آواز پہ ان دونوں کی نگاہوں کا تسلسل ٹوٹا۔ماہا نے فون اٹھایا تو اوپر ماموں کالنگ جگمگا رہا تھا۔اس نے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔اس دوران زاویار کی گہری نگاہیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔کچھ ساعتوں بعد ماہا کے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھ زاویار نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینتے سپیکر پہ ڈالا۔ماہا کا حلق تک سوکھ گیا۔

دیکھو ماہا تم میری بیٹی جیسی ہو۔میں مانتا ہوں مزمل بہت غلط کام کر چکا ہے لیکن اس قدر گھٹیا کام میں وہ ملوث" نہیں ہو سکتا۔میں باپ ہوں اسکا۔میں یقین سے کہ سکتا ہوں۔تم زاویار سے کہو اور اپنے ماموں پہ ایک احسان کر دو وہ تمہاری بات کبھی نہیں ٹالے گا۔"ان کے یوں ماہا کو ٹریپ کرنے پہ زاویار کا ضبط چھناکے سے ٹوٹا۔

بے شک میں نہیں ٹالوں گا اپنی بیوی کے منہ سے نکلی کوئی بھی بات بشر طیکہ وہ میری بیوی سے متعلق ہو گی" تو۔آپ یوں تھانے کے کیسز کو لے کر میری بیوی کو ٹریپ نہیں کر سکتے انکل اور نہ ہی میں آپ کو اس قسم کا کوئی حق دیتا ہوں۔بیٹے کو بچانا چاہتے ہیں لیکن مجھ سے ملنا نہیں۔مجھ سے ملیں گے تبھی تو کوئی فیصلہ ہو پائے گا۔تھانے میں ملاقات ہو گی آپ سے اگلی یا ہو سکتا ہے عدالت میں یا پھر پھانسی کے پھندے پہ۔یہ اب آپ کے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بیٹے کے کرتوتوں پہ منحصر ہے۔" اس نے انہیں کھری کھری سناتے کھٹاک سے فون کاٹ دیا۔ ماہا کا وجود ابھی بھی سناٹوں کی زد میں تھا۔ اس نے پریشانی سے زاویار کو دیکھا۔

ابھی اسی وقت اپنے ماموں کا نمبر بلاک لسٹ میں ڈالو میرے ساتھ۔ ان کا فون اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں" ہے اور اس گھر سے باہر قدم نکالنے کی بھی ماہ۔ اگر میری غیر موجودگی میں ایسا کچھ ہوا تو یقین کرو میں شاید سنبھل نہ پاؤں پھر۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے برفیلے لہجے میں گویا ہوا۔ اس کے یوں حکم چلانے پر ماہا تلملا کر رہ گئی۔

لیکن میں آپ کے حکم کیوں مانوں۔" وہ بپھر کر بولی۔ زاویار نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔ کیسی لڑکی تھی" کبھی بن کہے اسے سمجھ جاتی تھی اور کبھی ساری بات کہہ دینے پہ بھی نہیں سمجھتی تھی۔

کیوں میں کہہ رہا ہوں ماہ اور میری بات ماننا تم پہ فرض ہے۔" وہ سرد مہری سے بولتے اپنی گاڑی کی چابیاں اور" والٹ اٹھاتے نیچے کی جانب بھاگا تھا۔ ماہا نے ناراض نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا اور قدم اس کی تقلید میں نیچے کی جانب بڑھائے تھے۔ نجانے کیسا الجھا ہوا شخص تھا یہ۔ وہ ابھی تک سمجھنے سے قاصر تھی۔ سونے پہ سہاگہ ماموں کا بھیگا لہجہ ابھی تک اس کی سماعتوں میں گونج رہا تھا۔ وہ کس قدر تکلیف میں تھے اپنی اولاد کی بدولت اور زاویار نے بھی ان سے اتنی طری طرح بات کی۔ یہی سوچ اسے بے چین کر رہی تھی لیکن وہ فالوقت زاویار سے بات کر کے اس کے غصے کو مزید ہوا نہیں دینا چاہتی تھی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کس قدر ٹھوسنے لگ گئی ہو تم۔ بس بیٹھے بیٹھے یا کھانے کو دے دو یا پھر موبائل استعمال کروا لو اور کسی کام کو ہم نہیں ہاتھ نہیں لگایا۔" علی صوفے پہ بیٹھی چپس کھاتی رائقہ کو دیکھ ترخ کر بولا۔ رائقہ نے خشمگیں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

"اپنے بابا اور بھائیوں کے پیسوں کا کھا رہی ہوں۔ آپ کے پیسوں کا نہیں کھا رہی جو یوں بول رہے ہیں۔" وہ چیخ کر بولی اور ناک منہ چڑھاتے دوبارہ اپنی توجہ لیپ ٹاپ پہ لگے کورئین ڈرامے کی جانب مبذول کروالی۔

"ہاں تو جب میری بیوی کے حصے کا بھی تم کھا جاؤ گی تو غصہ تو آئے گا نا۔ جاؤ اپنے شوہر کے گھر اس کے خرچے کرواؤ۔" وہ عبیر کے ساتھ ہی صوفے پہ جگہ سنبھالتے جتانے والے لہجے میں بولا عبیر کا چہرہ خجالت سے سرخ پڑ گیا۔ رائقہ نے تلملا کر اس کی جانب دیکھا۔ ایک علی اسے سکون سے جینے نہیں دیتا تھا۔

"علی بھائی مل جائے گا شوہر بھی اور ایسا ملے گا کہ بس آپ دیکھتے رہ جائیں گے۔ جو کھلائے گا بھی اور کسی کام کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دے گا رانیوں کی طرح رکھے گا۔" وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی۔ زینے اترتے ماہا اور زاویار نے ان کی باتوں پہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ دبائی۔

"آپ کیوں تنگ کر رہے ہیں رائقہ آپی کو۔ انہیں سب سے بیسٹ انسان ملے گا۔ عبیر خفگی سے گویا ہوئی۔ علی کی آنکھیں اس کی بات پہ آخری حد تک پھیل گئی۔ اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ وہ یوں بھی اپنی زبان کھول سکتی تھی۔" صدماتی کیفیت میں تو رائقہ نے بھی اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اچھا تو تمہارے منہ میں زبان بھی ہے۔" علی کے تبصرے پہ اس کا شدت سے جی چاہا کہ کہی روپوش ہو جائے" البتہ رائقہ نے بے ساختہ اٹھ کر اس کا منہ چوم لیا۔

دیکھو بھائی سے اچھی تو بھابھی دے دی ہے اللہ نے۔ دے دے گا کوئی نہ کوئی مجھے اپنا بیٹا۔" رائقہ دہائی دینے" والے انداز میں بولی۔

تمہیں کون اپنا بیٹا دے گا میری جان۔" وہ رائقہ کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے پر سوچ لہجے میں بولتے" اسے دانت کچکچانے پہ مجبور کر گیا۔ اگلے ہی لمحے کچھ سوچ کر اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ تم کیا جانو۔

پیچھے میرے عاشقوں۔۔ پیچھے میرے عاشقوں کی پوری پوری کنٹریاں۔۔ ٹن۔۔ ٹرن۔۔۔" وہ جو گول گول" جھومتے گنگنا رہی تھی اپنے عین سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گئے اس نے بے ساختہ حلق تر کرتے علی کی جانب دیکھا اور کھسک کر ایک جانب ہو گئی۔ اگلے ہی لمحے زاویار اور ماہا کو دوسری جانب کھڑا دیکھ شرمندگی سے غرق ہونے کو جی چاہا تھا اسکا۔

عاشقوں کی کنٹریاں۔" حسن پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑایا۔ رائقہ کا" چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے حسن بھائی۔غلط سن لیا ہے آپ نے عاشقوں کی نہیں بھینسوں کی۔"اب کی بار علی کے ساتھ ساتھ حسن" کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔رائقہ ان کے یوں ہنسنے پہ جل بھن کر رہ گئی۔زاویار نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

چلیں حسن۔"زاویار کی بات پہ اس نے چونک کر رائقہ سے نگاہیں ہٹائی اور اثبات میں سر ہلایا۔"

کہاں جا رہے ہو تم دونوں۔"حسن نے ظفر کو دیکھتے مسکرا کر ان سے سلام لیا تو انہوں نے بے ساختہ اس کی" پشت تھپتھپائی۔

بابا تھانے میں کچھ ضروری کام ہے۔آپ فکر مت کیجیے گا رات تک واپسی ہو جائے گی۔"وہ انہیں تسلی دیتے" باہر کی جانب بڑھا۔ماہا بھی تیزی سے اس کی تقلید میں لان کی جانب بڑھی تھی کہ شاید وہ اپنے رویے کی معافی مانگ لے۔

سب کو منظر سے ہٹتا دیکھ حسن نے کچھ سوچ کر اندر جاتی رائقہ کو مخاطب کیا تو وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔

جج۔جی۔"وہ جھجک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔وہ مسلسل اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔"

جیسے لڑکے کی آپ تلاش میں ہیں۔شاید میں بلکل ویسا ہی ہوں۔کھلاؤں گا بھی کوئی کام بھی نہیں کرنے دوں" گا بلکل رانیوں کی طرح رکھوں گا۔"اس کے یوں اچانک اظہار پہ رائقہ کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔حسن نے مسکراہٹ دباتے اس کی ٹھوڑی سے منہ بند کیا۔وہ شرمندہ سی ہو گئی۔چہرے پہ سرخی چھا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لڑکا تو تیار ہے۔ کیا آپ تیار ہیں۔ میرے ویران گھر اور ویران زندگی میں رونق بھر دیں رائقہ۔"" رائقہ کی سانسیں دھونکی کی مانند چل رہی تھی الفاظ ساتھ دینے سے انکاری تھے۔

وہ۔ وہ آپ بھائی سے اظہار کریں۔" وہ بے دھیانی میں جو منہ میں آیا بول بیٹھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کے " چہرے کے حیران کن تاثرات دیکھ رائقہ کا شدت سے جی چاہا کہ زمین میں ہی دفن ہو جائے۔

پسند بہن کو کرتا ہوں تو اظہار بھائی سے کیسے کر دوں۔ زمانہ بہت غلط نگاہ سے دیکھے گا مجھے بھی اور آپ کے بھائی" کو بھی۔" حسن کے شرارت میں ڈوبے لہجے پہ وہ سٹپٹا کر رہ گئی۔

مم۔ میرا مطلب ہے کہ بھائی بابا سے بات کریں۔" وہ شرما کر بولتے اندر کی جانب بھاگ گئی۔ حسن کے لبوں پہ" ایک دلکش مسکراہٹ بکھر گئی۔

****

ان کی گاڑی جوں ہی گھر کی حدود سے باہر نکلی ماہا نے بجھے دل سمیت اسے یوں نگاہوں سے دور ہوتے دیکھا تھا۔ زاویار نے اسے دیکھ کر بھی ان دیکھا کر دیا تھا اور یہی چیز اسے شدت سے رونے پہ مجبور کر رہی تھی۔ وہ وہی کھڑی پر سوچ نگاہوں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی کہ اگلے ہی لمحے گاڑی کے ہارن کی آواز پہ اس کے لبوں پہ ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ شاید زاویار اپنی غلطی ماننے واپس لوٹا تھا لیکن اگلے ہی لمحے گاڑی سے نکلتی ایک نہایت خوبصورت اور ماڈرن لڑکی کو دیکھ ماہا کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ وہ اب اپنے گوگلز اتارتے بیگ میں لٹکا رہی تھی۔ بلیو کلر کی جینز پہ ڈھیلا ڈھالا سا ٹاپ پہنے بالوں کو کرلز کر کے دونوں شانوں پہ ڈالا ہوا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھا۔ہاں بس رنگ ذرا سا گندمی تھا۔وہ مضبوط قدم اٹھاتے اس کے نزدیک آئی اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

جی آپ کون۔"ماہا نے ہمت کرتے استفسار کیا۔وہ لڑکی اس کے سوال پہ دھیما سا مسکرائی۔"

اس گھر کا کونہ کونہ میرے لمس سے آشناء ہے۔"وہ نجانے اسے کیا جتانا چاہ رہی تھی۔ماہا کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

کونہ کونہ ہو گا لیکن میں کونہ کونہ نہیں ہوں میں جیتی جاگتی انسان ہوں اور میں تعارف مانگتی ہوں۔"وہ دونوں" ہاتھ سینے پہ باندھتے اب کی بار بے خوفی سے بولی۔عنایہ نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔ایک سامنے کھڑی لڑکی سے وہ بلکل انجان تھی سونے پہ سہاگہ سوال وہ اس سے ایسے پوچھ رہی تھی جیسے گھر کی مالکن ہو۔

زاویار کہاں ہے۔"اس کے سوال پہ ماہا کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔اس نے سختی سے دانت پہ دانت" جمائے۔

زاویار گھر پہ نہیں ہے۔اب آپ واپس جا سکتی ہیں اور زاویار کا نام بھی دوبارہ منہ پہ مت لائیے گا کیونکہ وہ" میرے شوہر ہیں۔"وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔زاویار کا غصہ اب سامنے کھڑی عنایہ پہ نکل رہا تھا۔اگلے ہی لمحے عنایہ کے چہرے پہ بکھرنے والی مسکراہٹ نہایت غیر متوقع تھی۔وہ آگے بڑھی اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ماہا ہونق زدہ رہ گئی۔

سونائز آف یو ماہا۔وہ ہنستے ہوئے بولی۔ماہا کو کسی کوتاہی کا احساس شدت سے ہوا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ۔ آپ کون۔" وہ ہکلا گئی۔"

میں عنایہ۔ زاویار کی دوست پلس کزن خالہ کی بیٹی سید ھا لندن سے آئی ہوں۔ باقی گھر والے تو ابھی راستے میں ہیں۔ میں جلدی پہنچ گئی یہاں۔" وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی اور ماہا غائب دماغی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔"

اتنا تعارف بہت ہے یا پھر ابھی بھی واپس چلی جاؤں۔" وہ اس کی جانب جھکتے ابھی بھی شرارت پہ آمادہ تھی۔ ماہا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔ اگر یہ سب وہ زاویار کا گھر میں موجود کسی بھی شخص کو بتا دیتی تو ماہا کی عزت کا جنازہ تو اسی لمحے نکل جاتا۔ اس نے حلق تر کرتے عنایہ کی جانب دیکھا۔"

بھوتنی۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔"

****

ارے عنایہ کیسی ہو۔" وہ ماہا کے آگے چلتی جوں ہی اندر داخل ہوئی سامنے کھڑے علی نے مسکراتے ہوئے" اس کی جانب دیکھا۔ عنایہ تیز قدموں سے چلتی اس کے سینے سے لگی تھی۔ ماہا کا چہرہ اس کی حرکت پہ خفت کے احساس سے سرخ پڑ گیا مگر پھر یہ سوچ کر سر جھٹک گئی کہ وہ شاید باہر سے آئی ہے تبھی اس قدر آزاد خیال ہے۔

آپ کب آئی کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی۔ رائقہ نے اس کے ساتھ ہی جڑ کر بیٹھتے استفسار کیا۔ ماہا کو تو اس سب" کے دوران وہ فراموش کر چکے تھے۔ ماہا ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں باہر تک تو نہیں ہوئی لیکن تمہارے گھر میں آتے ہی پرابلم ہوئی تھی لیکن پھر میں نے اسے سولو کر لیا۔وہ شرارت سے ماہا کو دیکھتے ہنستے ہوئے بولی۔ماہا دانت کچکچا کر رہ گئی لیکن صد شکر تھا کہ وہ اس وقت بات کو ٹال گئی تھی۔زاویار بھی گھر پہ نہیں تھا ورنہ ضرور اس کی اچھی خاصی بے عزتی ہو جاتی۔

میں کچھ کھانے پینے کا انتظام دیکھتی ہوں۔"وہ ان سب کو باتوں میں مصروف دیکھ خود کو مس فٹ محسوس" کرتے کچن کی جانب بڑھ گئی لیکن کسی نے بھی اس کے چہرے پہ پھیلے خالی پن کا نوٹس نہیں لیا تھا۔کچھ ہی دیر میں مختلف لوازمات کی ٹرے وغیرہ لیے وہ جوں ہی لاؤنج میں داخل ہوئی اب کی بار عبیر اور ظفر بھی وہی موجود تھے۔وہ جی کڑا کر رہ گئی۔عنایہ کی ہنس مکھ فطرت کی باعث سب کس قدر خوش تھے۔اسے ان سب کے درمیان اپنا آپ تنہا تنہا محسوس ہونے لگا۔

ابھی تو زاویار نے بھی آنا ہے اگر ان کی موجودگی میں بھی یہی سب کچھ ہوا تو میں کیسے برداشت کروں گی۔"وہ" انگلیاں دانتوں میں دبے انہی سوچوں میں غلطاں تھی کہ عنایہ کے متوجہ کرنے پہ چونک کر اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔

تم شاید بہت کم گو ہو مگر انکل زاویار کو تو شروع سے ہی ہنستی مسکراتی لڑکی چاہیے تھی نا ایک بار یاد ہے آپکو اس" نے اپنی خواہش کا اظہار بھی کیا تھا ہمارے ساتھ۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔ماہا کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا۔وہ بمشکل مسکرا دی۔

لیکن زاویار نے مجھے تو ایسا کبھی کچھ نہیں بتایا۔وہ آنکھوں میں الجھن لیے سراپہ سوال تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب تو انہیں جو مل گیا اس پہ صبر و شکر تو لازم تھا نا بھابھی ماں۔ ویسے بھی آپ کے سامنے وہ اپنی اس خواہش کا اظہار کیسے کرتے۔" علی نے بھی ان کی بات میں لقمہ دیا۔ ماہا مرے مرے انداز میں سر ہلا کر رہ گئی۔

خیر اب یہ باتیں بند کرو علی مجھے باہر جانا ہے کچھ شاپنگ کرنے تم چلو گے میرے ساتھ پلیز۔ زاویار کا پسندیدہ پرفیوم بھی لینا ہے۔ دراصل وہاں سے بھی لیا تھا مگر جلد بازی میں اپنا ہینڈ کیری وہی چھوڑ آئی ہوں۔" اس کی بات پہ علی نے بغیر کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ بھابھی ماں۔" بالآخر علی کو یاد آہی گیا کہ اس گھر میں ماہا بھی موجود ہے تبھی ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔ اس سے پہلے کہ وہ انکار کرتی ظفر نے بھی اس کی بات کی تائید کی تھی۔ ماہا کی سماعتوں میں زاویار کی تنبیہہ زور و شور سے لہرائی۔

انہوں نے تو مجھے باہر سے منع کیا ہے سختی سے اب کیا کروں میں۔ لیکن میں کونسا تنہا جا رہی ہوں سب گھر والوں کے ساتھ ہی جا رہی ہوں۔" وہ دل ہی دل میں خود کو تسلی دیتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب ایک ہی گاڑی میں آگے پیچھے بیٹھے مال کی جانب روانہ تھے بس فرق صرف اتنا تھا کہ ماہا جو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا کرتی تھی آج عنایہ کے آگے بیٹھنے کی بدولت جل بھن کر رہ گئی۔

اگلے پندرہ منٹ میں وہ قریبی مال میں موجود تھے۔ ماہا نے تو کچھ خریدنا نہیں تھا تبھی اطراف کا جائزہ لیتے بس آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اسے یہاں موجود کسی بھی چیز میں ذرا بھی دلچسپی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ اسی دوران اس کی نگاہ دور کھڑے شخص پہ پڑی۔ اسے اس شخص پہ معیز کا گمان ہوا۔ وہ ان سب کو اشارہ کرتے خود

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معیز کی جانب بڑھی جو پریشانی کے عالم میں یہاں وہاں ٹہل رہا تھا۔ماہا نے تشویش کے عالم میں اس کی چہرے پہ پھیلے اضطراب کو دیکھا۔

معیز بھائی آپ یہاں۔"وہ تحیر کے مارے بولی۔معیز ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا لیکن سامنے کھڑی ماہا کو دیکھ وہ" ناسمجھی سے بھنویں اچکا گیا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ماہا وہ بھی اکیلی جانتی ہوں بھائی کو یہ بات کس قدر ناگوار گزرے گی۔"وہ اسے جتانے" والے انداز میں بولا۔

انہیں بتائے گا کون ویسے بھی میں سب کے ساتھ آئی ہوں وہ جو آپ کی کزن ہے عنایہ ان کے ساتھ۔علی" بھائی اور رائقہ بھی ہیں وہ تو مجھے آپ یہاں دکھے تو میں آگئی۔"اس کی تفصیل بتانے پہ معیز نے بھنویں سکیڑی مطلب عنایہ پہنچ چکی تھی۔

آپ نے نہیں بتایا کہ آپ یہاں کیوں ہیں۔"اس کا لہجہ کافی مشکوک تھا۔معیز نے چونکتے مسکراہٹ دبائی" لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ماہا نے بھنویں سکیڑی کیونکہ وہ مسلسل اپنی آئبرو مسل رہا تھا۔

کہی آپ انجم سے ملنے تو نہیں آئے۔"وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے سنجیدگی سے بولی۔معیز نے تاسف سے" نفی میں سر ہلایا۔

آپ ماہا سے سچ میں شادی کرنا چاہتے ہیں معیز بھائی۔"وہ بغیر رکے سوال پہ سوال کر رہی تھی۔معیز نے گہرا" سانس فضا کے سپرد کرتے اپنے ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑستے تھکی سی سانس خارج کی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے ماہا۔ میں بے وجہ خواہشات نہیں پالتا اپنے دل میں۔ شروع سے میں" نے بابا کا ہر کہا مانا ہے اور یہ نہیں کہ میں کامیاب نہیں ہوا۔ میں کامیاب بھی ہوا ہوں لیکن دل نے بے وجہ خواہشات کرنا چھوڑ دی تھی کافی عرصے بعد کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن قسمت۔ وہ کرب سے بولتے ہنسا۔ ماہا کے چہرے پہ پریشانی چھا گئی۔

بھائی کو بچپن سے پولیس کے شعبے میں جانے کا شوق تھا انہیں کوئی پیچھے نہ ہٹا سکا ان کے شوق سے۔ اس کے بعد میں تھا بابا نے ایک بار مجھ سے اپنی خواہش ظاہر کی کہ میں بزنس کروں میں نے اس بات کو کسی گرہ کی طرح خود سے باندھ لیا تھا اور آج بابا کی خواہش کی بدولت ہی میں اس مقام پہ ہوں۔ ابھی بھی صرف بابا کا حکم ہو گا اور جو ان کا حکم ہو گا وہ سر آنکھوں پہ ہو گا۔ مجھے ان سے بڑھ کر کوئی عزیز نہیں ہے۔ میں اپنے باپ کی بات ٹال کر جہنم اپنے نام نہیں لکھوانا چاہتا۔ وہ اس رشتے پہ نہیں راضی مطلب میری جانب سے بھی انکار ہے۔ میں نے اس کی خواہش بھی چھوڑ دی صرف ان کیلیے۔" وہ چہرہ جھکائے پہلی بار کسی کے سامنے اپنا آپ کھول رہا تھا۔ ماہا نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا لیکن ایک طرف اسے معیز پہ فخر بھی محسوس ہوا تھا۔

ماں باپ کے فیصلے کبھی غلط نہیں ہوتے بھائی وہ اولاد کے حق میں بے حد درست ہوتے ہیں۔" اس بات کا" اندازہ ایک نا ایک دن آپ کو بھی ہو جائے گا۔ اس نے معیز کو حوصلہ دینا چاہا۔ وہ ہنستے ہوئے سر جھٹک گیا۔

میں یہ بات بہت اچھے سے جانتا ہوں تبھی تو پر سکون ہوں۔" وہ مسکراتی ہوئی سے اس کی جانب دیکھتے پر یقین" لہجے میں بولتے اسے بھی آسودگی سے مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔ ماہا نے دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کیلیے دعا کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی جو بظاہر تو پر سکون تھا مگر اس کے اندر موجود اضطراب آنکھوں سے صاف چھلک رہا تھا لیکن وہ فالوقت اس کیلیے دعا کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

آپ بہت اچھے ہیں معیز بھائی۔"اس نے مسکراتے لہجے میں اس کی تعریف کی۔وہ دل کھول کر ہنسا۔"

کیا تمہارے شوہر سے بھی زیادہ۔"وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہا تھا۔"

ا"اب اتنے مشکل سوال مجھ سے مت پوچھیں آپ۔"وہ ہنس کر بولتے اس کی بات سرے سے ہی ٹال گئی۔معیز نے نرمی سے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

چلو اب تم جاؤ۔میری کچھ ضروری میٹنگ ہے یہاں۔میں یہاں سے فراغت حاصل کر کے گھر لوٹوں گا ممکن ہے اس وقت تک خالہ بھی پہنچ گئی ہونگی۔"ماہا نے اس کی بات پہ ہولے سے سر ہلایا اور علی وغیرہ کے تعاقب میں قدم بڑھائے تھے۔

****

گلاس وال کے پردے برابر نہیں تھے۔کھڑکی سے آتی سرد ہوائیں جسم میں گھلتی کپکپانے پہ مجبور کر رہی تھی۔کشادہ کمرے کے عین وسط میں رکھے صوفے پہ وہ پوری شان سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے براجمان سگریٹ مسلسل پھونک رہا تھا۔آنکھوں میں ایک وحشت سی جاگ رہی تھی۔اسے یہ بات ہی ناقابل قبول تھی کہ اس ایس پی کی بدولت وہ اپنا مشن ہار رہے تھے۔اطراف کے کھڑے اس کے دو بندے بنا پلک جھپکائے سنجیدگی سے اس کی جانب ہی متوجہ تھے جس کی مسلسل ہلتی ایک ٹانگ اس کے اضطراب کی گواہ تھی۔انگلیوں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں دبا سگریٹ جلتے راکھ ہونے کو تیار تھا لیکن جو شعلے اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے وہ کسی کو بھی جھلسانے کو کافی تھے معاً کمرے کی خاموش فضا میں موبائل کی آواز گونجی۔اس شخص نے بنا کسی دیری سے فون اٹھاتے دیکھا جہاں اس کے خاص آدمی کا کال تھا۔اس نے بنا کسی تاخیر کے فون کان سے لگایا۔

کچھ معلوم ہوا ذکی کے متعلق اور وہ ایس پی۔بچے توڈھنگ سے ٹرانسفر کر دیے نا۔" وہ پے در پے سوال کر رہا تھا۔

بچوں کے بارے میں بعد میں جانیے گا باس۔پہلے یہ سنیں کہ اس ایس پی نے اپنا کام کر دکھایا ہے۔راتوں رات "ہی اس ایس پی کی بدولت اس علاقے کا چپہ چپہ چھان مارا گیا ہے اور ان بچوں میں سے کافیوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے ساتھ ساتھ ہمارے تین ساتھی بھی زیر حراست ہیں۔" میں نے وہاں گھس کر دیکھنے کی کوشش کی ہے ایک بار تو پکڑتے پکڑتے بچا ہوں۔بہت مشکلوں سے جان بچا کر بھاگا ہوں۔اس کی بات سن اس شخص کے چہرے پہ پریشانی چھاگئی۔اس نے اپنی پیشانی مسلتے اضطراب کی کیفیت میں پہلو بدلا۔

"جو باقی بچے رہتے ہیں انہیں۔"

ان سب کو چھوڑیں باس۔وہ ایس پی اب ٹک کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے وہ کچھ بھی کرے گا لیکن بہت " جلد ہم تک بھی پہنچ جائے گا۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ ذکی کی حالت بھی نہایت ابتر ہے۔وہ ہمیں بھی جان سے مار ڈالے گا۔ہمیں جلد از جلد کچھ سوچ کر اپنا ٹھکانہ بدلنا ہو گا۔" وہ اس کی مسلسل ہوتی ایک ہی تکرار پہ چیخ اٹھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں جو بکواس کر رہا ہوں وہ سنو۔ باس میں ہوں تمہارا تم نہیں۔ ان بچوں کو ابھی کے ابھی یہاں سے دوبارہ اسی جگہ بھیجو اور ان کی رکھوالی کیلیے وہاں پہرے بٹھادو اب جلد از جلد انہیں یہاں سے بھجوانا ہو گا ورنہ بچوں کا سراغ اگر اس ایس پی کو مل گیا تو ہم تک پہنچنا بھی اس کا بہت آسان ہو جائے گا۔" وہ دانت پیستے ہوئے دھیمی آواز میں غرایا۔ دوسری جانب موجود شخص بھی اب کی بار ٹھنڈا پڑ گیا جانتا تھا اگر باس سے پنگا لیا تو ایس پی نے پہلے وہ اسے اوپر پہنچا دے گا۔

اب میری بات غور سے سنو۔ اپنا بھیس بدلو فوراً اور اس ایس پی کے آس پاس گھومو چاہے پھر جتنے بھی بھیس بدلنے پڑے لیکن تمہیں اس کی مکمل مخبری کرنی ہے تاکہ ہمیں اندازہ ہو کہ اس نے بچوں کو کہاں چھپایا ہے کیونکہ اتنی جلدی تو وہ ان بچوں کو واپس گھر پہنچانے سے رہا۔" اس کا شاطر دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ہار ماننا اس نے سیکھا ہی کب تھا۔

"اور باس ذکی۔"

اس کیلیے اب آخری بازی میں کھیلوں گا۔" وہ پر لطف لہجے میں بولتے بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے کمرے میں دیوار میں نسب آئینے کی جانب بڑھا۔ آنے والے وقت کے بابت سوچتے اس کے لب خود بخود مسکرا رہے تھے۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہمیں ان بچوں کو آج کے آج بغیر کسی کی نگاہ میں آئے ان کے گھروں میں بھجوانا ہوگا کیونکہ وہ شخص جو بھی ہے اب اپنا داؤ کھیلے گا جس میں اسے میں ہرگز کامیاب نہیں ہونے دے سکتا۔" زاویار کے لہجے میں ایک کاٹ سی تھی۔ حسن نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں پچھلے تمام عرصے میں آس پاس کے تھانوں میں یا اس تھانے میں جو بھی رپورٹ درج کروائی گئی تھی سب سے رابطہ کیا ہے اور ان بچوں میں سب کے والدین کے بابت علم ہو چکا ہے۔" اس کی بات پہ زاویار نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔ بالآخر ایک چیز میں تو وہ کامیاب ہوا تھا لیکن ابھی بھی کامیابی پوری طرح نصیب نہیں ہوئی تھی۔

اور ان تینوں میں نے کسی نے کچھ بولا۔" زاویار نے گرفتار ہوئے تینوں آدمیوں کے بابت دریافت کیا۔"

بہت کوشش کی ہے زاویار لیکن ان میں سے کوئی بھی اپنا منہ کھولنے کو تیار نہیں ہے۔ دو کا کہنا ہے کہ وہ کبھی" بھی اپنے باس سے نہیں ملے انہیں بس ایک فون کے ذریعے کام دیا جاتا تھا بچوں کو اٹھوانے کا البتہ تیسرا جو ہے وہ بھی مسلسل جھوٹ بول رہا ہے جو اس کے ہکلانے سے صاف ظاہر ہے۔" حسن نے اسے تفصیل سے بتایا۔ زاویار نے اپنی جلتی آنکھیں دبائی۔

"تو منہ کھلوانے کی کوشش کرو اس کا۔ کوئی نہ کوئی تو ضرور بولے گا۔"

"بے حد تشدد کے بعد بھی وہ خاموش ہیں نجانے ایسا بھی کیا کھلایا ہے ان کے باس نے ان سب کو۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایسے لوگوں کو کچھ کھلایا پلایا نہیں جاتا بس ایک دھمکی دی جاتی ہے ان کے خاندان کو مارنے کی جن کیلیے یہ غلط سے غلط کام کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ خیر ان کا یہ داؤ اب الٹا انہی پہ بھاری پڑے گا کیونکہ اگلی چال زاویار ظفر کی ہوگی۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھا اور آفس سے نکلتے حوالات کی جانب بڑھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو نظر سیدھا کرسی سے بندھے ایک جوان لڑکے سے جا ٹکرائی۔ اس کی عمر لگ بھگ پچیس سال تھی۔ زاویار نے سرد انداز میں اس کی جانب دیکھا لیکن اس لڑکے کے چہرے پہ چھلے اطمینان میں ذرا فرق نہ آیا جیسے اسے اس سب نے بلکل بھی فرق نہ پڑتا ہو۔ اس کی اسی بے خوفی پہ اگلے ہی لمحے زاویار کا ہاتھ اٹھا اور اس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا لیکن اس کے چہرے پہ چھایا سکوت ہنوز برقرار تھا۔

"کچھ بھی نہیں بولو گے نا تم۔" وہ حسن کے ہاتھ سے ڈنڈا لیتے اسے گھماتے ہوئے بولا۔ اس لڑکے نے کوئی جواب نہ دیا۔ زاویار نے برق رفتاری سے اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیتے جھٹکا دیا اور ہاتھ میں موجود ڈنڈا اس کے منہ میں گھسا دیا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابلنے والی ہو گئی۔ زاویار تمسخر سے ہنسا۔

"اب سمجھ بھی آئے گا کہ تم بول نہیں سکتے۔" وہ کٹیلے لہجے میں بولتے استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔ وہ لڑکا مسلسل مزاحمت کرتے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کی سعی کر رہا تھا۔ زاویار نے ایک جھٹکے سے ڈنڈا باہر نکالا تو وہ چہرہ نیچے گرائے بری طرح ہانپنے لگا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب حلق میں جو بھی پھنسا ہوا تھا جو بولنے سے تجھے روک رہا تھا وہ نکل گیا ہو گا چل اب بولنا شروع کر یا پھر یہ " ڈنڈا پورا تیرے حلق میں اتار دوں۔" وہ اشتعال کے عالم میں اس کی جانب دیکھتے اطمینان سے بولا۔ اس لڑکے کے ہاتھ پاؤں رسی سے بندھے ہونے کی بدولت وہ ہلنے سے بھی قاصر تھا۔

"حسن اس کے گھر کی عورتوں کو حراست میں۔"

نہیں نہیں۔" وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی پھٹتے حلق سمیت بولا۔ تکلیف سے جان نکلنے والی ہو رہی" تھی۔ زاویار اپنا داؤ کھیل چکا تھا۔ حسن نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے پلکیں جھپکائی۔

کون ہے وہ۔" زاویار نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے سختی سے اسے حکم صادر کیا۔"

اس کے حکم پہ وہ کراہتے ہوئے اسے بتانے لگا۔ اس کے کراہ کر بولنے پہ زاویار کے ذہن میں ایکدم کچھ کلک ہوا۔ اس کی باتوں پہ اس نے ٹھٹھک کر اس لڑکے کا چہرہ جانچا اس کی آنکھوں میں سچائی بھانپتے زاویار لب بھینچ گیا۔ وہ جو جو کچھ بتا رہا تھا زاویار کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا۔ اس کے دل نے شدت سے ان سب باتوں اور خیالوں کی نفی کی تھی لیکن یہ وقت کمزور پڑنے کا بلکل نہیں تھا۔ اس نے بے ساختہ اپنی پیشانی مسلی۔ کوئی اتنا معصوم ہو کر ایسے گھناؤنا کام کیسے۔ اس نے شدت سے اپنے خیال کی نفی کی تھی۔

عمر کیا ہو گی اس کی۔" اس نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے جو عمر اس نے بتائی زاویار کو " اپنے شک پہ یقین کی مہر ثبت ہوتی محسوس ہوئی۔ وہ ایکدم چوکنا ہو گیا اور اس لڑکے کو ایک ادھ موا ہی ایک

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جھٹکے سے چھوڑتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے حوالات سے باہر نکل گیا۔ حسن نے بھی پریشانی سے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے۔

****

وہ میٹنگ سے فراغت حاصل کرتے موبائل میں بری طرح غرق اپنے ہی دھیان میں خارجی دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ ایکدم کسی احساس کے تحت اس کی نگاہیں ایک بوتیک کی جانب اٹھی جس کے باہر کھڑی لڑکی شاید نہیں یقیناً انجم ہی تھی جو ساتھ ساتھ کسی سے فون پہ بھی محو تھی۔ اس نے حیرت سے پلکیں جھپکائی کہ شاید یہ اس کا وہم ہو مگر اسے ہنوز وہی کھڑا دیکھ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ حقیقت ہے۔ اس کے لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھا اور اس سے کچھ فاصلے پہ رکتے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

انجم۔ "معیز نے اس کو خوشگواری کی کیفیت میں پکارا۔ انجم جو فون پہ کسی سے باتوں میں مصروف تھی چونک کر پلٹی لیکن سامنے کھڑے معیز کو دیکھ اس کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ گئی۔ اس نے اطراف میں دیکھتے پہلو بدلا۔

سس۔ سر آپ۔ "اس کی زبان لڑکھڑا گئی۔"

اتنا ہکلا کیوں رہی ہو اور ایسے ویئرڈ طریقے سے سر سب ٹھیک ہے نا۔ "معیز ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے اس کے" نزدیک آیا۔ انجم اس کے نزدیک آنے سے قبل ہی بدک کر اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔ معیز نے نا سمجھی سے اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کا گریز دیکھا۔وہ تو اتنے عرصے سے خود اس کی جانب پہل کر رہی تھی مگر آج اس کا خود سے یوں دور بھاگنا اسے بری طرح چبھا تھا۔ہاں وہ خود بھی تو یہ سب ختم کرنا چاہتا تھا لیکن کسی لڑائی جھگڑے میں پڑ کر نہیں وہ سہولت سے بات کر کے اسے تمام حقیقت سے روشناس کروانا چاہتا تھا۔

ارے انجم چلو یار۔"عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ معیز کی آنکھیں حیرت کے مارے اس کے پہلو" میں کھڑے آدمی کی جانب اٹھی۔اس نے سوالیہ نگاہیں انجم کی جانب اٹھائی جو نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔اس کا یوں نگاہیں چڑانا معیز نے صاف محسوس کیا تھا۔

چلیں انجم۔اس آدمی نے انجم کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے جتایا۔اس منظر کو دیکھ معیز کی آنکھوں" میں جیسے لہو اتر آیا۔اس نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں بند کر کے کھولی۔نجانے سامنے کھڑا شخص کون تھا۔انجم نے بھی جوابی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی۔

دور ہٹو اس سے۔"وہ سمجھ گیا تھا کہ انجم اس شخص کی بدولت اس سے گریزاں ہے لیکن اسے مسلسل انجم کو" تھامے دیکھ وہ چیل کی تیزی سے اس پہ جھپٹا مگر اس سے پہلے ہی انجم نے بے دردی سے اس کے سینے پہ ہاتھ جماتے اسے دور دھکیلا۔وہ لڑکھڑا گیا۔معیز نے بے یقینی کی کیفیت میں پلکیں جھپکائی۔انجم نے بمشکل آنسو پیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ نہیں آپ دور رہیں مجھ سے بھی اور میرے شوہر سے بھی۔" وہ غصے سے چلائی۔ شدتِ غم سے اس کی آواز" پھٹ رہی تھی۔ معیز کے ہاتھ بے ساختہ پہلو میں آگرے۔ اس نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔

انجم۔" اس کی آواز سر سراتی ہوئی تھی۔"

امجھ نہیں آ رہی تمہیں وہ کیا بول رہی ہے۔ میری بیوی سے دور رہنا اب۔ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے" صرف۔" وہ آدمی تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ معیز کے لبوں پہ ایک استہزائیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔ آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھر دی تھی۔

کون ہے یہ انجم۔" وہ آدمی اس کے بازو کے گرد گھیر اتنگ کرتے سخت لہجے میں گویا ہوا۔ انجم کی آنکھیں" پانیوں سے بھر گئی۔

مم۔ میں ان کے آفس میں جاب کرتی تھی۔ انہیں نہیں معلوم کہ ڈیڈی نے میری شادی جلد بازی میں آپ" سے کر دی ہے۔ اسی لیے شاکڈ ہیں۔" وہ دھیمے سے بولتے معیز کو ٹھٹھکا گئی۔ معیز نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے۔ اسے اپنے اطراف میں دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

خیر اب تو معلوم ہو گیا ہو گا نا اسے۔ ہم بھی چلتے ہیں۔" وہ آدمی اسے لیتے آگے کی جانب بڑھ گیا۔ معیز نے" چونک کر جاتی انجم کی پشت کو تکا جو اب اس آدمی کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی۔ اس کے ذہن میں ظفر کی آواز گونجی تو وہ آنکھیں میچ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ ہمیشہ سے ٹھیک تھے بابا۔ وہ مجھے سچ میں کچھ نہیں سمجھتی تھی اگر سمجھتی ہوتی تو آج وہ اس مقام پہ اپنے" شوہر کے ساتھ نہ ہوتی چاہے زبردستی ہی سہی۔ ایک بار مجھ سے رابطہ کرنے کی تو کوشش کرتی نا۔" وہ ہولے سے بڑبڑایا اور گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے آنکھوں پہ گوگلز لگاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ گاڑی میں بیٹھتے اس کا رخ گھر کی جانب تھا۔ ڈرائیونگ کے دوران ایک بار پھر انجم کے بابت سوچتے اس کی آنکھیں پل بھر میں آنسوؤں سے لبریز ہوئی۔ اس نے ہاتھ کی پشت اپنے لبوں پہ رکھتے نمی کو اندر اتارا لیکن بار بار دھندلا پن آنکھوں کے سامنے آنے کی بدولت وہ ایک جانب گاڑی روکتے سیٹ سے پشت ٹکاتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔ بے دھیانی کی کیفیت میں اس کی نگاہ فٹ پاتھ کے بنے بینچ پہ بیٹھی لڑکی کی جانب اٹھی۔ اس نے مکمل رخ اس کی جانب موڑا جو جھکی نجانے اپنے پیروں میں کیا تلاش کر رہی تھی۔ بھورے رنگ کا پیروں کو چھوتا فراک ساتھ ہم رنگ حجاب لیے وہ معیز کو جی جان سے ٹھٹھکا گئی۔ وہ اپنے پیر کو پانی سے دھو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے چہرہ اوپر اٹھایا اسے دیکھ کر معیز کی نگاہوں میں بنا کسی تردد کے ہسپتال کا منظر شدت سے لہرایا۔ ناچاہتے ہوئے بھی قدم اس کی جانب اٹھے۔

ایکسکیوزمی۔" اس نے دھیمے سے اسے پکارا۔ حوریہ نے بھاری مردانہ آواز پہ ایک جھٹکے سے چہرہ اوپر اٹھایا لیکن" سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کی حالت بھی بلکل معیز جیسی ہی تھی۔ وہ گڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی لیکن اسی دوران اس نے شاید اپنے پیر میں ٹیس اٹھنے کی بدولت آنکھیں میچی تھی۔

ازا یوری تھنگ اوکے۔" وہ نرمی سے گویا ہوا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جج۔جی وہ بس جوتے کا کیل نکلا ہوا تھا وہ زخم کر گیا ہے۔"اس نے شانے اچکا کر لاپرواہی سے بتایا۔"

اور آپ اسی زخم کو پانی سے دھو رہی ہے۔دماغ ٹھکانے پہ ہے آپکا۔"وہ پہلے ہی بھرا بیٹھا تھا اس پہ برس" پڑا۔حوریہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوا۔

میں اسے پانی سے دھویا پیٹرول سے آپ کو کیا مسئلہ ہے مسٹر۔کیا میں نے آپ کو یہاں بلایا۔"وہ دونوں ہاتھ" سینے پہ باندھتے ترخ کر بولی۔ایک تو خود ہی منہ اٹھا کر اس کے پاس آگیا تھا اور اب اتنے غصے سے بول رہا تھا۔

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔"وہ بڑبڑا کر بولتے واپس گاڑی کی جانب مڑا۔حوریہ نے دانت پیسے۔اگلے ہی" لمحے وہ واپس آیا اور ہاتھ میں پکڑی بینڈ ایج اس کے پاس ہی بینچ پہ رکھی تھی۔حوریہ اس کی حرکت پہ ساکت رہ گئی۔اس نے حیرانگی سے اس کے چہرے کا جائزہ لیا۔

تھینکیو۔"اس نے کرٹسی نبھائی۔"

تھینکیو کہنے کی بجائے آپ یہ سیکھ لیں کہ جب کوئی اجنبی شخص آپ کی مدد کیلیے آتا ہے تو اسے یوں منہ پھاڑ کر" جواب نہیں دیا جاتا۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

لیکن آپ نے بلاوجہ مجھ سے غصے میں بات کی تھی اور کسی بھی اجنبی شخص کو یہ زیب نہیں دیتا۔"وہ بھی" بینڈ ایج پیر میں لگاتے دوبدو بولی۔معیز کو اپنے سخت رویے کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگلی بار نرمی سے بات کر کے اس ملاقات کا عکس مٹا دوں گا۔"اس کی برخستہ بات پہ حوریہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پلکیں جھپکائی۔ اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گئی۔ اب دنیا میں موجود ہر شخص کی آنکھیں اس انسان جیسی تھوڑی نہ ہو سکتی تھی۔ وہ اپنے کام سے فراغت حاصل کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ کو چوٹ آئی ہے گھر کیسے جائیں گی آپ میں ڈراپ کر دوں۔"معیز نے نرمی سے اسے مخاطب کیا۔ حوریہ" دھیما سا مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ میں بھی ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

کیا میری اندرونی چوٹ سے واقف ہیں آپ۔ جب اس کے ساتھ تنہا سفر کر سکتی ہوں تو یہ تو معمولی سی چوٹ" ہے۔"وہ بے اختیاری کی کیفیت میں بولی۔ معیز نے اس کا چہرہ جانچا جہاں ایک درد رقم تھا۔ اس نے اپنا درد چھپانے کی خاطر ایک بار پھر آنکھوں پہ چشمہ لگا لیا۔

زندگی رہی تو شاید آپ سے پھر ملاقات ہو جائے۔"معیز کی بات پہ وہ ٹھٹھکی۔"

کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی اجنبی آپ سے بار بار ٹکرا جائے۔"اس کے سوال پہ گاڑی کی جانب بڑھتے معیز کے" قدم تھمے۔

ٹکراؤ ہمیشہ غیر متوقع ہی ہوا کرتے ہیں اور اس میں کچھ ہماری بھلائی کیلیے بھی۔ پہلے اس دن ہسپتال میں ٹکراؤ" اور آج یہاں ٹکرانا اگلی ملاقات کا انتظار کرتے ہیں اگر قسمت میں لکھا ہوا تو۔"وہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے ایک سرسری سی نگاہ دور کھڑی لڑکی پہ ڈالی اور گاڑی آگے کی جانب بڑھا دی۔ حوریہ نے اس کی گاڑی کو نگاہوں سے اوجھل ہونے تک تکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھلا اس ٹکراؤ میں کیا بھلائی ہو سکتی ہے۔ آج کے دور میں سب ایک سے بڑھ کر ایک فلاسفر ہیں۔" وہ اپنے سر پہ چپت لگاتے ہوئے بولی اور فون پہ آنے والی آنی کی کال کی جانب متوجہ ہو گئی۔ اس بات سے انجان کہ کبھی کبھی کچھ ٹکراؤ بے وجہ نہیں ہوا کرتے۔ ان دونوں کی بے خبری پہ دور کھڑی قسمت ہولے سے مسکرا دی۔

****

یہ لو جو اس لڑکے نے بتایا ہے وہ سب اس فائل میں درج کر دیا ہے میں نے۔" حسن نے ایک نیلے رنگ کی فائل اس کی جانب بڑھائی۔ زاویار نے فائل اٹھاتے اس کا ورق پلٹا عین اسی لمحے موبائل پہ میسج کی آواز پہ اس نے سر جھٹکا لیکن یکے بعد دیگرے میسج کی آواز سن وہ دانت پہ دانت جماتے کڑھ کر رہ گیا۔

ایک بار دیکھ لو کچھ ضروری نہ ہو۔ حسن نے دھیمے سے اسے مخاطب کیا۔" زاویار نے سر جھٹکتے موبائل اٹھاتے دیکھا تو واٹس ایپ پہ کسی انجان نمبر سے میسج جگمگا رہے تھے۔ اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ اس نے فائل بند کر کے رکھی اور جوں ہی چیٹ کھولی تو کچھ تصویریں تھی مگر وہ لوڈ ہو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے لوڈ ہوتے ہی جوں ہی اس کی نگاہ تصویر کی جانب اٹھی اس کی آنکھیں آخری حد تک پھیل گئی۔ ماتھے کی رگیں تن گئی۔ اس کا سرخ چہرہ دیکھ حسن کو بے چینی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

زاویار سب ٹھیک ہے۔" حسن کی آواز پہ زاویار کا سر خالی خالی انداز میں نفی میں ہلا۔ آنکھوں کے سامنے" باقاعدہ اندھیرا سا چھایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہ۔"اس کے لب بے آواز سرسرائے۔وہ عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور چابیاں والٹ اٹھاتے باہر کی جانب بھاگا۔اس کی حالت کے پیش نظر حسن نے بھی اس کے تعاقب میں بھاگا۔

کیا ہوا ہے زاویار مجھے تو کچھ بتاؤ کم از کم۔"گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے ملتجیانہ لب و لہجے میں سوال کیا۔زاویار" نے اپنا موبائل اس کی جانب بڑھا دیا۔اگلے ہی لمحے اس کی حالت بھی ویسی ہی تھی۔

"بھابھی کی تصویر لیکن ان کے پاس کیسے۔"

یہ سب چھوڑو گھر کی جانب موڑو گاڑی کو۔"اس نے مٹھیوں کو سختی سے بھینچتے سپاٹ لب و لہجے میں حکم صادر" کیا۔دل ماہا کے متعلق سوچتے بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔دو تین بار اس نے ماہا کو کال ملائی لیکن اس کا فون بھی بند جا رہا تھا۔اس نے غصے سے ہاتھ کی مٹھی بناتے ڈیش بورڈ پہ ماری۔تقریباً بیس منٹ کا سفر انہوں نے دس منٹ میں طے کیا تھا۔گاڑی رکتے ہی وہ بنا کسی کا انتظار کیے اندر کی جانب بھاگا۔جسم سے آہستہ آہستہ کوئی جان نکال رہا تھا جیسے۔لاؤنج میں صوفوں پہ سب کو بیٹھا دیکھ زاویار کا دل سکڑ کر پھیلا کیونکہ وہ خود کہی بھی نہیں تھی۔

ارے بھائی۔علی ہنستے ہوئے بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کی متلاشی نگاہیں تو اطراف میں گھوم رہی تھی۔

ماہ کہاں ہے۔"وہ غصے سے بولا۔آنکھوں کے ڈورے انتہائی سرخ پڑ رہے تھے۔وہ جانتا تھا کہ وہ ضبط کے کن" مراحل سے گزر رہا ہے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنے کمرے میں ہو گی وہ بھائی۔ "رائقہ نے نرمی سے جواب دیا۔اس دوران اس نے سامنے ہی بیٹھی عنایہ کا بھی نوٹس نہیں لیا تھا۔وہ بغیر کسی تاخیر کے زینے پھلانگتا اوپر کی جانب بھاگا۔ علی نے حسن کو دیکھتے بھنویں اچکائی۔زاویار نے دروازے کے عین نزدیک پہنچتے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔ دروازہ اندر سے لاک ہونے کی بدولت وہ کھولنے سے بھی قاصر تھا۔

ماہا۔ "ماہ دروازہ کھولو پلیز مجھے پریشان مت کرو۔ بولتے بولتے اس کا لہجہ بھیگا تھا۔زینوں پہ کھڑے علی اور حسن" نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

بھائی بھابھی ماں اندر ہی تھی ہمارے ساتھ باہر سے لوٹی تھی وہ۔ "علی نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔"

تو دروازہ کیوں نہیں کھول رہی وہ۔ تم لے کر گئے تھے نا اسے باہر۔وہ علی پہ جھپٹا۔ حسن نے اسے قابو کیا۔وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

ماہ پلیز دروازہ کھولو پلیز میری کمزوری مت بنو ماہ۔ "وہ تھکے تھکے لہجے میں بولتے دو قدم پیچھے ہوا۔"

مطلب جو بھی ہوا ہے وہ کھڑکی سے ہوا ہے۔ "حسن نے سرگوشی کی۔زاویار نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر" کھولا۔اس سے پہلے کہ وہ زینے اترتا دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ جھٹکے سے مڑا وہی علی نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔

آپ لوگ دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے کیا۔وہ میں نے ہینڈ فری۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی زاویار نے ایک جست میں اسے خود میں بھینچ لیا۔ حسن اور علی ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھتے نیچے کی جانب بڑھ گئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار۔"اپنے شانے پہ نمی محسوس کر اس نے تڑپ کر اسے پکارا لیکن وہ شاید اسے چھوڑنے کو آمادہ ہی نہیں" تھا۔

میں ڈر گیا تھا ماہ۔ تمہیں کھونے کی سوچ سے ہی کانپ گیا تھا میں۔"اس کی آواز میں اسے کھونے کا خوف لاحق" تھا۔ماہا اس کی بات پہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔

میں یہی ہوں زاویار یہاں دیکھیں بلکل ٹھیک۔"اس نے اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا لیکن اس وقت تک وہ خود" پہ قابو پا چکا تھا۔

"کیا ہوا ہے زاویار۔"

تمہیں میں نے منع کیا تھا گھر سے باہر نکلنے کیلیے تو پھر کیوں گئی تھی باہر۔"وہ سخت لہجے میں اس سے مخاطب" تھا۔ماہا نے ناک منہ چڑھا کر اس کی جانب دیکھا جو ابھی اس کیلیے رو رہا تھا اب ساتھ ہی غصہ بھی کرنے لگ گیا تھا۔

"میں علی بھائی کے ساتھ گئی تھی۔سب جا رہے تھے تو میں بھی اگر چلی گئی تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔"

ہے مضائقہ اس میں کیونکہ تم میری بیوی ہو ماہا۔میں جس شعبے سے منسلک ہوں وہاں کمزوریوں کو ٹارگٹ کیا" جاتا ہے اور میری فیملی میری کمزوری ہی ہے۔"وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے غصے سے بولا۔ماہا خاموش ہو گئی۔زاویار نے چہرہ آسمان کی جانب کرتے تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن میں تو علی بھائی کے ساتھ ہی گھر آگئی تھی میں یہاں وہاں نہیں گئی زاویار۔" وہ منہ بنا کر بولی۔ زاویار نے اس کی بات پہ نرمی سے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا۔

"میرا عرصے تک کچھ پلیز لیکن بھی بالکل رہا کر نہیں قید تمہیں میں ہوں جانتا سے اچھے بہت ماہا ہوں جانتا یں؟ ساتھ دے دو بس کچھ عرصہ۔" وہ اس سے گزارش کر رہا تھا۔ ماہا نے اس کی بات پہ تیزی سے اثبات میں سر ہلایا تو زاویار نے نرمی سے اسے خود میں سمو لیا۔ ماہا ابھی تک اس کے رد عمل پہ شاکڈ تھی۔ وہ اسے لیتے نیچے لاؤنج کی جانب بڑھا۔ اس دوران اس کی نگاہ عنایہ کی جانب اٹھی جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

تم کب آئی۔" وہ مسکرا کر بولا۔ عنایہ ہنستے ہوئے اس کے ساتھ آ لگی۔ ماہا کی آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں" سی بھر دی۔ وہ ناک منہ چڑھاتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

تم بالکل بھی نہیں بدلے زاوی۔" ویسے کے ویسے ہو۔ عنایہ ہنستے ہوئے بولی۔ اس کے چہرے سے مسکراہٹ تو" جیسے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔

کیوں کیا بدلاؤ آنا چاہیے تھا مجھ میں۔ میں پہلے بھی اچھا تھا اور اب تو کچھ زیادہ ہی اچھا ہوں کیونکہ میری بیوی" اچھی ہے یار۔" وہ نگاہیں یہاں وہاں گھماتی ماہا پہ پورا فوکس رکھتے نرمی سے بولا۔ ماہا کی نگاہیں اب کی بار اس پہ ہی تھم گئی۔ زاویار کو یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ وہ پھر سے اس کے اور عنایہ کے متعلق کچھ اول فول سوچ رہی ہو گی۔ عنایہ اسکی بات پہ فقط مسکرا دی۔

"اب تم لوگ آ گئے ہو تو کھانا کھا کر ہی واپس لوٹنا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بابا وقت نہیں۔"زاویار نے انہیں ٹوکنا چاہا۔"

جہاں دس منٹ اپنی بیوی کے ساتھ بیتائے ہیں وہاں کچھ منٹ ہمارے ساتھ گزار لوگے تو کچھ نہیں" ہو گا۔" ظفر کی بات پہ جہاں ماہا سٹپٹا گئی وہی زاویار مسکراہٹ دباتے ظفر کو اپنے حصار میں لیتے کھانے کی میز کی جانب بڑھا۔کچھ ہی دیر میں وہ سب کھانے میں مصروف تھے۔ایکدم ماہا کے حلق میں نوالہ بری طرح پھنسا یہاں تک کہ وہ کھانس کھانس کر دوہری ہو گئی۔اس سے پہلے زاویار اسے پانی کا گلاس تھماتا حسن نے تیزی سے اپنے نزدیک رکھا پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا جسے اس نے تھام بھی لیا۔

تھینکیو۔"ماہا مسکراتے ہوئے بولی لیکن اندر جلن ابھی بھی باقی تھی۔زاویار کی گرفت چمچ پہ مضبوط ہوئی تھی۔"

ویسے زاوی رائقہ کی شادی کرنے کا ارادہ کب ہے تمہارا۔عنایہ نے کھانے کے دوران اسے مخاطب کیا۔رائقہ اور حسن کی نگاہیں بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اٹھی اور ماہا کی نگاہیں ان دونوں کو تکتے واپس لوٹ آئی۔کچھ تو تھا جو ان سب نے چھپا ہوا تھا اور ماہا جانتی تھی کہ وہ کیا ہے۔وہ چہرہ جھکائے مسکراہٹ دبا گئی۔

جیسے ہی کوئی اچھا رشتہ دکھے گا تو ہم دیری تھوڑی نہ کریں گے۔"ماہا نے مسکراتے ہوئے عنایہ کو جواب" دیا۔زاویار نے کڑی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کی پوری توجہ کھانے کی جانب تھی۔

ہاں اب تم آگئی ہو نا رائقہ کی منگنی کے بعد ہی جانا ایک بے حد اچھا رشتہ ہے میری نظر میں۔ ممکن ہے کہ ایک" دو دنوں میں ہی منگنی ڈن کر دو۔"زاویار کی بات پہ جہاں رائقہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگے وہی ایک بار پھر ماہا کے حلق میں پھندا لگا۔ ظفر نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار پانی۔اس نے کھانستے ہوئے اس کا شانہ ہلایا۔

حسن ساتھ ہی موجود ہے ماہ اس سے لے لو۔"وہ بمشکل اپنی ناگواری دباتے ہوئے بولا۔ماہا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا مطلب وہ پہلے اس کے پانی دینے سے ہی چڑ چکا تھا لیکن اب کی بار ٹینشن پانی دینے سے بھی زیادہ بڑی تھی نجانے اس نے رائقہ کیلیے کسے پسند کیا تھا۔زاویار رومال کی مدد سے اپنا چہرہ تھپتھپاتے کمرے کی جانب بڑھ گیا لیکن کمرے میں گھسنے کے بعد وہ دروازہ زور سے مارنا نہیں بھولا تھا۔ماہا اپنی جگہ پہ ہی اچھل کر رہ گئی۔

جائیے بھابھی ماں۔بھائی منتظر ہیں آپ کے۔"حسن تو زاویار کی بات کے بعد خاموش ہو چکا تھا لیکن علی کی" زبان کو کہاں لگام تھا۔عبیر نے اس کے یوں بولنے پہ شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو سب سے اچھے سے مخاطب تھا ماسوائے اسکے۔

میری موت کا سامان تیار کروا کے بول رہے ہیں کہ میں کمرے میں جاؤں تا کہ اگلی بار جنازہ نکلے باہر۔"وہ دل" ہی دل میں کڑھتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے کمرے کی جانب بڑھی۔وہ ریک میں گھسا نجانے کونسی فائلز کو تلاش کر رہا تھا۔ماہا انگلیاں چٹخاتے اس کی جانب بڑھی۔اب بات کا آغاز کسی نہ کسی طرح تو کرنا ہی تھا نا تو پھر رائقہ کی بات ہی سہی۔

زاویار۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہمم۔"اس نے بس اتنا ہی بولنے پہ اکتفا کیا۔اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے فائل بند کرتے اس کی جانب مڑا اور اسے کھینچ کر دیوار سے لگایا تھا۔ماہا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

بہت خوب ماہا زاویار۔کیا کھیل کھیلا ہے تم نے۔"اس کی غیر متوقع بات پہ ماہا نے نا سمجھی سے اس کی جانب" دیکھا۔چہرے پہ ایک نامعلوم سا خوف بکھر گیا۔

کک۔کیا مطلب کیا ہوا زاویار۔"وہ دھیمے سروں میں بولتی اسے زبردست قسم کا قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔"

کتنا معصوم سمجھتا تھا میں لیکن انسان کی اصلیت کیا ہے کہ ہماری پیٹھ پیچھے وار کرنے سے بھی گریز نہیں" کرتا۔اصل میں یہ انسان ہوتا ہی دوغلا ہے۔"وہ ماہا کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے سرد مہری سے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔ماہا کی سانس سینے میں ہی اٹک گئی۔

کک۔کیا مطلب۔آپ کیا بول رہے ہیں۔"وہ سہمی ہرنی جیسی نگاہیں اس کی جانب اٹھاتے پھیکے پڑتے چہرے" سمیت بولی۔زاویار نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچ لی۔

جان گیا ہوں میں کہ وہ شخص کون ہے جو اس کیس کا لیڈر رہے ماہا زاویار۔جو اس سب کاموں میں ملوث" ہے۔جس کے انڈر یہ سب غیر قانونی کام ہوتا ہے۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔اس دوران اس کی نگاہیں ماہا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔ماہا نے اس کے سخت تیور دیکھ حلق تر کیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کک۔ کون زاویار۔" انگلیاں چٹخاتے اٹک اٹک کر ہوئی۔ زاویار نے دھیرے سے اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے دبایا۔ ماہا نے سن پڑتے دماغ سمیت خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کی گرفت اس کے ہاتھوں میں دھیرے دھیرے سخت ہوتی جارہی تھی۔

تم۔" اس کی اگلی بات پہ ماہا کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ چہرے کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ گئی۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی۔

مم۔ میں۔ یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔" وہ اسے خود سے دور دھکیلتے غرائی۔ زاویار نے خون آشام نگاہیں اس پہ ٹکائی اگلے ہی لمحے اس کی وہی آنکھیں جی جان سے مسکرائی تھی۔ وہ ماہا کی صورت دیکھ کھل کر ہنس دیا۔

یار مذاق کر رہا تھا تمہارے ساتھ۔ تم تو سیریس ہی ہو گئی۔" وہ ہنستے ہوئے اسے ساتھ لگا گیا۔ ماہا نے کسمسا کر اسے خود سے دور دھکیلا اور روہانسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بہت برے ہیں آپ۔ جان نکل گئی تھی میری۔ ایسا مذاق کون کرتا ہے بھلا۔"

ایسے ہی نکل گئی تھی تمہاری جان۔" وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے بولا۔ ماہا ناراضگی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ ابھی بھی اس کی بات یاد کر کے دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔ زاویار ہنستے ہوئے اس سے دور ہوا اور آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بالوں کو سنوارنے لگا۔ ماہا نے کچھ سوچ کر خود کو اس سے بات کرنے کیلیے تیار کیا تھا۔

زاویار۔" اس نے ایک بار پھر ہمت پیدا کرتے اسے پکارا۔ زاویار نے محظ بھنویں اچکانے پہ اکتفا کیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ آپ نے کس کا رشتہ دیکھا ہے رائقہ کیلیے۔ آپ نے کسی سے ذکر بھی نہیں کیا۔" اس نے خود میں ہمت مجتمع کی اور اس کے مقابل آئی۔

بابا کو بتا دیا ہے میں نے۔" وہ مصروف سے انداز میں بولا۔ ماہا لب دبا گئی۔"

لیکن مجھے تو کچھ نہیں بتایا۔" اس کے شکوے پہ زاویار نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی۔"

تو اور نہیں تو کیا آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا تا کہ میں بھی اپنی رائے دے سکوں آفٹر آل میں اس کی بھابھی" ہوں۔" وہ اتراتے ہوئے بولی۔ زاویار نے خوشگوار سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

اسی لیے تو نہیں بتایا کیونکہ تمہاری رائے تو کسی کو چاہیے ہی نہیں۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولا۔ ماہا کا منہ" اپنی اس قدر بے عزتی پہ حیرت کے مارے کھل گیا۔

"آپ بہت برے ہیں زاویار۔"

ہاں مگر تم سے کم۔" وہ اس کی ناک دباتے پیچھے ہوا۔ ماہا نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھایا۔"

زاویار پلیز بتائیں نا۔" وہ اس کے بازو میں بازو حمائل کرتے مسکینیت سے بولی۔ زاویار کی آنکھیں اس کی" حرکت پہ لو دینے لگی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رات تک خالہ آجائیں گی ان کے سامنے ہی بات ہو گی کیونکہ یہ رشتہ کہی نہ کہی ان سے ہی منسلک ہے۔ یا یوں" کہوں ان کے کہنے پہ ہی میں رضامند ہوا ہوں اس رشتے پہ۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے نرمی سے بولا اور اپنی چابیاں اٹھائی۔

لیکن آپ ان سے پہلے اپنے اطراف میں بھی تو نگاہیں دوڑاتے نازاویار۔ آپ کا بہت خاص ہے یہاں کوئی ہم" اسے بھی تو سوچ سکتے تھے رائقہ کیلیے۔ ہمارے۔ پاس رہتی وہ۔" ماہا ڈھکے چھپے لفظوں میں بولی۔ رائقہ اور حسن کا اداس چہرہ آنکھوں کے سامنے سے کہاں ہٹ رہا تھا۔

کون۔" زاویار اچھنبے سے بولا۔ اس کی تمام تر توجہ اب ماہا کی جانب تھی۔"

حسن بھائی۔ آپ کے اتنے اچھے دوست ہیں۔ علی بھائی معیز بھائی سب انہیں جانتے ہیں۔ بابا بھی انہیں سمجھتے" ہیں اور ہماری رائقہ کسی اچھے گھر میں چلی جائے گی۔ حسن بھائی بھی تو تنہا ہیں نا اپنی زندگی میں تو انہیں بھی خوشیاں ملنی چاہیے۔" وہ نہیں چاہتی تھی کہ رائقہ کے متعلق کوئی بھی ایسی ویسی بات اس تک پہنچے تبھی اپنے مطابق بات گھما ڈالی۔ زاویار نے اس کی بات پہ کئی ساعتیں بغیر پلکیں جھپکائے اس کی جانب دیکھا۔ اس کے دماغ میں حسن کو لے کر یہ بات کیوں آئی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

ماہ۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی وہ زاویار سے فاصلہ قائم کر گئی۔"

ماہا نیچے تمہارے ماموں آئے ہیں۔" رائقہ کی اطلاع دینے پہ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ اس نے" خشمگیں نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مجھے نہیں معلوم وہ کیوں آئے ہیں زاویار۔"

جاؤان سے ملاقات کرواور میرا ذکر بھی مت کرنا کہ میں گھر پہ ہوں۔"وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔ماہا الجھی" نگاہوں سے اسے دیکھتے نیچے چلی گئی۔اس کے جاتے ہی زاویار نے کچھ سوچ کر نیچے بیٹھے حسن کو کال ملائی تھی۔

****

مجھے تم سے اکیلے میں کوئی بات کرنی ہے ماہا۔"رافع کی بات پہ ماہا نے ایک نظر سب کو دیکھا۔ظفر کے اشارہ" کرنے پہ وہ انہیں لیتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ممامہ تم نے زاویار سے بات کی"وہ اپنے لہجے میں بے چینی سموئے بولے۔ماہا نے ان کے سوال پہ شرمندگی" سے نفی میں سر ہلایا۔

وہ اپنے کام کے متعلق کسی کی نہیں سنتے ماموں۔میں اس متعلق کوئی بھی بات ان سے کر کے اپنا گھر خراب" نہیں کر سکتی۔پلیز آپ مجھے سمجھیں۔"وہ چہرہ جھکائے آرزدگی سے بولی۔

تمہاری ممانی کی طبیعت بھی بہت خراب ہے وہ خود تمہارے پاس انا چاہتی تھی لیکن زاویار کی بدولت ہی میں" "اسے یہاں نہیں لا پایا جب سے ذکی کے متعلق اسے معلوم ہوا ہے اس کا تو بخار۔

ذکی کون۔"ماہا نے ان کی بات درمیان میں ہی اچک لی۔دروازے کے اوٹ میں کھڑے زاویار کے کٹاؤ دار" لب اس کی سوال جواب والی فطرت پہ ہولے سے مسکرائے۔اب آیا تھا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ذکی۔یہ ذکی کو کیسے جانتے ہیں زاویار۔مم۔مطلب کہ انہیں اس متعلق علم۔"زاویار نے حسن کے سوال پہ " لبوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"اب دیکھو تم میری بیوی کا کمال۔"

مم۔میرا مطلب مزمل کے متعلق۔"وہ ٹھیک ٹھاک قسم کا ہکلا گئے۔ماہا نے مشکوک نگاہیں انکی جانب اٹھائی۔"

لیکن ابھی تو اپ نے زکی کا نام لیا۔یہ زکی کون ہے۔"وہ شاید جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی۔دانت پہ دانت" جماتے اس نے بمشکل خود پہ ضبط کیا ورنہ ان کی اصلیت پہ شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

وہ میرے ایک دوست کا بیٹا اس کا نام زکی ہے۔میرے منہ سے اچانک نکل گیا۔تم زکی کو اپنے سر پر اتنا حاوی" مت کرو بس زاویار سے مزمل کی رہائی کی متعلق بات کرنا میرا بیٹا کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔"وہ منت کرنے والے انداز میں بولے۔ماہا نے بمشکل اپنے کپکپاتے لبوں کو آپس میں بھینچا۔

اپ خود بھی تو ان سے بات کر سکتے ہیں۔وہ نجانے کیا جاننا چاہ رہی تھی۔

وہ مجھے دیکھ کر ہی بپھر جاتا ہے۔اسی لیے تو اس کی غیر موجودگی میں آیا ہوں۔جانتا ہوں اپنی موجودگی میں وہ" تم سے ملاقات بھی نہ کرنے دیتا۔تم ایک دو روز کیلیے ماموں کے ساتھ کیوں نہیں آتی۔تمہاری ممانی تمہیں بہت یاد کرتی ہے۔

کیوں اولاد نہیں ہے کیا اب انکی۔"خود بخود اس کا لہجہ سرد ہو گیا۔رافع نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مزمل تو سلاخوں کے پیچھے ہے اور اس وجہ سے میرا سرمایہ بھی ڈوب رہا ہے۔ میں تنہا رہ گیا ہوں اور ارحام کا" کچھ اتہ پتہ نہیں ہے اور انجم اس کا کل میں نے نکاح کر دیا ہے۔" ان کے انکشاف پہ ماہا کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔ باہر کھڑا زاویار بھی ان کی بات پہ ٹھٹھک گیا۔ ماہا نے مشکل خود پہ قابو پاتے چہرہ جھکا لیا۔

تم چلو نہ میرے ساتھ۔" وہ بار بار اصرار کر رہے تھے۔"

مم۔ میں زاویار سے بات کروں گی ماموں۔ آپ جائیے۔ زاویار آ گئے تو مجھ پہ غصہ ہونگے۔" وہ کپکپاتے لہجے" میں بولی۔ رافع نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر ماہا کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

تمہارا شوہر بلکل اچھا نہیں ہے ماہا۔ وہ غلط کاموں میں الجھ رہا ہے۔ بے نام موت مارا جائے گا۔" ان کی بات پہ ماہا" کی آنکھیں پتھرا گئی۔ اس نے حیرت بھری نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔

ماموں۔" وہ بے یقینی سے بولی۔"

وہ کیوں اتنے بڑے مشن والے لوگوں کو پکڑنا چاہتا ہے ماہا۔ میں نے سنا ہے اس سے پہلے بھی خبروں میں ایسے " افسر مارے جاتے ہیں پولیس مقابلے میں۔ تم اسے سمجھاؤ۔ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے تو تمہارے ماموں کو بھی سکون رہتا ہے۔" وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولے لیکن آج اس لمس میں نرمی نہیں تھی۔ ماہا کو اپنے سامنے

کھڑے شخص سے وحشت ہونے لگی۔ان کو وہاں سے بھیج کر بھی اس کا ذہن مسلسل رافع کی باتوں میں ہی الجھا ہوا تھا۔

پیچھا کرواسکا اور ایسی جگہ لا کر مارنا جہاں اسے پانی بھی نہ مل سکے۔میری بیوی کو ٹریپ کرے گا یہ۔"زاویار" کے لہجے میں ان کیلیے بس نفرت ہی نفرت تھی۔

****

زاویار۔زاویار کہاں ہیں۔"وہ روتے ہوئے پاگلوں کی طرح بولی۔"

وہ باہر۔رائقہ نے جواب دیا۔لاؤنج میں فلحال وہ اور عبیر ہی موجود تھے بس۔وہ بغیر اس کی بات سنے تیزی سے باہر کی جانب بھاگی لیکن اسی دوران اندر آتے زاویار سے جا ٹکرائی۔

ماہا۔زاویار نے حیرت سے اسے پکارا اور چہرہ تھام کر اوپر کیا۔

زاویار۔وہ۔یہ مم۔ماموں۔زاویار یہ اچھے نہیں ہیں۔یہ بہت برے ہیں زاویار۔بہت برے ہیں۔"وہ ہچکیوں" سے روتے ہوئے بولی۔زاویار نے اسے نرمی سے ساتھ لگایا تو وہ مزید بکھر گئی۔کتنے عرصے سے ان کا شفقت بھرا رویہ دیکھ اب اچانک یہ ہو جانا صدمہ کافی بڑا تھا اس کیلیے۔اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا۔وہ اسے کمرے میں بھی یہی بتانا چاہتا تھا لیکن کچھ سوچ کر خاموشی اختیار کر گیا کہ ماہا اسے غلط نہ سمجھے۔

"کچھ نہیں ہوا ماہ۔"

انہوں نے مجھے یہاں اتنی زور سے دبایا۔وہ ماموں نہیں ہوسکتے۔وہ میرے اپنے نہیں ہوسکتے۔وہ گندے ہیں" زاویار بہت گندے ہیں۔ آپ۔ آپ ان کے پاس نہیں جائیں گے اب۔وہ آپ کو کچھ کر دیں گے۔"وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے بولی۔زاویار نے نرمی سے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما۔

مجھے جانا ہو گا ماہ۔میرا جانا ضروری ہے اس ایسے شخص کا خاتمہ کرنے کیلیے جس نے نجانے کتنے معصوموں کی" زندگیوں کو داؤ پہ لگایا ہے۔تم سمجھ رہی ہو نا۔میری کمزوری نہیں بننا تمہیں پلیز۔میں ہمت ہار جاؤں گا اگر تم ایسے کرو گی تو۔"وہ اس کا چہرہ صاف کرتے محبت سے بولا۔ماہا نے سرعت سے اپنے آنسوؤں کو پونچھا۔

میں ہمیشہ آپ کو کمزور کر دیتی ہوں نا۔ آپ میری وجہ سے ہمت ہارنے لگتے ہیں۔ایم سوری۔"وہ بھرائے" لہجے میں بولتی زاویار کو اپنے دل کے انتہائی قریب محسوس ہوئی۔

نہیں غلط۔ایک بس تمہاری سوچیں ہی تو مجھے کبھی ہمت نہیں ہارنے دیتی۔ایک ہی فقرہ ہمیشہ سماعتوں میں" گونجتا ہے کہ میں کسی کا واحد سہارہ اور واحد رشتہ ہوں۔"ماہا کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے گال پہ بکھر گیا جسے زاویار نے نرمی سے پونچھا۔

اگر کبھی مجھے کچھ ہو بھی جائے گا تو میں جانتا ہوں میرے پیچھے سے تمہارے بھائی اور بابا جو کہنے کو تو میرے ہیں" لیکن مجھ سے بڑھ کر وہ تمہارے ہیں بہت اچھے سے تمہارا خیال رکھیں گے۔"وہ بولتے بولتے دھیما سا ہنس دیا۔ماہا نے بھیگی شکوہ کناں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری محفوظ جگہ صرف آپ ہیں زاویار صرف آپ۔" وہ آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے" بولی۔ زاویار کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اسے خود میں گم کر لیتا۔ اس نے آنکھیں موند کر کھولی لیکن اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

کچھ نہیں سمجھتے نا آپ مجھے۔" وہ اس کے سینے پہ ہاتھ مارتے ہوئے چلائی۔"

ماہ ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ۔" وہ اس کے دونوں بازوؤں کو تھامتے ہوئے التجائیہ لب و لہجے میں بولا۔ ماہا نے نفی میں" سر ہلایا۔

کیا سمجھوں میں۔ کچھ نہیں سمجھتے آپ اول روز سے آج تک مجھے۔ میں تو آپ کی نظر میں کچھ نہ کبھی تھی اور نہ" ہی اب ہوں۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ میرا واحد رشتہ صرف آپ ہیں باقی تمام رشتے آپ سے منسلک ہے لیکن نہیں۔ اگر آپ مجھے کچھ نہیں سمجھتے تو ٹھیک ہے پھر ابھی اسی وقت مجھے طلاق۔"

ماہا زبان سنبھال کر ہوش و حواس میں بات کرو۔ آئندہ یہ گھٹیا لفظ اپنی زبان پہ لائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں" ہو گا۔" وہ غصے سے اسے جھٹکا دیتے ہوئے بولا۔ اگلے ہی لمحے اس نے ماہا کو اپنے نزدیک کرتے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکایا اور تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔

کیوں نہیں سمجھوں گا یار میں تمہیں کچھ۔ اب تو یہ عالم ہے کہ میں تمہارے علاوہ کسی کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تم ہونا" میرے پیچھے سے میرے لیے دعا کرنے والی۔ دیکھنا اگر تمہاری دعاؤں میں طاقت ہوئی تو میں صحیح سلامت تمہارے پاس لوٹ کر آؤں گا اور بہت جلد آجاؤں گا۔" وہ اس کی پیشانی کو نرمی سے چھوتے ہوئے بولا۔ ماہا نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس کی شرٹ کو مضبوطی سے جکڑ لیا لیکن وہ اس کا گال تھپتھپاتے اپنی آنکھوں پہ چشمہ لگاتے مڑ گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ گاڑی میں بیٹھتا اس نے چونک کر پیچھے دیکھا وہ بنا پلک جھپکائے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں اداسیوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔

اندر جاؤ شاباش۔" وہ اسے پچکارنے والے انداز میں بولا۔ ماہا نے بمشکل آنسو روکے اور اثبات میں سر ہلاتے" اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے اندر جانے کا یقین کرتے ہی اس کا چہرہ ایک بار پھر سے پتھریلا ہو چکا تھا۔ اس نے گاڑی جھٹکے سے تھانے کی جانب بڑھائی۔ اس کے بعد ماہا بھی اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

اسے کیا ہو گیا۔" عنایہ نے حیرت سے پوچھا۔ پاس بیٹھے معیز نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔"

کبھی کبھی موڈ آف ہو جاتا ہے۔ کسی سے بھی بات کرنے کو جی نہیں چاہتا عنایہ۔ تم ایسا کرو کمرے میں جا کر" ریسٹ کرو رات تک وہ سب بھی پہنچ جائیں گے تو تھکان مزید ہو گی۔" اس نے پاس بیٹھی عنایہ کو ٹالا تو وہ شانے اچکاتے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ معیز نے پر سوچ نگاہوں سے خالی لاؤنج کو دیکھا۔ انجم سے ہوئی ملاقات ایک بار پھر ذہن کے پردوں پہ تازہ ہو گئی تھی۔ اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

****

عبیر اٹھو دوا کا وقت ہو رہا ہے۔" علی نے اس کے سرہانے جگہ سنبھالتے سنجیدگی سے پکارا لیکن وہ ٹس سے مس" نہ ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھے نہیں کھانی۔وہ نروٹھے پن سے گویا ہوئی۔ علی کو تو اس کی بات پہ پتنگے ہی لگ گئے۔ یہ بھی اسی کا ہی دیا ہوا اعتماد تھا کہ اب وہ اسے یوں نکھرے دکھالیا کرتی تھی۔

کس خوشی میں دوا نہیں کھانی تم نے۔ وہ غصے سے بولا۔

فائدہ ایسی دوائی کا جب آپ مجھ سے بات نہیں کر رہے تو میں کیا خاک ٹھیک ہونگی۔ وہ اپنی جگہ پہ اٹھ کر بیٹھتے پھٹ پڑی۔ علی کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

میں تم سے بات نہیں کر رہا ایسا کب ہوا۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔"

اب آپ مجھے کھانے کا نہیں پوچھتے۔ مجھے دیکھتے بھی نہیں ہیں۔ کمرے میں بھی بس دوا دینے آتے ہیں۔"اس کا لہجہ بھرا گیا۔ علی کا بس نہیں چل رہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔

تمہیں میری خاموشی چبھتی ہے۔" وہ بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔ عبیر کی آنکھیں پل بھر میں" بھیگی۔

چبھتی ہے بہت چبھتی ہے آپ کو یہ بات معلوم ہے پھر بھی آپ مجھے خاموشی کی مار مار رہے ہیں۔" وہ سسکی" بھرتے ہوئے بولی۔ علی نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے بھی تمہاری خاموشی اسی طرح کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے عبیر۔ بولنا سیکھو میری جان۔ اتنے دنوں سے" جب یہ محسوس کیا تو کچھ بولا کیوں نہیں۔" وہ ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے خفگی سے بولا۔ عبیر نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو پونچھے۔ علی نے اس کے ہاتھوں کو پیچھے کرتے خود نہایت نرمی سے اس کے چہرے کو صاف کیا۔

میں انتظار ہی کرتا رہ گیا کہ کب میری عبیر میرے سامنے یوں بولے لیکن آج جب بولی بھی تو درمیان میں ہی" روپڑی۔" وہ اسے ساتھ لگاتے ہنستے ہوئے بولا۔

مطلب آپ یہ جان بوجھ کر کر رہے تھے۔" وہ شکوہ کناں لہجے میں بولی۔"

اور نہیں تو کیا بھلا تم جیسی بیوی سے ناراض ہو کر کیا ملے گا مجھے۔" وہ اس کی ناک دباتے شریر لب ولہجے میں" گویا ہوا۔

میرے جیسی سے مراد۔" وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے تڑخ کر بولی۔ علی نے مسکراتی نگاہوں سے اس کا یہ انداز" دیکھا جو آہستہ آہستہ سہی مگر سنور رہی تھی۔

میرے جیسی سے مراد بھولی سی بیوی۔" وہ اس سے ڈرنے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔ عبیر کی ہنسی" بے ساختہ تھی۔ علی نے اس کی ہنسی کو آنکھوں کے راستے دل میں اترتے محسوس کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کے ماتھے پہ جھکتا کچھ سوچ کر اس سے فاصلہ قائم کر گیا اور ایک بار پھر اپنی پوری توجہ اس کی جانب مبذول کرائی جو اس کی ہتھیلی پہ رکھی دوائی اٹھا رہی تھی۔

میں کب پوری طرح ٹھیک ہو جاؤنگی۔ میں تھک گئی ہوں یہ دوائیاں کھا کھا کر۔" وہ منہ بسورتے ہوئے" بولی۔ علی کے دل کو دھکا سا لگا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بس کچھ دیر میری جان پھر جب مکمل طور پہ ٹھیک ہو جاؤ گی تو ان دوائیوں کو اپنی زندگی سے کک کر دینا۔ ہم " ان دوائیوں کو اپنے آس پاس بھی بھٹکنے بھی نہیں دیں گے او کے۔" وہ اس کی جانب جھکتے نرمی سے بولا۔ جواب میں اس نے بھی مسکرا کر او کے کہا تھا۔ علی اس کی معصومیت پہ مسکرا کر ہنکارہ بھر کر رہ گیا۔ وہ کبھی بھی اتنا صوبر تو کبھی نہیں رہا تھا جو وہ عبیر کی بدولت بن چکا تھا۔ اسے اپنے بدلاؤ پہ خود ہنسی آئی تھی۔

ویسے کیا محترمہ آپ کے دل میں تھوڑی سی جگہ مل سکتی ہے۔" وہ اسے تنگ کرنے پہ آمادہ تھا۔ علی کے سوال " پہ اس نے مسکراہٹ دباتے اسے تنگ کرنے کی خاطر نفی میں سر ہلایا۔

سدل میں نہیں مل سکتی تو کیا ہوا کمرے میں تو مل سکتی ہے نا۔" وہ شرارت سے آنکھ دبا کر بولا۔ "

آپ اس وقت میرے ہی کمرے میں بیٹھے ہیں شاید وہ بھی پورے دھڑلے سے۔" عبیر جتانے والے لہجے میں " گویا ہوئی۔ علی سر پیچھے گرائے کھل کر ہنس دیا۔

دلوں میں دھڑلے سے جگہ نہیں بنائی جاتی عبیر۔ کمرے میں تو بنائی جا سکتی ہے نا۔" اس کی بات پہ عبیر کا منہ " کھلا کا کھلا رہ گیا۔ علی نے اس کا منہ بند کرتے نرمی سے اسے ساتھ لگایا تھا۔ وہ یونہی اسے خود میں الجھا کر زندگی کی جانب لا رہا تھا اور عبیر وہ تو آنکھیں موندے اس کا ہاتھ تھامے اس کے ہمقدم چلتی جا رہی تھی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کافی دیر سے ڈرائیونگ کرتے اسے رافع کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ایک گاڑی۔ مسلسل ان۔ کا پیچھا کر رہی ہے پہلے پہل تو وہ اپنا وہم سمجھ کر جھٹک گئے لیکن اسے ہنوز اپنے تعاقب میں آتا دیکھ ان کے دماغ میں فوراً سے پہلے کچھ کلکلک ہوا تھا۔ انہوں نے کسی کا نمبر ڈائل کیا اور فون کان سے لگایا۔

باس آپ جلد از جلد وہاں سے نکلیں کیونکہ آپ کے تعاقب میں جو گاڑی ہے وہ اور کوئی نہیں بلکہ ایس پی کے" ساتھی کی ہے۔" دوسری جانب سے آنے والی آواز پہ انہوں نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

بکواس بند رکھو تم۔ کچھ نہیں ہو گا میں اس کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں تم بچوں کو ان کے ٹھکانے پہ" پہنچاؤ۔ ہم کسی بھی صورت میں اپنا اتنا بڑا نقصان نہیں کر سکتے۔" انہوں نے سخت لہجے میں مقابل کو حکم صادر کیا۔ اگلے ہی لمحے دروازہ تھر تھرانے کی آواز کے ساتھ ہی چاروں اطراف میں شور بلند ہو گیا۔ وہ اس وقت جس ملز میں موجود تھا وہاں سے اٹھتا شور اسے ٹھٹھکا گیا۔

پولیس کی ریڈ پڑ گئی ہے۔" ملی جلی آوازوں کے ساتھ ہی اس کا دل سکڑ کر پھیلا۔"

کیا ہوا سب ٹھیک ہے وہاں۔" رافع پریشانی سے بولے۔"

باس بہت بڑی گڑبڑ ہو چکی ہے۔ ہم بری طرح پھنس چکے ہیں۔" دوسری جانب سے اس کی آواز پکڑے جانے" کے خوف سے باقاعدہ کپکپا رہی تھی۔

میری بات سنو پاگل آدمی۔ جلدی سے بچوں کو اور وہ سارا مال پکڑو اور گراؤنڈ فلور کی طرف بھاگو۔ مرد ہو تو" مرد بنو وہی مت گر جانا۔ ریلیکس کرو کچھ نہیں ہو گا۔" وہ اسے پلان پہ عمل کرنے کی تلقین کر رہا تھا۔ فون بند

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرتے ہی اس نے فرنٹ مرر سے پیچھے دیکھا جہاں وہ گاڑی مسلسل اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ اسے بس اب کسی سنسان جگہ کا انتظار تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ گاڑی کو یونہی بے وجہ گھماتے گھماتے وہ سنسان سڑک پہ نکل آئے تھے۔ رافع نے کچھ سوچ کر گاڑی کا گئیر بدلا اور گاڑی دوسری جانب دوڑانا شروع کر دی۔ اگلے ہی لمحے سامنے دکھائی دیتے بڑے سے درخت اور اس کے اطراف میں گرے کانچ کے ٹکروں کو دیکھ اس کی آنکھیں شیطانیت سے مسکرائی۔ اس نے گاڑی کی رفتار بڑھائی۔ وہ حسن کی گاڑی کو ان کانچ کے ٹکروں کی مدد سے خراب کروانے کے بعد یہاں سے بھاگنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ حسن نے بھی اس کے تعاقب میں گاڑی دوڑائی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ رافع کی گاڑی موڑ کاٹ کر پیچھے ہٹتی عقب سے ہی آنے والی گاڑی سے ٹکراؤ کی بدولت رافع کی گاڑی ان کانچ کے ٹکڑوں کی نذر ہوئی تھی۔ کچھ ساعتوں میں ہی ان کی گاڑی وہی رک گئی۔

شٹ یہ کیا ہوا۔ یہ گاڑی کیوں نہیں چل رہی۔ انہوں نے گاڑی چلانے کی بہت کوشش کی لیکن بے سود۔ ایکدم گاڑی کے شیشے سے ہی خود پہ سایہ محسوس کر ان کا سٹیرنگ پہ موجود ہاتھ کپکپا کر رہ گیا۔

ماموں جان آپ خود باہر نکلیں گے یا مجھے اپنے ہاتھوں کو زحمت دینی پڑے گی۔ "زاویار کی سرد مگر مسکراتی" آواز پہ رافع کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ انہوں نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جو گاڑی کے شیشے پہ جھکا دل جلانے والی مسکراہٹ ان کی جانب اچھال رہا تھا۔

"ارے زز۔ زاویار تم یہاں۔ اچھا ہوا تم آ گئے۔ مم۔ میری گاڑی خراب۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ابھی تو صرف گاڑی خراب ہوئی ہے ڈیئر ماموں جان۔ ابھی آپ کا پرزہ پرزہ خراب ہونا باقی ہے۔ باہر نکل" جلدی۔" وہ اس کے گاڑی کے پہیے پہ فائر کرتے غرایا۔ ٹائر کے پھٹتے ہی رافع چلا کر گاڑی سے باہر نکلے۔

ایسے کیوں بات کر رہے ہو زاویار بیٹا میں ماہا کا ماموں۔"

تو کسی کا ماموں نہیں ہے تو باس ہے تو وہ کیڑا ہے جسے مسلنے کا فریضہ اب زاویار ظفر سر انجام دے گا۔ بیٹھ گاڑی میں۔" زاویار نے اس کے کالر کو جکڑتے اسے پولیس کی گاڑی میں دھکیلا۔

ہتھکڑی پہناؤ اسے۔ تجھے اب پھانسی کے پھندے تک جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔" وہ قہر برساتے لہجے" میں بولا۔ رافع نے تھوک نگلا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔"

سب سمجھ آ جائے گی اور بہت اچھے سے آ جائے گی۔ تھانے پہنچو اسے لے کر۔" اس نے رافع کے بیٹھتے ہی زور" سے دروازہ بند کرتے ایک تنفر بھری نگاہ رافع کے چہرے پہ ڈالی جس کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔

زاویار۔ انہوں نے بہت زور سے دبایا۔ وہ اچھے نہیں ہیں وہ گندے ہیں۔" ماہا کی آواز اس کے ذہن میں زور و" شور سے لہرائی۔ وہ سرخ ہوتی آنکھیں میچ گیا۔

جان لے لوں گا تمہاری۔ زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔" بھاری آواز میں بولتے وہ گاڑی کے شیشے میں نظر" آنے والے اپنے عکس کو گھور رہا تھا۔ اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچتے اس نے آخری بار اپنے عکس کو

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھا۔اپنی آنکھوں میں جھانکتے اس نے جیسے خود کو ہی چیلنج کیا تھا۔لب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے مطلب چیلنج قبول ہو چکا تھا۔اپنے اندر پھیلتے زہر کے سبب وہ اپنے لب سکیڑ گیا۔وہ مکمل طور پہ خود کو کمپوز کر چکا تھا جس کام میں وہ ماہر تھا۔

اتنے۔معصوموں کی زندگیوں سے کھیلنے والے کو کوئی حق نہیں جینے کا۔وہ گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتے دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔ایک عہد تھا جو وہ خود سے باندھ رہا تھا اور اس عہد کو پورا کرنا اس پہ واجب تھا۔اس نے گاڑی تھانے کی جانب بڑھائی۔اس دوران وہ طیب کے والدین کو فون ملانا نہیں بھولا تھا۔

****

تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو زاویار بیٹا۔"ماموں کے لہجے میں بے حد شیرینی گھلی ہوئی تھی۔زاویار اور حسن نے" ایک ساتھ سپاٹ نگاہیں ان کی جانب اٹھائی۔ان کی آنکھوں کا سرد پن ماموں کے وجود میں سرائیت کرتا چلا گیا۔وہ گھگھیا گئے۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے ماموں جان۔بہت تفصیل سے ایک ایک چیز سمجھاؤں گا آپ کو تو۔آخر کو اس کے" حقدار جو ٹھہرے ہیں آپ۔"اس کے پتھریلے لہجے پہ وہ حسن کی مضبوط گرفت میں کسمسا کر رہ گئے۔

حوالات میں ڈالو اسے۔"زاویار وہی سے چلایا۔حسن نے فوراً سے پہلے اس کے حکم کی تکمیل کی تھی۔زاویار" نے ان کے جاتے ہی تھکے تھکے انداز میں کرسی سے پشت ٹکا کر آنکھیں موند لی۔انگوٹھا مسلسل اس کی پیشانی پہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حرکت کر رہی تھی۔اس کیلیے یہ ماننا نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔باہر سے ماموں کے مسلسل چلانے کی آوازیں آ رہی تھی اور یہی آوازیں اسے اضطراب میں مبتلا کر رہی تھی۔

زاویار وہ۔حسن اس سے پہلے کہ کچھ بولتا اس کے چہرے پہ پھیلا اضطراب دیکھ وہی ٹھٹھک کر رکا۔وہ اس کی حالت بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔زاویار چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا اور حواس بحال کیے۔

میں چاہتا تھا کہ جو بھی ان معصوم جانوں کا قصوروار ہو میں انہیں خود سزا دوں جان سے مار کر پل پل تڑپا کر مگر یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا۔میں کیسے انہیں۔کیا انسان پیسوں کیلیے اس حد تک گر جاتا ہے حسن۔اس کا لہجہ تھکا ہوا تھا۔حسن نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی۔

لیکن تمہیں یہ ذمہداری نبھانی ہے زاویار۔اس مقام پہ پہنچ کر تم کمزور نہیں پڑ سکتے۔اس شعبے میں کوئی دوست کوئی بھائی کوئی باپ کوئی ماں نہیں ہوتا بس مجرم ہوتا ہے اور مجرموں اور ظالموں کو سزا دلوانا ہمارا فرض۔ہم اس حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتے۔وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ زاویار بھی ہمت مجتمع کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ایک سیکنڈ لگا تھا اسے خود پہ قابو پانے کیلیے۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور تیز قدموں سے حوالات کی جانب بڑھ گیا۔حوالات کے باہر رکتے اس نے ایک نظر اندر موجود دونوں شخصیات کو دیکھا۔اگلے ہی پل چہرے پہ ازلی سرد مہری عود آئی۔تھانے کے باہر کھڑے افسر نے اس کی آمد پہ تیزی سے لاک کھولا۔زاویار مضبوط قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھا اور نزدیک ہی رکھی کرسی ان کے عین سامنے رکھتے اس پہ بیٹھ گیا اور گہری کاٹ دار نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار مزمل کا تو سمجھ میں آتا ہے کہ اسے کیوں یہاں رکھا گیا ہے لیکن میں۔ مجھے کیوں۔ تمہیں میرے ساتھ رشتے کا بھی لحاظ نہیں رہا ماہا کو معلوم ہوا تو اسے کتنا برا لگے گا۔ انہوں نے اپنی جانب سے ایک اور حربہ آزمایا۔ زاویار نے تلخی سے ان کی جانب دیکھا اور ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے مخصوص انداز میں بھنویں اچکائی۔

جب ماہ کو علم ہو گا کہ اس کے ماموں انسان نہیں بلکہ وہ وحشی ہے جو بچوں کی جان سے کھلوار کرتا ہے تو یقیناً وہ مجھ سے بھی زیادہ خوش ہو گی۔ کیوں مزمل عرف ذکی اینڈ ماموں عرف باس۔ اس کی سفاک آواز پہ ان دونوں کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ انہوں نے جھٹکے سے رخ موڑتے خوفزدہ نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

تم مجھ پہ سب جانے بغیر اتنا بڑا الزام کیسے لگا سکتے ہو۔ وہ شدید اشتعال کے عالم میں دھاڑے۔ اب اپنا پلڑا ابھی تو بھاری کرنا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اپنے منہ پہ پڑنے والے تھپڑ نے انہیں ساکت کر دیا۔ انہوں نے صدماتی کیفیت میں اپنے سامنے کھڑے حسن کو دیکھا جو قہر آلود نگاہوں سے انہیں ہی گھور رہا تھا۔

زبان سنبھال کر بات کر اور سیدھی طرح بول کہ یہ سب کیسے چل رہا ہے ورنہ تیری اس اولاد کو تیری نگاہوں سے سامنے جہنم واصل کروانے میں ایک لمحہ نہیں لگے گا۔ حسن نے ٹانگ سے اس کی ٹانگ پہ ایک ٹھوکر رسید کی۔ وہ کراہتے زمین بوس ہوئے۔ زاویار نے بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھا۔ حسن نے اس کا کام آسان کر دیا تھا۔ وہ لبوں کو سختی سے بھینچ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

غلطی اس کی ہے گناہ اس نے کیا ہے تو مار دو اسے مگر مجھے تو آزاد کر دو۔ ان کے چلا کر بولنے پہ مزمل نے صدمے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے پینترا بدل چکے تھے۔

ڈیڈ آپ خود کو بچانے کیلیے اپنی ہی اولاد کو مروا دیں گے۔ وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔ زاویار نے اکتاہٹ بھری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے وہ چہرے پہ سرد تاثرات سجائے جھکا اور رافع کے سر کے بالوں کو اپنے شکنجے میں لیتے ان کی آنکھوں میں اپنی قہر آلود نگاہیں گاڑھی۔

شروع سے آخر تک بولنا شروع کرو اور ایک بات اگر ذراسی بھی ہوشیاری دکھائی تو اپنی پستول کی ساری گولیاں تیرے حلق میں اتار دوں گا۔ وہ اس کے جبڑے پہ اپنی پستول دباتے کٹیلے لہجے میں بولا۔ رافع کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔

مم۔ میں نے کچھ نن۔ نہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کر تا زاویار نے بنا اس کی جانب دیکھے اس کے بازو پہ فائر کیا تھا۔ دلخراش چیخ کی آواز کے ساتھ ہی اس کی بازو سے خون کا فوارہ نکلا اور اس کی قمیض کو سرخ رنگ میں رنگ گیا۔

مم۔ میں بتاتا ہوں۔ وہ جلدی سے بولے مبادہ دوسرے بازو کا بھی یہی حال نہ ہو جائے۔ زاویار نے آنکھ کے اشارے سے ریکارڈر آن کرنے کا حکم کیا۔ حسن نے سر ہلایا۔

مم۔ میں اس کام میں کبھی نہیں آنا چاہتا تھا لیکن جب میری کمپنی میں لوس ہوا تو مجھے اپنے دوست کے ساتھ اس سب کاموں میں آنا پڑا اور پھر جب کسی برے کام کی لت لگ جائے تو وہ چاہ کر بھی نہیں ہٹتی۔ دو تین بار اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سب سے دور جانے کی کوشش کی تھی لیکن نہیں جاپایا۔ وہ اپنے بازو پہ زور بڑھاتے بول رہے تھے اور باقی سب دم سادھے ان کی بات سن رہے تھے۔ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹوں کا جال بچھا ہوا تھا۔

اور افسوس کے ساتھ اس سب میں تم نے اپنی اولاد کو بھی شامل کر لیا۔ زاویار افسوس کرنے والے انداز میں بولا۔ اس کی آنکھوں کے ڈورے ضبط کے مارے انتہائی سرخ پڑ رہے تھے۔

جب اولاد خود ہی ایسی ہو تو میرے لیے یہ کام زیادہ مشکل نہیں تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ ارحام شروع سے ہٹ دھرم اور ضدی ہے تو وہ ان کاموں میں آئے گا لیکن وہ بلکل الگ تھا اور یہ مزمل جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا اس نے اپنے باپ کو بھی حیران کر دیا۔ وہ مزے سے بولتے بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔ زاویار نے پتھریلی نگاہیں مزمل کی جانب اٹھائی جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ رہا تھا۔ ان گزرے دنوں میں جتنا تشدد اس پہ کیا گیا تھا اس نے اس کے چہرے کی حالت ہی بگاڑ دی تھی۔ وہ بلکل بھی وہ مزمل نہیں محسوس ہو رہا تھا۔

سب کچھ پلین کے مطابق چل رہا تھا۔ بہت اچھا پر سکون پھر ایک دن ماہا ہماری زندگیوں میں آئی اور میری تو جیسے لوٹری نکل آئی۔ وہ میرے دوست کو پسند آگئی تھی۔ وہ اسے خریدنا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا زاویار ضبط کھوتے اس پہ جھپٹ پڑا۔ اس نے رافع کے کورٹ کو جکڑا اور پوری قوت سے اس کے منہ پہ اپنے مضبوط ہاتھوں کا مکہ مارا۔ وہ تڑپ اٹھے لیکن اس پل زاویار کی تڑپ قابل دید تھی۔ ماہا کا نام اس کے منہ سے سنتے ہی وہ بلبلا ہی تو اٹھا تھا۔ حسن نے بڑی دقت سے اسے جکڑتے اس پہ قابو پایا جو اب گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری بیوی کا زبان اگر تونے اپنی اس گھٹیا زبان سے لیا تو جان لے لوں گا تیری۔اس نے حسن سے خود کو چھڑواتے ایک اور مکہ اس کے منہ پہ دے مارا۔اس کی چیخیں حوالات میں گونج رہی تھی۔

چھوڑدو زاویار پلیز۔مر جائے گا وہ۔حسن نے جیسے التجا کی۔زاویار نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ زمین پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔حسن نے اسے ٹھوکر رسید کرتے مزید بولنے کا اشارہ کیا۔

اسی لیے میں ماہا کی شادی مزمل سے کروانا چاہتا تھا تبھی میں نے وہ سارا کھیل رچایا۔میں اس کی شادی کروا کر اس کی ساری پراپرٹی اپنے نام کروانا چاہتا تھا کیونکہ اس کی ماں کے نام کافی جائداد تھی جو میں کسی صورت نہیں کھونا نہیں چاہتا تھا اور اس کے بعد میں اس کی طلاق مزمل سے کروا کر اسے یہاں سے کہی دور بھیجنا چاہتا تھا جہاں صرف میرا فائدہ ہوتا۔اس سے پہلے کہ زاویار ایک بار پھر اس پہ جھپٹ پڑتا حسن نے تیزی سے اسے اپنے شکنجے میں لیتے سنبھالا۔

ماہا پیاری تھی اور ہمارے لیے بہت فائدے مند بھی۔ہم لڑکیوں کا دھندا شروع کر سکتے تھے لیکن افسوس تو اس دن ہوا جب ارحام میرے متعلق سب کچھ جان گیا۔وہ ویسے بھی نجانے کیوں ماہا کو دیکھ کر بدل رہا تھا۔شاید اس سے محبت کرنے لگا تھا۔انجم تو ویسے بھی اس کی گرویدہ تھی۔میرے بچے اس کے دیوانے ہو رہے تھے اور ایسا میں کیسے ہونے دے سکتا تھا۔میں نے کسی کو بھی بدلنے نہیں دیا بلکہ کہانی کا رخ ہی بدل ڈالا۔میں نے جانے انجانے میں ماہا اور انجم کے درمیان ایسی باتیں ڈال کر انہیں ایک دوسرے کے مخالف کر دیا۔میں جان بوجھ کر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انجم پہ ماہا کو فوقیت دینے لگا۔وہ اکلوتی بہن اکلوتی بیٹی یہ سب کہاں برداشت کر سکتی تھی۔تمہارے گھر والے بھی اس پہ ماہا کو برتری دینے لگے۔اس کے بعد وہ بدل گئی۔اسے ماہا سے نفرت ہونے لگی وہ ماہا سے دور جانے لگی اور سب سے بڑھ کر میرا مقصد کامیاب ہونے لگا۔اس کے بعد جو بھی کیا اس نے کیا کیونکہ میرا کام تو آسان ہو گیا تھا نا۔زاویار نے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو اپنے مفاد کی خاطر اس حد تک گر گئے تھے۔

میں نے مزمل اور ماہا کے رشتے کی بات چھیڑی لیکن اس کا سب سے بڑا مخالف ارحام ہی تھا۔وہ ماہا سے شادی کا خواہشمند تھا اور اگر میں اس کی شادی ماہا سے ہونے دیتا تو وہ مکمل طور پہ بدل جاتا۔جو میرے لیے خطرہ ثابت ہو سکتا تھا لیکن پھر ماہا نے بھی ارحام اور مزمل میں سے ارحام کو ہی فوقیت دی۔گھر میں مزمل اور ماہا کی جگہ ارحام اور ماہا کی بات چل پڑی۔وہ سب کچھ تمہیں بتانا چاہتا تھا لیکن پھر اس نے میرے آگے یہ شرط رکھی اور میں نا چاہتے ہوئے بھی رضامند ہو گیا۔ان کی شادی ہونے والی تھی کہ ایک رات پہلے نجانے کیا سوچ کر وہ میرے پاس آیا تھا۔

ڈیڈ میں کیا سوچ رہا تھا کہ ہماری فیملی ماہا کو ڈیزرو نہیں کرتی۔مزمل نے اس کی عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے اور میں اسے یہاں رکھ کر اپنے سے باندھ کر ہمیشہ کیلیے کسی خوف کے حصار میں نہیں رکھنا چاہتا اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ انجم کی بجائے ماہا کی شادی زاویار سے کروادیں۔

تمہارا دماغ درست ہے کیا بکواس کر رہے ہو تم یہ۔وہ دھاڑ ہی تو اٹھے۔وہ انہیں مسلسل استعمال کر رہا تھا۔

کیا ہوا ڈیڈ۔ لگتا ہے آپ چاہتے ہیں کہ میں زاویار پہ آپ کی اصلیت آشکار کر دوں۔ کیا کہتے ہیں پھر۔ وہ ان کے دونوں شانوں پہ ہاتھ رکھتے دل جلانے والے لہجے میں بولا۔ اسکی بات پہ انہیں پتنگے ہی لگ گئے تبھی دانت کچکچا کر رہ گئے۔ لیکن پھر نجانے کیا سوچ کر انہوں نے حامی بھر لی۔ زاویار نے اپنی پیشانی بری طرح مسلی۔ وہ جو اول روز سے سراسر ارحام کو قصوروار سمجھ رہا تھا وہ تو اس قصے میں سب سے معصوم تھا۔ اس کی زبان اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

وہ ماہا کی حفاظت چاہتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس گھر سے باہر نکل کر ہی وہ محفوظ ہے۔ اگر وہ اس گھر میں رہتی تو اس کی جان عزت کو ہمیشہ خطرہ رہتا اور یہ سب اسے قبول ہی کہا تھا تبھی اس نے اپنی محبت پہ اس کی خوشی اور حفاظت کو فوقیت دے دی اور پھر مجھے حالات ایسے پیدا کر کے مجبوراً تم دونوں کا نکاح کرنا پڑا۔ یہ سب کچھ ارحام کی بدولت ہے۔ ماہا نے اسے بدل دیا تھا۔ وہ محبت کرتا تھا ماہا سے۔ ماہا کا غائب ہونا نکاح والے دن وہ ایسے ہی نہیں تھا وہ ہماری سوچی سمجھی سازش تھی تا کہ انجم کو بھی شک نہ ہو۔ بعد میں ہم خود ہی انجم کو سنبھال لیتے۔ ماہا کیلیے اس دن سب سے زیادہ وہی خوش تھا۔ ہاں لیکن اس کے بعد انجم کا غائب ہونا وہ تمہارے بھائی کا کیا دھرا تھا۔ اس کی بدولت ارحام کا کام تو مزید آسان ہو گیا تھا کیونکہ انجم سے قبل ماہا وہاں پہنچ گئی اور تمہارا نکاح اس سے ہو گیا۔ یہ سب صرف ارحام کی بدولت ہے ورنہ میں اس سونے کی چڑیا کو تمہیں دے کر اپنے پیر پہ کلہاڑی کبھی نہ مارتا۔ ان کے انکشاف پہ زاویار نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ نجانے آج اس پہ کون کونسے راز آشکار ہونے تھے۔ وہ ڈھے والے انداز میں دونوں ہاتھوں میں سر گرا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو انجم اور ارحام کہاں ہیں۔ وہ ضبط کھوتے چلایا۔

پہلے پہل تو سب کچھ میرے مطابق چلتا رہا اور ایک میری بیٹی انجم تمہارے اس بھائی کو پسند کرنے لگی تھی لیکن میں اسے اس گھر میں بھیج کر اپنے لیے مشکلات کیسے پیدا کر سکتا تھا اگر میں اسے وہاں بھیج دیتا تو تم لوگوں کا مجھ تک پہنچنا مزید آسان ہو جاتا جو میں ہونے نہیں دینا چاہتا تھا۔ اسی لیے اس کا نکاح اس سے بڑی عمر کے شخص سے زبردستی کروا دیا تاکہ وہ تم لوگوں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے دور چلی جائے۔

کوئی باپ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جیسوں کو تو زندہ درگور کر دینا چاہیے۔ زاویار کا سر تاسف کے مارے نفی میں ہلا البتہ حوالات کے باہر کھڑی کرن لڑکھڑاتے بمشکل گرتے گرتے بچی۔ انہوں نے دیوار کا سہارہ لیتے خود کو گرنے سے بچایا۔ چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ رہا تھا۔

اور ارحام اسے میں نے ایسا غائب کروایا کہ سب کو لگا کہ وہ سچ میں بھاگ گیا ہے۔ میں نے اسے بھی برا بنا دیا۔ میں نے اسے قید کر لیا اور اس پہ اتنا ٹارچر کیا کہ شاید اب تو وہ تم سب کو پہچاننے سے بھی انکار کر دے۔ یہ سب بولتے ہوئے زاویار کو وہ کوئی پاگل ہی محسوس ہوا۔ اپنی ہی اولاد کے ساتھ یہ سب۔ زاویار کو اپنے حواس شل ہوتے محسوس ہوئے۔ حسن کی حالت بھی اب کچھ ایسی ہی تھی۔

رافع۔ کرن کی سرسراتی آواز پہ مزمل اور رافع دونوں نے بیک وقت اس کی جانب دیکھا جس کے جسم کا سارا جیسے اس انکشاف پہ نچڑ سا گیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تت۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو رافع۔ ہم۔ ہماری اولاد۔ ہمارا گھر سب کچھ ختم کر دیا تم نے۔ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔ حوالات میں ہونے کی بدولت وہ ان کا گریبان نہیں جکڑ سکتی تھی لیکن وہ وہی کھڑے کھڑے چیخ رہی تھی۔

ممی۔

مت کہو مجھے ممی۔ میں تمہاری ممی نہیں ہوں۔ میں ممی نہیں ہوں۔ تم۔ تم مجھے برا کہتے تھے رافع۔ میں بری تھی۔ نہیں میں بری نہیں تھی تم برے تھے رافع۔ تم تھے برے۔ اپنی ہی اولاد کو کھا گئے تم۔ سانپ ہو تم سانپ۔ وہ ہانپتے ہانپتے چلائی۔ زاویار کی آنکھوں میں نمی سی نمودار ہوئی۔ اس نے چہرہ آسمان کی جانب کرتے خود کو قابو پایا اور حسن کو انہیں پانی دینے کا اشارہ کیا تھا۔

کہاں ہے میرا بیٹا۔ جواب دو مجھے کہاں ہے میرا بیٹا۔ زاویار اس سے پوچھو۔ کہاں زندہ دفنایا ہے اس نے میرے ارحام کو۔ کہاں زندہ درگور کیا ہے اسے۔ میری آنکھیں ترس گئی ہیں اسے دیکھنے کو۔ وہ روتے روتے چلائی۔ زاویار نے قہر برساتی نگاہوں سے رافع کی جانب دیکھا جو اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی پر سکون تھے۔ اس سے قبل کہ زاویار ان کے نزدیک جاتا رافع کھسک کر دیوار سے لگ گئے۔

وہ۔ وہ گھر میں موجود تہہ خانے میں قید ہے۔ وہ جلدی سے بولے مبادہ وہ اسے جان سے نہ مار ڈالے۔ اس سب کے بعد تو مزمل بھی صدمے کی کیفیت میں تھا کیونکہ اس سب کے بابت وہ بھی نہیں جانتا تھا۔ وہ بھی ان سب چیزوں سے انجان تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارے سامنے صرف میں اچھا تھا باقی سب برے تھے۔ کرن ارحام انجم سب کے سب۔ دیکھو میں نے کہانی کا رخ ہی بدل ڈالا۔ وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑایا۔ کرن کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھی۔ حسن نے انہیں اپنے حصار میں لیا اور زاویار کے آفس کی جانب بڑھا تھا۔ ان کے جاتے ہی زاویار نے ایک بار پھر اپنا رخ ان دونوں کی جانب کیا۔

مارنا تو اپنے ہاتھوں سے چاہتا تھا تم دونوں کو لیکن میں تمہارے ناپاک خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا اسی لیے تمہارے کیس کے متعلق اب عدالت میں ہی ملاقات ہو گی اور شاید تمہاری اس دنیا میں آخری دن بھی۔ وہ سرد مہری سے بولتے بغیر ان پہ ایک غلط نگاہ ڈالے باہر کی جانب بڑھا۔ باہر نکلتے ہی رافع کی باتیں ایک بار ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ اس نے باہر نکلتے ہی گہرے گہرے سانس بھرتے اپنے اندر اٹھتے شور پہ قابو پانا چاہا لیکن انکشاف ہی ایسا تھا کہ سانس لینا دوبھر تھا۔

نہ انجم غلط تھی نہ ارحام غلط تھا اور نہ کوئی اور غلط تو صرف وہ تھے جسے ماہا نے دل سے اپنا مانا تھا۔ وہ سوچتے ہی لب بھینچ گیا۔ آنکھوں کے سرخ ڈورے نمایاں تھے۔ وہ اپنے آفس کی جانب بڑھا۔ اس کے آتے ہی کرن تیزی سے اس کی جانب بڑھی اور اس کی شرٹ کو جکڑا۔

وہ۔ وہ سلامت باہر نہیں آنا چاہیے زاویار۔ اسے سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے۔ ہو سکے تو پھپھ۔ پھانسی۔ وہ بچ کر بھی کبھی نہیں بدلے گا۔ اگر میرے ارحام کو کچھ اور انجم اس کا شوہر تو اس سے دوگنی عمر کا ہے۔ وہ دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام گئی۔ زاویار کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ حسن کے ساتھ گھر جائیے اور ارحام کو دیکھیں۔

تم بھی چلو نا۔ مم۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر اسے کچھ۔ وہ خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

حسن ہے نا اور اسے کچھ نہیں ہوگا۔ وہ خلاف توقع نرمی سے بول رہا تھا۔

نن۔ نہیں تم بھی چلو۔ پچھلی ساری باتیں بھلا کر میرے بیٹے کی جان بچالو پلیز ایک ماں کی فریاد سن لو۔ یہ ماں تمہارے پاؤں پڑ۔

کیا کر رہی ہیں آپ آنٹی۔ اس سے پہلے کہ وہ جھک کر اس کے پیروں کو جکڑتی زاویار نے انہیں دونوں بازوؤں سے تھام کر کھڑا کیا۔ وہ زاویار کے شانے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس نے سختی سے لبوں کو بھینچتے انہیں ساتھ لگایا اور انہیں لیتے حسن کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ وہ اسے اتنی سی دیر میں ہی صدیوں کی بیمار لگنے لگی تھی۔ تقریباً اگلے پندرہ منٹ میں وہ کرن کی تقلید میں تہہ خانے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

مم۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ زاویار نے ان کی بات سنتے تہہ خانے کا لاک چابی کی مدد سے کھولتے اندر قدم رکھا تو ایک عجیب سی بدبو چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کھانستے ہوئے ایکدم باہر نکل آئے۔ اگلے ہی لمحے زاویار کی نگاہ زمین پہ اوندھے منہ گرے شخص پہ پڑی۔ رافع کی بات ایکدم اس کی سماعتوں میں لہرائی تھی۔

ماہا اگر آج محفوظ ہاتھوں میں ہے تو صرف ارحام کی وجہ سے۔ اندر جانا دشوار تھا مگر اب اتنا بھی نہیں۔ زاویار گہرا سانس بھرتے کمرے کے اندر بھاگا اور اس کے نزدیک پہنچتے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے تھامتے سیدھا کیا لیکن اس کے ناک سے نکلتی خون کی لکیر اسے اندر سے جنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس نے تیزی سے اسے تھاما اور حسن

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کے سہارے سے اسے لیتے باہر لاؤنج کی جانب بڑھا۔ صوفے پہ اسے لٹاتے حسن نے اس کی نبض ٹٹولی تو وہ نہایت مدھم چل رہی تھی۔

ارحام میری جان۔ آنکھیں کھول میرا بچہ۔ کرن کبھی اس کی پیشانی چومتی کبھی ہاتھ کبھی سر۔ زاویار نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا اور قدم پیچھے کی جانب بڑھائے۔

ہمیں اسے ہسپتال لے کر چلنا چاہیے۔ حسن کی آواز پہ اس کے قدم وہی تھمے۔ وہ جو اس سب سے فلحال فرار چاہتا تھا نا چاہتے ہوئے بھی ان کے ساتھ جانے پہ مجبور ہوا۔ وہ اتنا سنگ دل تو بلکل نہیں تھا۔ اسے گاڑی میں بٹھاتے ان کا رخ اب ہسپتال کی جانب تھا۔ ہسپتال پہنچتے ہی اسے آپریشن تھیٹر لیجایا گیا۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے کسی کی بیٹی کو اجاڑنا چاہا اور جو میں نے رابعہ کے ساتھ کیا تھا وہ سب میرے آگے آگیا۔ وہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتے عجیب سے انداز میں بولی۔ زاویار نے آنکھیں میچتے اپنی پیشانی مسلی۔ اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔ اس نے جیب سے نکال کر دیکھا تو علی کا فون تھا۔ اس نے فون کاٹتے دوبارہ جیب میں ڈال دیا۔ ابھی وہ کچھ بھی بولنے سننے سے قاصر تھا۔ فون ایک بار پھر بج رہا تھا۔

میرے خیال میں تمہیں فون اٹھالینا چاہیے ہوسکتا ہے کوئی ضروری بات ہو۔ حسن نے اس کا شانہ تھپتھپاتے سنجیدگی سے کہا تو وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا اور سر اثبات میں ہلاتے فون کی سکرین پہ جگمگاتے نمبر کو دیکھا جہاں سر کالنگ جگمگا رہا تھا۔ وہ ایک ٹھنڈی آہ بھرتے سائیڈ پہ ہوگیا۔ کرن بدستور رونے میں مصروف تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جی سر بالآخر اس مشن پہ بھی اللہ نے ہمیں کامیابی دی ہے۔ ہم نے دشمن کو شکست دے کر فتح اپنے نصیب میں لکھوالی ہے۔ جی تمام بچوں اور دو تین لڑکیاں تھی انہیں باحفاظت گھر پہنچا دیا گیا ہے۔ اب آپ سے پندرہ دن بعد کورٹ میں ہی ملاقات ہو گی اور میں چاہتا ہوں کہ اس شخص کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ دو تین مزید باتیں کرتے اس نے کال کاٹ دی۔ چہرے پہ چٹانوں جیسی سختی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ کرن کی جانب قدم بڑھاتا فون ایک بار پھر بجا۔ اب کی بار علی کی کال تھی۔

کہاں رہ گئے ہیں یار آپ بھائی۔ صبح سے رات ہو گئی ہے لیکن اپ کا کچھ اتا پتہ نہیں ہے کم از کم انسان ایک فون کال تو کر ہی سکتا ہے۔ یہاں بھابھی ماں بخار میں پھنک رہی ہے۔ کچھ خیال ہی کر لیں۔ اس کی بات پہ زاویار کا دماغ بھک سے اڑا۔ اس سب کے درمیان وہ ماہا کی صبح والی حالت تو مکمل طور پہ فراموش کر گیا تھا۔

مجھے گھر جانا ہو گا حسن۔ تم آنٹی کے ساتھ ہی رہنا اگر کسی چیز کی کمی محسوس ہوا نہیں تو خیال کرنا۔ میں چلتا ہوں آنٹی۔ صبح پھر چکر لگاؤں گا۔ ان شا اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے چہرے پہ نرمی کا عنصر موجود تھا۔ اس سے قبل کہ کرن کچھ بولتی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا اور وہ ایک بار پھر پچھتاووں کی زد میں آگئی۔ جو جو وہ ماہا اور رابعہ کے ساتھ کر چکی تھی اس کے بعد ان کا ہنستا بستا گھر اجڑنا تو بنتا تھا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے میرے خیال میں بھابھی کو بھائی کی یاد ستا رہی ہو گی۔ زاوی بھائی سے اس قدر لاپرواہی کی امید نہیں تھی مجھے۔ یہ شاہزیب ان کی خالہ کا بیٹا تھا۔ علی نے ماہا کی حالت کے پیش نظر اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا تو وہ کچھ خجل سا ہو گیا۔

اٹھو یار ماہا ہمت کرو۔ ایسے کیسے کام چلے گا۔ سب کو تم نے آگے لگایا ہوا ہے۔ عنایہ کی بات پہ اس کی آنکھوں میں نمی سی تیری جسے وہ باہر نکلنے سے پہلے ہی پی گئی۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ میری بیوی کے آگے لگوں۔ اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں لگنے کیلیے اس کا شوہر موجود ہے۔ اس لیے اب براہ کرم سب اپنی اپنی تشریف کا ٹوکرا لیں اور یہاں سے غائب ہو جائیں۔ عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ سب نے بیک وقت نگاہیں پیچھے گھمائی جہاں وہ شرٹ کے کف فولڈ کرتا مصروف سے انداز میں ان سب سے مخاطب تھا۔ ماہا نے جلتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے اس کا چہرہ دیکھا جہاں تھکن کے آثار نمایاں تھے۔ وہ دوبارہ آنکھیں موند گئی۔

کیسی ہیں خالہ۔ وہ محبت سے نائمہ کے آگے جھکا تو انہوں نے بے ساختہ اس کی پیشانی چوم لی۔ وہ نرمی سے مسکرا دیا۔ اس کے بعد وہ شاہزیب کے گلے لگا اور رافعہ کی گود میں موجود ننھے سے حنان کو لیتے اس کی پیشانی چومی تھی۔ غیر مانوس کا لمس تھا تو وہ کسمسا کر گلہ پھاڑ پھاڑ کر رو دیا۔ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوتی دیکھ باقی سب کھل کر ہنس دیے۔ رافعہ نائمہ کے بڑے بیٹے حاکم کی بیوی تھی۔ حاکم نیچے لاؤنج میں بیٹھا ظفر سے خوش گپیوں میں مصروف تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب بھابھی ماں کو دودھ پلانے کا کام آپکا۔ کب سے منتیں ترلیں کر رہے ہیں ان کے۔ مجال ہے جو سن لیں۔ علی ایک خفا خفا سی نگاہ اس پہ ڈالتے باہر نکل گیا۔ ان سب کے جاتے ہی اس نے ایک سرسری سی نگاہ آنکھیں موندے لیٹی ماہا پہ ڈالی۔

میرے ہجر میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی تم ماہ۔ زاویار نے اپنا چہرہ تولیے سے تھپتھپاتے اس کے چہرے پہ اچھالا۔ وہ جو آنکھیں موندے اپنی پیشانی مسل رہی تھی تڑپ کر رہ گئی۔

کچھ زیادہ ہی خوش فہمی میں جی رہے ہیں آپ۔ یہ فقط موسمی بخار ہے۔ ماہا نے نقاہت ذدہ آواز میں بولتے اس کی خوش فہمیوں پہ پانی پھیرنا چاہا۔ زاویار چہرہ جھکائے ہولے سے ہنس دیا۔ ماہا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

اس زبان کو کوئی بیماری کیوں نہیں لاحق ہوتی میری جان۔ مجھے ایسی بیماری کا کیا کرنا جس میں بھی تمہاری زبان کو لگام نہیں۔ اس کے معنی خیز لہجے پہ ماہا نے ناگواری سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔ دل تو شدت سے چاہ رہا تھا کہ اسے جھنجھوڑ کر پوچھے کہ وہ اس کی بے بسی کا مذاق کیسے اڑا سکتا ہے لیکن وہ اپنی کمزوری کسی بھی صورت اس کے ہاتھ نہیں لگنے دینا چاہتی تھی۔

کیوں کہ آپ جیسے انسان کو صرف یہ زبان ہی سیدھا کر سکتی ہے اس لیے میں اس کا بہت خیال رکھتی ہوں۔ وہ آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت بھرے لہجے میں بولی البتہ اندر ہی اندر اپنی ہی جرأت پہ خود کیلیے تالیاں لگانے کو جی چاہا تھا۔ اس کی توقع کے عین مطابق اس کی بات پہ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ اس نے سختی سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دانت پہ دانت جمائے۔اگلے ہی لمحے اس نے ماہا کی جانب قدم بڑھائے۔ماہا نے حلق تر کیا اور کھسک کر بیڈ کراؤن سے لگ گئی۔

مجھے آج تک تم ٹھیک نہ کر سکی تو یہ زبان کیا چیز ہے۔زاویار ظفر کو سیدھا کرنے والا آج تک پیدا نہیں ہوا مائی گینگسٹا بے بی۔وہ اس کے چہرے پہ جھکتے اس کے چہرے پہ پھیلے خوفزدہ رنگوں کو دیکھتے مزے سے بولا۔اس کی آنکھیں آخری حد تک پھیلی ہوئی تھی۔اس کی پیشانی کو چھوتے اسے احساس ہوا کہ وہ بری طرح بخار میں پھنک رہی ہے۔وہ اب اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑس رہا تھا۔ماہا کو ایکدم نجانے کیا شرارت سوجھی کہ وہ کراہ اٹھی۔زاویار نے چہرے کے تاثرات فوراً سے پہلے بدلے۔اس نے پریشانی سے اسے تھاما۔

کیا ہوا۔وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے بولا۔ماہا کھل کر ہنسی اور جتانے والے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

اسے کہتے ہیں بدلاؤ مسٹر زاویار ظفر۔اس کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔زاویار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور سائیڈ ٹیبل پہ رکھا دودھ کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔ماہا کے چہرے کے نقوش تن گئے۔

میں نہیں پیوں گی پلیز زاویار۔اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

پہلے میں نے تمہاری کونسا مانی ہے جو اب مانوں گا۔اس نے بھنویں اچکائی۔ماہا نے ناراض نگاہوں سے اسے دیکھا جو سختی سے اسے گلاس تھامنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

اچھا اسے سٹین کر دیں پلیز تا کہ ملائی ساری نکل جائے۔مجھے بلکل اچھی نہیں لگتی۔وہ سنجید گی سے بولی۔زاویار نے خشمگیں نگاہوں سے اس کا انداز دیکھا۔

تم تیمارداری کے نام پہ مجھ پہ حکم نہیں چلا سکتی۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک دودھ کا گلاس سٹین کرنے میں کونسا آپ کی شان میں فرق آرہا ہے۔اس نے ناک منہ چڑھائی۔بخار کی حدت سے چہرہ الگ سرخ پڑ رہا تھا۔

زوجہ محترمہ اور کچھ تو نہیں چاہیے عرض کریں۔ماہا نے اس کے یوں بولنے پہ مسکراہٹ دبائی۔

جی مجھے بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو نہیں ہے ساتھ کیا۔لا کر دیں نا۔وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جو ٹیڑھی نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔ماہا اسے سامنے دیکھ کر کس قدر پرسکون تھی یہ بات وہ اسے بتانے سے قاصر تھی۔دل کے موسم کھل اٹھے تھے۔وجود میں موجود گھٹن ٹھنڈک میں تبدیل ہوگئی تھی۔

شاید بیماری تمہارے سر پہ چڑھ گئی ہے میرے خیال میں تمہیں سو جانا چاہیے۔وہ جو بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔اگلے ہی لمحے وہ کمفرٹر پرے کرتی اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کیا۔

ارے میں مذاق۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن میں مذاق کے موڈ میں بلکل نہیں ہوں۔وہ سر جھٹک کر بولی۔

بیٹھو یہاں اور آرام کرو۔میں لا کر دیتا ہوں۔زیادہ بیمار ہو گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ماہا نے شکوہ کناں نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔اس کی باتوں کو کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لے رہی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ تن فن کرتے کمرے سے نکل گئی۔زاویار نے حیرت سے اس کی پشت کو تکا جو اس سے کچھ پوچھنے کی بجائے ناراضگی جتا رہی تھی۔وہ شانے اچکاتے فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

****

ارے نیچے کیوں آگئی۔کچھ دیر آرام کرتی۔وہ نیچے پہنچی تو سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔وہ کچھ جھجکتے صوفوں کی جانب آئی۔

نہیں اگر زیادہ آرام کرتی تو ڈھیلی پڑ جاتی۔ٹھیک ہونا ہے تو پھر ہمت کرنی پڑے گی۔وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولی۔نائمہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔

اب تو بخار کم ہے۔وہ اس کا ماتھا چھو کر بولی۔

لگتا ہے زاوی بھائی کو دیکھتے ہی ٹھیک ہو گئی ماہا۔رافعہ شرارت سے بولتی اسے جھینپنے پہ مجبور کر گئی۔اس نے ایک نظر اطراف میں گھمائی جہاں معیز علی اور عنایہ لیپ ٹاپ کی سکرین پہ دیکھتے لڑنے میں محو تھے۔رائقہ کا کچھ اتہ پتہ نہیں تھا۔اسی لمحے شرٹ کے کف فولڈ کرتے زاویار جوں ہی سب کے درمیان آیا عنایہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بیٹھو زاویار تمہارے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔ عنایہ فوراً سے پہلے اپنی جگہ سے اٹھی۔ ماہا نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

مم۔ میں بنا دیتی ہوں نا۔ ماہا نے اسے ٹالنا چاہا۔ زاویار نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ علی معیز کی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھی۔ وہ خجل سی ہو گئی۔

ارے ماہا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا اسی لیے بس بول رہی تھی۔ نو پرابلم ویسے بھی تمہاری شادی سے پہلے وہ میرے ہاتھ کی چائے بہت شوق سے پیتا تھا۔ عنایہ کی بات پہ جہاں ماہا کا رنگ پھیکا پڑا وہی زاویار نے ہنسی ضبط کرتے معیز اور علی کو باقاعدہ آنکھیں دکھائی۔ ماہا خاموشی سے واپس اپنی جگہ پہ ٹک گئی۔ عنایہ مسکرا کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔ ماہا نے اس دوران ایک بار بھی زاویار کی جانب دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔

زاوی تم نے رائقہ اس متعلق کیا سوچا ہے۔ نائمہ نے اچانک کچھ یاد آنے پہ اسے مخاطب کیا۔ اب کی بار ماہا نے اس کی جانب دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

جی خالہ جیسا آپ چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا۔ وہ باقاعدہ شاہزیب کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ ماہا نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو ٹھٹھک گئی۔ مطلب اس دن خالہ کے ہی بیٹے کی بات ہو رہی تھی۔ وہ رائقہ کی شادی حسن کی بجائے شاہزیب سے کرنا چاہتے تھے۔ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ رنگت تو کمرے سے باہر آتی رائقہ کی بھی فق ہو گئی تھی۔ وہ الٹے قدموں واپس مڑ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم گروسری کرنے نہیں گئے اب تک۔زاویار کی توپوں کارخ اب باقاعدہ علی کی جانب تھا جو عبیر کو لیپ ٹاپ کے کچھ فنکشنز سمجھا رہا تھا۔

بھائی یہ کام اس بار آپ خود کریں نا بھابی ماں کے ساتھ کیوں بابا۔بھابی ماں کا چکر بھی لگ جائے گا فریش ہو جائیں گی وہ۔ظفر کے ساتھ ساتھ نائمہ نے بھی اس کی بات پہ تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

ہاں جاؤزاویار ماہا کو ساتھ لے جاؤ۔مائنڈ فریش ہو جائے گا۔ظفر کا حکم تھا تو انکار کا تو ویسے بھی کوئی جواز نہیں تھا تبھی علی کو کٹیلی نگاہوں سے دیکھتے اس نے سر ہلایا۔اس کی یہ حرکت ماہا کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔وہ بے ساختہ پہلو بدل گئی۔اگلے پندرہ منٹ میں چائے وغیرہ سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ دونوں سب کی اجازت سے مارکیٹ کی جانب روانہ تھے۔

میں جانتی ہوں آپ مجھے ساتھ نہیں لانا چاہتے تھے۔

بہت اچھے سے نہیں جاننے لگی تم مجھے۔اس نے بھنویں اچکائی۔

پھر کس کو لانا چاہتا تھا۔

عنایہ کو کیونکہ آپ کو مجھ سے پہلے ان کے ساتھ بیٹھنا پسند تھا۔ان کے ہاتھ کی چائے پینا پسند تھا تو پھر ان کے ساتھ آؤٹنگ کرنا بھی تو آپ کا پسندیدہ مشغلہ ہو گا نا۔وہ ناخنوں سے کھیلتے ہوئے بولی مگر آخر میں طنز کرنے سے بعض نہ آئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا کہی تم مجھ سے محبت تو نہیں کر بیٹھی کیونکہ اتنے اچھے سے ایک انسان کو وہی جان سکتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہو۔ اس کی بات پہ ماہا نے سختی سے دانت پہ دانت جماتے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچی۔ زاویار نے گاڑی کی رفتار بڑھادی۔ جانتا تھا بخار ہونے کی بدولت وہ کچھ زیادہ ہی چڑچڑی ہو رہی ہے۔ سونے پہ سہاگہ باہر پل پل بدلتا موسم اسے تشویش میں مبتلا کر رہا تھا۔ اگر بارش ہو جاتی تو وہ مزید بیمار ہو جاتی۔ اگلے پانچ منٹ میں وہ لوگ مال میں موجود تھے۔ ساری گروسری زاویار نے ہی کی تھی وہ تو بس اس کا بازو تھامے کھنچتی چلی جارہی تھی۔ ان سب چیزوں کے متعلق اسے زیادہ علم نہیں تھا۔ معاً اس کی نگاہ ایک بیک شاپ کی جانب اٹھی۔ لب خودبخود مسکراہٹ میں ڈھلے۔

زاویار مجھے وہاں جانا ہے۔ اس نے اس جانب اشارہ کیا۔ زاویار نے اثبات میں سر ہلاتے قدم اس جانب بڑھائے تھے۔ وہ شیشے کے پار مختلف طرز کی چاکلیٹ سپنج کو دیکھ رہی تھی۔ زاویار نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اس لمحے اسے بلکل بچی محسوس ہوئی تھی۔

سر آپ یہ ٹرائے کریں۔ ایک لیڈی ورکر سٹک میں چاکلیٹ سپنج کیوب لیے اس کی جانب آئی۔ اس سے قبل کہ زاویار انکار اس کے ہاتھ میں تھماتا ماہا نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے وہ سٹک لیتے کھالی۔

یہ تو کافی اچھا ہے زاویار۔ ہم یہ لیں گے۔ وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولی۔

اسے پیک کر دیں۔ میری بیوی نے ہمت کر کے پہلی بار مجھ سے کچھ فرمائش کی ہے۔ وہ ماہا کو بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا۔ ماہا نے وہاں سے ایک اور سٹک اٹھاتے زاویار کی جانب بڑھائی جسے ناچار اسے نگلنا پڑا کیونکہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اس دوران ماہا کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔شاپنگ وغیرہ سے فراغت حاصل کرتے ان کارخ واپس گھر کی جانب تھا۔فرق صرف اتنا تھا کہ جاتے ہوئے وہ دونوں بلکل خاموش تھے لیکن واپسی کے راستے پہ ان دونوں کے درمیان خاموشی کے بادل ایک بار پھر جھڑ چکے تھے۔زاویار کو اس کی یہی بات بے حد پسند تھی کہ وہ بلاوجہ کسی بھی بات کو طوالت نہیں بخشتی تھی۔

****

رات کے وقت وہ سب لان میں بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ماہا کی طبیعت اب کافی بہتر تھی۔سب سمجھ چکے تھے کہ یہ طبیعت خرابی زاویار کے جانے پہ ہوئی تھی اور اس کے واپس لوٹتے ہی وہ بلکل ٹھیک ہو گئی تھی۔ابھی بھی ان سب کی باتوں کا مرکز معیز کے رشتے کی بات تھی جو ان سب باتوں سے خاصہ اکتایا ہوا بیٹھا تھا۔

کھانا نہیں بنا اب تک ماہا۔معیز نے ٹانگیں سیدھی کی اور سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

نہیں بھائی آج تو بوا ہی چھٹی پہ ہیں۔افسوس آپ کو بھوکا سونا پڑے گا۔علی دل جلانے والے انداز میں بولا۔معیز جل کر رہ گیا۔

تو اس میں کیا مسئلہ تھا مجھے کچھ دیر پہلے بتاتے تو میں جھٹ پٹ کچھ تیار کر لیتی۔ماہا اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی لیکن عنایہ کی بات پہ اس کے قدم وہی تھم گئے۔

تم رکو ماہا میں بنا لیتی ہوں بریانی بہت اچھی بناتی ہوں۔زاویار۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار آپ کے ہاتھ کی چائے پینے کے علاوہ کچھ نہیں کھاتے تھے عنایہ۔یہ آج دوپہر میں ہی مجھے زاویار نے بتایا ہے۔وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے دھیمے سے بولی مگر اس کے لہجے میں بھی ایک کاٹ تھی۔

لیکن میں تو۔

وہ بریانی میرے ہاتھ کی ہی کھاتے ہیں۔وہ اس کی بات ایک بار پھر اچکتے ہوئے بولی۔نجانے کیوں عنایہ مسکراہٹ دبانے کی خاطر چہرہ جھکا گئی۔ماہا نے جھنجھلا کر اس کی جانب دیکھا اور سر جھٹک کر مڑی لیکن اگلے ہی لمحے اپنے سامنے کھڑے زاویار کو دیکھ اس کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔شدت سے جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔زاویار ابھی بھی سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے یار ماہا۔کھانا تو ماہا ہی اچھا بناتی ہے۔آؤ تم میرے ساتھ بیٹھو مجھے کچھ باتیں کرنی ہیں تم سے۔زاویار ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے عنایہ کو لیتے کرسیوں کی جانب بڑھ گیا۔ماہا کڑھ کر پیر پٹختے اندر چلی آئی۔بریانی چولہے پہ رکھتے وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی لیکن اندر موجود کھولن کسی بھی صورت کم نہیں ہو رہی تھی۔

میرے ساتھ بیٹھو عنایہ باتیں کرنی ہے۔مجھ سے تو کبھی ایسے باتیں نہیں کی۔وہ پلیٹ سلیب پہ پٹختے ہوئے بولی۔

بہت محبت کرتی ہو نازاوی سے۔اپنے عقب سے آنے والی شریر آواز پہ ماہا کا حلق تک سوکھ گیا۔اس نے چونک کر پیچھے دیکھا۔

وہ۔مم۔میں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گھبراؤ نہیں یار۔ تم اس کی بیوی ہو۔ اتنا جیلس ہونا تو بنتا ہے نا۔ ویسے بھی جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔ اس سے اظہار کیوں نہیں کرتی۔ عنایہ کے پے در پے سوالوں پہ وہ گھبرا گئی۔

آئی ایم سوری وہ میں۔ وہ کبھی بھی اتنی بدتمیز نہیں رہی تھی کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرتی۔

ارے سوری کیوں کر رہی ہو پاگل لڑکی۔ یہ صرف علی اور میرا پلین تھا۔ میں بلکل بھی اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔ شادی شدہ سے تو شادی کروں گی کنوارا ڈھونڈوں گی بلکل اپنی طرح۔ وہ اسے ساتھ لگاتے ہنستے ہوئے بولی۔ ماہا نے شرمندگی سے اس کی جانب دیکھا۔

اور ایک مزے کی بات بتاؤں مجھے تو بریانی کاب بھی نہیں آتا۔ وہ مزے سے ہنستے ہوئے بولتے اسے بھی ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔ ماہا نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

میں یہ سب تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ کہی غصے میں تم میرے لیے کوئی غلط بات۔

نہیں نہیں۔ آئی ایم سوری۔ وہ بس مجھے سمجھ۔

تم سمجھنا ہی نہیں چاہ رہی لڑکی۔ اپنے شوہر کیلیے دیوانی ہو چکی ہو مگر اظہار کرنے سے ابھی بھی گھبرا رہی ہو۔ وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے بولی۔ ماہا خفت سے سرخ پڑ گئی۔

چلو آج اس کا بھی انتظام کرتے ہیں۔ وہ آنکھوں میں مخصوص چمک لیے ایک ادا سے بولی۔ ماہا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اب جلدی فارغ ہونے کیلیے اس کے ساتھ مدد کروا رہی تھی۔ عنایہ نے اس دوران چپکے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

سے کسی کو میسج کیا تھا۔لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ رقصاں تھی۔ماہا نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔وہ تو بلکل بھی ویسی نہیں تھی جیسی وہ سمجھ رہی تھی۔وہ تو سب سے الگ تھی۔بس زندگی کے تلخ تجربوں نے اسے اتنا باغی بنا دیا تھا۔

تھینکیو عنایہ۔وہ بے اختیاری کی کیفیت میں اس کے گلے سے لگی تھی۔عنایہ نے ہنستے ہوئے اس کا سر سہلایا۔

بڑی بہنوں کا شکریہ نہیں کرتے بلکہ سب کچھ حق سے کہتے ہیں۔وہ شاہانہ لب و لہجے میں بولتی اسے ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔عنایہ نے اس کی آنکھیں صاف کرتے اسے ساتھ لگایا تو وہ ایک بار پھر روتے روتے ہنس دی۔اللہ نے اگر اس کے ماں باپ کو اس سے دور کیا تھا۔تو برے لوگوں کے شر سے بچا کر اتنے خالص رشتے بھی عطا کیے تھے۔اس سے الگ ہوتے وہ ایک بار پھر اپنے کام کی جانب متوجہ ہوئی۔ویسے بھی اس سب کے بعد وہ رائقہ کے پاس جانے کا ارادہ رکھتی تھی کیونکہ صبح سے اس سے ایک بار بھی ڈھنگ سے بات نہ ہو پائی تھی۔جانتی تھی وہ رونے کا شغل زور و شور سے فرما رہی ہو گی۔

****

رات کے کھانے سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کی غرض سے جا چکے تھے۔ماہا نے کچن وغیرہ سمیٹتے ایک تنقیدی نگاہ چاروں اطراف میں گھمائی اور کچھ سوچتے قدم رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔وہ جوں ہی کمرے میں پہنچی وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے بیٹھی نجانے کن سوچوں میں غلطاں تھی۔ماہا نے گلہ کھنکھارتے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رائقہ۔اس نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں لوٹی اور رات کے اس پہر حیرت بھری نگاہوں سے ماہا کو اپنے کمرے میں دیکھا۔

ارے ماہا تم یہاں خیریت۔وہ کھسک کر اس کیلیے جگہ بناتے ہوئے بولی۔ماہا نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں صبح سے تم سے بات ہی نہ ہو پائی بس اسی لیے۔وہ اس کے نزدیک بیٹھتے نرمی سے گویا ہوئی۔رائقہ نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔

کیا بات کرنی تھی تمہیں۔رائقہ نے ہولے سے استفسار کیا۔نگاہیں چرائی تھی۔

وہ تم جانتی ہو نا کہ گھر میں تمہارے رشتے کی بات چل رہی ہے۔ماہا کی بات کا رائقہ نے کوئی جواب نہ دیا بس خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔اس اس کے چہرے پہ پھیلی اداسی ماہا کا دل چیر گئی۔

میں نے صبح بھی محسوس کیا تھا تم رشتے کی بات سن کر ہی الٹے قدموں کمرے میں آگئی تھی۔کیا میں اس سب کی وجہ جان سکتی ہوں۔اگر تمہیں مجھ پر یقین ہو تو۔ماہا سب جانتے بوجھتے بھی انجان بن رہی تھی تا کہ رائقہ اسے کچھ بھی بتانے میں جھجک محسوس نہ کرے۔

نہیں وہ بس یوں ہی اچانک بات ہوئی نا تو گھبرا گئی۔رائقہ نے بمشکل مسکراتے اسے ٹالنا چاہا۔جب حسن کے ساتھ اس کی کوئی منزل ہی نہ تھی تو پھر کیا شہر بھر میں ڈنڈورا پیٹنا۔اسے مناسب ہی نہ لگا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں جانتی ہوں بات کچھ اور ہے خیر تم نہیں بتانا چاہتی تو یہ تمہاری مرضی ہے میں زیادہ اصرار نہیں کروں گی۔ماہا مسکرائی۔رائقہ کو اس کی مسکراہٹ کھٹکی۔اس نے تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی۔

کیا جاننا چاہتی ہو تم ماہا۔وہ تھکے تھکے انداز میں بولی۔

وہی جو تم بتانا نہیں چاہتی۔ماہا نے بھی دوبدو جواب دیا۔

تم جانتی ہو کہ بھائی میرا رشتہ کس سے کر رہے ہیں۔

پکا تو نہیں معلوم لیکن میرے خیال میں شاہزیب۔وہ شاید اسے تمہارے لیے پسند کرتے ہیں۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر بھائی اسے میرے لیے پسند کرتے ہیں تو میں بھائی کی پسند میں ذرا بھی نقص نہیں نکالوں گی۔

مجھے ان کی عزت دل و جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔وہ خالی خالی لہجے میں بولتی ماہا کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔اس نے نرمی سے رائقہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا جو سرد پڑ رہا تھا۔

میں جانتی ہوں کہ تم حسن بھائی کو پسند کرتی ہو اور شاید وہ بھی تمہیں۔اس کے انکشاف پہ رائقہ کے حواس جھنجھنا اٹھے۔اس نے حلق تر کرتے تیزی سے نفی میں سر ہلایا جیسے اسے جھٹلانا چاہ رہی ہو۔

میں بھابھی ہونے سے پہلے تمہاری دوست ہو رائقہ۔ماہا نے اسے یاد دلایا۔رائقہ اس کی بات پہ تھم سی گئی۔

تم یہ سب کیسے جانتی ہو ماہا۔میں یہ راز کسی پہ بھی آشکار نہیں کرنا چاہتی تھی۔جب وہ میری قسمت میں ہی نہیں تو پھر انہیں سوچنے کا فائدہ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم بہت اچھی ہو رائقہ اور اچھے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ اچھا ہی ہوتا ہے میری جان۔وہ اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔وہ فالوقت بات سمیٹنا چاہتی تھی کیونکہ اگر بات مزید پھیلتی تو اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا۔ہاں وہ اس بات پہ زاویار سے خفا تھی کہ اسے کم از کم ایک بار رائقہ کی رضامندی جان لینی چاہیے تھی۔جب بہن سے اتنی محبت تھی تو پھر اسے یوں اس کا مان نہیں توڑنا چاہیے تھا۔

چلو اب تم سو جاؤ۔میں بھی جاتی ہوں۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی رائقہ تیزی سے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ماہا نے تعجب سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا۔وہ وہی ٹک گئی۔

تھوڑی دیر مزید بیٹھ جاؤ پلیز میرے پاس۔وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے لجاجت سے بولی۔ماہا مسکراتے ہوئے وہی ٹک گئی۔اگلے بیس منٹ یوں ہی دونوں کو آپس میں باتیں کرتے گزر گئے تھے۔باتوں کے دوران ماہا نے چونک کر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے پونے ایک بجا رہی تھی۔وہ ایکدم گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔

افف یا خدایا اتنی تاخیر ہوگئی۔میں چلتی ہوں۔اب تو زاویار بھی سو چکے ہونگے۔وہ سر پہ ہاتھ مارتے بڑبڑاتے ہوئے اٹھی مگر اسے تکیے پہ سر رکھے سویا دیکھ ماہا اپنا سر پیٹ کر رہ گئی مطلب وہ اتنی دیر سے خود سے باتیں کرنے میں محو تھی۔رائقہ کی نیند میں بلکل بھی خلل نہیں پڑا تھا۔وہ کمرے کی بتی بجھاتے باہر نکل آئی۔اب اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنے دھیان میں مگن زینے چڑھتی اپنے اطراف میں پھیلتی مخصوص کلون کی خوشبو اسے ٹھٹھکا گئی۔اس نے گردن موڑتے پیچھے دیکھا جہاں سے زاویار کسی سے فون میں مصروف اسی کی جانب آرہا تھا۔وہ اس کے پاس آکر رکا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم سوئی نہیں اب تک۔ وہ حیرت سے بولا۔ ماہا نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

وہ میں رائقہ کے پاس تھی۔ آپ کہاں سے آرہے ہیں رات کے اس پہر۔ وہ ناسمجھی سے بولی۔

کسی لڑکی کے پاس سے نہیں آرہا بلکہ تھانے سے آرہا ہوں۔

اب میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا۔ یہ طعنہ مارنا کب چھوڑیں گے۔ وہ سچ مچ برا مان گئی تھی۔ زاویار نے اس کی ناراضگی کے پیش نظر نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا اور قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔

****

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی سامنے کا منظر دیکھ ان دونوں کی آنکھیں پھٹی اور منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ وہ اپنی اپنی جگہ تھم سے گئے۔ ماہا نے نگاہیں کمرے کے چاروں اطراف میں گھمائی۔ کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔ کیا یہ سب زاویار نے اس کیلیے اہتمام کیا تھا شادی کے اتنے عرصے بعد۔ لب خود بخود خوشگوار مسکراہٹ میں ڈھلے۔ زاویار نے تعجب سے اس کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ دیکھی۔

ہنس کیوں رہی ہو۔ وہ جو ابھی تک حیرت زدہ تھا اسے مسکراتا دیکھ ٹھنک کر بولا۔ ماہا اس کی جانب مڑی۔

اب اگر آپ نے یہ سب میرے لیے کیا ہی ہے تو کم از کم انجان مت بنیں۔ وہ نروٹھے پن سے بولتی اسے جھنجھلانے پہ مجبور کر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن یہ سب میں نے تو نہیں کیا۔ وہ اس کی ساری امیدوں پہ سکون سے پانی پھیرتے ہوئے بولا۔ ماہا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اس نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا اور سر جھٹکتے کمرے کے اندر آگئی۔ پورا کمرہ گلاب کی پتیوں سے مہک رہا تھا۔ ڈریسنگ سائیڈ ٹیبل اور چاروں اطراف میں جلتی موم بتیاں ایک خوابناک ماحول بنا رہی تھی۔ ان دونوں کی نگاہ بیڈ کے اوپر لگے نیون کے الفاظوں پہ پڑی جہاں ماہا زاویار جگمگا رہا تھا۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ دھیما سا مسکرائی۔ کتنا مکمل اور خوبصورت لگتا تھا اس کا نام زاویار کے ساتھ۔ زاویار نے بھنویں سکیڑی۔ اگر یہ اس نے بھی نہیں کیا ماہا نے بھی نہیں کیا تو پھر کس کی کارستانی تھی۔ ماہا دوبارہ اس کی جانب مڑی۔

اگر یہ سب میں نے نہیں کیا آپ نے بھی نہیں کیا تو پھر کس نے کیا ہے۔ مطلب میں تو اتنی دیر سے کمرے میں بھی نہیں آئی۔ ایک دم نہ جانے کیا سوچتے دونوں کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔

اس سب کا مطلب ہے کہ رائقہ نے جان بوجھ کر مجھے اپنے پاس کمرے میں روکا ہوا تھا۔

اور مجھے حسن نے کسی ایمرجنسی کا کہہ کر تھا نے بلایا تھا اور موصوف خود ہی وہاں سے غائب تھے۔ ان دونوں نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ ان کی پلیننگ واضح ہونے لگ گئی تھی۔ زاویار ہولے سے ہنستے سینٹرل ٹیبل پہ رکھے کیک کی جانب بڑھا تو وہاں رکھی چٹ نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔ اس نے کھولتے پڑھنا شروع کیا۔

جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس کا اظہار بھی سر عام کرتے ہیں نہ کہ بے وقوفوں کی طرح دل میں رکھنا شروع کر دیں۔ اور تم دونوں سے بڑھ کر بے وقوف تو مجھے اس دنیا میں ویسے بھی کوئی نظر ہی نہیں آیا میاں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بیوی ہو کر یہ سب کچھ تف ہے تم پہ زاویار ظفر اپنی بیوی سے ایک اظہار محبت نہ کر سکے۔ایک مدھم سا قہقہہ اس کے لبوں سے نکلا۔نیچے عنایہ کا نام جگمگا رہا تھا۔ماہ نے زیرک نگاہوں سے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا جس کے عنابی لبوں پہ ایک مبہم سی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

کیا ہوا کیا پڑھ کر مسکرا رہے ہیں۔ماہا تیزی سے اس کے نزدیک آئی۔زاویار کو شدت سے اندازہ ہوا کہ وہ سچ مچ اس سے دوری اختیار کر کے کتنی بڑی کوتاہی کر چکا ہے حالانکہ وہ تو اس کی بیوی تھی۔اس نے نہایت نرمی سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیا اور اپنے نزدیک کھینچا۔ماہا سانس روک گئی۔

جس نے بھی کیا ہے چلو ماحول تو بن گیا نا۔ہمیں بس اسی سے سروکار ہونا چاہیے۔وہ نرمی سے اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے دلکشی سے بولا۔ماہا نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

ماحول بن گیا ہے تو کیا ہوا میں اسے خراب بہت اچھے سے کر سکتی ہوں۔اس نے ناک سکیڑی۔زاویار نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

پہلے صبح مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے پھر واپس آکر بھی میری طبیعت خرابی میں بھی میرا خیال نہیں رکھا۔مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کی اور نہ ہی مجھے تھانے کے بارے میں کچھ بتایا کہ وہ مزمل اور ماموں۔

ماموں مت کہو اس شخص کو اپنا۔زاویار کے چہرے کے تاثرات فوراً سے بیشتر بگڑے۔اتنا معتبر رشتہ اور ایسے شخص کیلیے۔ماہا گھبرا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھے بتائیں نازاویار کیا ہوا ہے پلیز۔وہ بے چینی سے بولی۔زاویار نے چند ثانیہ بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھا اور ٹھنڈی اہ فضا کے سپرد کی۔

کیا جاننا چاہتی ہو ماہا کہ تمہاری امی کی وفات کے بعد تمہارے ماموں کا تمہیں سہارہ دینا ایک سوچی سمجھی سازش تھی وہ تمہیں غلط کاموں کیلیے استعمال کرنا چاہتے تھے مزمل سے جوڑ کر۔وہ بولتے بولتے رکا۔ماہا جو دم سادھے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی ٹھہر سی گئی۔

مگر زاویار۔مگر کیا۔وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولی۔

مگر اس سب سے تمہیں ارحام نے بچا لیا۔ تمہیں رسوا ہونے سے بچا لیا اس نے۔اپنے باپ کے آگے ڈٹ گیا۔خود کو موت کے قریب تر لے گیا لیکن تمہیں اس نے تحفظ بھرے ہاتھوں میں سونپ دیا۔زاویار کو اپنی اواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ماہا نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنا ہاتھ لبوں پہ جما لیا۔آنکھوں سے تواتر انسو بہہ رہے تھے۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

ایسا۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے زادہ انہوں نے تم مجھ سے بدلہ لینے۔زاویار نے اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی گرفت میں لیا۔

کوئی بدلہ نہیں تھا ماہا سب ایک سوچا سمجھا پلین تھا سب کچھ پلین کے تحت ہوا تمہیں غائب کروانا شادی کینسل ہونا۔سب کچھ ارحام کا پلین تھا تا کہ بابا تمہیں مجھ سے باندھ دیں ہاں بس انجم کا غائب ہونا اللہ کی طرف سے تھا۔ماہا نے نفی میں سر ہلاتے اس کی شرٹ کو سختی سے مٹھیوں میں جکڑا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں وہ مجھ سے نفرت کے دعویدار۔

نفرت نہیں ماہا۔ جانتا ہوں ایک مرد ہو کر یہ بات کر رہا ہوں لیکن اس نے ہی تو مرد بن کر اپنی پاک محبت نبھائی ہے۔ اس نے تمہیں بچانے کی خاطر خود کو گہری کھائی میں دھکیل دیا۔ اس کے پے در پے انکشاف پہ ماہا کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ ہچکیوں سمیت روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی۔ شروع سے جسے اچھا سمجھتی آئی تھی وہ کیا تھا اور جس سے نفرت کرتی آئی تھی وہ ہی تو اس کا اصل محافظ تھا۔ اگر آج وہ مزمل یا ارحام کی حیثیت سے اس گھر میں ہوتی تو نجانے اس کی عزت محفوظ۔ اس نے آنکھوں کو سختی سے میچا۔ یہاں تو کہانی کا رخ ہی بدل گیا تھا۔ اس کہ سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں مفلوج ہو گئی۔ زاویار نے نرمی سے اسے خود سے علیحدہ کرتے اس کا چہرہ صاف کیا جو آنسوؤں سے تر تھا۔ زاویار نے شروع سے لے کر آخر تک ایک ایک بات اس کے گوش گزار دی تا کہ وہ کسی بھی بات سے لاعلم نہ رہے۔

میں نے یہ سب تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تم مزید رو کر اپنی طبیعت خراب کر لو۔ زاویار نے اسے ڈپٹا۔ ماہا نے تیزی سے اپنا چہرہ صاف کیا۔

وہ ارحام اب کیسا۔

اب وہ خطرے سے باہر ہے میری کچھ دیر قبل ہی حسن سے بات ہوئی ہے۔ وہ دھیما سا مسکرایا۔ اس کی بات پہ ماہا کو پھر سے رونا آنے لگا لیکن وہ ضبط کر گئی۔ وہ اس شخص سے ملتے اس کا شکریہ کرنا چاہتی تھی۔ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیوں اس نے اتنا بڑا احسان اس کی زندگی پہ کر کے خود کی زندگی کو داؤ پہ لگا لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار یہ کیوں ہوا۔ یہ بات تو اس کے ذہن میں جیسے اٹک گئی تھی۔ آواز رونے کی بدولت بھاری ہو رہی تھی۔

فرض کرو اگر یہ سب نہ ہوتا تو میری ماہا میرے پاس کیسے آتی۔ زاویار کے مزے سے بات پلٹنے پہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکرائی۔ زاویار نے اس کی بھیگی مسکراہٹ دیکھ نرمی سے اس کی پیشانی کو چھوا۔ ماہا نے اس کے لمس کی نرمی کو اپنے رگ وپے میں اترتا محسوس کیا تھا۔ ایک یہی لمس تو اس کی زندگی تھا۔

ویسے یہ سب چونچلے مجھے پسند تو نہیں ہیں لیکن افسوس اب یہ کیک رکھا ہوا ہے تو اسے کاٹنا بھی پڑے گا۔ زویار نے اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے ذرا سا جھک کر کیک کاٹا تھا۔ ماہا کے لب بدستور مسکرا رہے تھے۔ زاویار جسے کیک بلکل پسند نہیں تھا ماہا کے زبردستی کرنے پہ ذرا سا منہ کھولتے مسکرا دیا۔ ماہا نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

دن میں دس بار یہ جتا کر کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے پھر بھی میرے اتنے پابند کچھ ہضم نہیں ہوا مسٹر زاویار ظفر۔ ماہا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو اس کے سوال پہ مسکرائی تھی۔

میرے لیے محبت کا فارمولا ہی کچھ الگ ہے۔ دن میں دس بار مجھے تم سے محبت نہیں ہے کہہ دینے سے محبت ختم نہیں ہوتی مسز زاویار ظفر۔ میرے نزدیک جس سے آپ کو محبت ہو خود کو اس کا پابند کر لینا چاہیے۔ وہ اس کی پیشانی سے پیشانی جوڑتے بھاری گھمبیر لہجے میں بولتے اس کی دھڑکنوں میں طلاطم برپا گیا۔ ماہا کو حیرت ہوئی تھی کہ یہ وہی شخص ہے جو اس سے محبت کا دعویدار تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے ایک وقت میں کوئی بہت نفرت نہیں کرتا تھا مجھ سے۔یہاں تک میری صورت دیکھنے کو بھی روادار نہیں تھا۔اس کی بات پہ زاویار نے اسے جن نگاہوں سے دیکھا وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔چہرے پہ گلال پھیل گیا۔

غلط۔تمہارے بعد تو یہ دل کسی اور کی صورت دیکھنے کو روادار نہیں تھا۔ہاں بس یہ تمہاری دس فٹ کی زبان اس سے مار کھا جاتی تھی تم۔وہ انگوٹھے سے اس کے دائیں گال کو سہلاتے معنی خیزی سے بولتے آخر میں پتے کی بات پہ آیا۔ماہا ایک بار پھر اپنی زبان کو نشانہ بنتے دیکھ جل بھن گئی۔

ایک آپ کی ہر بات میری زبان سے شروع ہو کر زبان پہ ہی ختم ہو جاتی ہے۔وہ خفگی سے بولتی بیڈ کی جانب بڑھی۔زاویار نے تیزی سے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے اپنی جانب کھینچا۔وہ سرعت سے اس کے حصار میں آگئی۔

بیگم ہمیں آپ کی اس شیریں بیانی سے عشق جو ہے۔اب جس سے عشق ہو اس کا ذکر بار ہا لبوں پہ آ ہی جاتا ہے۔اس کے سنجیدگی سے بولنے پہ ماہا نے مسکراہٹ چھپانے کی خاطر سرخ پڑتا چہرہ جھکا لیا۔زاویار نے اس کے بائیں گال کو اپنے احساس سے مہکایا تو وہ سٹپٹا کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔زاویار نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

چلو عنایہ کے آنے کا کچھ تو فائدہ ہوا کہ میری بیوی پورے حق سے میری پناہوں میں میری ہونے کیلیے تیار ہے۔زاویار کی بات پہ ماہا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا مگر اس کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا سمندر دیکھ وہ سٹپٹا کر ایک بار پھر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔زاویار نے بھی اب کی بار اسے خود میں سمیٹ لیا۔کھڑکی سے اندر جھانکتا چاند بھی ان کی اس ادا پہ مسرور ہوتے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

بھائی صاحب مجھے امید ہے کہ میں نے رائقہ کیلیے جسے پسند کیا ہو گا نا اسے دیکھ کر آپ کو نا امیدی بلکل نہیں ہو گی آخر کو میں بھی اس کی ماسی ہوں بلکل ماں جیسی۔ اگلی صبح وہ سب ناشتے کے بعد تیاریوں وغیرہ میں مصروف تھے کہ اسی دوران نائمہ کی بات پہ رائقہ دھیمے سے مسکرائی مگر اس کی مسکراہٹ میں بھی ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔ کسی اور کا دھیان تو اس کی جانب تھا نہیں مگر ماہا نے اس کی مسکراہٹ کو بغور دیکھا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور کچن کی جانب چلی آئی۔ اسے تکلیف ہو رہی تھی رائقہ کی حالت دیکھ مگر وہ کیا کر سکتی تھی۔ زاویار بھی صبح سے اس کیس کے چکر میں تھانے گیا ہوا تھا۔

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی گم ہو میاں کی یادوں میں۔ وہ دانتوں میں انگلیاں دیے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی کہ عنایہ کے ٹھوکا مارنے پہ سٹپٹا گئی۔ وہ جان بوجھ کر رات کے متعلق کوئی بات نہیں کر رہی تھی کہ یہ سب لوگ اسے چھیڑیں گے مگر یہاں اس کی معنی خیز نگاہیں دیکھ اس کا شدت سے جی چاہا کہ کہی گم ہو جائے۔

دیکھو تو سہی میری دیورانی ایک ہی رات میں کیسے نکھر گئی ہے۔ رافعہ کی بات پہ عنایہ نے معنی خیز نگاہوں سے اسے سر تا پا دیکھا۔ وہ جانتی تھی اب تو اس کی شامت پکی تھی کیونکہ یہ سب لوگ اظہار کے معاملے میں کافی بولڈ تھے۔ اور ان لوگوں نے ایسا کچھ لازمی بولنا تھا تبھی وہ صبح سے ان سے چھپتی پھر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھئی زاویار کی محبت کا کمال ہے سارا۔ شوہر کی محبت پا کر ہی تو عورت مکمل ہوتی ہے۔ یہ آج بھی ہم نہ آتے تو ان دونوں نے اپنی محبتوں کو دلوں میں دبا کر یونہی اجنبیوں کی طرح رہنا تھا۔ رافعہ ہنستے ہوئے بولی۔ اس کے یوں ہنسنے پہ اس کی گود میں موجود حنان بھی مسکرا دیا۔

مطلب کل رات کو آپ دونوں اس پلین میں شامل تھے۔

صرف یہ دونوں نہیں ہم تینوں بھی۔ کمرے کی ساری سجاوٹ میں نے ہی تو کی ہے۔ اچھی خاصی پریکٹس ہو گئی ہے اب اپنی بیوی کیلیے کبھی مجھے کوئی ایسا اہتمام کرنا پڑا تو کسی کی مدد نہیں لینی پڑے گی۔ علی بے شرموں کی طرح عبیر کو اپنے حصار میں لیتے مزے سے بولا تو وہ سر سے پیر تک سرخ پڑ گئی اور بھاگنے والے انداز میں باہر نکلی تھی۔

ارے اسے کیا ہوا۔ میں نے ابھی کچھ کیا بھی نہیں اگر ایسا ہی کچھ رہا تو یہ تو ہر دو سرے منٹ بعد ہمارے کمرے سے باہر نکل آیا کرے گی۔ علی کی بڑبڑاہٹ سن ان سب نے ایک دوسرے میں سر دھنسا تھا۔

شرم تو جیسے تم نے بیچ کھائی ہے علی۔ رافعہ نے اس پہ طنز کیا۔

آپ کے بارے میں بھی میرے کچھ ایسے ہی خیالات ہے بھابھی جان۔ علی بائیں آنکھ دباتے مزے سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ ان سب نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگر زاویار یہاں تو اس کا بھی صحیح ریکارڈ لگنا تھا۔ ویسے ماہا زاویار کتنا رومانٹک ہے۔ رافعہ اس کے ساتھ کھڑی پوچک رہی تھی۔ ان کی بات پہ ماہا کے ذہن کے پردے پہ گزشتہ رات آئی تھی۔ اس سے اپنے چہرے کی سرخی سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ رافعہ اور عنایہ اس کی حالت پہ ہنستی چلی گئی۔

پلیز ایسی باتیں نہ کریں۔ گناہ ملے گا آپ کو۔ وہ جلد بازی میں بولتی وہاں سے باہر کی جانب بڑھی مگر باہر نکلتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ وہ کیا بول آئی ہے تبھی زبان دانتوں میں دے گئی۔ ان دونوں کی ہنسی نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ اس کے لبوں پہ شرمیلی مسکراہٹ ٹھہر گئی۔ کتنا خوبصورت احساس تھا نہ یہ بھی۔ آج اسے اپنا آپ اس گھر میں مکمل محسوس ہوا تھا۔

چلو علی بس کرو اپنی یہ مسخریاں۔ وقت ہی کتنا رہ گیا ہے جو تم یہ سب کر رہے ہو۔ نائمہ کی سخت آواز پہ اس نے کپڑا پکڑتے ڈھنگ سے ڈسٹنگ شروع کی تھی۔ معیز سنگل صوفے پہ بیٹھا آفس کے کام میں مصروف تھی البتہ مسکراتی نگاہیں اس کی جانب ہی تھی۔ باقی سب بھی وہی آ گئے۔

رشتہ دیکھنے اس موٹی کا آرہے ہیں اور گھر کور گڑنا ہمیں پڑ رہا ہے۔ وہ جھنجھلایا۔ وہاں موجود ہر شخص جانتا تھا کہ نائمہ کس قدر صفائی پسند ہیں۔ زاویار اس عادت پہ انہی پہ گیا تھا یہ کہنا غلط نہیں تھا۔

یہ سب تو چاہے رو کر ہنس کر کرنا ہی پڑے گا اب۔ بوا تو آئی نہیں ورنہ پریشانی نہ ہوتی۔ نائمہ نے اسے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

کھانے کا انتظام کیسے ہو گا ماما۔ عنایہ نے انہیں یاد دلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہاں میں سوچ رہی ہوں باہر سے ہی آرڈر کر لیتے ہیں۔ماہا کی بھی طبیعت کچھ ٹھیک۔

میں کر لوں گی خالہ۔ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ماہا نے ان کی بات کو درمیان میں ہی اچک لیا لیکن وہ ایک بار پھر سہولت سے نفی میں سر ہلا گئی۔

یہاں تمہاری نند کی منگنی ہو گی اور تم کچن میں ہو گی۔اتنے بے حس لگتے ہیں ہم سب تمہیں۔رافعہ نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔رائکہ اس دوران خاموش تماشائی بنی ان سب کی باتیں سن رہی تھی۔اس کی نگاہ ایکدم خارجی دروازے کی جانب اٹھی جہاں سے زاویار حسن کے ساتھ کسی باتوں میں مصروف اندر ہی آرہا تھا۔رائقہ اور حسن کی نگاہ یکلخت ایک دوسرے کی جانب اٹھی اور وہ دونوں ایک ساتھ ہی نگاہیں چرا گئے۔ماہا کو زاویار پہ ایکدم مزید غصہ آیا۔کیا ضرورت تھی رائقہ کے کسی فنکشن میں اسے لانے کی۔وہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

خالہ لیں آپ کی ایک اور بچھڑی اولاد کو لے آیا ہوں۔زاویار کی بھاری آواز پہ نائمہ نے مسکراتے ہوئے حسن کے سر پہ ہاتھ رکھا جواب حاکم اور شاہزیب سے بغلگیر ہو رہا تھا۔وہ سب بچپن سے ہی ایک دوسرے کو جانتے تھے تبھی ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ تھی۔رائقہ نے بغور اس کا چہرہ جانچا سرخ پڑتی آنکھیں رت جگے کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔بڑھی ہوئی شیو اور تھکا تھکا سا چہرہ شاید وہ اس سب سے پہلے ہی واقف ہو چکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو لوگ جتنے زیادہ ہونگے تیاریاں بھی اتنی ہی جلدی ہو نگی۔نائمہ کی بات پہ حسن بمشکل مسکراتے لب بھینچ گیا۔رائقہ تن فن کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔آنکھوں سے آنسو بہنے کو بے تاب تھے۔ماہا پریشانی سے اس کے پیچھے بھاگی۔

اسے کیا ہوا۔علی حیرت سے بولا۔

میں دیکھتا ہوں۔زاویار نفی میں سر ہلاتے اس کے پیچھے بھاگا مگر اس کے کمرے کے نزدیک پہنچنے سے پہلے ہی ماہا نے اس کا راستہ روک لیا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو اندر جانے کی۔ماہا اشتعال بھرے لہجے میں بولی۔زاویار نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے گہری نگاہوں سے اس کا مالکانہ رویہ دیکھا۔ماہا کی سیٹی گم ہو گئی۔

اور آپ کو ایسا کیوں لگا کہ ہم آپ کا حکم مانیں گے۔وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے اس کی جانب قدم بڑھانے لگا۔

کیونکہ آپ میرے پابند ہیں۔وہ ہکلا کر بولی۔زاویار نے رخ موڑتے چہرے پہ ہاتھ پھیرا جیسے اس سے مسکراہٹ چھپانا چاہتا ہو۔ماہا نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

بہت غلط بات ہے زاویار۔آپ سے مجھے یہ امید بلکل نہیں تھی۔بہت غلط کر رہے ہیں آپ۔جلے پہ نمک چھڑکتے ہوئے لگتا ہے بہت لطف آتا ہے آپ کو۔وہ خفگی سے بولتے اس سے پہلے اندر کی جانب بڑھتی زاویار نے عقب سے ہی اسے حصار میں لیتے اس کے گال پہ اپنا لمس چھوڑا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ فضول کے چونچلے میرے ساتھ مت کریں۔ بھول جائیں مجھے۔وہ نروٹھے پن سے بولی۔

میں تجھ کو بھولنے کا سوچوں بھی

تو یہ دھڑکنیں احتجاج کرتی ہیں۔

اس کے بھاری پر تپش لہجے پہ ماہا کی دھڑکنیں شور مچانے لگی۔ وہ جھنجھلاتے ہوئے اس کا حصار توڑتے اس سے الگ ہوئی۔ مطلب وہ اس سے نظر انداز کرنا چاہ رہی تھی۔

جس دن میں نے تمہیں نظر انداز کیا نہ اس دن تمہاری جان پہ بن آئے گی۔ زاویار نے اسے جتایا۔

رائقہ کو تیار کر دو اور موقع کی مناسبت کے لحاظ سے۔اس کی زندگی کا بہت اہم دن ہے آج۔اور ہاں خود کو بھی سنوار لینا۔وہ ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ماہا نے اس کے جاتے ہی غصے سے اپنے گال کو رگڑا جہاں اس کے لمس کا احساس ابھی بھی نمایاں تھا۔

یہ تو کچھ زیادہ ہی بے شرم ہو گئے ہیں۔وہ سر پہ ہاتھ مارتے بڑبڑائی اور رائقہ کے کمرے میں گھس گئی۔اب اسے تسلی دے کر تیار بھی تو کرنا تھا لیکن دل اس کیلیے بے حد اداس تھا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو تم بھی خود کو سنوار لو ذرا۔ ایسے میری بہن کے فنکشن میں رہو گے تو لوگوں نے نجانے کیا کیا کہ دینا ہے۔ وہ حسن کو لیتے اس سے پہلے زینوں کی جانب بڑھتا علی کی پکار پہ تھما۔ باقی سب لوگ اپنی اپنی تیاری کرنے کمرے میں جا چکے تھے۔ زاویار نے اسے دیکھتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

بھائی شادی کی بات کب کریں گے بابا سے۔ وہ انگلیاں چٹخاتے میسنے پن سے گویا ہوا۔ زاویار کے ساتھ ساتھ معیز نے بھی تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ حسن اسے دیکھ کر رہ گیا۔ وہ وہ لڑکی تو اس کے نکاح میں تھی پھر بھی وہ کس قدر بے چین تھا اور ایک وہ جس سے وہ محبت کرتا تھا اسی کی شادی میں شرکت کے لیے اس کے گھر موجود تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہیں بھاگ جائے۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے علی۔ زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ علی گھبرا گیا۔

وہ مم۔ میرے کہنے کا مطلب تھا کہ جلدی کریں نا اب تو معیز بھائی کی روح بھی بے چین رہنے لگی ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ بوڑھے ہو جائیں اور ان کے جذبات سرد پڑ جائیں کچھ مدد کریں ان کی۔ اس نے ساری بات ہی معیز پہ ڈال دی۔ وہ اس کے یوں پینترا بدلنے پہ تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بکواس بند رکھو اپنی۔ تمہاری طرح آگ نہیں لگی ہوئی مجھے شادی کی۔ معیز نے اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیا۔

آپ کو نہیں لگی ہوئی تو کیا ہوا مجھے تو ہے نا میری مدد کیلیے ہی جھوٹ کہ دیتے۔ ایک بھائی ہونے کا فرض نہیں نبھا سکے آپ۔ وہ اپنے مصنوعی آنسو پونچھتے ہوئے بولا۔ معیز نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

معیز کی شادی تو میں کروادوں گا تم بس اپنی فکر مناؤ۔ کسی دوسرے کی شادی کو لے کر پیٹ میں مڑور اٹھنا کچھ سمجھ نہیں آرہی مجھے۔ زاویار دل جلانے والے لہجے میں بولا۔ علی تڑپ کر رہ گیا۔

تو کسی دوسرے کی شادی کے ساتھ مجھ مظلوم کی بھی تو ہے نا۔ اس نے دہائی دی۔

بھائی آپ جائیں آپ جانتے ہیں یہ فضول ہانکتا ہے۔ معیز نے زاویار کو جانے کا اشارہ کیا۔ وہ حسن کو لے کر نکلتا بھی چلا گیا۔

ایک مجھ مظلوم کی کسی کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ وہ صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھا۔

بلکل درست اندازہ لگایا آپ نے۔ کسی کو بھی نہیں ہے۔ معیز اسے مزید جلاتے اپنا لیپ ٹاپ لیتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ علی نے ایک بار پھر اپنے مصنوعی آنسو پونچھے۔

****

یہ کیسا رشتہ ہے کیسی منگنی ہے جس میں مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ میں کس سے جڑنے جارہی ہوں۔ اس کے سر پہ ڈوپٹہ درست کرتی ماہا اس کی بات پہ تھم سی گئی اور ذرا سا ٹھہر کر اس کی جانب دیکھا جو پیچ کلر کر گھٹنوں کو۔ چھوتا فراک پہنے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ عنایہ نے بھی چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ ان دونوں کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا کیونکہ دونوں ہی اس سب سے انجان تھی۔ نجانے اس کی قسمت میں کیا ہونے جارہا تھا۔ دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی رائقہ نے تیزی سے اپنا چہرہ صاف کیا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اندر آنے والی نائمہ تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماشااللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔وہ رائقہ کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولی۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائی۔

لے آؤ دونوں اسے باہر۔نائمہ ان دونوں کو اشارہ کرتے باہر نکل گئی۔رائقہ نے بھیگی نگاہیں ماہا کی جانب اٹھائی۔اس نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ بھرا۔

جو جس کا نصیب ہوتا ہے اسے وہی ملتا ہے۔اب مجھے زاویار کیسے ملے تھے رائقہ۔بس اس ذات پہ یقین رکھو میری جان۔وہ اس کا گال چومتے ہوئے محبت سے بولی۔عنایہ نے نرم گرم نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔نیچے جھکنے سے ماہا کے کمر پہ بکھرے سیاہ بالوں کا آبشار کندھوں پہ بکھر گیا۔

تمہارے بال کس قدر خوبصورت ہے ماہا۔عنایہ کے لہجے میں ستائش تھی۔ماہا مبہم سا مسکرادی۔وہ خود سیاہ رنگ کے فراک اور چوری دار پاجامے میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔وہ دونوں اسے اپنے گھیرے میں لیتے باہر کی جانب بڑھی۔زاویار نے مسکرا کر اسے دیکھا جسے اب تک وہ بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا اور آج وہ ایکدم اتنی بڑی ہوگئی تھی۔آگے بڑھتے اس نے محبت سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور اس کی پیشانی پہ بوسہ دیا۔علی اور معیز نے بھی یہی عمل دہرایا تھا۔حسن کی آنکھیں اس منظر کو دیکھ باقاعدہ جلنے لگی۔نائمہ نے اسے اپنے حصار میں لیتے صوفے پہ بٹھایا۔زاویار نے وہاں سے نگاہ ہٹاتے رافعہ کے ساتھ باتوں میں مصروف ماہا کو دیکھا جس کی کمر پہ بکھرے بال دیکھ اس کی آنکھیں لو دینے لگی۔اس نے ایک نگاہ حاکم اور شاہزیب پہ ڈالی اور مضبوط قدم

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اٹھاتے اس کی جانب بڑھا۔اسی لمحے ماہا اس کی جانب مڑی اور اس پہ پہلی نگاہ پڑتے ہی زاویار کی آنکھوں میں جیسے خمار سا اتر آیا۔وہ بنا پلک جھپکائے یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

زاویار۔ماہا نے اطراف میں نگاہ دوڑاتے اسے ہوش دلایا تو وہ سٹپٹا کر ہوش کی دنیا میں لوٹا۔

تف ہے تجھ پہ۔اتنی دیر وہ تجھ سے نظر اندازی برتتی رہی اور تو اس کی تیاری دیکھتے ہی پگھل بھی گیا۔اس نے اپنے دل کو بری طرح ڈپٹا۔اور س کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیتے اندر کی جانب بڑھا۔

زاویار کیا ہوا۔اس نے اسے زینوں کے نزدیک لا کر چھوڑا اور اپنے عین مقابل کیا۔

بال باندھو اپنے۔وہ سختی سے گویا ہوا۔اعصاب تنے ہوئے تھے۔ماہا نے تنک کر اس کی جانب دیکھا۔

زاویار مگر میں نے بہت مشکلوں سے سٹریٹ۔اس سے قبل کہ وہ کچھ بولتی اگلے ہی لمحے زاویار کی حرکت پہ تھم سی گئی جو عقب سے اس کا ڈوپٹہ سر پہ ڈالتے اب پر سکون تھا۔ماہا اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اگر اتنا ہی شوق ہے بال کھول کر گھومنے کا تو کمرے میں میرے سامنے کھول کر گھوم لیا کرو۔میں نہیں چاہتا کہ کسی کی بھی نگاہ تمہارے بالوں پہ پڑے۔وہ تنبیہی لب و لہجے میں بولتے بمشکل اس کے سندر روپ سے نگاہیں چراتے ہوئے بولا۔

تو یہ بات آپ وہاں بھی آرام سے کہہ سکتے تھے زاویار۔بھلا مجھے کیا مسئلہ ہوتا۔جب آپ کو ہی پسند نہیں ہے تو مجھے کیا پڑی ہے کسی کو اپنے بال دکھانے کی۔وہ سر پہ ڈوپٹہ درست کرتے دھیمی سی مسکراہٹ سمیت

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بولی۔زاویار نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔دونوں کے درمیان حائل فاصلہ سمٹا تو نگاہوں سے نگاہیں ٹکرا گئی۔اس کی نگاہوں میں ایسا کچھ تھا کہ ماہا کے وجود میں سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔اس منظر کو دیکھتے جیسے زاویار ہارنے لگا تھا۔اس نے ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔ماہا بھی یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔زاویار نے اپنی آنکھوں کو اس کے دیدار سے خوب سیر اب کیا تھا۔

ایسے مت دیکھو۔وہ اس کی پھڑپھڑاتی پلکوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے گھمبیر لہجے میں بولتے اس کے چہرے کا رخ بدل دیا۔ماہا کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو اس وقت بے تاب ہوا جب اس نظر اندازی میں بھی اس نے زاویار کا لمس اپنی کن پٹی پہ محسوس کیا۔اگلے ہی لمحے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا لاؤنج کی جانب بڑھ گیا۔ماہا اس کی بے ساختہ حرکت پہ اپنی دھڑکنیں شمار کرتی رہ گئی۔

****

وہ جو اپنے دھیان میں اندر کی جانب بڑھ رہا تھا اسی دوران سامنے سے آتی شخصیت کو دیکھ ایک لمحے کیلیے اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا۔کسی فریب کا گمان ہوا تھا۔وہ وہی کھڑا اسے اپنی جانب آتا دیکھ رہا تھا جس نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔وہ کسی سے ہنس کر فون پہ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔معیز کے نزدیک پہنچتے ہی حوریہ نے ہنستے ہوئے جوں ہی چہرہ اٹھایا۔اس کی ہنسی کو بروقت بریک لگی۔آنکھوں میں ناسمجھی سی اتر آئی۔اگلے ہی لمحے چہرے پہ اضطراب سا پھیلا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔معیز ایک لمحے کیلیے بوکھلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ میرا ہی۔

ایک منٹ ایک منٹ کہی آپ میرا پیچھا کرتے تو یہاں نہیں آئے۔پہلے ہسپتال میں پھر بیچ سڑک پہ اور اب یہاں میری دوست کے گھر بھی۔وہ آنکھوں میں ناگواری لیے بولی۔معیز تو اس کی بات پہ بھی بھڑک اٹھا۔

کیوں آپ کہی کی شہزادی ہے یا پھر بہت حسین ہے یا اس سے بڑھ کر میں آپ پہ فدا ہوں جو ان اوچھے ہتھکنڈوں پہ اتر آوں گا۔وہ بگڑے تیوروں سمیت بولا۔حوریہ نے سر جھٹکا۔

جو بھی ہے آپ یہاں سے جائیں۔میں نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے کسی کے ساتھ دیکھ کر غلط بات سوچے۔وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے تنبیہی لب و لہجے میں بولتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔معیز نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔

میرے گھر میں کھڑی ہو کر یہ مجھ پہ ہی حکم کیسے چلا سکتی ہیں یہ۔وہ دھیمے سے غرایا اور ایک خون آشام نگاہ اس کی پشت پہ ڈالتے اندر کی جانب بڑھا جہاں وہ بڑے دھڑلے سے جا رہی تھی۔یہاں اس کی دوست کون تھی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔اندر پہنچتے ساتھ ہی اسے حیرت کا جھٹکا اس وقت لگا جب اس نے اسے ہنستے ہوئے ماہا رائقہ اور عبیر سے ملتے دیکھا۔مطلب وہ ان تینوں کو پہلے سے جانتی تھی۔اس دوران حوریہ کی نگاہ بھی اس پہ پڑ چکی تھی۔

نجانے کیا مسئلہ ہے اس آدمی کے ساتھ۔وہ کوفت سے سرگوشی میں بولی۔ماہا اور صوفے پہ براجمان ظفر نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ماہا نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ آدمی ماہا یہ ہمیشہ میرا تعاقب کرتا رہتا ہے۔ پہلے اس دن ہسپتال میں پھر ایک بار سڑک پہ اور اب یہاں۔ ظفر نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو بڑی دقت سے مسکراہٹ ضبط کی۔ ماہا بھی چہرہ جھکا گئی۔ عبیر جو علی کے ساتھ کھڑی اس کی کسی بات پہ مسکرا رہی تھی نجانے کیا سوچ کر حوریہ کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔ وہ اس کے چہرے پہ کچھ کھوجنا چاہتی تھی معاً اسے اپنی جانب آتا دیکھ وہ دم سادھ گئی۔

کیسے ہو علی۔ وہ براہ راست علی سے مخاطب تھی۔ عبیر نے بے ساختہ پہلو بدلا۔

الحمد اللہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت خوش۔ اس کی شرارت میں ڈوبی آواز سن حوریہ کھل کر ہنس دی۔ اس کی ہنسی کہی سے بھی کھوکھلی نہیں تھی بلکل شفاف اور بے ریاں سی مسکراہٹ۔

ہمیشہ خوش رہو اپنی بیوی کے ساتھ تم۔ وہ عبیر کا گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے گویا ہوئی۔ عبیر کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئی۔

چلو علی معیز شاہزیب کو لے آؤ۔ نائمہ کی آواز پہ سب لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے البتہ صوفے پہ بیٹھی رائقہ اور کچھ فاصلے پہ کھڑے حسن کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا۔ حسن نے کپکپاتے ہاتھوں سے کسی کا نمبر ڈائل کیا تاکہ وہ اس منظر سے فرار حاصل کر سکے۔ اس سے پہلے کہ وہ منظر سے ہٹتا معیز نے اس کے گلے میں بازو حائل کیا۔

مم۔ میں فون پہ بات کر لوں۔ وہ کسی زخمی پرندے کی مانند پھڑپھڑا رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یار فون پہ بعد میں بات کر لینا پہلے رسم تو کر لو۔ بھلا تمہارے بغیر رسم کیسے ہو سکتی ہے۔ علی کی بات پہ رائقہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے ہاتھ کی پشت پہ گرا۔ حسن نے چونک کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔ باقی سب بھی حیرت سے کنگ ان تینوں بھائیوں کی جانب دیکھ رہے تھے۔ نائمہ الگ مسکرا رہی تھی۔ زاویار نے رائقہ کے ساتھ جگہ سنبھالی اور ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔

میں نے آپ کو اپنا بچہ صرف کہا نہیں بلکہ مانا بھی ہے۔ آپ تو میرے جگر کا وہ ٹکڑا ہے جس کی آواز کا چھک پن اور بھیگا پن میں دور بیٹھے بھی پہچان لیتا ہوں تو پھر یہ کیسے سوچ لیا کہ میں اتنی بڑی بات سے انجان رہوں گا۔ وہ اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو نرمی سے پونچھتے محبت سے پوچھ رہا تھا۔ رائقہ کی آنکھیں اس کی بات پہ آخری حد تک پھیل گئی۔ زاویار نے محبت سے اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے اسے اپنے ساتھ لگایا تو وہ ہچکیوں سے رو دی۔

سب اس کے یوں رونے پہ کھل کر ہنس دیے۔

اور ایک یہ میری بیوی جس نے صبح رات میری جان کھائی ہوئی تھی حسن بھائی حسن بھائی کر کے۔ زاویار ہنستے ہوئے بولا۔ ماہا نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

مطلب میرے اور ماہا اور علاوہ باقی سب اس بارے میں جانتے تھے۔ یو آر سچ آمین پرسن زاویار۔ عنایہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔ ماہا نے ایک ناراض نگاہ اس پہ ڈالتے ہٹالی۔ وہ اس کی بیوی تھی پھر بھی اس سب سے انجان۔ دل میں کچھ بہت زور سے ٹوٹا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چل بھئی حسن ہوش کے ناخن لے۔شاہزیب نے ہنستے ہوئے لقمہ دیا تو وہ جھینپتے رائقہ کے ساتھ براجمان ہو گیا۔زاویار نے محبت سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔ظفر اور نائمہ نے ایک ساتھ رسم کا آغاز کیا۔

مجھ سے تو زاوی نے جیسے ہی بات کی میں نے فوراََ حامی بھر لی تھی۔نائمہ ان دونوں کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔حسن نے تشکرانہ انداز میں زاویار کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے بس مسکرا رہا تھا۔ان دونوں کا دل جو کچھ دیر قبل توڑ پھوڑ کا شکار تھا اب ایک دوسرے کا ساتھ پاتے ہی سرشار تھا۔اس نے سرشاری کی کیفیت میں اپنے ساتھ بیٹھی رائقہ کو دیکھا جو چہرہ جھکائے ماہا کی کسی بات پہ مسکرا رہی تھی اور اس کی یہ مسکراہٹ دیکھتے ہی حسن نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔حوریہ نے بغور معیز کو ان دونوں کے گلے لگتے دیکھا۔اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

یہ۔یہ سب کیا۔کچھ تو تھا جو غلط تھا۔اس نے حلق تر کرتے ماہا کی جانب دیکھا جو ہنوز مسکرا رہی تھی۔

یہ کون ہے ماہا۔اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔

یہ۔یہ تو میرے بھائی بھی ہیں میرے دیور بھی ہیں۔بابا کے بیٹے بھی ہیں۔علی کے بڑے بھائی بھی ہیں اور رائقہ کے بھی بھائی ہیں۔اس کے انکشاف پہ حوریہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس نے حلق تر کرتے ظفر کی جانب دیکھا۔

مطلب یہ زاویار بھائی سے جو چھوٹے ہیں۔اس نے تصدیق چاہی۔ماہا اور ظفر کھل کر ہنس دیے۔

ایم سوری انکل۔مم۔میں سچ میں نہیں جانتی تھی۔وہ ظفر کو دیکھتے ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا میرے بیٹے نے تنگ کیا ہے آپکو۔ ظفر کی شریر آواز پہ حوریہ کی نگاہوں کے سامنے اس کے ساتھ گزری تین ملاقاتیں آئی تو وہ خود کو کوس کر رہ گئی کیونکہ دو ملاقاتوں میں تو اسنے واضح اسکی مدد کی تھی اور آج۔ آج تو وہ خود لڑائی مول لے بیٹھی تھی۔ اس نے شرمندگی کے مارے نفی میں سر ہلایا۔

میرا یہ بیٹا کسی کو تنگ کر بھی نہیں سکتا۔ ہاں لوگ اسے بہت تنگ کرتے ہیں۔ اس دوران ماہا علی کی پکار پہ ان سے ایکسکیوز کرتے ہٹ گئی۔ حوریہ نے ظفر کی بات پہ ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

کیا مطلب انکل۔ وہ خود کو پوچھنے سے روک نہ پائی۔

کچھ بھی نہیں۔ وہ بولتے بولتے ہنس دیے۔ لہجے میں ایک تھکن سی تھی۔

پلیز انکل بتائیں مجھے۔ حوریہ بضد تھی۔ ظفر نے ٹھنڈی آہ بھری۔

ویسے تو میری ساری اولاد ہی بہت اچھی ہے میرا غرور ہے لیکن معیز۔ اس میں نجانے ایسا کیا ہے کہ میں کبھی کبھی اسے دیکھ کر سوچتا ہوں کہ اگر دنیا میں اس جیسے بیٹے جنم لیں تو کوئی ماں باپ اولاد کا غم لے کر نہ مرے۔ بولتے بولتے ان کا لہجہ نم ہو گیا۔ حوریہ کی نگاہیں بے اختیاری کی کیفیت میں معیز کی جانب اٹھی۔

میرے لیے اپنی تمام خواہشات کو مارنے والا۔ میرا حکم سر آنکھوں پہ رکھنے والا۔ کہاں ہوتی ہے آج کی دنیا میں ایسی اولاد۔ وہ سوالیہ نگاہیں اس پہ مرکوز کیے کھڑے تھے۔ اس کے بعد ظفر نے نجانے کیا سوچ کر سامنے کھڑی لڑکی کو معیز کے بابت شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتادی۔ حوریہ دم سادھے ان کی باتیں سن رہی تھی۔ آنکھوں کے سامنے دھند سی چھا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کبھی کسی کی بات کا برا نہیں مانتا یہ۔ سب کچھ ہنس کر ٹال دیتا ہے پھر چاہے کوئی اس پہ غلط بات کرے یا اس کے رنگ پہ۔ وہ بولتے بولتے ہنسے لہجے میں تفاخر سا تھا۔ حوریہ نے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

خیر میں بھی نجانے کیا باتیں لے کر بیٹھ گیا۔ چلو آؤ۔

آپ چلیں میں آتی ہوں۔ حوریہ نے انہیں چلنے کا اشارہ کیا اور خود وہی کھڑے کھڑے گہرا سانس بھرا۔ وہ جو سمجھتی رہی تھی کہ دنیا میں شاید اس سے دکھی کوئی نہیں ہے سامنے کھڑے شخص کی داستاں سن اندر سے بلکل خالی ہو گئی تھی۔ کچھ سوچ کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھی اور اس سے کچھ فاصلے پہ کھڑی ہو گئی۔ معیز نے چونک کر اس کی موجودگی کو محسوس کیا۔ حوریہ نے خود میں کچھ بولنے کی ہمت مجتمع کی۔

آئی ایم سوری۔ اس کی منہ سے نکلنے والے غیر متوقع الفاظ معیز کو حیرت کے احساس سے دوچار کر گئے۔

فار واٹ۔ اس نے بھنویں اچکائی۔

مجھے علم نہیں تھا کہ یہ آپ کا گھر ہے۔ اس کے شرمندگی سے بولنے پہ معیز چہرہ جھکاتے دھیمے سے مسکایا۔

نو ایشو۔ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتی مگر ہم پھر بھی اگلے انسان کو اس کی بناء پہ باتیں سنا دیتے ہیں۔ معیز نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔ حوریہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

کم از کم طنز تو مت کریں۔ میں معافی مانگ تو رہی ہو۔ وہ نروٹھے پن سے بولی۔ معیز نے اب کی بار کچھ چونک کر اس کی جانب دیکھا لیکن ایکدم نگاہیں ہٹالی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کی معافی ہم نے قبول کرلی ہے محترمہ۔ایزی رہیں۔وہ دھیمے سے مسکرایا۔حوریہ کے لبوں پہ بھی بھم سی مسکراہٹ بکھر گئی۔صوفے کی پشت پہ کھڑی ماہانے ان دونوں کو یوں مسکراتے دیکھا تو جھک کر ظفر کے کان میں کچھ کہا تھا۔وہ اس کی بات سمجھتے ہولے سے ہنس دیے۔ان کا دل بھی تو اسی چیز کا تمنائی تھا۔ظفر اور ماہا ایک دوسرے کی جانب دیکھتے مسکرا دیے۔

چلیں بابا اب اگلا دھماکہ کرنے کی باری آپکی ہے۔زاویار جو کب سے ظفر اور ماہا کو باتیں کرتے دیکھ رہا تھا سنجید گی سے گویا ہوا۔ظفر نے علی کی جانب دیکھتے مسکراہٹ دبائی۔اب کی بار ماہا بھی کھل کر ہنسی تھی کیونکہ اس بات کے بابت کل ہی زاویار اسے بتا چکا تھا۔

تمہاری خواہش پوری ہونے جارہی ہے علی میاں۔ہوش کے ناخن اب تم لو ذرا۔حسن نے اب کی بار اس پہ طنز کرتے حساب بے باک کیا۔عبیر نے ان سب کی بات پہ ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھا۔نائمہ کے اشارے پہ تمام لڑکیاں عبیر کو لیتے کمرے کی جانب بڑھی تھی تاکہ رخصتی کی مناسبت کے لحاظ سے اسے تیار کرسکیں۔ویسے بھی صرف ایک کمرے سے دوسرے کمرے کا سفر کرنا تھا باقی سب تو وہی تھا۔عبیر کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ گئے۔اس نے پریشانی سے سب کی جانب دیکھا.

لو دیکھ لو ایک اتاولا ہوا پڑا ہے اور ایک کی جان جارہی ہے۔رافعہ کے چٹکلہ چھوڑنے پہ سب نے گھورتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی۔تقریباً آدھے گھنٹے تک عبیر کو سب نے تسلی دے کر علی کے کمرے میں پہنچا دیا تھا۔یہ سب ویسے بھی اس کیلیے بلکل غیر متوقع تھا تبھی ہاتھ پیر انتہائی ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔اس سب

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گھبراہٹ کے باوجود ایک بات کا سکون بھی تھا کہ اس کی زندگی میں شامل ہونے والا انسان کوئی اور نہیں بلکہ علی تھا جس نے ہر طرح کے حالات میں اسے سمیٹ لیا تھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یوں اچانک ہی کایا پلٹ ہو جائے گی اور وہ اس کے کمرے میں یوں اس کی منتظر ہو گی۔لبوں پہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔اس نے آسودہ سی مسکراہٹ سمیت بیڈ کراؤن سے پشت ٹکالی۔

****

آؤ ہم بھی باہر چلتے ہیں۔ حسن نے اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی جانب ہتھیلی پھیلائی۔سب اپنے کاموں میں مصروف تھے تو کسی کا بھی دھیان ان کی جانب نہیں گیا تھا۔اس نے جھجکتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اس کی مضبوط ہتھیلی میں رکھ دیا جسے حسن نے مضبوطی سے تھام لیا اور اسے لیتے باہر لان کی جانب بڑھا۔لان کے عین وسط میں پہنچ کر وہ رک گیا لیکن اس کا ہاتھ پھر بھی آزاد نہیں کیا۔

ہاتھ چھوڑیں۔وہ جھجک کر بولی۔ حسن نے اس کی بات پہ ہاتھ مزید مضبوطی سے تھام لیا۔

اگر ہمیشہ کیلیے چھوٹ گیا تو۔اس کے لہجے میں ابھی بھی ایک خوف تھا۔

نہیں چھوٹے گا کیونکہ میرے بھائی بہت اچھے ہیں۔وہ میری انکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے۔اس کے لہجے میں فخر بول رہا تھا۔ حسن ہنستے ہوئے چہرہ جھکا گیا۔رائقہ نے نم نگاہ اس پہ ڈال کر ہٹالی۔ان کے درمیان کئی ساعتیں خاموشی حائل رہی۔اس خاموشی سے اکتا کر حسن نے اس کی جانب دیکھا۔وہ فلحال بس اسے سننا چاہتا تھا۔

کچھ کہو رائقہ۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا کہوں۔ وہ جھکے چہرے سمیت دھیمے سے بولی۔

کچھ بھی کہو۔ جیسے مسلسل بولتی ہو چہکتی ہو ویسے ہی بولو چہکو میری سماعتوں میں تمہاری چہکار رس گھولتی ہے یار۔ وہ شدت جذبات سے سرخ پڑتے ہوئے بولا۔ رائقہ نے چونک کر اس کی انکھوں میں دیکھا۔ اس کی آنکھیں ایک ایک لفظ کی ترجمانی کر رہی تھی۔

یہاں تو علی بھائی میرے زیادہ بولنے پہ مجھے چڑاتے ہیں کہ میری آواز بلکل نہیں اچھی۔ وہ ناک سکیڑ کر بولی۔

میرے دل سے پوچھو کہ تمہاری آواز کتنی اچھی ہے اور تم مجھے بولتے ہوئے کتنی پیاری لگتی ہو۔ میں تو خود کو بھی فراموش کر جاتا ہوں۔ اس کے دھیمے مگر گھمبیر لہجے پہ رائقہ کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے۔ یہ سب تو وہ پہلے ہی اس کی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی مگر وہ چاہتی تھی کہ مقابل اس کی تعریف کرے لیکن دوسری جانب سے ایسے کوئی آثار نہیں تھے۔ اس کی نگاہوں میں اپنے لیے محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھ وہ پلٹی مگر اگلے ہی لمحے اس کی پکار پہ اسے تھمنا پڑا۔

شاید اب یہ میری تعریف کر دیں۔ وہ دل ہی دل میں سوچتے شرمیلی مسکراہٹ سمیت پلٹی۔

یہ تمہارا ڈوپٹہ اٹک گیا تھا کرسی میں۔ سوچا پھٹ نہ جائے اسی لیے روک لیا۔ وہ سہولت سے اس کا ڈوپٹہ اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔ رائقہ اس کی بات پہ بمشکل مسکرائی اور اثبات میں سر ہلاتے دوبارہ پلٹ گئی۔

اچھا ایک اور بات کہنی تھی۔ اب کی بار اس کے بھاری لہجے پہ رائقہ کا دل بھرپور انداز میں دھڑکا مگر وہ مڑی نہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب تو پکا میری تعریف کریں گے۔اس کے دل میں ایک میٹھی سی گدگدی ہوئی۔وہ اس کے سامنے آیا۔

میں کہ رہا تھا کہ۔رائقہ حسن کے گھمبیر لہجے پہ اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔

کھانا یاد سے کھالینا ویسے بھی میری یاد میں کل سے تم نے کچھ نہیں کھایا۔اس کی بات پہ رائقہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور غصے سے مٹھیاں بھینچ گئی۔شدت سے جی چاہا کہ اسے اٹھا کر باہر پھینک دے۔

اچھا اب پکا سنو۔

نہیں سننا مجھے کچھ بھی۔بھاڑ میں جائیں آپ۔بلکل علی بھائی جیسے ہیں آپ بھی۔وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی اندر کی جانب بھاگی۔حسن بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔چاروں اطراف میں خوشیوں بھری چہکاریں گونج رہی تھی۔

****

سب کاموں سے فراغت حاصل کرتے ہی ماہا کی تلاش میں نگاہیں دوڑاتے اندر سے باہر گھوم رہا تھا لیکن اس لڑکی کا نام ونشان ہی نہیں تھا۔وہ ضبط کے کڑوے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔ایک اس لڑکی نے ہمیشہ ہی اسے نظر انداز کرنے کی ٹھانی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بابا ماہا کہاں ہے۔اس نے لاؤنج میں سب کے گھیرے میں بیٹھے ظفر کو مخاطب کیا۔وہ سب خاموش ہو گئے۔علی نے معنی خیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اپنے کمرے میں جانے کی۔تیاریوں میں تھا۔

ہاں اس کے سر میں درد تھا تو میں نے آرام کیلیے کمرے میں بھیجا ہے۔ظفر کی بات پہ وہ بغیر ان کی مزید سنے تیزی سے کمرے کی جانب بڑھا۔زینے چڑھتے ہوئے بھی وہ مسلسل اس کی ناراضگی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ذہن مختلف سوچوں میں گڈمڈ ہو رہا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو جوڑے میں لپیٹ رہی تھی۔اس کے اندر آنے پہ ایک لمحے کیلیے اس کے ہاتھوں کی حرکت رکی۔اگلے ہی لمحے وہ ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔وہ اس کی جانب آیا۔ماہا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اتارنے لگی۔زاویار کو شدت سے اندازہ ہوا کہ اس نے ماہا سے بات چھپا کر غلطی کی ہے۔

ماہا میں نے وہ سب تمہیں سرپرائز۔

بہت شکریہ اتنے حسن تحفے کا۔وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتی اسے لب بھینچنے پہ مجبور کر گئی۔

ناراض ہو۔

مجھ سے بات مت کریں پلیز۔وہ درشتگی سے اسے ٹوک گئی۔زاویار نے تیز نگاہ اس پہ ڈالی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بات نہیں کر رہا خیال رکھ رہا ہوں۔ وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔ غصہ کرتا تو بات مزید بگڑتی۔ ماہا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا جو کس قدر پر سکون تھا۔

میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں مسٹر زاویار ظفر کسی کھوکھلے سہارے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سر جھٹک کر بولتے الماری کی جانب بڑھی۔ زاویار نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے اور خون آشام نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا۔

کھوکھلا سہارہ سیریسلی ماہا۔

جی۔ شاید آپ ابھی تک اسی احساس میں جی رہے ہیں کہ میں زبردستی آپ پہ مسلط کی گئی ہوں۔ وہ ہمیشہ والی بات دہراتے ہوئے بولی۔ زاویار نے اپنی پیشانی مسلی۔ وہ الماری میں جھکی اپنا سوٹ نکال رہی تھی۔ زاویار کی جانب اس کی پشت تھی۔

تمہیں بہت علم ہے میرے احساسات کے بابت۔ وہ تڑخ کر بولا۔

آپ سمجھے یا نہ سمجھیں میں آپ کو بخوبی سمجھ گئی ہوں۔ وہ ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس سے نکلتی اپنا سوٹ لیتے واشروم میں بند ہوتی زاویار نے اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیتے واپس اپنی جانب کھینچا۔ ماہا نے اس دوران ایک بار بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھا۔ جانتی تھی کہ اگر ایک بار بھی دیکھا تو پھسل جائے گی۔ سرد مہری ہنوز قائم تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو پھر تمہیں یہ بھی سمجھ آجانا چاہیے تھا اب تک کہ مجھے تو تمہارے احساس سے بھی عشق ہے سوچو پھر تم سے محبت کا عالم کیا ہو گا۔اس کی معنی خیز بات پہ اب کی بار ماہانے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔ہر بار کی طرح وہی باتیں۔

میں آپ کی ان چکنی چپڑی باتوں سے پھسلنے والی نہیں اب۔وہ چیخ کر بولتی اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کروانے لگی لیکن مقابل کی گرفت قابلِ ستائش تھی۔

تم پہلے ہی پھسلی ہوئی ہو میری شخصیت پہ اب ان باتوں میں نہ بھی پھسلو تو اس میں کوئی بڑی بات نہیں۔وہ تفاخر بھرے لہجے میں بولتے اسے پیچ و تاب کھانے پہ مجبور کر گیا۔ماہانے غصے سے اس کے سینے پہ ہاتھ مارا تو وہ تڑپتے اپنے دل کا مقام سہلا کر رہ گیا۔اگلے ہی لمحے وہ نجانے کیا سوچ کر اسے لیتے کھڑکی کی جانب بڑھا اور آسمان پہ پورے آب و تاب سے چمکتے چاند کی جانب اشارہ کیا۔وہ مکمل طور پہ اس کے حصار میں مقید تھی۔

وہ چاند دیکھ رہی ہو۔زاویار نے اس کے کان میں ہلکورے لیتے جھمکے کو دھیرے سے چھوا۔ماہانے کسی ٹرانس کی کیفیت میں اثبات میں سر ہلایا۔

آج تمہیں دیکھنے کے بعد مجھے تم میں اس چاند کا گمان ہوا تھا۔ماہانے جھٹکے سے رخ موڑتے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی آنکھوں میں دیکھا۔زاویار نے جھک کر نرمی سے اس کی پیشانی کو چھوا۔ماہا کی دھڑکنیں شور کرنے لگیں۔زاویار نے اس کے شانے پہ تھوڑی ٹکائی۔اس کی مدھم سانسیں وہ بغور اپنی سماعتوں میں اترتی محسوس کر رہی تھی۔ڈھنگ سے تعریف کرنا تو اس انسان کو آتا ہی نہیں تھا۔وہ بات کو گھما پھرا کر کرنے کا عادی تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار۔

ہمم۔وہ بہم سا بولا۔

آپ کے نزدیک اس دنیا کا سب سے حسین نظارہ کونسا ہے۔وہ چاند پہ نگاہیں جمائے کھوئے لہجے میں بولی۔زاویار نے اس کی ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی اور انہیں چوما۔

تمہیں دیکھنے کے بعد کوئی نظارہ اتنا حسین ہی نہیں لگا۔وہ اس کا ہاتھ اپنے گال پہ رکھتے ہوئے بولا۔ماہا کا ہاتھ لرز کر رہ گیا۔

اس دنیا میں کس کی آواز سن کر آپ کو سکون ملتا ہے۔وہ ایک بار پھر سراپا سوال تھی جیسے سب کچھ جاننا چاہتی ہو۔زاویار نے اب کی بار اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔

تمہاری آواز نے یہاں۔اس نے اپنے دل کی جانب اشارہ کیا۔

ایسی جلترنگ بجائی کہ اس کے بعد کوئی آواز دل کو بھائی ہی نہیں۔ماہا کے چہرے پہ گلال سا پھیل گیا۔

کوئی ایسا لمحہ جب آپ مغرور ہوئے ہو چاہے کچھ پل کیلیے ہی۔ماہا کی دھیمی آواز اس کی سماعتوں میں رس گھول رہی تھی۔

جب جب تمہاری ذات نے مجھے تکمیل بخشی میں نے خود پہ غرور کیا تھا۔اس کے جواب پہ ماہا کی آنکھیں مسکرا اٹھی۔اس کی ہر بات میں کے شروع میں بھی وہی اور اختتام میں بھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جب پہلی بار تم میرے ہمقدم ہوئی تھی نا اسی دن میری ذات مکمل ہو گئی تھی۔اس دن میں زاویار ظفر مکمل ہو گیا تھا۔زاویار کیلیے مسز زاویار سے بڑھ کر کچھ نہیں۔اس نے ماہا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرتے اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے مہکایا تھا۔ایک خوبصورت لمحہ ان دونوں کے درمیان آکر ٹھہر گیا تھا۔دروازے پہ ایکدم کھٹکے کی آواز کے ساتھ ان دونوں کے درمیان خلل پیدا ہوا۔ماہا تیزی سے اس سے الگ ہوئی اور واشروم کی جانب بڑھی۔

ہم ابھی ارحام سے ملنے ہسپتال جائیں گے ماہ۔تیار ہو کر سیدھا نیچے ہی آجانا۔زاویار کی سنجیدہ آواز پہ اس نے کچھ پل ٹھہر کر اس کی جانب دیکھا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔زاویار اس کا گال تھپتھپاتے دروازے کی جانب بڑھا۔

****

"بھائی میں بھی آپ کے ساتھ چلوں۔"

تم سے تو میں واپس لوٹ کر نپٹتا ہوں۔کچھ یاد آیا ہے مجھے اینڈ آئی سوئیر علی اگر اس سب میں تمہارا کوئی ہاتھ ہوا تو تم مجھ سے بچنے والے نہیں۔"وہ سختی سے اسے باور کرواتے ظفر سے ملتے ماہا کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔علی نے اچھنبے سے اس کی پشت کو تکا۔ان سب کی سوالیہ نگاہیں خود پہ محسوس کر وہ گڑبڑاتے نفی میں سر ہلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"علی تم ابھی تک یہی ہو۔پہلے رخصتی کر دو اور اب جب ہو گئی ہے تو کمرے میں جانے کا نام ہی نہیں لے رہے۔" نائمہ اسے جھڑکتے ہوئے بولی تو وہ سب کے سامنے انکی بات پہ سٹپٹا گیا اور نفی میں سر ہلاتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ایک زاویار کی بات ذہن میں کہی اٹک گئی تھی سونے پہ سہاگہ کمرے میں عبیر کے پاس جانا۔

"پہلے تو کسی کی بھوک مری ہوئی ہے اب تو کوئی ایسے کھا رہا ہے جیسے اس سے زیادہ بھوکا کوئی نہیں۔" عنایہ پوری دلجمعی سے رائقہ کو کھاتا دیکھ طنزیہ انداز میں ٹہوکا مارا۔اس نے مسکینیت سے عنایہ کو دیکھا۔

"کیسے نہ کھاتی بھئی اب جس کی بدولت بھوک پیاس اڑی تھی اسی کا حکم تھا۔اب حکم ٹالا تھوڑی جاتا ہے۔" رافعہ کی شریر آواز پہ وہ سٹپٹاتے سرخ چہرے سمیت ظفر کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔انہوں نے محبت سے اس کی پیشانی پہ شفقت بھرا بوسہ دیا تھا۔یہ بات تو وہ شروع سے جانتی تھی کہ خالہ کی فیملی اظہار کرنے کے معاملے میں خاصی بولڈ واقع ہوئی تھی مگر اس وقت اسے ان سب کے سامنے کھانے پہ افسوس سا ہوا تھا۔ان لوگوں کو تو ویسے بھی چھیڑنے کا موقع چاہیے ہوتا تھا۔

علی نے کمرے کے باہر پہنچتے گہرا سانس بھرا۔معیز جو اپنے دھیان میں لاؤنج کی جانب جا رہا تھا اس کی حرکت پہ بے ساختہ رکا اور مسکراتے اس کی جانب آیا۔

"گھبرا رہے ہو۔" اس کی اچانک آواز پہ علی نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تو بمشکل مسکراتے نفی میں سر ہلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں بس تھوڑا سا پریشان ہوں۔" وہ دھیمے سے بولا۔ اس کے چہرے پہ چھائی سنجید گی بھانپتے معیز نے نا سمجھی سے بھنویں اچکائی اور اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کیا۔

میں یہ ذمہ داری اٹھالوں گا نا بھائی۔" معیز اس کی پریشانی پہ ہولے سے ہنسا اور اس کے سر پہ ہلکے سے چپت لگائی۔

اور کون اٹھا سکتا ہے تمہارے علاوہ۔" معیز نے جیسے اسے لاجواب کر دیا۔"

"میرا مطلب میرا اور اسکا مزاج۔ میں سنجیدہ رہ نہیں پاتا اور وہ ہر وقت سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے رکھتی ہے۔"

ایک واحد عبیر ہی تو ہے جس کیلیے میں نے تمہیں سنجیدہ دیکھا ہے۔" وہ اس کے بال بکھیرتے ہوئے محبت سے" بولا۔ علی نے نم نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جو چاہے جتنی بھی توڑ پھوڑ کا شکار ہو لیکن اگلے انسان کو ٹوٹنے سے قبل ہی سنبھال لیتا تھا۔ وہ بے ساختہ اس کے گلے سے لگا تھا۔ معیز نے پریشانی سے اسے خود میں بھینچ لیا۔

"کیا ہوا میرے شیر۔"

کچھ نہیں۔ آپ بہت اچھے ہیں۔ آئی لو یو۔" اس کا لہجہ شدت جذبات سے کپکپا گیا۔ معیز نے الجھی نگاہوں سے" اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کو اس چیز کا صلہ بہت جلد ملے گا بھائی۔"وہ اس کا گال چومتے بھاری لہجے میں بولتے اندر کی جانب بڑھ " گیا۔معیز نے اس کی حرکت پہ اسے آنکھیں دکھاتے اپنا گال سہلایا اور مسکرا کر تاسف سے نفی میں سر ہلاتے مضبوط قدم اٹھاتے لاؤنج کی جانب بڑھ گیا جہاں سے ہلکی پھلکی باتوں کی آوازیں آ رہی تھی۔

****

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مسلا اور دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے بیڈ کی جانب بڑھا جہاں وہ عین وسط پہ نیم دراز شاید اس کا انتظار کرتے کرتے ہی سو گئی تھی۔اس نے صوفے پہ بیٹھتے شوز اتارے اور ایک سنجیدہ نگاہ اس کے بے خبر وجود پہ ڈالی۔بے ارادہ ہی اس کی نگاہیں پورے کمرے میں دوڑنے لگی۔اس سب کیلیے کچھ خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا بس گلاب کی پتیوں کی مہک پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔وہ عنایہ کی کارستانی کی بابت سوچتے کھل کر ہنس دیا۔ایک وہ ہی تھی جو کسی کی پرواہ کیے بغیر کچھ بھی بول دیا کرتی تھی ضرور اس چیز کی ضد بھی اس نے ہی کی ہو گی۔وہ خود کو ہلکا فیل کرواتے بیڈ کی جانب بڑھا لیکن اس کے چہرے پہ گھونگھٹ دیکھ وہ جی جان سے چونکا۔اس کے لبوں پہ مسکراہٹ آ کر ٹھہر گئی۔اس نے کچھ سوچ کر عبیر کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی اور بیڈ پہ رکھے اس کے ہاتھ کو نرمی سے تھامتے سہلایا۔ایک عجیب سا احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا لیکن اس اچانک لمس سے اس کی نیند پوری طرح کھل گئی۔

کک۔کون۔"وہ گھبرا گئی۔"

میں ہوں عبیر۔"علی دھیمے سے بولا اور اپنی خود ساختہ حرکت پہ شرمندہ سا ہو گیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ۔"اس نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔ وہ ناراضگی سے" نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ علی نے۔ تعجب سے اسکے تاثرات کا ملاحظہ کیا۔

"ارے یہ ناراضگی۔"

تو اور کیا آپ کو پھولوں کا ہار پہناؤں۔ میں اتنی دیر سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں لیکن آپ نہیں آئے۔ میری" کمر دکھنے لگی تھی آپ کیلیے بیٹھ بیٹھ کر۔"وہ ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولی۔ علی نے پھیلی آنکھوں سمیت اس کی تیزی سے چلتی زبان کو دیکھا اور آنکھیں سکیڑی۔

یہ تم کس کی زبان بول رہی ہو۔" وہ خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔"

الحمداللہ میرے پاس اپنی زبان ہے کسی اور کی زبان سے کیوں بولوں۔"وہ نروٹھے پن سے بولتی اسے ہنسنے پہ" مجبور کر گئی۔اس نے چہرہ جھکاتے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

اپنی تو تھی لیکن اتنی تیز نہیں دی تھی لگتا ہے تیز کروائی ہے کسی سے۔"وہ اب شرارتی نگاہوں سے اس کے" وجود کو نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

ہاں وہ عنایہ آپی۔"وہ تیزی سے بولتے ساتھ ہی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔ علی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔"

ایسے ہی میں کہوں کہ میری گھنی میسنی عبیر کو زبان کیسے لگ گئی۔"وہ محبت سے بولتے اسے ساتھ لگا گیا۔ عبیر" جھینپ گئی۔وہ جو اندر آتے گھبراہٹ کا شکار تھا اس کی باتیں سن وہ گھبراہٹ کہی دور جاسوئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ویسے یہ گھونگھٹ ڈالنے کا مقصد۔ یہ چہرہ تو میں نجانے کتنی بار دیکھ چکا ہوں۔" وہ اس کے پاس سے اٹھتے اس کے عین سامنے آبیٹھا اور شرارت سے بولتے ہنس دیا۔ اس کی بات پہ گھونگھٹ کے اندر سے اس نے اپنی آنکھیں اور ہاتھ میچے تھے۔ اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ اس کے نزدیک ہوتا عبیر کی جان نکلنے والی ہو جاتی۔

مے آئے عبیر۔؟" علی نے ذرا سا جھکتے گھونگھٹ اٹھانا چاہا لیکن وہ پیچھے کھسک گئی۔ وہ ناک سکیڑ گیا۔"

ایسے کیسے۔ آپ نے مجھے منہ دکھائی تو دی ہی نہیں۔ جب تک وہ نہیں دیں گے میں اپنا چہرہ نہیں دکھاؤں گی۔" وہ اترا کر بولتی اسے جی جان سے ٹھٹھکا گئی۔ یہ اس کی عبیر تو نہیں تھی ہر بات پہ ضد کرنے والی۔

اب یہ کس نے کہا ہے تم سے۔ ویسے بھی اتنی بار دیکھے چہرے کی بھی منہ دکھائی کرنی ہوتی ہے کیا۔" وہ جیسے اس سے دو دو ہاتھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

عنایہ آپ۔" وہ بولتے بولتے رکی اور آنکھوں کو سختی سے میچ گئی۔ علی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔"

یا خدایا یہ میں کہاں پھنس گئی۔" وہ حلق تر کرتے ہوئے دل ہی دل میں بولی۔ شرمندگی کے مارے آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے۔

اس عنایہ سے تو میں صبح نپٹوں گا۔ میری بھولی بھالی بیوی کو کونسی لائن میں لگا رہی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ میرا خرچہ بچ جائے گا لیکن افسوس۔" اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔ عبیر کے دل کو دھکا سا لگا۔ وہ دوسرے لفظوں میں اسے بیوقوف کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ مجھے بیوقوف کہہ رہے ہیں نا۔ میں کچھ بولتی جو نہیں کیونکہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں۔"اس کا لہجہ بھرا گیا۔ علی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

"ارے ارے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں میری عبیر کا گفٹ بھول جاؤں۔ خود کو تو فراموش کر جاؤں لیکن تم سے جڑی کسی چیز کو بھولنا علی کو آتا ہی نہیں ہے۔"وہ جیب سے کچھ نکالنے لگا تھا۔ اس کی بات پہ عبیر کا دل انوکھی پرلے پہ دھڑکا تھا۔ وہ رونا دھونا بھولتے سانس روک گئی۔ اگلے ہی لمحے اس نے ایک سرخ باکس نکالا تھا۔ وہ گھونگھٹ کے پار سے ہی سب دیکھ سکتی تھی۔

"کیا اب اجازت ہے کہ میں اس تنبو مطلب پردے کو ہٹا کر آپ کے چہرے کو دیدار کر لوں ملکہ عالیہ۔"اس نے محبت سے بولتے نرمی سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔ وہ چہرہ جھکائے اضطرابی کیفیت میں انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے جھکا اور شدت سے اس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑا۔ عبیر کی پلکیں لرز گئی۔

"میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ میری عبیرا تنی حسین بھی لگ سکتی ہے۔"وہ اس کا ہاتھ تھامتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بول رہا تھا۔ عبیر نے ان آنکھوں میں تحریر حکایتوں کو بغور پڑھا تھا۔ چہرہ بے ساختہ سرخ پڑا۔

"مم۔ میں پہن لوں یہ۔"اس نے جھجک کر اس کے ہاتھ میں موجود لاکٹ دیکھا۔ علی نے سہولت سے نفی میں سر ہلایا۔

لیٹ می ڈو دس آنر۔" وہ دلکشی سے بولتے اس کی جانب جھکا اور محبت سے اس لاکٹ کو عبیر کی گردن کی زینت بنایا تھا۔ عبیر نے آنکھوں میں نمی لیے اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا۔" علی نے بے چینی سے استفسار کیا۔"

وہ۔ مم۔ مجھے بھوک۔" وہ سٹپٹا کر بات بدلنے کی خاطر بولی۔ علی کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ وہ تیزی سے" پیچھے ہٹا۔

تم نے کھانا نہیں کھایا کیا۔" وہ سختی سے بولا۔ عبیر نے مظلومیت سے نفی میں سر ہلایا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا" ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتا اس کا ہاتھ عبیر کی نرم گرفت میں تھا۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ۔"

خادم کس لیے موجود ہے یہاں کہ وہ اپنی ملکہ کی ہر ضرورت کا خیال کرے۔ میں ابھی آتا ہوں۔" وہ اس کا" گال تھپتھپا کر نرمی سے بولا۔ عبیر ہولے سے مسکرا دی۔

تم بھی چینج کر لو۔" عبیر اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ علی باہر کی جانب" بڑھ گیا۔ لاؤنج میں سوائے سوائے عنایہ معیز اور رائقہ کے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اس کے باہر آنے پہ ان تینوں نے معنی خیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔

"دولہے میاں۔ خیر تو ہے نا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جو دو گھنٹے لگا کر تم نے میری بیوی کو سبق رٹوایا ہے اس وقت میں تم اسے کھانا کھلا دیتی تو آج مجھے یوں کھانا لینے نہ آنا پڑتا۔" وہ تلملا کر بولا۔ عنایہ بائیں آنکھ دباتی دلکشی سے ہنس دی۔

لگتا ہے زن مریدی کے ریکارڈ ٹوٹنے والے ہیں۔" عنایہ نے اس کی حالت سے حظ اٹھایا۔"

ریکارڈ تو ٹوٹ چکے ہیں لگتا ہے تم نے ابھی زاوی بھائی کو دیکھا نہیں۔ میں تو بس ان کے نقش قدم پہ چلنے کی" تیاریوں میں ہوں۔ اب چھوٹے بھائی بڑے بھائی کے نقش قدم پہ ہی چلتے ہیں۔" وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولتے ان سب کو قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد کھانا وغیرہ گرم کر کے وہ جوں ہی کمرے میں پہنچا وہ صوفے پہ بیٹھی شاید اسی کی منتظر تھی۔ علی نے اسکی جانب دیکھتے مسکراہٹ اچھالی تو وہ بھی دلکشی سے مسکرا دی۔ علی نے جوں ہی اس کے نزدیک جگہ سنبھالی وہ اس سے پہلے کھسک کر دور ہوتی اس نے بنا اس کی جانب دیکھے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچا۔ اگلے ہی لمحے اس نے دوسرے ہاتھ سے نوالہ بناتے اس کے منہ کے آگے کیا۔

ہمیں دیکھ دیکھ کر ہی بھوک مٹاتی رہیں گی۔ ہمارے ہاتھ منتظر ہیں یار آ چکے۔" عبیر نے جھجک کر منہ کھولا" تھا۔ اب وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرتے ساتھ ساتھ اسے کھلا بھی رہا تھا۔ عبیر بھی اس حد تک اس کے ساتھ پرسکون ہو چکی تھی کہ اس کی تیزی سے چلتی زبان دیکھ علی نے نجانے کتنی بار اس کی نظر اتاری تھی۔

بہت بولتی ہو یار تم۔" وہ اسے تنگ کرنے پہ آمادہ تھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جی بولتی ہوں میں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے خوشی سنیں گے۔"وہ اس کے گال پہ اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھتے پر یقین لہجے میں بولی۔

ہمیشہ پرنسز۔"وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولا۔"

"ویسے اس قدر یقین۔"

جس نے مجھے خود پہ یقین کرنا سکھایا ہے اس پہ یقین نہ کروتو کس پہ کروں۔"اس کے نم لہجے میں کیے گئے سوال پہ کئی ثانیے وہ کچھ بول نہ پایا۔وہ لڑکی ایک لمحے میں اسے لاجواب کر گئی تھی۔اس نے نہایت نرمی سے اسے خود میں سمو لیا تھا۔

"بہت شکریہ مجھے مکمل کرنے کیلیے۔"

میں نے آپ کو مکمل نہیں کیا۔آپ نے میری ادھوری ذات کو مکمل کیا ہے۔آپ نے مجھے سنبھالا ہے۔زندگی جینے کی ایک نئی امنگ دی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ہر عبیر کو سمیٹنے کیلیے اللہ نے ایک علی ضرور بنایا ہو گا۔"وہ بھیگے لہجے میں بولتی اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔علی نے اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ محبت سے اپنے لب مس کیے تھے۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھ میں بلکل بھی ہمت نہیں ہے انکا سامنا کرنے کی۔" گاڑی جوں ہی ہسپتال کے باہر رکی ماہا کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور اپنی جانب کا دروازہ کھولتے اس کی جانب آیا اور اس کا ہاتھ تھامتے باہر نکالا تھا۔

اس کا شکریہ ادا کرنا تو بنتا ہے نا۔ جب اسے برا سمجھ کر اتنا کچھ سنا دیا تو اب اس کی اچھائی کا پرچار کرنا بھی لازم ہے ماہ۔" زاویار کی بات پہ اس نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا اور سر ہلایا۔ وہ اس کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ لابی سے گزرتے وہ جوں ہی راہداری میں داخل ہوئے سامنے ہی اس کی نگاہ بینچ پہ بیٹھی کرن کی جانب اٹھی۔ کیا کچھ نہ تازہ ہوا تھا اس کے ذہن میں لیکن ان کی حالت دیکھ وہ ان تمام سوچوں کو جھٹک گئی۔ انجم بھی ان کے شانے سے سر ٹکائے بیٹھی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔ وہ زاویار سے ہاتھ چھڑواتے ان کی جانب بڑھی۔ کسی کے قدموں کی چاپ پہ کرن نے چونک کر جوں ہی نگاہیں اوپر اٹھائی سامنے کھڑی ماہا کو دیکھ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ماہا۔" ان کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔"

مامی۔" کرن اس کی آواز سن اس کے گلے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ ماہا نے اپنا کپکپاتا ہاتھ ان کے گرد" پھیلایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ ٹھیک ہو جائیں گے مامی بلکل پلیز آپ روئیں مت۔"وہ انہیں خود سے علیحدہ کرتے سنجید گی سے بولی۔ آنکھیں بے تحاشہ سرخ پڑرہی تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ اس کے پیروں میں گری تھی۔ماہا جھٹکے سے ان سے دور ہوئی۔

مامی۔"وہ گھبرا گئی۔"

"مجھے معاف کردو۔ معاف کردو مجھے یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔میں نے رابعہ اور تمہارے ساتھ۔"

پلیز مامی وہ پرانی باتیں ہیں آپ ان کو بھول جائیں۔"وہ ملتجیانہ لب ولہجے میں بولی اور انہیں شانوں سے تھام کر کھڑا کیا۔انجم کی بکھری حالت دیکھ اس نے نہایت نرمی سے اسے ساتھ لگایا تھا۔بھلے ان کا کچھ عرصہ کیسا بیتا تھا مگر شروع سے اس کا ساتھ دینے والی اس گھر میں صرف وہی تھی۔اس نے نرمی سے انجم کے آنسوؤں کو پونچھا تبھی اس کی نگاہ انجم کے عقب میں کھڑے آدمی کی جانب اٹھی۔اس نے سوالیہ نگاہیں انجم کی جانب اٹھائی۔

مم۔میرے شوہر ہیں۔"وہ لرزتے لبوں کو بھینچ گئی۔ماہا نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔اگلے" ہی لمحے اس کی نگاہ زاویار کی جانب اٹھی جو پلکیں جھپکتے اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

میں ڈاکٹر سے اجازت لے لیتا ہوں اگر کچھ وقت ارحم سے ملاقات کا مل جائے تو تم مل لینا۔"زاویار دھیمے سے" بولتے ڈاکٹر کے کیبن کی جانب بڑھا۔ماہا ان دونوں کے ساتھ ہی بیٹھ گئی مگر اس دوران بھی اس کی نگاہ بند دروازے پہ جمی تھی جس کے اندر وہ صرف اس کیلیے ہوش وحواس سے بیگانہ تھا۔اس نے باہر امنڈ آنے والے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آنسوؤں کو اندر اتارا۔کچھ لمحوں کے توقف کے بعد زاویار ڈاکٹر کے ساتھ باتوں میں مصروف اسے اپنی جانب آتا دکھایا دیا تھا۔وہ آنکھوں میں نمی لیے مسکرا دی۔

چلیں۔"زاویار نے اس کی جانب اپنی ہتھیلی پھیلائی جو اس نے بغیر کسی تردد کے تھام لی۔کمرے میں قدم رکھتے" اسے اپنے قدم من من بھاری محسوس ہوئے تھے۔سامنے مشینوں میں جکڑا وجود ارحام کا ہو سکتا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اس نے سختی سے زاویار کا ہاتھ تھام لیا۔

کیا اس سب کی ذمہدار میں ہوں زاویار۔"وہ بھرائے لہجے میں بولی۔اس نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب" دیکھا۔

؟یں اسی لیے تمہیں یہاں نہیں لانا چاہتا تھا۔"وہ زارو قطار روتی ماہا کے آنسو صاف کرتے نرمی سے بولا لیکن وہ" اس کے سینے سے لگتے ہچکیوں سے رو دی۔

میں نے بہت سنایا تھا انہیں اس دن۔بہت زیادہ میں کیسے نہ پچھتاؤں۔وہ کس قدر ٹوٹے ہونگے میرے منہ سے" وہ سب سن کر حالانکہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ میری بھلائی۔"وہ روتے روتے سرگوشی میں بولی۔ارحام کا سامنا کرنے کی اس میں ہمت ہی نہیں تھی۔

میری جان تم اس وقت انجان تھی نا۔"وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے سنجیدگی سے" بولا۔ماہا نے اثبات میں سر ہلاتے ہاتھ کی پشت سے اپنے گالوں کو رگڑ ڈالا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ارحام کے بیڈ کی جانب بڑھی لیکن اس کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارحام۔"اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔ارحام نے اس کی آواز پہ اذیت کے باوجود اپنی آنکھوں کو" کھولا تو اسکا دھندلا سا عکس دکھائی دیا۔ماہا اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے چہرہ جھکا گئی۔

کیسے ہو ارحام۔"زاویار نے بڑے بھائیوں کی طرح اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے استفسار کیا۔وہ بلکل علی" کی عمر کا تھا اور اب تو ویسے بھی وہ اس کیلیے بلکل علی جیسا تھا۔اس نے مرے مرے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

کیوں رو رہی ہو۔"اسے بولنے میں کس قدر دقت پیش آ رہی تھی یہ ان دونوں کی نگاہوں سے مخفی نہیں" تھا۔ماہا تیزی سے آنسو صاف کر گئی۔

کیوں کیا آپ نے ایسا۔کیوں میرے لیے اپنی زندگی جہنم بنالی آپ نے۔"اسے گہرے گہرے سانس بھرتا" دیکھ وہ ایک بار پھر ضبط ہار بیٹھی تبھی ہچکیوں کے درمیان بولی۔ارحام اس کی بات پہ بے بسی سے مسکرایا۔

میں نے اپنی زندگی جہنم بنا کر آخرت میں جنت پالی ماہا۔"بولتے ہوئے اس کے گلے میں خراشیں پڑ رہی" تھی۔ماہا چہرہ جھکائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔زاویار نے ماہا کو نرمی سے اپنے حصار میں لیتے اس کے بال سہلائے۔

میرے خیال میں ہمیں چلنا چاہیے اب۔"زاویار اس کے چہرے سے بھیگی لٹ ہٹاتے ہوئے سنجیدگی سے" بولا۔ارحام نے نم نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا اور سر کے اشارے سے زاویار کو اپنے نزدیک آنے کا اشارہ کیا۔وہ حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات لیے اس کی جانب آیا تو اس نے ذرا سا ہاتھ اٹھایا لیکن وہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بے دم ہوتے بیڈ پہ گر گیا۔زاویار نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ حلق تر کر گیا۔اسی طرح اس نے ماہا کا ہاتھ تھامتے اسے زاویار کے ہاتھ میں دیا تھا۔ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔

جانتا ہوں انجم میری بہن ہے لیکن انجم اور آپ کی منگنی والے دن جب علی نے ماہا کو آپ کے ساتھ بٹھایا تھا تو" جانتے ہیں کتنا مکمل منظر تھا وہ۔"ان دونوں کے ذہن میں اس دن کا منظر لہرایا تو وہ دونوں چونک گئے۔

لیکن میں اس وقت کچھ کر نہیں سکتا تھا کیونکہ اپنی بہن کو بھی ٹوٹا بکھرا انہیں دیکھ سکتا تھا مگر دیکھو اللہ نے سب" کر دیا اللہ نے ملا دیا ماہا زاویار کو کیونکہ ماہا تو ہمیشہ سے ہی زاویار کے ساتھ سے مکمل تھی۔"بولتے بولتے جیسے وہ تھک گیا تھا۔زاویار نے جھک کر اس کے بال سنوارے۔

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ اور اپنی ماں کو سنبھالو کیونکہ ان کا واحد سہارہ اب تم ہی ہو ارحام۔"زاویار کی بات پہ" اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ایک دو مزید باتیں کرنے کے زاویار تو کوئی ضروری فون کان سے لگائے باہر نکل گیا البتہ ماہا یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

تھینکیو مجھے زاویار دینے کیلیے۔"وہ نم لہجے میں بولی۔"

تمہارا بھی تھینکیو مجھے عقل دلانے کیلیے۔اگر عقل نہ آتی تو زاویار تمہیں کیسے ملتا۔"اس کی بات پہ ماہا نا چاہتے" ہوئے ہنس دی۔اس کی نم اور شفاف ہنسی دیکھ ارحام بھی دھیمے سے مسکرا دیا۔ماہا نے بغور اسکی جانب دیکھا جس نے اسے دیکھ کر پلکیں جھپکائی تھی۔وہ اس سے الوداعی کلمات کہتے باہر نکل آئی کیونکہ اس سے زیادہ اس کا سامنا کرنے کی ہمت ماہا میں بلکل نہیں تھی۔باہر آکر باقی سب سے ملتے وہ خود ہی باہر آگئی تھی جہاں زاویار گاڑی سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پشت ٹکائے کھڑا اسی کا منتظر تھا۔وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھی۔اس نے نہایت محبت سے اس کیلیے دروازہ کھولا تھا۔ماہا گہرا سانس بھرتے اندر بیٹھ گئی۔زاویار گھوم کر دوسری جانب آیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

کس کا فون تھا۔"وہ اپنا موبائل ڈیش بورڈ پہ رکھ رہا تھا کہ اس کے سوال پہ چونکا۔"

معیز کا فون تھا واپسی کے متعلق پوچھ رہا تھا۔جاگ رہا ہے اب تک ہمارے انتظار میں۔"اس نے مختصر بتایا۔ماہا نے نگاہیں اپنی گود میں رکھے ہاتھوں پہ جمالی۔زاویار نے نرمی سے اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے دبایا تو وہ چونک کر اسکی جانب متوجہ ہوئی۔اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ وہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

اب کیوں رو رہی ہو۔"وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا۔ماہا رونا بھول کر کڑے تیوروں سے اسے گھورنے لگی۔

یہ مت کیا کریں یار۔میں بچی تھوڑی نہ ہوں۔"وہ چڑ کر بولی۔زاویار نے مسکراہٹ دبائی۔"

جب تک میرا بچہ اس دنیا میں نہیں آجاتا اس وقت تک تو تم ہی میرے لیے بچہ ہو۔"اس نے اسے تنگ کرنے کی خاطر ہنستے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا۔ماہا کا چہرہ شرم کے مارے سرخ پڑ گیا۔اس نے ہاتھ زاویار کے سینے پہ مارا۔

آپ اتنے برے ہیں مجھے روتا دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔"اس کی بات پہ زاویار کی ہنسی کو بریک لگی۔اس نے سرعت سے اپنے کال پکڑ لیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اوری مسز غلطی ہو گئی آج کے بعد آپ کو روتا دیکھ ہم بھی رونے لگیں گے۔ ٹھیک ہے۔"وہ اس کی جانب" جھکا۔ماہانے نروٹھے پن سے اس کی جانب دیکھا۔

اب میں اتنا بھیانک بھی نہیں روتی۔"وہ آنسو صاف کرتے ہولے سے ہنسی۔زاویار نے اسکی کھنکتی ہنسی کو" آنکھوں کے راستے دل میں اتارا تھا۔

ایسے ہی ہنستی رہا کرے میرا گینگسٹا بے بی۔"روتے ہوئے مجھے سچ میں بہت بھیانک لگتا ہے۔وہ اسے ساتھ" لگاتے ہوئے محبت سے بولا۔ماہانے تشکرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا جو پل بھر میں اس کا موڈ خوشگوار کر چکا تھا۔زاویار نے اس کی دونوں آنکھوں کو اپنے لمس سے مزین کرتے گاڑی کی رفتار بڑھائی تھی اور ماہا اس کے چہرے کو دیکھتے سوچ رہی تھی کہ کیا ارحام اس سے بہتر اس کیلیے کوئی فیصلہ کر سکتا تھا۔دل و دماغ دونوں نے تیزی سے اس کی بات کی نفی کی تھی۔وہ دل کھول کر ہنستے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔اسی پل اسی لمحے وہ اس بات پہ ایمان لے آئی تھی کہ بے شک اللہ پاک صبر کا خوبصورت صلہ دیتا ہے۔

****

اگلے دن اتوار ہونے کی بدولت وہ سب گھر پہ ہی موجود تھے۔ماہانے چائے کی ٹرے میز پہ رکھی تھی اور سب کو سرو کرنے لگی۔اس دوران رافعہ کی نگاہیں مسلسل اس کا طواف کر رہی تھی اور وہ ان کی نگاہوں سے ٹھیک ٹھاک جھنجھلا چکی تھی۔آخر کار اکتا کر اس نے انہیں ایک گھوری سے نوازا تو وہ قہقہہ ضبط نہ کر پائی۔سب نے حیرت سے گردن موڑتے اس کی جانب دیکھا تو ماہا خجل سی ہو گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عبیر تم چائے نہیں پیو گی نا۔" ماہا نے مصروف سے انداز میں پوچھتے کپ ظفر کی جانب بڑھایا۔"

نہیں میں پیوں گی۔" اس کے جواب پہ جہاں سب نے حیرت سے گردن موڑتے اس کی جانب دیکھا وہی وہ" کچھ خجل سی ہو گئی۔

ایک ہی رات میں کافی رنگ چڑھ گیا ہے۔" رافعہ کی زبان میں ایک بار پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔ اب کی عبیر" بھی سٹپٹا گئی۔

بس ایک آپ پہ حاکم بھائی کا رنگ نہیں چڑھا کہ زبان کو لگام دے لیں۔" علی نے اس پہ گہرا طنز کیا جس پہ وہ" برا منائے بغیر کھل کر ہنس دی۔

بس اب میری بیوی کے عتاب سے تم میں سے کوئی بچ سکتا ہے تو خوشی خوشی بچ جائے۔" حاکم اپنا چائے کا کپ" لیے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بس دنیا میں ایک شوہر ہی تو مظلوم رہ گیا ہے۔" رافعہ چیخ کر بولی۔ سب ہنستے ہوئے ان کی باتوں سے لطف اندوز" ہو رہے تھے۔ سب کو چائے کا کپ تھماتے اس نے اپنا کپ بھی عبیر کی جانب بڑھا دیا تھا۔ آخر میں وہ کپ زاویار کو پکڑانے والی تھی مگر رافعہ کے سامنے یہ کرنے میں جھجک رہی تھی۔ نجانے وہ کونسا نیا شوشا چھیڑ دیتی۔

ارے دے دو یار تمہارا ہی شوہر ہے۔" رافعہ نے جیسے اس کی حالت سے حظ کروایا۔ وہ جھینپتے کپ اٹھاتے اس" کی جانب بڑھی۔ اس سے پہلے کہ وہ تیزی سے چائے کا کپ اسے تھماتے وہاں سے بھاگنے کو پر تولتی رافعہ نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچتے زاویار کے ساتھ بٹھایا تھا۔ اسے سانپ سونگھ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیسی بیوی ہو یار تم۔ مفتے میں ہی نپٹ جاتی ہو چلو اپنے شوہر سے جیب ہلکی کرواؤ یا پھر جو جی چاہے وہ مانگ لو۔ ہم بھی تو دیکھے تمہاری کتنی چلتی ہے۔" ماہا کی نظریں بے ساختہ اس کی جانب اٹھیں تھی۔ وہ صوفے سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"پورے کا پورے زاویار ظفر اس کا ہے اسے اور کیا چاہیے۔"۔زاویار شانِ بے نیازی سے گویا ہوا۔ زاویار کی بات پہ جہاں سب نے ہوٹنگ کی تھی وہی ماہا نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔ اس جیسے سیلف اوبسیسڈ بندے سے وہ اس قسم کے جواب کی ہی توقع کر سکتی تھی۔

"زاویار آپ کو یہ فلمی ڈائیلاگ جھاڑنے کا بلکل نہیں کہا کسی نے اسی لیے خاموشی سے اپنی گاڑی کی چابی نکالیں اور میری ہتھیلی پہ رکھ دیں۔" اس کے مطالبے پہ جہاں سب دم سادھ گئے وہی زاویار عش عش کر اٹھا۔ سب سے پہلے علی نے اونچی آواز میں بولتے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لانا چاہا کیونکہ وہ اپنی چیزوں کے معاملے میں جتنا پوزیسو تھا وہ سب جانتے تھے۔

"بھائی اور گاڑی کی چابی۔ قطعی نہیں آج تک ہمیں نہ ملی جو گاڑی چلانے میں ماہر ہیں۔" علی نے ہنستے ہوئے شانے اچکائے جیسے اس کا مذاق اڑایا۔ ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ ان سب کے چہروں پہ ناامیدی صاف دیکھی جاسکتی تھی۔ وہ دل مسوس گئی۔

"لیکن میں سیکھ تو رہی ہوں۔ تھوڑی بہت تو آ ہی گئی ہے نا۔" اس نے احتجاج کیا جیسے اسے علی کی بات بلکل بھی پسند نہ آئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کچھ اور مانگتی تو میں مانتا کہ زاویار یہ دے سکتا ہے لیکن گاڑی ناممکن کیونکہ آج تک وہ مجھے بھی نہیں ملی۔" اب کی بار معیز کی آواز گونجی۔ ماہا نے جی کڑا کر ان سب کی جانب دیکھا۔ اس نے ایک بار پھر کسی امید کے تحت زاویار کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنی پھیلی ہوئی ہتھیلی پیچھے کھسکائی لیکن اس سے قبل ہی اس کی ہتھیلی زاویار کی مضبوط گرفت میں مقید تھی۔ اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ میں گاڑی کی چابی محسوس کر اس نے بے یقین نگاہوں سے زاویار کو دیکھا جو مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ باقی سب کی حالت بھی ماہا جیسی بے یقین تھی۔

بھائی سیریسلی۔ آپ بھابھی ماں کو کیسے دے سکتے ہیں۔"۔ اب کی بار علی نے زور و شور سے احتجاج کیا۔ ظفر نے تفاخر بھری نگاہوں سے اپنے شیر جوان کو دیکھا۔

وہ میری بیوی ہے۔" اس نے اپنا آدھ چھوڑا ہوا چائے کا کپ ماہا کو تھمایا اور چار لفظوں میں بات سمیٹ دی۔ ماہا کا چہرہ بے ساختہ سرخ پڑا۔ اس نے مضبوطی سے ان چابیوں کو مٹھی میں بھینچ لیا۔ علی نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

تم تو ایسے برتاؤ کر رہے ہو جیسے تمہیں اس چیز کی خوشی نہیں ہوئی حالانکہ جہاں تک مجھے ازبر ہے میری اس حرکت پہ ماہ سے کئی گناہ زیادہ تم دونوں خوش ہو گے۔" اس کے اس قدر پر یقین لہجے پہ اب کی بار علی اور معیز کے لبوں پہ بھی بہت خوبصورت مسکراہٹ بکھری تھی۔ رافعہ اور عنایہ کے وہاں سے جاتے ہی زاویار اب کی بار

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمام سوچوں کو جھٹکتے ظفر کی جانب مڑا جن کے چہرے پہ نجانے اضطراب پھیلا ہوا تھا۔شاید وہ کسی سوچ میں غلطاں تھے۔

بابا۔"زاویار نے جھک کر ان کی پیشانی چومی اور محبت سے پکارا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹے۔"

کیا سوچ رہے ہیں بابا۔"معیز نے دوسری جانب بیٹھتے ان کا ہاتھ تھامتے استفسار کیا۔انہوں نے محبت سے ان" دونوں کے سروں پہ ہاتھ پھیرا۔

میں بھی آپ ہی کی اولاد ہوں۔"علی کا نروٹھا لہجہ ان کی سماعتوں میں گونجا جو ان کے قدموں میں ہی زمین پہ" بیٹھ گیا تھا۔

تو تمہارے بغیر تمہارا باپ کونسا مکمل ہے۔"وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے محبت سے بولے۔زاویار کے اصرار پہ" انہوں نے گہرا سانس بھرا اور ایک نظر معیز کی جانب دیکھا۔

میں معیز کے متعلق کچھ سوچ رہا تھا۔"ان کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی معیز کے کان کھڑے ہو گئے۔زاویار" نے ان کا ہاتھ تھامتے ان کا حوصلہ بڑھایا۔

"میں چاہ رہا تھا کہ معیز اور حوریہ۔"

بابا پلیز۔"معیز نے انہیں ٹوکنا چاہا۔اب یہ ان کے درمیان حوریہ کہاں سے آ گئی تھی۔"

شٹ اپ معیز۔"زاویار نے سختی سے اس کی بات کاٹی تو وہ لب بھینچ گیا۔ماہا نے نچلا لب دانتوں میں دبا لیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"مجھے وہ بچی معیز کیلیے کافی اچھی اور سلجھی ہوئی لگی ہے۔میں چاہ رہا تھا کہ ہم اس کیلیے بات کریں۔"

یہ تو بہت اچھی بات سوچی آپ نے بابا۔" علی فوراً سے پہلے چہکا۔معیز نے ناگواری سے اس کی جانب" دیکھا۔شدت سے جی چاہا کہ اس کا منہ توڑ دے۔

معیز۔"زاویار نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔"

جی بابا ہم ضرور جائیں گے اس بچی کے گھر ہمارے معیز کیلیے مانگنے۔"زاویار نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے" جتایا تو وہ ناراضگی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"یہ دیکھو اسے۔شادی کے نام پہ اگر ایسے ہی۔"

بابا آپ کیوں سٹریس لے رہے ہیں۔آپ آرام کریں ہم کل ہی یہ کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔وہ سنبھل" جائے گا۔جیسے میں سنبھلا ہوں۔"وہ بھاری لہجے میں بولتے آخر میں ہنسا۔

آپ کو تو سنبھالا گیا ہے بھائی صاحب۔"علی نے معنی خیز نگاہوں سے ماہا اور زاویار کی جانب دیکھا۔"

تو اسے بھی کوئی سنبھال لے گا۔"زاویار اس کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے نرمی سے بولا۔ماہا خفت سے سرخ" پڑ گئی۔زاویار نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس دوران وہ سب عبیر کے الجھے تاثرات محسوس ہی نہ کر پائے۔وہ تو حوریہ کے اتنے بڑے راز سے آشناء تھی وہ کیسے رضامند ہوگی اس شخص کے بڑے بھائی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیلیے۔ تاعمر اس کے سامنے اس کی بھابھی بن کر رہنا کیسے منظور کرے گی وہ۔ وہ پریشانی سے انگلی دانتوں میں داب گئی۔

تم میرے ساتھ چلو باہر ذرا۔" زاویار نے آنکھ کے اشارے سے اسے باہر آنے کا کہا۔ علی نے گھبرا کر ماہا کی" جانب دیکھا تو وہ لاعلمی سے شانے اچکا گئی۔

یہاں بیٹھو۔" اس نے سختی سے اسے حکم صادر کیا۔ علی خاموشی سے لان میں رکھی کرسی پہ ٹک گیا۔ زاویار نے" دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے۔

جس دن میرا اور ماہ کا نکاح ہوا اس دن انجم کو تم نے غائب کروایا تھا۔" وہ بغیر بات کو گھمائے سیدھا مدعے کی" بات پہ آیا۔ علی کا رنگ اس کی بات پہ پھیکا پڑ گیا۔ زاویار نے گہری نگاہوں سے اس کے اُڑے اُڑے رنگ ملاحظہ کیے۔

"بب۔ بھائی۔"

ہکلانا بند کرو اور جواب دو۔" وہ اس کی بات کاٹتے درشتگی سے گویا ہوا۔ علی نے مجرمانہ انداز میں سر" ہلایا۔ زاویار نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے دبایا تو وہ تڑپ اٹھا۔ جانتا تھا اب اس کی شامت پکی ہے۔ وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کا دباؤ بڑھا رہا تھا۔

"بھائی یار میں نے تو آپ کیلیے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زندگی میں پہلی بار کوئی اچھا کام کیا ہے ویسے تم نے۔" اگلے ہی لمحے اس کے نرم لہجے پہ علی نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھ وہ بھی اس کی بات کا مفہوم دلکشی سے ہنس دیا۔زاویار نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

ویسے بھائی۔"زاویار نے اسے خود سے علیحدہ کیا۔"

آج آپ ایس پی زاویار ظفر نہیں بلکہ پکے پکے زن مرید لگ رہے ہیں۔"وہ اندر جاتے جاتے بھی شرارت سے کہنے سے باز نہ آیا۔زاویار نے اس کی بات پہ اپنا جوتا اتارتے اس کی جانب اچھالا جو سیدھا اس کی پشت پہ لگا تھا۔وہ کراہ کر رہ گیا۔اس کے اندر جاتے ہی اس کی بات یاد کرتے وہ افسوس کرنے والے انداز میں ہنس دیا۔اس کا حق سے یوں چابی مانگنا ایک بار پھر ذہن کے پردوں پہ روشن ہوا تھا۔آنکھوں کی چمک میں کئی گناہ زیادہ اضافہ ہوا تھا۔

****

ماہا بیٹا تم نے اطلاع دے دی تھی نا اس کی آنی کو کہ ہم آنے والے ہیں۔" اگلے دن نائمہ ظفر زاویار اور ماہا وہاں جانے کو نک سک سے تیار کھڑے تھے تبھی نائمہ نے اس سے استفسار کیا۔وہ ڈرائیور کو سامان پکڑاتے اثبات میں سر ہلا گئی۔اس دوران نجانے کیا سوچ کر زاویار کے قدم معیز کے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ سامنے ہی بیڈ پہ کسی سوچ میں غلطاں بیٹھا نظر آیا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے نزدیک پہنچا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"کیوں بچوں کی طرح منہ پھلا کر بیٹھے ہو معیز۔"

"تو اور کیا کروں بھائی۔ یہاں زبردستی میری شادی۔"

زبردستی اسے نہیں کہتے میرے بھائی۔ زبردستی اسے کہتے ہیں جو میرے ساتھ کی گئی ہے ہاں اب وہ معاملہ ذرا الگ قسم کا ہو گیا ہے لیکن تمہارے سے تو صاف پوچھا گیا ہے۔" وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے جتانے والے لہجے میں بولا۔ معیز نے اس کی بات پہ گہرا سانس بھرا۔

مجھ سے پوچھ کر بھی کس نے میری سن لی بھائی۔" وہ حقیقتاً افسردہ تھا۔"

کیا سوچ رہے ہو معیز۔ بابا کی خاطر اتنا سب کچھ ہار کر اب ان کی یہ بات مان کر بھی دیکھ لو کیا پتہ اس سے بہتر تمہارے لیے کچھ ہو ہی نا۔" وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے سنجیدگی سے بولا۔ معیز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

اگر مجھے اختلاف ہوتا تو میں منہ پہ ہی بول دیتا بھائی۔ آپ جانتے ہیں میں نے بابا کی کسی بات کو رد نہیں کیا۔ انہوں نے میرے لیے جو فیصلہ کیا ہے میں نے آنکھیں بند کر کے مانا ہے۔ یہ بھی سہی۔" وہ اداسی سے ہنسا۔ زاویار نے اس کا گال تھپتھپایا۔

خوش رہو میری جان۔" وہ اس کی پیشانی چومتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ معیز نے گہرا سانس بھرتے مسکرانے کی کوشش کی لیکن اندر موجود اضطراب بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں سر گرا گیا۔ زاویار کے باہر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آتے ہی وہ سب شائستہ کی بھیجی گئی لوکیشن کے مطابق ان کے گھر موجود تھے۔ حوریہ کے گھر والوں سے ملتے ہی انہیں اندازہ ہوا کہ وہ کافی ملنسار لوگ تھے۔

آپ لوگ لیں نا کچھ۔" شائستہ کے ساتھ بیٹھی خاتون حوریہ کی ماں ہی تھی کیونکہ حوریہ بلکل انہی کا پرتو" محسوس ہو رہی تھی۔

عبیر کیسی ہے اب ماہا۔" حوریہ نے اس کے ساتھ جگہ سنبھالتے نرمی سے استفسار کیا۔ ماہا مسکرا کر اثبات میں سر" ہلا گئی اور پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

حوریہ کے والد صاحب۔ زاویار نے موقع کی مناسبت کے لحاظ سے پوچھنا ضروری سمجھا لیکن اس کی بات پہ کئی ثانیے وہاں خاموشی حائل رہی۔

دراصل آپی سنگل پیرنٹ ہے حوریہ کی۔ حوریہ جب پانچ سال کی تھی تو ان کے درمیان ڈائیورس ہو گئی" تھی۔ آپی اب ہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں۔" شائستہ نے بات کو سنبھالا۔

آئی ایم سوری۔" زاویار نے معذرت خواہانہ لہجے میں بولتے بات کو سمیٹا۔ ظفر نے گلہ کھنکھارتے بات کی تمہید" باندھی۔

دراصل ہم یہاں کسی خاص مقصد کے تحت آئے ہیں۔ حوریہ نے اپنی سوالیہ نگاہیں ان پہ مرکوز کرلی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہم حوریہ کو ہمیشہ کیلیے اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اسے اپنے بیٹے کیلیے مانگنا چاہتے ہیں۔"ان کی غیر متوقع بات پہ جہاں شائستہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا وہی خدیجہ کے چہرے کی چمک الوہی تھی۔ حوریہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس کا سر بے اختیار نفی میں ہلا۔اس کی حرکت ماہا کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ اٹھی اور تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ سب نے اس کے یوں اٹھ جانے کو شرم سے تشبیہہ دیا تھا۔بس ایک شائستہ تھی جن کے دل میں ایک ڈر کنڈلی مارے بیٹھ گیا تھا۔انہوں نے غور کیا کہ خدیجہ تو اس رشتے سے بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔ان کے جانے تک مسکراہٹ ان کے لبوں سے جدا نہیں ہوئی تھی۔

ہم پھر آپ کی جانب سے مثبت جواب کا انتظار کریں گے۔"۔جاتے جاتے بھی ظفر کی بات پہ انہوں نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔ان کے جاتے ہی خدیجہ نے تشکرانہ انداز میں آسمان کی جانب دیکھا۔

یہ وہی ہے نا جہاں حوریہ گئی تھی کل۔ کتنے اچھے لوگ ہیں۔ہماری حوریہ وہاں بہت خوش رہے گی۔ میں تو چاہتی ہوں کہ وہ جلد از جلد بس اب ہامی بھر لے اس رشتے کیلیے۔میں اچھے رشتے میں دیری نہیں کرنا چاہتی۔"

لیکن آپی ایک بار آپ اس سے پوچھ۔"شائستہ نے انہیں ٹوکنا چاہا کیونکہ وہ حوریہ کی ایک ایک بات سے واقف تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پوچھ لوں گی لیکن وہ انکار تھوڑی نہ کرے گی میری بیٹی ہے وہ۔" ان کے لہجے میں ایک مان تھا۔ شائستہ بمشکل" مسکرادی۔ اس وقت ان کی موجودگی میں بات کرنا مناسب نہیں تھا تبھی انہوں نے رات کو ڈیوٹی پہ ہسپتال جا کر اس سے بات کرنے کا سوچا تھا۔

میں ذرا اس سے بات کرلوں۔ شرما گئی تھی ناوہ۔" وہ ہنستے ہوئے حوریہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ شائستہ" نے اپنے ہتھیلیوں کو مسلا اور رات کا انتظار کرنے لگی۔

****

بھابھی کیا بات ہوئی ان سے۔" عبیر کی بے چینی بھانپتے ان تینوں نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جو کچھ" کھسیا گئی تھی۔

تم اتنی اتاولی کیوں ہو رہی ہو۔" عنایہ نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اسنے گھبرا کر نفی میں سر" ہلایا۔

نہیں وہ بس ویسے ہی۔ میری بھی تو دوست ہیں ناوہ۔" وہ ہکلا کر بولی۔ ان سب نے اثبات میں سر ہلایا۔"

نجانے کیوں حوریہ کا برتاؤ کچھ عجیب لگا مجھے۔ پہلے تو بہت ہنس کر بات کر رہی تھی جیسے کرتی ہے لیکن جیسے ہی" بابا نے یہ بات کی تو خاموش سی ہو گئی پھر وہاں سے بھاگ گئی۔ بابا کو بھی یہ بات محسوس ہو گئی تھی تبھی گاڑی میں بھی افسردہ تھے۔" ماہا نے تفصیل سے بتایا۔ داخلی دروازے سے اندر آتے معیز کی سماعتوں سے اس کی آواز مخفی نہیں رہ سکی۔ وہ لبوں کو سختی سے بھینچ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انکل کا بہت دل تھا ہے نا۔" عنایہ بھی اداس ہوئی۔ معیز نے اپنی پیشانی مسلی۔"

ویسے جو ہم سوچ رہے ہیں بات اس سے مختلف بھی ہو سکتی ہے۔ ابھی تو ویسے بھی اس کے ڈیوٹی ہاورز ہونگے" ورنہ میں رابطہ ہی کر لیتی۔" رائقہ ٹانگیں سمیٹتے ماہا کی گود میں رکھے چنوں سے مٹھی بھرتے ہوئے بولی۔ ماہا نے غصے سے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا تو وہ بلبلا اٹھی۔ معیز کے ذہن میں ایکدم جھماکہ سا ہوا۔ وہ وہی سے مڑتے گاڑی کی جانب بڑھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے گاڑی زن سے ہسپتال کی جانب بڑھائی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی وہ بنا کسی وقت کا ضیاع کیے تیزی سے اندر کی جانب بڑھا۔ ریسیپشن سے ڈاکٹر شائستہ کے متعلق پوچھتے وہ اس کے کیبن کی جانب بڑھا۔ وہ کسی کی بھی بدولت ظفر کو اداس نہیں دیکھ سکتا تھا تبھی یہ قدم اٹھایا تھا۔ اس کے کیبن کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتے ہی اس کے قدم اندر سے آنے والی آوازوں پہ تھمے تھے۔

"وہ لوگ تمہارے رشتے کیلیے آئے تھے۔"

جانتی ہوں۔" وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔ شائستہ اس کے رویے پہ جھنجھلا گئی۔"

"جانتی ہو تو کچھ بولتی کیوں نہیں۔"

کیا بولوں اب ہزار رشتے آئے گے سب پہ تو ہاں نہیں کہہ سکتی نا۔ اسی لیے خاموش ہوں۔" وہ چیخ کر بولی۔ شائستہ" نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اتنی اکھڑ مزاج کبھی نہیں رہی تھی۔

وہ اچھا لڑکا ہے حوریہ۔" وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی۔ اس نے شکوہ کناں" نگاہوں سے انہیں دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اچھا ہے یا برا ہے میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔" وہ سر جھٹک کر بولی اور ریک میں سے فائلز تلاش کرنے لگی۔"

"انکار کی وجہ۔"

مجھے ابھی اپنے کیریر پہ فوکس کرنا ہے۔" وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے گویا ہوئی۔ باہر کھڑے معیز نے لب بھینچے۔

تمہیں تمہارے ایم سے کون ہٹا رہا ہے یار۔ کیا وہ کنزرویٹو ہے تم تو ملی ہو نا اس سے۔ پھر کس بات کا ڈر" ہے۔" وہ کسی بھی طرح اسے آمادہ کرنا چاہتی تھی۔

بات کنزرویٹو ہونے کی نہیں ہے آنی۔ بات ایک چیز پہ فوکس کرنے کی۔ شادی کے بعد ہر لڑکی کی ترجیجات" بدل جاتی ہیں۔ میں اپنی ترجیح ابھی فلحال اپنے کیریر کو رکھنا چاہتی ہوں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔ معیز اپنے موبائل پہ آتی مسلسل کال کی بدولت ایک جانب ہو گیا۔ شائستہ ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے نزدیک آئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"کہی تم علی کی وجہ سے تو۔"

پلیز آنی۔ وہ شادی شدہ ہے۔ میرے دل میں اب اس کیلیے کچھ بھی نہیں ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ لیو دس" ٹاپک۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی۔ شائستہ نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔ دل سے کوئی بھاری بوجھ ہٹا تھا۔ مطلب اب اسے منانا مشکل کام نہیں تھا۔ اگلے ہی لمحے دروازے پہ ناک ہوا تھا۔ شائستہ کے کم ان

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کہتے ہی ایک ایک خوش شکل جوان کمرے میں داخل ہوا تھا۔ حوریہ کی اس کی جانب پشت تھی تبھی وہ اسے دیکھ نہ پائی۔ شائستہ نے اسے دیکھا نہ ہوا تھا تبھی پہچان نہ آئی۔

اب آپ اس بحث کو لمبا چوڑا کرنے کی بجائے سمیٹ لیجیے۔ اپنی بہن کو سمجھا لیجیے گا اور ہاں آپ ٹھیک کہ رہی ہیں وہ بہت اچھا ہو گا لیکن دنیا میں ہر اچھے شخص سے شادی بھی تو نہیں ہو سکتی نا میری پیاری آنی۔" وہ ان کے گال چومتے ہوئے بولی۔ آنے والے سے وہ ابھی بھی ناواقف تھی۔

آپ ہر آنے والے سے نہ کریں جو آگیا ہے اس کیلیے ہی ہامی بھر لیں۔ معیز کی بھاری آواز جوں ہی اس کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ کرنٹ کھا کر پلٹی تھی۔ شائستہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کا رنگ فق تھا۔

آ۔۔ آپ یہ۔ یہاں کیا کر رہے ہیں۔" وہ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے بولی۔"

تم جانتی ہو اسے۔"شائستہ سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا گئی۔"

جی ابھی یہ جن کے بارے میں نادر خیالات کا اظہار کر رہی تھی میں وہی ہوں۔" وہ اس پہ نظریں ٹکائے" سنجیدگی سے بولا۔ شائستہ کا دماغ بھک سے اڑا۔ انہوں نے بے ساختہ آگے بڑھتے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے پیار کیا۔ حوریہ کا چہرہ اب بھی سپاٹ تھا۔ معیز نے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے ایک سرسری سی نگاہ اس کے جھکے سر پہ ڈالی اور شائستہ کی جانب مڑا۔

اِف یو ڈونٹ مائنڈ۔ کیا میں ان سے اکیلے میں بات کر سکتا ہوں۔" وہ شائستگی سے بولا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں۔"شائستہ کے بولنے سے قبل ہی وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔معیز نے اس ضدی لڑکی پہ افسوس سے سر ہلایا۔وہ اثبات میں سر ہلاتے اس سے پہلے باہر جاتی حوریہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

اگر کوئی اونچ نیچ ہوگئی ناتو میں ذمہدار نہیں ہونگی پھر۔"وہ ان کی پشت کو دیکھتے تڑخ کر بولی۔معیز نے اپنی آنکھیں میچ کر کھولی۔

آپ بے فکر رہیں۔"اس نے مختصر بول کر بات سمیٹی۔ان کے جاتے ہی معیز نے اپنا رخ دوبارہ اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک الگ ہی ضدی پن تھا۔

"آپ بیٹھ سکتی ہیں۔"

مجھے بیٹھنا ہوگا تو میں بیٹھ جاؤں گی۔جس کیبن میں آپ کھڑے ہیں وہ شاید میرا ہی ہے۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔معیز نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی۔

آپ کا کیبن ہے تو کم از کم کرٹسی نبھانے کی خاطر آپ مجھے ہی بیٹھنے کا کہہ سکتی ہیں۔"وہ طنز کرنے والے انداز میں بولا۔

میں کرٹسی نبھانا ہی نہیں چاہتی معیز صاحب۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے جتانے والے انداز میں بولی۔معیز نے اپنی شیو سہلائی اور گلہ کھنکھارا۔

شادی سے انکار کی وجہ۔"اس کے سوال پہ حوریہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب سن تو چکے ہیں پھر اس چیز کا مطلب۔ کیا ایک ہی بات بار بار سننے کا شوق ہے۔" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولتی معیز کو اکتاہٹ میں مبتلا کر گئی۔ اس نے گہرا سانس بھرا۔

"آپ کو آپ کے ایم سے کوئی نہیں ہٹا رہا حوریہ۔"

ہٹانا کوئی بھی نہیں چاہتا معیز صاحب لیکن جب شوہر نامی بلا سر پہ نازل ہوتی ہے نا پھر ایم کیا کیریر کیا ہر چیز کی وفات ہو جاتی ہے۔ سب کچھ پانی میں بہ جاتا ہے۔" وہ اب کی بار اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"مثال کے طور پہ۔"

بڑی مثالیں ہیں میرے پاس۔ اب دیکھیں پہلے شوہر آئے گا پھر بچہ تو مفت میں ہی آئے گا۔ شادی کے بعد" ہوتا کیا ہے۔ چلو بندہ پڑھ بھی لے اور پھر جو شوہر کو اپنی اگنورنس برداشت نہیں ہوتی اس کے طعنے تو شے الگ۔ نا بابا مجھے معاف رکھو۔" وہ باقاعدہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔ اس ساری گفتگو میں پہلی بار معیز نے مسکراہٹ چھپانے کی خاطر چہرہ جھکا لیا ورنہ مقابل لڑکی اس کا سر پھاڑنے سے بھی گریز نہ کرتی۔

آپ بس شوہر کو قبول کر لیجیے گا باقی میں سنبھال لوں گا۔" وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا لیکن آنکھیں مسلسل" مسکرا رہی تھی۔ حوریہ شاید اس کے لہجے پہ غور نہ کر پائی تھی۔

کیا سنبھالیں گے آپ۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے مقابل آئی۔ معیز نے بغور اس کی آنکھوں میں" دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بچے۔"اس کے ایک لفظی جواب پہ حوریہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔"

کس کے بچے۔"وہ الجھن آمیز لہجے میں بولی۔اپنی کہی بات وہ خود ہی فراموش کر چکی تھی۔"

"آپ کے بچے۔"

میرے بچے آپ کیوں سنبھالنے لگے۔"وہ بدک کر بولی۔معیز نے سہولت سے اس کا جائزہ لیا آیا وہ مذاق" کر رہی ہے یا سچ میں لاعلم ہے۔

کیونکہ آپ آج گھر جا کر میرے ساتھ رشتے پہ حامی بھر رہی ہیں ڈئیر۔جانتا ہوں رنگ سیاہ ہے لیکن دل بلکل" بھی سیاہ نہیں ہے۔"وہ نرمی سے بولا۔اس کی بات پہ حوریہ کا خون کھول اٹھا۔

آپ کو میں کیا اتنی گھٹیا لگتی ہوں کہ میں کسی کی سیاہ رنگت کی بدولت انکار کروں گی۔جانتی ہوں بظاہر پتھر" ہوں مگر دل پتھر نہیں ہے۔"معیز نے اس کے یوں طعنہ مارنے پہ مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔حوریہ نے خشمگیں نگاہوں سے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا۔

میرے بابا اس رشتے پہ بہت خوش ہیں حوریہ۔ہاں کر دیجیے گا یقین کریں آپ کو اپنے کیے گئے اس فیصلے پہ" بلکل بھی ریگریٹ نہیں ہو گا۔"وہ کرسی پہ لٹکا اپنا کوٹ اتارتے سنجیدگی سے بولا۔حوریہ اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔خوش تو اس کی ماں بھی بہت تھی لیکن اس میں اور سامنے کھڑے شخص میں یہی تو ایک واضح فرق تھا کہ وہ اپنی خوشی سے زیادہ دوسروں کی خوشی کیلیے سوچتا تھا اور وہ صرف اپنی آسانی کیلیے سوچ رہی تھی۔اس کی سماعتوں میں ظفر کا کہا گیا جملہ گونجا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری یہ اولاد ہمیشہ خود سے زیادہ دوسروں کا سوچتی ہے اسی لیے ہر چیز میں مار کھا جاتی ہے۔" حوریہ نے نگاہیں پھیرتے لب بھینچے۔ معیز کوٹ بازو میں ڈالتے اس کے آیا۔

ٹرسٹ می۔ میری موجودگی آپ کو کبھی ڈسٹرب نہیں کرے گی حوریہ۔" وہ دھیمے سے بولتے پیچھے ہٹا۔ حوریہ کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

پھر کیا فیصلہ ہوا۔" شائستہ نے بھی موقع پہ ہی انٹری ماری تھی۔ معیز ان کی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر ایک الوداعی نگاہ خود کو گھورتی حوریہ پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ شائستہ نے حیرت سے اس کی چوری پشت کو تکا۔ انہوں نے سوالیہ نگاہیں حوریہ کی جانب اٹھائی۔

میں تیار ہوں۔" اس کے یوں اچانک ہامی بھرنے پہ شائستہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔ اگلے ہی لمحے وہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی اس نے دور جاتے معیز کی چوری پشت کو تکا تھا۔ اس کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔ آنکھوں میں نمی سی چمکی تھی۔ اس کے برعکس اندر کھڑی شائستہ ابھی تک سکتے کی کیفیت میں تھی۔ ان کی ہٹ دھرم بھانجی کو کیسے چٹکیوں میں سیدھا کر دیا تھا معیز نے۔ ان کیلیے تو اس سے بہتر حوریہ کیلیے کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ان کے ہاتھ تیزی سے خدیجہ کا نمبر ڈائل کر رہے تھے۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حوریہ نے ہامی بھر لی ہے۔" ماہا کی بات پہ جہاں سب نے خوشگواری کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا وہی عبیر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے شاکی نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا جس کی خبر کے بعد سب کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے تھے۔ اپنے کمرے سے نکلتے معیز نے چونک کر ظفر کے مسکراتے چہرے کو دیکھا اور طمانیت سے مسکرا دیا۔

اب تو بس جلد از جلد آپ معیز کی شادی کی تیاری کریں اور ہمارے واپس لوٹنے سے قبل ہی یہ فرض بھی ادا کر دیں بھائی صاحب۔" نائمہ کی بات پہ ظفر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میرا خیال ہے ہمیں پہلی منگنی۔"

ان رسومات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سادگی سے نکاح کر کے بھی یہ حق ادا ہو سکتا ہے" خالہ۔" معیز نے سہولت سے انہیں ٹوکا۔ علی نے معنی خیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کل تک تو آپ راضی نہیں تھے اب سیدھا نکاح۔" علی نے اسے ٹھوکا مارا تو وہ لبوں کو آپس میں پیوست کر گیا۔"

جیسا میرا بیٹا چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا۔" ظفر نے اس کے بال محبت سے سنوارے۔ وہ نرمی سے مسکرا دیا اور سب" سے نگاہ بچاتے مضبوط قدم اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ظفر نے پر سکون انداز میں اس کی پشت کو دیکھا۔ تقریباً دوپہر ڈھائی بجے وہ محفل برخاست ہوئی تھی۔ سب کے منظر سے ہٹتے ہی علی نے سنجیدگی سے بت بنی بیٹھی عبیر کی جانب دیکھا جو نجانے کن سوچوں میں غلطاں تھی۔

اے کیا ہوا۔" اس نے اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے محبت سے پوچھا۔ وہ چونک اٹھی اور نفی میں سر ہلایا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھانا کھایا تم نے۔ علی نے اسے کمرے میں لاتے بیڈ پہ بٹھایا اور بھنویں اچکائی۔ وہ کھانے کے معاملے میں جتنی چور تھی اسے اچھے سے خبر تھی۔ عبیر نے شرمندگی کے مارے نفی میں سر ہلایا۔ علی نے خشمگیں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور تاسف سے نفی میں سر ہلاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ عبیر اس کے جاتے ہی پہلو بدل کر رہ گئی۔

حوریہ آپی کیسے اس رشتے پہ حامی بھر سکتی ہیں۔ وہ تو علی کو۔" وہ اضطراب کے عالم میں انگلی دانتوں میں دے " گئی۔ چہرے سے بے چینی صاف چھلک رہی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ ہاتھوں میں ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوا۔ اسے یوں بے چین دیکھ کچھ تو تھا جو علی کو کھٹکا تھا لیکن فالوقت وہ اس سے پوچھ کر اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

تم سے شادی کر کے مجھے لگتا ہے میری آدھی زندگی تمہیں کھانا کھلاتے ہی گزر جائے گی۔" علی کا ناراض لہجہ " اس کی سماعتوں میں گونجا تو وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی۔

مجھے بھوک نہیں تھی۔" وہ دھیمے سے بولی۔"

ویسے حوریہ اس رشتے پہ راضی ہو گئی میں تو بہت خوش ہوں تم بھی خوش ہی ہو گی دوستی جو ہے اس سے۔" وہ" اسے کھانا کھلاتے ساتھ باتیں بھی کر رہا تھا۔ عبیر نے ٹھہر اس کا چہرہ جانچا لیکن وہ ازلی لاپرواہ موڈ میں تھا۔ اس نے اپنی نگاہیں سامنے دیوار پہ ٹکا دی۔ وہ وعدے سے مجبور ہو کر اسے کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی۔ علی نے اسے ایک بار پھر یوں کھویا کھویا دیکھا تو پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھانا کھاؤ عبیر۔"عبیر نے سختی سے اسے پکارا۔وہ ٹھٹھک گئی اور خوامخواہ شرمندہ سی ہو گئی۔علی کے چہرے پہ دوبارہ اذلی نرمی عود آئی۔اگلے ہی لمحے دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی ماہا اور رائقہ کمرے میں داخل ہوئی تو علی سنبھل کر بیٹھا۔

"ارے بھابھی ماں آپ یہاں۔"اس نے ٹرے بیڈ پہ رکھی جو شرارت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔"

"ہاں وہ ہمیں کل حوریہ سے ملنے جانا ہے۔نکاح کی بات تو چل ہی رہی ہے بابا نے ان کے کانوں سے نکال دیا ہے۔ہمیں حوریہ کو لے کر شاپنگ کیلیے جانا ہے تو اسی متعلق عبیر سے بات کرنی تھی۔"رائقہ لاپرواہی سے بولتی اس کے بیڈ پہ پھیل کر بیٹھ گئی۔علی کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔عبیر نے بغور اس کی مسکراہٹ دیکھی۔اس کی نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کر علی نے چونک کر اس کی جانب دیکھا لیکن اس نے پھر بھی پلکیں نہ جھپکی۔ماہا اور رائقہ نے مسکراہٹ دبائی۔علی کو بروقت شرارت سوجھی۔

"عبیر یہاں جو لوگ بیٹھے ہیں ان کے سامنے تم مجھے اگر یوں ٹکٹکی باندھ کر دیکھو گی تو مجھے شرم کا سامنا کرنا پڑے گا جو میں کرنا نہیں چاہتا۔"علی نے اسے ماہا اور رائقہ کی موجودگی کا احساس دلانا چاہا۔وہ سٹپٹا گئی۔

"وہ۔مم۔میں تو بس دیوار کو دیکھ رہی تھی۔"وہ ہڑبڑا کر بولتی ان سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔اس کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔علی نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اس دیوار کو گھورا۔

"اب یہ دیوار مجھ سے زیادہ حسین تو نہیں ہے کم از کم جو اسے مجھ پہ فوقیت دی جائے۔"علی کے شکایتی لب و لہجے پہ عبیر کے لبوں پہ بھی دھیمی سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اگر آپ دونوں کا رومانس ختم ہو گیا ہو تو علی بھائی آپ باہر تشریف لے جائیں۔ماہا نے اسے شرم دلانی چاہی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ان کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر جھکا اور اس کی پیشانی کو محبت سے چھوا تھا۔عبیر کے وجود کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔

شرم کریں کچھ ایک کنواری بہن یہاں موجود ہے آپکی۔"رائقہ اس کی بے شرمی پہ بلبلا اٹھی۔"

کوئی بات نہیں زیادہ دن نہیں ہے تم بھی شادی شدہ ہو جاؤ گی۔"وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑا گیا۔رائقہ نے بیڈ" پہ رکھا کشن اس کی جانب اچھالا تھا جو باہر جاتے علی کی پشت کو سلامی دے گیا۔وہ بلبلا کر رہ گئی۔ماہا نے ہنستے ہوئے اس کے نزدیک ہی سنبھالی تھی۔کچھ ہی دیر میں رافعہ اور عنایہ بھی وہی آگئی تھی اور اب وہ سب نکاح کے متعلق راز و نیاز کرنے میں مصروف تھے۔

****

نکاح کی تیاریوں میں مہینہ جیسے پر لگا کر اڑتا چلا گیا۔انہوں نے جب حوریہ کے گھر والوں سے نکاح کے متعلق بات کی تھی تو انہیں تو کسی قسم کا اعتراض نہ تھا تبھی فوراً ہامی بھرتے انہیں خوشی کی۔نوید سنادی تھی۔اگلے ہی دن زاویار نے ظفر سے ساتھ ہی رائقہ اور حسن کے نکاح کی بات کی تھی۔ظفر کو اس نکاح پہ بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ان کے بچے ان کی زندگی میں ہی اپنے اپنے گھروں کے ہو جاتے اس سے بڑی خوشی کی بات ان کیلیے کیا تھی۔نائمہ بھی پچھلے پورے ماہ سے یہی تھی تبھی پورا مہینہ ملے گلے میں کیسے گزر گیا کسی کو خبر ہی نہ ہوئی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا نا۔" نائمہ کی بات پہ اس نے عجلت میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔ چہرے سے تھکن صاف عیاں تھی۔ شادی کا یہ مہینہ جتنا اس کیلیے مصروف ثابت ہوا تھا اس سے زیادہ کسی کے لیے بھی نہیں تھا۔

"تم تیاری تو مکمل کر لو کم از کم ماہا۔ چھوڑو اسے میں دیکھ لیتی ہوں۔" عنایہ نے کان میں جھمکہ ڈالتے اسے کمرے کی جانب دھکیلا اور سختی سے حکم صادر کیا۔ وہ اس کا شکریہ ادا کرتے زینوں کی جانب بڑھی۔ ان گزرے دنوں میں وہ زاویار کو بھی ٹھیک وقت نہیں دے پائی تھی کیونکہ وہ بھی رافع والے کیس میں مصروف تھا کیونکہ انہی دنوں میں ان کے کیس کی بھی سنوائی تھی۔ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ بے تحاشہ مصروف تھے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے جیولری باکس میں سے ائیر نگس نکالتے انہیں کانوں کی زینت بنایا تھا۔ بالوں کو ویسے بھی اس نے جوڑے میں مقید کرتے ان پہ پھولوں کی لڑی لگائی ہوئی تھی۔ دراز سے چوڑیاں اس نے کلائی کی زینت بنایا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر مصروف تھی کہ کمرے میں آتے زاویار کا نوٹس ہی نہیں لے پائی۔ زاویار آئینے میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھ اپنی جگہ پہ ساکت رہ گیا۔ وہ بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کسی کی نگاہوں کا ارتکاز تھا جس نے ماہا کو نظریں اٹھانے پہ مجبور کیا تھا۔ نگاہیں اٹھاتے ہی اس کی آنکھیں سیدھا زاویار کی آنکھوں سے جا ٹکرائی۔ حلق میں نجانے کیوں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

زاویار آپ کب آئے۔" وہ بات بدلنے کی خاطر بولی۔"

مابدولت کو اس دنیا میں آئے پورے تیس سال ہو چکے ہیں۔"۔ اس نے گہر اطنز کیا۔ ماہا خجل سی ہو گئی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خیر میں نے آپ کے کپڑے ہینگ کر دیے ہیں۔" وہ اسے اطلاع دیتے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ زاویار بلبلا اٹھا۔ اگلے ہی لمحے واشروم کا دروازہ زور سے بند ہونے کی آواز پہ وہ اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گئی۔ جان گئی تھی زاویار کا موڈ اس کی بدولت آف ہو چکا ہے۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ کف فولڈ کرتے جوں ہی باہر نکلا چہرے پہ سنجیدگی کا راج تھا۔ ماہا نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا۔

زاویار۔" ماہا نے دھیمے سے اسے پکارا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔"

مجھے دیکھیں گے بھی نہیں۔" اس نے نزدیک جاتے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھا جسے اس نے نرمی سے" ہٹا دیا۔ زاویار نے دل ہی دل میں اس کی حرکتوں پہ دانت کچکچائے۔ جان بوجھ کر وہ حرکتیں کر رہی تھی جس سے اس کی توجہ اسکی جانب مائل ہوتی۔ ماہا نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا جو خود پرفیوم سپرے کر رہا تھا۔

ناراض ہیں آپ مجھ سے۔" اس قدر معصومیت۔ زاویار نے تیز نگاہ آئینے سے دکھائی دیتے اس کے عکس پہ ڈالی" تو وہ خجل سی ہو گئی۔

نہیں پیار آرہا ہے تم پہ۔" وہ سر جھٹک کر ناگواری سے بولا۔ ماہا کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے۔"

طنز تو مت کریں اب کم از کم۔ ایک بار مجھے دیکھ ہی لیں۔ سب بول رہے تھے کہ میں بہت پیاری لگ رہی" ہوں۔" اس نے اپنے چہرے پہ جھولنے والی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا۔ زاویار نے ایک سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالی مگر یہ سرسری سی نگاہ کب گہری ہوئی اسے خود بھی خبر نہ ہوئی۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔" وہ چونک کر بولی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کک۔کچھ نہیں۔"وہ ہوش میں لوٹتے خود کو لعن طعن کرنا نہیں بھولا تھا ساتھ ساتھ بالوں کو برش سے سنوار بھی رہا تھا۔

"لگ رہی ہوں نا پیاری تبھی آپ یوں گھور رہے تھے۔"

جنہوں نے تعریف کی ہے انہیں ہی لگ رہی ہو گی۔"اس کے لٹھ مار انداز پہ ماہا نے شاکی نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن ہمت پھر بھی نہ ماری۔

کبھی جھوٹے منہ آپ نے میری تعریف نہیں کی۔"وہ شکوہ کرنا نہ بھولی۔زاویار نے برش ٹیبل پہ رکھا۔"

ایسی جھوٹی تعریف کا فائدہ جو انسان کو خوش فہم کر دے۔"وہ واسکٹ پہنتے شانے اچکا کر بولا۔ماہا کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

ہاں تو جب میں تیار ہوتی ہوں آپ کی نظریں نہیں ہٹتی۔جب بال کھولوں تو آپ کا حکم ہوتا ہے فوراً بال باندھ لوں سیاہ لباس پہن لوں تو آپ کو سب کچھ دکھنا بند ہو جاتا ہے ماسوائے میرے لیکن نہیں پھر بھی کبھی تعریف نہیں کی۔"اس کے چڑ کر تفصیلی تجزیے کرنے پہ زاویار کے لبوں پہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ پھیلی تھی۔اس سے پہلے وہ غصے سے باہر کی جانب بڑھتی زاویار نے اس کی کلائی تھام لی۔

کیا اس سب کے بعد بھی تمہیں تعریف کی ضرورت ہے۔"اس کا گھمبیر لہجہ ماہا کی سماعتوں میں گونجا۔ماہا کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہاں یار لفاظی کے معاملے میں ذرا کنجوس ہوں مانتا ہوں لیکن عمل سے تم تو اظہار کر ہی دیتا ہوں نا۔" وہ اس کی گردن میں دونوں بازو حمائل کرتے اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکراتے دلفریبی سے بولا۔ ماہا بھی اب کی بار اپنی بے ساختہ امنڈ والی مسکراہٹ نہ روک پائی۔ اس کی ناراضگی ختم کرنا اس وقت اس کیلیے سب سے اہم تھا اور وہ ہو چکا تھا۔ زاویار اس کی پیشانی چھوتے دوبارہ آئینے کی جانب مڑا۔

ویسے میرا سچ میں بہت دل چاہتا ہے کہ آپ کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دوں۔ قلابیں باندھوں آپ کو" حسن کی ملکہ قرار دے دوں لیکن پھر میری نظر خود پہ پڑ جاتی ہے اس کے بعد میں سوچتا ہوں کہ نہیں تعریفیں بٹورنے کا حق صرف میرے پاس محفوظ ہے۔" اس کی اگلی بات پہ ماہا تڑپ کر رہ گئی۔

ایلف اوبسیسڈ انسان۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور ایک تیز نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے" کمرے سے نکل گئی۔ اس کے چڑ جانے پہ زاویار زیرِ لب مسکرایا تھا۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

بہت پیاری لگ رہی ہو۔" کچھ دیر قبل ہی دونوں کی نکاح کی سنت ادا کی گئی تھی۔ اس وقت سے رائقہ مسلسل" آنسو بہاتے ان سب کو بھی رلانے کا فریضہ سر انجام دے رہی تھی تبھی ماہا نے رائقہ کے نزدیک آتے اس کا چہرہ صاف کیا اور محبت سے کہا۔ رائقہ نے آنسو پونچھتے حیرت سے حوریہ کی جانب دیکھا جو سکون سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ چہرے پہ ایک پرسنٹ بھی پریشانی نہیں تھی۔ اس سے ملنے کے بعد عبیر کا دل بھی اس جانب سے بلکل ہلکا پھلکا ہو گیا تھا تبھی ہر چیز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہیں رونا نہیں آرہا۔" اس نے حیرت سے حوریہ سے استفسار کیا۔ اس نے شانے اچکاتے نفی میں ہلایا۔"

تمہارے بھائی انسان ہیں نا۔" اسکے غیر متوقع سوال پہ اندر آتے علی اور زاویار کے قدم بھی تھمے تھے۔ رائقہ " نے الجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

تو پھر کیوں ڈرنا۔ انسانوں کی بستی سے رخصت ہو کر انسانوں کی بستی میں ہی جا رہی ہوں۔ ویسے بھی تمہاری تو " پسند کی شادی ہے نا تو تمہارا تو رونا بنتا ہی نہیں۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے بولی۔

لیکن معیز بھائی بہت سنجیدہ ہیں۔" رائقہ نے اسے ڈرانا چاہا۔ "

انہیں تو میں یوں سیدھا کر لوں گی۔" وہ چٹکی بجاتے ہوئے بولی۔ ماہا نے زاویار کو دیکھتے مسکراہٹ دبائی۔ "

حوری۔" شائستہ نے اسے ٹوکا تو وہ سامنے کھڑے زاویار اور علی کو دیکھ ایک لمحے کیلیے خجل سی ہو گئی۔ "

رونے دو اسے یار۔ ہم نے کونسا اسے واپس گھر لے جانا ہے۔ جائے گی تو یہ اپنے سیاں جی کے ہاں ہی۔" علی نے " اس کی شرمندگی کا اثر زائل کرنے کی خاطر بیچ میں مداخلت کرتے تمسخرانہ انداز میں کہا۔ رائقہ نے شکایتی نگاہوں سے زاویار کی جانب دیکھا جس نے اسے دیکھ کر اپنی بانہیں پھیلائی تھی۔ وہ تیزی سے اٹھتی اس کے اندر آسمائی۔ زاویار نے اسے خود میں سمیٹ لیا اور اس کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔

کیوں رو رہا ہے میرا بچہ۔ ہنستا ہنستا جائے نا یہاں سے تاکہ ہمارا دل بھی آپکی جانب سے پر سکون رہے۔" وہ اس " کا چہرہ صاف کرتے نرمی سے بولا۔ وہ شروع سے ہی اسے بلکل اپنے بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اتنی مشکلوں سے تو نکل رہی ہے ہمارے گھر سے۔" علی نے ایک بار پھر اسے چھیڑا۔"

میں کبھی آپ سے ملنے نہیں آؤں گی۔"اس کا بھرایا لہجہ سنتے ہی علی نے تڑپ کر اسے اپنے گلے میں لگایا تھا۔"

ایسی کی تیسی تمہاری تو۔ تمہیں تو میں کھینچ کر ساتھ لایا کروں گا۔" علی کے تحکم بھرے انداز پہ رائقہ نے نم" نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ علی نے بھی محبت سے اس کی پیشانی چومی اور ان دونوں نے ہی آگے بڑھتے حوریہ کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ وہ ہولے سے مسکرادی۔ ظفر کے کہنے پہ وہ سب ان دونوں کو لیتے سٹیج کی جانب بڑھی کیونکہ رخصتی کا فریضہ سرانجام دینا تھا۔ رائقہ کو سٹیج پہ حسن کے برابر میں بٹھاتے ہی اب سب کی توجہ کا مرکز حوریہ کی ذات تھی۔ شائستہ اور عبیر کے درمیان میں چلتی وہ سٹیج تک آئی تو معیز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ دل میں ایک لمحے کیلیے ہلچل سی ہوئی تھی۔ اپنی کیفیت پہ وہ خود حیران پریشان رہ گیا۔ وہ بے ساختگی میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا اور حوریہ وہ تو اس کے ہاتھ پھیلانے کی منتظر تھی۔

معیز بھائی۔" علی نے سرگوشی کی لیکن وہ مسلسل ایک ہی زاویے پہ کھڑا تھا۔"

اب ہاتھ پھیلائیں گے یا پھر خود ہی سٹیج پہ چڑھنا ہو گا۔" حوریہ نے سنجیدگی سے بولتے بھنویں اچکائی۔ خدیجہ" نے خجل ہوتے اسے ایک ذبردست گھوری سے نوازا البتہ معیز سٹپٹا کر ہوش کی دنیا میں لوٹا۔ اسے بلکل توقع نہیں تھی کہ وہ سب کے سامنے یوں بول دے گی۔ ظفر نے مسکراہٹ چھپانے کو چہرہ جھکالیا۔ معیز نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے سٹیج پہ چڑھنے میں مدد کی تو وہ ہولے سے مسکرادی۔ معیز اسے دیکھ کر رہ گیا۔ ایک اس لڑکی کو وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آئی مست سے دونوں برائڈز بہت پیاری لگ رہی ہیں۔" وہ شاید معیز کی کوئی بزنس کولیگ تھی جو ان سب سے کافی حد تک فرینک تھی تبھی مسکرا کر بولی۔ ماہا نے تیکھے چتونوں سے انہیں گھورا جو مسکرا کر حسن اور معیز سے باتوں میں مصروف تھی۔ وہ خاموشی سے سٹیج سے اتر آئی۔

****

عبیر سے باتوں میں مصروف وہ کافی دیر سے پول کے ایک جانب کھڑی اسی لڑکی کو زاویار سے باتوں میں مصروف دیکھ رہی تھی۔ اس نے جلتی نگاہوں سے اس منظر کو دیکھا۔

کیا ہوا بھابھی۔" عبیر کی آواز پہ اس نے نفی میں سر ہلایا اور بمشکل مسکرا دی۔ اگلے ہی لمحے اس نے زاویار کو" اس لڑکی سے ہاتھ ملاتے سٹیج کی جانب بڑھتے دیکھا تھا۔ وہ کچھ سوچ کر ان کی جانب بڑھی۔

مجھے علم نہیں تھا کہ معیز کا اتنا ہیڈسم بھائی بھی ہے ورنہ میں کچھ سوچ ہی لیتی۔ ویسے ابھی بھی میں سوچ ہی سکتی" ہوں۔" اس کی بکواس پہ ماہا کا شدت سے جی چاہا کہ اس کا منہ نوچ لے لیکن سب کی موجودگی کا خیال کرتے خاموشی اختیار کر گئی۔ ابھی بھی اس نے زاویار کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ماہا کے وجود میں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی۔ اس نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچی اور ایک نظر سٹیج کی جانب دیکھا۔ سب ان دونوں جوڑوں کے ساتھ مصروف تھے۔ زاویار کے وہاں سے ہٹتے ہی وہ غیر ارادی طور پہ اس کی جانب بڑھنے کی بجائے دوسری جانب بڑھ گئی جہاں سے سامنے کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عنایہ کی پکار پہ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ناک کی سیدھ میں چلتی اس لڑکی کی جانب بڑھی جو عین پول کے کنارے پہ کھڑی تھی۔ اس کے نزدیک سے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گزرتے ماہا بے دھیانی میں اسے ٹھوکا مارتے ہوئے گزری تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک چیخ کے ساتھ پانی میں گر گئی۔ اس کی چیخ سن سب نے گھبرا کر پول کی جانب دیکھا البتہ زاویار کی نگاہیں نا چاہتے ہوئے بھی ماہا کی جانب اٹھی تھی جو اب پول کے نزدیک جھکی اس کی مدد کو ہاتھ بڑھا رہی تھی۔ کچھ تو تھا جو اسے کھٹکا تھا۔ اس لڑکی نے خونخوار نگاہوں سے ماہا کی جانب دیکھا۔ زاویار بھاگتے ہوئے ان کے نزدیک پہنچا۔

تم نے مجھے جان بوجھ کر مجھے ہٹ کیا ہے۔" وہ ماہا پہ غرائی۔ ماہا نے آنکھیں پھیلاتے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا۔

مم۔ میں نے جان بوجھ کر۔ میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں ہوں۔ میں نے تو آپ کی مدد کیلیے ہاتھ بھی دیا ہے۔ تھامیے اسے اور آجایئے اوپر۔" وہ دھیمے سے بولی۔ اس نے اس کی جعلی معصومیت پہ دانت کچکچائے۔ زاویار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

آپ اوپر آئیں شانزے۔" زاویار نے اس کی جانب اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی کیونکہ اطراف کے لوگ انہی کی جانب متوجہ ہو رہے تھے۔

کیوں مس شانزے میرا ہاتھ تھام کر اوپر نہیں آسکتی۔" وہ تیز نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔ "

نہیں۔" شانزے زاویار کے کچھ بولنے سے قبل ہی غصے سے بولی۔ ماہا ہاتھ جھاڑتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "

ٹھیک ہے پھر میرے شوہر بھی آپ کو ہاتھ نہیں دیں گے۔" وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے بولی۔ شانزے کا" دماغ بھک سے اڑا۔ زاویار کی بیوی تھی وہ مطلب۔ وہ کھسیا گئی۔ ماہا نے عبیر کو اپنی شال لانے کا کہا تو عبیر نے اس کی جانب اس کی شال بڑھائی۔ اب کی بار شانزے بھی خاموشی سے اس کا ہاتھ تھامتے باہر نکل آئی۔ ماہا نے اسے اپنی شال اوڑھائی۔

مسز ماہا زاویار۔" اس نے دلکشی سے اپنا تعارف کرواتے زاویار کے بازو میں بازو حمائل کیا اور شانزے کی جانب" دیکھا۔ جس کے چہرے پہ ابھی بھی شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔ ماہا بنا زاویار کی جانب دیکھتے اس کا ہاتھ تھامتے ناک کی سیدھ میں چلتی سٹیج کی جانب بڑھ گئی۔ علی نے صدماتی کیفیت میں اس کے نئے روپ کا ملاحظہ کیا۔

زاویار ارد گرد کا ہوش کریں اتنے لوگ موجود ہیں گھورنا بند کریں۔" ماہا نے بنا اس کی جانب دیکھے مسکرا کر" اسے ٹوکا لیکن لہجے میں ایک آنچ سی تھی۔

اپنی بیوی کو گھورنے کے معاملے میں خاصہ بے شرم واقع ہوا ہوں میں۔" اس کا جواب سن ماہا نے سنجیدگی سے" اس کی جانب دیکھا۔

اور ویسے بھی تمہیں کس نے کہا تھا کہ اتنا سج کر میرے سامنے آؤ۔ سونے پہ سہاگہ یہ سب کیا تھا ماہا۔ تمہیں" اسے یوں دھکا نہیں دینا چاہیے تھا۔" زاویار نے بے خودی کی کیفیت میں بولتے آخر میں سنبھلتے اسے ٹوکا۔ ایک تو بار بار اس کا نیا روپ آشکار ہوتے ہی وہ اس پہ پھسل جاتا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو کیا کام والی ماسی بن کر آجاتی۔"اس نے جیسے زاویار کی دوسری بات پہ دھیان نہیں دیا تھا۔"

بلکل کم از کم نگاہیں بار بار بھٹک کر تم پہ تو نہ اٹکتی۔"یہاں اور بھی حسینائیں ہیں گھورنے کیلیے۔اس نے اطراف" کا جائزہ لیا۔

جنہیں آپ بے حد شوق سے گھور بھی رہے تھے۔"وہ اس کی بات سن تنک کر بولی اور خونخوار نگاہوں سے" اسے دیکھا۔

"اسی لیے تم نے اسے پول میں دھکا دے دیا رائٹ۔"

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔وہ آپ کو گھورنے میں اتنا مگن تھی خود ہی گر گئی ہو گی۔"اس نے گویا ناک سے مکھی" اڑائی۔زاویار نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

جھوٹ مت بولیں بھابھی ماں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔آپ نے دھکا دیا تھا۔"علی ایکدم نجانے" کہاں سے ان دونوں کے درمیان آن ٹپکا تھا۔اس کے انکشاف پہ ماہا کی ہوا اگلے ہی لمحے پھس ہو گئی۔اس نے ترچھی نگاہوں سے زاویار کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

لگتا ہے آپ کا بھی دل کر رہا ہے پول میں گرنے کا۔"وہ تیز لب ولہجے میں بولتی ان سب کو حیرت سے دوچار" ہو گئی۔زاویار اس کی حرکت پہ افسوس کرتے وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عبیر سمجھالو اپنے شوہر کو کہ اپنی نگاہیں صرف تم تک ہی محدود رکھا کریں۔ آپ بہت برے ہیں علی بھائی۔"وہ قہر برساتی نگاہوں سے علی کو گھورتے تن فن کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی کیونکہ رخصتی کا وقت ہو رہا تھا۔ علی میسنی سی ہنسی ہنس دیا۔ اب بھلا اس سب میں اس کا کیا قصور تھا۔

تمہیں اپنے جگر کا ٹکڑا سونپ رہے ہیں ہم۔"زاویار نے آگے بڑھتے حسن کو گلے لگاتے تھپتھپایا۔"

امید ہے تم اسے بلکل ویسے ہی رکھو گے جیسے ہم نے رکھا ہے۔"معیز بھی اب کی بار آگے بڑھا تھا۔ حسن تو ان" بھائیوں کی۔ فوج دیکھ کر ہی گھبرا گیا جو اس پہ گھیر اڈالے بیٹھے تھے۔ رائقہ نے محبت سے ان کی جانب دیکھا۔

اور ہو سکے تو کم ہی بھیجنا اسے ہمارے گھر۔ قسم سے بڑی مشکل سے جان چھوٹی ہے اس سے۔"علی اس کے " دونوں ہاتھ تھامتے ملتجیانہ لب و لہجے میں بولا۔ رائقہ نے دل ہی دل میں دانت پیسے البتہ زاویار نے غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ ان سب کی دعاؤں کے حصار میں کچھ ہی دیر میں وہ حسن سنگ پیا دیس سدھار گئی۔ ان کی رخصتی ہوتے ہی حوریہ کی رخصتی کا شور بلند ہوا تھا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

حوریہ آپی آپ سے ایک بات پوچھوں۔"عنایہ اور ماہا اسے ابھی معیز کے کمرے میں بٹھا کر گئی تھی تبھی عبیر" نے موقع دیکھتے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی اور سنجیدگی سے بولی۔ حوریہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ میں کہہ رہی تھی آپ علی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں اس گھر میں اپنے معیز سے منسلک ہو کر آئی ہوں اور وہ میرے شوہر ہیں میں نہیں چاہتی کہ تم کسی گزری بات کا حوالہ دو۔ ویسے بھی اب ہمیں اپنے اپنے شوہروں پہ دھیان دینا چاہیے۔" وہ اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے بولی۔ عبیر نے نرمی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کا دل ایکدم ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔

حوریہ اگر کچھ چاہیے تو ابھی بتا دو۔" ماہا نے پانی کا جگ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے استفسار کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔"

عبیر عبیر۔ علی اسے پکارتے کمرے میں داخل ہوا تو ان تینوں کو آپس میں باتوں میں مصروف دیکھ وہی رک گیا۔

تم نے آتے ہی میری بیوی پہ قبضہ کر لیا ہے۔" وہ حوریہ پہ چڑھ دوڑا۔"

اب تمہاری بیوی تم سے زیادہ ہمارے ساتھ خوش رہتی ہے تو اس متعلق تمہیں سوچنا چاہیے نا۔" وہ شانے اچکا" کر لاپرواہی سے بولی۔ علی بلبلا کر رہ گیا۔

اچھا اس بحث کو چھوڑیں آپ سب۔ میرے خیال میں ہمیں باہر چلنا چاہیے اب۔" وہ ان دونوں کو زبردستی" لیتے باہر کی جانب بڑھی تھی۔ حوریہ ان کی پشت کو دیکھتے مدھم سا مسکرا دی اور اطراف میں نگاہیں دوڑاتے پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔ سادگی میں ڈوبا کمرہ معیز کی پسند کو صاف ظاہر کر رہا تھا۔ ذہن میں ایک بار پھر معیز کی باتیں گردش کر رہی تھی۔ چند ساعتوں بعد کمرے کے دروازے پہ جوں ہی کھٹکا ہوا وہ نا چاہتے ہوئے بھی سمٹ کر بیٹھ گئی۔ معیز نے دروازہ بند کرتے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔ بیڈ تک جاتے اسے اپنے قدم من من بھاری محسوس ہو رہے تھے۔ صوفے پہ پاس رکتے اس نے دھیمے سے سلام کیا جس کا جواب اس نے نہایت سکون سے دیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بہت شکریہ حوریہ میری بات سننے کیلیے اور مجھے سمجھنے کیلیے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اتنی جلدی مان جائیں گی۔" کمرے کی خاموشی کو اس کی گھمبیر آواز نے توڑا تھا۔ حوریہ نے اپنا چہرہ اٹھایا اور اس کے چہرے کو دیکھا۔ وہ اس کے نزدیک آتے سائیڈ ٹیبل کے دراز پہ جھکتے کچھ نکال رہا تھا اور وہ بس خاموشی سے اس کی حرکتوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ مطلوبہ چیز ملتے ہی وہ سیدھا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ڈبی تھی۔

یہ میں نے آپ کیلیے لیا تھا۔ یہ پہن لیجیے گا آپ کو پسند آئے تو رکھ لیجیے گا نہیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔" اس کی سنجیدہ آواز پہ حوریہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

یہ آپ کسے دے رہے ہیں۔" وہ سکون سے بولی۔ معیز نے پہلی بار نگاہ اٹھاتے اس کی جانب دیکھا۔ اگلے ہی لمحے اس کی تیاری دیکھ وہ دھڑکنوں کے شور پہ وہ نگاہ چرا گیا۔

"آپ کو۔"

اور میں آپکی کون ہو معیز۔" اب کی بار وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے مقابل آئی تھی۔ چوڑیوں کی کھنک نے کمرے کی فضا میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔ معیز دو قدم پیچھے ہٹا ورنہ وہ ضرور اس سے ٹکرا جاتی۔

بیوی۔" وہ ایک لفظی جواب دے کر خاموش ہو گیا۔ حوریہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔"

تو بیوی کو منہ دکھائی یوں دی جاتی ہے کیا۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔ معیز کا دماغ بھک سے اڑا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خیر یہ اسی کو دے دیجیے گا جو منہ دکھائی کا تحفہ یوں قبول کرلے کیونکہ کم از کم میں ایسی بلکل نہیں ہوں۔ اتنا" احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اگر کسی کی حق تلفی نہیں کرتی تو میں اپنی بھی نہیں ہونے دوں گی۔" وہ جی کڑا کرا ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ معیز نے لب بھینچے۔ یہ ایک دن میں کایا کیسے پلٹ ہوگئی تھی۔

دیکھ سکتے ہیں آپ مجھے حق سے۔ آپ سے ہی منسلک ہوں۔ حوریہ سے مسز حوریہ معیز ظفر بن کر اس گھر میں" لائی گئی ہوں۔ آپ۔ کی بیوی ہوں۔" معیز نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جو سجی سنوری دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اس کے سامنے سراپا سوال تھی۔

ڈر لگ رہا ہے مجھ سے نگاہیں ملاتے ہوئے کہ کہی مجھ میں انجم نہ دکھ جائے آپ کو۔ پریشان مت ہو اتنا بے خبر" نہیں ہونے دوں گی میں آپ کو خود سے۔" وہ اس کے مزید نزدیک ہوئی یہاں تک ان دونوں کے درمیان بس دو انگلیوں کا فاصلہ تھا۔ انجم کے نام پہ معیز کی آنکھوں میں سرد مہری اتری۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کی جانب سے مسلسل خاموشی محسوس کر اس کے سائیڈ سے نکلتے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی معیز اپنا سر تھامتے صوفے پہ بیٹھ گیا۔ کل تک وہ اس شادی پہ رضامند نہیں تھی اور آج بیوی بنی اس سے سوال کررہی تھی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ تولیے سے چہرہ تھپتھپاتے واشروم سے باہر نکلی تو نگاہ سیدھا صوفے پہ بیٹھے معیز سے جا ٹکرائی۔ وہ اپنے بالوں کو جھٹکتے بیڈ کی جانب آئی اور کمفرٹر کھولتے بیٹھ گئی۔ واشروم کی جانب جاتے معیز کی پشت کو دیکھتے وہ مٹھیاں بھینچ گئی۔ دس منٹ بعد وہ بھی فریش ہوتے باہر نکلا تو اس کا رخ صوفے کی جانب تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ یہاں بیڈ پہ سو جائیں۔میں یہاں صوفے پہ سو جاؤں گا۔"۔وہ اس کی آسانی کی خاطر بولا۔حوریہ کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔اس نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

میرے ساتھ کانٹے بلکل نہیں لگے ہوئے مسٹر معیز ظفر نہ ہی میرے سے آپ کی عزت کو کوئی خطرہ" ہے۔" آپ اطمینان سے سو سکتے ہیں بیڈ پہ ہی میرے ساتھ۔وہ چیخ کر بولی۔ایک وہ جتنا سب کچھ سنوارنا چاہتی تھی وہ بگاڑنے میں ماہر تھا۔

"حوریہ مجھے وہاں سونے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔میں بس آپ کے سکون کے خیال سے۔"

میرا سکون۔اس کا سکون فلاں کا سکون۔سب کے سکون کی پرواہ ہے نا آپ کو۔بس ایک اپنے سکون کی ہی" نہیں ہے۔"وہ ضبط سے دھیمے سے چلائی تھی۔معیز نے بستر صوفے پہ پھینکتے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

حوریہ۔"وہ اس کی بات ان سنی کرتے معیز کے سامنے آئی تھی۔ماتھے پہ تیوریاں چڑھی ہوئی تھی۔"

بہت ماہان ہیں آپ۔"وہ اس کے سینے پہ انگلی رکھتے ہوئے بولی۔"

فرشتہ ہیں آپ۔"وہ اسے پیچھے کی جانب دھکیلتے غصے سے بولی۔معیز نے اپنی پیشانی مسلی۔"

"حوریہ میری بات۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا ہیں آپ۔ آج مجھے بتا ہی دیں۔ آپ کی پسند ناپسند کہاں ہیں۔ آپ کی خود کی بھی کوئی پہچان ہے۔" بولتے بولتے ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ بھر اگیا۔ معیز نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے تھامتا وہ اس کے ہاتھ جھٹک گئی۔

خود پہ ترس نہیں آتا آپکو معیز۔ انسان ہیں آپ جس کی پسند ناپسند ہوتی ہے۔ کبھی تو اپنے حق کی بات" کریں۔ کبھی تو کسی پہ حق جتانا سیکھیں۔ کوئی غلط بولتا ہے آپ کے متعلق تو بولتا رہے آپ کو تو پرواہ ہی نہیں ہے۔ فرشتہ جو ہیں آپ۔" کیسا پتھر دل انسان تھا اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی خاموش تھا۔ وہ ابھی بھی بس سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

خیر میں بھی کس سے بات کر رہی ہوں۔ ابھی بھی جو گھبراہٹ جو بے چینی مجھے ہونی چاہیے تھی دلہن ہونے کی" حیثیت سے وہ آپ کو ہے کیوں معیز۔ اپنا گھر چھوڑ کر میں یہاں آئی ہوں آپ نہیں۔ اگر میں صرف انکل کی بدولت اس گھر میں لائی گئی ہوں تو مجھے ابھی بتا دیں میں صرف ان سے ہی رابطہ رکھوں کیونکہ آپ تو کسی اور کی محبت میں مبتلا ہے اب تک۔ اس گھر میں میرا واسطہ آپ سے تھوڑی ہے۔ ویسے بھی آپ نے یہ شادی انکل کی خوشی کیلیے ہی تو کی ہے۔" وہ ایک بھیگی مگر کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے دوبارہ بیڈ کی جانب بڑھ گئی اور کمفرٹر سر تک تان تک لیٹ گئی۔ معیز نے سختی سے اپنی آنکھوں کو میچا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ صوفے سے اپنا تکیہ اٹھاتے وہ بیڈ کی جانب بڑھا اور دوسری جانب کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔ ذہن میں صرف اسی کی باتیں گردش کر رہی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔اس نے ذراسی گردن موڑتے اس کی جانب دیکھالیکن اس کی طرف حوریہ کی پشت تھی۔اس نے اپنی آنکھوں کو دباتے گہری سانس فضا کے سپرد کی تھی۔

جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے توانگلی ٹیڑھی کرنی ہی پڑتی ہے۔"حوریہ اس کی پشت کو دیکھتے دل ہی دل میں" بولی۔لبوں پہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔وہ جان گئ تھی کہ وہ اپنے سے جڑے ہر رشتے کیلیے کتنا حساس ہے۔

****

یہ کہاں لے جارہے ہیں آپ مجھے۔گاڑی کو مسلسل انجان راستوں پہ دوڑتادیکھ وہ جو تھک سی گئ تھی پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

شکر ہے تم کچھ تو بولی مجھے لگا کہ زبان شاید گھر ہی بھول آئی ہوں۔حسن شرارت آمیز لہجے میں بولا۔رائقہ نے تیز نگاہ اس پہ ڈالی تو وہ گڑبڑا گیا۔

اپنے دلہن ہونے خیال کر کے خاموش ہوں تو خاموش ہی رہنے دیں۔وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔حسن نے مودب سے انداز میں سر ہلایا تھا۔

چلیں بتائیں اب کہاں جارہے ہیں ہم۔وہ اکتاہٹ آمیز لہجے میں بولی۔حسن نے چونک کر اس کا تھکا ہوا انداز دیکھا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اغواء کر رہا ہوں تمہیں۔اس نے مسکراہٹ دبا کر اسے چھیڑا۔رائقہ نے سکون سے اس کی جانب دیکھا۔

بیوی کو کون اغواء کرتا ہے۔وہ پر سکون سے انداز میں بولتے اسے قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔

ہنسیں مت گاڑی چلائیں جلدی سے میں تھک گئی ہوں۔وہ اس کے بازو میں ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔ایکدم اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔

آپ سے تو میں گھر جا کر دو دو ہاتھ کرتی ہوں ذرا۔اس دن اگر میرا رشتہ کسی اور سے ہو جاتا تو آپ خاموش کھڑے رہ جاتے نا۔میں تو لڑکی تھی آپ تو بول سکتے تھے نا لیکن نہیں آپ کو مجھ سے محبت ہوتی تو پھر نا۔وہ نروٹھے پن سے بولی۔اس دن کو یاد کرتے ابھی تک اس کا حلق کڑوا ہو جاتا تھا۔

تم نے میری حالت نہیں دیکھی تھی کیا اس دن۔وہ تڑپ کر بولا۔

حالت کا کیا اچار ڈالتی آپ کو چاہیے تھا آپ بھائی سے بات کرتے۔

بھائی سے بات کرتا اور اگلے ہی لمحے وہ مجھے جہنم واصل کروا دیتا۔وہ جھر جھری لیتے ہوئے بولا۔

انتہائی کوئی ڈرپوک واقع ہوئے ہیں آپ حسن۔وہ اس کے بازو پہ مکہ مارتے ہوئے بولی۔وہ تکلیف سے بلبلا کر رہ گیا۔

شرم کر لو کچھ دلہن کو وہ بھی پہلے دن کی۔وہ تڑپ کر بولا۔رائقہ نے نروٹھے پن سے اسکی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ نے کبھی مجھے کبھی احساس بھی تو نہیں دلایا۔مجھے خواب تو نہیں آتے تھے کہ آپ مجھے پسند کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی مجھے احساس دلایا۔اس کا ایک اور شکوہ گونجا۔ حسن سمجھ گیا کہ شکایتوں کی لسٹ کافی لمبی تھی۔

دلایا تو ابھی گاڑی میں بیٹھتے ہی میں نے اظہار محبت کیا تھا اور ہماری منگنی والے دن بھی۔ حسن نے گاڑی کا گئیر بدلتے چالاکی سے جواب دیا۔

اگر آپ اسے اظہار محبت کہتے ہیں تو خدرا اسے واپس لے لیں۔ اتنی کرم نوازگی نہیں چاہیے مجھے۔ ان رومینٹک انسان۔ کے ڈرامازمیں تو۔ وہ بولتے بولتے زبان دانتوں میں دبا گئی۔ حسن نے بظاہر سنجیدگی سے اسے دیکھا البتہ آنکھیں شرارت سے مسکرا رہی تھی۔ وہ جھینپ کر چہرہ جھکا گئی۔ حسن کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

تمہارے وہ تین بھائی جو میرے سر پہ تھانیدار لگے ہوئے ہیں۔ان کی موجودگی میں اظہار محبت کرتا تو ضرور اگلی سانس جنت میں لے رہا ہوتا۔خواب میں تو کئی بار تم سے اظہار محبت کیا ہے حقیقت میں ممکن نہیں تھا۔اس نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

غلط ہے آپ کی سوچ۔ اگر میرے بھائی اتنے ہی دقیانوسی ہوتے تو آپ جیسے پھٹو انسان کی منگنی مجھ سے نہ کرواتے۔ دیکھا نہیں کیسے آپ کو اتنی شان سے میرے برابر میں لا کر بٹھایا تھا۔بہت لبرل ہیں میرے بھائی الحمد اللہ۔وہ اترا کر بولی۔اس کی بات پہ حسن کے لبوں پہ پھیلنے والی مسکراہٹ نہایت بے ساختہ تھی۔ وہ اپنے بھائیوں کی حمایت یونہی فوراً کیا کرتی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب کیا گاڑی ہی چلاتے رہیں گے۔میری بھوک سے جان بھی نکل رہی ہے۔ایسے ہی باتوں میں لگا دیا مجھے۔وہ الجھن آمیز لہجے میں بولی۔

بس پہنچ رہے ہیں محترمہ۔وہ اس کا ناک دباتے محبت بھرے لہجے میں بولا۔رائقہ نے دیکھا گاڑی مسلسل انجان راستوں پہ سفر کر رہی تھی۔وہ تھک کر اس کے شانے سے سر ٹکا گئی۔حسن نے چونک کر اس کا جانب دیکھا جو پر سکون سی اس کے شانے پہ سر رکھے اپنے ناخنوں کو دیکھ رہی تھی۔

آپ بتا کیوں نہیں دیتے ہم کہاں جا رہے ہیں۔وہ اس کا چہرہ دیکھتے میسنے پن سے بولی۔حسن نے جھک کر اس کی دونوں آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کروایا تھا۔

اپنی بیگم کی تمام خواہشات پوری کرنے۔ابھی ہم کینڈل لائٹ ڈنر کریں گے۔آپ کو ایک نہایت خوبصورت سے انگوٹھی پہنائیں گے اور پھر اظہار محبت بھی ہو گا۔آتا تو نہیں یہ سب لیکن تم میری حوصلہ افزائی کر دینا۔وہ اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا۔رائقہ نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اب تمہارے بھائیوں نے دھمکی دی ہے کہ ان کی بہن کو ہمیشہ خوش رکھنا ہے۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔رائقہ اس کی باتوں پہ شرمانے کی بجائے کھل کر ہنس دی تھی۔اگلے ہی لمحے گاڑی ساحل سے کچھ فاصلے پہ رکی تھی۔عین وسط میں نہایت خوبصورت سے ہٹ بنایا گیا تھا۔روشنیوں سے جگمگاتی وہ جگہ رائقہ کو دلکشی سے مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔حسن اپنی جانب کا دروازہ کھولتے دوسری جانب بھاگا اور اس کے نکلنے سے قبل ہی اسے ٹوک دیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے ارے آپ کیوں زحمت دیں گی اپنے ان نازک پیروں کو۔ ہم ہیں نا آپ کی خدمت کیلیے معمور کیے گئے۔ وہ اس کے اترنے سے پہلے ہی سہولت سے اسے بانہوں میں بھر گیا۔ رائقہ کی آنکھیں من من پانیوں سے بھر گئی۔ ہٹ کے اندر پہنچتے اس نے نرمی سے اسے اتارا تو وہ مبہوت سی اطراف کا جائزہ لے رہی تھی اور حسن دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے محبت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

تھینکیو۔ وہ سرگوشی میں بولی۔ حسن نے سر کو خم کیا اور اس کے نزدیک ہوتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

تم میری زندگی کا واحد رشتہ ہو یار۔ تم سے محبت نہیں کروں گا تو گنہگار کہلاؤں گا۔ آئندہ ایسا مت کہنا کہ میرے دل میں تمہارے لیے کچھ نہیں تھا۔ قسم سے جان نکلنے لگتی ہے۔ وہ اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معطر کرتے سرگوشی نما لہجے میں بولا۔

ویسے علی کو کل بتانا پڑے گا۔ وہ اسے علیحدہ کرتے اس کے آنسو صاف کرتے شرارت سے بولا۔ رائقہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

کہ اس کی بہن اتنی بھی موٹی نہیں ہے۔ اس کی بات پہ رائقہ اس کے سینے پہ ہاتھ مارتے ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی تھی۔ حسن نے محبت سے اسے خود میں سمو لیا۔

جتنی بھی موٹی ہوں آپ کو گزارا تو کرنا پڑے گا۔ وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔ حسن نے دلچسپی سے اس کے بدلے بدلے تیور ملاحظہ کیے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے اتناغرور۔وہ مصنوعی حیرانگی سے بولتے اس کے سامنے آیا۔

توکیانہیں کرنابنتا۔اب ایک شخص کی بے انتہامحبت کی اکلوتی وارث جوہوں۔وہ گردن اکڑاکر بولتی اسے مسکرانے پہ مجبور کرگئی۔

آپ پہ جچتاہے یہ غرور بھی۔وہ اسے ہاتھ کی پشت کونرمی سے چھوتے دلفریبی سے بولتے اسے شرمانے پہ مجبور کرگیا۔رائقہ کاچہرے پہ گلال چھاگیا۔حسن نے دلچسپی سے اس منظر کوتکاتھا۔

****

آپ کے سرمیں دردہے کیا۔عبیرنے اسے مسلسل اپنی پیشانی مسلتے دیکھ ناسمجھی سے استفسار کیا۔وہ ہولے سے اثبات میں سرہلاگیا۔

میں چائے بناؤں آپ کیلیے۔اسے تو ویسے بھی موقع چاہیے تھااس کیلیے کچھ بنانے کا تبھی چہک کر بولی۔علی نے بغوراس کے تاثرات کاجائزہ لیاتھا۔

چائے۔وہ پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

یہ سردردمیراکافی سے جائے گا۔وہ دھیمے سے بولتے گہراسانس بھرااٹھا۔عبیرکاساراجوش ماندپڑگیا۔اس نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔

وہ تومجھے نہیں بنانی آتی۔وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پہ ٹک گئی۔علی نے مسکراکراس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تو کوئی مسئلہ نہیں یار۔ مجھے ویسے بھی کافی پینی ہے۔ میں بھابھی ماں سے بول دیتا ہوں۔ وہ یوں بنادیں گی۔ وہ دھیمے سے مسکراتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لیکن مجھے بھی تو بنانی آنی چاہیے۔

اب اس وقت تم کچن میں میرے لیے کافی سیکھنے سے تو رہی اسی لیے فالوقت مجھے بھابھی ماں کے ہاتھ کی پی لینے دو تم کل سیکھ لینا اوکے۔ وہ اس کے گال پہ اپنا احساس دلاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ عبیر اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے اس کی بے اختیاری پہ سٹپٹا کر رہ گئی۔ علی وہاں سے نکلتے سیدھا کچن کی جانب بڑھا تھا لیکن خالی کچن اس کو منہ چڑھا رہا تھا۔ اس نے درد سے پھٹتے سر کو دباتے قدم نا چاہتے ہوئے بھی زاویار اور ماہا کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ کمرے کا دروازہ بجاتے اسے عجیب سا احساسات نے گھیر لیا۔ اس نے کبھی بھی زاویار کی موجودگی میں یوں ماہا کو کام نہیں کہا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی زاویار کا چہرہ نمودار ہوا۔

ہاں کیا ہوا۔ وہ پریشانی سے گویا ہوا۔ علی کھسیا گیا۔

وہ بھابھی ماں کہاں ہے۔ اس کی بات پہ زاویار کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔ اس نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کیوں کیا کام ہے تمہیں اب اس سے۔

بھائی مجھے ان کے ہاتھ کی کافی پینی ہے۔ وہ مسکینیت سے گویا ہوا۔ وہ اندر جانے سے بھی قاصر تھا۔ وہ دروازے پہ گھیر اڈالے کھڑا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ میری بیوی ہے میرے بھائی۔ کبھی ہم دونوں کو تنہائی بھی فراہم کر دیا کرو۔زاویار سرد لہجے میں بولا۔اب کی بار علی اس کے الزام پہ ہونق ذدہ رہ گیا۔

آپ کا تو ویسے بھی بس نہ چلے ان کے پلوں سے ہی لٹک جائیں۔وہ تلملا کر رہ گیا۔

ارے علی بھائی آپ۔وہ اس کے پھیلے ہوئے بازو سے نکلتے اس کے سامنے آئی تھی۔زاویار نے غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

وہ مجھے کافی پینی تھی۔اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو۔

بہت زحمت ہو گی چلو جاؤ اب یہاں سے۔زاویار نے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔

زاویار کیا ہو گیا ہے میں ویسے بھی ہمارے لیے چائے بنانے جا رہی ہوں۔علی بھائی کی کافی بھی بنا دوں گی۔وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولی۔زاویار نے دانت پیسے۔اس کے گھر والوں کے آگے تو اور کوئی اسے دکھتا ہی نہیں تھا۔

واہ میرے بھائی۔خود آپ آدھی راتوں کو چائے کا دور چلائیں اور ایک ہم مظلوم کافی کی طلب بھی مٹا دیں۔

تو یہ میری بیوی ہے۔میں اسے کسی بھی وقت کوئی بھی کام کہہ سکتا ہوں۔زاویار نے اسے جتایا۔ماہا ان دونوں کی بحث پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے زینے اتر گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زاویار بھی نہ بچے ہی بن جاتے ہیں۔وہ ساس پین چولہے پہ رکھتے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔رافعہ جو اپنے بیٹے کی دودھ کی بوتل لیتے کچن میں آئی تھی اس کی بڑبڑاہٹ پہ قہقہہ ضبط نہ کرسکی۔ماہا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

توجب تک تم بچے نہیں لاؤں گی میری جان۔زاویار بھائی تو بچے ہی رہیں گے نا۔اب تمہیں غوروفکر کرنے کی ضرورت ہے۔وہ اس کی ٹھوڑی چھوتے ہوئے بولی۔ماہا خفیف سی ہوتے چہرہ جھکا گئی۔

ویسے ماہا اب تمہیں سچ میں گڈنیوز کے متعلق سوچنا چاہیے۔اس گھر میں اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود ایک سناٹا سا ہے۔بچوں کی کلکاریاں۔

بھابھی پلیز۔وہ شرم سے سرخ پڑتے بس اتنا ہی بول پائی۔رافعہ نے سلیب سے پشت ٹکائی۔

خیر تمہاری شادی کو کتنا عرصہ گزر گیا ہے۔وہ علی کیلیے کافی بنانے میں محو تھی۔وقتاً فوقتاً رافعہ کی نگاہیں وہ خود پہ صاف محسوس کررہی تھی۔اس کے اچانک سوال پہ چونک گئی۔

چار ماہ۔وہ مختصر بولی اور چائے کپ میں انڈیلنے لگی۔

چار ماہ کافی ہوتے ہیں ویسے ایک دوسرے کو سمجھنے کیلیے۔اب بچہ کرو اور اسے سمجھو۔انہیں ایک بار پھر پٹری سے اترتا دیکھ وہ سٹپٹا گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھابھی آپ بھی نا۔ سو جائیں جا کر۔ نیند آپ پہ سر پہ چڑھ گئی ہے۔ وہ جھینپتے ٹرے لے کر کچن سے باہر نکل گئی۔ رخ کمرے کی جانب تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے متلاشی نگاہیں پورے کمرے میں دوڑائی۔ وہ اسے ٹیرس پہ کھڑا دکھائی دیا۔ وہ ٹرے لیے وہی چلی آئی۔

یہاں کیا کر رہے ہیں آپ۔ وہ ٹرے میز پہ رکھتے ہوئے بولی۔ زاویار نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے پھر میں ذرا اپنا تھیسز کا کام دیکھ لوں۔ چائے یاد سے پی لیجیے گا۔ وہ سکون سے بولتی اس سے پہلے کہ باہر کی جانب بڑھتی زاویار نے اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیتے گرل سے لگاتے اپنے حصار میں لیا۔ ماہا سانس روک گئی اور سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا سوچ رہے ہیں۔ وہ اس کی آنکھیں پڑھتے سنجیدگی سے بولی۔ زاویار چہرہ جھکائے دھیمے سے ہنسا۔

سوچ رہا تھا کہ تم میرے گھر والوں کیلیے کتنا ضروری ہو۔ اس کی سرگوشی پہ ماہا نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپ کب سے یہ سوچ رہے ہیں۔ وہ ہنس کر بولی۔ اس کی ہنسی پہ زاویار کا سب کچھ وارنے کا جی چاہا تھا۔

اس لڑکی کو پول میں کیوں گرایا تھا۔ ایک بار پھر اس کے سوال پہ ماہا کو تپ چڑھ گئی۔ اس نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا۔

آپ کی سوئی اس لڑکی پہ ہی کیوں اٹکی ہوئی ہے وہ چیخ کر بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب اتنی حسین لڑکی میری آنکھوں کے سامنے پانی میں گری اور اسے گرانے والی بھی میری بیوی افسوس تو ہوتا ہے نا۔وہ اس کے لہجے میں افسوس در آیا تھا۔

کچھ زیادہ ہی دکھ نہیں ہو رہا آپکو۔ کبھی اتنا پریشان آپ میرے لیے تو نہ ہوئے۔وہ خفگی بھرے لہجے میں بولتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔زاویار نے اس کی کنپٹی پہ پھول کھلائے۔ماہا خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

میں ماننے والی نہیں۔اس لیے یہ اوچھے ہتھکنڈے مت آزمائیں۔وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے جتانے والے لہجے میں بولی۔زاویار نے لو دیتی نگاہوں سے اس کے تیور دیکھے۔

یونو میری زندگی میں صرف ایک ہی لڑکی ہے جو میرے دل کے انتہائی قریب ہے۔اس کے ہر معاملے میں شدت پسند رہا ہوں میں۔اس پہ حق پورے حق سے جتایا ہے۔جو میرے علاوہ کسی اور کو اہمیت تو غصہ آتا ہے۔جس کی ایک نگاہ سے میرے دل پہ پھوار پڑتی ہے۔جس کے لبوں سے اپنا نام سن میری سماعتیں بھی رقص کرتی ہیں۔جس کی نگاہوں کے وار میرا دل سہہ نہیں پاتا۔جس کے گالوں پہ میرے نام سے شفق پھوٹتی ہے۔جس کے دل پہ صرف میرا نام ہے۔جو میرے رگ وپے میں اس طرح سما چکی ہے کہ اس کے بغیر سانس لینا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔جانتی ہو وہ لڑکی کون ہے۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے گھمبیر لہجے میں بولا۔ماہا کھوئی کھوئی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ زاویار ظفر کی بیوی ہے۔ وہ ماہا زاویار ہے۔ وہ اس کے گلابی پڑتے گالوں کو سہلاتے شدت بھرے لہجے میں بولا۔ ماہا کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہوا جا رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

یہ تو میری محبت تھی آپ کیلیے۔ آپ کی محبت۔ کیا میری موجودگی یا غیر موجودگی سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ خوفزدہ لب و لہجے میں بولی جیسے وہ اس بات سے انکار کر دے گا۔ زاویار اس کے ڈر پہ ہولے سے ہنسا۔

فرق پڑتا ہے تبھی تو تم اس وقت میرے کمرے میں میری بیوی کی حیثیت سے موجود ہو۔ اس نے ماہا کی ناک دباتے ٹال مٹول سے کام لیا۔ ماہا کا دل ابھی بھی مطمئن نہیں ہوا تھا مگر پھر بھی بمشکل مسکرا دی۔

کہاں جا رہی ہو۔

مجھے کام ہے زاویار۔ وہ دھیمے سے بولی۔ دل ایکدم ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

کبھی کبھی ڈھکے چھپے لفظوں میں کی گئی بات کو سمجھ لینا چاہیے کم عقل لڑکی۔ وہ اس کی کنپٹی پہ انگلی بجاتے ہوئے بولے۔ لہجے میں ہلکے ہلکے غصے کی آمیزش تھی۔ ماہا نے الجھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ اس کی ایسی باتیں ہی تو سمجھنے سے قاصر تھی۔

ابھی بھی کوئی شکایت ہے کیا مجھ مظلوم سے۔ بتاؤ کیا شکایتیں ہیں مجھ سے۔ وہ بھی اب کی بار اکھڑے لہجے میں بولا۔ ماہا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بتا کر بھی کیا فائدہ آپ نے کونسا باز آجانا ہے۔وہ تڑخ کر بولی۔ایک تو اس کی ناراضگی پہ وہ خود ناراض ہو جایا کرتا تھا۔

تو کیوں یہ طریقے آزماتی ہو جب جانتی ہو میں بدلنے والوں میں سے نہیں۔وہ اس کی لٹ کھینچتے ہنستے ہوئے بولا۔ماہانے نظریں چرائی۔

ہنستے بھی اتنا اچھے سے ہیں کہ بندہ ناراضگی برقرار نہ رکھ سکے۔وہ دل ہی دل میں اس کی ہنسی کی نظر اتارتے ہوئے بولی۔

چلو اب تو میں ہنس دیا نا اب تو کم از کم ناراضگی ختم کرو۔وہ اسے ساتھ لگاتے ملتجیانہ لب و لہجے میں بولا۔ماہانے بدک کر شاکی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

میری ناراضگی سے آپ کی ہنسی کا کیا تعلق۔وہ بوکھلا کر بولی۔

ابھی تو تم میری نظر اتار رہی تھی۔مجھے لگا ناراضگی ختم ہو گئی۔وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولتے اسے ساکت کر گیا۔

آپ کو کیسے۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی سختی سے اپنی آنکھوں کو میچ گئی۔زاویار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ماہا اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ سی ہو گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شرمندہ کیوں ہو رہی ہو یار۔اپنے شوہر کی ہی نظر اتار رہی تھی اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔اس نے اس کے نزدیک جھکتے عقب میں میز پہ رکھا کپ اٹھاتے لبوں سے لگایا۔ماہانے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔اگلے ہی لمحے اپنی آنکھوں پہ اس کا لمس محسوس کر وہ اپنا دل سنبھالتی رہ گئی۔

مت دیکھا کرو ایسے۔ان نگاہوں کے وار یہ کمزور سا دل سہہ نہیں پاتا۔وہ اس کی ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے اسے لیتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ماہانے نم نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا۔اگلے ہی لمحے خود میں ہمت مجتمع کرتے وہ اس کے عین سامنے آئی تھی۔وہ جو چائے پی رہا تھا اس کے اچانک اپنے سینے پہ سر رکھنے پہ وہ چونک گیا۔

ماہ کیا ہوا میری جان۔وہ اس کے پشت سہلاتے ہوئے دھیمے سے بولا اور کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا تھا۔

تھینکیو۔اس کا بھیگا لہجہ اس کی سماعتوں میں گونجا۔زاویار نے اسے الگ کرنا چاہا لیکن وہ مضبوطی سے اسے تھام گئی۔

تھینکیو مجھے زاویار دینے کیلیے۔ تھینکیو مجھے خود سے جڑے اتنے سارے رشتے دینے کیلیے۔ تھینکیو مجھے وہ سب دینے کیلیے جو میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔پہلے میں بہت ناشکری ہوا کرتی تھی لیکن پھر ماما کے جانے بعد میں نے ان کی باتیں یاد کر کے اپنی کہانی اللہ کے سپرد کردی تھی پھر میں یہ سوچ بھی کیسے لیتی کہ اس کا اختتام برا ہوگا۔اس کا اختتام تو ازل سے ہی اچھا لکھا گیا تھا زاویار ظفر کی صورت میں۔اس کی بات پہ زاویار ساکت رہ گیا۔اس نے اسے خود سے الگ کرتے چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ رشتے میں نے تمہیں نہیں دیے۔ انہیں تم نے خود پایا ہے ماہا۔ مجھے اتنا اچھا اور خاص مت سمجھو۔ میں بہت عام سا انسان ہو یار۔ وہ اس کے آنسو پونچھتے گزارش کرنے والے انداز میں بولا۔ ماہا آنکھوں میں نمی لیے مسکرا دی اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے اپنی آنکھوں سے لگایا تھا۔ زاویار اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔

آپ عام بلکل نہیں ہے۔ آپ بہت خاص ہیں اپنی حیثیت ماہا سے پوچھیں۔ آپ کو اپنا آپ معتبر لگنے لگے گا۔ وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ زاویار نے ہوش میں لوٹتے اسے خود میں بھینچ لیا۔ یہ لڑکی اس کیلیے کس قدر اہم تھی یہ اگر وہ اسے لفظوں میں بتا دیتا تو وہ خود پہ رشک کرتی لیکن اسے اظہار کرنا آتا ہی کب تھا۔

****

صبح جس لمحے اس کی آنکھ کھلی۔ معیز کی کروٹ اسی کی جانب تھی۔ نجانے کتنی ساعتیں وہ کھوئی کھوئی کیفیت میں اس کے خوبرو چہرے کو ہی تکتی رہی تھی۔ ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کی خوبصورتی کو محسوس کرنا چاہا مگر پھر نجانے کیا سوچ کر ہاتھ پیچھے کھینچ گئی۔ گہرا سانس بھرتے اپنے بکھرے بالوں کو سمیٹا اور خاموشی سے اٹھتے کمرے سے ملحقہ کھڑکی کی جانب بڑھی۔ باہر صبح ابھی پوری طرح سے نہیں ہوئی تھی۔ گردن موڑ کر دیوار پہ لگی گھڑی کو دیکھا جو صبح کے پانچ بجا رہی تھی۔ نماز میں کچھ وقت ہی باقی تھا۔ واشروم سے وضو کرکے وہ جوں ہی باہر نکلی وہ بھی نیند سے جاگ چکا تھا۔ اس نے اسے نظر انداز کرتے جائے نماز بچھا کر نماز کی نیت باندھ لی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس نے جائے نماز اس کے آگے بچھائی تھی۔ حوریہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ نماز سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ بنا اسے مخاطب کیے دوبارہ بیڈ پہ لیٹ کر سو گیا۔ حوریہ اس کی حرکت پہ دانت کچکچا

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کر رہ گئی اور غصے سے اپنی سائیڈ پہ رکھا تکیہ اٹھاتے اس کے منہ پہ مارا تھا۔ وہ جو ہلکی ہلکی نیند میں جا رہا تھا اس کی حرکت پہ پیشانی پہ شکنیں سجائے اسے دیکھا۔

یہ کیا حرکت ہے۔

یہ میرا ابھی کمرہ ہے اب۔ بیڈ پہ پھیلنے کی بجائے اپنی حدود میں رہیں اور ان حرکتوں سے میں صوفے پہ جانے سے رہی یہ تو سوچنا چھوڑ ہی دیں۔ سوؤں گی تو میں اس بیڈ پہ ہی۔ وہ سر جھٹک کر بولتے کروٹ بدلتے لیٹ گئی۔ معیز تلملا کر رہ گیا۔ ایک اس لڑکی نے ایک ہی رات میں اسے تارے دکھا دیے تھے نجانے ابھی آگے کیا کیا دیکھنا باقی تھا۔ وہ تکیہ اپنے چہرے پہ رکھتے دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔ انہی سوچوں کے درمیان کب وہ دوبارہ نیند کی وادیوں میں اترا اسے خود بھی خبر نہ ہوئی۔ اگلی بار اس کی آنکھ کمرے میں آتی سورج کی کرنوں کی بدولت کھلی تھی۔ ساتھ ہی الارم کی آواز اس کی سماعتوں میں زور و شور سے گونجی تھی۔ یہ سب کام اسے جگانے کو ہی کیے گئے تھے۔ وہ وقت کا خیال کرتے تیزی سے واشروم کی جانب بڑھا۔ اگلے پندرہ منٹ میں وہ نک سک سا تیار کمرے سے باہر نکلتے لاؤنج کی جانب بڑھ رہا تھا جہاں سے ہلکا ہلکا بولنے کی آوازیں آ رہی تھی۔

حور یہ بیٹا معیز کو جگا دینا تھا۔ نائمہ کی آواز پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی وہی ٹھہر گیا شاید اس کا جواب سننا چاہتا تھا۔

اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے تمسخرانہ انداز میں ہنسا۔

جاگ جائیں گے خود ہی آنٹی۔ ویسے بھی میں الارم لگا کر آئی ہوں۔ اس کے جواب پہ جہاں انہوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا وہی معیز گڑبڑاتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا مطلب۔وہ سیدھی ہوئی۔

ان کے کہنے کا مطلب ہے کہ اٹھا کر آئی تھی یہ مجھے۔ساتھ الارم بھی لگا آئی تھی میرے کہنے پہ۔معیز نے موقع پہ پہنچتے تصحیح کی۔نائمہ اور ظفر ہلکے پھلکے ہوتے مسکرا دیے البتہ معیز نے ایک سرد نگاہ اس کے لاپرواہ انداز پہ ڈالی جسے ابھی بھی اپنے بولے گئے الفاظ کا ادراک نہیں ہوا تھا۔

بابا خالہ آجائیں ناشتہ تیار ہے۔ماہا کی آواز پہ وہ سب اپنی جگہ سے اٹھتے ناشتے کی ٹیبل کی جانب بڑھے جہاں سب پہلے سے ہی موجود تھے۔حوریہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں پہلی بار گھبرائی تھی۔اپنے گھر میں وہ صرف تین لوگ ہی تھے۔

بیٹا جی کھانا شروع کریں۔ظفر کی نرم آواز پہ وہ ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

جی انکل۔

انکل نہیں بابا کہو مجھے ماہا اور عبیر کی طرح آپ بھی۔وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولے تو اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔ناشتے سے فارغ ہوتے ہی معیز اپنے موبائل پہ آنے والی کال کو سنتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔اس دوران علی کی رگِ ظرافت ایک بار پھر پھڑکی تھی۔

ویسے حوریہ۔ایک مشورہ دیتا ہوں غور کرنا۔حوریہ نے اس کی بات پہ دانت پیسے۔جانتی تھی کوئی ایسی ویسی بات ہی کرے گا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شادی کے بعد بیویاں شوہروں کے آگے پیچھے گھومتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہیں۔اس نے حوریہ کی۔ معلومات میں جیسے اضافہ کیا تھا۔

علی خاموشی سے ناشتہ کرو۔زاویار نے بنا اس کی جانب دیکھتے تیز لہجے میں اسے باور کروایا۔

مت بھولیں یہ جو آپ کی بیوی آپ کے آگے پیچھے گھومتی ہیں نا یہ بھی میری ہی بدولت ہے۔کلاسز دی تھی میں نے انہیں کیوں بھابھی ماں۔ علی نے اس کی۔ آواز کو کسی کھاتے میں نہ لاتے ماہا کو بھی درمیان میں گھسیٹا تو وہ خفیف سی ہوتے چہرہ جھکا گئی۔زاویار نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ منہ بناتے چہرہ جھکا گیا۔حوریہ کو اندازہ ہوا تھا کہ دونوں بھائی جہاں اس کی عزت کرتے تھے وہی اس کے غصے سے ڈرتے بھی تھے۔

جاؤ حوریہ دیکھو معیز کو۔نائمہ جو ان دونوں میں نجانے کیوں سرد جنگ محسوس کر چکی تھی نرمی سے بولی تو وہ کرسی کھسکاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔رخ کمرے کی جانب تھا۔اس نے ڈرتے ڈرتے جوں ہی کمرے میں قدم رکھا اگلے ہی لمحے اس کی بازو معیز کی سخت گرفت میں تھا۔

منتظر ہی تھا میں کہ کب آپ اس کمرے کو شرف بخشیں گی۔

کیوں ایک بار پھر بے عزتی کروانے کا دل ہو رہا تھا کیا۔وہ کسما کر بولی لیکن دوسری جانب گرفت قابل ستائش تھی۔

بی ان یور لمٹس حوریہ۔وہ تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔حوریہ نے ستائشی انداز میں سر تا پا اس کا جائزہ لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے ڈیئر ہسبینڈ آپ کے منہ میں بھی زبان ہے جو آگ برسانا جانتی ہیں۔وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔معیز نے تیز نگاہ اس پہ ڈالی اور اس کا بازو چھوڑ دیا۔

کیا ضرورت تھی باہر وہ سب کرنے کی حوریہ۔کمرے میں جو ہمارے درمیان ہے خدارا اسے ہمارے درمیان ہی محدود رہنے دیں۔پورے گھر والوں کو کیوں انولو کر رہی ہیں آپ۔وہ افسوس سے بولا۔

کیوں گھر والوں کو بھی پتہ ہونا چاہیے نا کہ یہ شادی انکل کی خوشنودی کی خاطر کی گئی ہے۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے دل جلانے والے لہجے میں بولی۔معیز ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔اگلے ہی لمحے وہ ایک تاسف بھری نگاہ اس پہ ڈالتے تیز قدموں سمیت وہاں سے نکلتا چلا گیا۔حوریہ نے ڈریسنگ سے پشت ٹکاتے بمشکل امنڈ آنے والے قہقہے کو روکا تھا۔

****

ولیمے کی تقریب سے فراغت حاصل ہوتے ہی ماہا کا ارادہ اپنے یونی کے کام کو وائنڈ اپ کرنے کا تھا تبھی تھیسز کا کام کرنے کی بدولت کمرے میں آئی تھی لیکن کمرے میں آتے ہی جوں ہی زاویار نے فون بند کر کے رکھا ماہا کو اس کی حرکت جلا کر راکھ کر گئی تبھی تند لہجے میں بولی۔

کس سے فون پہ بات کر رہے تھے آپ۔وہ جو اسے فون پہ بات کرتا دیکھ چکی تھی اس کے اندر آتے ہی فون بند کر کے رکھتا دیکھ پیشانی پی شکنیں سجائے بولی۔زاویار نے چونک کر اس کا پھولا منہ دیکھا۔

کسی سے بھی نہیں بس ایک ضروری کال تھی۔ وہ لاپرواہی سے بولا۔ ماہا نے سر جھٹکا اور غصیلی نگاہوں سے اسے گھورا۔ زاویار اس کی گھورتی نگاہیں مسلسل خود پہ محسوس کر سکتا تھا۔ اس نے اگلے ہی لمحے موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اسے دیکھ کر بھنویں اچکائی۔

کیا ہوا گھور گھور کر کیا دیکھ رہی ہو۔ وہ ناسمجھی سے گویا ہوا لیکن اس کی گھوریوں میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ زاویار مسکراہٹ دبا گیا۔

آنکھوں کے راستے نگلنے کا ارادہ ہے کیا۔ وہ بمشکل اپنی ہنسی پہ قابو پاتے ہوئے بولا۔

آپ کو نگل کر مجھے اپنی جان سولی پہ لٹکانی ہے کیا۔ وہ تڑخ کر بولتے سر جھٹک گئی۔ زاویار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

آپ ہمیشہ میرے آتے ہی فون کیوں بند کر دیتے ہیں۔ وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے کھردرے لہجے میں گویا ہوئی۔ زاویار نے چونک کر تفصیل سے اس کا جائزہ لیا۔

یار کوئی ضروری بات نہیں تھی بس ایسے ہی تھانے سے فون تھا تو وہ سن رہا تھا۔ کس قدر شکی مزاج عورت ہو۔ وہ ناگواری سے بولتے سر جھٹک گیا۔ ماہا نے شاکی نگاہوں سے اسے گھورا۔

کیا بات کر رہے تھے تھانے والوں سے۔ وہ اس کا بازو تھام کر رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے بولی۔ زاویار نے مخصوص انداز میں بھنویں اچکائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رافع کو جو سزائے موت سنائی گئی تھی عدالت والوں نے اس کے جرم کی بنا پہ اس کی تاریخ ملتوی کی جا رہی تھی لیکن میں اس حق میں بلکل نہیں تھا اسی لیے دوبارہ وہی تاریخ رکھوا دی ہے۔وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے بولا۔ماہا کے ہاتھوں کی گرفت اس کے بازو پہ ڈھیلی پڑی تھی۔وہ خاموشی اختیار کر گئی۔

اب نہیں کچھ بولو گی۔وہ دانت کچکچا کر بولا۔

وہ بس۔وہ بمشکل مسکرائی۔

اسی لیے نہیں بتانا چاہتا تھا تبھی خاموش تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ تم ان باتوں کو لے کر سٹریس لو جس میں تمہارا کوئی عمل دخل ہی نہیں ہے۔وہ اس کا گال تھپتھپاتے دھیمے لہجے میں گویا ہوا۔ماہا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔اگلے ہی لمحے اس کا سر چکرایا تھا۔اس نے ساتھ رکھی کرسی کا سہارہ لیتے خود کو گرنے سے بچایا۔زاویار اس کی جانب متوجہ نہیں تھا تبھی دھیان نہیں دے پایا۔وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتے بیڈ پہ آگئی۔گھر میں مصروفیات کی بدولت وہ اپنے تھیسز پہ بلکل دھیان نہ دے پائی تھی۔اب اسے جلد از جلد یہ کام مکمل کرنا تھا۔زاویار ایک بار پھر فون کان سے لگائے ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔ابھی اسے کام میں مصروف بیس منٹ ہی بیتے تھے کہ اپنے نزدیک سرسراہٹ محسوس کر اس نے چونک کر دائیں جانب دیکھا جہاں بیٹھا زاویار اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔وہ چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے گویا ہوئی۔اس سے پہلے کہ زاویار اس کی گود سے لیپ ٹاپ لیتے سائیڈ پہ رکھتا ماہا نے تنبیہی نگاہوں سے اسے گھورا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دور رہیں مجھ سے۔پہلے نظر انداز کرلو اور پھر جب میں کام کر رہی ہوں تو پاس آنے کا بہانہ چاہیے۔

مجھے۔اور وہ بھی بہانہ محترمہ میں جو کرتا ہوں ڈنکے کی چوٹ پہ کرتا ہوں۔اب زیادہ چوں چراں بند کرو اور پیچھے کرو اس لیپ ٹاپ کو۔وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔

اوہ میں تو ڈر گئی۔وہ دل جلانے والے لہجے میں بولتے ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

کیا کر رہی ہو یار یہ لیپ ٹاپ تو بند کرو کم از کم۔اب کی بار وہ اکتاہٹ آمیز لہجے میں بولا۔

نظر نہیں آرہا آپکو کہ تھیسز کا کام کر رہی ہوں۔یہ نہ ہوا آپ سے کہ اپنی اکلوتی بیوی کی کچھ مدد ہی کروادوں۔بس تنگ کرنے سب سے پہلے پہنچتے ہیں۔وہ تیزی سے انگلیاں چلاتے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔زاویار نے بغور اس کی لامبی انگلیوں کی حرکت کو تکا۔آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا۔

نظر آپ پر سے ہٹیں تو اطراف میں گھمانے کی جرأت کروں نا۔وہ دلفریبی سے بولتے اس کی جانب جھکا۔ماہا بدک کر اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔

زاویار کام کرنے دیں۔میں بے حد مصروف ہوں۔وہ روہانسے لب و لہجے میں بولی۔

مجھے بھی میرا کام کرنے دو۔میں بھی بے حد مصروف ہوں۔وہ اس کی بات کو کسی کھاتے میں نہ لاتے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کس قدر جھوٹے تھے نا آپ۔شادی کے شروع شروع میں پڑھو اور جب پڑھ رہے ہیں تو پڑھنے نہیں دینا۔سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔وہ چیخ کر بولی۔زاویار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ماہا نے ناراضگی سے اسے دیکھا۔

یار شوہر کو نظر انداز کرنے والی عورتیں اللہ کی ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔مجھے بھی تو وقت دیا کرو۔اب پڑھائی کا کیا کام۔اس لیپ ٹاپ کتابوں کو نہ چاٹا کرو۔مجھے پڑھا کرو بس۔وہ اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹتے اس کی تمام تر توجہ لیپ ٹاپ سے ہٹانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ماہا نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا اور اس کا سر تکیے پہ رکھتے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔زاویار نے تیوریاں چڑھائی۔

تھانے دار تو شاید غلطی سے بن گئے ہیں آپ۔ڈگری تو مجھے یقین ہے کہ آپ نے فلرٹ میں کی ہوئی ہے۔وہ اس کی من مانیوں سے تنگ آکر بولی۔زاویار کے گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی جسے اس نے سرعت سے سمیٹ لیا۔

یہ کیا حرکت ہے یار۔ماہا نے لیپ ٹاپ بند کرنے کے دوران کوئی جواب نہ دیا بس اپنے کام میں مصروف رہی۔

لگتا ہے بہری ہو گئی ہو۔وہ اسے عاجز کرنے کی خاطر بولا اور کسی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو چکا تھا۔

کم از کم اطلاع تو دیتی جاؤ کہ جا کہاں رہی ہو تاکہ تمہیں ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔اسے دروازے کی جانب جاتا دیکھ عقب سے ہی اس نے ہانک لگائی۔ماہا تپ گئی۔

مرنے جا رہی ہوں۔وہ وہی سے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔زاویار نے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھتے اسے اپنی نگاہوں کے حصار میں لیا اور وہی نیم دراز ہوتے پلکیں جھپکائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو اچھا ہے تمہیں ڈھونڈ کر وقت ضائع نہیں کرنا پڑے گا۔ دھیان سے مرنا۔ ماہا جو اس سے کچھ اچھا سننے کی خواہش مند تھی اس کی اگلی بات پہ اس کے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔ وہ ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے باہر نکل گئی۔ زاویار ہنستے ہوئے بیڈ پہ چت لیٹ گیا۔

وہ مسلسل بڑبڑاتے ہوئے جوں ہی نیچے لاؤنج میں پہنچی وہاں صرف ظفر حوریہ اور عبیر موجود تھے۔ خالہ کی فیملی کچھ شاپنگ کرنے کی خاطر مال گئی تھی۔ اس نے اپنے لیے چائے بنانے کا سوچا اور کچن کی جانب بڑھی مگر راستے میں ہی چکر آنے کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔ علی جو کسی سے فون پہ مصروف اندر کی جانب ہی آرہا تھا فوراً اس کی طرف بھاگا۔

بھابھی ماں۔ آپ ٹھیک ہیں نا۔ اس نے اسے سہارہ دیتے۔ صوفے پہ بٹھایا۔ ماہا نے بمشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ بس چکر آگئے شاید تھکاوٹ ہے شادی کی۔ میں چائے بنانے ہی جارہی تھی۔ وہ اس کی بات پہ دھیمے سے بولی۔

بھابھی آپ مجھے بول دیتی میں بنادیتی۔ عبیر اس کی حالت کے پیشِ نظر فوراً بولی۔

ارے کیا ہو گیا ہے ایک ذرا سا چکر تو آیا ہے میں جاتی ہوں۔ وہ ان سب کو ٹالتے کچن کی جانب بڑھ گئی۔ حوریہ نے بھی اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔ وہ کچن میں بھی مسلسل بڑبڑا ہی رہی تھی۔

اب میں بھی انہیں مخاطب نہیں کروں گی۔ اپنی باری ان کا کام بے حد ضروری ہوتا ہے لیکن ہمارا۔ ہمارے کام کا کیا۔ یکدم اس کی نگاہ کچن کے دروازے پہ کھڑی حوریہ کی جانب اٹھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے حوریہ آؤ۔ وہ ساس پین چولہے پہ رکھتے مسکرا کر بولی۔ جواباً وہ بھی دھیما سا مسکرا دی۔

کس سے بات نہیں کرو گی تم۔

زاویار سے اور کس سے۔ شادی سے پہلے اور ایون کے شادی کے شروع میں بھی یہ کمٹمنٹ کی گئی تھی کہ میری پڑھائی پہ کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی لیکن اب ایک تھیسز بنانا میرے لیے محال ہو گیا ہے۔ وہ اپنے احساسات کا اظہار کر رہی تھی اور حوریہ کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔

ارے تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔ معیز بھائی نے تھوڑی نا کوئی ایسی کمٹمنٹ کی ہو گی۔ وہ ہنستے ہوئے اسے دلاسہ دینے لگی۔

ویسے مزے کی بات سارے شوہر ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ کمٹمنٹ کی ہو یا نہیں لیکن بیوی پہ حق ایسے جماتے ہیں جیسے۔ ایکدم اس کی نگاہ حوریہ کی جانب اٹھی جو کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی۔ اسے شدت سے احساس ہوا کہ وہ نئی نویلی دلہن تھی اسے اس کے سامنے ایسی باتیں قطعی نہیں کرنی چاہیے تھی۔

لیکن پھر بھی صرف تھیسز ہی رہ گیا ہے نا۔ اب تک میں نے پورا سمسٹر یہاں پڑھا ہے۔ زاویار مجھے خود کھینچ کھینچ کر ساتھ لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی میں اکتا جاتی ہے۔ وہ دودھ میں پتی ڈالتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔ حوریہ کے چہرے کا رنگ کچھ حد تک بحال ہوا۔ ماہا گہرا سانس بھرتے کپ لینے کی خاطر کیبن کی جانب بڑھی مگر ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی بدولت وہ بری طرح زمین بوس ہوئی تھی۔

ماہا۔ حوریہ چلا کر اس کی طرف بڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نہیں نہیں کچھ نہیں ہوا۔

بس کر جاؤ کچھ نہیں ہوا ایسے ہی بولی جا رہی ہو۔ علی زاویار بھائی۔ وہ اسے سہارہ دے کر اٹھاتے ہوئے بولی۔ چاہے وہ گائنی کی ڈاکٹر نہیں تھی جو جو شک و شبہات اسے ہو رہے تھ ےوہ اس جانب ہی اشارہ کر رہے تھے۔ اب تو ویسے بھی شادی کے بعد یہ فطری سا عمل تھا۔ کچھ ہی دیر میں لاؤنج میں سب کھڑے اسے ہی گھور رہے تھے۔ حوریہ کے کہنے پہ علی نے فوری طور پہ ڈاکٹر کو فون کر کے گھر بلا لیا تھا۔

کیا ہے آپ سب ایسے کیوں گھور رہے ہیں۔ وہ جل کر بولی۔

جب پوری پوری رات لیپ ٹاپ استعمال کرو گی۔ آنکھوں پہ زور ڈالو گی۔ نیند نہیں پوری لو گی تو یہی نتیجہ نکلے گا پھر۔ وہ سختی سے بولا۔ ماہا نے روہانسی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

لیکن کام بھی تو ضروری۔

اپنی صحت سب سے پہلے ہے ماہا۔ مجھے وقت کی پابندی جہ کرنے والے لوگوں سے شروع سے ہی اکتاہٹ ہوتی ہے یو نو ویری ویل۔ جب مجھے تمہاری پڑھائی لکھائی سے کوئی ایشو نہیں ہے تو پھر صحت خراب کرنے۔

بھائی ڈاکٹر آ گئی ہیں۔ علی دانت پیستے ہوئے اس کی توجہ ڈاکٹر کی جانب مبذول کر گیا۔ زاویار نے ناراض نگاہ اس پہ ڈالی اور ایک جانب ہو گیا۔ حوریہ ماہا کو اٹھاتے نیچے ہی رائقہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔ ساتھ ہی ڈاکٹر کو بھی آنے کا اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب اتنا بھی کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہو گیا تھا کہ یوں تنہائی میں ڈاکٹر سے ملاقات کرنی پڑ جائے۔زاویار کو اب واضح بے چینی ہونے لگی۔

ارے کیا ہو گیا آپ سب کو۔ایسے کیوں کھڑے ہیں۔معیز کی حیران کن آواز پہ سب نے بیک وقت گردن موڑتے اس کی جانب دیکھا جو آج آفس سے جلدی لوٹ آیا تھا۔زاویار کے چہرے سے اضطراب صاف واضح تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد حوریہ جوں ہی کمرے سے باہر نکلی۔زاویار تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔

کیا ہوا اماں ٹھیک ہے؟کہاں ہے وہ۔حوریہ نے کمرے کی جانب اشارہ کیا جہاں سے ڈاکٹر باہر آرہی تھی۔وہ بنا کسی کی جانب دیکھے سیدھا کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

اوکے حوریہ میں چلتی ہوں۔خیال کیجیے گا۔وہ مسکرا کر بولتے باہر کی جانب بڑھی تو حوریہ نے مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے اسے الوداع کیا۔ان کے جاتے ہی وہ ان سب کی جانب مڑی۔

کیا ہوا آپ سب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔

سب ٹھیک ہے نا بیٹا جی۔ظفر پریشانی سے بولے۔حوریہ نے انہیں تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا تبھی سر ہلایا۔

ویسے تو سب کچھ ٹھیک ہے لیکن شاید یہ خبر سننے کے بعد کچھ ٹھیک نہ رہے۔اس نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھایا۔سب کی منتظر نگاہیں اسی پہ جمی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بابا آپ دادا بننے والے ہیں۔وہ ہنس کر بولتے وہاں موجود ہر فرد کو زندگی کی نوید سنا گئی سوائے علی کے۔وہ ابھی تک ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

کیا بولا تم نے۔

وہی جو تم نے سنا کہ تم چاچو بننے والے ہو۔اب گھر میں تم سب سے چھوٹے ہو اس بات کا ٹیگ تمہارے اوپر سے ہٹ جائے گا۔وہ ہنس کر بولی۔علی نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے وہ اچھل کر معیز اور ظفر کے گلے لگا تھا۔

ہم چاچو بننے والے ہیں۔وہ ہنستے ہوئے بولا۔آنکھوں میں نمی سی چھلکی تھی۔حوریہ نے نرم گرم نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جن کی آنکھوں میں نمی اسے بھائیوں کی آپسی محبت کا بہت اچھے سے بتا گئی تھی۔اس نے مسکرا کر عبیر کو ساتھ لگایا تھا۔ظفر نے بے ساختہ آسمان کی جانب دیکھتے اس ذات کا شکر ادا کیا تھا جس نے انہیں یہ دن دکھانا نصیب کیا تھا۔

****

زاویار کو کمرے میں آتا دیکھ ماہا نے تیزی سے اپنا حلق تر کیا۔چہرے پہ الگ سرخی دوڑ گئی۔

کیا ہوا ہے تمہیں۔چہرہ کیوں اتنا سرخ پڑ رہا ہے۔وہ اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے پریشانی سے بولا۔ماہا نے چہرہ جھکایا۔صد شکر تھا کہ اسے کچھ بھی علم نہیں تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کک۔کچھ بھی نہیں۔بس ایسے ہی چکر آ گیا تھا۔ چلیں باہر چلتے ہیں۔وہ ہڑبڑاہٹ میں اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کا بازو تھامتے ہوئے بولی۔زاویار نے مشکوک نگاہ اس پہ ڈالی اور قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

اب تم نے آدھی رات کو کسی بھی قسم کا ان ہائیجینک فوڈ کھایا یا رات دیر تک لیپ ٹاپ یا موبائل استعمال کیا تو میں نے ہر چیز پہ پابندی لگا دینی ہے۔گوڈاٹ۔

اس موقع پہ تو کم از کم اس سے نرمی سے پیش آؤ۔ظفر کی سخت آواز پہ اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ماہا کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

بھابھی ماں بھابھی ماں۔آپ نہیں جانتی کہ آپ نے ہمیں کتنی بڑی خوشی دی ہے۔علی نے تو اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے باقاعدہ گھما ہی ڈالا۔حوریہ نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

علی چھوڑو اسے۔ایسی حالت میں یہ کرنا مناسب نہیں ہوتا۔حوریہ نے اسے ڈپٹا تو وہ خجل سا ہو گیا۔معیز کی نگاہ نجانے کیوں اس کی جانب اٹھی تھی۔علی کو یوں بولتے وہ اسے اپنے پن کا احساس دلا گئی۔

اوہ سوری سوری۔

بہت مبارک ہو بھابھی۔عبیر اس کے سینے سے لگی تو زاویار نے اپنی پیشانی مسلتے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے۔معیز نے آگے بڑھ اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو وہ نرمی سے مسکائی۔

یہاں ہو کیا رہا ہے آخر۔وہ الجھ کر بولا۔ظفر ہنستے ہوئے اس کے نزدیک آئے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

گدھا باپ بننے والا ہے مگر عقل وہی کی وہی ہے۔ ظفر نے ہنستے ہوئے اسے خود میں بھینچا مگر ان کے انکشاف پہ ابھی تک وہ سکتے کی کیفیت میں تھا۔ ماہا نے انگلیاں مسلی۔ وہ سب اسے ساتھ لگاتے مبارکباد دے رہے تھے اور وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

بھابھی ماں کل ہی آپ کے کمرے میں چاروں جانب بس میری تصویریں ہو گی۔ ایک اور زاویار ظفر ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔ علی کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھینپ گئی۔ زاویار کا سکتہ ٹوٹا۔ ا

کمرے میں آنا ذرا ماہا۔ ماہا کی دھڑکنیں ساکت رہ گئی۔ اس نے تشویش کے عالم میں زاویار کی چوڑی پشت کو تکا جو اب زینے چڑھ رہا تھا۔ وہ ان سب کو ایک نظر دیکھتے اس کے تعاقب میں چل دی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اسے کمرے میں ٹہلتا ہوا دکھائی دیا۔ ماہا نے مٹھیاں بھینچ کر کھولی۔ زاویار نے چونک کر اسے دیکھا اور اس کے نزدیک آتے اندر کیا اور دروازہ بند کر دیا۔ ماہا کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔

یہ نیچے سب کیا کہ رہے تھے۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں بولا۔

زاویار جو آپ نے سنا۔ وہ سرسراتے لہجے میں بولی۔

تم بتاؤ اپنے منہ سے۔ میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔ وہ اس کے دونوں بازو تھامتے ہوئے ملتجیانہ لہجے میں بولا۔

زاویار۔ وہ آپ۔ آپ بابا بننے والے ہیں۔ کیا آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔ وہ اپنے وہم کو جھٹک کر بولی۔ لہجہ خود بخود بھیگ گیا تھا۔ زاویار نے اگلے ہی لمحے بنا کسی تاخیر کے اسے خود میں سمیٹ لیا۔ ماہا ساکت رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خوشی۔ بہت چھوٹا لفظ ہے یار۔ میرے جذبات کی ترجمانی کیلیے۔ میں بتا نہیں سکتا کہ میں کیسا محسوس ہو رہا ہوں۔ الفاظ ساتھ دینے سے انکاری ہیں یار۔ وہ نم لہجے میں بولتے آخر میں ہنس دیا۔ ماہا نے اس کے سینے پہ سر رکھتے آسودگی سے آنکھیں موند لی۔

تھینکیو ماہا۔ اس کی آواز شدت جذبات سے کپکپا کر رہ گئی۔ ماہا نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور انگلیوں کے پور سے اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔ زاویار نے جھک کر محبت سے اس کی پیشانی پہ بوسہ دیا تو وہ آسودگی سے مسکرا دی۔ ایک خوش کن سا احساس اس کے رگ و پے میں اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اگلے ہی لمحے اس نے ماہا کو خود سے الگ کیا اور اسے بیڈ پہ بٹھایا تھا۔

تم یہی بیٹھو میں ابھی آتا ہوں تمہارے لیے دودھ وغیرہ لے کر ساتھ حور یہ سے سب کچھ پوچھ بھی لوں گا۔ وہ اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کرواتے ہوئے بولا۔

زاویار ابھی تو صرف شروع۔

یہاں سے نیچے قدم بھی مت اتارنا ماہ۔ آئی ایم وارننگ یو۔ وہ اس کا گال تھپتھپاتے تحکم بھرے لہجے میں بولا۔ ماہا کو اس کی ہٹ دھرمی پہ تاؤ تو بہت آیا لیکن فلحال اس کی خوشی کی خاطر خاموشی اختیار کر گئی۔ اب کیا پورے نو ماہ اسی بیڈ پہ بیٹھ کر گزرنے تھے۔ اس کیلیے مزید ایک ٹینشن سر پہ سوار کھڑی تھی۔ زاویار کے آگے بولنے کی بھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی ویسے بھی اس کے غصے سے ماہا کی جان جاتی تھی۔ وہ ان سب سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا گئی اور خود میں پنپتے اس نئے احساس کو محسوس کرتے مسکرا کر

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آنکھیں موند گئی۔ آج اسے محسوس ہوا تھا کہ اس کے جینے کا مقصد اس دنیا میں موجود ہے۔ چہرے پہ ایک الوہی سی چمک تھی۔ نیچے سے شور کی آوازیں آرہی تھی لازماً خالہ کی فیملی آچکی تھی اور اس کے کمرے میں ہی دھاوا بولنے کا ارادہ بھی رکھتی تھی۔ وہ ہنستے ہوئے سر جھٹک گئی۔

****

یار تم پریشان مت ہو۔ یہ جو میں آج کر رہا ہوں یہ۔ صرف عارضی طور پہ ہے۔ پرمننٹ تو تم ہی کہلاؤ گی نا۔ وہ اس وقت لان میں ٹہلاتے سرگوشی میں کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ عبیر جو اسے ظفر کا پیغام دینے باہر آئی تھی وہی ٹھہرتے درخت کی اوٹ میں ہو گئی۔ دل بے ساختہ سکڑ کر پھیلا۔

یہ کک۔ کس سے بات کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے سر سراتے لہجے میں خود سے مخاطب تھی۔

تم پھر رو رہی ہو یار۔ مت رو پلیز۔ میں ختم کر دوں گا یہ سب۔ پھر کوئی نہ ہو گا ہمارے درمیان۔ اس کی بات پہ عبیر کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ وہ تیزی سے چلتے اس کی جانب بڑھی۔ حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

علی۔ عبیر کی آواز پہ اس نے تیزی سے مقابل کو کچھ بولتے فون کاٹا اور رخ اس کی جانب موڑا۔

کس سے بات کر رہے تھے۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے بولی۔ علی نے ستائشی انداز میں اس کا مالکانہ روپ دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں جس سے بھی بات کروں اب یہ بھی تمہیں بتانا پڑے گا کیا۔ وہ ہنستے ہوئے اس کی بات کاٹ گیا۔ عبیر نے مٹھیاں بھینچی۔

میرے ساتھ یہ تماشہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کس سے بات کر رہے تھے۔ وہ اب دبے دبے لہجے میں چلائی۔ انکھوں میں ناگواری کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

دوسری بیوی سے۔ اس کے اعتراف پہ عبیر نے صدماتی کیفیت میں اسے دیکھا۔ آنکھوں میں جلتی جوت ایکدم بجھ گئی۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

دد۔ دوسری بیوی سے۔ اس نے اس کی بات کا دہرایا۔ علی نے بنا کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں تیرتی سرخی دیکھ علی نے ناسمجھی سے بھنویں اچکائی مگر اس وقت تک عبیر اس کا گریبان تھام چکی تھی۔

میرے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش بھی مت کیجیے گا علی۔ مت بھولیں مجھے اس کمزور سی عبیر سے یہ بنانے والے بھی آپ ہیں۔ یہ ناہو اس عبیر کا سارا غصہ آپ پہ ہی نکل جائے۔ وہ اس کے گریبان جکڑتے ہوئے دھیمے سے چلائی۔ علی اس کی حرکت پہ بوکھلا گیا۔

چھوڑو مجھے کوئی دیکھ لے گا۔

تو دیکھیں کوئی پھر میں سب کو بتاؤں گی کہ آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ آپ میرے سے شادی کر کے بھی خوش نہیں ہیں آپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

خاموش رہو عبیر۔ علی نے اسے گھڑکا۔

نہیں رہوں گی میں خاموش۔ آپ کو اسے چھوڑنا ہو گا ورنہ میں ابھی زاویار بھائی کے پاس۔ اس سے پہلے کہ وہ اندر کی جانب جاتی علی نے اس کی کلائی کو بروقت اپنے شکنجے میں لیا۔

دماغ خراب ہو چکا ہے تمہارا۔

ہاں ہو چکا ہے خراب۔ جس کا جی چاہتا ہے آتا ہے مجھے دھوکا دے کر چلا جاتا ہے۔ میں بھی بیوقوف سی سب کی باتوں میں آجاتی ہوں۔ پاگل ہوں میں اور آپ نے مجھے پاگل بنایا ہے۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ علی نے آئبرو اچکائی۔

بیوقوف تو اب تم بلکل بھی نہیں رہی جانِ علی اور رہی بات تمہارے پاگل ہونے کی تو تمہارا تو معلوم نہیں لیکن مجھے تو تم پاگل بنا رہی ہو وہ بھی بہت اچھے سے۔ وہ ایکدم اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے چہرے پہ جھکتے ہوئے بولا۔ عبیر نے خوفزدہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

ایسے مت گھورو یار مجھے ڈر لگتا ہے۔ وہ مسکین سی صورت بناتے بولا ساتھ ہی اس کی آنکھوں کو چوما تھا۔ عبیر نے کسمسا کر اپنا آپ اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔

ڈر لگتا ہوتا نا تو آج آپ دوسری شادی نہ کرتے۔ کیا پتہ تیسری بھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تیسری کیا یار میں نے تو دوسری بھی نہیں کی۔ مجھے اپنی پہلی بیوی سے بہت ڈر لگتا ہے یار۔ نہ ہی مجھے اس کی آنکھوں میں آنسو برداشت ہے۔ اس کی بات پہ عبیر نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

تو پھر وہ فون۔

وہ فون تو بس تمہیں تنگ کرنے کی خاطر ایک مذاق تھا۔ بس اپنے لیے تمہاری تڑپ دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ شرارت سے بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولا۔ عبیر نے غصے سے اس کے سینے پہ ہاتھ مارا تو وہ ایکدم کھل کر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

آئندہ ایسا مذاق بھی نہیں کرنا آپ نے۔ اس نے شہادت کی انگلی اٹھائی۔ علی نے اس کی انگلی اپنی گرفت میں لی اور ڈرنے کی ناکام اداکاری کی تھی۔ اب کی بار عبیر بھی اس کے ڈرنے پہ کھکھلا کر ہنس دی۔

عبیر یہ ماہا کا کھانا تم کمرے میں پہنچا آتی ہو۔ حوریہ نے مصروف سے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔ عبیر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

عبیر تم بیٹھو۔ میں جاتی ہوں ویسے بھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی میری جب سے لوٹی ہوں۔ مبارکباد بھی دے آؤں گی۔ وہ اس کا گال سہلا کر حوریہ کی جانب بڑھی جو بوا کے ساتھ میز پہ رات کا کھانا لگا رہی تھی۔

معیز کل آفس سے فراغت حاصل کرتے ہی حوریہ بیٹے کو اس کے گھر لے جانا۔ شادی کو دو دن ہو گئے ہیں وہ گئی ہی نہیں ملنے گھر والوں سے۔ ویسے کی رات کو بھی اس نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔ ایسے مناسب نہیں

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لگتا۔ ظفر کی ڈھکی چھپی بات پہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے پہ مجبور ہوئے۔ اگلے ہی لمحے دونوں نے نگاہیں چرا لی۔

****

اگلی صبح معمول کی بر عکس نہایت خوشگوار تھی۔ کھڑکی سے چھن سے پڑتی دھوپ کی بدولت اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولی۔ گھڑی پہ نظر پڑتے ہی وہ ہڑبڑا کر اپنی جگہ پہ اٹھ بیٹھی جو ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔ وہ اتنی لیٹ تک کیسے سوتی رہی تھی۔ اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں بائیں جانب گھومی جہاں معیز بھی پوری شان سے سویا ہوا تھا۔ وہ تلملا کر رہ گئی۔ اگر وہ سوئی رہ گئی تھی تو کم از کم وہ تو اٹھ سکتا تھا۔ نجانے اسے کس چیز کی نیندیں چڑھی ہوئی تھی۔ ویسے بھی آج اسے مما کی طرف جانا تھا تبھی اس کا چہرہ جگمگا رہا تھا۔ اپنی جگہ سے اٹھتے وہ نجانے کیا سوچ کر اس کی جانب آئی اور مسکراہٹ دبائی۔ سائیڈ ٹیبل پہ رکھے پانی والے جگ کو دیکھ اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔ اس نے بنا آواز کیے وہ جگ اٹھایا اور اس کا سارا پانی معیز کے اوپر انڈیل دیا۔ اس اچانک ہوئی افتاد پہ وہ گھبرا کر اپنی جگہ پہ اٹھ بیٹھا لیکن سامنے کھڑی حوریہ کو دیکھ اس کی آنکھیں شعلے اگلنے لگی۔

یہ کیا گھٹیا حرکت ہے۔ وہ سرد لہجے میں بولتے اپنے گیلے بالوں کو سنوارنے لگا۔ حوریہ نے چہرہ جھکاتے مسکراہٹ ضبط کی۔

روزانہ کی طرح باہر جا کر سب کے سوالات کے جوابات مجھے دینے ہوتے ہیں آج میں شرمندہ نہیں ہونا چاہتی اسی لیے شرافت سے اٹھیں اور میرے ساتھ باہر چلیں۔ وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتی اسے زہر سے بھی انتہائی کوئی بری چیز لگی تھی۔ جب اس نے شادی کی پیشکش کی تھی اس وقت وہ کیا تھی اور ابھی ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا کہ یہاں ساری کایاں پلٹ ہوگئی تھی۔

انف از انف حوریہ۔ آپ مجھ پہ اپنی مرضی نہیں تھوپ سکتی۔ وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے وارن اسے وارن کر رہا تھا اور حوریہ بنا گھبرائے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

ہو کیئرز ڈئیر ہسبینڈ۔ ساری زندگی سب کی مرضی پہ تو چلتے آئے ہیں۔ باقی کی زندگی میری مرضی پہ چل لیں۔ وہ کیا ہے نا۔ بیوی بھی راضی اور زندگی بھی سہل۔ وہ دل جلانے والے انداز میں بولتی اس سے پہلے اس کے قریب سے گزرتے باہر کی جانب بڑھتی معیز نے اس کے ہاتھ کو سختی سے تھام لیا اور اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔ وہ بمشکل اس کے سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

میرے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈتی ہیں نا آپ۔ حوریہ اس کی بات پہ کھل کر ہنسی اور بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

اگر مجھے آپ کے قریب آنا ہوا نا تو میں بہانہ تو کم از کم بلکل نہیں کروں گی بلکہ پورے حق سے آؤں گی۔ کیا ہے نا شوہر ہیں آپ میرے۔ وہ پنجوں کے بل اونچا ہوئی اور اس کے شیو زدہ گال سے گال سہلاتے ہوئے اس کی سماعتوں میں رس گھولتے ہوئے بولی۔ معیز کا سارا وجود اس کی پیش رفت پہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ حوریہ نے بمشکل اپنی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مسکراہٹ ضبط کی۔وہ اس کے سائیڈ سے نکلتا واشروم میں بند ہو گیا۔اپنے گال پہ اس کی شیو کی چبھن اسے ابھی بھی محسوس ہوئی تھی۔چہرے پہ یکلخت خوبصورت رنگ بکھر گئے۔کھڑکی کے پار دیکھتے اسے اندازہ ہوا کہ موسم نہایت آبر آلود ہو رہا تھا۔اس نے آنکھیں موندتے ٹھنڈی ہوا کو روح میں اترتا محسوس کیا تھا۔اگلے بیس منٹ میں وہ دونوں نک سک سے تیار آگے پیچھے آئینے کے سامنے کھڑے تھے۔معیز وقتاً فوقتاً اس پہ نگاہ ڈال لیتا اور یہ نگاہوں کا کھیل حوریہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔وہ اچانک مڑی اور اس کے آگے پھیل کر کھڑی ہو گئی۔

چھپ چھپ کر کیوں دیکھ رہے ہیں ڈیئر ہسبینڈ۔کھل کر دیکھیں حق سے دیکھیں۔وہ اس کا کالر درست کرتے میٹھے لہجے میں بولتی اسے اچھا خاصا زچ کر گئی۔

مجھے ایسا کوئی شوق لاحق نہیں ہوا ابھی۔اس نے حوریہ کے ہاتھ ہٹائے۔

اچھا تو پھر ٹیڑھی نظروں سے کون دیکھ رہا تھا مجھے ابھی۔ویسے میں نے سنا تھا کہ آپ کو نیوی بلیو کلر بہت پسند ہے لیکن آپ اندازہ بھی ہو گیا۔معیز سمجھ گیا کہ اس نے جان بوجھ کر اس کا ضبط آزمانے کی خاطر یہ رنگ پہنا ہے۔ویسے بھی ہلکی پھلکی تیاری میں ہی وہ اس کا ایمان بری طرح ڈگمگا رہی تھی۔حجاب کو پن اپ کرتے وہ اس کی جانب مڑی اور مسکرا کر اسے دیکھا۔

چلیں ڈیئر ہسبینڈ۔اس کے لہجے کی کھنک پہ نجانے کیوں معیز کی انکھیں مسکرائی تھی۔اس کا سر کسی ٹرانس کی کیفیت میں اثبات میں ہلا تھا۔حوریہ نے اس کے بازو میں ہاتھ ڈالا تو معیز نے چونک کر اسے دیکھا وہ اسے ہی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

دیکھ رہی تھی۔ وہ افسوس سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔ لاؤنج میں پہنچتے ہی انہیں اندازہ ہوا کہ وہ سب لان میں بیٹھے پکوڑوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ موسم ہی انتہائی اچھا تھا تبھی سب نے چائے اور پکوڑے کھانے کو ترجیح دی تھی۔

معیز بھائی آپ کھائیں گے۔ عبیر نے دور سے ہی پوچھا۔ زاویار نے ماہا کے لاکھ اصرار کے باوجود اسے پکوڑے بنانے کی اجازت نہ دی تھی تبھی عبیر اور عنایہ کچن میں مصروف تھی۔ وہ بس ان کی کچن میں ہلکی پھلکی مدد کروا رہی تھی بقول زاویار۔

نہیں میں نہیں کھاؤں گا بیٹا۔ وہ جھکے سر سمیت بولتے اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

ایسے موسم میں پکوڑے کوئی پاگل ہی نہیں کھائے گا۔ حوریہ کے ارشادات سن جہاں سب کے ہاتھ رکے وہی معیز نے ذرا سا چہرہ اٹھاتے اسے دیکھا جو لاپرواہی سے کھا رہی تھی۔

آپ مجھے پاگل کہہ رہی ہیں۔ معیز پتھریلے لہجے میں بولا جو کسی کا لحاظ بھی نہیں کرتی تھی۔

ایسے پاگل کو پاگل نہیں کہتے ڈیئر ہسبینڈ۔ حوریہ کی اگلی بات پہ علی کے منہ سے چائے فوارے کی صورت میں باہر نکلی تھی وہی ماہا نے خاموشی سے چائے اس کے سامنے رکھے میز پہ رکھی تھی۔ معیز اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ زاویار نے سرد نگاہوں سے علی کو دیکھا جو مسلسل دانت نکوس رہا تھا۔

میں پاگل لگتا ہوں آپکو۔ وہ دانت پیستے ہوئے چلایا۔ سب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حوریہ اس کے یوں چلانے پہ چائے کا کپ چھوڑتے اپنی جگہ سے اٹھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ پاگل ہی ہیں کیونکہ نارمل لوگ فضول میں چلاتے بھی نہیں ہے۔وہ بھی اب کی بار حساب بے باک کرنے کے موڈ میں تھی۔ماہانے الجھ کر زاویار کو دیکھا جس کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

آپ سب گھر والوں کے سامنے مجھے پاگل کہ رہی ہو اور خاموشی سے سنتا رہوں۔وہ دانت کچکچا کر بولا۔حور یہ کی سیٹی اگلے ہی لمحے گم ہوئی۔وہ یہ بات تو سرے سے ہی فراموش کر چکی تھی۔اس نے مسکین سی صورت بناتے سب کو دیکھا جو بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہے تھے۔

مم۔میں ابھی آئی۔وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے تیزی سے اندر کی جانب بھاگی تھی۔اس کے بھاگنے پہ وہ سب جو صدمے کے مارے انہیں ہی دیکھ رہے تھے سب کا قہقہے ابل پڑے۔معیز نے شرمندگی سے اپنی پیشانی مسلی۔

ہوتا ہے میرے بھائی۔بیوی نامی مخلوق ایسی ہی ہوتی ہے۔زاویار نے اس کا شانہ تھپتھپاتے افسوس کا اظہار کیا اور اس کے افسوس پہ ماہا تیکھے چتونوں سے اسے گھورنا نہ بھولی تھی۔

زاویار حسن سے بات ہوئی آپکی۔رائقہ کو کب لا رہا ہے۔

بابا جی ہوگئی تھی۔ان شا اللہ کل آپ کی بیٹی آپ کے پاس ہوگی۔وہ اب ان کی باتوں کا جواب دینے لگا۔ماہا خاموشی سے اندر چلی آئی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہا۔اس کی نگاہیں مسلسل باہر محسوس کر زاویار نے اب کی بار جھنجھلا کر اسے پکارا لیکن ابھی بھی اس کی تمام تر توجہ باہر کی جانب ہی تھی۔

اس قدر حسین نظارہ تمہارے سامنے موجود ہے لیکن نجانے کیوں تمہاری نگاہیں بھٹک کر کہی اور جا رہی ہے۔زاویار نے اس کی نگاہوں کا مرکز خود کے علاوہ کسی اور چیز کو محسوس کر تیز لہجے میں اسے باور کروایا۔ارادہ اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کا تھا۔ماہا جو چمکتی نگاہوں سے سامنے دکھائی دیتے منظر کو تک رہی تھی چونک کر اس کی جانب پلٹی اور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے۔سب کو بنا بنا کر دے کر اب وہ تھک چکی تھی۔اب جب کھانے کا وقت آیا تھا تو وہ کیا دیکھتی بھی نا۔

آپ سے بھی حسین نظارہ اس وقت میرے لیے وہ ہے جس کیلیے گھنٹہ میں خوار ہوئی ہوں اسی لیے معذرت۔اس نے بالوں کو تیزی سے جوڑے میں لپیٹتے سنجیدگی سے میز کی جانب اشارہ کیا۔زاویار کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔وہ خوار ہوئی تھی مطلب اس کے انکار کے باوجود اس نے پکوڑے بنائے تھے۔

یہ سب تمہاری کارستانی ہے نا۔اس نے مشکوک نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔پہلے پہل تو پول کھل جانے پہ ماہا گھبرائی مگر پھر ایکدم اترا کر چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے مظلومیت سے اثبات میں سر ہلایا۔زاویار نے کڑی نگاہوں سے اسے گھورا۔

جی بلکل میرے علاوہ اس گھر میں یہ کام کر کون سکتا ہے۔اتنی محنت لگتی ہے اس کام میں لیکن جب کام ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد تو زندگی کے بھی مزے ہیں اور ہمارے بھی۔ایک اس چیز کیلیے تو مجھے خوار ہونے میں مزہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آتا ہے۔ آپ تو تو میں نے ایسے ہی لارا لگایا تھا اور آپ نے مان بھی لیا۔ وہ ہنستے ہوئے بولی۔ زاویار نے تاسف سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا۔

میں کیسے بھول گیا کہ ماہا صاحبہ پوری دنیا کو بھول سکتی ہے ماسوائے کھانے کے۔ اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔ ماہا نے گردن اکڑائی۔ وہ اسے ٹوکنا چاہتا تھا لیکن پھر نجانے کیا سوچ کر رک گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ روک ٹوک بھی اچھی نہیں تھی اور اس بارے میں کل رات ہی خالہ اسے آدھے گھنٹے کا اچھا خاصا لیکچر دے چکی تھی۔ اس وقت میں اسے سپیس دینے کا حکم صادر کر چکی تھی وہ اسے تاکہ وہ زاویار سے بدگمان نہ ہو ویسے بھی ایسی حالت میں موڈ سونگز بھی بہت ہوتے تھے۔

چلیں اب یاد آ گیا نا اب جلدی سے یہ چٹنی پلیٹ میں ڈالیں اس سے پہلے یہ ٹھنڈے ہو جائیں۔ وہ جلدی سے بولتے کرسیوں کی جانب بڑھ گئی جہاں عین وسط میں رکھے میز پہ پکوڑے موجود تھے اور اب انہی پکوڑوں کے ساتھ باقی تمام گھر والے بھی اس کے ساتھ بھرپور انصاف کرنے میں مصروف تھے۔ جتنی تیزی سے ماہا کا منہ چل رہا تھا اتنی ہی تیزی سے زبان بھی چل رہی تھی۔ وہ جو ان سب چیزوں سے جتنا دور بھاگتا تھا اپنے ہاتھ میں موجود چٹنی دیکھ پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔

زاویار آئیں نا۔ ماہا کی آواز پہ وہ تمام سوچوں کو جھٹکتے اس کی جانب بڑھا تھا۔ اب یہ سب کرنا تو لازم تھا کیونکہ اب یہاں بات ایک کی نہیں بلکہ دو کی تھی۔ لبوں پہ دھیمی سی مسکان سجائے وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا بول رہی تھیں آپ باہر۔ معیز کی بھاری آواز پہ حوریہ نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔ آج اس کی غلطی تھی اور وہ اسے مانتی بھی تھی۔

دیکھیں ایم سوری۔ میں سچ میں بھول۔ اس سے پہلے کہ اپنی بات مکمل کرتی معیز نے اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

اتنی اکڑ اتنا حوصلہ کہ میرے سے لڑنے چلی ہیں آپ۔ بھولیں مت ہیں آپ ایک عورت ہی اور مرد کے " آگے عورت کمزور اور بے بس ہی رہتی ہے۔ "معیز نے اس کی اڑتی رنگت سے حظ اٹھایا اور چھوٹے چھوٹے قدم اس کی جانب بڑھانے لگا۔ حوریہ حلق تر کرتے دیوار سے جا لگی۔ معیز نے دونوں ہاتھوں سے اطراف میں گھیرا بناتے اسے اپنے حصار میں لیا۔ اگلے ہی لمحے اپنی گردن پہ نازک بازوؤں کا حصار محسوس کر وہ اپنی جگہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ حواس جیسے سلب ہو چکے تھے۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ مقابل ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہے۔

کیا لگا تھا آپکو کہ آپ میرے قریب آکر یوں مجھے ڈرا سکتے ہیں دھمکا سکتے ہیں اور میں ڈر بھی جاؤں گی۔ " آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ سرکتے اس کے گال پہ آن ٹھہرے۔ معیز نے سکتے کی کیفیت میں اسے دیکھا۔ اس کے حواس گم ہونا شروع ہو گئے۔ چہرے پہ سرخی دوڑ گئی۔

حوریہ بیہیو۔ "وہ اس کی جرأت پہ ششدر ہوتے تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔ حوریہ نے اس کا لہو چھلکاتا چہرہ" دیکھ بمشکل اپنی ہنسی پہ قابو پایا اور اس کے مزید نزدیک ہوتے آنکھوں میں آنکھیں ڈالی۔ دائیں ہاتھ کی انگلی وہ مسلسل اس کے گال پہ پھیر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ارے ایسے کیسے۔ آپ شوہر بن سکتے ہیں تو کیا بیوی کا کوئی حق نہیں ہوتا۔" وہ اس کی گردن میں بازو حمائل کرتے ہوئے دلفریبی سے گویا ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھ معیز جھنجھلا گیا۔ وہ اس کی سیٹی گم کرنا چاہتا تھا یہاں اس کی ہی ہوا ٹائٹ ہو گئی تھی۔

ارے میرا پیبا شوہر شرما گیا۔" وہ بول کر خود ہی قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ معیز اس کے تبصرے پہ دانت کچکچا کر رہ گیا تبھی اس کے ہاتھ اپنے گال پہ ہٹائے تھے۔

بے حیا۔" وہ سر جھٹکتے بڑبڑایا۔"

ارے سیاں جی آپ ہیں نا حیادار۔ یہی کافی ہے۔ ہم تو بھئی بے حیا ہی اچھے۔" وہ مزے سے بولتے اسے ٹھوکا" مارتے ہوئے بولی۔ معیز بے بسی سے اسے آنکھیں دکھا کر رہ گیا۔

اگر مزید وقت ضائع کرنا ہے تو مجھے بتا دیں میں جاؤں آفس وہ اب جان بوجھ کر اس سے الجھ رہا تھا۔ حوریہ نے تیزی سے خود کو سنوارا مبادہ وہ سچ میں نہ چھوڑ جائے۔ اب کی بار وہ دونوں ایک ساتھ باہر کی جانب بڑھے تھے۔ سب سے ملتے وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے تھے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی زن سے حوریہ کے مائیکے بڑھائی تھی۔ سگنل پہ گاڑی روکتے ہی حوریہ کی نگاہ معیز کی جانب کھڑے بچے کی جانب اٹھی تھی جس کے ہاتھ میں گجرے موجود تھے۔ اس نے ایک خاموش نگاہ معیز پہ ڈالی جس کی نگاہ ابھی اس جانب نہیں اٹھی تھی۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کی جانب جھکتے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تھا۔ معیز نے غصے سے اسے گھورا جواب

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ڈیش بورڈ پہ رکھے اس کے والٹ میں سے ہزار کا نوٹ نکالتے اس بچے کی جانب بڑھا رہی تھی۔ معیز حیرانگی سے اس کے حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا تھا۔

جب بیوی پہلو میں بیٹھی ہوئی ہو تو گجرے لے لیتے ہیں اور اگر بیوی عزیز ہو تو کچھ نوٹ وار کر بھی دے دیے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔اس کی مسکراتی آواز پہ معیز کی سٹیرینگ پہ گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

بھائی دے دیں نا۔ وہ بچہ اب ضد پکڑ چکا تھا۔ معیز نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی۔ حوریہ نے شانے اچکاتے اس کے والٹ میں سے دو ہزار کے نوٹ نکالے اور اسے موقع دیے بغیر معیز کے سر سے وارے تھے۔ معیز اپنی جگہ پہ ساکت رہ گیا۔

یہ لو۔ تمہارے بھائی کو ابھی میں عزیز نہیں ہوں وہ کیا ہے نا ان کے بابا کو میں پسند تھی بس اسی وجہ سے اس گھر میں لائی گئی ہوں۔ سگنل کھلتے ہی اس نے گاڑی آگے کی جانب بڑھائی تھی لیکن حوریہ کی باتیں ابھی بھی اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ اس کے گھر کے باہر گاڑی روکتے ہی حوریہ خاموشی سے گاڑی سے باہر نکل آئی۔

کیا ہوا میں آپ کو عزیز نہیں تو۔ آپ مجھے بہت عزیز ہیں ڈیئر ہسبینڈ۔ وہ اس کی جانب آئی اور شیشے پہ جھکتے اس کا گال کھینچتے ہوئے بولی۔ معیز کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

آپ اندر نہیں آئیں گے کیا۔ وہ اندر جاتے جاتے واپس مڑی۔

نہیں آفس میں ضروری کام ہے۔ رات میں ملاقات ہوتی ہے سب سے۔ واپسی پہ میں ہی لینے آؤں گا۔ وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ حوریہ شانے اچکاتے گھر کے اندر گھس گئی۔ کچھ یاد آنے پہ وہ دوبارہ باہر نکلی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

مجھ سے عاجز مت آجایئے گا کیونکہ اچھی بیویاں وہی ہوتی ہیں جو شوہر کو اچھی طرح پریشان کرتی ہیں۔ وہ مزے سے اسے ایک بار پھر زچ کرتے ہنستے ہوئے اندر چلی گئی۔ گاڑی سٹارٹ کرتا معیز نا چاہتے ہوئے بھی اس کی بات یاد کرتے ہنس دیا تھا۔

****

معیز آپ نے آتے ہوئے حوریہ کو پک کرنا ہے۔" وہ آفس کے تمام کام نپٹا کر اسے ہی لینے جانے کی تیاریوں" میں تھا تبھی اس کا موبائل زور و شور سے بجا تھا۔ سکرین پہ ابھرتے ظفر کے نمبر کو دیکھ کر اس نے سرعت سے فون کان سے لگایا لیکن ظفر کی بات سن وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے صرف ایک اسے ہی پرواہ نہیں ہے حوریہ کی۔

جی بابا مجھے یاد ہے۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا اور اپنی چابیاں اٹھاتے باہر کی جانب بڑھا۔ "

آج کل بہت کچھ بھولنے لگے ہیں آپ سوچا یاد کروادوں۔" ان کے طنزیہ لب و لہجے پہ وہ گاڑی کا دروازہ" کھولتے کھولتے ٹھٹکا پھر کچھ سوچ کر سر جھٹک گیا۔

پریشان مت ہو بہت بڑی ذمہداری سونپ دی ہے آپ نے۔ چاہ کر بھی بھول نہیں سکتا۔ خیال رکھیں آپ" اپنا میں آپ کی بہو کو لے کر گھر پہنچتا ہوں۔" اس نے تیزی سے بات سمیٹی۔

بہو نہیں بیٹی۔" وہ بے ساختہ اس کی تصحیح کرتے اسے مسکرانے پہ مجبور کر گئے۔ اس نے جی اچھا کہتے فون کاٹا" اور اسے ڈیش بورڈ پہ رکھتے گاڑی حوریہ کے مائکے کی جانب بڑھائی تھی۔ گھر کے باہر گاڑی روکتے ہی اس نے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہارن پہ ہاتھ رکھا لیکن اندر سے کوئی بھی نہیں آرہا تھا۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے گاڑی سے اترا اور گھر کی بیل بجائی تھی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد باہر نکلتی خدیجہ کو دیکھ وہ فوراً سے پیشتر سنبھلا اور نا سمجھی سے بھنویں اچکائی۔وہ بھی شاید اس کی آمد سے انجان تھی۔انہوں نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اندر آنے کا کہا۔وہ بھی انہیں سلام کرتے ان کی تقلید میں اندر چلا آیا۔حوریہ پہ اسے بے تحاشہ غصہ آیا تھا۔

آنٹی حوریہ۔"وہ ٹھٹھکی۔ان کا ٹھٹھکنا معیز کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہا۔"

وہ تو گھر نہیں ہے۔شائستہ کے ساتھ ہسپتال گئی تھی۔"وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔معیز نے دانت پیسے۔"

میں نے انہیں کہا تھا کہ میں رات میں آوں گا۔بابا گھر میں منتظر ہیں ہمارے۔"اس نے بات سنبھالی۔اب کی" بار دانت پیسنے کی باری خدیجہ کی تھی۔

میں کیا کروں اس لڑکی کا مجھے ذرا بھی اطلاع نہیں دی اس نے ورنہ میں اسے کہی جانے ہی نہ دیتی۔آپ بیٹھو" "بیٹا میں بلاتی۔

نہیں نہیں آنٹی آپ ریلیکس رہیں۔میں وہی سے انہیں پک کر لیتا ہوں۔"وہ نرمی سے بولا۔خدیجہ نے اسے" روکنا چاہا لیکن وہ انہیں خیال رکھنے کی تاکید کرتے فون کان سے لگاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔گاڑی میں بیٹھتے اس کے وجود میں غصے کے بھانبھڑ جل رہے تھے۔اتنی لاپرواہی کی امید اسے حوریہ سے بلکل بھی نہیں تھی۔وہ انہی سب سوچوں میں غلطاں گاڑی ہسپتال کی جانب بڑھا رہا تھا معاً ایک مارٹ کے باہر گاڑی کے پاس کھڑی لڑکی پہ اسے حوریہ کا گمان ہوا تھا۔گاڑی نزدیک لاتے ہی اسے اپنے شک پہ یقین کی مہر ثبت ہوتی محسوس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہوئی۔اس قدر سنسان سڑک اور وہ تن تنہالاپرواہی سے گاڑی سے پشت ٹکائے کھڑی تھی۔اس نے شرربار نگاہوں سے اسے دیکھااور ایک جھٹکے سے گاڑی پارکنگ میں پارک کرتے نیچے اترا۔وہ ابھی تک اس کی آمد سے انجان تھی۔آنٹی نے تو کہا تھا کہ وہ شائستہ کے ساتھ ہے تو پھر یہاں تن تنہا کھڑی ہونے کا کیا تک تھا۔

یہاں کس کے ساتھ آئی ہے آپ۔"معیز کی بھاری آواز پہ لاپرواہ کھڑی حوریہ کا دل اچھل کر حلق میں " آگیا۔اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو تیکھے چتونوں سے ہی اسے ہی گھور رہا تھا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔"وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔"

آپ کے دیدار کا جی چاہ رہا تھا اسی لیے آگیا۔"اس کے ٹھنڈے ٹھار لہجے پہ اب کی بار حوریہ نے ناراض نگاہوں" سے اسے دیکھا۔

کبھی اتنا والہانہ دیدار گھر پہ تو نہیں کیا۔"اب کی بار وہ بھی تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے اسے چڑانے والے انداز" میں بولی۔معیز نے تاسف سے دائیں بائیں سر ہلایا۔

ابھی میری چھوڑیں آپ یہ بتائیں کہ آدھی رات کو سڑکوں پہ کونسی سائنس لڑانے کا دل چاہا تھا آپکا۔"وہ تیز" لب و لہجے میں بولا۔غصہ ایک بار پھر سے عود آیا تھا۔

وہ میں آنی کے ساتھ۔"وہ منمنا کر بولی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جب میں نے آپ سے کہا تھا کہ حوریہ کہ رات میں پک کروں گا میں تو پھر یہاں آنے کا کیا مقصد تھا۔ چلیں آ بھی گئی تو کم از کم مجھے ایک فون کر کے آپ اطلاع دے سکتی تھی۔ آپ یہ سب کر کے کیا جتانا چاہ رہی ہیں سب کو کہ ہمارے درمیان کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔" حوریہ نے پہلی بار اسے سخت لہجے میں بات کرتے سنا تھا۔ وہ شرمندہ سی ہو گئی اور خاموشی سے چہرہ جھکاتے اپنی انگلیاں چٹخانے لگی۔

آنی یہی ہے ابھی باہر آجائیں گی۔ میں یہاں اکیلی تھوڑی نہ آئی ہوں۔" اس کی شرمندگی بھی زیادہ دیر کیلیے" نہیں تھی۔ معیز کوفت سے آنکھیں گھما کر رہ گیا۔

خیر چل کر آپ ابھی گاڑی میں بیٹھ رہی ہیں۔ سنسان سڑک ہے میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا۔" اس" نے اپنی گاڑی کی جانب اشارہ کیا۔ حوریہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

نہیں میں آنی ساتھ ہی آئی ہوں تو انہی کے ساتھ ہی جاؤں گی آپ جاسکتے ہیں مجھے کسی سے ڈر ور نہیں لگتا۔ نہ" ہی آپ کو میری بلاوجہ فکر کرنے کی ضرورت ہے۔" وہ تلملا کر بولی۔ معیز نے کٹیلی نگاہوں سے اس ہٹ دھرم لڑکی کو دیکھا۔

عقل کا اندھا بلکل نہیں ہوں میں جوان جہاں لڑکی کو یوں سڑک پہ چھوڑ دوں۔" وہ تیز لہجے میں بولا۔"

جوان جہاں لڑکی آپ کی ذمہداری نہیں ہے۔" معیز کی حیرت سے کھلی آنکھوں کو دیکھ اسے اپنی کہی گئی بات" کا اندازہ ہوا تھا۔ بلکل بھودی سی بات تھی جو وہ کر چکی تھی۔ وہ اسی کی ہی تو ذمہداری تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کین یو پلیز شٹ اپ۔ ہونٹوں پہ انگلی رکھیں اور خاموشی سے اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ جائیں اور جب تک آپ کی آنی نہیں آتی وہاں سے ہلیے گا بھی مت۔" اب کی بار اس کا لہجہ اونچا اور تنبیہی تھا۔ حوریہ نے خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا اور وہی جمی رہی۔

آپ نے تو اپنی ذاتی پراپرٹی ہی سمجھ لیا ہے۔" وہ جلے کٹے لہجے میں بولی۔ معیز نے اپنی پیشانی مسلی اور خود کو ٹھنڈا کرنا چاہا لیکن اس دوران اس کی نگاہیں سامنے کھڑے دو لڑکوں کی جانب اٹھی جو انتہائی فرصت سے ان دونوں کا ہی جائزہ لے رہے تھے۔ اس کا جلال ایک بار پھر امنڈ آیا۔ اب کی بار وہ اسے وہی چھوڑتے تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔ حوریہ کا منہ اس کی حرکت پہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

اگر ان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو ہم ڈراپ کر دیں۔" ان دونوں بائیک سوار میں سے ایک لڑکا بولا۔ حوریہ کا دل سکڑ کر پھیلا۔ وہ بنا کسی تاخیر کے معیز کے تعاقب میں بھاگی اور اس کے بازو کو سختی سے تھام لیا۔ اپنے بازو پہ کسی کا نرم گرم لمس محسوس کر اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں وہ کھڑی مسکینیت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ معیز نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامتے اپنی پشت پہ دیکھا جہاں وہ لڑکے کھڑے ابھی بھی انہیں ہی گھور رہے تھے۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ حوریہ نے تھوک نگلا۔ جانتی تھی اب ان کی شامت پکی ہے۔

شوہر ہیں یہ میرے۔ اگر ابھی کے ابھی یہاں سے دفعہ نہ ہوئے تو شکل کا نقشہ بگاڑ دیں گے۔" وہ اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے جکڑے وہی کھڑے کھڑے چلائی تھی۔ وہ دونوں لڑکے بھی خجل سے ہوتے وہاں سے فرار ہو گئے۔ معیز نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"اب ایسے کیوں گھور رہے ہیں۔ میں نے تو بس ان کی بھلائی۔"

ارے حوریہ معیز۔"شائستہ کی مسکراتی آواز پہ وہ دونوں تیزی سے سیدھے ہوئے تھے۔"

"تم نے بتایا نہیں کہ یہاں آنے والے ہو۔"

آپ کی بھانجی نے آپ کو بتانے کی زحمت نہیں کی ورنہ میں دوپہر میں ہی انہیں اطلاع دے کر گیا تھا" شاید۔"اس نے حوریہ کو دیکھتے جتایا۔

خیر اب ہم نکلتے ہیں بابا انتظار کر رہے ہونگے۔ آپ سے پھر ملاقات ہو گی۔"وہ نرمی سے بولتے ان کی جانب" جھکا۔شائستہ نے محبت سے اس کا شانہ تھپتھپایا۔حوریہ ان کے گلے لگی تو معیز نے واپسی کی جانب قدم بڑھائے تھے۔چہرے پہ نرمی کا شائبہ تک نہیں تھا۔حوریہ دل ہی دل میں ورد کرتے گاڑی میں جا بیٹھی۔معیز نے شائستہ کی گاڑی کے نکلتے ہی گاڑی ظفر ہاؤس کی جانب بڑھائی تھی۔ایک دو بار حوریہ نے کچھ بولنا چاہا لیکن دوسری جانب سے اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ وہ گھر جا کر بات کرنے کا سوچتے خاموشی اختیار کر گئی۔

****

گھر پہنچ کر اسے خوامخواہ ہی شرمندگی ہوئی تھی کیونکہ رائقہ اور حسن وہی موجود تھے۔اسے آج کے دن تو کم از کم معیز کو تنگ نہیں کرنا چاہیے تھا۔سب لوگ لاؤنج میں ہی موجود تھے۔وہ سب سے محبت سے ملتے وہی رائقہ کے ساتھ جگہ سنبھال گئی جہاں بیٹھی وہ ماہا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اتنی تاخیر کیوں کر دی۔" ظفر نے پوچھا۔"

"وہ بابا۔"

مجھے راستے میں کوئی کام یاد آگیا تھا بس اسی لیے دیر ہو گئی بابا۔" حوریہ کے کچھ بھی بولنے سے پہلے معیز نے" مسکرا کر بات سنبھالی۔ حوریہ اسے دیکھ کر رہ گئی جو اب حسن کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ وہ دل ہی دل میں اس کی حرکت پہ معترف ہوتے چہرہ جھکا گئی۔

زاوی بھائی نہیں آئے اب تک بابا۔" رائقہ کی روہانسی آواز پہ ماہا نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ وہ صبح سے اسے" نجانے کتنے فونز کر چکی تھی لیکن نجانے وہ کہا تھا کہ کال بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔

میں نے فون کیا ہے بس آنے والے ہونگے۔" ماہا نے سرعت سے بات سنبھالی۔ وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔"

ویسے تم ایک رات رہو گی نا رائقہ۔" حوریہ کی مسکراتی آواز پہ حسن اور رائقہ کی نگاہیں یکلخت ایک دوسرے" کی جانب اٹھی تھی۔

کیوں حسن بھائی۔" ماہا نے بھی اب کے درمیان میں مداخلت کی۔ حسن نے چونک کر اسے دیکھا اور بمشکل" مسکراتے اثبات میں سر ہلایا۔ اسی دوران زاویار کی آمد پہ حسن مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس سے ملتے وہ رائقہ کی جانب بڑھا۔

کیسا ہے میرا بیٹا۔" وہ رائقہ کی پیشانی چومتے محبت سے بولا۔ آنکھوں میں چھائی سرخی اس کی نیند کی گواہ تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"میں وہاں سب سے زیادہ آپ کو مس کرتی ہوں بھائی۔"

ہاں وہاں حسن تمہیں کھانے کو زیادہ نہیں دیتا ہو گا نا کہ کہی تم مزید موٹی نہ ہو جاؤ۔" علی کی تمسخرانہ آواز پہ" رائقہ نے ناراضگی سے زاویار دیکھا۔زاویار نے ناگواری سے علی کق دیکھا۔

ایک لفظ بھی مزید مت نکالنا۔جو کھانا ہے میرا بیٹا مجھ سے مانگے۔بھائی کس کام کے ہیں۔"وہ اسے ساتھ ہی" لیتے تھکا تھکا صوفے پہ بیٹھ گیا۔ماہا نے بغور اسے دیکھا جس کے چہرے پہ تھکان واضح تھی۔وہ بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئی۔

ویسے علی ایسے ہی تم رائقہ سے موٹی موٹی کہتے تھے۔"حسن کی بات پہ رائقہ نے شاکی نگاہوں سے اسے گھورا" جو نجانے اب کونسی بات چھیڑنے لگا تھا۔

دیکھا آج تم بھی مان گئے نا۔ایک ہی دن میں اندازہ ہو گیا اسے دیکھ لو کچھ شرم کرو۔" علی نے زاویار کے پہلو" سے چپکی رائقہ کو شرم دلانی چاہی۔

"آپکا نہیں کھاتی میں اپنے شوہر کا کھاتی ہوں۔"

لیکن شوہر بیچارہ بھی تو تنگ ہے۔" علی جتانے والے لہجے میں بولا۔"

کس نے کہا تنگ ہے شوہر۔شوہر کی ساری جمع پونجی اب بیوی کیلیے ہی تو ہے۔اس کے علاوہ میرا رشتہ ہی کونسا" ہے۔"حسن کی بات پہ جہاں علی نے آنکھیں سکیڑی وہی رائقہ نے تفاخر سے گردن اکڑائی۔باقی سب ان کی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کھٹی میٹھی نوک جھوک پہ فقط مسکرا رہے تھے۔ رائقہ ماہا کو اشارہ کرتے اپنی جگہ سے اٹھی اور اسے بھی ساتھ آنے کا کہا تھا۔ وہ چاروں ایک ساتھ کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"اتنی بھی کیا جلدی تھی۔ آج رات یہی تو گزارنی ہے تم نے۔"

کس نے کہا۔ "حوریہ کی بازپرس پہ رائقہ لاپرواہی سے ٹانگیں جھلاتے ہوئے بولی۔"

مطلب آپ یہاں نہیں ٹھہر رہی۔ "عبیر نے اس کی بات میں اضافہ کیا۔ رائقہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ ماہا نے" اسے زبردست قسم کی گھوری سے نوازا۔

کیا موت آن پڑی ہے۔ "ماہا تنک کر بولی۔"

موت نہیں آئی محبت آئی ہے۔ اب دل نہیں لگتا ان کے بغیر تو کیسے گزارا کیا جائے۔ رات رہنے کا تو کوئی چانس" نہیں ہاں پورے دن کا سوچا جا سکتا ہے۔ "وہ شرارتی مسکان لبوں میں دبائے بولی۔ ان سب نے معنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھا۔

اچھا تو باہر جو سب کے سامنے حامی بھر کر آئی ہو اس سے کیسے نکلو گی۔ "ماہا سر جھٹک کر بولی۔"

اس سے میں نہیں تم نپٹوں گی۔ "وہ سکون سے اس کے اعصابوں پہ بم پھوڑ چکی تھی۔ ماہا نے تاسف سے نفی" میں سر ہلایا اور تکیہ درست کرنے لگی۔

تم فلحال یہ سب چھوڑو میرے پاس یہاں بیٹھو۔ "اس نے نرمی سے ماہا کو اپنے ساتھ بٹھایا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کب سے موقع تلاش کر رہی ہوں تم سے بات کرنے کا۔ تمہیں معلوم ہے جب مجھے حوریہ نے یہ خبر دی تھی تو میں کیسا محسوس کر رہی تھی۔" ماہا نے مسکراتی نگاہوں سے اس کا جگ مگ کرتا چہرہ دیکھا۔

مجھے بس ایک کیوٹ سا بھتیجا چاہیے۔ بلکل زاوی بھائی جیسا۔" اس کے لہجے میں زاویار کیلیے بس محبت ہی محبت تھی۔

بلکل غلط بات۔ مجھے بھتیجی چاہیے بلکل آپ جیسی بھابھی ماں۔" علی کی بروقت انٹری پہ جہاں ماہا کھسیائی وہی باقی سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ ماہا خجل ہوتے تاسف سے نفی میں سر ہلا گئی۔

بھائی ذرا بات سنیں۔" علی نے زینے چڑھتے زاویار کو مخاطب کیا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔"

آپ کو بیٹا چاہیے یا بیٹی۔" زاویار نے اس کے سوال پہ یکدم ماہا کی جانب دیکھا کچھ ساعتیں اسے دیکھنے کے بعد وہ دھیمے سے مسکرایا۔ ماہا کی سماعتیں اس کا جواب سننے کی خواہش مند تھی۔

کچھ بھی ہو کیا فرق پڑتا ہے۔ اولاد تو ویسے بھی دل کے انتہائی قریب ہوتی ہے۔" اس کے جواب پہ ماہا کے ابھرنے پہ ابھرنے والی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔

آپ رہ رہی ہو نا پھر۔" معیز نے نزدیک بیٹھی رائقہ کو محبت سے ساتھ لگایا۔ اس سے پہلے رائقہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتی ماہا بول اٹھی۔

میرا نہیں خیال ابھی رہنا بنتا ہے۔وہ کیا نئی شادی ہے نا پھر اور ویسے بھی ابھی تو حسن بھائی بھی لیو پہ ہیں تو" ایک ساتھ وقت گزاریں اتنا ہی اچھا ہے۔رائقہ کچھ دنوں میں پھر آجائے گی کیوں رائقہ۔" ماہانے بروقت بات سنبھالی۔اس کی بات پہ حسن کا اترا ہوا چہرہ فوراً کھل اٹھا البتہ رائقہ مظلومیت سے اثبات میں سر ہلا گئی۔ماہانے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔کچھ ہی دیر میں سب سے ملتے وہ دونوں واپسی کی راہ پہ گامزن تھے۔

آپ اتنے خاموش کیوں ہیں۔"رائقہ اس کی جانب سے مسلسل خاموشی محسوس کر تنک کر بولی۔حسن نے" غصیلی نگاہوں سے اسے گھورا۔

تمہارا تو وہاں رہنے کو دل تھا نا اب بھی کیوں آئی ہو وہی رہو نا جا کر۔شوہر کا کوئی خیال ہی نہیں ہے۔مفت میں" "جو مل گیا ہوں۔

اب مفت میں بھی نہیں ملے۔اتنی مشکلوں سے ملے ہیں۔"وہ نروٹھے پن سے بولتی اس کے شانے سے لگی" تھی۔

مزے کی بات جو بھی وہاں ماہانے کہا وہ میں نے ہی اسے بولنے کا کہا تھا۔"اس کی آنکھیں شرارت سے" مسکرائی۔

اگر آپ کیلیے واحد اور قیمتی رشتہ صرف میں ہوں تو میرے لیے بھی سب سے اوپر میرے شوہر ہی ہیں۔"وہ" آنکھیں میچتے محبت سے بولی۔حسن خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب اتنے مہنگے شوہر کو سستے میں تھوڑی نا چھوڑ سکتی تھی۔" اس کی اگلی بات پہ ڈرائیو کرتے حسن کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔رائقہ اس کے ہنسنے پہ خود پہ مسکائی۔

"کہی عشق تو نہیں ہو گیا ہم نے۔" اس نے احتیاط سے موڑ کاٹی۔رائقہ نے اپنی ٹھوڑی اس کے بازو پہ ٹکائی۔

"اگر میں کہوں ہاں تو۔" شرارت سے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبایا۔اس کی حرکت کو حسن نے بغور دیکھا تھا۔رائقہ کے چہرے پہ سرخی دوڑ گئی۔

"تو پھر ہونے دیا جائے۔ہم آپ کے سنگ عشق کی معراجوں کو بھی چھونے کو تیار ہیں مسز حسن۔" وہ اس کی پیشانی چومتے دلفریبی سے بولتے اسے ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔اس کی گہری نگاہوں کا ارتکاز اپنے چہرے پہ محسوس کر وہ جھینپ کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔حسن نے ایک ہاتھ سے سٹئیرنگ سنبھالتے دوسرے بازو کے گھیرے میں اسے لیتے خود میں سمو لیا۔

****

"کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔" ماہا ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اس کے نزدیک آئی جو کسی نادیدہ نقطے کو تکتے اپنی پیشانی مسل رہا تھا ماہا کی آواز سن چونکا اور سیدھا ہوا۔

"9اں مجھے کیا ہونا ہے بلکل ٹھیک ہوں۔بس سر میں درد تھا۔" وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔ماہا نے الجھ کر اسے دیکھا۔جانتی تھی کوئی اور بات ہے لیکن وہ بتانا نہیں چاہتا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اسی لیے چائے لائی ہوں آپ کیلیے۔ اگر اتنی ہی طبیعت خراب تھی تو آج تھانے نہ جاتے۔" وہ ٹرے اس کے نزدیک ہی لے آئی۔ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے دوا نکالتے اس نے زاویار کی جانب بڑھائی اور چائے کا کپ اسے تھمایا جو اس نے تھامنے کی بجائے سائیڈ ٹیبل پہ رکھ دی۔ اگلے ہی لمحے اس نے کھسک کر اس کیلیے جگہ بنائی تھی۔

بیٹھو یہاں۔" ماہا بغیر کوئی سوال کیے خاموشی سے بیٹھ گئی لیکن زاویار کی اگلی حرکت پہ وہ دم سادھ گئی کیونکہ وہ سمٹ کر اپنا سر اس کی گود میں رکھ چکا تھا۔

زاویار۔" ماہا نے اس کی پیشانی پہ ہاتھ رکھا۔ اسے ہلکی ہلکی حرارت سی محسوس ہوئی تھی۔"

سر دباؤ گی میرا۔" وہ سوالیہ نگاہیں اسی پہ مرکوز کیے لیٹا تھا۔ ماہا نرمی سے اس کے بال سہلاتے سر دبانے لگی۔"

"اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو میں علی سے کہوں وہ ڈاکٹر۔"

"نہیں یار بس تھکاوٹ سی ہے اتر جائے گی۔"

اور یہ تھکاوٹ کیوں ہے۔ کوئی بات ذہن پہ سوار کی ہوئی ہے کیا۔" وہ خود کو سوال کرنے سے روک نہ پائی۔ زاویار نے ایک لمحے کو آنکھیں موند کر کھولی۔"

تمہارے ماموں کو آج پھانسی ہو گئی ہے۔" زاویار کے انکشاف پہ ماہا نے خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ زاویار بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اسے یہ خبر ایکدم اسے نہیں دینی چاہیے تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ماہ میری جان۔"زاویار نے اس کا گال تھپتھپایا تو وہ چونکتے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور سرخ ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

ان سے میرا کوئی رشتہ نہیں تھا زاویار۔ آپ پریشان مت ہو بس وہ ایسے ہی شاید کچھ آنکھ میں چلا گیا" ایکدم۔"اس نے چہرہ جھکاتے آنکھوں میں آئی نمی کو پونچھا۔زاویار تھک ہار کر ایک بار پھر اپنا سر اسکی گود میں رکھ گیا۔ماہا سب کچھ بھلاتے نرمی سے اس کا سر دبانے لگی۔انکھوں کے دریچوں میں ان کا مسکراتا چہرہ لہرایا تھا۔پیسوں کی حوس انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔

میں یہ سب تمہیں بتانا نہیں چاہتا۔

اگر بتا بھی دیا ہے تو کیا ہوا زاویار۔ آپ نے اپنے دل کا بوجھ ہی ہلکا کیا ہے اور میں کس لیے ہوں۔ پلیز اب کچھ " بھی ایسا ویسا مت سوچیں اور سونے کی کوشش کریں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ نرمی سے اسے ٹوک گئی۔زاویار نے سکون محسوس کرتے آنکھیں موندی۔اگلے دس منٹ میں مدھم سانسوں کی آواز پہ ماہا اس کا چہرہ تکتے دھیما سا مسکرائی جو سوتے ہوئے بلکل معصوم سا بچہ لگ رہا تھا۔وہ بے اختیاری کی کیفیت میں جھکی اور اس کی پیشانی سے لب مس کیے۔اس نے زاویار کا سر اپنی گود سے اٹھا کر تکیے پہ رکھنا چاہا لیکن وہ شاید پکی نیند میں اس حرکت پہ آمادہ نہ تھا۔ماہا ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔وہ کسی گہری سوچ میں غلطاں اس کا چہرہ تکتی رہ گئی۔

****

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسلسل اسے بلانے کی ہمت خود میں مجتمع کر رہی تھی جو ڈریسنگ ٹیبل کے نزدیک کھڑا اپنی گھڑی اتار رہا تھا۔ حوریہ نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا لیکن وہ مکمل طور پہ اپنے کام میں مشغول رہا۔ بالآخر اس نے آنکھیں موند کر کھولی اور گلا کھنکھارا۔ معیز نے چونک کر آئینے میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھا اور دوسرے ہی لمحے نگاہیں پھیر لی۔

معیز۔" حوریہ نے دھیمے سے پکارا۔ معیز کے ہاتھوں کی حرکت تھمی۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی جانب دیکھنے" پہ مجبور ہوا۔

"وہ آئی ایم سوری۔ آپ کو میری وجہ سے بابا کے سامنے۔"

اٹس اوکے۔ آئندہ خیال کیجیے گا۔" اس نے مختصر بولتے بات سمیٹی۔ حوریہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔"

"آپ اس قدر ویئرڈ بیہیو کیوں کر رہے ہیں مجھ سے۔"

آپ کو بہت چبھ رہا ہے میرا یہ رویہ۔" وہ رکا اور اس کی جانب رخ موڑتے تلخی سے بولا۔ حوریہ لب بھینچ گئی۔"

"معیز اب آپ بات بڑھا رہے ہیں۔ میں معذرت۔"

نہیں چاہیے حوریہ۔ نہ کوئی معذرت اور نہ ہی کچھ اور۔" وہ ایک گہری مگر خاموش نگاہ اس پہ ڈالتے بیڈ کی" جانب بڑھا۔ حوریہ نے مٹھیاں بھینچی اور تن فن کرتے وارڈروب کی جانب بڑھی۔ اپنا آرام دہ سوٹ نکالتے اس

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کی نگاہ تیسرے خانے میں رکھے باکس کی جانب اٹھی۔ وہ وہی ٹھٹھک کر رکی اور چونک کر اس باکس کو چھونا چاہا۔

یہ آپ کے کسی کام کا نہیں ہے حوریہ۔" اپنے نزدیک سے ابھرنے والی سنجیدہ آواز پہ اس نے مٹھی بند" کرلی۔ اب وہ اس کے عقب سے جھکتے الماری کے پٹ بند کر رہا تھا۔ حوریہ کو اس کی حرکت ناگوار تو بہت گزری لیکن فالوقت وہ کچھ بھی بول کر بات کو بڑھاوا نہیں دے سکتی تھی۔ واشروم میں گھستے وہ زور سے دروازہ بند کرنا نہ بھولی تھی۔ معیز نے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے تاسف سے اسے دیکھا اور آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر جلتی آنکھیں موندلی۔

تقریباً پندرہ منٹ گزر جانے کے باوجود جب کمرے کی لائٹ نہ بند ہوئی تو معیز نے اکتا کر آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا" لیکن دائیں جانب پر سکون بیٹھی حوریہ کو دیکھ وہ جل کر رہ گیا جو کس قدر سکون سے اپنے ہاتھوں پہ نائٹ کریم لگا رہی تھی۔

"حوریہ مجھے صبح آفس جانا ہے۔ لائٹ آف کریں۔"

یہ میرا بھی کمرہ ہے شاید۔ میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔" وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے اس کے تن بدن میں آگ" لگا گئی۔ ایک لمحے کیلیے اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ اگلے ہی لمحے معیز نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔ وہ کسی لچکیلی ڈال کی مانند اس کے اوپر آگری۔ بمشکل اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس نے فاصلہ برقرار رکھا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ آپ کا بھی کمرہ ہے نا۔ تو پھر جب ایک مرد اور عورت کمرے میں ایک ساتھ رہتے ہیں تو لازماً ان کے درمیان کوئی رشتہ استوار ہوتا ہے۔ میرے خیال میں آج اس متعلق بھی کھل کر بات کر لیتے ہیں۔" اس کے کاٹ دار لب و لہجے پہ حوریہ کی آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھا۔

جس کی یادوں کے خزانے اس صندوق میں بند کر کے رکھیں ہیں نا اسی پہ اپنا حق جتائیں۔ واضح رہے کہ میں" یہاں بس بابا کی پسند اور خوشی کی خاطر لائی گئی ہوں۔" وہ ایک جھٹکے سے اپنی کلائی اس کی گرفت سے آزاد کراتے ناگواری سے بولی اور اپنی جانب سے اٹھی تھی معیز اپنی جگہ سن رہ گیا۔

وہ باکس بس۔" معیز اپنی چوری پکڑی جانے کے خوف سے گھبرا گیا۔"

یو نو واٹ یو آر ہارٹ لیس مسٹر معیز۔" اس کی آنکھیں نا چاہتے ہوئے بھی جھلملائی تھی۔ معیز اپنی جگہ پہ اٹھ" بیٹھا اور ایک جھٹکے سے اسکی کلائی تھامی تھی۔

"حوریہ۔"

ڈونٹ ٹچ می اگین۔" وہ دھاڑی۔ اب کی بار معیز کی پیشانی پہ ابھرتی شکنیں نمایاں تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ اسے" حوریہ کا رویہ ناگوار گزرا ہے۔

آئی کین ٹچ یو مسز معیز۔" اس نے بنا اس کے جذبات کی پرواہ کیے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔ حوریہ نے شکوہ" کناں نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آئی کین۔"اس نے حوریہ کے بازو پہ دباؤ بڑھاتے واضح جتایا اور الماری سے اس باکس کو نکالتے اس سے پہلے" باہر کی جانب بڑھتا حوریہ تلملا کر رہ گئی۔

جائیں چھپادیں اس صندوق کو۔ کہی میں آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی محبوبہ کے متعلق کچھ جان نہ" لوں۔"وہ اس کی چوڑی پشت کو دیکھ شدید بدگمان ہوتے چلائی تھی۔معیز رک کر اس کی جانب مڑا۔

خاموش رہیں اس سے پہلے میں یہی صندوق آپ کے سر پہ ہی دے ماروں۔"اب کی بار معیز بھی خاموش نہ رہ" سکا۔حوریہ نے اشتعال کے عالم میں دانت کچکچائے۔

جی جی پھاڑ دیں۔جب مر جاؤں گی تو پھر اپنی اس پیاری انجم کو لا کر اس بیڈ پہ سجایئے گا اور جب جی چاہے درشن" بھی کر لیجیے گا۔"وہ اب بھی باز نہ آئی۔معیز نے ایک کاٹ دار اس پہ ڈالی اور تن فن کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔حوریہ نے تنفر سے سر جھٹکا اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام گئی۔

****

شاید کمرے کا دروازہ کھٹکا تھا تبھی اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا۔اس نے اپنی موندی موندی آنکھیں کھولتے اطراف کا جائزہ لیا لیکن بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے بے آرامی کی کیفیت میں بیٹھی ماہا کو دیکھ وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ماہا کی آنکھ بھی اس اچانک ہوئی افتاد پہ کھلی تھی۔

کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔وہ اپنی ٹوٹتی کمر کی پرواہ کیے بغیر اس کا چہرہ جانچتے پریشانی سے گویا ہوئی۔زاویار نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔"

یہ کیا حرکت ہے ماہ۔ تم مجھے جگا سکتی تھی۔ یوں ساری رات ایک ہی پوزیشن پہ بیٹھنا۔ تم جانتی ہو اپنی کنڈیشن۔" وہ اس کی حرکت سے شدید نالاں تھا۔ ماہا دھیما سا مسکرائی۔

میں بلکل ٹھیک ہوں زاویار۔ آپ خواہمخواہ سر پہ حاوی کر رہے ہیں یہ سب۔" وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن مسلسل ایک ہی زاویے میں بیٹھنے کی وجہ سے اس کی کمر میں ایک ٹیس سی اٹھی جسے وہ نظر انداز کر گئی۔ زاویار بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔ زاویار نے تھک ہار کر بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائی۔

ویسے آج نیند بہت سکون سے آئی۔" زاویار اسے نگاہوں کے حصار میں لیتے معنی خیزی سے بولا۔"

اور ایسا کیوں۔" ماہا نے اپنے لمبے بالوں کو جوڑے میں لپیٹا اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔"

اب اتنی حسین بیوی کی گود میں سر رکھ کر کس کافر کو سکون کی نیند نہیں آئے گی۔" اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے نزدیک بٹھایا تو وہ اس کے شانے پہ سر ٹکا گئی۔

میں مزید نہیں سونا چاہتا مجھے تھانے جانا ہے۔" وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے نرمی سے بولتے اس کے ہاتھ کی پشت کو لبوں سے چھو گیا۔ اشارہ اپنے کندھے پہ اس کے سر رکھنے پہ تھا۔ ماہا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جو صبح کے دس بجا رہی تھی۔ وہ تھکے تھکے انداز میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ اپنالباس تھامتے واشروم کی جانب بڑھتی زاویار کی آواز پہ اس کے قدم بے ساختہ تھمے۔وہ اب ڈھیروڈھیر شاپنگ بیگز بیڈ پہ رکھ رہا تھا۔

یہ سب کس کیلیے۔"اس نے ان شاپنگ بیگز پہ نگاہیں دوڑائی۔"

کتنی لڑکیاں ہیں میری زندگی میں۔"اس نے دوبدو سوال کیا۔"

صرف میں۔"وہ پریقین لہجے میں اترائی۔زاویار نے گہری نگاہوں سے اس کا جان لیوا انداز دیکھا اور ایک جھٹکے سے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچا۔"

ارے اتنا یقین۔"وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔ماہا کھل کر ہنسی تھی۔"

اس سے بھی کئی گناہ یقین ہے مجھے اس بات پہ کہ زاویار صرف ماہا کا ہے۔"وہ پنجوں کے بل اوپر ہوئی اور اس کے گال پہ اپنا لمس چھوڑ کر دھڑکتے دل سمیت اس سے پہلے پیچھے ہٹتی زاویار نے بے یقینی کی کیفیت میں اسے مزید خود میں بھینچا تھا۔"

زاویار دیر ہو رہی ہے۔"وہ اس کے تیوروں سے گھبراتی منمنائی۔زاویار کا شدت سے جی چاہا کہ اس کی حالت پہ قہقہے لگائے لیکن پھر نجانے کیا سوچتے مسکراہٹ چھپانے کی خاطر چہرہ جھکا گیا اور اس کی تمام تر توجہ ان شاپنگ بیگز کی جانب مبذول کرائی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ کچھ کپڑے تمہارے لیے لے کر آیا ہوں۔" ماہا نے حیرانگی سے ان مختلف رنگ کے کپڑوں کو دیکھا۔ نا زیادہ شوخ اور نہ ہی زیادہ ڈل۔ اس کے حساب اور پسند کے لحاظ سے وہ کپڑے ایک دم بہترین تھے لیکن ایک دو رنگ اسے پسند بھی نہیں تھے۔ بہت سے رنگ اس میں سے اب تک اس نے پہنے بھی نہیں تھے۔

اس میں سے تو بہت سے رنگ میں نے نہیں پہنے۔ آپ یہ کلر کیوں لائے ہیں۔" اس نے پلم کلر کا ایک سوٹ اٹھایا۔ زاویار نے محبت سے اسے دیکھا۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم یہ سب رنگ پہنو اور میں تمہیں دیکھوں۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولا۔ ماہا نے بے ساختہ اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں کچھ سوچ کر مسکرائی۔

کیا یہ بھی محبت کے اظہار کا نیا طریقہ ہے۔" اس نے اسی سوٹ کو خود میں بھینچتے مسکراہٹ دبائی۔

جو تم سمجھو۔" وہ ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے اس کی کنپٹی چومتے وہاں سے ہٹتے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔ ماہا اسی سوٹ کو لیے واشروم کی جانب بڑھی۔ کئی ساعتوں بعد وہ اپنے ہی دھیان میں واشروم سے نکلی تو نگاہ آئینے کے سامنے کھڑے خود کو تکتے زاویار سے جا ٹکرائی۔ اس کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھ وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

کچھ دیر پہلے تک تو تمہیں یہ رنگ پسند نہیں تھا۔" زاویار نے محبت پاش نگاہوں سے سر تا پا اس کا جائزہ لیا جو اب بالوں کو کیچر میں مقید کر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لیکن اب ہے۔" اس نے گہری مسکراہٹ سمیت جواب دیا۔زاویار نے نرمی سے اس کا بازو تھامتے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔ماہا نے مسکراتی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔آج وہ پے در پے اسے حیران کرنے پہ تلی ہوئی تھی۔

اور ایسا کیوں ہوا۔" زاویار اس کے چہرے پہ جھولنے والی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔ماہا نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری تھی۔

کیونکہ یہ رنگ میرے شوہر کو پسند ہے اور اچھی بیویاں شوہروں کے رنگ میں جلد ہی رنگ جاتی ہیں۔" زاویار اس کی بات سے کافی حد تک محظوظ ہوا تھا تبھی ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔اس نے ماہا کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا جسے اس نے جھٹکے سے چھڑوا بھی لیا۔

آپ کو تو اللہ موقع دے زاویار۔چلیں نیچے سب منتظر ہیں ہمارے۔" وہ اپنی جھینپ مٹانے کی خاطر سرخ چہرے سمیت بولی اور اس کا بازو کھینچتے باہر کی جانب بڑھی تھی۔زینے اترتی ماہا اس کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کھل کر ہنس دی۔زاویار نے غصے سے اسے گھورا۔

اچھا سوری سوری۔" وہ سرینڈر کرنے والے انداز میں بولی تھی۔"

تمہیں اب آفس جانا چاہیے معیز کے ساتھ۔کام وام سنبھالو۔" نائمہ جو واپس جانے کی تیاریوں میں تھی علی" سے مخاطب تھی۔ان کی آواز زاویار کی سماعتوں سے بھی ٹکرائی۔

اتنی عیاشی والی زندگی چھوڑ کر کون کام والی زندگی میں خود کو جھونکتا ہے خالہ۔" علی نے جیسے ان کی بات ہوا میں اڑائی تھی۔ معیز نے اس کے نادر خیالات تاسف سے سنے تھے۔

علی چائے۔

ارے جیتی رہو یار۔ خوب پھلو پھولو۔" علی نے چائے کا کپ اٹھاتے بے ساختہ اس کا سر تھپتھپایا تو وہ سب کے سامنے اس قسم کی دعا پہ سٹپٹا گئی۔ معیز کو اس دوران اس نے ایک بار بھی دیکھنا گوارا نہ کیا تھا۔

معیز اگر یہ نہیں جاتا تو زاویار سے رابطہ کر لینا۔" نائمہ کی بات پہ علی کے حلق میں چائے اٹک گئی۔ قق" بابا۔" اس نے احتجاجی انداز اپنایا۔ جواباً انہوں نے جیسے اسے ہری جھنڈی دکھائی تھی۔ اگلے ہی لمحے نجانے کیا" سوچ کر وہ ایک بار پھر چائے کے گھونٹ بھرنے لگا۔ عبیر نے تعجب سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا۔

میں بھی کن سے ڈر رہا ہوں۔ بھائی سے۔" وہ خود ہی بولتے قہقہہ لگا کر ہنسا۔ عبیر نے چونک کر عقب میں" کھڑے زاویار کو دیکھا جو دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے اس کے نادر خیالات جان کر جیسے کافی محظوظ ہو رہا تھا۔ عبیر نے دانت پیسے۔

کیوں تمہیں زاویار سے ڈر نہیں لگتا کیا۔ اچھی خاصی بے عزتی کر کے رکھ دیتا ہے وہ اگلے انسان کی۔" نائمہ " نجانے اس سے کیا اگلوانا چاہ رہا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بے عزتی کریں گے اور وہ بھی میری۔ وہ تو اپنی بے عزتی سے گھبراتے ہیں تبھی تو آج تک انہوں نے مجھے کام پہ جانے کا نہیں کہا۔" اس نے سکون سے بیٹھتے شاہانہ انداز میں کہا۔

جاؤ عبیر بسکٹ لے کر آؤ۔" وہ اب کی بار تحکم بھرے لہجے میں بولا۔ وہ اسے گھورتی نگاہوں سے نوازتے وہاں سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔ سب کی شان دیکھ کر عش عش کر اٹھے۔

"ارے بھابھی ماں آپ۔" وہ اچانک ماہا کی وہاں آمد سے ہڑبڑاتے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گیا۔ ڈر تھا کہ کہی زاویار بھی اس کے ساتھ نہ آیا ہو۔

کیا ہوا علی بھائی گھبرا کیوں رہے ہیں۔" وہ آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔ اس نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ صد شکر تھا کہ وہ لاعلم تھی۔ باقی سب نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی البتہ زاویار عقب میں کھڑا مسلسل اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

"شوہر کہاں ہیں آپ کے۔" اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا کہ سب نے حیرت کے مارے اس کی جانب دیکھا۔ ماہا نے حیرت سے اسے دیکھا جس کے تیور ہی نرالے تھے آج۔

"وہ تو سو رہے۔"

"سو رہے ہیں اب تک۔ سب کو جلد اٹھنے کے لیکچر دیتے ہیں اور خود آرام فرما ہیں اب تک۔" وہ ایکدم غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سب کے منہ حیرت کے مارے کھلے کے کھلے رہ گئے۔ عبیر نے شرمندگی کے مارے زاویار کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم تو اس کے خوف سے جاگتے تھے نا۔" نائمہ نجانے اس سے کیا اگلوانا چاہ رہی تھی۔ علی نے جیسے ان کی بات کو" ہوا میں اڑایا۔

میں اور وہ بھی ان سے ڈرتا۔" وہ ایکدم قہقہہ لگا کر ہنسا۔"

"رئیلی علی۔"

رئیل۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتا اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے عقب سے ابھرنے والی آواز کو دیکھا" جہاں زاویار دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے بغور اسے ہی گھور رہا تھا۔ علی نے بمشکل مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی۔ وہ میں تو بس۔"

معیز کے ساتھ آفس جانے کی تیاری پکڑو ابھی اور اسی وقت۔" اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ بول" اٹھا۔

لیکن بھائی۔" اسے ابھی بھی شاید اپنی آزادی بہت پیاری تھی۔ زاویار نے تیز نگاہ اس پہ ڈالی۔ وہ ناک منہ" بسورتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ زاویار نے اس کی پشت کو دیکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرتے وہ تھانے جانے کی تیاریوں میں تھا کہ معیز کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی جو عبیر سے علی کے متعلق استفسار کر رہا تھا۔

کہاں ہے علی۔" وہ بھی کف فولڈ کرتے ان کی جانب چلا آیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بھائی کب سے انہیں اٹھا رہی ہوں لیکن وہ تو اٹھنے کا نام نہیں لے رہے۔زاویار نے اس کی شکایت پہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور اسے ساتھ چلنے کی تاکید کی۔

علی اب آپ نہ اٹھے تو میں زاویار بھائی کو بتا دوں گی۔"عبیر نے زاویار کے کہے پہ عمل کیا لیکن اس نے پھر بھی" چہرے سے کمفرٹر نہ ہٹایا۔

ارے جاؤ جاؤ جس مرضی کو بتاؤ میں کیا ڈرتا ہوں۔" کمفرٹر کے اندر سے ہی آواز ابھری۔"

اچھا یہ زبان آپ کی ان کے سامنے تو نہیں کھلتی۔"وہ زاویار اور معیز کی موجودگی کی بدولت کھسیا کر بولی۔"

احتراما خاموش رہتا ہوں ورنہ تو وہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔روز مجھے پیسے دیتے ہیں کہ خاموش رہا کرو لحاظ کیا کرو" میرا۔"اب کی بار معیز نے مسکراہٹ چھپانے کی غرض سے چہرہ جھکا لیا البتہ زاویار کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

میرے خیال میں اب کل سے تمہارا کم۔فرٹر اتارنے کی ذمہداری مجھے ہی اٹھا لینی چاہیے۔کیا کہتے ہو۔"زاویار" کی سرد آواز پہ وہ اگلے ہی لمحے کمفرٹر پرے پھینکتے ایک جھٹکے سے اٹھا۔عبیر نے مسکراہٹ دباتے اس کے اڑے اڑے رنگ ملاحظہ کیے۔

مم۔مذاق کر رہا تھا بھائی میں تو۔آ رہا ہوں بس۔"وہ منمنا کر بولتے ایک جست میں واشروم میں بند ہو گیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

زروع شروع میں ذرا سختی کرنا اس پہ۔اب چھوٹا نہیں رہا یہ ذمہداری سر پہ ڈالو گے تبھی سمجھے گا کہ ہم اس کا بھلا چاہتے ہیں۔" وہ باہر کی جانب قدم بڑھاتے ساتھ چلتے معیز سے مخاطب تھا۔عبیر ان کی چوری پشت دیکھتے دھیما سا مسکرا دی معاً علی کے باہر نکلنے سے پہلے باہر کی جانب بھاگی جانتی تھی اگر اس کے سامنے رہی تو اس پہ ہنسنے کی شامت پکی تھی۔

****

معیز کے آنے سے قبل اس نے مطلوبہ جگہ جانے کا سوچا تبھی راہداری سے ہوتے پچھلے دروازے کے ذریعے لان میں چلی آئی۔سامنے ہی سٹور اسے دکھ گیا تھا۔اس نے ایک نظر اطراف میں گھمائی تھی۔گزری رات کھڑکی سے وہ معیز کو اس سٹور میں آتا دیکھ چکی تھی۔خود میں ہمت مجتمع کرتے اس نے قدم سٹور کی جانب بڑھائے تھے۔موبائل کی ٹارچ جلاتے وہ اگلے پانچ منٹ میں ہی وہ باکس ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔وہ باکس لیتے ایک جانب رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی اور کانپتے ہاتھوں سے اس باکس کو کھولا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ اندر گھساتے اس میں رکھی ڈائری نکالتی کسی نے عقب سے ہی مضبوطی سے اس کی کلائی تھام لی۔حوریہ کی چیخ اس اچانک ہوئی افتاد پہ بے ساختہ تھی۔اس نے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری اور چونک کر پیچھے دیکھا جہاں معیز کھڑا قہر آلود نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔حوریہ کا حلق تک سوکھ گیا۔

آ۔۔آپ اس وقت۔" وہ اس کی غیر متوقع موجودگی پہ گھبرا گئی اور اسی گھبراہٹ میں وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیوں مجھے توقع نہیں کر رہی تھی کیا آپ۔" وہ تیز نگاہ اس پہ ڈالتے ہوئے بولا اور ایک جھٹکے سے اس باکس کو بند کیا تھا۔ حوریہ تمسخرانہ مسکرائی۔

"اوہ تو اب میں سمجھی۔ ڈر تھا نا دل میں کہ کہی آپ کی چوری۔"

کیا چوری کی میں نے۔" وہ اس کی کلائی جکڑتے ہوئے بولا۔ حوریہ نے چونک کر اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھا۔

نجانے کونسے اور کس کے راز دفن کیے ہیں آپ نے اس میں بتائیں مجھے کیا ہے اس میں ایسا کہ آپ یوں گھبرا جاتے ہیں اور غصہ ہو جاتے ہیں۔ اگر دل میں چور نہ ہو تو یہ باتیں تو سوچی بھی نہیں جاتی۔" وہ آج اس سے دو دو ہاتھ کرنے کے موڈ میں تھی۔ معیز نے تھکے سے انداز میں اپنی پیشانی مسلی۔

"کچھ بھی نہیں ہے اس میں۔ بس میرا تلخ ماضی ہے۔"

اور اس ماضی میں ایسا بھی کیا ہے کہ وہ تلخ کہلایا جاتا ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔"

انجم کے بارے میں جاننا چاہ رہی ہیں نا آپ ہاں کی تھی میں نے اس سے محبت اور اس سے ہی منسلک چیزیں ہیں اس میں۔" اس کے برجستہ سوال پہ حوریہ کا دل بے ساختہ سکڑ کر پھیلا۔ وہ جو اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی ایکدم ڈھے سی گئی۔ معیز نے بھی اب کی بار اس کی کلائی چھوڑ دی۔ اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتی معیز نے اسے روک لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جس سے محبت کی تھی اسی کے پاس جائیں مجھے ہاتھ مت لگائیں۔"وہ نم لہجے میں چلائی۔معیز کو احساس ہوا کہ "اسے یوں اچانک یہ بات اسے نہیں کہنے چاہیے تھی۔

"آئی ایم سوری حوریہ۔"

کیا ہو گا آپ کی سوری سے۔آپ لوگ تو دل توڑ کر یہ تین الفاظ بول کر سکون سے بری الزمہ ہو جاتے ہیں" جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ایک لڑکی شادی سے پہلے کسی کو پسند کر لے تو شادی کے بعد شوہر کے سامنے اس کا نام بھی لبوں پہ نہ آئے لیکن اسی شادی سے پہلے والی محبت کا اقرار مرد تو بہت دھڑلے سے کرتا ہے۔"اس کی بات پہ معیز کے چہرے پہ ایک سایہ سالہرایا۔بات کڑوی ضرور تھی لیکن تھی تو سچ نا۔

حوریہ سوچ سمجھ کر بولیں۔وہ مزید ضبط نہ کرپایا۔حوریہ آنکھوں میں نمی لیے ہنسی۔اس کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

ابھی تو میں نے کسی کا نام بھی نہیں لیا معیز تو یہ تڑپ کیوں۔"وہ شاید اسے مزید آزمانا چاہ رہی تھی۔"

"بیوی ہیں آپ میری۔"

یہی بات۔یہی بات میں بھی آپ سے کہنا چاہتی ہوں شوہر ہیں آپ میرے۔کیوں پرانی یادوں کے سہارے" جی رہے ہیں اب تک۔کیا بیوی نظر نہیں آتی آپ کو۔"وہ اس کی شرٹ جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔معیز نے آنکھیں میچ کر کھولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"آئی ایم سوری اگر میرے رویے سے آپ ہرٹ ہوئی ہیں تو۔" وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے نرمی سے معذرت کرنے لگا۔

"میں شاید کل اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔" وہ اب نرمی سے اس کے ہاتھوں کو سہلا رہا تھا۔

"آپ میری موجودگی میں اپنے حواسوں میں رہتے ہی کب ہیں۔" وہ تلخ ہوئی اور اس کی گرفت سے اپنے ہاتھ آزاد کروائے۔

"میں بہت عام سا بندہ ہوں حوریہ۔ میں آپ سے معافی مانگ رہا ہوں نا۔ اگر میرے دل میں کوئی چور ہوتا تو میں آپ سے کبھی شادی نہ کرتا۔ زندگی کبھی کبھی ہمیں ایسے دوراہے پہ لا کر کھڑا کر دیتی ہے کہ ہمیں حالات کو سمجھنے کا وقت ہی نہیں ملتا لیکن آپ پریشان مت ہو۔ یہ غلطی دوبارہ نہیں ہوگی میں نے آپ سے شادی کے دن صرف آپ کو ہی اپنا سب کچھ مانا تھا۔ آپ میری بیوی ہیں اور بیوی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا کچھ بھی نہیں۔ میری جس بات سے بھی آپکو اذیت پہنچی ہے اس کیلیے آئی ایم ایکسٹریملی سوری۔" وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولتے بغیر اس سے نظر ملائے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ حوریہ نے خالی ہاتھوں سمیت اس کی پشت کو تکا اور شدید اشتعال کے عالم میں اس باکس کو ایک ٹھوکر مارتے وہاں سے باہر نکل آئی۔ کمرے میں جانے کی بجائے وہ کچن میں چلی آئی جہاں ماہا کھڑی کھانا بنانے میں مصروف تھی۔ کچھ فاصلے پہ ہی بیٹھی عبیر سلاد کاٹ رہی تھی۔

"ماہا کوئی کام ہے تو مجھے بتاؤ۔" اس کے لہجے کا بھاری پن محسوس کرتے ماہا کے ہاتھوں کی حرکت تھمی۔ اس نے چونک کر پریشانی سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تم روئی ہو۔"حوریہ اس کے سوال پہ گڑبڑا گئی اور سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔"

تمہاری آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی ہیں۔اگر کچھ شئیر کرنا چاہو تو ضرور۔جٹھانی سمجھ کر نہ سہی دوست سمجھ "کر ہی سہی۔"اس کی بات پہ حوریہ نے بھیگی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تو ماہا کا دل تڑپ کر رہ گیا۔عقب میں بیٹھی عبیر ان کی باتوں سے سرے سے انجان تھی۔حوریہ نے اس کے مسلسل اصرار پہ مختصر بات اس کے گوش گزار دی۔اس کی بات پہ ماہا نے پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

اول تو جب معیز بھائی نے تم سے اس متعلق کوئی بات نہیں کی تو تمہیں بھی اصرار نہیں کرنا چاہیے تھا۔تم نے "بلاوجہ بات کر بڑھایا تبھی انہوں نے انجم کا نام لیا۔وہ باکس اگر وہ سٹور میں رکھ چکے تھے تو تمہارا کوئی کام نہیں تھا حوریہ اس باکس کو چھیڑنے کا۔تم نے ان کے ماضی کو کرید کر اپنے لیے نہیں ان کے لیے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔میں انہیں جانتی ہوں وہ جو رشتہ جوڑتے ہیں اسے پورے دل سے نبھاتے ہیں۔وہ بہت حساس طبیعت کے مالک ہے حوریہ۔اب تمہیں ہی اس سب سے انہیں باہر نکالنا ہے۔تم دونوں کی شادی ویسے تو نہیں ہوئی نا جیسے میری۔اور زاویار کی ہوئی تھی۔اب ہمیں دیکھ لو کہی سے لگتا ہے کہ ہم دونوں کو مجبور کیا گیا تھا زبردستی شادی کیلیے۔"وہ تمام کام چھوڑ کر ہنستے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔حوریہ نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے چہرہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آئی ہوپ کہ تم میری بات سمجھ گئی ہو گی۔ ایک بڑی بہن کا مشورہ سمجھ لینا۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔ حوریہ دھیما سا مسکرائی لیکن ابھی بھی اس کی مسکراہٹ میں ایک خالی پن تھا۔ اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ نجانے کتنی بار اس کی جانب پہل کر چکی ہے لیکن دوسری جانب سے وہی خاموشی تھی۔

بھابھی میں نے سلاد کر لیا ہے۔ باقی کام بھی ہو گیا ہے اب میں چینج کر لوں۔ علی آنے والے ہونگے۔" عبیر سلاد فریج میں رکھتے مسکرا کر بولتے باہر نکل گئی۔ حوریہ نے علی کے نام پہ اس کے چہرے پہ کھلتے رنگوں کو بغور دیکھا تھا۔

وہ کھل کر مجھ سے کوئی بات نہیں کرتے ماہا۔" وہ باہر جاتی ماہا کو مخاطب کر بیٹھی۔"

"تو تم ان کے سامنے کھل جاؤ۔"

مم۔ میں کیسے کھل جاؤں۔" وہ اس کے جواب پہ گڑبڑا گئی۔"

جان بوجھ کر اور کیسے۔ موقع تلاش کرو۔ ان کے جتنا نزدیک رہو گی ان سے چپکو گی وہ اپنا آپ تم پہ اتنا ہی آشکار کریں گے۔" وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے بولی۔ حوریہ کے چہرے کا رنگ بدلا۔ وجود کا سارا لہو چہرے پہ سمٹ آیا۔

دوسروں کو مشورے دینے والی میری بیوی کبھی میرے ساتھ تو نہ چپکی۔" کچن کے دروازے پہ ایستادہ زاویار" ماہا کی بات سن عش عش کر اٹھا تبھی جتانے والے انداز میں بولا۔ اب کی بار گڑبڑانے کی باری ماہا کی تھی۔ حوریہ ماہا کی بات سونے پہ سہاگہ زاویار کی موجودگی وہاں محسوس کر سرخ چہرے سمیت وہاں سے کھسک گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اچھی بھلی بیچاری کو شرمندہ کر دیا آپ نے۔ اگر سن ہی لیا تھا تو خاموش ہو جاتے۔" وہ اپنی شرمندگی کا اثر زائل کرنے کی خاطر اسے لتاڑنا نہ بھولی۔ زاویار نے اس کا کترانا شدت سے محسوس کیا تھا تبھی نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

یہ کس نے بنایا ہے۔" اس نے باؤل کا ڈھکن اٹھاتے اندر جھانکا جس میں نجانے کیا تھا۔"

عبیر نے فرسٹ ٹائم کچھ ٹرائے کیا ہے علی بھائی کیلیے۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔ اس سے پہلے کہ وہ چکھتا ماہا" نے اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔

پہلے جس کیلیے بنا ہے اسے تو چکھنے دیں اور آپ جائیں فریش ہو جائیں۔" وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے" بولی۔ زاویار نے اسے تھام کر نرمی سے اپنے نزدیک کیا اور اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے۔

"زاویار ہم کچن میں ہیں۔"

جانتا ہوں۔" وہ اس کی پیشانی چومتے محبت سے بولا۔ ماہا کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔"

محبت کا اظہار کب کریں گے آپ۔" وہ اس کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھتے چمکتی نگاہوں سمیت بولی۔"

کیا میری آنکھیں کافی نہیں محبت کے اظہار کو۔" وہ اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے" اڑستے وارفتگی سے گویا ہوا۔ ماہا نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"بہت برے ہیں آپ زاویار۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جانتا ہوں۔" وہ جواباً شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولا۔ماہا نے خفگی سے اسے دیکھا۔زاویار نے اس کی ناک دبائی تھی اور ہنستے ہوئے اس کے سر پہ چپت لگاتے کچن سے باہر نکل گیا۔ماہا اس کی بات کا مفہوم سمجھتے کھل کر ہنس دی تھی۔

****

"ارے یہ کیا بنالیا آپ نے بھابی ماں۔" وہ ڈونگے کا ڈھکن اٹھاتے نا سمجھی سے گویا ہوا۔ایک تو آفس سے آنے کے بعد تھکاوٹ سے برا حال تھا سونے پہ سہاگہ بھوک نے جان عذاب میں ڈالی ہوئی تھی۔زاویار کے کہنے پہ معیز نے آج اسے کافی ٹف ٹائم دیا تھا۔

آج عبیر نے آپکے آفس جانے کی خوشی میں خاص طور پہ اپنے ہاتھوں سے یہ بنایا ہے۔" ماہا نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔جواباً اس نے تعجب سے رخ موڑتے عبیر کو دیکھا جو مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"ارے واہ آج تو کرشمہ ہو گیا۔"

ایک کرشمہ آج تمہارے آفس جانے کی۔ صورت میں ہوا ایک تمہاری بیوی نے تم سے کچھ دیر کیلیے ہی سہی" جان بچ جانے پہ شکرادا کیا ہے اس کھانے کی صورت میں۔" زاویار نے کباب توڑتے اس کے زخموں پہ نمک چھڑکا تھا۔

بھائی۔" وہ تلملا کر رہ گیا جواباً اس نے بے نیازی سے شانے اچکائے البتہ باقی سب مسکراہٹ دبا گئے۔علی نے" ایک محبت بھری نگاہ خود کو تکتی عبیر پہ ڈالتے دل ہی دل میں اس کے فیصلے کو سراہا اور پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہی

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اسے اندازہ ہوا کہ شاید حقیقت میں اس نے آفس جانے کے بعد شکر ادا کیا ہے تبھی یہ عجب قسم کا ملغوبہ اسے کھلا رہی تھی۔ کیسا عجیب و غریب ذائقہ تھا اس ڈش کا۔ مسلسل خود کو تکتی عبیر کو دیکھتے اس نے مروت کے مارے حلق میں نوالہ بمشکل انڈیلا لیکن اگلے ہی لمحے بابا کی آواز پہ اس نے چونک کر انکی جانب دیکھا جو حوریہ کو کوفتے پکڑانے کا اشارہ کر رہے تھے۔ وہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔ سب نے باری باری وہی کوفتوں کا سالن اپنی پلیٹ میں ڈالا تھا۔

لو علی تم بھی لو۔ حوریہ نے باؤل اس کی جانب بڑھایا لیکن وہ شدید بد مزہ کھانا ہونے کے باوجود نفی میں سر ہلا گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب عبیر نے خود ہی وہ کوفتوں والا باؤل پکڑتے سالن اپنی پلیٹ میں نکالا۔ وہ کھانا پینا بھول کر اسے دیکھے گیا۔ ایکدم سب کچھ حلق میں اڑتا ہوا محسوس ہوا۔

آئندہ کبھی کوئی چیز یونہی ٹرائے نہیں کروں گی۔ اتنے شوق سے بنایا تھا سارا ملغوبہ بن گیا۔" عبیر کی بات سن" علی نے صدماتی کیفیت میں اسے دیکھا البتہ باقی سب مسکراہٹ دبائے اس کی حالت سے حظ اٹھا رہے تھے۔

میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بتاتے کچھ ہے اور ہم سے بنتا کچھ ہے۔" ماہانے شانے اچکائے۔"

اب کبھی ایسا کچھ ٹرائے نہیں کروں گی مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ بن جائے گا نجانے کونسے لوگ ہوتے ہیں جو" سادہ کھانا چھوڑ کر اس قدر فینسی کھانا کھا لیتے ہیں۔" اس کی سادہ سی بات پہ علی کو زوردار قسم کا اچھولگا۔ اس نے دانت کچکچائے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہارے شوہر جیسے۔" حوریہ نے ہنستے ہوئے لقمہ دیا۔سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ عبیر نے چونک کر اسے دیکھا۔

" یہ میں تمہارے لیے کھارہا تھا اور تم خود یہ کوفتے۔" وہ تو جیسے غصے سے بھرا بیٹھا تھا اس کے دیکھنے پہ ہی جل کر بولا۔ عبیر نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

" آپ یہ مت کھائیں علی۔ یقین کریں میں کچھ بھی نہیں کہوں گی آپ کو۔ یہ کوفتے کھالیں۔" وہ سرخ چہرے سمیت بولتے۔اس کی پلیٹ میں سالن ڈالنے لگی۔ علی نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا۔

" ویسے علی اتنا بھی کیا کہ کوفتے چھوڑ کر تم نے عبیر کی بنائی گئی چیز کھانے کا سوچا۔"معیز نے ہنسی روکتے ایک بار پھر اسے چھیڑا۔

ع" علی بھائی محبت کی ایک نئی مثال قائم کررہے ہیں۔" ماہا ہنستے ہوئے بولی۔ علی نے ناراضگی سے ماہا کی جانب دیکھا۔

" میری بیوی نے پہلی بار میرے لیے خاص طور پہ کچھ بنایا ہے اب میں آپ لوگوں کی طرح بے مروت تو نہیں کہ دھتکار دیتا۔ویسے بھی آپ کیا جانے اس چیز کا لطف بھی۔" علی کی بات پہ معیز کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔ حوریہ اور معیز کی نگاہیں بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اٹھی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری بیوی کسی سے بھی کم نہیں ہے۔"اس کی اگلی بات پہ حوریہ نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو چہرہ جھکائے کھانے میں مصروف تھا۔اس نے بھیگی نگاہیں ماہا کی جانب اٹھائی جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔حوریہ نے اسے دیکھ کر پلکیں جھپکائی تھی۔

****

گھڑی رات کے ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔آسمان پہ بسیرا کیے سیاہ بادلوں کے جھرمٹ کو دیکھتے اس نے ایک پریشان نگاہ لان میں کھڑے معیز پہ ڈالی۔تیز ہوا کی بدولت درختوں کے پتوں کے سرسرانے کی آواز ماحول کی ہولناکی میں اضافہ کر رہی تھی۔ایکدم ہی موسم خراب ہوتے ہی بجلی کڑکی تھی اگلے ہی لمحے معیز کے وہاں سے ہٹتے ہی اس نے بھی کھڑکی بند کر دی اور وہاں سے ہٹ گئی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی وہ سرعت سے بیڈ پہ بیٹھتے اپنے بالوں پہ برش پھیرنے لگی۔گاہے بگاہے اس کی نگاہیں معیز کی جانب اٹھ رہی تھی جو شاید نہیں یقیناً اس سے بے نیازی برت رہا تھا۔وہ دل مسوس کر رہ گئی۔چند ساعتوں بعد وہ بیڈ کی دوسری جانب آ بیٹھا۔حوریہ کے ہاتھوں کی حرکت سست پڑی۔اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری تھی۔ماہا کی بات یاد آتے ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی اور خود میں ہمت مجتمع کی۔اب کسی کو تو بات کا آغاز کرنا تھا نا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ناراض ہیں مجھ سے۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی معیز کی آواز پہ اس نے سکتے کی کیفیت میں اسے دیکھا۔ آنکھیں ناچاہتے ہوئے بھی من من آنسوؤں سے بھر گئی۔ وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

ناراضگی بھی کچھ وجوہات کی بنا پہ ہوتی ہے اور میرا خیال ہے کہ شاید ہمارے رشتے میں ایسی کوئی وجہ اب تک بن نہیں پائی۔" وہ کیا بولنا چاہتی تھی لیکن کیا اس کے لبوں سے ادا ہوا تھا وہ خود بھی ششدر رہ گئی۔ معیز نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔ شاید وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے منائے۔

کسی بھی بات کا نتیجہ خود سے اخذ کرنے والے کو بیوقوف کہتے ہیں حوریہ۔" معیز نے تھک ہار کر جیسے اسے سمجھایا۔" جیسے ابھی آپ کر رہے ہیں۔" وہ بنا کسی تردد کے بولی اور بالوں میں کیچڑ لگاتے برش سائیڈ ٹیبل پہ رکھا۔

دیکھیں حوریہ میں ماضی میں جینے والا انسان نہیں ہوں میری پرسنلز چیزوں کو ہاتھ لگا کر آپ نے خود میرے ماضی کو کریدا ہے۔" وہ شاید اسے شرمندہ کرنا چاہ رہا تھا مگر شرمندہ ہونا اس نے بھی کہا سیکھا تھا۔ یہی بات تو ماہا نے بھی اسے سمجھائی تھی۔

آپ شاید پڑھی لکھی ہیں نا کیا یہ سب آپ کو زیب دیتا ہے حوریہ۔" معیز بغور اس کی جانب دیکھتے ہوئے ذرا سی سختی سے بولا جو ہنوز چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔ وجود میں غصے کے بھانبھڑ جل رہے تھے۔ معیز اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے نزدیک آیا تو وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

وہ سب چیزیں اگر ذاتی ہیں تو میں غیر تو نہیں ہوں۔ ان کھوکھلی چیزوں کو سینے سے لگائے رکھتے ہیں اور میں۔ مجھے تو بھاڑ میں ہی چلے جانا چاہیے۔" وہ اس کی بات پہ چڑتے تڑخ کر بولی۔ لہجہ بھیگا ہوا تھا۔ معیز نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ لبوں کی تراش پہ مدھم سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"کہتی ہیں تو آپ کو بھی لگا لیتے ہیں۔" وہ معنی خیزی سے بولتے اس کی جانب جھکا۔ حوریہ نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں کا گلابی پن دیکھ معیز کے دل کی دھڑکن سست پڑی۔

"کیا لگا لیتے ہیں۔" وہ الجھن آمیز لہجے میں بولی۔ معیز اس کی بے خبری پہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"اپنے سے۔" اس کی اگلی بات پہ حوریہ کا دماغ بھک سے اڑا۔ اسے پٹری سے اترتا دیکھ وہ حواس باختہ سی اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔ چہرے پہ سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔ وہ سٹپٹا گئی۔

"اتنا حوصلہ اگر آپ میں ہوتا تو کیا ہی بات تھی۔" اگلے ہی لمحے وہ سنبھلتے جتانے والے لہجے میں بولتی اسے جلا کر راکھ کر گئی اور وہاں سے اٹھتے صوفے کی جانب بڑھ گئی۔ معیز نے مٹھیاں بند کرتے اپنا سر ان پہ ٹکا لیا۔ اس کی بائیں ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اضطرابی کیفیت میں صوفے کی جانب بڑھا۔ کچھ لمحے سوچنے کے بعد وہ اس سے مخاطب ہوا۔

"میں یہاں بیٹھ جاؤں۔" اس کے سوال پہ حوریہ نے اسے یوں دیکھا جیسے اس نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"آپ جہاں مرضی بیٹھ سکتے ہیں۔ آفٹر آل آپ کا گھر ہے۔ ویسے بھی پہلے کیا آپ مجھ سے پوچھ کر بیٹھتے ہیں۔" وہ انگلیاں مسلتے نروس ہوتے دھیمے سے بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

رائٹ گھر بھی میرا ہے اور گھر والی بھی۔ یہ سوال مجھے سچ میں زیب نہیں دیتا۔" وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گیا۔ دونوں کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ حوریہ کا دل الگ پڑلے پہ دھڑک اٹھا۔

"بیوی کا مطلب سمجھتی ہیں آپ۔" اس کے سوال پہ حوریہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہی نگاہیں چرا گئی۔

"زب سے بڑھ کر ہوتی ہے بیوی۔ کیا اس کے بعد بھی زندگی میں کسی وجود کی ضرورت رہتی ہے حوریہ۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا ماضی میرے لیے طعنہ یا تماشہ بنیں وہ بھی میری بیوی کے ہاتھوں۔ جذباتی فیصلے ہوتے ہیں کچھ زندگی میں سمجھ لیں وہ میری زندگی کا ایک جذباتی فیصلہ ہی تھا جس کا اب میری زندگی میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ہے تو صرف میری بیوی ہے جس کے ساتھ میں نے پوری زندگی گزارنے کا وعدہ کیا ہے اور یقین کریں میں وعدہ نبھانے والوں میں سے ہوں۔" وہ ہمت کرتے اس کا ہاتھ نرمی سے تھام چکا تھا۔ حوریہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہہ گیا۔ معیز نے نرمی سے اس کے گال پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا۔

آئی ایم سوری۔" وہ بھرائے لہجے میں بولی۔"

ارے۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا وہ خود ہی اس کے سینے پہ سر رکھ چکی تھی۔"

"مم۔ میں ایسا نہیں چاہتی تھی۔ پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا کل۔ جذباتی ہو گئی تھی شاید۔" معیز نے نرمی سے مسکراتے اس کے گرد مضبوطی سے بازو حمائل کیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں نے سنا تھا کہ بیویاں خاصی جذباتی اور کم عقل ہوتی ہیں لیکن اب دیکھ اور آزما بھی لیا۔" وہ اس کے ہلکے پھلکے لہجے پہ آنکھوں میں نمی لیے ہنس دی تھی۔ معیز نے اب کی بار خود ہی اسے ساتھ لگاتے اسے خود میں سمولیا تھا۔

کسی انجم کا نام ونشان نہیں ہے میری زندگی میں۔ صرف آپ ہیں اور آپ ہی رہیں گی۔" اس نے پختہ لہجے میں بولتے اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب مس کیے تھے۔ حوریہ دھڑکتے دل سمیت آسودگی سے آنکھیں موند گئی۔

****

وہ بیڈ پہ آنکھیں موندے سکون سے لیٹا تھا کہ اسی دوران اپنے چہرے پہ ننھے منھے ہاتھوں کا لمس محسوس کر وہ بند آنکھوں سمیت ہی مسکرایا تھا۔ دل میں جیسے ڈھیروں پھول کھلے تھے اس کی موجودگی کا سوچ کر ہی۔

بابا۔ بابا۔" اپنے گال پہ اس کے دانتوں کا دباؤ محسوس کر اس نے تھکے تھکے سے انداز میں آنکھیں کھولی اور آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سجائے اس کا معصوم چہرہ نگاہوں میں بھرا اور اسے خود میں سموتے پیشانی کو تین چار بار چوما۔

بابا کی جاناں۔" وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے محبت سے بولا جو ابًا وہ کھکھلا کر ہنس دی۔ زاویار کا جیسے سیروں خون بڑھ گیا تھا۔

مما کہاں ہیں آپکی۔"اس نے ضحیٰ کے ہاتھوں کو چومتے محبت سے استفسار کیا جواباً اس نے معصومیت سے نفی" میں سر ہلایا تھا۔وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا۔گزرے ساڑھے تین سالوں میں کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ وہ گھر لوٹے اور ماہا گھر پہ موجود نہ ہو۔اس نے پریشانی سے ایک نگاہ گھڑی پہ ڈالی جو شام کے سات بجا رہی تھی۔

آپ کی مما انتہائی گندی ہے۔بلکل بھی خیال نہیں ہے نہ بابا کا نہ بابا کی جاناں کا۔"وہ اس کے پھولے پھولے" گالوں کو چومتے محبت سے بولا۔جواباً اس نے بھی دونوں بازو اسکی گردن کے گرد حائل کرتے اس کے شانے پہ سر رکھ دیا۔

ماہ دندی۔"اب کی بار زاویار بھی اپنا قہقہہ ضبط نہ کر پایا۔"

"جاناں ماہ نہیں مما۔"

نو ماہ۔"وہ بھی زاویار کی دیکھا دیکھی اسے ماہ ہی کہا کرتی تھی۔سب اس کی عادت بدلنے کی بارہا کوشش کر چکے" تھے لیکن سب کا کہنا تھا کہ وہ بھی زاویار کی طرح ہی ضدی ہے۔ایک بار اگر کسی بات پہ اڑ جائے تو کسی کی بھی نہیں سنتی پھر۔اب اس بات کا اندازہ زاویار کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا۔اس نے ایک ناراض نگاہ اس پہ ڈالی جواباً اس نے بھی منہ پھلا لیا۔زاویار مسکراہٹ دباتے تاسف سے نفی میں سر ہلا گیا۔

جاناں مما کس کی ہیں۔"وہ اسے ساتھ لیتے زینے اتر رہا تھا ساتھ ساتھ باتیں بھی ہو رہی تھی۔"

بابا کی۔"وہ فوراً بولی۔زاویار کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

"اور بابا۔"

بابا جاناں کے۔" وہ اس کے آگے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے دلفریبی سے بولی۔ زاویار کو اس لمحے وہ دل اور جگر کا ٹکرا محسوس ہوئی تھی۔ شدت سے جی چاہا اسے خود میں سمولے۔ ظفر نے مسکراتے ہوئے اسے لاؤنج میں آتے دیکھا جو اپنی تھکاوٹ کی پرواہ کیے بغیر اسے لیے وردی میں ہی نیچے چلا آیا تھا۔

عبیر ماہ کہاں ہے۔" اس نے کچن کی جانب جاتی عبیر کو مخاطب کیا۔"

بھائی وہ تو حوریہ آپی اور رائقہ آپی کے ساتھ مارکیٹ گئی ہیں۔ پرسوں نکلنا جو ہے رائقہ آپی نے کچھ خریدنا تھا۔" وہ اسے اطلاع دیتے اس کیلیے چائے بنانے کی غرض سے کچن میں چلی گئی۔

" کہی نہیں جانا جاناں۔ بابا کے پاس ہی۔"

بابا آئی ایم گرون اپ ناؤ۔" اس کی بات پہ زاویار نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ ظفر کا قہقہہ" بے ساختہ تھا۔ کیسے اگلے انسان کو منہ بند کروا دیتی تھی وہ۔

بلکل تم پہ گئی ہے ضدی۔" ظفر بھاگتی ضحی پہ نگاہیں جمائے محبت سے بولے۔ وہ چہرہ جھکائے بس دھیما سا" مسکرا دیا۔ اس میں تو سب گھر والوں کی جان تھی۔ ایک رائقہ کے بعد وہ گھر کی بیٹی تھی تبھی سب کی لاڈلی تھی اور اسی لاڈ پیار نے اسے ضدی بنا دیا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے فریش ہونے کی غرض سے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ تولیے سے اپنے نم بالوں کو رگڑتے باہر نکلا تو کمرے میں رونق دیکھ اس کے چہرے

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پہ ایک سکون سا اتر آیا۔ ماہا اور ضحی آپس میں الجھنے میں مصروف تھی۔ وہ تولیہ وہی صوفے پہ رکھتے ان کی جانب چلا آیا۔

کہاں تھی تم۔" اس نے سنجیدگی سے استفسار کیا تو ماہا نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔"

رائقہ کے ساتھ بس قریبی مارکیٹ گئی تھی اسے شاہویز کیلیے کچھ شاپنگ کرنی تھی۔ اسلام آباد میں سردی" ہو گی تو اس کیلیے کچھ کپڑے خریدنے تھے اس نے۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔

یہ میرا ہے ماہ۔" ضحی کی ضدی آواز پہ ماہا نے غصے سے اسے گھورا اور اس کے ہاتھ سے وہ کھلونا چھینا تھا۔ نجانے" کیسے شاہویز کا ٹوائے اس کے شاپنگ بیگ میں آگیا تھا اس وقت سے وہ ضد پہ اڑ گئی تھی کہ اسے وہی لینا ہے۔

"یہ شاہ ویز کا ہے آپ کو بابا کل لا دیں گے۔"

نئ مجھے یہ چاہیے۔" وہ روتے ہوئے ضد سے بولی۔ ماہا نے پریشانی سے زاویار کو دیکھا۔"

"جب بابا کہہ رہے ہیں کہ کل لا دیں گے تو کیوں فضول کی ضد۔"

ماہ کالم ڈاؤن۔ مجھے ڈیل کرنے دو۔" زاویار کے سرد لہجے پہ ماہا نے سر جھٹکا اور سامان سمیٹنے لگی۔ کچھ لمحوں کی" توقف کے بعد ماہا نے چونک کر عقب میں دیکھا جہاں وہ دونوں آپس میں سر جوڑے نجانے کونسے راز و نیاز کرنے میں مصروف تھے۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اڑنے کے معاملے میں بلکل آپ پہ ہی گئی ہے آپ ہی سنبھال سکتے ہیں اسے۔"ماہانے کانوں کو ہاتھ لگایا۔زاویار نے پہلے اسے نیچے پہنچایا اور واپس اوپر کمرے میں آیا۔

"مت بھولو کہ مجھے بھی تم نے ہی سنبھالا ہے۔"

ہاں تو بس ایک کافی ہے نا۔ایک کو آپ سنبھالیں تا کہ آپ کو اندازہ ہوا کہ ضدی انسان کو ہینڈل کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔"وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔

"جن سے محبت ہو ان میں ضد بھی ہو پھر بھی انہیں سنبھال لیا جاتا ہے۔"

اسی لیے تو ماتھے پہ ایک بھی شکن لائے بغیر آج تک آپ کو سنبھال رہی ہوں۔اس سے بڑھ کر کیا ثبوت دوں اپنی محبت کا آپ کو۔"اس نے زاویار کی شرٹ کا اوپری بٹن بند کیا اور مسکراہٹ دبا گئی۔زاویار نے اسے سینے سے لگاتے اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں الجھائی تھی۔

جب میں گھر ہوں تو آس پاس رہا کرو یار بے چینی ہونے لگتی ہے۔تمہارے آس پاس رہنے سے سکون ملتا ہے۔"وہ شدت بھرے لہجے میں بولتے اسے ٹھٹھکا دیا۔ماہانے حیرت سے اسے دیکھا۔

اب خیریت ہے۔"اس نے اس کا گال چھوتے تفکر سے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔"

کیا اب میں تم سے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا۔"وہ اس کی حرکت پہ تلملا کر رہ گیا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بات کریں زاویار مگر ایسی مت کریں جو مجھے صدمے میں جانے پہ مجبور کر دے۔ آپ کبھی کبھی پریشان کر دیتے ہیں۔" وہ ہنس کر بولتے سر جھٹک گئی اور یہی توہین زاویار کو کہاں برداشت تھی۔

تم سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے۔" وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ ماہا نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا۔"

ابھی تو آپ کو میرے آس پاس رہنے سے سکون ملتا تھا۔" اس کی بات پہ وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر" بولتی اسے دانت پیسنے پہ مجبور کر گئی۔ اچھے بھلے موڈ کا ستیاناس کر دیا تھا اس لڑکی نے۔ وہ ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالتے دروازہ زور سے مارتے کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے نکلتے ہی ماہا کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

ب دیکھتی ہوں میں کہ کیسے آپ محبت کا اظہار نہیں کرتے۔" وہ شاطرانہ لب و لہجے میں بولتے ایک ادا سے" بالوں کا جھٹک گئی۔ ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا معاً ضحی کے کھانے کا خیال کرتے وہ سب کچھ سمیٹتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھی تھی۔ جتنی بھی ماں سے ناراضگی سہی لیکن کھانا وہ ماہا کے ہاتھ سے ہی کھاتی تھی۔

****

اگلے روز شام میں ہی وہ سب اپنی اپنی گاڑیوں میں اسلام آباد کیلیے روانہ ہوئے تھے۔ وہاں جانے کی تمام تر پلیننگ علی کی تھی اسی نے ہی یہ پلین ترتیب دیا تھا اور سب کو راضی بھی کیا تھا۔ ظفر نے تو بارہا جانے سے منع کیا تھا لیکن اس معاملے میں کوئی بھی ان کی سننے پہ راضی نہیں تھا۔ تقریباً پانچ گھنٹوں کی مسافت طے کرتے وہ لوگ وہاں موجود فلیٹ میں پہنچ چکے تھے۔ وہاں پہنچنے سے قبل ہی علی اس چیز کا بھی انتظام کر چکا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

عنایہ آپی آرہی ہیں نا۔" زاویار نے سوئی ہوئی ضحی کو بیڈ پہ لٹاتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ماہا بھی دکھتے سر کو تھامتے وہی ٹک گئی اور بیڈ کراؤن سے پشت ٹکالی۔

ماہا ایک کپ چائے یار۔" زاویار اسے اپنے کام میں مصروف دیکھ ملتجیانہ لب ولہجے میں گویا ہوا۔ماہا کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

چائے پینی ہے آپکو۔" وہ اپنا کام چھوڑ اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔زاویار نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

توبنالیں جاکر خود ہی۔زندگی میں چائے کے علاوہ بھی بہت کام ہیں مجھے لیکن نہیں آپ کا تو تکیہ کلام ہی بنتا جارہا ہے یہ۔ویسے بھی میں ابھی تو فریش ہوئی ہوں تیار ہو کر کچن میں جانا مطلب حسینہ سے ڈریکولا بن جانا۔اسی لیے آج یہ ڈیپارٹمنٹ آپ سنبھال لیں۔" وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔زاویار کی پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا۔

نوازش میں خود ہی بنالوں گا۔" وہ تن فن کرتے وہاں سے باہر نکل آیا۔ماہا نے ذراسا اٹھتے باہر جھانکا جہاں جو چہرے پہ پتھریلے تاثرات سجائے کچن میں جارہا تھا۔

میرے لیے بھی ایک کپ بنالیجیے گا۔" وہ پیچھے سے آواز لگانا نہ بھولی۔زاویار نے ذراسا رکتے قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورا اور واپس پلٹ گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب یہ دن بھی آنے۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنے اندر کی بھڑاس باہر نکالتا معیز علی اور حسن کو بھی کچن میں ہی" ڈیرہ جمائے دیکھ ٹھٹھک کر رک گیا۔ ان کے سامنے بے عزتی تو نہیں کروانی تھی نا اب تبھی ازلی انداز میں لوٹ آیا۔

ارے بھائی آپ۔" علی نے ہنستے ہوئے اسے اندر آنے کا کہا۔"

کیا تمہیں بھی بھابھی نے کمرے سے نکال دیا ہے۔" حسن ہنستے ہوئے بولا۔ اس کا لہجہ سراسر مذاق اڑاتا تھا۔"

مجھے کیوں وہ کمرے سے نکالے گی۔ میں بس پانی لینے آیا تھا تم سب کیا کر رہے ہو یہاں۔" وہ ان سب کو دیکھتے" جان بوجھ کر انجان بنا۔

ہماری بیویاں تو یہاں آکر ذمہداریوں سے بری الذمہ ہو گئی ہیں بس اپنی مدد آپ کر رہے ہیں۔" معیز ٹھنڈی" آہ بھرتے ہوئے بولا۔ زاویار کو اندازہ ہوا کہ ان کے ساتھ بھی یہی حادثہ پیش آیا ہے لیکن اپنا بتا کر وہ بھرم بھی تو نہیں ٹوٹنے دے سکتا تھا۔

اچھا اچھی بات ہے انہیں بھی ریسٹ ملنا ہے چاہیے۔ اب اگر تم لوگ کر ہی رہے ہو تو میرے اور ماہا کیلیے بھی" بنا دینا۔" وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔ ان تینوں نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

زاویار چائے نہیں بنائی کیا ابھی۔" ماہا جو اس کی تلاش میں بولتی ہوئی کچن میں آرہی تھی سامنے زاویار کے ساتھ" ان تینوں کو دیکھ ٹھٹھک کر رک گئی اور ایک نگاہ زاویار پہ ڈالی جو شان سے کرسی پہ براجمان تھا البتہ رنگت پھیکی پڑ رہی تھی۔ وہ بمشکل مسکرا دی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا بھائی بھی ہماری طرح کمرے سے باہر نکالے گئے اور چائے بنانے آئے تھے۔" علی نے تمسخرانہ مسکراہٹ سمیت پوچھا۔ ان کا شور سن عبیر حوریہ اور رائقہ بھی وہی آ گئے تھے۔ ماہا نے چہرہ جھکا کر بمشکل مسکراہٹ ضبط کی اور اثبات میں سر ہلایا۔

بلکل چائے بنانے آئے تھے۔" اس کی بات پہ ایک جھٹکے سے زاویار کا بھرم چکنا چور ہوا تھا۔"

مطلب آپ نے بھی انہیں کمرے انہیں باہر نکالا تھا۔" علی نے زاویار کو دیکھ بائیں آنکھ دبائی۔"

لیکن انہوں نے خود پیشکش کی تھی میری تھکاوٹ کو دیکھ کر۔ میں وہی دیکھنے آئی تھی کہ اگر نہیں بنی تو میں خود بنا لیتی ہوں۔" ماہا شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتے زاویار کو دلکشی سے مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔ ان سب نے ایک ساتھ ذبردست قسم کی ہوٹنگ کی تھی۔

"اشتغفال جھوتی۔"

(استغفار جھوٹی۔)

عقب سے آنے والی پٹاخے دار آواز سن ماہا اور زاویار دونوں نے بیک وقت آنکھوں کو میچا تھا۔ اب تو عزت کا جنازہ نکلنا ہی تھا۔

ماہ میں نے خود شنا تھا آپ نے تو خود کا تھا چائے بنانے کا بابا کو۔" اگلے لمحے اپنی بیٹی کے کرتوتوں پہ زاویار کا" شدت سے جی چاہا اسے الٹا لٹکا دے جس نے ایک سیکنڈ میں اس کی عزت کا فالودہ نکال دیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جاناں آپ تو سو رہی تھی نا۔"زاویار بظاہر مسکراتے دانت پیستے ہوئے بولا اور اس کی جانب بڑھا۔ضحیٰ نے" ناک بھوں چڑھائی۔

ش

زوتے ہوئے بھی میرے کان آنکھیں سب تچھ کھلے لہتے ہیں۔"اس نے ہمیشہ کی طرح زاویار کا ڈائیلاگ من و" عن دہرایا تو وہ جی بھر کر شرمندہ ہو گیا۔

ٹھیک کہتے ہیں اچھے سے اچھے بندے کو اولاد ہی ذلیل کرتی اور کرواتی ہے۔بہت اچھا صلہ دے رہی ہے" میری جاناں میری محبتوں کا۔"وہ اسے گود میں بھرتے اس کے پھولے پھولے گالوں پہ کاٹتے ہوئے بولا۔اس نے منہ بنا کر گال سہلایا۔

آئی لب یو بابا۔"اس نے زاویار کی ناراضگی کے خوف سے فوراً سے پہلے مسکہ لگاتے اس کے شانے میں چہرہ" چھپایا تھا۔

کیا چیز ہے یہ ماہا۔"وہ اس کے مسکوں بازی پہ مسکاتے ہوئے ماہا کو دیکھ کر بولا جو خود بھی اس کی حرکتوں پہ" ششدر تھی۔

چچو کی شہزادی ہے یہ۔اس سے بڑھ کر بھی بھلا کوئی تعارف چاہیے کیا۔"علی فوراً سے پہلے گردن اکڑا کر" بولا۔ضحیٰ نے بھی اس کی دیکھا دیکھی یہی عمل دہرایا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

اگلے دن ان کا ارادہ مری کے مال روڈ کی جانب جانے کا تھا تبھی صبح وقت سے ہی نکل پڑے تھے۔ ظفر گھر پہ ہی تھے البتہ باقی سب ساتھ ساتھ ہی تھے۔ حوریہ اپنی ہی دھن میں مگن اطراف کا جائزہ لیتے کسی اور ہی دنیا میں تھی۔ ہاتھ میں کیمرہ تھامے وہ کسی اور ہی دنیا میں تھی۔ معیز نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی کلائی تھامتے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا تھا۔ حوریہ نے اترا کر اس کی جانب دیکھا۔

خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں اور یہ لگے پھسلنے ہم پہ۔" وہ سر جھٹک کر ایک ادا سے بولی۔ معیز نے بمشکل" مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا اور زبردستی اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتے اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کیا۔

میرے سے فاصلہ بنا کر چلیں۔ میں نہیں چاہتی لوگ سمجھیں کہ آپ میرے ساتھ ہیں۔" وہ اطراف میں" نگاہیں گھماتے دل جلانے والے انداز میں بولی لیکن دوسری جانب بھی معیز تھا جسے گزرے سالوں میں اس کی حرکتوں کی اچھے سے سمجھ آگئی تھی۔

ایک شوہر ایسی رومینٹک جگہ پہ اپنی بیوی کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے۔" اس نے اسے اپنے ساتھ لگاتے" جتایا۔ حوریہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

اوہ نائز۔ بیوی مانتے ہیں مجھے۔" جانتا تھا وہ اسے چڑا رہی ہے لیکن اس نے بھی اب عاجز ہونا چھوڑ دیا تھا۔"

کہیں تو یہی ثابت کر دوں۔" وہ والہانہ نگاہیں اس کے چہرے پی دوڑاتے ہوئے بولا۔ حوریہ اس کی پیش رفت" پہ بوکھلا کر اس سے فاصلہ قائم کر گئی اور اطراف میں نگاہیں گھمائی صد شکر تھا سب اپنے میں ہی مگن تھے معاً

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایک جانب نگاہ پڑتے ہی اس کی آنکھیں آخری حد تک پھیل گئی۔وہ اس کا ہاتھ چھڑواتے تیزی سے روڈ کراس کرتے سامنے دکان میں جا گھسی۔

ہاؤبیوٹیفل۔"وہ اس شو پیش کو نرمی سے چھوتے دھیمے سے بولی۔"

اس کی پرائز کیا ہے بھائی۔"وہ وہاں موجود پٹھانوں سے مخاطب تھی۔"

باجی پانچ ہزار۔"ان کی بات سن اگلے ہی لمحے حوریہ نے صدمے کی کیفیت میں ایک نظر اس شو پیس کو دیکھا" اور دوبارہ اس پٹھان کو گھورا۔

کیوں ساتھ میں تم بھی پیک ہو کر میرے ساتھ چل رہے ہو۔"وہ دانت کچکچا کر بولی۔پٹھان اس کی بات پہ" مسخرے پن سے ہنس دیا۔حوریہ کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

دینا ہے تو پندرہ سو کا دو ورنہ جاؤ دیکھنا کوئی نہیں خریدے گا تم سے یہ اگر میں نے نہ خریدا تو۔"وہاں سے اٹھنے" والا شور سن وہ سب اسی جانب چلے آئے جہاں وہ ان پٹھانوں سے زور و شور سے بحث و مباحثہ کرنے میں مصروف تھی۔معیز اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔

بھائی جاؤ سنبھالو اپنی بیوی کو۔"علی اس کی حرکتوں پہ ہنستے ہوئے بولا۔ایک دو بار پہلے بھی وہ مارکیٹ میں یہ" حرکت کر چکی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

حوریہ لینا ہے تو لیں کیوں بحث کر رہی ہیں یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔"معیز اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا" جسے اس نے ایک جھٹکے سے چھڑوالیا۔معیز نے اس پٹھان میں جوں ہی پانچ ہزار کا نوٹ تھمایا حوریہ کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

باجی دیکھو نا اب تو صاحب نے بھی دے دیا کیوں چک چک کر رہی ہو۔"پٹھان بھی جیسے پیسے ہاتھ میں لیے" رال ٹپکاتے ہوئے بولا۔

میں چک چک کر رہی ہوں پیسے واپس کرو میرے۔تم لوگوں نے اچھی لوٹ مار مچائی ہوئی ہے۔میں خاموش" رہنے والوں میں سے نہیں ہوں ہاں۔واپس کرو پیسے جلدی۔"وہ آستین چڑھاتے جیسے لڑنے کی مکمل تیاریوں میں تھی۔

تم چلو میرے ساتھ۔"معیز نے اسے کھینچا۔"

ارے ایسے کیسے پہلے پیسے واپس کرو میرے شوہر کی حق حلال کی کمائی ہے۔تم لوگوں کی طرح حرام نہیں" کماتے۔"حوریہ کی آواز سن آس پاس کے لوگ بھی ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

حوریہ تم پہلے تو ایسی نہ تھی۔"معیز اکتاہٹ آمیز لہجے میں بولی۔"

"لیکن میرا اصل یہی ہے سمجھے آپ۔اب تم نکال رہے ہو یا نہیں پیسے۔"

عزت کا جنازہ نکال کر چھوڑے گی آج میرا میری بیوی۔"معیز نے تھک ہار کر زاویار کی جانب دیکھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کی عزت بڑھ جائے گی معیز ابھی یہ جب ان پیسوں میں سے کچھ روپے واپس کرے گا۔سب کہیں گے کہ معیز ظفر کی بیوی نے پیسے واپس لیے ہیں وہ بھی ان اڑیل پٹھانوں سے۔ مری کے مال روڈ پہ بیٹھے ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مال لوٹنا شروع کر دو۔"ان سب نے اس کی باتوں پہ ایک دوسرے میں سر دھنسنا شروع کر دیا۔

حوریہ آپ معیز کے ساتھ جاؤ۔ان سے میں نپٹتا ہوں۔"زاویار نے پیشانی مسلتے فالوقت اسے منظر سے ہٹانا چاہا۔زاویار کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئی۔اس کی بات سے وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر پاتی تھی شاید اس کی شخصیت ہی ایسی تھی۔

آپ کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب کچھ۔"وہ ناراضگی سے بولتے آگے کی جانب بڑھ گئی۔معیز نے بیچارگی سے علی کی جانب دیکھا جو مستقل ہنس رہا تھا۔

بیوی اسی بلا کا نام ہے میرے بھائی۔"وہ بھی دہائی دینے والے انداز میں بولا۔عبیر نے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا تو وہ گڑبڑا گیا۔

ارے تم تو حسین بلا ہو نا تم کیوں برا منا رہی ہو۔"وہ اس کی ٹھوڑی چھوتے اسے پچکارنے والے انداز میں بولا تو وہ ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چچو کا بچہ میرے پاس آجائے۔مجھے دے دیں بھابھی ماں۔آپ تھک جائیں گی۔"وہ ماہا کی گود سے ضحی کو لیتے اسے ہوا میں اچھالتے ہوئے بولا۔اس کی کھکھلاری مری کے مال روڈ پہ گونجی تھی۔ماہا نے محبت سے اس کی جانب دیکھا جو اب اسے گود میں بھرے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

تم کچھ نہیں لو گی ماہ۔"وہ پرفیومز دیکھیں کیا۔حوریہ نے چونک کر پوچھا جس کی تمام تر توجہ بس مختلف کھانوں کی چیزوں پہ تھی۔

"مجھے پرفیوم کی کیا ضرورت۔"

ڈونٹ ٹیل می کہ تم ابھی تک زاویار بھائی کا پرفیوم استعمال کرتی ہو۔"وہ شاکی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے" بولی۔

اس میں کیا حرج ہے آخر۔شوہر کا استعمال کرنے میں کیا شرم۔"اس کی بات پہ جہاں حوریہ نے سر پیٹا وہی" زاویار کی نگاہیں لو دینے لگی۔

زاویار مجھے وہ کھانا ہے۔"ماہا سامنے پکوڑوں کی دکان دیکھتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔"

سوری ماہ۔ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا ہے تم جانتی ہو کہ معدے کا انفیکشن بہت برا ہے ورنہ میں شاید کچھ نہ کچھ" نرمی برت لیتا۔چلو میری جان گھر چل کر کھائیں گے۔"وہ محبت سے اسے بازو کے گھیرے میں لیتے نرمی سے بولا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کچھ نہیں کھانے دیتے۔" وہ روہانسے لب و لہجے میں بولی۔ زاویار نے حیرت سے اس کا کھانے کیلیے رونا" دیکھا۔

"تمہاری بھلائی۔"

خاک میری بھلائی۔ کھانے سے روک کر کونسی بھلائی کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ۔ مجھے آپ سے بات ہی" نہیں کرنی۔" وہ تڑخ کر بولی تیز تیز قدم اٹھانے لگی۔ زاویار نے سختی سے دانت پہ دانت جماتے اس کے تعاقب میں قدم بڑھائے تھے۔

ماہ سٹاپ اٹ۔" وہ عقب سے چلایا لیکن وہ تو جیسے سننے کے موڈ میں ہی نہیں تھی۔ "

****

شاہ ویز کیسا ہے اب۔" حسن نے چائے کا کپ اسے تھمایا اور خود بھی اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی" تھی۔ رات و رات ہی اس کی اور شاہ ویز دونوں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی کہ صبح وہ چاہ کر بھی ان کے ساتھ باہر نہ جا سکے۔

اب تو کافی بہتر ہے۔ یہ تو یہی چاہتا تھا کہ ہم کہی باہر ہی نہ جائیں۔" وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔ حسن" نے محبت سے اسے دیکھا۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا محترمہ۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں تو چلی ہی جاتی طبیعت خرابی میں بھی۔"وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولی۔"

اور آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو جانے دیتا محترمہ۔"وہ اس کی ناک دباتے ہوئے بولا۔رائقہ نے نرمی سے" مسکراتے اسے دیکھا۔

یہ تو ہمیں بے حد عزیز ہے نا۔"وہ ایک بار پھر اس کی پیشانی پہ جھکی تھی۔"

تمہارے بارے میں بھی میرا خیال کچھ ایسا ہی ہے۔"وہ بھی اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے محبت بھرے لہجے میں" بولا۔رائقہ نے آنکھوں میں محبت کا جہاں لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔اگلے ہی لمحے اس کی نگاہوں کی تاب نہ لاتے وہ نگاہیں پھیر گئی۔حسن نے کپ میز پہ رکھا اور شاہ ویز کا گال چوما تو وہ ذرا سا کسمسایا۔

ہلکا ہلکا بخار ابھی بھی ہے اسے۔"وہ رائقہ سے مخاطب تھا جو کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔ایکدم اپنی جگہ" سے اٹھتے گلاس ڈور کے نزدیک جا کھڑی ہوئی۔حسن نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے عقب میں جا کھڑا ہوا۔اس کی موجودگی اپنی پشت پہ محسوس کر وہ اس کے سینے سے سر ٹکائی۔حسن نے اس کے اطراف میں بازوؤں سے گھیر ابناتے اسے اپنے ساتھ کا یقین بخشا تھا۔

طبیعت کچھ بہتر ہوئی۔"وہ اس کی حرکت پہ الجھ کر بولا۔"

بلکل ٹھیک مجھے کیا ہونا ہے۔"وہ دھیمے سے بولی۔حسن نے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آج سیلف اوبسیسڈ بندی نے یہ نہیں کہا کہ وہ بہت خوبصورت ہے۔" وہ شرارت آمیز لہجے میں بولتے اس کے ہاتھ کی پشت چومتے ہوئے بولا۔

کیونکہ یہ بات اب آپ کو کافی اچھے سے اذبر ہو گی اسلیے۔" وہ بھی اب کی بار شرارت پہ آمادہ تھی۔ حسن کا" قہقہہ بے ساختہ تھا۔ رائقہ۔ جھینپ کر چہرہ جھکا گئی۔

"اب ایک عدد شوہر ہونے کے باوجود اپنی تعریف آپ کرنا اچھا نہیں لگتا کچھ۔"

چلیں پھر یہ حق آپ میرے پاس ہی رہنے دیں۔" ہم ذرا گہرائی میں جا کر عمل کرتے ہیں۔ وہ گہرے لہجے میں" بولتے اس کے چہرے پہ جھکا لیکن وہ بروقت ہنستے ہوئے فاصلہ قائم کر گئی۔ دھڑکنوں میں طلاطم برپا تھا۔

میرے متعلق تو پوچھتی جایئے محترمہ۔" وہ اسے واپس اپنی جانب کھینچتے اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکاتے بولا۔"

کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ بے حد خوبصورت ہیں۔" وہ شرمیلے لہجے میں بولتے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔"

تم جانتی ہو کہ جب بھی تم یوں کھل کر میری تعریف کرتی ہو تو میں بھی پھر اظہار کے معاملے میں کنجوسی نہیں کرتا۔ حسن نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

****

اتنی چھوٹی سی بات پہ کون ناراض ہوتا ہے بھلا۔" وہ ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اونچا کرتے سنجیدگی سے" بولا۔ حوریہ نے تیکھی نگاہوں سے اسے گھورا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چھوٹی بات۔ اتنے پیسے لے لیے اس پٹھان نے۔ اچھا بھلا واپس لے لیتی میں لیکن نہیں ہیرو بن کر ٹپک پڑے اندر بھلا کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔ میں بتا رہی ہوں اچھا بھلا شو پیس وہ پندرہ سو تک کا مل جانا ہے اب فضول میں پانچ ہزار کا خرید لیا اب دیکھیے گا پوری رات اسی سوچ میں نیند نہیں آئے گی۔ کیا ہے اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔" وہ جو بنا رکے مسلسل بول رہی تھی اس کی گہری نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کر چڑ کر بولی۔ اس کے چڑنے پہ بھی معیز نے پلکیں نہ جھپکی بلکہ بنا پلک جھپکائے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

دیکھ رہا ہوں کہ شاید مجھے سامنے کھڑی لڑکی سے محبت ہو گئی ہے۔" اس کے اچانک انکشاف پہ حوریہ کے چلتے منہ کو بریک لگی۔ اس نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جو مسلسل مسکرا رہی تھی۔

ابھی بھی شاید۔" معیز کو لگا تھا کہ وہ اس کے اظہار پہ شرمائے گی لیکن وہ بھی حوریہ تھی اپنے نام کی ایک۔"

شاید نہیں یقیناً۔" وہ اسے کمر سے تھامتے اپنے نزدیک کر چکا تھا۔ حوریہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ معیز نے" انگلیوں کے پوروں سے اس کی پلکوں کو چھوا تو وہ لرز کر رخساروں پہ سایہ فگن ہو گئی۔

تو پھر ڈھنگ سے اظہار محبت کرنا سیکھیں مسٹر معیز۔ شاید او دیقیناً میں زمین آسمان کا فرق ہو تا ہے۔" وہ شاید" اس کا ارتکاز توڑنا چاہتی تھی۔ دل کی حالت عجیب تھی۔

حوریہ۔" معیز نے محبت سے اسے پکارا۔"

جی بولیے۔" چہرہ جھکائے ہی اس نے جواب دیا۔ نگاہیں ملانے کی ہمت ہی اب کہاں تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ میری طرف دیکھیں گی تبھی تو میں کچھ کہ پاؤں گا نا۔" اس کی بات پہ حوریہ کے لبوں پہ ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے وہ جلدی سے سمیٹ گئی۔

جب میں نے آپکی طرف دیکھا نا تو آپ نے نظریں چرا لینی ہیں ڈئیر ہسبینڈ۔" وہ ابھی بھی اس کی جانب دیکھنے پہ آمادہ نہیں تھی۔

اتنا شرمیلا سمجھتی ہیں مجھے۔" اس نے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اونچا کرتے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ حوریہ کا دل سکڑ کر پھیلا۔

سمجھتی نہیں ہوں آپ ہیں۔" وہ بے ساختہ تصحیح کر اٹھی اور اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس سے فاصلہ قائم کیا تھا۔ معیز نے ایک جھٹکے سے اسے نزدیک کرتے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

میں نے کہی سنا ہے کہ جو شرمیلے لوگ ہوتے ہیں نا وہ کچھ زیادہ ہی چھپے رستم ہوتے ہیں۔" حوریہ کی آنکھیں خوف کے مارے پھیل گئی۔ معیز نے آئینے میں اس کی اڑی رنگت دیکھ مسکراہٹ دبائی۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنی پیشانی اس کے شانے سے ٹکائی تھی۔

آج میں یہ کہ سکتا ہوں کہ میں نے ایک ہنستی مسکراتی لڑکی کے سنگ عشق کا سفر شروع کیا ہے۔ جس نے مجھے خود سے متعارف کروایا ہے۔" بولتے بولتے اس کی آنکھیں بھیگی تھی۔ حوریہ نے ہولے سے رخ موڑتے نم نگاہوں سے اسے دیکھا جو اب چہرہ جھکائے اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا۔

"میری شخصیت بہت عام سی ہے یار۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ کی یہی عام سی شخصیت آپ کو کروڑوں میں خاص بناتی ہے معیز۔" وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے" میں بھرتے ہوئے محبت سے بولی تھی۔ معیز نے سرخ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی۔

"تو کیا آپ بھی مجھ سے محبت۔ میرا مطلب کیا مجھے اپنائیں گی آپ اپنے دل کی آمادگی کے ساتھ۔"

محبت۔" وہ بول کر دھیمے سے ہنسی۔"

محبت تو شاید جس دن آپ کو شوہر قبول کیا تھا اسی دن ہو گئی تھی۔ انتظار تھا تو صرف آپکا۔" اس کے انکشاف پہ" معیز نے سختی سے لبوں کو بھینچا۔

کیا آپ میری آنکھوں کی چمک سے ناواقف تھے معیز جو آپ کو اپنے پہلو میں پاکر آخری حد تک بڑھ جاتی" تھی۔" وہ سراپا سوال تھی۔ معیز کے پاس کوئی جواب نہ تھا وہ اس لڑکی کی کسی بات کا جواب دے ہی نہیں سکتا تھا جس نے جانے انجانے میں ہی سہی اس کیلیے بہت کچھ کیا تھا۔ اس نے اس کے سوال کے جواب میں خاموشی سے بس اسے خود میں سمو لیا۔ اپنی پیشانی پہ اس کا محبت بھرا لمس محسوس کر آج پہلی بار اس کی آنکھیں بھیگی تھی۔ آج اسے محسوس ہوا تھا کہ اب وہ مکمل ہو گئی ہے اور اسی احساس نے ان دونوں کو اندر تک سرشار کر دیا تھا۔ وہ آج معیز کو اپنے پہلو میں پاکر سرشار تھی۔

❋ ❋

میں آج دادو کے ساتھ سوؤں گی۔" وہ ظفر کے ساتھ چپکتے ہوئے بولی۔ ماہا نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میری جان۔ دادوں کو تنگ کروگی آپ رات کو۔ چلو شاباش اٹھو۔" وہ اسے زبردستی اٹھاتے ہوئے بولی تو اس" نے رونا شروع کردیا۔

"ماما میرے پاس ہی رہنے دو اسے۔"

نہیں بابا۔ بہت ہوگئی اس کی ضدیں۔ آپ سکون سے سوئیں رات کو تنگ کرے گی آپ کو یہ۔ میں لے کر جاتی" ہوں اسے۔" وہ اسے گود میں بھرتے نرمی سے بولی اور انہیں شب بخیر کہتے کمرے میں چلی آئی جہاں زاویار کمرے میں اسی کا منتظر تھا۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں سونا۔" وہ اس کی گرفت میں کسمساتے ہوئے بولی جس کی بدولت اس کی انگلی ماہا کی" انکھ میں لگ گئی۔ اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔

کیا ہوا۔" زاویار تیزی سے اٹھتے اس کی جانب آیا تھا۔ ضحی کا رونا بھی اب مکمل طور پہ بند ہو چکا تھا۔"

"نہیں کچھ نہیں۔ بس اس کی انگلی۔"

بری بات جاناں۔ ایسے کون کرتا ہے بھلا۔ ادھر آؤ میرے پاس۔" وہ اس کی گود سے ضحی کو لیتے دوسرے" بازو کے گھیرے میں ماہا کو لیتے بیڈ کی جانب آیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا کمرے کے دروازے پہ کھٹکا سا ہوا۔ زاویار نے کوفت سے انکھیں گھمائی۔

مجال ہے جو اس گھر میں کوئی ہمیں بھی سکون کا سانس لینے دے۔" وہ سرد مہری سے بولا۔ ماہا نے اسے آنکھیں دکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک جاتی زاویار اسے وہی بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود دروازے کی جانب بڑھا۔ دروازہ کھولتے ہی جو چہرہ سامنے سے نمودار ہوا وہ اسے چڑانے کو کافی تھا۔

اب تمہارے ساتھ کیا مسئلہ درپیش ہے۔" وہ الجھن بھرے لہجے میں بولا۔"

آپ کو دیکھنے کا ذرا سا بھی دل نہیں تھا وہ کیا ہے نا اس کمرے میں کوئی رہتا ہے جو میرے دل کے انتہائی قریب ہے۔ آ جا میرا بچہ۔" اگلے ہی لمحے وہ زمین پہ بیٹھا تھا۔ ضحی بنا کسی وقت کا ضیاع کیے اس کے بازوؤں میں آسمائی۔ علی نے اسے باہوں میں بھرتے اس کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا تو زاویار نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ کچھ سوچ کر علی سے الگ ہوئی اور زاویار کی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔

نو چچو۔" وہ نفی میں سر ہلاتے معصومیت سے بولی۔"

کیسی بے دید بھتیجی ہے یار۔ باپ کو دیکھتے ہی منہ پھیر گئی۔ مت بھول تیرے باپ سے زیادہ میں نے تجھے کھلایا ہے۔" وہ منت سماجت پہ اتر آیا۔"

آ جا میری جان کیوں بے عزتی کروانے پہ تلی ہوئی ہے۔" وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولا۔ ضحی کا دل شاید پسیج گیا تھا تبھی بنا کسی تردد کے دوبارہ اس کے باہوں میں آسمائی۔

اوکے بھابھی ماں میں لے کر جا رہا ہوں اسے۔ خیال رکھیے گا۔" وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے بولا۔ ماہا جھینپ گئی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

علی بھائی آپ رہنے دیں اسے تنگ کرے گی۔" وہ نہیں چاہتی تھی کہ عبیر اور علی کے درمیان میں ضحی کی موجودگی کوئی خلل ڈالے لیکن وہ اس کی ان سنی کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔زاویار نے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کہنے کو ہم سب میں چھوٹا ہے یہ لیکن عقل کافی بڑی ہے۔بنا کہے ہی اپنے بھائی کے دل کی بات جان گیا۔"زاویار کی بات پہ اس نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔زاویار اس کی جانب مڑا۔

کہ اس وقت اس کے بھائی کو ضحی کی ماں نہیں بلکہ میری بیوی چاہیے۔"ماہا اس کی بات پہ جھینپتے چہرہ جھکا گئی۔

"انہیں پریشان کرے گی وہ زاویار۔"

کوئی مسئلہ نہیں چچو ہے اسکا۔حق بنتا ہے کچھ علی کا بھی۔"زاویار نے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے اسے اپنے نزدیک کیا۔گھبراہٹ کے مارے ماہا کے ہاتھ پیر پھول گئے۔

مم۔مجھے بھوک لگی ہے۔"وہ جلد بازی میں جو منہ میں آیا بول گئی۔وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا۔"

آدھی رات کو کونسی بھوک جاگ گئی ہے تمہاری۔"وہ جی بھر کر بدمزہ ہوا۔ماہا اس سے ہاتھ چھڑواتے اب الماری کی جانب بڑھی اور وہاں سے ضحی کا بیگ نکالا تھا جسے زاویار نے ایک جست میں جکڑ لیا۔ماہا نے ملتجیانہ نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے وہ اس کی معصوم صورت دیکھ مان جائے گا۔

کچھ بھی نہیں کھانا۔وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

انہوں نے کھانا ہی بند کر دیا مجھ پہ۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ بھر آیا۔ زاویار نے محبت سے اسے ساتھ لگاتے اس کا ماتھا چوما۔

"تمہاری حالت دیکھ کر انہوں نے ایسا کہا ہے ناماہا۔ اس میں تمہاری ہی بھلائی ہے۔" وہ اس کا گال سہلاتے پچکارنے والے انداز میں بولا۔

"خاک بھلائی ہے اگر میں کھائے بغیر بھوکی مر گئی تو۔" وہ صدماتی کیفیت میں گویا ہوئی۔

"بس تھوڑا سا وقت ہے اب توماہ۔ تم ایسا کرو سونے کی کوشش کرو۔ کھانا بھول جاؤ گی۔" زاویار اس کی حالت کے پیش نظر اس کا سر چومتے نرمی سے بولا۔

"آنکھیں بند کروں تو وہ میری بند آنکھوں کے سامنے آکر مزید شدت سے یاد آتا ہے۔" وہ مظلومیت سے بولتی اسے ٹھٹھکا گئی۔ زاویار نے اسے الگ کرتے بھنویں اچکائی۔

"کون آتا ہے۔" وہ بھنوؤں کے درمیان والی جگہ سہلاتے ہوئے بولا۔

"کھانا۔" وہ بولتے ہی مزے سے ہنسی۔ زاویار نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

"چلو لیٹو۔"

"زاویار پلیز پلیز دیکھیں میں نے سارا کورس مکمل کیا ہے نا اب تو ایسے مت کریں صرف آج۔ آپ مجھے اپنے ہاتھ سے کچھ بنا کر کھلائیں نا۔" وہ اس کے ساتھ لگتے مسکہ لگاتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں سوچتا تھا کہ مسکہ لگانے پہ ضحی کس پہ گئی ہے لیکن اب معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اپنی ماں پہ ہی گئی ہے۔" تم دونوں ماں بیٹی نے میری زندگی۔" ماہا نے بھنویں سکیڑی۔

جنت بنا دی ہیں۔" وہ اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کرواتے شدت بھرے لہجے میں بولتے اسے خود میں بھینچ گیا۔ ماہا خفیف سی ہو گئی۔

چلیں پھر آج آپ میرے لیے بریانی بنائیں گے۔" وہ اس کے بازو میں بازو حمائل کرتے اتراتے ہوئے" بولی۔ زاویار نے رک کر رخ موڑتے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا تو وہ خجل سی ہو گئی۔

"یہ غلط ہے ماہا۔ اب تم زیادہ پھیل رہی ہو۔"

آپ کے ہونے سے لگتا ہے کہ میرے ساتھ کبھی کچھ غلط ہو ہی نہیں سکتا۔" زاویار نے جیسے اسکے آگے گھٹنے" ٹیک دیے تھے تبھی اسے اپنے حصار میں لیتے کچن کی جانب بڑھا تھا۔ اگلے ایک گھنٹے میں ماہا کی مدد سے اس نے بالآخر بریانی تیار کر لی تھی۔

"میں ڈالوں کیا بریانی۔"

آپ کیوں زحمت کریں گی میڈم۔ آپ یہاں بیٹھیں ہم کس لیے ہیں۔" وہ ماہا کو کرسی پہ بٹھاتے ہوئے محبت" سے گندھے لہجے میں بولا۔ ماہا ہتھیلی پہ گال ٹکائے محبت سے دیکھ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے پلیٹ میں بریانی نکالتے اس کے سامنے رکھی تھی۔ بریانی کو دیکھتے اس کی بھوک ایک نئے سرے سے چمک اٹھی تھی۔ اسے رغبت سے کھاتا دیکھ زاویار چہرہ جھکائے دھیما سا مسکایا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

تمہیں بریانی سچ میں اتنی پسند ہے مجھے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا۔" وہ ہنستے ہوئے بولا اور اس کے لبوں کے پاس لگا چاول کا دانا ہٹایا تھا۔

"صرف بریانی۔ ارے نہیں مجھے سب کچھ پسند ہے بس کھانا ہونا چاہیے۔ میں ہر چیز میں آپ کو جھجک کر انکار کر سکتی ہوں ماسوائے کھانے کے۔" وہ کھانے کے دوران بے نیازی سے بولتے اسے ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔ سب کے جاگنے کا خیال کرتے وہ کچن کی لائٹ آف کرتے کمرے میں چلے آئے۔

"تھینکو سوچ زاویار۔" وہ عقب سے ہی اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے اس کا گال چومتے ہوئے بولی۔ زاویار نے اس کا بازو تھامتے اپنے مقابل کیا اور اسے اپنی گود میں بٹھایا تھا۔

"اتنا سستا تھینکیو۔" اس کے چہرے پہ ناگواری لہرائی۔

"مہنگا تھینکیو بھی ہوتا ہے کیا۔" ماہا کی بات پہ زاویار نے معنی خیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔ اس وقت وہ اس کی جذبے لٹاتی نگاہوں سے سرے سے ہی بے خبر تھی۔

"کیا مطلب۔" وہ چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے گویا ہوئی۔

"ابھی سمجھاتا ہوں۔" اس کی آنکھوں سے جھلکتے جذبات دیکھ اگلے ہی لمحے اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے اٹھتی زاویار نے اسے مضبوطی سے جکڑ لیا۔ اگلے ہی لمحے اس کی نقرئی ہنسی کے ساتھ زاویار کا قہقہہ بھی کمرے کی فضا میں گونجا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

****

"پاپو۔"معیز جو لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ گود میں دھرے ضروری ای میلز چیک کرنے میں محو تھا ضحی کی آواز پہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"جی پاپو کی جان۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر کھینچ کر اسے ساتھ بٹھالیا۔وہ مسکراتے ہوئے سمٹ کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔معیز کے ساتھ ساتھ وہاں بیٹھے علی زاویار حسن اور ظفر نے بھی سنجیدگی سے اس کے تاثرات کا ملاحظہ کیا۔نوماہ کا شاہ زین اس دوران علی کی گود میں تھا۔

"کیا کام ہے میرے بے بی کو۔"وہ اس کی جانب جھک کر محبت سے بولا۔ضحی کھل کر مسکرائی۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنی ہتھیلی معیز کے سامنے پھیلائی تھی جس میں نیل پینٹ جگمگا رہا تھا۔

"مجھے یہ لگانا ہے۔"وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولتی ان سب کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔

"بھی لگا دیتے ہیں لاؤ میں ابھی لگاتا ہوں اپنی گڑیا کو۔"اس نے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھتے اسے گود میں بٹھالیا۔اس کے حکم پہ وہ سب ویسے بھی اپنی تمام تر مصروفیات پسِ پشت ڈال دیتے تھے۔

"تم اپنا کام نپٹا لو معیز میں دیکھ لیتا ہوں اسے۔"زاویار نے چائے کا کپ میز پہ رکھا۔

"اُب اس نے میرے سے فرمائش کی ہے تو کیا پاپو انکار کر دیں۔کبھی نہیں۔پاپو مر کر بھی انکار نہیں کر سکتے۔"وہ اس کے دونوں گالوں کو چٹاچٹ چومتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اس کے چھوٹے چھوٹے ناخنوں پہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

احتیاط سے نیل پینٹ لگانے لگا۔لاؤنج میں آتی ماہا اسکی حرکت پہ سر پیٹ کر رہ گئی۔اس نے تاسف سے اس کے ناز نکھرے دیکھے۔

اتنے دھیان سے کبھی ان لوگوں نے گھر کا کام نہیں کیا ہوگا جتنے دھیان سے یہ کر رہے ہیں۔"حوریہ معیز کی دلجمعی پہ چوٹ کرتے ہوئے بولی۔

اتنا جل کیوں رہی ہیں میری جان سے۔آپ بھی کہتی ہم آپ کو بھی لگا دیتے۔"سب کے سامنے اس قسم کی" بات پہ حوریہ کھسیا کر رہ گئی لیکن جاتے جاتے وہ اسے زبردست گھوری سے نوازنا نہ بھولی تھی۔

ویسے بھی یہ ہمارا سکون ہے۔اب اپنے سکون پہ دھیان نہیں دیں گے تو کس پہ دیں گے۔ہے نا۔"وہ ضحی کی" جانب جھکتے محبت سے پوچھ رہا تھا جس نے بنا کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔

ہیلو ایوری ون۔"قریب سے ابھرنے والی نسوانی آواز پہ وہ سب چونک کر داخلی دروازے کی جانب متوجہ" ہوئے جہاں کھڑی عنایہ انہیں ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔سب سے ملتے وہ آخر میں ماہا کے نزدیک آئی۔

کیسی ہو ماہا ڈئیر۔کمزور ہو گئی ہو پہلے سے۔کھانا پینا چھوڑ دیا ہے کیا۔"عنایہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔اس" سے پہلے کہ ماہا کچھ بولتی زاویار کی بات پہ جہاں علی اور رائقہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہی ماہا نے صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھا۔

اب کیا پورا گھر یہی کھائے گی۔"زاویار کی آواز پہ صدماتی آواز پہ ماہا ساکت رہ گئی۔اسے بلکل توقع نہیں تھی کہ" زاویار ایسی کوئی بات کرے گا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

جب علی بھائی نے یہ بات کی تھی اس وقت تو کسی برچھی کی مانند لگی تھی آپ کو۔" ماہا تنک کر بولی۔ زاویار نے چونک کر اس کا لال انگارہ ہوتا چہرہ دیکھا جس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھی۔

اس وقت میں حقیقت سے بے خبر تھا لیکن اب نہیں ہوں۔" وہ پرسکون لہجے میں بولا۔ وہ تلملا کر رہ گئی۔"

میں کیا سچ میں اتنا کھاتی ہوں بابا۔" وہ اب کی بار ظفر کے ساتھ جا بیٹھی جنہوں نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔"

اتنا بہت چھوٹا لفظ ہے۔ بابا سے کیا پوچھ رہی ہو۔ جتنا تم کھاتی ہو اتنا کوئی نہیں کھاتا۔ تمہیں خوشی میں دیکھو تو" تمہارا منہ چل رہا ہوتا ہے۔ پریشانی میں دیکھو تو وہی حال اور غصے میں تو اس سے بھی بڑھ کر۔" زاویار کی بات پہ اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ وہ اس کے کھانے کو نظر میں لیے بیٹھا تھا۔

"آپ مجھے کھاتا ہوا دیکھتے ہیں زاویار۔"

دکھ اس لیے زیادہ ہے کیونکہ جیب میری ہی خالی ہوتی ہے ورنہ کیا پرواہ ہوتی۔" وہ دہائی دینے والے انداز میں" بولا۔ ظفر اس کی بات سن کھل کر ہنس دیے۔ جانتے تھے وہ اسے چڑا رہا ہے۔

افسوس ہے تم پہ زاویار ظفر۔ ایک بیوی کا خرچہ نہ اٹھا سکے تم۔" عنایہ کی بات نے جلتی پہ تیلی کا کام کیا تھا۔"

خرچہ تو بہت عام اور چھوٹی سی چیز ہے۔ ہم تو ان کا ناز نخرہ بغیر ماتھے پہ شکن لائے اٹھاتے ہیں۔ یہ تو بس چھوٹا سا" مذاق تھا۔ تم جلنا بند کرو۔" اس کی بات سن ماہا کے دل میں پھوار سی برسی لیکن اسے دکھانے کی خاطر منہ

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

بنا گئی۔ اتنی جلدی تو معاف نہیں کرنے والی تھی وہ اسے۔ اس چیز کا اس بے تہیہ کر لیا تھا۔ اب سب کی توجہ عنایہ کی جانب مبذول تھی جو ان سب کو کسی پارٹی کے متعلق بتا رہی تھی۔

****

اگلے دن شام میں علی زاویار اور معیز کی مصروفیت کی بدولت ظفر کو لیے خود ہی قریبی ہسپتال آ گیا تھا۔ موسم بدلنے کی بدولت ان کی طبیعت اچانک ہی بگڑ گئی تھی تبھی وہ بنا کسی تاخیر کے انہیں لیے ہسپتال پہنچا تھا۔ وہ ظفر کو ساتھ لیے راہداری میں سے گزر رہا تھا معاً ایک جانب سے اٹھنے والے غیر متوقع شور کی آواز پہ اس کی توجہ ان کی جانب مبذول ہوئی۔ اسے اس چیختی چلاتی عورت پہ کسی اپنے کا گمان ہوا تھا۔ نجانے کیوں اس کا دل سکڑ کر پھیلا۔

کیا ہوا رک کیوں گئے علی۔" ظفر کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا اور انہیں لیے ڈاکٹر کے کیبن کی جانب" بڑھا۔

کہاں جا رہے ہو تم۔

میں بس ابھی آیا بابا۔ آپ یہی بیٹھیں۔" وہ انہیں ڈاکٹر کے کیبن میں بٹھاتے خود مضبوط قدم اٹھاتے واپس" اسی جگہ پہ آیا۔ وہاں موجود عورت ابھی بھی چلا رہی تھی۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے ان تک پہنچا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹنے والی ہو گئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

پھپھو۔"اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔روتی ہوئی فرزانہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی مگر" وہاں کھڑے علی کو دیکھ چونک گئی۔اگلے ہی لمحے وہ دھاڑے مارتی اسکے سینے پہ سر رکھے رونے لگی۔علی نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا ہے۔"وہ نگاہیں چڑاتے ہوئے بولا۔"

میری لائبہ۔اسے بچالو علی۔اسے بچالو۔"وہ روتے ہوئے بولی۔علی نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔"

"مم۔میں کیسے۔"

اس کی سرجری ہونی ہے علی۔یہ نہیں کر رہے۔پیسے مانگ رہے ہیں اور میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں" انہیں دے سکوں۔"ان کے رونے پہ علی نے گہرا سانس بھرتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔وہ ڈوپٹے سے آنسو پونچھتے اسے لیے ایمرجنسی وارڈ کی جانب بڑھی۔وہاں جاتے اس کے قدم من من بھاری ہو رہے تھے۔اس کمرے کے باہر پہنچتے ہی اس کی آنکھوں کے آگے ایک لمحے کیلیے اندھیرا سا چھایا۔وہ سٹریچر میں لیٹی اس وقت شدید بری حالت تھی۔چہرہ بائیں جانب سے بری طرح جھلسا ہوا تھا۔علی کے باقاعدہ رونگٹے کھڑے ہوگئے۔اس نے سپید پڑتے چہرے سمیت فرزانہ کی جانب دیکھا جو ڈوپٹے میں چہرہ چھپائے زار و قطار رو رہی تھی۔وہ بمشکل اپنے قدموں کو گھسیٹتے اندر کی جانب بڑھا۔روتی بلکتی لائبہ اسے دیکھ جیسے تھم سی گئی۔

یہ سب کیسے ہوا۔"وہ دانت پہ دانت جماتے سنجیدگی سے بولا۔لائبہ نے اس کا نگاہیں پھیرنا شدت سے محسوس" کیا تھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

قسمت کی ماری ہے یہ۔ مجھ سے پوچھے بغیر بھاگ کر اس نے شادی کر لی تھی۔ بہت روکا تھا میں نے کہ وہ لڑکا ٹھیک نہیں لیکن اس نے نہیں سنی اور آج دیکھو اس لڑکے نے چہرے پہ تیزاب ڈال دیا۔ وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ علی ان کی بات پہ سن کھڑا رہ گیا معاً پلکیں جھپکتے وہ بنا اس کو دیکھتے باہر کی جانب بڑھا سامنے ہی اس کا سامنا ڈاکٹر سے ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹر یہ اندر پیشنٹ۔"

"آ" آئے روز ایسے بہت سے مریض آتے ہیں ہمارے پاس۔ نہ پیسہ ہوتا ہے نہ دینے کو کچھ بس مفت کا علاج۔

آپ ان کا علاج شروع کریں میں چار جز پے کر دوں گا۔" وہ ان کی بات درمیان میں کاٹتے سختی سے گویا" ہوا۔ ڈاکٹر اس کی بات سن بوکھلا گیا تبھی سرعت سے اثبات میں سر ہلاتے ایمرجنسی وارڈ میں گھس گیا۔ علی نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور ایک نظر آسمان پہ ڈالی۔ وہ انہیں ڈھونڈنا چاہتا تھا ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیوں انہوں نے عبیر کو اس مقام تک پہنچایا لیکن یہاں تو اللہ نے ہی پوچھ لیا تھا۔ ٹھیک کہتے ہیں اللہ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ وہ ان تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے اندر گیا تو وہ تڑپتی ہوئی لائبہ کو خاموش کروا رہی تھی۔

"علی۔ علی صرف ایک بار اسے عبیر سے۔"

پلیز پھپھو۔ اس کا نام بھی اپنے منہ سے مت نکالیں۔" وہ ان کی بات درشتگی سے کاٹ گیا۔ ان کے لبوں کو" قفل لگ گیا۔

یہاں میں کسی رشتے کی بدولت نہیں فقط انسانیت کی بدولت موجود ہوں ورنہ میری بیوی کو مارنے میں آپ" نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔" وہ تیز نگاہ ان پہ ڈالتے زہر خند لہجے میں گویا ہوا۔ اس دوران اس نے لائبہ کو دیکھنے میں مکمل طور پہ اجتناب برتا تھا۔

عع۔ للی۔ "لائبہ کی آواز پہ اس نے آنکھوں کو میچا اور نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ گہرا سانس بھرتے وہ اس کی" جانب متوجہ ہوا جو اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے آگے جوڑ رہی تھی۔ اس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار علی کا دل تڑپا گئے۔ کس قدر ناز تھا اسے اپنی خوبصورتی پہ۔

"مجھے بس ایک بار عبیر سے معافی۔"

ایم سوری لائبہ میں چاہ کر بھی اپنی بیوی کو تمہارا ان زہر آلود یادوں کی جانب نہیں دھکیل سکتا۔ جانتی ہو تمہیں" اس حالت میں دیکھ کر مجھے بلکل اچھا نہیں لگ رہا لیکن اتنا برا بھی نہیں لگ رہا۔ جانتی ہو کیوں کیونکہ میں نے تمہاری بدولت عبیر کو موت کے منہ میں جاتا اور واپس آتا دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے اپنی سانسیں بھی رکتی محسوس کی ہے۔ کس قدر بے رحم تھی نا تم لائبہ۔ کسی کی جان لینے کے در پے آگئی۔ ایک بار بھی نہ سوچا کہ اللہ کے ہاں دیر ضرور ہے لیکن اندھیر نہیں۔ انصاف ضرور ہوتا ہے اس کے ہاں۔" اس کی بات پہ لائبہ نے اذیت کے مارے سختی سے آنکھوں کو میچا۔ آنسو گالوں پہ بکھر گئے جس کے باعث جلن کا احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میں اسے کبھی بھی تمہارے سامنے نہیں لاؤں گا لائبہ ہاں کبھی زندگی میں مجھے ایسا لگا کہ اسے تمہیں معاف کر دینا چاہیے تو میں اسے حقیقت سے آگاہ ضرور کروں گا۔" وہ سادگی سے بولتے خاموش ہوا اور ایک نظر خاموش ساکت بیٹھی فرزانہ پہ ڈالی۔

آپ اس کا علاج شروع کروائیں۔ڈاکٹر سے میں نے بول دیا ہے آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی۔" وہ نرمی سے بولتے ایک الوداعی نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس نے ان سے کچھ نہیں پوچھا تھا کہ وہ یہاں کیسے آئے کیوں آئے۔اسے اس سب کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی۔ڈاکٹر کے کیبن میں پہنچتے ہی اس نے ظفر کو اپنا منتظر پایا۔

"تم نے یہاں آکر مجھے تنہا ہی چھوڑنا تھا تو اکیلے ہی آنے دیتے مجھے۔"

بابا راستے میں کوئی مریض مل گیا تھا حالت بہت خراب تھی تو بس ان کی۔مدد کرنے لگ گیا۔" اس نے ان کی ناراضگی پہ مسکراتے سرسری سے لہجے میں انہیں بتایا۔وہ افسردگی سے اثبات میں سر ہلا گئے۔ڈاکٹر سے ملتے وہ لوگ جب واپسی کے سفر کو نکلے تو شام کے چھ بج رہے تھے۔

اب آپ یہاں آرام کریں۔زیادہ کچھ نہیں ہوا بس موسم کی تبدیلی کے باعث ہلکا ہلکا بخار ہے۔" وہ ان سب کو بتا رہا تھا۔وہ سب ان کے آس پاس ہی براجمان تھے۔علی نے نجانے کیا سوچ کر عبیر کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ وہاں موجود ہی نہیں تھی۔وہ خاموشی سے وہاں سے کھسکتے اپنے کمرے کی جانب چلا آیا۔وہ الماری میں گھسی شاید کچھ تلاش کر رہی تھی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا کر رہی ہو اتنی دلجمعی سے۔"اس کے اچانک کان کے پاس بولنے سے وہ اپنی جگہ پہ اچھل کر رہ گئی۔"

افف یا خدایا ڈرا دیا آپ نے تو علی۔ کبھی تو ڈھنگ سے آیا کریں ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پہ سوار ہو کر آتے" ہیں۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولی ساتھ ہی اس کی شرٹ کو ہینگ گیا تھا جو کل اس نے پہن کر جانی تھی۔

کیوں تم کونسا انتہائی ضروری کام کر رہی تھی جو درمیان میں رک گیا۔"وہ اس کے ہاتھ سے شرٹس لیتے اسے" صوفے پہ رکھتے ہوئے بولا۔عبیر نے چونک کر اس کا چہرہ جانچا جہاں ایک بیزاری سی تھی۔

علی کام کی بات کریں نا۔بات کو گھمائیں مت۔"وہ جتانے والے لہجے میں بولتی سر جھٹک گئی۔"

ہر وقت سڑ سڑ کر تھکتی نہیں ہو۔ مسکرانے کا چارج تھوڑی نہ لگتا ہے۔"وہ اسے نزدیک کرتے اس کی ناک کی" ٹپ پہ اپنا لمس چھوڑتے ہوئے بولا۔وہ اپنی جگہ پہ بدک کر رہ گئی۔

خیر یہ سب باتیں چھوڑو۔مجھے ایک بات تو بتاؤ کہ اگر کسی لڑکی کو اپنے دل کی بات بتانی ہو تو کیسے بتائی" جائے۔"اس کے برجستہ سوال پہ وہ مسکراہٹ ضبط کرتے اترائی۔

یاد رکھیں کہ میں شادی شدہ ہوں۔"وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑا کر بولتے اسے قہقہہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔"

تم کس خوشی میں اتنی شوخی ہو رہی ہو۔میں نے کسی لڑکی کی بات کی ہے تمہاری نہیں۔"وہ دل جلانے والے" لہجے میں بولا۔عبیر کے لبوں کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

پھر کس سے اظہار کرنا ہے آپکو۔"وہ فوراً سے پہلے ڈھیلی پڑی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اپنی بیوی سے۔" اگلے ہی لمحے اس کی بات پہ عبیر نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا لیکن اس سے چھپ کر۔

"جس طرح کی آپ کی حرکتیں ہیں آپکی بیوی کبھی بھی رضامند نہیں ہو گی۔ اس نے علی کا ہری جھنڈی دکھائی اور آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ علی نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ڈریسنگ ٹیبل سے پشت ٹکائی۔

"میری بیوی رضامند تو کیا پکی پکی پٹ چکی ہے میرے سے۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اسے نگاہوں کے حصار میں لیے گھرے لہجے میں بولا۔

"اچھا اور کہاں ہے وہ۔" عبیر نے لاپرواہی سے چوٹی کے بل ڈالے۔ علی اس کی ادا پہ کافی مسرور ہوا۔

"شی از رائٹ ان مائی آرمز۔" دوسرے ہی لمحے اس نے عبیر کو اپنی بانہوں میں لیتے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ عبیر نے مسکراہٹ ضبط کی۔

"ابھی تو آپ بول رہے تھے کہ میں کسی سے اظہار محبت نہیں کروں گا۔" وہ اس کے سینے پہ ہاتھ مارتے ہوئے ایک ادا سے بولی۔ علی سر پیچھے گرائے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"ہاں لیکن اپنی بیوی سے تو کر ہی سکتا ہوں۔" اس نے عبیر کی ناک سے ناک سہلائی۔ عبیر نے اس کے سینے پہ سر رکھ دیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے پاس تمہارے لیے کچھ ہے بہت خاص۔ہاتھ کرو۔" وہ ایک بار پھر معنی خیزی سے گویا ہوا۔اس نے " جھجکتے ہوئے اپنی ہتھیلی علی کے سامنے پھیلائی لیکن اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ میں موجود چیز کو دیکھ اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔ علی اس کے اچھلنے پہ قہقہہ لگاتے ہوئے بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھا۔

میں آپ سے بات ہی نہیں کر رہی علی۔میں آپ کی بیوی ہی نہیں ہوں۔" وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ابھی بھی " اپنے ہاتھ میں چھپکلی کا سوچ کر اسے جھرجھری سی آئی۔

چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ہیں ہاں۔" اس نے عبیر کو کھینچ کر اپنے مقابل بٹھایا اور اس کا چہرہ اونچا کیا۔عبیر کی " سیٹی گم ہو گئی۔

"کیا بول رہی تھی تم۔کہ میں تمہارا شوہر نہیں ہوں اور تم میری۔"

بب۔بیوی نہیں ہوں۔" وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔علی نے اسے اپنے مزید نزدیک کیا۔عبیر کے دل کی " دھڑکن تیز ہو گئی۔

کس کی بیوی ہو تم۔" علی نے اپنا سوال دہرایا۔"

آپکی ہی ہوں علی۔میں تو بس مذاق۔" وہ اس کی پیشِ رفت سے گھبراتے منمنا کر بولی۔علی نے مسکراہٹ " دبائی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

شوہر سے ایسے مذاق کون کرتا ہے میری جان۔" اس نے نرمی سے اس کے گال پہ اپنا لمس چھوڑا۔ وہ آنکھیں میچ گئی۔

اب میں آپ کے ساتھ مذاق بھی نہیں کر سکتی۔ علی اس کی جعلی معصومیت پہ عش عش کر اٹھا۔

بلکل کر سکتی ہو مگر ایسے گھٹیا مذاق نہیں کر سکتی۔" وہ اس کی کنپٹی پہ لب رکھتے ہوئے جتانے والے لہجے میں" بولا۔ اپنی بات پہ اس کے سنجیدہ ہو جانے پہ عبیر نظریں پھیر گئی۔

****

ایک بہت ضروری میٹنگ ہے میری ماہا۔ میں کسی صورت اسے مس نہیں کر سکتا۔ سر کا فون آیا ہے مجھے " ایمر جنسی میں۔ پلیز اسے ذرا سنبھال لینا۔ بابا آتے ہیں جاناں اوکے۔" وہ چٹاچٹ اس کے دونوں گالوں کو چومتے باہر ٹیرس پہ چلا آیا تاکہ کوئی اس کے کام میں مداخلت نہ کرے۔

"ماہ بابا۔"

بابا آتے ہیں میری جان۔ آپ ٹوائز سے کھیلو۔" اس نے ضحی کو اٹھا کر نیچے کارپیٹ پہ بٹھا دیا لیکن اس کا دھیان" مسلسل پردے کی اوٹ میں موجود زاویار کی جانب تھا۔ اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں کسی سوچ کے تحت مسکرائی تھی۔ ماہا نے ایک نظر زاویار کی جانب دیکھا جس کا یہاں آ کر بھی بس بس کام کام ہی تھا۔ کبھی کبھار وہ اس کی اس روٹین سے اکتا جاتی تھی۔ ابھی بھی چہرے سے بیزاری واضح تھی۔ وہ ان سب سوچوں سے نجات حاصل

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کرنے کی خاطر خود کو کام میں مصروف کرنے لگی۔اس دوران اسے خود بھی اندازہ نہ ہوا کہ کب ضحی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ٹیرس کی جانب چلی آئی۔ہوش تو اسے زاویار کے پکارنے پہ آئی تھی۔

ماہ تمہیں میں نے کہا تھا کہ اسے کچھ دیر کیلیے سنبھال لینا۔"وہ دانت پیس کر بولا۔"

وہ آئی ایم سوری زاویار میں بس۔"اس نے آگے بڑھ کر ضحی کو اس کی گود سے لینا چاہا لیکن وہ مزید اس کے" ساتھ چپک گئی۔

جب وہ خود نہیں آنا چاہتی تو میں کیا کر سکتی ہوں۔"وہ غصے سے بول کر سر جھٹک گئی۔اسے تو لگتا ہی نہیں تھا کہ" ضحی کو اس نے جنم دیا ہے۔ہر وقت اپنے باپ کے ساتھ ہی چپکی رہتی تھی۔

مجھے بائی جانا ہے۔"وہ منہ بنا کر بولی۔اس کے لہجے میں ضد کی آمیزش تھی۔ماہا نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تو" تھک ہار کر زاویار کو ہی اسے گود میں بھرے نیچے آنا پڑا۔

بابا اتنا ضروری کام کر رہے تھے۔آپ تنگ کرتی ہو۔"وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا۔اب سچ میں اسے ضحی" میں اپنا آپ دکھنے لگا تھا۔

کیا ہوا بھائی سب ٹھیک ہے۔"معیز جو ابھی حوریہ کے سنگ گھر میں داخل ہوا تھا پوچھ بیٹھا۔"

ہاں بس اسے لے کر باہر جا رہا ہوں۔"معیز اس کی بات پہ دھیما سا مسکایا۔"

"میرے پاس آئے گی ضحی آجاؤ اچھو پاس۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

نو۔"وہ رائقہ کو دیکھ کر لٹھ مار انداز میں بولی۔"

پاپو۔"اگلے ہی لمحے معیز کی جانب اس نے پوری شان سے بانہیں پھیلائی تھی۔اس نے بھی بنا کسی دیری کے اسے خود میں سمولیا۔

"آپ کام کرلیں بھائی۔میں لے جاتا ہوں اپنی پرنسز کو۔"

"لیکن تم بھی تھکے۔"

اس کیلیے کون تھکا ہوتا ہے بھائی۔"وہ اس کی پیشانی چوم کر بولا۔زاویار کو اس بات پہ کوئی شک نہیں تھا کیونکہ گزرے سالوں میں اس سے زیادہ وقت ضحی علی اور معیز کے ساتھ بیتا چکی تھی۔

شکریہ۔"وہ تشکر بھرے لہجے میں بولا۔معیز اس سے باتوں میں مصروف باہر کی جانب بڑھ گیا۔"

بھائی آپ کی بیٹی کسی دن میرے ہاتھوں پٹے گی۔میں بھی اس کی اچھو ہوں لیکن کبھی میرے پاس ایسے نہیں آئی۔"رائقہ کے منہ بنا کر بولنے پہ زاویار کھل کر ہنس دیا۔

"تمہاری شکل ہی اتنی ڈراونی ہے۔دیکھا نا تمہارا بیٹا بھی تمہاری گود میں آتے ہی رونے لگتا ہے۔"حسن نے ان کی بات پہ لقمہ دیا تو رائقہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

آپ مجھ سے بچ جائیں حسن۔"وہ بپھری شیرنی کی مانند اس کے تعاقب میں لپکی۔زاویار بھی کمرے میں چلا آیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

آپ دونوں جائیں باہر گھوم کر آئیں۔فائدہ آپ کا یہاں آنے کا جب یہاں بھی آپ نے بھابھی ماں کو نظر" انداز ہی کرنا ہے بھائی۔" علی ماہا کے حق کیلیے فوراً سے پہلے میدان میں کودا۔

بلکل ٹھیک کہ رہا ہے علی۔یہاں بات تمہاری بیوی کی نہیں ہماری بہن کی ہے اور ہم اپنی بہن کی حق تلفی نہیں" "ہونے دیں گے۔تم لوگ تیاری پکڑو اور باہر جاؤ۔گھومو پھرو وقت بیتاؤ۔کیوں بابا۔

بلکل ٹھیک بول رہا ہے معیز۔" ظفر نے بھی ان کی بات پہ تائیدی انداز میں سر ہلایا۔"

اس وقت آپ سب میرے باپ بھائی کم ماہ کے زیادہ لگ رہے ہیں۔"وہ سرشاری کی کیفیت میں بولتے" صوفے سے پشت ٹکا گیا۔

چلو ماہا اس سے پہلے تمہارے بھائی مجھ پہ دھاوا بول دے۔"زاویار ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی ناراضگی" کی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ تھام کر کھینچ کر اپنے مقابل کیا۔وہ کھڑے ہوتے ساتھ ہی حوریہ کی گود میں موجود ضحی کی جانب بڑھی تھی۔

اسے کہاں لے جانا ہے تم نے۔یہی رہنے دو۔"حوریہ نے اسے ڈپٹا۔"

چھوتی مما۔"وہ حوریہ کے ساتھ مزید چپکتے ہوئے بولی۔"

ہیئر ازمائی پرنسز۔"اس نے بھی اس کے ہاتھوں کو چوما۔"

"یہ تمہیں پریشان۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیاہو گیاہے ماہا۔ تم جانتی ہو ہمارے جانو بچے کی موجودگی میں کوئی پریشان نہیں ہوتا۔ جاؤاب۔" وہ اسے جھاڑ پلانے والے انداز میں بولی۔ ماہاشانے اچکاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ زاویار نے اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کرناچاہالیکن وہ اس کاہاتھ جھٹک گئی۔

"یار ماہ۔"

مت بلائیں مجھے۔ میں صرف بابا علی بھائی اور معیز بھائی کے کہنے پہ آپ کے ساتھ آئی ہوں۔" وہ اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔ زاویار نے سمجھنے والے انداز میں سر کھجایا۔ وہ اس سے مسلسل فاصلہ بنائے چل رہی تھی۔ زاویار کے مسلسل پکارنے پہ جب ماہانے کوئی جواب نہ دیاتو کچھ دوری پہ کھڑے دو لڑکے ان کی جانب چلے آئے۔

"ابے کیوں تنگ کر رہاہے میڈیم جی کو۔ چل بھاگ یہاں سے ورنہ مار مار کر۔"

ارے۔ ماہاان کی بات سن بوکھلاگئی۔ وہ لازماً ان کے متعلق غلط سوچ رہے تھے۔ زاویار نے تند نگاہوں سے انہیں گھورااور آستین اوپر چڑھائی۔

ہاں بول کیاکرے گاتو۔" ماہانے تیزی سے اس کابازو تھاما۔"

معذرت بھائی یہ میرے شوہر ہیں۔ وہ تیزی سے بولی مبادہ زاویار کے اندر کاجن نہ جاگ جائے۔ وہ اسے کھینچتے کھانچتے آگے لے آئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

باز آجاؤ تم۔ نپٹ لینے دیتی مجھے اس سے۔ مجھے میری ہی بیوی سے بات کرنے سے ٹوک رہا تھا۔" وہ درشتگی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے دھاڑا۔ ماہا کا دماغ گھوم گیا۔

"ہر جگہ اپنی داداگری مت دکھانے لگ جایا کرے۔ یہاں آپ تھانے دار نہیں ہے ایک عام ٹورسٹ ہے جو گھومنے آیا ہے۔" ماہا بھی جواباً چیخ کر بولی۔

"ان کی جگہ تم مت پٹ جانا میرے سے۔" وہ ابھی بھی ان کی باتوں سے نالاں تھا۔

"مطلب مجھے ماریں گے آپ۔" ماہا کے کان اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگے تبھی صدمے کی کیفیت میں بولی۔ ٹورسٹ پلیز ہونے کی بدولت آس پاس کافی رونق تھی۔

"نہیں پیار کروں گا۔" اس کے بات پلٹنے پہ وہ ناراضگی سے منہ پھیر کر آگے کی جانب بڑھ گئی۔

"میں واپس ان لڑکوں کے پاس جا رہا ہوں اور اب تو ان میں سے ایک کی جان لازمی لے لوں گا۔" وہ جان بوجھ کر پیچھے سے اسے جلانے کی خاطر چلایا۔ اس کی توقع کے عین مطابق اس کی بات سن وہ واپس پلٹ آئی۔

"ڈونٹ بی سو اوور سمارٹ وودمی مسٹر زاویار ظفر۔ ایک کو کیا ماریں گے دو کو مار کر آئیں مگر پھر اس کے بعد یہاں کی پولیس آپ کو آپ کے گھر نہیں جانے دے گی واپس۔" وہ ہنس کر بولتی اسے جلا کر راکھ کر گئی۔ اس نے عقب سے ہی اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔ ماہا کراہ کر رہ گئی۔

"بہت زبان نہیں لگ گئی تمہیں۔" وہ اس کی گردن پہ دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

لگ گئی ہے تو کیا کر سکتے ہیں آپ۔"وہ بھی اس کی بات کو بغیر کسی کھاتے میں لائے بولی۔"

جی تو چاہ رہا ہے تمہیں کچا چبا جاؤں۔"اس نے بغیر آس پاس کی پرواہ کیے اس کے گال سے گال سہلایا تو ماہا" تڑپ کر اس کے حصار میں باہر نکلی تھی۔زاویار نے اسے دیکھ کر بائیں آنکھ دبائی تھی۔ماہا نے تیز تیز قدم آگے کی جانب بڑھانا شروع کر دیے۔زاویار نے عقب سے ہی اسے اپنی گرفت میں لیا تھا۔

****

رات کو ایک دوسرے کے ساتھ وقت بیتا کر وہ جوں ہی واپس لوٹے پورے گھر میں اندھیرے کا راج تھا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کو سنجیدگی سے دیکھا۔زاویار فوراً سے پہلے آگے بڑھا کیونکہ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ کوئی گھر سے باہر ہو اور گھر کی لائٹس بند ہو جائیں۔اس سے پہلے کہ وہ سوئچ بورڈ کی جانب بڑھتا ایک دم سے پورا لاؤنج روشنیوں سے نہا گیا۔ان دونوں نے پھیلی آنکھوں سمیت اطراف کا جائزہ لیا جہاں لاؤنج کو ہلکا پھلکا سجایا گیا تھا۔ماہا کے لبوں پہ خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔سامنے ہی دیوار پہ لٹکے الفاظ پڑھ کر زاویار نے محبت سے اپنے بھائیوں کو دیکھا جہاں ہیپی انیورسری جگمگا رہا تھا۔

یہ سب علی اور رائقہ کے خرافاتی دماغ کے آئیڈیاز ہیں۔"حسن نے شاہ ویز کو جھلاتے ان کی معلومات میں" اضافہ کیا تھا۔

بابا کہاں ہیں۔"وہ جوں ہی کیک سٹینڈ تک پہنچے زاویار نے کیک کٹ کرنے سے قبل استفسار کیا۔"

"بابا جلدی ہی سو گئے۔وہ کل۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کل کیا۔"زاویار نے اس کی بات اچکی۔"

میرا مطلب وہ کل آپ کو وش کر دیں گے ابھی آپ ہمارے ساتھ ہی گزارا کریں بس۔"علی نے اس کی بات" کو ہوا میں اڑاتے ان دونوں کے ہاتھوں میں چھڑی تھمائی۔ان سب کی موجودگی میں زاویار نے ماہا نے کیک کٹ کیا۔

میرے ساتھ یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے علی۔"زاویار نے اس کے ہاتھ میں موجود کیک دیکھ وارن" کیا۔علی نے ناک منہ چڑھاتے وہ کیک حسن کے منہ پہ مل دیا۔ان سب کے چہروں کو دیکھ ماہا کی ہنسی بے ساختہ تھی۔اگلے ہی لمحے اپنے گال پہ کیک لگنے کی بدولت اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اور ہنسی کو بروقت بریک لگا۔

میری تو اینیورسری تھی نا۔میرا منہ کو خراب کر دیا۔"وہ قہر برساتی نگاہوں سے رائقہ کو گھورتے ہوئے بولی جو" مسلسل ہنس رہی تھی۔

"ان کا منہ کیوں صاف ہے ہم سب میں۔"

کیونکہ کسی کی اتنی ہمت نہیں کہ بھائی کے منہ پہ کیک مل سکے۔"علی کی بات پہ ماہا نے تمسخرانہ نگاہوں سے" زاویار کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ بلا کا سکون تھا۔اگلے ہی لمحے ماہا نے اس کے دونوں گالوں پہ کیل مل دیا۔اس کی حرکت پہ سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے البتہ اب کی بار ماہا کے چہرے پہ بلا کا سکون تھا۔زاویار کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرے علاوہ کسی کی اتنی جرأت نہیں کہ کوئی انہیں ہاتھ بھی لگا سکے آفٹر آل میں ماہا زاویار ہوں۔"میری بات الگ ہے کیوں زاویار۔وہ اس کے نام پہ دباؤ بڑھاتے جتانے والے لہجے میں بولی۔زاویار نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔ابھی تک سب سکتے کی کیفیت میں ان دونوں کو ہی گھور رہے تھے۔زاویار بنا پلک جھپکائے اس کا فاتحانہ انداز دیکھ رہا تھا۔

تمہارا ماہا زاویار بننا مجھے بہت مہنگا پڑ رہا ہے بیوی۔"وہ اپنے۔چہرے پہ لگا کیک چھوتے چمکتی نگاہوں سمیت بولا۔"

اٹس آل یور چوائز ڈیئر ہسبینڈ لیکن مجھے سستے میں لینے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔"وہ دلفریبی سے بولتی اس کی آنکھوں کی چمک آخری حد تک بڑھا گئی۔وہ آس پاس لوگوں سے بے نیاز آپس میں مگن تھے جیسے اس سب سے ضروری کام کوئی ہو ہی نا۔

تمہیں سستا لے بھی کون رہا ہے ویسے بھی زاویار ظفر کو صرف مہنگی چیزیں ہی راس آتی ہیں۔"اس نے آگے بڑھتے اپنا کیک لگا گال اس کے گال سے سہلایا۔ماہا کے وجود میں چیونٹیاں سی رینگنے لگی۔وہ سب کی موجودگی میں خفیف سی ہو گئی۔شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

تم دونوں کو دیکھ کر میں سوچ رہی ہوں کہ اب مجھے بھی شادی کر لینی چاہیے لیکن تم سب کی بدولت میری توقعات میرے ہونے سے شوہر سے بہت ہائی ہیں۔"عنایہ دل ہی دل میں ان ان سب کو سراہتے ہنستے ہوئے بولی۔

"ہمارا عاشر واد ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے ہمیشہ۔ہو سکتا ہے کل ہی تمہارے تمہارا ہونے والا شوہر مل جائے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

اب اتنی بھی جلدی نہیں ہے۔"وہ علی کے شانے پہ ہاتھ مارتے جھینپ مٹانے کی خاطر بولی۔سب ان کی باتوں پہ دھیما سا ہنس دیے۔

****

کمرے کا دروازہ کھولتے وہ جوں ہی اندر داخل ہوا سامنے دکھائی دیتا منظر اس کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرنے کو کافی تھا۔سامنے ہی ماہا نماز ادا کر رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کی ضدی اولاد بھی اس کی دیکھا دیکھی زمین پہ سر رکھے سجدہ کرنے کی کوششوں میں تھی۔اس نے عقب سے جا کر ہی اسے اپنی گود میں بھرا تھا۔بے بی پنک کلر کے باربی فراک میں وہ اسے سچ مچ کی باربی لگی تھی۔ماہا نے سلام پھیرتے مسکرا کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔

بابا پائی۔"ضحی نے اپنا گال اس کے آگے کیا لیکن زاویار نے ایک نظر خود کو تکتی ماہا پہ ڈالی۔"

اوری جاناں ماہ آلویز کمز فرسٹ۔"اس نے جھک کر نرمی سے اس کے سر پہ بوسہ دیا اور وہی قالین پہ لیٹتے اس" کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔ماہ کے بعد اس نے وہی عمل ضحی کیلیے دہرایا تھا۔

زاویار جلدی کریں۔ہمیں نکلنا ہے آپ جانتے ہیں اگر ذرا بھی تاخیر ہوئی تو عنایہ آپی ناراض ہونگی۔"اس نے" اسے سر سے پکڑ کر بٹھایا اور خود بھی جائے نماز تہہ لگاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

کیا جھنجھٹ ڈال دیا ہے اس نے ہمیں۔ میں تو کہتا ہوں سکون سے گھر میں وقت گزارتے ہیں ہم۔" وہ اپنا پلین ترتیب دینے لگا۔ ماہا سادگی سے مسکرائی اور آیت الکرسی پڑھتے اس پہ اور ضحی پہ پھونکی تھی۔ یہ اس کا روز کا معمول تھا۔

کتنا قابو میں کرو گی یار۔" زاویار کی دہائی پہ وہ ہمیشہ کی طرح فقط مسکرا دی۔ یہ بات وہ اس کے عمل کے بعد" ہمیشہ دہراتا تھا۔ ماہا نے اس سے ضحی کو لیتے اسے واشروم کی جانب دھکیلا تھا۔ ضحی اس کی گود سے اترتے باہر کی جانب بھاگ گئی اور وہ وہی بیٹھی اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی۔

ماہا یار جلدی کرو۔ وقت دیکھو۔ میرے شوز۔" اس نے سیاہ رنگ کا کوٹ پہنتے برش سے اپنے بالوں کو سنوارا" اور شوز کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگا۔ پہلے خود ہی تاخیر کر کے اب جلد بازی مچا رہا تھا۔

یہی تو رکھے۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی دروازے پہ ایستادہ ضحی کو دیکھ وہ دھیما سا ہنسی" تھی۔ جانتی تھی کہ زاویار کا ردعمل اب کیسا ہونے والا ہے۔ زاویار نے اسے ہنستا دیکھتے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں جوں ہی دیکھا اس کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔ وہ ایکدم آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے شوز لیے تھے۔

جاناں۔ بری بات شوز کیوں اٹھائے آپ نے بابا کے۔" وہ اسے بانہوں میں بھرتے ڈپٹنے والے انداز میں" بولا۔ ماہا مسکراتی نگاہوں سے دونوں باپ بیٹی کے محبت بھرے تقاضے دیکھ رہی تھی۔

ماہ۔ منع کرتا تھا اسی لیے تمہیں بھی کیونکہ وہ کام تو لازم کرنا ہے جو تم کرتی ہو۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

میرا کوئی قصور نہیں ہے اس میں۔ اب بیٹی ہی جب باپ کی دیوانی ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں۔" وہ شانے اچکا کر لاپرواہی سے بولتی اسے ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔ زاویار نے اس کے دونوں گالوں کو چوما تھا۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ سب عنایہ کے بتائے گئے وینیو پہ موجود تھے لیکن وہاں پہنچ کر زاویار نے الجھی نگاہوں سے عنایہ کو دیکھا کیونکہ وہاں پہ کوئی موجود ہی نہیں تھا بس کچھ بزنس کولیگز وغیرہ کو مدعو کیا گیا تھا اور حیرت کی بات وہاں سب اس کے جاننے والے ہی تھے۔

"یہ فنکشن عنایہ کا ہے لیکن جاننے والے ہمارے ہیں ایسا کیسے ممکن ہے۔"

فنکشن عنایہ نے آرگنائز کیا ہے بھائی۔ ہے تو آپ لوگوں کا ہی۔" علی نے سکون سے بولتے ان کی معلومات" میں اضافہ کیا تھا معاً زاویار وہاں سب سے ایکسیوز کرتے بائیں جانب بڑھ گیا جہاں کھڑی لیڈی اسی کو دیکھ کر ہاتھ ہلا رہی تھی۔ ماہا بظاہر مسکراتے دل ہی دل میں جل بھن کر رہ گئی۔ ظفر نے مسکراتے ہوئے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھا لیکن پھر کچھ سوچ کر سر جھٹک گئے۔ اگلے ہی لمحے ان دونوں کو آمنے سامنے بیٹھا دیکھ کر اس کے ضبط کا پیمانہ ایک چھناکے کے ساتھ چکنا چور ہوا۔ وہ جان بوجھ کر ضحی کو ساتھ لیے ان کی جانب بڑھی۔ اب اپنا تعارف بھی تو کروانا تھا۔

زاویار۔ ضحی کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی ہے۔" ماہا جان بوجھ کر اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے بولی۔ زاویار نے" چونک کر اس کی جانب دیکھا اور جھک کر اسے گود میں لے لیا۔

"یہ تمہاری بیٹی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یس ہی از میریڈ۔ ضحی میری اور ان کی بیٹی ہے۔ چلیں اب سنبھالیں اسے۔" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولتی زاویار کو" ناچاہتے ہوئے بھی کھل کر ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔ شادی کو اتنے سال گزر جانے کے باوجود اس کی یہ عادت جوں کی توں ہی تھی۔ ماہا نے خفگی سے اسے گھورا۔ اس لڑکی کو وہاں اب اپنا ذیادہ دیر بیٹھنا مناسب نہ لگا تبھی وہاں سے کھسک گئی۔

کیسے ناشکرے ہیں آپ زاویار۔ بیٹی کے ہوتے یہ حرکتیں زیب دیتی ہیں آپ کو۔" وہ غصے سے بولتے دندناتے" ہوئے آگے کی جانب بڑھی لیکن اس نے بیچ راہ میں ہی اسے گھیر لیا اور اس کے چہرے کو نثار ہوتی نگاہوں سے دیکھا۔

"اتنے حسین چہرے پہ یہ غصہ۔"

زاویار۔" اس سے پہلے کہ ان کی باتوں کا عرصہ طویل ہوتا عقب سے ابھرنے والی مردانہ آواز پہ ان دونوں" نے چونک کر پشت پہ دیکھا مگر وہاں کھڑے ارحام کو دیکھ ان کی آنکھیں مسکرائی۔ زاویار آگے بڑھتے اس سے ملا تو وہ مسکرا کر رہ گیا۔

"تم یہاں کیسے۔"

اسے میں نے بلایا ہے۔" علی نے ارحام کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے مزے سے بتایا۔ زاویار" اثبات میں سر ہلا گیا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

چلو زاویار ماہا۔ تاخیر مناسب نہیں ہے۔ ارے یہ کون ہے۔"عنایہ جو ان سب کو بلانے آئی تھی وہاں کھڑے" انجان شخص کو دیکھ کر تھم گئی۔ ارحام نے ایک نظر اسے دیکھتے ہی نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

یہ میرے کزن ہیں۔"ماہا نے اس کا تعارف کروایا۔"

اوہ ہائے مائی سیلف عنایہ۔"اس نے مسکرا کر بولتے ارحام کی جانب ہاتھ پھیلایا۔ اس کی نیچر ہی ایسی تھی۔"

ہیلو مائی سیلف ارحام۔"اس نے بھی اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھاما اور اگلے ہی لمحے نجانے کیا سوچ کر چھوڑ" دیا۔ عنایہ کو وہ کافی عجیب شخص لگا لیکن پھر بھی وہ سر جھٹک گئی۔

چلیں مسز۔"زاویار نے ماہا کے آگے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی لیکن وہ نظر انداز کرتے اگے کی جانب بڑھ" گئی۔ اس سے پہلے وہ سٹیج تک پہنچی راستے میں ہی اسے ظفر مل گئے۔ وہ مسکرا کر رک گئی۔

ارے اتنی ناراضگی۔"ان کی بات پہ وہ سٹپٹاتے جھینپ گئی۔"میرا بیٹا بہت محبت کرتا ہے آپ سے۔"وہ اسے" اپنے حصار میں لیتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

جانتی ہوں بابا بہت اچھے سے۔"اس نے ایک نظر دور کھڑے زاویار پہ ڈالی جو معیز سے محو گفتگو تھا۔ اس کی" آنکھوں میں نجانے کتنے دیپ روشن ہوئے تھے۔

پھر یہ سب۔"وہ حیران رہ گئے۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ایسے ہی دل کرتا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے مزے سے بولی۔ ظفر بھی اس کے ساتھ قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔ ماہا نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

میں کہتا تھا نا میرا بیٹا عام مردوں جیسا نہیں ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے گزری باتوں کا حوالہ دے رہے تھے۔" وہ عام مردوں جیسے کیسے ہوسکتے تھے بابا وہ تو آپ کی اولاد ہیں نا۔ جب باپ آپ جیسا ہو تو بیٹے تو ایسے ہی پروان چڑھیں گے نا۔" بولتے بولتے اس کا لہجہ بھیگا تھا۔ وہ کیسے یہ بات فراموش کر سکتی تھی کہ اس مقام تک پہنچنے کے پیچھے ظفر کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

"میری بیٹی بہت سمجھدار ہو گئی ہے۔"

بس آپ کی صحبت کا ہی اثر ہے نا۔" وہ آنکھوں میں نمی لیے ہنس دی۔ ظفر نے اس کا سر تھپتھپاتا۔ زاویار کو کافی دیر سے انہیں آپس میں مصروف دیکھ رہا تھا وہاں چلا آیا۔

اگر آپ دونوں باپ بیٹی کی باتیں ہو گئی ہو تو ذرا ہم غریب باپ بیٹی پہ بھی نظر کرم کریں محترمہ۔" اس نے مظلومیت سے اپنی اور ضحی کی جانب اشارہ کیا۔ وہ کھل کر ہنس دی۔

ظفر نے ان دونوں کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا اور سٹیج کی جانب بڑھے۔

بھائی بھابھی ماں کیلیے کچھ۔ ایک دولائنیں۔" علی نے کیمرہ سنبھالتے ملتجیانہ لہجہ اپنایا۔ ماہا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

یہ کہنا تھا ان سے محبت ہے ہم کو

یہ کہنے میں مجھ کو زمانے لگے ہیں

ماہا کے لب اس کے اظہار پہ دلکش مسکراہٹ میں ڈھلے تھے لیکن ابھی بھی وہ تین الفاظ باقی تھے۔سب نے زبردست قسم کی ہوٹنگ کی تھی۔ ظفر نے دل ہی دل میں ان دونوں کی خوب نظر اتاری۔

ائی لو یو مسز زاویار ظفر۔"اس نے کیک کاٹنے کے دوران اس کے کان میں جھکتے محبت سے لبریز لہجے میں" سرگوشی کی۔ماہا نے جھٹکے سے رخ موڑتے بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھا۔

آئی لو یو ٹو بابا۔"جواب اس کی توقع کے عین برعکس ضحی کی جانب سے آیا تھا۔ماہا کے وجود کا سارا خون چہرے" پہ سمٹ آیا البتہ سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔اب کی بار زاویار بھی اپنی بیٹی کی کرتوت پہ شرمندہ سا ہو گیا۔

آپ سٹیج پہ نہیں جائیں گے۔"وہ جوان ہنستے مسکراتے لوگوں کو حسرت آمیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا نزدیک" سے ابھرنے والی نسوانی آواز پہ چونکا اور آنکھوں میں آئی نمی۔کو صاف کیا۔عنایہ اس کی حرکت پہ ٹھٹھک گئی۔

نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔"وہ دھیمے سے بولتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔عنایہ شا نے اچکا کر آگے کی جانب" بڑھی مگر پھر کچھ سوچ کر مسکراتے ہوئے واپس پلٹی تھی۔

نائز ٹو میٹ ہو ارحام۔"ارحام نے بغور اس کا چہرہ جانچا جہاں بس شفاف مسکراہٹ تھی۔"

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com

ہماری تو ابھی کوئی ڈھنگ سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔"وہ ناچاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکرایا۔وہ لڑکی کوئی ٹین ایج تو نہیں تھی جس کی بات پہ مسکرایا جاتا لیکن پھر بھی ارحام مسکرا اٹھا۔

جب تعارف کا مرحلہ طے ہو جائے تو پھر ملاقاتیں خود بخود طے پا جاتی ہے ارحام۔"وہ دھیمے سروں میں بولتی اسے ایک نئے اور اچھوتے احساس سے آشنا کروا گئی۔سامنے کھڑی لڑکی اس سے ایسے مخاطب تھی جیسے صدیوں سے اسے جانتی ہو۔

چلیں پھر۔"وہ بھنویں اچکا کر بولی۔اب کی بار ارحام نے بھی ہاتھ کے اشارے سے اسے چلنے کا اشارہ کیا" تھا۔ان دونوں کو ایک ساتھ سٹیج کی جانب آتا دیکھ کچھ سوچ کر زاویار اور ماہا بھی ایک دوسرے کو دیکھ مسکرا دیے۔ان کی تلاش اور انتظار آج مکمل ہو گیا تھا۔

****

ختم شد!

All Rights Reserved to NovelsLounge.com
www.novelslounge.com